إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُوْنَ

قرآن کریم

اردو ترجمہ

مع

سورتوں کا تعارف اور مختصر تشریحی نوٹس

حضرت مرزا طاہر احمد

خَلِيْفَةُ الْمَسِيْحِ الرَّابِعُ

اَيَّدَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِنَصْرِهِ الْعَزِيْز

تعارف

قرآن کریم حی و قیوم، زندہ خدا کی کتاب ہے جو قیامت تک نوعِ انسانی کے لئے ہدایت اور رہنمائی کی دستاویز ہے۔ اس کی جڑیں فطرتِ انسانی میں مضبوطی سے پیوست ہیں اور اس کی شاخیں آسمان کی بلندیوں کو چھوتی ہیں اور یہ شجرۂ طیبہ ہر زمانے اور ہر دور میں تازہ بتازہ علوم و معارف کے اثمار نوعِ انسانی کو مہیا کرتا ہے۔ ہدایت اور رحمت کے یہ خزائن انسانی معاشرہ کی ضروریات، انسان کے فہم و ادراک اور تخلیقِ کائنات کے بارہ میں اس کے علم کی وسعت اور گہرائی کے مطابق وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ (الحجر: ۲۲) کے تحت ہر دور میں نازل ہوتے رہتے ہیں اور قیامت تک نازل ہوتے رہیں گے۔

امام آخرالزمان، حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے علوم، دقائق و معارف، اسرار و رموز اور روحانی نکات اس قدر کثرت سے نازل فرمائے ہیں کہ حضورؑ کی تحریرات اور ملفوظات ان علوم کی فراوانی سے لبریز ہو کر چھلک رہے ہیں اور انہی آسمانی علوم سے سیراب ہو کر ذہنوں کو وہ جلا ملی ہے جو خلفائے احمدیت کے تراجم اور تفسیر قرآن کریم میں نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔ تاہم ' ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است' حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے ترجمہ وتفسیر کا رنگ الگ ہے اور حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ترجمہ وتفسیر کی شان الگ ہے جو حضور کی معرکۃ الاراء اور شاہکار تفسیر صغیر اور تفسیر کبیر میں نمایاں ہے۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے تفسیری نکات ایک منفرد رنگ رکھتے ہیں۔

زیرِ نظر ترجمہ قرآن مجید حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وسیع مطالعہ، غور وفکر اور سالہا سال کے شب و روز کی انتھک محنت کے نتیجہ میں منظر عام پر آ رہا ہے۔ اس ترجمہ میں بہت سے مشکل مقامات ایسے تھے جن کے حل کے لئے حضور نے اللہ تعالیٰ سے رہنمائی چاہی اور اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے حضور کو ایسے معانی سمجھائے جن سے وہ مشکل مقامات حل ہو

گئے۔

یہ ترجمہ آسان، سلیس اور عام فہم ہونے کے باوجود اپنے اندر ایک ندرت رکھتا ہے۔ اس ترجمہ میں اس بات کا خصوصی اہتمام کیا گیا ہے کہ یہ ترجمہ قرآن کریم کے متن کے بالکل مطابق ہو اور کسی صورت میں بھی یہ متن سے تجاوز نہ کرے۔ اس سلسلہ میں اتنی احتیاط برتی گئی ہے کہ اگر متن کے الفاظ کا اردو ترجمہ کرنے سے مفہوم واضح نہ ہوتا ہو تو ترجمہ کے ابلاغ اور سلاست کے لئے جو وضاحتی الفاظ ترجمہ میں شامل کئے گئے ہیں انہیں قرآن کریم کے تقدس کے پیشِ نظر بریکٹ میں رکھا گیا ہے تا کہ پڑھنے والے پر یہ امر واضح رہے کہ یہ اصل عربی متن کا ترجمہ نہیں بلکہ مترجم کے الفاظ ہیں۔ اس لحاظ سے یہ ایک قسم کا لفظی ترجمہ ہے لیکن اس کے باوجود رواں، سلیس اور اردو زبان کے رائج الوقت محاورہ کے بھی عین مطابق ہے۔

بہت سے مقامات پر عربی حروف عطف 'و' اور 'ف' کا ترجمہ حذف کیا گیا ہے کیونکہ عربی زبان میں 'و' ہر جگہ عطف کے معنی نہیں دیتا بلکہ بعض مقامات پر یہ زائد ہوتا ہے اور صرف معنی کی تاکید مقصود ہوتی ہے۔ اس لئے اگر ایسے مقامات پر 'و' کا ترجمہ ''اور'' کیا جائے تو اردو عبارت کی روانی اور تسلسل میں ہی فرق نہیں پڑے گا بلکہ قاری قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت سے بھی کما حقہ لطف اندوز نہیں ہو سکے گا۔

مثلاً سورۃ الزخرف آیت ۲۲ میں 'ف' کا ترجمہ حذف کیا گیا ہے کیونکہ یہاں عربی میں تو 'ف' مضمون کو واضح کر دیتا ہے لیکن اگر اس کا ترجمہ اردو عبارت میں شامل کر دیا جائے تو عبارت مبہم ہو جاتی ہے۔ لہٰذا قرآنِ کریم سے وفا کا تقاضا تھا کہ ایسے مقامات پر 'و' یا دوسرے حروفِ عطف کا ترجمہ چھوڑ دیا جائے۔

اس ترجمہ میں جن مقامات پر قرآن کریم کے عربی الفاظ کا ترجمہ رائج اور معروف تراجم سے ہٹ کر کیا گیا ہے وہاں اختیار کردہ ترجمہ کی سند کے طور پر حاشیہ میں عربی لغات اور دیگر کتب کا حوالہ دیا گیا ہے۔

مذکورہ خصوصیات کے ساتھ یہ ترجمہ ایک منفرد اسلوب رکھتا ہے۔ علومِ جدیدہ کے انکشافات کی روشنی میں اس دائمی کتاب کے ایک ایک لفظ کو دوبارہ سمجھنے کی شعوری کوشش کی گئی ہے اور جن مقامات پر بھی عربی لغت اور قواعد صرف و نحو نے اجازت دی ہے وہاں سابقہ تراجم کی بجائے بالکل نئے اور اچھوتے معنی اختیار کئے گئے ہیں۔ اس کی چند مثالیں حسبِ ذیل ہیں۔

۱۔ سورۃ آلِ عمران کی آیت ۱۹۵ کے الفاظ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ کا ترجمہ

عموماً یہ کیا جاتا ہے کہ ’’اے ہمارے رب! ہمیں وہ عطا کر جس کا تو نے اپنے رسولوں کے ہاتھوں پر ہمارے متعلق وعدہ فرمایا تھا۔‘‘

عربی زبان میں ’’وَعَدَ‘‘ کے ساتھ عَلٰی کا صلہ استعمال ہونے کی غالباً یہ واحد مثال ہے۔ علٰی کا ترجمہ لغات میں ’’کسی کے ہاتھوں پر‘‘ نہیں ملتا۔ تاہم یہ حقیقت ہے کہ عَلٰی کا صلہ لانے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ رسولوں پر کوئی بات فرض کر دی گئی تھی جس کی تعمیل ان کی قوموں پر فرض تھی اور اس فرض کی ادائیگی میں تساہل ہونے سے قیامت کے دن رسوائی کا ڈر تھا۔ ان ساری باتوں کو مدنظر رکھ کر متن کے الفاظ کی رعایت سے مندرجہ ذیل ترجمہ اختیار کیا گیا ہے:

’’اے ہمارے رب! اور ہمیں وہ وعدہ عطا کر دے جو تو نے اپنے رسولوں پر ہمارے حق میں فرض کر دیا تھا (یعنی میثاق النبیین ☆)‘‘۔

۲۔ آیت کریمہ ’’اِنَّ اللّٰہَ لاَ یَسْتَحْیٖ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلاً مَّا بَعُوْضَۃً فَمَا فَوْقَھَا‘‘ (البقرۃ:۲۷) کا عموماً یہ ترجمہ کیا جاتا ہے کہ ’’ اللہ تعالیٰ نہیں شرماتا کہ وہ مچھر کی مثال بیان کرے یا اس سے بھی کم تر (ذی روح) کی مثال‘‘۔

اگرچہ یہ ترجمہ بھی عربی لغت کے مطابق ہے لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کے حسب ذیل منفرد معنی اختیار فرمائے ہیں:

’’اللہ تعالیٰ نہیں شرماتا کہ مچھر کی مثال بیان کرے بلکہ اس کی بھی جو اس کے اوپر ہے۔‘‘

یعنی لفظ ’’فَوْقَ‘‘ رکھ کر ان جراثیم کا بھی ذکر کر دیا جو مچھر اپنے ساتھ اٹھائے پھرتا ہے۔ اس کی تفصیل تو آپ کو حضور کی معرکۃ الآراء تصنیف:

Revelation, Rationality, Knowledge and Truth

میں ملے گی۔ یہاں صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ اس آیت کا اختیار کردہ ترجمہ قرآن کریم کے متن، عربی لغت اور قواعد کے بھی مطابق ہے اور اس معنی کا بھی حامل ہے جس میں قدرت کے ایک سربستہ راز سے پردہ ہٹایا گیا ہے۔

۳۔ جنت کے ذکر میں قرآن کریم میں سینکڑوں مقامات پر ’’تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھَارُ‘‘ کے الفاظ آتے ہیں۔ عربی الفاظ کی مناسبت سے ان الفاظ کا اردو میں عموماً یہ ترجمہ کیا جاتا ہے:

’’ان (جنتوں) کے نیچے نہریں بہتی ہیں‘‘۔

مگر اس سے اردو پڑھنے والے کے ذہن میں یہ بات واضح نہیں ہوتی کہ باغوں کے نیچے

☆ دیکھئے سورۃ آل عمران: ۸۲ اور سورۃ الاحزاب: ۸

نہریں بہنے کا کیا مطلب ہے۔ کیا وہ زمین دوز نہریں ہیں۔ حالانکہ عربی میں ''تحت'' کے لفظ کا اردو ترجمہ ''نیچے'' کے علاوہ ''نچلی طرف'' یا ''دامن میں'' بھی ہوسکتا ہے۔ قرآن کریم میں اس مفہوم کی ایک مثال سورۂ مریم میں آتی ہے جس میں حضرت مریمؑ کو مخاطب کرتے ہوئے فرشتہ کہتا ہے ''قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا'' جس کا مطلب فلسطین کی پہاڑی سرزمین کے تناظر میں یہ بنتا ہے کہ تیرے رب نے تیرے نچلی جانب ایک چشمہ جاری فرمایا ہے۔ چنانچہ حضور نے ترجمہ کی اس مشکل کے پیش نظر ''تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الاَنْهَارُ'' کا ترجمہ ''ان کے دامن میں نہریں بہتی ہیں'' فرمایا ہے۔

۴۔ قرآن کریم میں شجرۂ نار کا ذکر کئی جگہ پر آیا ہے۔ عام طور پر اس کے معنی یہ کئے جاتے ہیں کہ درخت لکڑی پیدا کرتا ہے اور لکڑی سے آگ بنتی ہے جو بنی نوع انسان کے لئے ایک روزمرہ کی ضرورت ہے۔ لیکن زیرِنظر ترجمہ میں اس کا ترجمہ ''شجر (نما شعلہ)'' کے کئے گئے ہیں۔ آگ اپنی ذات میں حرارت تو پیدا کرتی ہے جس کی انسان کو ہر قدم پر ضرورت ہے لیکن آگ کی ایک خاصیت اس میں شعلہ کا بننا ہے۔ اس سے شعلہ زن آگ جہاں درخت سے مشابہ ہو جاتی ہے وہاں اس کی اس خصوصیت کی بناء پر ہی آج کل سفر اور نقل و حمل میں کام آنے والی ایجادات مثلاً جیٹ انجن اور راکٹ وغیرہ کام کرتے ہیں۔ اس نکتہ کو سامنے رکھ کر ہی قرآن کریم کی آیات **اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِىْ تُوْرُوْنَ ۔ ءَ اَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَا اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ ۔ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّ مَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ** (الواقعة: ۷۲ تا ۷۴) کا ایک نیا مفہوم ہم پر کھلتا ہے کہ شجرۂ نار مسافروں کے لئے ایک تحفہ قدرت ہے جس سے ان کے سفر آسان اور تیز رفتا رہو گئے ہیں۔

مذکورہ بالا چند منفرد خصوصیات تو صرف مثال کے طور پر بیان کی گئی ہیں ورنہ اس ترجمہ میں اللہ کے فضل سے قارئین کو بے شمار خوبیاں ملیں گی جو عموماً رائج الوقت تراجم میں نہیں ملتیں۔ اللہ کرے کہ یہ ترجمہ ہر رنگ میں نافع الناس ثابت ہو اور اس ترجمہ کا اصل مقصد حاصل ہو کہ اسے پڑھنے والا قرآن کریم کے ابلاغ اور پیغام کو سمجھے اور اپنی سمجھ اور صلاحیت کے مطابق اس سے استفادہ کی توفیق پائے۔ آمین

ناشر

سید عبد الحی

ناظر اشاعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِظہارِ تشکّر

قرآن کریم کا جو یہ ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے اس کی تیاری میں میرے ساتھ یہاں لندن میں علماء کی ایک ٹیم نے مسلسل کام کیا ہے۔ اسی طرح مرکز سلسلہ ربوہ میں بھی علماء کی ایک ٹیم مکرم سید عبد الحی صاحب (ناظر اشاعت) کی قیادت میں ترجمہ پر نظرِثانی کر کے قیمتی مشوروں اور آراء سے میری معاونت کرتی رہی ہے۔ ان سب کی اگر اجتماعی مدد میرے ساتھ نہ ہوتی تو مجھ اکیلے کے لئے یہ کام ممکن نہیں تھا کیونکہ ترجمہ کے سلسلہ میں ایک تو بہت سے الفاظ کی گہری لغوی تحقیق کرانی پڑتی تھی جس کے لئے ہمارے یہاں کے دو ماہرینِ فن علماء مکرم عبدالمومن صاحب طاہر اور مکرم عبدالمجید صاحب عامرؔ نے بڑا قابل قدر کام کیا ہے۔ مختلف حوالہ جات کی تلاش میں پرائیویٹ سیکرٹری مکرم منیر احمد صاحب جاویدؔ نے بڑی محنت کے ساتھ اس تمام کام کے دوران غیر معمولی خدمت کی توفیق پائی ہے۔

خدمت کرنے والے دیگر معاونین میں ایک تو ربوہ کی ٹیم ہے جس میں مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب اور مکرم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب دونوں کو اپنی وفات تک اور مکرم سید عبدالحی صاحب، مکرم سید میر محمود احمد صاحب، مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد اور مکرم مولانا جمیل الرحمٰن صاحب رفیق کو خاص خدمت کی توفیق ملی۔ ان سب نے بڑی باریک نظر سے کام کیا۔ لندن کی ٹیم میں مکرم نصیر احمد صاحب قمرؔ اور مکرم عبدالماجد صاحب طاہرؔ، اسی طرح مکرم منیرالدین صاحب شمسؔ کو بھی قابلِ قدر خدمت کی توفیق ملی ہے۔ یہ سب لوگ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلسل میرے ساتھ شامل رہے ہیں۔ فَجَزَاهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَآءِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔

ان سب کی معاونت سے حتی المقدور یہ کوشش کی گئی ہے کہ قرآن کریم کا ایک ایسا ترجمہ تیار ہو جائے جو اپنے رنگ میں تفسیر کا بھی قائمقام ہو تا کہ غور کرنے والے اس میں سے مطالب نکال سکیں۔ اللہ کرے کہ یہ ترجمہ ایک بھاری اکثریت کے لئے قرآن کریم سمجھنے، سمجھانے اور اس کی محبت دلوں میں بٹھانے کا موجب بنے۔

خاکسار

مرزا طاہر احمد

امام جماعت احمدیہ عالمگیر

۱۔ الفاتحۃ

یہ سورت ابتدائی مکی دور میں نازل ہوئی تھی۔ بعض مستند روایات کے مطابق یہ مدینہ میں دوبارہ نازل ہوئی۔ بسم اللہ سمیت اس کی سات آیات ہیں۔

یہ سورت قرآن کریم کے جملہ مضامین کا خلاصہ ہے۔ اسی لئے احادیث میں اس کا ایک نام **اُمُّ الکِتاب** بھی ہے۔ اس کے علاوہ اَور بھی بہت سے نام مذکور ہیں مثلاً **فَاتِحَۃُ الکِتاب، اَلصَّلٰوۃ، اَلْحَمْد، اُمُّ الْقُرآن، اَلسَّبْعُ الْمَثَانِی، اَلشِّفَاء، اَلْکَنْز** وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خاص طور پر اس سورت کی تفسیر کا علم دیا۔ چنانچہ حضورؑ نے خاص طور پر اس سورت کی تفسیر عربی زبان میں رقم فرمائی۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ سَبْعُ اٰيَاتٍ وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝١

ا۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٢

۲۔ تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝٣

۳۔ بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝٤

۴۔ جزا سزا کے دن کا مالک ہے۔

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝٥

۵۔ تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تُجھی سے ہم مدد چاہتے ہیں۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝٦

۶۔ ہمیں سیدھے راستہ پر چلا۔

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝٧ ع

۷۔ ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تُو نے انعام کیا۔ جن پر غضب نہیں کیا گیا اور جو گمراہ نہیں ہوئے۔

۲۔ البقرۃ

یہ سورت مدنی دور کے پہلے اور دوسرے سال میں نازل ہوئی تھی۔ بسم اللہ سمیت اس کی دوسوستاسی آیات ہیں۔

اس سورت کی ابتداء ہی میں اللہ تعالیٰ، وحی و الہام اور آخرت پر ایمان جیسے بنیادی عقائد کا ذکر ہے۔ سورۃ فاتحہ میں انعام یافتہ، **مغضوب علیھم** اور ضالّین تین گروہوں کا ذکر کیا گیا تھا۔ سورۃ البقرۃ میں انعام یافتہ گروہ کا ذکر کرنے کے بعد **مغضوب علیھم** گروہ کے بدعقائد، بداعمال اور فسق وفجور کی تفصیل بیان ہوئی ہے۔

یہ سورت ایک حیرت انگیز معجزہ ہے جس نے ابتدائے آفرینش کے ذکر سے لے کر حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر تک مختلف انبیاء کے واقعات پیش فرمائے ہیں اور قیامت تک کے لئے اسلام کو جو خطرات درپیش ہیں، اُن کی بھی نشاندہی فرمائی ہے۔ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر کے بعد مختلف عظیم مذاہب کے رسولوں کا ذکر موجود ہے جن میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شامل ہیں۔ اس سورت کو پڑھتے ہوئے یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا شریعت مکمل نازل ہوگئی ہے اور کوئی پہلو بھی اسلامی شریعت کا ایسا نظر نہیں آتا جو باقی رہ گیا ہو۔ اگرچہ بعد کی سورتوں میں کچھ اور پہلو بھی ملتے ہیں مگر اپنی ذات میں یہ سورت ہر مضمون پر حاوی نظر آتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر چیز کا ایک چوٹی کا حصّہ ہوتا ہے اور قرآن کا چوٹی کا حصّہ **سورۃ البقرۃ** ہے۔ اس میں ایک ایسی آیت ہے جو قرآن کی سب آیات کی سردار ہے اور وہ **آیت الکرسی** ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اعجازی شان ہے کہ آپ کو یہ سورت عطا فرمائی گئی۔ اس میں نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کے مسائل بھی مذکور ہیں۔ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام کی ان دعاؤں کا خصوصیت سے ذکر ہے جو بیت اللہ کی تعمیرِ نو کے وقت انہوں نے کیں۔

اسی سورت میں اس **میثاق** کا بھی ذکر ہے جو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے ساتھ باندھا تھا اور جسے انہوں نے اپنی بدقسمتی سے توڑ دیا اور پھر یہی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔

اس سورت کے آخر پر ایک ایسی آیت ہے جس سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ ہر قسم کی دعاؤں کا خلاصہ بھی اس میں آ گیا ہے اور گویا دعاؤں کا ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ عطا کر دیا گیا ہے۔

☆☆☆

سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ مَدَنِیَّۃٌ وَّ ھِیَ مَعَ الْبَسْمَلَۃِ مِائَتَانِ وَ سَبْعٌ وَّ ثَمَانُوْنَ اٰیَۃً وَّ اَرْبَعُوْنَ رُکُوْعًا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝۱

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

الٓمّٓ ۝۲

۲۔ أَنَا اللّٰہُ أَعْلَمُ: میں اللہ سب سے زیادہ جاننے والا ہوں۔

ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝۳

۳۔ یہ ''وہ'' کتاب ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ ہدایت دینے والی ہے متقیوں کو۔

الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝۴

۴۔ جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم انہیں رزق دیتے ہیں اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ وَ بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ ۝۵

۵۔ اور وہ لوگ جو اس پر ایمان لاتے ہیں جو تیری طرف اُتارا گیا اور اس پر بھی جو تجھ سے پہلے اُتارا گیا اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ وَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۶

۶۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے ربّ کی طرف سے ہدایت پر قائم ہیں اور یہی ہیں وہ جو فلاح پانے والے ہیں۔

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْھِمْ ءَاَنْذَرْتَھُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝۷

۷۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا (اس حال میں کہ) برابر ہے اُن پر خواہ تُو انہیں ڈرائے یا نہ ڈرائے، وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ وَ عَلٰی سَمْعِھِمْ وَ عَلٰٓی اَبْصَارِھِمْ غِشَاوَۃٌ وَّ لَھُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝۸

۸۔ اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے اور ان کی شنوائی پر بھی۔ اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے۔ اور ان کے لئے بڑا عذاب (مقدّر) ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّقُوۡلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَمَا هُمۡ بِمُؤۡمِنِيۡنَ ۘ‏ ﴿۹﴾

۹۔ اور لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لے آئے اور یومِ آخر پر بھی، حالانکہ وہ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

وقف لازم

يُخٰدِعُوۡنَ اللّٰهَ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا ۚ وَمَا يَخۡدَعُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡفُسَهُمۡ وَمَا يَشۡعُرُوۡنَ ؕ‏ ﴿۱۰﴾

۱۰۔ وہ اللہ کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ جبکہ وہ اپنے سوا کسی اور کو دھوکہ نہیں دیتے۔ اور وہ شعور نہیں رکھتے۔

فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ۢ ۙ بِمَا كَانُوۡا يَكۡذِبُوۡنَ‏ ﴿۱۱﴾

۱۱۔ ان کے دلوں میں بیماری ہے۔ پس اللہ نے ان کو بیماری میں بڑھا دیا۔ اور ان کے لئے بہت دردناک عذاب (مقدّر) ہے بوجہ اس کے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے۔

وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ لَا تُفۡسِدُوۡا فِى الۡاَرۡضِ ۙ قَالُوۡاۤ اِنَّمَا نَحۡنُ مُصۡلِحُوۡنَ‏ ﴿۱۲﴾

۱۲۔ اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ کرو تو وہ کہتے ہیں ہم تو محض اصلاح کرنے والے ہیں۔

اَلَاۤ اِنَّهُمۡ هُمُ الۡمُفۡسِدُوۡنَ وَلٰـكِنۡ لَّا يَشۡعُرُوۡنَ‏ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ خبردار! یقیناً وہی ہیں جو فساد کرنے والے ہیں لیکن وہ شعور نہیں رکھتے۔

وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ اٰمِنُوۡا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوۡاۤ اَنُؤۡمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ اَلَاۤ اِنَّهُمۡ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰـكِنۡ لَّا يَعۡلَمُوۡنَ‏ ﴿۱۴﴾

۱۴۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے ایمان لے آؤ جیسا کہ لوگ ایمان لے آئے ہیں۔ کہتے ہیں کیا ہم ایمان لے آئیں جیسے بے وقوف ایمان لائے ہیں۔ خبردار! وہ خود ہی تو ہیں جو بے وقوف ہیں۔ لیکن وہ علم نہیں رکھتے۔

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا قَالُوۡاۤ اٰمَنَّا ۖۚ وَاِذَا خَلَوۡا اِلٰى شَيٰطِيۡنِهِمۡ ۙ قَالُوۡاۤ اِنَّا مَعَكُمۡ ۙ اِنَّمَا نَحۡنُ مُسۡتَهۡزِءُوۡنَ‏ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ اور جب وہ ان لوگوں سے ملتے ہیں جو ایمان لائے تو کہتے ہیں ہم بھی ایمان لے آئے اور جب اپنے شیطانوں کی طرف الگ ہو جاتے ہیں تو کہتے ہیں یقیناً ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ ہم تو (ان سے) صرف تمسخر کر رہے تھے۔

اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ اللہ (ضرور) اُن کے تمسخر کا جواب دے گا۔ اور اُنہیں کچھ عرصہ مہلت دے گا کہ وہ اپنی سرکشیوں میں بھٹکتے رہیں۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لی۔ پس ان کی تجارت نفع بخش نہ ہوئی اور وہ ہدایت پانے والے نہ ہو سکے۔

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ ان کی مثال اس شخص کی حالت کی مانند ہے جس نے آگ بھڑکائی۔ پس جب اس (آگ) نے اس کے ماحول کو روشن کر دیا، اللہ اُن (بھڑکانے والوں) کا نور لے گیا اور انہیں اندھیروں میں چھوڑ دیا کہ وہ کچھ دیکھ نہیں سکتے تھے۔

صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۹﴾ۙ

۱۹۔ وہ بہرے ہیں، وہ گونگے ہیں، وہ اندھے ہیں۔ پس وہ (ہدایت کی طرف) نہیں لوٹیں گے۔

اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ یا (ان کی مثال) اس بارش کی سی ہے جو آسمان سے اُترتی ہے۔ اس میں اندھیرے بھی ہیں اور کڑک بھی اور بجلی بھی۔ وہ بجلی کے کڑکوں کی وجہ سے، موت کے ڈر سے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیتے ہیں۔ اور اللہ کافروں کو گھیرے میں لئے ہوئے ہے۔

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ؕ كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ۙ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۱﴾ع

۲۱۔ قریب ہے کہ بجلی ان کی بینائی اچک لے۔ جب کبھی وہ اُن (کو راہ دکھانے) کے لئے چمکتی ہے وہ اس میں (کچھ) چلتے ہیں۔ اور جب وہ ان پر اندھیرا کر دیتی ہے تو ٹھہر جاتے ہیں۔ اور اگر اللہ چاہے تو ان کی شنوائی بھی لے جائے اور ان کی بینائی بھی۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

ع ۲ / ۱۳ / ۲

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۙ﴿۲۲﴾

۲۲۔ اے لوگو! تم عبادت کرو اپنے رب کی جس نے تمہیں پیدا کیا اور ان کو بھی جو تم سے پہلے تھے۔ تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ۖ وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ جس نے زمین کو تمہارے لئے بچھونا اور آسمان کو (تمہاری بقا کی) بنیاد بنایا اور آسمان سے پانی اُتارا اور اس کے ذریعہ ہر طرح کے پھل تمہارے لئے بطور رزق نکالے۔ پس جانتے بوجھتے ہوئے اللہ کے شریک نہ بناؤ۔

وَاِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ اور اگر تم اس بارے میں شک میں ہو جو ہم نے اپنے بندے پر اتارا ہے تو اس جیسی کوئی سُورت تو لا کے دکھاؤ، اور اپنے سرپرستوں کو بھی بلا لاؤ جو اللہ کے سوا (تم نے بنا رکھے) ہیں، اگر تم سچے ہو۔ ⑴

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِىْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖۚ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ پس اگر تم ایسا نہ کر سکو اور ہرگز نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔ وہ کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا

۲۶۔ اور خوشخبری دیدے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے کہ ان کے لئے ایسے باغات ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ جب بھی وہ اُن (باغات) میں سے کوئی پھل بطور رزق دیئے

⑴ قرآن کریم میں بعض جگہ تو قرآن کی صرف ایک سورت کی نظیر لانے کا چیلنج دیا گیا ہے اور بعض جگہ دس سورتوں کا اور بعض جگہ پورے قرآن کا۔ جہاں ایک سورت کی مثال بطور چیلنج پیش کرنے کا ذکر ہے اس سے سورۃ البقرۃ بھی مراد ہو سکتی ہے۔ اس سے یوں لگتا ہے کہ گویا تمام قرآن کے مسائل اس سورت میں بیان ہو گئے ہیں۔ اور جہاں دس سورتوں کا ذکر ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ قرآن کی کوئی بھی دس سورتیں کہیں سے بھی اکٹھی کر لیں، خواہ آخری چھوٹی سورتیں ہوں یا لمبی، ان کی مثال لانے سے انسان عاجز رہے گا۔ اور سارے قرآن کی مثال لانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ فِیْهَاۤ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙۗ وَّهُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۶﴾

جائیں گے تو وہ کہیں گے یہ تو وہی ہے جو ہمیں پہلے بھی دیا جا چکا ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے ان کے پاس محض اس سے ملتا جلتا (رزق) لایا گیا تھا۔ اور ان کے لئے ان (باغات) میں پاک بنائے ہوئے جوڑے ہوں گے۔ اور وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَحْیٖۤ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَیَقُوْلُوْنَ مَاذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ یُضِلُّ بِهٖ كَثِیْرًا ۙ وَّیَهْدِیْ بِهٖ كَثِیْرًا ؕ وَمَا یُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ ﴿۲۷﴾ ۙ

۲۷۔ اللہ ہرگز اس سے نہیں شرماتا کہ کوئی سی مثال پیش کرے جیسے مچھر کی بلکہ اُس کی بھی جو اُس کے اوپر ہے۔ پس جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جو ایمان لائے تو وہ جانتے ہیں کہ یہ ان کے ربّ کی طرف سے حق ہے۔ اور جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جنہوں نے انکار کیا تو وہ کہتے ہیں (آخر) یہ مثال پیش کرنے سے اللہ کا مقصد کیا ہے۔ وہ اس (مثال) کے ذریعہ سے بہتوں کو گمراہ ٹھہراتا ہے اور بہتوں کو اس کے ذریعہ سے ہدایت دیتا ہے اور وہ اس کے ذریعہ فاسقوں کے سوا کسی کو گمراہ نہیں ٹھہراتا۔ ①

الَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِیْثَاقِهٖ ۪ وَیَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ وَیُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ یعنی وہ لوگ جو اللہ کے عہد کو اسے مضبوطی سے باندھنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور ان (تعلقات) کو کاٹ دیتے ہیں جن کو جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور زمین میں فساد کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو گھاٹا پانے والے ہیں۔

كَیْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْیَاكُمْ ۚ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ تم کس طرح اللہ کا انکار کرتے ہو جبکہ تم مُردہ تھے پھر اس نے تمہیں زندہ کیا۔ وہ پھر تمہیں مارے گا اور پھر تمہیں زندہ کرے گا۔ پھر اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

---

① فَمَا فَوْقَهَا سے مراد ہے کہ مچھر جو چیز اٹھائے ہوئے ہے، جو اس کے اوپر ہے اور وہ ملیریا کے جراثیم ہیں۔ دنیا میں سب سے زیادہ لوگ ملیریا اور ملیریا سے پیدا ہونے والی بیماریوں سے مرتے ہیں۔ ''اللہ نہیں شرماتا'' سے مراد یہ ہے کہ اس موقع پر شرمانے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ بہت ہی اعلیٰ مثال ہے۔

هُوَ الَّذِیۡ خَلَقَ لَکُمۡ مَّا فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا ٭ ثُمَّ اسۡتَوٰۤی اِلَی السَّمَآءِ فَسَوّٰىہُنَّ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَ ہُوَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ﴿۳۰﴾ ع ۳

۳۰۔ وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے وہ سب کا سب پیدا کیا جو زمین میں ہے۔ پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور اسے سات آسمانوں کی صورت میں متوازن کر دیا اور وہ ہر چیز کا دائمی علم رکھنے والا ہے۔

وَ اِذۡ قَالَ رَبُّکَ لِلۡمَلٰٓئِکَۃِ اِنِّیۡ جَاعِلٌ فِی الۡاَرۡضِ خَلِیۡفَۃً ؕ قَالُوۡۤا اَتَجۡعَلُ فِیۡہَا مَنۡ یُّفۡسِدُ فِیۡہَا وَ یَسۡفِکُ الدِّمَآءَ ۚ وَ نَحۡنُ نُسَبِّحُ بِحَمۡدِکَ وَ نُقَدِّسُ لَکَ ؕ قَالَ اِنِّیۡۤ اَعۡلَمُ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۱﴾

۳۱۔ اور (یاد رکھ) جب تیرے ربّ نے فرشتوں سے کہا کہ یقیناً میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔ انہوں نے کہا کیا تُو اُس میں وہ بنائے گا جو اُس میں فساد کرے اور خون بہائے جبکہ ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور ہم تیری پاکیزگی بیان کرتے ہیں۔ اُس نے کہا یقیناً میں وہ سب کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

وَ عَلَّمَ اٰدَمَ الۡاَسۡمَآءَ کُلَّہَا ثُمَّ عَرَضَہُمۡ عَلَی الۡمَلٰٓئِکَۃِ ۙ فَقَالَ اَنۡۢبِـُٔوۡنِیۡ بِاَسۡمَآءِ ہٰۤؤُلَآءِ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۳۲﴾

۳۲۔ اور اس نے آدم کو تمام نام سکھائے پھر ان (مخلوقات) کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور کہا مجھے ان کے نام بتلاؤ اگر تم سچے ہو۔ ①

قَالُوۡا سُبۡحٰنَکَ لَا عِلۡمَ لَنَاۤ اِلَّا مَا عَلَّمۡتَنَا ؕ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡعَلِیۡمُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۳۳﴾

۳۳۔ انہوں نے کہا پاک ہے تُو۔ ہمیں کسی بات کا کچھ علم نہیں سوائے اُس کے جس کا تُو ہمیں علم دے۔ یقیناً تُو ہی ہے جو دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

قَالَ یٰۤاٰدَمُ اَنۡۢبِئۡہُمۡ بِاَسۡمَآئِہِمۡ ۚ

۳۴۔ اُس نے کہا اے آدم! تُو اِن کو اُن کے نام بتا۔

---

① یہاں اسماء سے کئی باتیں مراد لی جاسکتی ہیں۔ مثلاً ۱۔ حقائق الاشیاء (سرّ الخلافۃ)

۲۔ عربی زبان کے اسماء (منن الرحمان)۔ ۳۔ وہ صفات جو فرشتوں میں نہیں تھیں۔

۴: ان انبیاء کے اسماء جو آدم کی پُشت سے پیدا ہونے تھے۔ ان کا فرشتوں کو کوئی علم نہیں تھا اور آدم نے جب ان انبیاء کا نام لیا تو وہ مبہوت رہ گئے۔ انبیاء کی بعثت کے نتیجہ میں بھی یَسۡفِکُ الدِّمَآءَ کا مضمون صادق آتا ہے مگر اور طریق پر۔ فرشتوں کو یہ تو اندازہ تھا کہ اگر خدا کا کوئی نمائندہ آیا تو زمین میں خون بہے گا مگر یہ علم نہیں تھا کہ اس میں نبیوں کا قصور نہیں ہوگا بلکہ نبیوں کے مخالفوں کا قصور ہوگا۔

فَلَمَّآ اَنۡۢبَاَهُمۡ بِاَسۡمَآئِهِمۡ ۙ قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّكُمۡ اِنِّیۡۤ اَعۡلَمُ غَیۡبَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ۙ وَ اَعۡلَمُ مَا تُبۡدُوۡنَ وَمَا كُنۡتُمۡ تَكۡتُمُوۡنَ ﴿۳۴﴾

پس جب اُس نے اُنہیں اُن کے نام بتائے تو اُس نے کہا کیا میں نے تمہیں کہا نہیں تھا کہ یقیناً میں ہی آسمانوں اور زمین کے غیب کو جانتا ہوں اور میں وہ (بھی) جانتا ہوں جو تم ظاہر کرتے ہو اور وہ (بھی) جو تم چھپاتے ہو۔

وَاِذۡ قُلۡنَا لِلۡمَلٰٓئِكَةِ اسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوۡۤا اِلَّاۤ اِبۡلِیۡسَ ؕ اَبٰی وَاسۡتَكۡبَرَ ٭۫ وَكَانَ مِنَ الۡكٰفِرِیۡنَ ﴿۳۵﴾

۳۵۔ اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کی خاطر سجدہ کرو تو وہ سب سجدہ ریز ہوگئے سوائے ابلیس کے۔ اس نے انکار کیا اور استکبار سے کام لیا اور وہ کافروں میں سے تھا۔

وَقُلۡنَا یٰۤاٰدَمُ اسۡكُنۡ اَنۡتَ وَزَوۡجُكَ الۡجَنَّةَ وَكُلَا مِنۡهَا رَغَدًا حَیۡثُ شِئۡتُمَا ۪ وَلَا تَقۡرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوۡنَا مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۳۶﴾

۳۶۔ اور ہم نے کہا اے آدم! تُو اور تیری زوجہ جنت میں سکونت اختیار کرو اور تم دونوں اس میں جہاں سے چاہو بافراغت کھاؤ مگر اس مخصوص درخت کے قریب نہ جانا ورنہ تم دونوں ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔ (۱)

فَاَزَلَّهُمَا الشَّیۡطٰنُ عَنۡهَا فَاَخۡرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِیۡهِ ۪ وَقُلۡنَا اهۡبِطُوۡا بَعۡضُكُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمۡ فِی الۡاَرۡضِ مُسۡتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰی حِیۡنٍ ﴿۳۷﴾

۳۷۔ پس شیطان نے ان دونوں کو اس (درخت) کے معاملہ میں پھسلا دیا پس اُس سے انہیں نکال دیا جس میں وہ پہلے تھے۔ اور ہم نے کہا تم نکل جاؤ (اس حال میں کہ) تم میں سے بعض بعض کے دشمن ہوں گے اور تمہارے لئے (اس) زمین میں ایک عرصہ تک قیام اور استفادہ (مقدّر) ہے۔

فَتَلَقّٰۤی اٰدَمُ مِنۡ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیۡهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ ﴿۳۸﴾

۳۸۔ پھر آدم نے اپنے ربّ سے کچھ کلمات سیکھے۔ پس وہ اس پر توبہ قبول کرتے ہوئے جُھکا۔ یقیناً وہی بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

---

(۱) یہاں شجرہ سے مراد وہ احکامِ شریعت ہیں جو مناہی سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ احکام اگر توڑے جائیں تو پھر دنیا میں انسان کے لئے امن اٹھ جاتا ہے۔ یہاں دو کو مخاطب فرمایا ہے مگر اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ صرف آدم اور حوّا جنّت میں رہتے تھے کیونکہ بعد کی آیات میں اِهۡبِطُوۡا مِنۡهَا جَمِیۡعًا اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ اَور بھی بنی آدم وہاں تھے۔

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٣٩﴾

٣٩۔ ہم نے کہا اس میں سے تم سب کے سب نکل جاؤ۔ پس جب کبھی بھی تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئی تو جنہوں نے میری ہدایت کی پیروی کی ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ ہی وہ کوئی غم کریں گے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٤٠﴾ ع

٤٠۔ اور وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا اور ہمارے نشانات کو جھٹلایا وہی ہیں جو آگ میں پڑنے والے ہیں۔ وہ اس میں لمبا عرصہ رہنے والے ہیں۔

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿٤١﴾

٤١۔ اے بنی اسرائیل! اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر کی اور میرے عہد کو پورا کرو، میں بھی تمہارے عہد کو پورا کروں گا اور بس مجھ ہی سے ڈرو۔

وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ ۠ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۡ وَاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ﴿٤٢﴾

٤٢۔ اور اس پر ایمان لے آؤ جو میں نے اُس کی تصدیق کرتے ہوئے اتارا ہے جو تمہارے پاس ہے۔ اور اس کا انکار کرنے میں پہل نہ کرو اور میرے نشانات کے بدلے معمولی قیمت وصول نہ کرو اور بس میرا ہی تقویٰ اختیار کرو۔

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٤٣﴾

٤٣۔ اور حق کو باطل سے خلط ملط نہ کرو اور حق کو چھپاؤ نہیں جبکہ تم جانتے ہو۔

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿٤٤﴾

٤٤۔ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور جُھکنے والوں کے ساتھ جھک جاؤ۔

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٤٥﴾

٤٥۔ کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور خود اپنے آپ کو بھول جاتے ہو جب کہ تم کتاب بھی پڑھتے ہو۔ آخر تم عقل کیوں نہیں کرتے؟

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ وَ اِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَۙ۝۴۶

۴۶۔ اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو اور یقیناً یہ عاجزی کرنے والوں کے سوا سب پر بوجھل ہے۔

الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۝۴۷ ع

۴۷۔ (یعنی) وہ لوگ جو یقین رکھتے ہیں کہ وہ اپنے ربّ سے ملنے والے ہیں اور یہ کہ وہ اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

يٰبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِىَ الَّتِىْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ۝۴۸

۴۸۔ اے بنی اسرائیل! یاد کرو میری اُس نعمت کو جو میں نے تم پر کی اور یہ بھی کہ میں نے تمہیں سب جہانوں پر فضیلت دی۔

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ۝۴۹

۴۹۔ اور ڈرو اس دن سے جب کوئی نفس کسی دوسرے نفس کے کچھ کام نہیں آئے گا اور نہ اس سے (اس کے حق میں) کوئی شفاعت قبول کی جائے گی اور نہ اس سے کوئی بدلہ وصول کیا جائے گا اور نہ وہ (لوگ) کسی قسم کی مدد دیئے جائیں گے۔

وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِىْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ۝۵۰

۵۰۔ اور (یاد کرو) جب ہم نے تمہیں فرعون کی قوم سے نجات بخشی جو تمہیں بہت سخت عذاب دیتے تھے۔ وہ تمہارے بیٹوں کو توقتل کر دیتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ رکھتے تھے اور اس میں تمہارے لئے تمہارے ربّ کی طرف سے بہت بڑی آزمائش تھی۔

وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ۝۵۱

۵۱۔ اور جب ہم نے تمہارے لئے سمندر کو پھاڑ دیا اور تمہیں نجات دی جب کہ ہم نے فرعون کی قوم کو غرق کر دیا اور تم دیکھ رہے تھے۔

وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ۝۵۲

۵۲۔ اور جب ہم نے موسیٰ سے چالیس راتوں کا وعدہ کیا پھر اس کے (جانے کے) بعد تم بچھڑے کو (معبود) بنا بیٹھے اور تم ظلم کرنے والے تھے۔

ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۳﴾

۵۳۔ پھر اس کے باوجود ہم نے تم سے درگزر کیا تا کہ شاید تم شکر کرو۔

وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۵۴﴾

۵۴۔ اور جب ہم نے موسیٰ کو کتاب اور فرقان دیئے تا کہ ہو سکے تو تم ہدایت پا جاؤ۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ ؕ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۵﴾

۵۵۔ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا، اے میری قوم! یقیناً تم نے بچھڑے کو (معبود) بنا کر اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ پس توبہ کرتے ہوئے اپنے پیدا کرنے والے کی طرف متوجہ ہو اور اپنے نفوس کو قتل کرو۔ یہ تمہارے لئے تمہارے پیدا کرنے والے کے نزدیک بہت بہتر ہے۔ پس وہ تم پر توبہ قبول کرتے ہوئے مہربان ہوا۔ یقیناً وہی بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ [1]

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۶﴾

۵۶۔ اور جب تم نے کہا کہ اے موسیٰ! ہم ہرگز تمہاری نہیں مانیں گے یہاں تک کہ ہم اللہ کو ظاہر باہر دیکھ نہ لیں۔ پس تمہیں آسمانی بجلی نے آ پکڑا اور تم دیکھتے رہ گئے۔

ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۷﴾

۵۷۔ پھر ہم نے تمہاری موت (کی سی حالت) کے بعد تمہیں اٹھایا تا کہ تم شکر کرو۔

وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا

۵۸۔ اور ہم نے تم پر بادلوں کو سایہ فگن کیا اور تم پر ہم نے مَن اور سلویٰ اُتارے۔ جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ۔ اور

---

[1] یہاں فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ سے مراد یہ نہیں ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کا قتل شروع کر دو جیسا کہ عموماً علماء یہی سمجھتے ہیں۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ اپنے گناہوں سے توبہ کرو اور اپنے نفوس کو مارو۔

رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۵۸﴾

انہوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا بلکہ خود اپنے اوپر ہی ظلم کرنے والے تھے۔

وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ قُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۹﴾

۵۹۔اور جب ہم نے کہا کہ اس بستی میں داخل ہو جاؤ اور اس میں سے جہاں سے بھی چاہو بافراغت کھاؤ اور (صدر) دروازے میں اطاعت کرتے ہوئے داخل ہو اور کہو کہ بوجھ ہلکے کئے جائیں۔ہم تمہاری خطائیں تمہیں معاف کر دیں گے اور احسان کرنے والوں کو ہم ضرور اور بھی زیادہ دیں گے۔

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِىْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع ۶ / ۱۳

۶۰۔پس ان لوگوں نے جنہوں نے ظلم کیا اُس بات کو جو انہیں کہی گئی تھی کسی اور بات میں بدل دیا۔پس ہم نے ظلم کرنے والوں پر آسمان سے ایک عذاب نازل کیا بسبب اُس کے جو وہ نافرمانی کرتے تھے۔

وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۶۱﴾

۶۱۔اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے پانی مانگا تو ہم نے کہا کہ چٹان پر اپنے عصا سے ضرب لگاؤ۔ تب اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے اور سب لوگوں نے اپنے اپنے پانی پینے کی جگہ معلوم کر لی۔ اللہ کے رزق سے کھاؤ اور پیو اور زمین میں فسادی بنتے ہوئے بدامنی نہ پھیلاؤ۔

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ؕ

۶۲۔اور جب تم نے کہا اے موسیٰ! ہم ایک ہی کھانے پر ہرگز صبر نہیں کر سکیں گے۔پس ہمارے لئے اپنے ربّ سے دعا کر کہ وہ ہمارے لئے وہ چیزیں نکالے جو زمین اُگاتی ہے از قسم اپنی سبزیوں کے اور اپنی ککڑیوں کے اور اپنی گندم کے اور اپنی دالوں کے اور اپنے پیاز کے۔

قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌؕ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْؕ وَ ضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ وَ الْمَسْكَنَةُۗ وَ بَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ یَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ الْحَقِّؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا یَعْتَدُوْنَ۠﴿۶۲﴾ ع

اس نے کہا کیا تم تبدیل کرنا چاہتے ہو اُس سے جو ادنیٰ ہے اُس چیز کو جو بہتر ہے؟ تم کسی شہر میں داخل ہو جاؤ۔ یقیناً تمہیں وہ مل جائے گا جو تم نے طلب کیا ہے۔ اور ان پر ذلّت اور مسکینی کی مار ڈالی گئی اور وہ اللہ کا غضب لے کر لوٹے۔ یہ اس لئے ہوا کہ وہ اللہ کے نشانات کا انکار کیا کرتے تھے اور انبیاء کو ناحق قتل کرتے تھے۔ (ہاں) یہ اس لئے ہوا کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے تجاوز کیا کرتے تھے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِیْنَ هَادُوْا وَ النَّصٰرٰى وَ الصّٰبِـِٕیْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚۖ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ﴿۶۳﴾

۶۳۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ جو یہودی ہیں اور نصاریٰ اور دیگر الٰہی کتب کے ماننے والے جو بھی اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لائے، اور نیک اعمال بجا لائے ان سب کے لئے اُن کا اجر اُن کے ربّ کے پاس ہے اور ان پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غم کریں گے۔ (۱)

وَ اِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَكُمْ وَ رَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَؕ خُذُوْا مَاۤ اٰتَیْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّ اذْكُرُوْا مَا فِیْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴿۶۴﴾

۶۴۔ اور جب ہم نے (تم سے) تمہارا پختہ عہد لیا اور طُور کو تم پر بلند کیا۔ اسے مضبوطی سے پکڑ لو جو ہم نے تمہیں دیا ہے اور اسے یاد رکھو جو اس میں ہے تا کہ تم (ہلاکت سے) بچ سکو۔ (۲)

---

(۱) یہ آیت اور اس سے ملتی جلتی دوسری آیات قرآن کریم کے عدل کی عظیم الشان مثال ہیں۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ نجات اوّل طور پر انہی کو ملے گی جو رسول اللہ ﷺ پر سچا ایمان لائیں لیکن ایسے بہت سے لوگ ہو سکتے ہیں جن تک اسلام کا پیغام صحیح نہ پہنچا ہو بلکہ دنیا میں اربوں لوگ ایسے ہیں جن کو اسلام کا پیغام نہیں پہنچا۔ اس لئے قرآن کریم اعلان کرتا ہے کہ ایسے لوگ اگر اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوں اور یقین رکھتے ہوں کہ مرنے کے بعد ہم اٹھائے اور پوچھے جائیں گے تو اگر وہ اپنی الہامی شریعت پر چلیں جو اُن پر نازل ہوئی اور جس کا اُنہیں علم ہے تو اُنہیں اُن نیکیوں کا جو وہ خدا کی خاطر کریں گے بہترین بدلہ دیا جائے گا اور انہیں کوئی غم اور حزن نہیں ہوگا۔

(۲) اس آیت میں وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ کے الفاظ سے بعض مفسرین یہ خیال کرتے ہیں کہ طور پہاڑ زمین سے اٹھا کر اونچا کر دیا گیا تھا۔ حالانکہ مراد صرف اتنی ہے کہ وہ اُس وقت طُور کے سائے میں تھے۔ بعض دفعہ پہاڑ ذرا آگے کو بڑھا ہوا ہوتا ہے اور پاس سے گزرنے والوں کو یوں لگتا ہے جیسے وہ اُن پر جھکا ہوا ہو۔ بعض دفعہ ایسے پہاڑ کے سائے تلے ایک پورا لشکر آ سکتا ہے۔

ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۵﴾

۶۵۔ پھر اس کے بعد بھی تم پھر گئے۔ پس اگر اللہ کا (خاص) فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتے تو تم ضرور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاتے۔

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ ۚ ﴿۶۶﴾

۶۶۔ اور یقیناً تم ان لوگوں کو جان چکے ہو جنہوں نے تم میں سے سَبت کے بارہ میں تجاوز کیا تو ہم نے ان سے کہا کہ ذلیل بندر بن جاؤ۔ ①

فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۶۷﴾

۶۷۔ پس ہم نے اس (سَبت کی بے حرمتی) کو اس کے پیش منظر کی وجہ سے اور اس کے پس منظر کی وجہ سے سرزنش کا باعث بنا دیا اور متقیوں کے لئے ایک عظیم نصیحت (بنایا)۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۶۸﴾

۶۸۔ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ یقیناً اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم ایک (امتیاز رکھنے والی) گائے کو ذبح کرو۔ انہوں نے کہا کیا تو ہمیں ہنسی کا نشانہ بنا رہا ہے؟ اس نے کہا کہ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں جاہلوں میں سے ہو جاؤں۔

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ؕ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ؕ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۹﴾

۶۹۔ انہوں نے کہا اپنے ربّ سے ہماری خاطر دعا کر کہ وہ ہمارے لئے واضح کر دے کہ وہ کیا ہے؟ اس نے کہا یقیناً وہ کہتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے، نہ بہت بوڑھی اور نہ بہت کم عمر، اس کے بین بین درمیانی عمر کی ہے۔ پس وہی کرو جو تمہیں حکم دیا جاتا ہے۔

---

① یہاں قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ سے مراد اصل بندر نہیں بلکہ بگڑے ہوئے علماء ہیں جن کو اپنی پہلی منزل کی طرف لوٹ جانے کا حکم دیا گیا ہے۔ ڈارون کے نظریۂ ارتقاء میں بیان کیا جاتا ہے کہ انسان سے پہلے بندر تھے۔ پس یہ بھی قرآن کریم کی صداقت کا ایک نشان ہے کہ انسان سے پہلے کی حالت کو بندر سے ظاہر کیا گیا۔ یقیناً اس سے مراد بگڑے ہوئے علماء ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی پیشگوئی فرمائی کہ تَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ فَزْعَةٌ فَيَصِيْرُ النَّاسُ اِلٰى عُلَمَائِهِمْ فَاِذَاهُمْ قِرَدَةٌ وَخَنَازِيْرُ کہ میری امّت میں ایک گھبراہٹ اور بے چینی پیدا ہوگی جس پر لوگ اپنے علماء کی طرف جائیں گے تو دیکھیں گے کہ وہاں تو بندر اور سؤر بیٹھے ہیں۔ (کنز العمّال جلد ۱۶ صفحہ ۸۰ حدیث نمبر ۳۸۷۲۷، ناشر مؤسسة الرسالة بیروت ۱۹۸۵ء)

قَالُوا ادۡعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنۡ لَّنَا مَا لَوۡنُهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوۡلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفۡرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوۡنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيۡنَ ۝۷۰

۷۰۔انہوں نے کہا اپنے ربّ سے ہماری خاطر دعا کر کہ وہ ہمارے لئے واضح کردے کہ اس کا رنگ کیا ہے۔اس نے کہا یقیناً وہ کہتا ہے کہ وہ لازماً ایک زرد گائے ہے جس کا رنگ بہت شوخ ہے۔وہ دیکھنے والوں کو خوش کر دیتی ہے۔

قَالُوا ادۡعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنۡ لَّنَا مَا هِىَ ۙ اِنَّ الۡبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيۡنَا ؕ وَاِنَّاۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهۡتَدُوۡنَ ۝۷۱

۷۱۔انہوں نے کہا اپنے ربّ سے ہماری خاطر دعا کر کہ وہ ہم پر (مزید) واضح کرے کہ وہ کیا ہے؟ یقیناً سب گائیاں ہم پر مشتبہ ہوگئی ہیں۔اور ہم یقیناً اِن شَاءَ اللّٰہ ضرور ہدایت پانے والے ہیں۔

قَالَ اِنَّهٗ يَقُوۡلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوۡلٌ تُثِيۡرُ الۡاَرۡضَ وَلَا تَسۡقِى الۡحَرۡثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيۡهَا ؕ قَالُوا الۡـٰٔنَ جِئۡتَ بِالۡحَقِّ ؕ فَذَبَحُوۡهَا وَمَا كَادُوۡا يَفۡعَلُوۡنَ ۝۷۲ ع ۸ ۱۰

۷۲۔اس نے کہا بلاشبہ وہ کہتا ہے کہ وہ ضرور ایک ایسی گائے ہے جسے اس غرض سے جوت نہیں ڈالی گئی کہ وہ زمین میں ہل چلائے اور نہ وہ کھیتوں کو سیراب کرتی ہے۔وہ صحیح سلامت ہے۔اُس میں کوئی داغ نہیں۔انہوں نے کہا کہ اب تُو سچی بات لایا ہے۔پس انہوں نے اسے ذبح کر دیا جبکہ وہ (پہلے ایسا) کرنے والے نہ تھے۔

وَاِذۡ قَتَلۡتُمۡ نَفۡسًا فَادّٰرَءۡتُمۡ فِيۡهَا ؕ وَاللّٰهُ مُخۡرِجٌ مَّا كُنۡتُمۡ تَكۡتُمُوۡنَ ۝۷۳

۷۳۔اور جب تم نے ایک نفس کو قتل کیا اور پھر اس بارہ میں اختلاف کیا اور اللہ نے اس بھید کو ظاہر کرنا ہی تھا جو تم چھپائے ہوئے تھے۔

فَقُلۡنَا اضۡرِبُوۡهُ بِبَعۡضِهَا ؕ كَذٰلِكَ يُحۡىِ اللّٰهُ الۡمَوۡتٰى ۙ وَيُرِيۡكُمۡ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ۝۷۴

۷۴۔پس ہم نے کہا (کھوج لگانے کی خاطر) اس جیسی اور واردات پر اس (واقعہ) کو چسپاں کرو۔اسی طرح اللہ مُردوں کو (ان کے قاتلوں کا مؤاخذہ کر کے) زندہ کرتا ہے اور تمہیں اپنے نشان دکھاتا ہے تاکہ تم عقل کرو۔ (۱)

---

(۱) اس آیت سے بھی بعض مفسرین نے بالکل غلط معنی مستنبط کئے ہیں۔یعنی اگر کوئی شخص مارا گیا ہو تو اس ذبح شدہ گائے کے گوشت کے ٹکڑوں کو اس مقتول کے جسم پر مارو اس طرح پتہ چل جائے گا کہ قاتل کون ہے (تفسیر فتح البیان)۔حالانکہ یہاں بڑی وضاحت سے قرآن کریم فرماتا ہے کہ جو قتل ہوا ہے اس کے حالات پر غور کر کے اس جیسے حالات کا جائزہ لو کہ یہ بات کس سے رونما ہو سکتی ہے۔کیونکہ قاتل کا طریقۂ قتل عموماً ایک ہی رہتا ہے اور آجکل کی جاسوسی دنیا میں اس پر بہت زیادہ انحصار ہے۔

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝۷۵

۷۵۔ پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے گویا وہ پتھروں کی طرح تھے یا پھر سختی میں اس سے بھی بڑھ کر۔ جبکہ پتھروں میں سے بھی یقیناً بعض ایسے ہوتے ہیں کہ اُن سے نہریں پھوٹ پڑتی ہیں۔ اور یقیناً ان میں سے ایسے بھی ہیں کہ جو پھٹ جائیں تو ان میں سے پانی نکلتا ہے۔ پھر ان میں یقیناً ایسے بھی ہیں جو اللہ کی خشیت سے گر پڑتے ہیں۔ اور اللہ اُس سے غافل نہیں ہے جو تم کرتے ہو۔

اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝۷۶

۷۶۔ کیا تم یہ امید لگائے بیٹھے ہو کہ وہ لوگ تمہاری بات مان جائیں گے جب کہ ان میں سے ایک گروہ کلامِ الٰہی کو سنتا ہے اور اسے اچھی طرح سمجھنے کے باوجود اس میں تحریف کرتا ہے اور وہ خوب جانتے ہیں۔

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۷۷

۷۷۔ اور جب وہ ان لوگوں سے ملتے ہیں جو ایمان لائے تو کہتے ہیں کہ ہم بھی ایمان لے آئے۔ اور جب ان میں سے بعض بعض دوسروں کی طرف الگ ہو جاتے ہیں تو وہ (ان سے) کہتے ہیں کہ کیا تم ان کو وہ باتیں بتاتے ہو جو اللہ نے تم پر کھولی ہیں تاکہ انہی باتوں کے ذریعہ وہ تمہارے ربّ کے حضور تم سے جھگڑا کریں۔ پس کیا تم عقل نہیں کرتے۔

اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝۷۸

۷۸۔ کیا وہ نہیں جانتے کہ یقیناً اللہ جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔

وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿۷۹﴾

۷۹۔ اور ان میں ایسے جاہل بھی ہیں جو (اپنی) خواہشات کے علاوہ کتاب کا کوئی علم نہیں رکھتے اور وہ محض قیاس آرائیاں کرتے ہیں۔

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ۗ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۰﴾

۸۰۔ پس ہلاکت ہے ان کے لئے جو اپنے ہاتھوں سے کتاب لکھتے ہیں پھر کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ وہ اس کے بدلے کچھ معمولی قیمت وصول کر لیں۔ پس ہلاکت ہے ان کے لئے اُس کے نتیجہ میں جو ان کے ہاتھوں نے لکھا اور ہلاکت ہے اُن کے لئے اس کی وجہ سے جو وہ کماتے ہیں۔

وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ؕ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۱﴾

۸۱۔اور وہ کہتے ہیں ہمیں آگ ہرگز نہیں چھوئے گی مگر گنتی کے چند دن۔ تُو کہہ دے کیا تم نے اللہ سے کوئی عہد لے رکھا ہے۔ پس اللہ ہرگز اپنے عہد کی خلاف ورزی نہیں کرے گا یا پھر تم خدا کی طرف ایسی باتیں منسوب کر رہے ہو جن کا تمہیں کوئی علم نہیں۔

بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۲﴾

۸۲۔حقیقت یہ ہے کہ جس نے بھی بدی کمائی یہاں تک کہ اس کی خطاؤں نے اس کو گھیرے میں لے لیا ہو تو یہی لوگ ہیں جو آگ والے ہیں۔ وہ اس میں ایک لمبے عرصہ تک رہنے والے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۳﴾ ع

۸۳۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے یہی ہیں جو اہلِ جنت ہیں۔ وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۟ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا

۸۴۔ اور جب ہم نے بنی اسرائیل کا میثاق (اُن سے) لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرو گے اور والدین سے احسان کا سلوک کرو گے

وَّذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ ؕ ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْکُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۸۴﴾

اور قریبی رشتہ داروں سے اور یتیموں سے اور مسکینوں سے بھی۔ اور لوگوں سے نیک بات کہا کرو اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔ اس کے باوجود تم میں سے چند کے سوا تم سب (اس عہد سے) پھر گئے۔ اور تم اعراض کرنے والے تھے۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَکُمْ لَا تَسْفِکُوْنَ دِمَآءَکُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿۸۵﴾

۸۵۔ اور جب ہم نے تمہارا میثاق لیا کہ تم (آپس میں) اپنا خون نہیں بہاؤ گے اور اپنے ہی لوگوں کو اپنی آبادیوں سے نہیں نکالو گے اس پر تم نے اقرار کیا اور تم اس کے گواہ تھے۔

ثُمَّ اَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَکُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِیْقًا مِّنْکُمْ مِّنْ دِیَارِهِمْ ؗ تَظٰهَرُوْنَ عَلَیْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ؕ وَاِنْ یَّاْتُوْکُمْ اُسٰرٰی تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَیْکُمْ اِخْرَاجُهُمْ ؕ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْکِتٰبِ وَتَکْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ یَّفْعَلُ ذٰلِکَ مِنْکُمْ اِلَّا خِزْیٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ یُرَدُّوْنَ اِلٰۤی اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۶﴾

۸۶۔ اس کے باوجود تم وہ ہو کہ اپنے ہی لوگوں کو قتل کرتے ہو اور تم اپنے میں سے ایک فریق کو اُن کی بستیوں سے نکالتے ہو۔ تم گناہ اور ظلم کے ذریعہ ان کے خلاف ایک دوسرے کی پُشت پناہی کرتے ہو اور اگر وہ قیدی ہو کر تمہارے پاس آئیں تو فدیہ لے کر اُن کو چھوڑ دیتے ہو جبکہ ان کا نکالنا ہی تم پر حرام تھا۔ پس کیا تم کتاب کے بعض حصوں پر ایمان لاتے ہو اور بعض کا انکار کرتے ہو؟۔ پس تم میں سے جو ایسا کرے اس کی جزا دنیا کی زندگی میں سخت ذلّت کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے۔ اور قیامت کے دن وہ سخت تر عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ اور اللہ اس سے غافل نہیں جو تم کرتے ہو۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۫ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٨٧﴾ ع

۸۷۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی خرید لی۔ پس نہ ان سے عذاب کو کم کیا جائے گا اور نہ ہی وہ مدد دیئے جائیں گے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ۫ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ ۫ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴿٨٨﴾

۸۸۔ اور یقیناً ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور اس کے بعد بھی مسلسل رسول بھیجتے رہے۔ اور ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو کھلے کھلے نشان عطا کئے اور ہم نے روح القدس سے اس کی تائید کی۔ پس کیا جب بھی تمہارے پاس کوئی رسول ایسی باتیں لے کر آئے گا جو تمہیں پسند نہیں تو تم استکبار کرو گے؟۔ اور ان میں سے بعض کو تم جھٹلا دو گے اور بعض کو تم قتل کرو گے؟

وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٨٩﴾

۸۹۔ اور انہوں نے کہا ہمارے دل مجسّم پردہ ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے ان کے کفر کی وجہ سے ان پر لعنت ڈال رکھی ہے۔ پس وہ کم ہی ایمان لاتے ہیں۔

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۫ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٩٠﴾

۹۰۔ اور جب اللہ کی طرف سے ان کے پاس ایک ایسی کتاب آئی جو اُس (تعلیم) کی جو اُن کے پاس تھی تصدیق کر رہی تھی جبکہ حال یہ تھا کہ اس سے پہلے وہ ان لوگوں کے خلاف جنہوں نے کفر کیا (اللہ سے) مدد مانگا کرتے تھے۔ پس جب وہ اُن کے پاس آ گیا جسے انہوں نے پہچان لیا تو (پھر بھی) اُس کا انکار کر دیا۔ پس کافروں پر اللہ کی لعنت ہو۔

بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ

۹۱۔ بہت بُرا ہے جو انہوں نے اپنے نفوس بیچ کر ان کے بدلے میں حاصل کیا کہ اُس (حق) کا انکار کر رہے ہیں جو اللہ نے اتارا۔ اس بات کے خلاف

فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۹۱﴾

بغاوت کرتے ہوئے کہ اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنا فضل نازل کرتا ہے۔ پس وہ غضب پر غضب لئے ہوئے لَوٹے اور کافروں کے لئے رُسوا کُن عذاب (مقدر) ہے۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۗ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ؕ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۲﴾

۹۲۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس پر ایمان لے آؤ جو اللہ نے نازل کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں جو ہم پر اُتارا گیا جبکہ وہ اس کا انکار کرتے ہیں جو اس کے علاوہ (اُتارا گیا) ہے حالانکہ وہ حق ہے جو اُس کی تصدیق کر رہا ہے جو اُن کے پاس ہے۔ تُو کہہ دے اگر تم واقعی مومن ہو تو اس سے قبل اللہ کے نبیوں کو کیوں قتل کیا کرتے تھے؟

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۹۳﴾

۹۳۔ اور یقیناً موسیٰ تمہارے پاس کھلے کھلے نشان لایا تھا۔ پھر اس کی غیر حاضری میں تم نے بچھڑے کو (معبود) بنالیا اور تم ظالم تھے۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ؕ قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ۗ وَاُشْرِبُوْا فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ؕ قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۴﴾

۹۴۔ اور جب ہم نے (تم سے) تمہارا پختہ عہد لیا اور طُور کو تمہارے اوپر بلند کیا (یہ کہتے ہوئے کہ) جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اسے مضبوطی سے پکڑ لو اور سنو۔ انہوں نے (جواباً) کہا ہم نے سنا اور ہم نے نافرمانی کی۔ اور ان کے دلوں کو ان کے کفر کی وجہ سے بچھڑے کی محبت پلا دی گئی۔ تُو (ان سے) کہہ دے کہ اگر تم مومن ہو تو بہت ہی برا ہے جس کا تمہیں تمہارا ایمان حکم دیتا ہے۔

قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ

۹۵۔ تُو کہہ دے کہ اگر اللہ کے نزدیک آخرت کا گھر

خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۹۵﴾

سب لوگوں کو چھوڑ کر صرف تمہارے ہی لئے ہے تو موت کی تمنا کرو، اگر تم سچے ہو۔

وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۶﴾

۹۶۔ اور وہ ہرگز کبھی بھی اس کی تمنا نہیں کریں گے بسبب اس کے جو اُن کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۚۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚۛ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ۗ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۷﴾

معانقہ عندالمتاخرین

ع ۱۱

۹۷۔ اور تُو اُنہیں سب لوگوں سے زیادہ زندگی پر حریص پائے گا حتّٰی کہ ان سے بھی (زیادہ) جنہوں نے شرک کیا۔ ان میں سے ہر ایک یہ چاہتا ہے کہ کاش وہ ایک ہزار سال عمر دیا جاتا حالانکہ اس کا لمبی عمر دیا جانا بھی اسے عذاب سے بچانے والا نہیں۔ اور اللہ اس پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے جو وہ کرتے ہیں۔

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۸﴾

۹۸۔ تُو کہہ دے کہ جو بھی جبرائیل کا دشمن ہے تو (وہ جان لے کہ) یقیناً اسی (یعنی جبرائیل) نے اللہ کے اِذن سے اِس (کلام) کو تیرے دل پر اُتارا ہے جو اُس کی تصدیق کر رہا ہے جو اس کے سامنے موجود ہے اور مومنوں کے لئے ہدایت اور خوش خبری کے طور پر ہے۔

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۹۹﴾

۹۹۔ پس جو بھی اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے رسولوں کا اور جبرائیل کا اور میکائیل کا دشمن ہو تو یقیناً اللہ کافروں کا دشمن ہے۔

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

۱۰۰۔ اور بے شک ہم نے تیری طرف کھلی کھلی آیات اُتاری ہیں۔ اور فاسقوں کے سوا کوئی ان کا انکار نہیں کرتا۔

اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ۗ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۱﴾

۱۰۱۔ کیا جب کبھی بھی وہ کوئی عہد کریں گے ان میں سے ایک فریق اس (عہد) کو پرے پھینک دے گا؟ بلکہ ان میں سے اکثر ایمان ہی نہیں رکھتے۔

وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

۱۰۲۔ اور جب بھی ان کے پاس اللہ کی طرف سے کوئی رسول آیا جو اُس کی تصدیق کرنے والا تھا جو اُن کے پاس تھا تو ان میں سے ایک گروہ نے جنہیں کتاب دی گئی اللہ کی کتاب کو پسِ پُشت ڈال دیا، گویا وہ علم ہی نہ رکھتے ہوں۔

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ؕ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ؕ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ؕ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ؕ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۗ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۳﴾

۱۰۳۔ اور انہوں نے پیروی کی اس کی جو شیاطین سلیمان کے ملک کے خلاف پڑھا کرتے تھے اور سلیمان نے کفر نہیں کیا بلکہ وہ شیاطین تھے جنہوں نے کفر کیا۔ وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے۔ اور (اس کے برعکس) بابل میں جو دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر اتارا گیا (اس کا قصہ یہ ہے) وہ دونوں کسی کو بھی کچھ نہیں سکھاتے تھے جب تک وہ (اُسے) یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو محض ایک آزمائش کے طور پر ہیں پس تُو کفر نہ کر۔ پس وہ لوگ ان دونوں سے ایسی بات سیکھتے تھے جس کے ذریعے وہ خاوند اور بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتے تھے اور اللہ کے اِذن کے سوا وہ اس ذریعہ سے کسی کو نقصان پہنچانے والے نہیں تھے۔ اور (اس کے برعکس جو لوگ شیاطین سے سیکھتے تھے) وہ وہی باتیں سیکھتے تھے جو ان کو نقصان پہنچانے والی تھیں اور فائدہ نہیں پہنچاتی تھیں۔ حالانکہ وہ خوب جان چکے تھے کہ جس نے بھی یہ سودا کیا اس کے لئے آخرت میں کچھ حصہ نہیں رہے گا۔ پس بہت ہی بُرا تھا وہ (عارضی فائدہ) جس کے بدلے میں انہوں نے اپنی جانیں بیچ دیں، کاش کہ وہ جانتے۔ (۱)

(۱) ہاروت اور ماروت دراصل دو فرشتہ سیرت انسان تھے اور وہ انقلاب لانے کے لئے بعض ایسی باتیں سکھاتے تھے جن کے متعلق ہدایت تھی کہ بصیغۂ راز رہیں یہاں تک کہ بیوی کو بھی نہ بتایا جائے۔ انہوں نے تو یہ اللہ کے حکم سے کیا تھا لیکن ان کی مثال پکڑ کر بعد میں مستحکم حکومتوں کے خلاف بغاوتوں کے لئے یہ طریق کار استعمال کیا گیا۔ قرآن کریم ہاروت و ماروت کو اس سے بری کرتا ہے کیونکہ انہوں نے اللہ کے حکم سے ایسا کیا تھا اور باقی لوگ اپنی انانیت کے تحت ایسا کرتے ہیں۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ ع ۱۲/۷

۱۰۴۔ اور اگر وہ ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو اللہ کی طرف سے (اس کا) اجر یقیناً بہت اچھا ہوتا۔ کاش کہ وہ جانتے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۵﴾

۱۰۵۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو (ہمارے رسول کو) ”رَاعِنَا“ نہ کہا کرو بلکہ یہ کہا کرو کہ ہم پر نظر فرما اور غور سے سنا کرو۔ اور کافروں کے لئے دردناک عذاب (مقدر) ہے۔ (۱)

مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۰۶﴾

۱۰۶۔ اہل کتاب اور مشرکین میں سے جن لوگوں نے کفر کیا وہ ہرگز پسند نہیں کرتے کہ تم پر تمہارے ربّ کی طرف سے کوئی خیر اُتاری جائے حالانکہ اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کے لئے خاص کر لیتا ہے اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَاۤ اَوْ مِثْلِهَا ؕ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۷﴾

۱۰۷۔ جو آیت بھی ہم منسوخ کر دیں یا اُسے بُھلا دیں، اُس سے بہتر یا اُس جیسی ضرور لے آتے ہیں۔ کیا تُو نہیں جانتا کہ اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے؟ (۲)

---

(۱) اس آیت میں رَاعِنَا کہنے سے جو منع فرمایا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ رَاعِنَا کی بجائے رَاعِيْنَا کہتے تھے جس کا مطلب ہے اے ہمارے گڈریے۔ حالانکہ بظاہر یہ ممکن تھا کہ کہہ رہے ہیں کہ ہم پر رحم کی نظر کر۔ پس قرآن کریم نے ان کو ارشاد فرمایا کہ قولِ سدید سے کام لو اور وَانْظُرْنَا کہا کرو۔

(۲) اس آیت میں بھی عموماً مفسرین غلطی کھاتے ہیں جو یہ ترجمہ کرتے ہیں کہ جو آیت اللہ نے قرآن کریم میں اتاری ہے وہ منسوخ بھی ہوسکتی ہے اور ہم اس سے بہتر آیت لاسکتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں ناسخ منسوخ کا بہت لمبا جھگڑا چل پڑا۔ مفسرین نے تقریباً پانچ سو آیات کو ناسخ اور پانچ سو آیات کو منسوخ قرار دے دیا۔ حالانکہ قرآن کریم کا ایک شعشہ بھی منسوخ نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پہلے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے وقت تک یہ ساری ناسخ و منسوخ آیات حل ہوچکی تھیں سوائے پانچ کے اور حضرت مسیح موعودؑ کے علم کلام کی برکت سے یہ پانچ آیات بھی حل ہوگئیں۔ جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہے کہ قرآن کریم کا ایک شعشہ بھی منسوخ نہیں۔ یہاں آیت سے مراد پہلی شریعتیں ہیں جب بھی وہ منسوخ ہوئیں یا بھلا دی گئیں تو ویسی ہی یا اُن سے بہتر نازل کر دی گئیں۔

اَلَمۡ تَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ؕ وَمَا لَـكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مِنۡ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيۡرٍ ﴿۱۰۸﴾

۱۰۸۔ کیا تُو نہیں جانتا کہ وہ اللہ ہی ہے جس کی آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے؟ اور اللہ کو چھوڑ کر تمہارے لئے کوئی سرپرست اور مددگار نہیں۔

اَمۡ تُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ تَسۡـئَلُوۡا رَسُوۡلَـكُمۡ كَمَا سُٮِٕلَ مُوۡسٰى مِنۡ قَبۡلُ‌ؕ وَمَنۡ يَّتَبَدَّلِ الۡکُفۡرَ بِالۡاِيۡمَانِ فَقَدۡ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيۡلِ ﴿۱۰۹﴾

۱۰۹۔ کیا تم چاہتے ہو کہ تم اپنے رسول سے بھی اسی طرح سوال کرتے رہو جس طرح پہلے موسیٰ سے سوال کئے گئے۔ پس جو بھی ایمان کو کفر سے تبدیل کرے یقیناً وہ سیدھی راہ سے بھٹک چکا ہے۔

وَدَّ کَثِيۡرٌ مِّنۡ اَهۡلِ الۡکِتٰبِ لَوۡ يَرُدُّوۡنَکُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ اِيۡمَانِکُمۡ کُفَّارًا ۖۚ حَسَدًا مِّنۡ عِنۡدِ اَنۡفُسِهِمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الۡحَـقُّ‌ۚ فَاعۡفُوۡا وَاصۡفَحُوۡا حَتّٰى يَاۡتِىَ اللّٰهُ بِاَمۡرِهٖ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى کُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۱۱۰﴾

۱۱۰۔ اہل کتاب میں سے بہت سے ایسے ہیں جو چاہتے ہیں کہ کاش تمہیں تمہارے ایمان لانے کے بعد (ایک دفعہ پھر) کفار بنادیں، بوجہ اس حسد کے جو اُن کے اپنے دلوں سے پیدا ہوتا ہے (وہ ایسا کرتے ہیں) بعد اس کے کہ حق ان پر روشن ہو چکا ہے۔ پس (اُن سے) عفو سے کام لو اور درگزر کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ ظاہر کر دے۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

وَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّکٰوةَ‌ؕ وَمَا تُقَدِّمُوۡا لِاَنۡفُسِکُمۡ مِّنۡ خَيۡرٍ تَجِدُوۡهُ عِنۡدَ اللّٰهِ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ ﴿۱۱۱﴾

۱۱۱۔ اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور جو بھلائی بھی تم خود اپنی خاطر آگے بھیجتے ہو اسے تم اللہ کے حضور موجود پاؤ گے۔ یقیناً اللہ اس پر نگاہ رکھے ہوئے ہے جو تم کرتے ہو۔

وَقَالُوۡا لَنۡ يَّدۡخُلَ الۡجَـنَّةَ اِلَّا مَنۡ کَانَ هُوۡدًا اَوۡ نَصٰرٰى‌ؕ تِلۡكَ اَمَانِيُّهُمۡ‌ؕ قُلۡ هَاتُوۡا بُرۡهَانَكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۱۱۲﴾

۱۱۲۔ اور وہ کہتے ہیں کہ ہرگز جنت میں کوئی داخل نہیں ہوگا سوائے ان کے جو یہودی یا عیسائی ہوں۔ یہ محض ان کی خواہشات ہیں۔ تُو کہہ کہ اپنی کوئی مضبوط دلیل تو لاؤ اگر تم سچے ہو۔

بَلٰى ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۠ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ ع ۱۳

۱۱۳۔ نہیں نہیں، سچ یہ ہے کہ جو بھی اپنا آپ خدا کے سپرد کر دے اور وہ احسان کرنے والا ہو تو اس کا اجر اس کے ربّ کے پاس ہے۔ اور اُن (لوگوں) پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ ۠ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ ۙ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۱۴﴾

۱۱۴۔ اور یہود کہتے ہیں کہ نصاریٰ (کی بنا) کسی چیز پر نہیں اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ یہود (کی بنا) کسی چیز پر نہیں حالانکہ وہ کتاب پڑھتے ہیں۔ اسی طرح ان لوگوں نے بھی جو کچھ علم نہیں رکھتے ان کے قول کے مشابہ بات کی۔ پس اللہ قیامت کے روز اُن کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف کرتے تھے۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ۬ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾

۱۱۵۔ اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جس نے منع کیا کہ اللہ کی مسجدوں میں اس کا نام بلند کیا جائے اور انہیں ویران کرنے کی کوشش کی۔ (حالانکہ) ان کے لئے اس کے سوا کچھ جائز نہ تھا کہ وہ ان (مسجدوں) میں ڈرتے ہوئے داخل ہوتے۔ ان کے لئے دنیا میں ذلت اور آخرت میں بہت بڑا عذاب (مقدر) ہے۔

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۶﴾

۱۱۶۔ اور اللہ ہی کا ہے مشرق بھی اور مغرب بھی۔ پس جس طرف بھی تم منہ پھیرو وہیں خدا کا جلوہ پاؤ گے۔ یقیناً اللہ بہت وسعتیں عطا کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۱۱۷﴾

۱۱۷۔ اور وہ کہتے ہیں اللہ نے بیٹا بنا لیا ہے۔ پاک ہے وہ۔ بلکہ (اس کی شان تو یہ ہے کہ) اُسی کا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔ سب اسی کے فرماں بردار ہیں۔

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۱۱۸﴾

۱۱۸۔ وہ آسمانوں اور زمین کی تخلیق کا آغاز کرنے والا ہے۔ اور جب وہ کسی امر کا فیصلہ کر لیتا ہے تو وہ اُسے محض ’’ہو جا‘‘ کہتا ہے تو وہ ہونے لگتا ہے اور ہو کر رہتا ہے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۹﴾

۱۱۹۔ اور وہ لوگ جو کچھ علم نہیں رکھتے کہتے ہیں کہ آخر اللہ ہم سے کیوں کلام نہیں کرتا یا ہمارے پاس بھی کوئی نشان کیوں نہیں آتا۔ اسی طرح ان لوگوں نے بھی جو ان سے پہلے تھے ان کے قول کے مشابہ بات کی تھی۔ ان کے دل آپس میں مشابہ ہو گئے ہیں۔ ہم آیات کو یقین لانے والی قوم کے لئے خوب کھول کر بیان کر چکے ہیں۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا ۙ وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۲۰﴾

۱۲۰۔ یقیناً ہم نے تجھے حق کے ساتھ بشیر اور نذیر کے طور پر بھیجا ہے اور تجھ سے جہنّم والوں کے بارہ میں نہیں پوچھا جائے گا۔

وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِىْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۲۱﴾

النصف

۱۲۱۔ اور یہود اور نصاریٰ ہرگز تجھ سے راضی نہیں ہوں گے جب تک تُو ان کی ملّت کی پیروی نہ کرے۔ تُو کہہ دے کہ یقیناً اللہ کی (عطا کردہ) ہدایت ہی اصل ہدایت ہے۔ اور اگر تو ان کی خواہشات کے پیچھے لگ جائے بعد اس کے کہ تیرے پاس علم آچکا ہے (تو) اللہ کی طرف سے تیرے لئے کوئی سرپرست اور کوئی مددگار نہیں رہے گا۔

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ ع

ع ۱۴

۱۲۲۔ وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی درآنحالیکہ وہ اس کی ویسی ہی تلاوت کرتے ہیں جیسا کہ اس کی تلاوت کا حق ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو (درحقیقت) اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور جو کوئی بھی اس کا انکار کرے پس وہی ہیں جو گھاٹا پانے والے ہیں۔

يٰبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِىَ الَّتِىْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۳﴾

۱۲۳۔ اے بنی اسرائیل! یاد کرو میری اس نعمت کو جو میں نے تم پر کی اور اس امر کو بھی کہ میں نے تمہیں سب جہانوں پر فضیلت بخشی۔

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔـا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾

۱۲۴۔ اور ڈرو اس دن سے جس دن کوئی جان کسی دوسری جان کے کچھ کام نہیں آئے گی اور نہ اس سے کوئی بدلہ قبول کیا جائے گا اور نہ کوئی شفاعت اسے فائدہ دے گی۔ اور نہ ہی وہ لوگ کوئی مدد دیئے جائیں گے۔

وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۲۵﴾

۱۲۵۔ اور جب ابراہیم کو اس کے ربّ نے بعض کلمات سے آزمایا اور اس نے ان سب کو پورا کر دیا تو اُس نے کہا میں یقیناً تجھے لوگوں کے لئے ایک عظیم امام بنانے والا ہوں۔ اُس نے عرض کیا اور میری ذرّیت میں سے بھی۔ اس نے کہا (ہاں مگر) ظالموں کو میرا عہد نہیں پہنچے گا۔ ①

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۱۲۶﴾

۱۲۶۔ اور جب ہم نے (اپنے) گھر کو لوگوں کے بار بار اکٹھا ہونے کی اور امن کی جگہ بنایا۔ اور ابراہیم کے مقام میں سے نماز کی جگہ پکڑو۔ اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل کو تاکید کی کہ تم دونوں میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف بیٹھنے والوں اور رکوع کرنے والوں (اور) سجدہ کرنے والوں کے لئے خوب پاک وصاف بنائے رکھو۔

---

① اس آیت میں حضرت ابراہیمؑ کی اس وقت کی آزمائش کا ذکر کیا گیا ہے جبکہ آپ نبی بن چکے تھے اور جب آپ اس آزمائش میں پورے اُترے تو فرمایا گیا کہ آپ کو بہت سے لوگوں کا امام بنایا جائے گا۔ شیعہ اس سے غلط استنباط کر کے یہ کہتے ہیں کہ امامت کا درجہ نبوت سے بھی اونچا ہے کیونکہ ایک نبی کو یہ کہا جا رہا ہے کہ تمہیں ہم امام بنا دیں گے۔ یہ محض ایک ڈھکوسلہ ہے تاکہ شیعہ ائمہ کا مقام بلند تر دکھایا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ خالی امامت نبوت سے بڑی نہیں ہوتی بلکہ وہ امامت جو نبوت سے ملتی ہے وہ بڑی ہوتی ہے۔ یہاں حضرت ابراہیم کو اِمَامًا لِّلنَّاسِ فرمایا ہے جس سے مراد یہ ہے کہ ان آزمائشوں میں پورا اُترنے کی وجہ سے قیامت تک آنے والے لوگوں کے لئے آپ کو بطور نمونہ پیش کیا جائے گا۔

وَاِذۡ قَالَ اِبۡرٰهٖمُ رَبِّ اجۡعَلۡ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارۡزُقۡ اَهۡلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنۡ اٰمَنَ مِنۡهُمۡ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ ‌ؕ قَالَ وَمَنۡ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيۡلًا ثُمَّ اَضۡطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ‌ؕ وَبِئۡسَ الۡمَصِيۡرُ ﴿۱۲۷﴾

۱۲۷۔ اور جب ابراہیم نے کہا کہ اے میرے ربّ! اس کو ایک پُرامن اور امن دینے والا شہر بنا دے اور اس کے بسنے والوں کو جو اُن میں سے اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان لائے ہر قسم کے پھلوں میں سے رزق عطا کر۔ اس نے کہا کہ جو کفر کرے گا اسے بھی میں کچھ عارضی فائدہ پہنچاؤں گا۔ پھر میں اُسے آگ کے عذاب کی طرف جانے پر مجبور کردوں گا اور (وہ) بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے۔

وَاِذۡ يَرۡفَعُ اِبۡرٰهٖمُ الۡقَوَاعِدَ مِنَ الۡبَيۡتِ وَاِسۡمٰعِيۡلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۱۲۸﴾

۱۲۸۔ اور جب ابراہیم اُس خاص گھر کی بنیادوں کو اُستوار کر رہا تھا اور اسماعیل بھی (یہ دعا کرتے ہوئے) کہ اے ہمارے ربّ! ہماری طرف سے قبول کر لے۔ یقیناً تو ہی بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

رَبَّنَا وَاجۡعَلۡنَا مُسۡلِمَيۡنِ لَكَ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسۡلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبۡ عَلَيۡنَا ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ ﴿۱۲۹﴾

۱۲۹۔ اور اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنے دو فرمانبردار بندے بنا دے اور ہماری ذریّت میں سے بھی اپنی ایک فرمانبردار اُمّت (پیدا کردے)۔ اور ہمیں اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے طریق سکھا اور ہم پر توبہ قبول کرتے ہوئے جُھک جا۔ یقیناً تُو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَيُزَكِّيۡهِمۡ ‌ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۱۳۰﴾ ع

۱۳۰۔ اور اے ہمارے ربّ! تو ان میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کر جو ان پر تیری آیات کی تلاوت کرے اور انہیں کتاب کی تعلیم دے اور (اس کی) حکمت بھی سکھائے اور اُن کا تزکیہ کر دے۔ یقیناً تُو ہی کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

ع ۱۵ ۸ ۱۵

وَمَنۡ يَّرۡغَبُ عَنۡ مِّلَّةِ اِبۡرٰهٖمَ اِلَّا مَنۡ سَفِهَ نَفۡسَهٗ ‌ؕ وَلَقَدِ اصۡطَفَيۡنٰهُ فِى الدُّنۡيَا ۚ

۱۳۱۔ اور کون ابراہیم کی ملّت سے اِعراض کرتا ہے سوائے اس کے جس نے اپنے نفس کو بے وقوف بنا دیا۔ اور یقیناً ہم نے اُس (یعنی ابراہیم) کو دنیا میں بھی چُن لیا

وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٣١﴾
اور یقیناً آخرت میں بھی وہ صالحین میں سے ہوگا۔

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٣٢﴾
۱۳۲۔ (یاد کرو) جب اللہ نے اُس سے کہا کہ فرمانبردار بن جا۔ تو (بے ساختہ) اس نے کہا میں تو تمام جہانوں کے ربّ کے لئے فرمانبردار ہو چکا ہوں۔

وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ؕ ﴿١٣٣﴾
۱۳۳۔ اور اسی بات کی تاکیدی نصیحت ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو کی اور یعقوب نے بھی (کہ) اے میرے پیارے بچو! یقیناً اللہ نے تمہارے لئے اس دین کو چُن لیا ہے۔ پس ہرگز مرنا نہیں مگر اس حالت میں کہ تم فرمانبردار ہو۔

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚۖ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿١٣٤﴾
۱۳۴۔ کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوب پر موت آئی۔ جب اس نے اپنے بچوں سے پوچھا کہ وہ کیا ہے جس کی تم میرے بعد عبادت کرو گے۔ انہوں نے کہا ہم عبادت کرتے رہیں گے تیرے معبود کی اور تیرے اجداد ابراہیم اور اسماعیل اور اسحٰق کے معبود کی جو ایک ہی معبود ہے اور اُسی کے ہم فرمانبردار رہیں گے۔

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٣٥﴾
۱۳۵۔ یہ ایک امّت تھی جو گزر چکی۔ اس کے لئے تھا جو اس نے کمایا اور تمہارے لئے ہے جو تم کماتے ہو اور تم اس کے متعلق نہیں پوچھے جاؤ گے جو وہ کیا کرتے تھے۔

وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٣٦﴾
۱۳۶۔ اور وہ کہتے ہیں کہ یہودی یا نصرانی ہو جاؤ تو ہدایت پا جاؤ گے۔ تُو کہہ دے (نہیں) بلکہ ابراہیمِ حنیف کی امّت ہو جاؤ (یہی ہدایت کا موجب ہے) اور وہ ہرگز شرک کرنے والوں میں سے نہیں تھا۔

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ
۱۳۷۔ تم کہہ دو ہم اللہ پر ایمان لے آئے اور اس پر

اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِىَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِىَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۷﴾

جو ہماری طرف اُتارا گیا اور جو ابراہیم اور اسماعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور (اس کی) اولاد کی طرف اُتارا گیا۔ اور جو موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا گیا اور اس پر بھی جو سب نبیوں کو ان کے ربّ کی طرف سے عطا کیا گیا۔ ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اُسی کے فرمانبردار ہیں۔

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِىْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۳۸﴾

۱۳۸۔ پس اگر وہ اسی طرح ایمان لے آئیں جیسے تم اس پر ایمان لائے ہو تو یقیناً وہ بھی ہدایت پا گئے اور اگر وہ (اس سے) منہ پھیر لیں تو وہ (عادتاً) ہمیشہ اختلاف ہی میں رہتے ہیں۔ پس اللہ تجھے اُن سے (نمٹنے کیلئے) کافی ہوگا۔ اور وہی بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ﴿۱۳۹﴾

۱۳۹۔ اللہ کا رنگ پکڑو۔ اور رنگ میں اللہ سے بہتر اور کون ہوسکتا ہے اور ہم اسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔

قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِى اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ﴿۱۴۰﴾

۱۴۰۔ تُو کہہ دے کہ کیا تم اللہ کے بارے میں ہم سے جھگڑا کرتے ہو جبکہ وہ ہمارا بھی ربّ ہے اور تمہارا بھی ربّ ہے۔ اور ہمارے اعمال ہمارے لئے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں۔ اور ہم تو اسی کے لئے مخلص ہوگئے ہیں۔

اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۱﴾

۱۴۱۔ کیا تم کہتے ہو کہ ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور (اس کی) اولاد یہودی تھے یا عیسائی تھے۔ تُو کہہ دے کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ۔ اور اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اس گواہی کو چھپائے جو اللہ کی طرف سے اس کے پاس (امانت) ہے۔ اور اللہ اس سے غافل نہیں ہے جو تم کرتے ہو۔

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۲﴾ ع ۱۶/۱۲/۱۶

۱۴۲۔ یہ (بھی) ایک اُمّت تھی جو گزر چکی۔ اس کے لئے تھا جو اس نے کمایا اور تمہارے لئے ہے جو تم نے کمایا۔ اور تم نہیں پوچھے جاؤ گے اُس بارہ میں جو وہ کرتے رہے۔

سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِىْ كَانُوْا عَلَيْهَا ۭ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۭ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۴۳﴾

۱۴۳۔ لوگوں میں سے بے وقوف ضرور کہیں گے کہ کس چیز نے اُن کو اپنے اس قبلہ سے پھیر دیا ہے جس پر وہ (پہلے) قائم تھے۔ تُو کہہ دے مشرق اور مغرب اللہ ہی کے ہیں۔ وہ جسے چاہتا ہے صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت دیتا ہے۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۭ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِىْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ۭ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۴﴾

۱۴۴۔ اور اسی طرح ہم نے تمہیں وسطی اُمّت بنا دیا[۱] تا کہ تم لوگوں پر نگران ہو جاؤ اور رسول تم پر نگران ہو جائے۔ اور جس قبلہ پر تُو (پہلے) تھا وہ ہم نے محض اس لئے مقرر کیا تھا تا کہ ہم اُسے جان لیں جو رسول کی اطاعت کرتا ہے بالمقابل اس کے جو اپنی ایڑیوں کے بَل پھر جاتا ہے۔ اور اگر چہ یہ بات بہت بھاری تھی مگر ان پر (نہیں) جن کو اللہ نے ہدایت دی۔ اور اللہ ایسا نہیں کہ تمہارے ایمانوں کو ضائع کر دے۔ یقیناً اللہ لوگوں پر بہت مہربان (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۠ فَوَلِّ وَجْهَكَ

۱۴۵۔ یقیناً ہم دیکھ چکے تھے تیرے چہرے کا آسمان کی طرف متوجہ ہونا۔ پس ضرور تھا کہ ہم تجھے اس قبلہ کی طرف پھیر دیں جس پر تُو راضی تھا۔ پس اپنا مُنہ

---

[۱] خَيْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُهَا. (الحدیث)

شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۵﴾

مسجدِ حرام کی طرف پھیر لے۔ اور جہاں کہیں بھی تم ہو اسی کی طرف اپنے مُنہ پھیرلو۔ اور بے شک وہ لوگ جو کتاب دیئے گئے وہ ضرور جانتے ہیں کہ یہ اُن کے ربّ کی طرف سے حق ہے۔ اور اللہ اس سے جو وہ کرتے ہیں غافل نہیں ہے۔

وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ؘ

۱۴۶۔ اور اگر تُو ان لوگوں کے پاس جنہیں کتاب دی گئی تھی ہر ایک نشان بھی لے آتا تب بھی وہ تیرے قبلہ کی پیروی نہ کرتے۔ اور نہ ہی تُو ان کے قبلہ کی پیروی کرنے والا ہے۔ اور اُن میں سے بعض، بعض دوسروں کے قبلے کی بھی پیروی نہیں کرتے۔ اور اگر تُو اس کے بعد بھی کہ علم تیرے پاس آ چکا ہے ان کی خواہشات کی پیروی کرے گا تو ضرور ظالموں میں سے ہو جائے گا۔

وقف لازم

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ؕ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴۷﴾

۱۴۷۔ وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ اسے (یعنی رسول کو اس میں الٰہی آثار دیکھ کر) اسی طرح پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔ اور یقیناً ان میں ایک ایسا گروہ بھی ہے جو حق کو چھپاتے ہیں حالانکہ وہ جانتے ہیں۔

وقف منزل

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ؑ

۱۴۸۔ (یہ یقیناً) حق ہے تیرے ربّ کی طرف سے۔ پس تُو ہرگز شبہ کرنے والوں میں سے نہ ہو۔

ع ۱۷

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۴۹﴾

۱۴۹۔ اور ہر ایک کے لئے ایک مطمحِ نظر ہے جس کی طرف وہ مُنہ پھیرتا ہے۔ پس نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ۔ تم جہاں کہیں بھی ہو گے اللہ تمہیں اکٹھا کر کے لے آئے گا۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

وَمِنۡ حَيۡثُ خَرَجۡتَ فَوَلِّ وَجۡهَكَ شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ ؕ وَاِنَّهٗ لَلۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّكَ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۵۰﴾

۱۵۰۔ اور جہاں کہیں سے بھی تُو نکلے اپنی توجہ مسجدِ حرام ہی کی طرف پھیر۔ اور یقیناً وہ تیرے ربّ کی طرف سے حق ہے۔ اور اللہ اُس سے غافل نہیں جو تم کرتے ہو۔

وَمِنۡ حَيۡثُ خَرَجۡتَ فَوَلِّ وَجۡهَكَ شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ ؕ وَحَيۡثُ مَا كُنۡتُمۡ فَوَلُّوۡا وُجُوۡهَكُمۡ شَطۡرَهٗ ۙ لِئَلَّا يَكُوۡنَ لِلنَّاسِ عَلَيۡكُمۡ حُجَّةٌ ۙ اِلَّا الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡهُمۡ ۚ فَلَا تَخۡشَوۡهُمۡ وَاخۡشَوۡنِىۡ ۚ وَلِاُتِمَّ نِعۡمَتِىۡ عَلَيۡكُمۡ وَلَعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُوۡنَ ﴿۱۵۱﴾ۙۛ

۱۵۱۔اور جہاں کہیں سے بھی تُو نکلے اپنی توجہ مسجدِ حرام ہی کی طرف پھیر۔ اور جہاں کہیں بھی تم ہو اسی کی جانب اپنی توجہ پھیرو تاکہ لوگوں کے لئے تمہارے خلاف کوئی حجت نہ بنے۔ سوائے اُن کے جنہوں نے اُن میں سے ظلم کئے۔ پس ان سے نہ ڈرو بلکہ مجھ سے ڈرو۔ اور تاکہ میں اپنی نعمت کو تم پر پورا کروں اور تاکہ تم ہدایت پا جاؤ۔

كَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا فِيۡكُمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡكُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡكُمۡ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيۡكُمۡ وَيُعَلِّمُكُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَيُعَلِّمُكُمۡ مَّا لَمۡ تَكُوۡنُوۡا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۵۲﴾ؕۛ

معانقة ۳ عند المتاخرین

۱۵۲۔جیسا کہ ہم نے تمہارے اندر تم ہی میں سے رسول بھیجا ہے جو تم پر ہماری آیات پڑھ کر سناتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب اور (اس کی) حکمت سکھاتا ہے اور تمہیں ان باتوں کی تعلیم دیتا ہے جن کا تمہیں پہلے کچھ علم نہ تھا۔

فَاذۡكُرُوۡنِىۡۤ اَذۡكُرۡكُمۡ وَاشۡكُرُوۡا لِىۡ وَلَا تَكۡفُرُوۡنِ ﴿۱۵۳﴾ع

ع ۱۸ ۲

۱۵۳۔پس میرا ذکر کیا کرو میں بھی تمہیں یاد رکھوں گا۔اور میرا شکر کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَعِيۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيۡنَ ﴿۱۵۴﴾

۱۵۴۔اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو (اللہ سے) صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ مدد مانگو۔ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۵﴾

۱۵۵۔ اور جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں ان کو مُردے نہ کہو بلکہ (وہ تو) زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۶﴾ۙ

۱۵۶۔ اور ہم ضرور تمہیں کچھ خوف اور کچھ بھوک اور کچھ اموال اور جانوں اور پھلوں کے نقصان کے ذریعہ آزمائیں گے۔ اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دیدے۔

الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ؕ

۱۵۷۔ اُن لوگوں کو جن پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ کہتے ہیں ہم یقیناً اللہ ہی کے ہیں اور ہم یقیناً اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۫ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾

۱۵۸۔ یہی لوگ ہیں جن پر ان کے ربّ کی طرف سے برکتیں ہیں اور رحمت ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت پانے والے ہیں۔

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۵۹﴾

۱۵۹۔ یقیناً صفا اور مَروہ شعائراللہ میں سے ہیں۔ پس جو کوئی بھی اِس بیت کا حج کرے یا عمرہ ادا کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کا بھی طواف کرے۔ اور جو نفلی طور پر نیکی کرنا چاہے تو یقیناً اللہ شکر کا حق ادا کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ۙ

۱۶۰۔ یقیناً وہ لوگ جو اُسے چھپاتے ہیں جو ہم نے واضح نشانات اور کامل ہدایت میں سے نازل کیا، اس کے بعد بھی کہ ہم نے کتاب میں اس کو لوگوں کے لئے خوب کھول کر بیان کر دیا تھا۔ یہی ہیں وہ جن پر اللہ لعنت کرتا ہے اور اُن پر سب لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں۔

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶۱﴾

۱۶۱۔ سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے توبہ کی اور اصلاح کی اور (اللہ کے نشانات کو) کھول کھول کر بیان کیا۔ پس یہی وہ لوگ ہیں جن پر میں توبہ قبول کرتے ہوئے جھکوں گا۔ اور میں بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہوں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۶۲﴾

۱۶۲۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور کفر ہی کی حالت میں مر گئے یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۱۶۳﴾

۱۶۳۔ اس (لعنت) میں وہ ایک لمبے عرصہ تک رہنے والے ہوں گے۔ ان پر سے عذاب کو ہلکا نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی وہ مہلت دیئے جائیں گے۔

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶۴﴾ ع ۱۹/۱۱/۳

۱۶۴۔ اور تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ کوئی معبود نہیں مگر وہی رحمان (اور) رحیم۔

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۖ وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۵﴾

۱۶۵۔ یقیناً آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے ادلنے بدلنے میں اور ان کشتیوں میں جو سمندر میں اُس (سامان) کے ساتھ چلتی ہیں جو لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے اور اس پانی میں جو اللہ نے آسمان سے اُتارا پھر اس کے ذریعہ سے زمین کو اس کے مُردہ ہونے کے بعد زندہ کر دیا اور اُس میں ہر قسم کے چلنے پھرنے والے جاندار پھیلائے اور اسی طرح ہواؤں کے رخ بدل بدل کر چلانے میں اور بادلوں میں جو آسمان اور زمین کے درمیان مسخّر ہیں، عقل کرنے والی قوم کے لئے نشانات ہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْۤا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ۝۱۶۶

۱۶۶۔ اور لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جو اللہ کے مقابل پر شریک بنا لیتے ہیں۔ وہ اُن سے اللہ سے محبت کرنے کی طرح محبت کرتے ہیں۔ جبکہ وہ لوگ جو ایمان لائے اللہ کی محبت میں (ہر محبت سے) زیادہ شدید ہیں۔ اور کاش! وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا سمجھ سکیں جب وہ عذاب دیکھیں گے کہ تمام تر قوّت (ہمیشہ سے) اللہ ہی کی ہے اور یہ کہ اللہ عذاب میں بہت سخت ہے۔

اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ۝۱۶۷

۱۶۷۔ جب وہ لوگ جن کی پیروی کی گئی ان لوگوں سے بیزاری کا اظہار کریں گے جنہوں نے (اُن کی) پیروی کی اور وہ عذاب کو دیکھیں گے جبکہ اُن سے (نجات کے) سب ذرائع کٹ چکے ہوں گے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ۝۱۶۸ ع

۱۶۸۔ اور وہ لوگ جنہوں نے پیروی کی کہیں گے کاش! ہمیں ایک اور موقع ملتا تو ہم ان سے اسی طرح بیزاری کا اظہار کرتے جس طرح انہوں نے ہم سے بیزاری کا اظہار کیا ہے۔ اسی طرح اللہ انہیں ان کے اعمال ان پر حسرتیں بنا کر دکھائے گا اور وہ (اس) آگ سے نکل نہیں سکیں گے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِى الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝۱۶۹

۱۶۹۔ اے لوگو! اُس میں سے حلال اور طیّب کھاؤ جو زمین میں ہے اور شیطان کے قدموں کے پیچھے نہ چلو۔ یقیناً وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔

اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۱۷۰

۱۷۰۔ یقیناً وہ تمہیں محض بُرائی اور بے حیائی کی باتوں کا حکم دیتا ہے اور یہ کہ تم اللہ کے خلاف ایسی باتیں کہو جن کا تمہیں کوئی علم نہیں۔

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَیْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ شَیْئًا وَّلَا یَهْتَدُوْنَ ﴿۱۷۱﴾

۱۷۱۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کرو جو اللہ نے اتارا ہے تو وہ کہتے ہیں بلکہ ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے آباء واجداد کو پایا۔ کیا ایسی صورت میں بھی (وہ ان کی پیروی کریں گے) جبکہ ان کے باپ دادا کوئی عقل نہیں رکھتے تھے اور ہدایت یافتہ نہیں تھے۔

وَمَثَلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِیْ یَنْعِقُ بِمَا لَا یَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ؕ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷۲﴾

۱۷۲۔ اور اُن لوگوں کی مثال جنہوں نے کفر کیا اس شخص کی طرح ہے جو چیخ چیخ کر اُسے پکارتا ہے جو سنتا نہیں۔ (یہ کچھ بھی نہیں) مگر (محض) ایک پکار اور بلانے کے طور پر ہے۔ (ایسے لوگ) بہرے ہیں، گونگے ہیں، اندھے ہیں پس وہ کوئی عقل نہیں رکھتے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۷۳﴾

۱۷۳۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِیْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۷۴﴾

۱۷۴۔ اس نے تم پر صرف مُردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور وہ حرام کیا ہے جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔ البتہ اس پر کوئی گناہ نہیں جو (بھوک سے) سخت مجبور کر دیا گیا ہو، نہ حرص رکھنے والا ہو اور نہ حد سے تجاوز کرنے والا۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَیَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا ۙ اُولٰٓئِكَ مَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزَكِّیْهِمْ ۚۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۷۵﴾

۱۷۵۔ یقیناً وہ لوگ جو اُسے چُھپاتے ہیں جو کتاب میں سے اللہ نے نازل کیا ہے اور اس کے بدلے معمولی قیمت لے لیتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جو آگ کے سوا اپنے پیٹوں میں کچھ نہیں جھونکتے۔ اور اللہ ان سے قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا اور نہ ہی ان کو پاک کرے گا اور ان کیلئے دردناک عذاب (مقدر) ہے۔

أُولَٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿۱۷۶﴾

۱۷۶۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لی اور مغفرت کے بدلے عذاب۔ پس آگ پر یہ کیا ہی صبر کرنے والے ہوں گے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ۗ وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِي الْكِتٰبِ لَفِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۱۷۷﴾ ع ۲۱/۵

۱۷۷۔ یہ اس لئے ہوگا کہ اللہ نے کتاب کو حق کے ساتھ اتارا ہے۔ اور یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کتاب کے بارے میں اختلاف کیا ہے وہ بہت دُور کی مخالفت میں (مبتلا) ہیں۔

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۸﴾

۱۷۸۔ نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے چہروں کو مشرق یا مغرب کی طرف پھیرو۔ بلکہ نیکی اسی کی ہے (۱) جو اللہ پر ایمان لائے اور یوم آخرت پر اور فرشتوں پر اور کتاب پر اور نبیوں پر اور مال دے اس کی محبت رکھتے ہوئے اقرباء کو اور یتیموں کو اور مسکینوں کو اور مسافروں کو اور سوال کرنے والوں کو نیز گردنوں کو آزاد کرانے کی خاطر۔ اور جو نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور وہ جو اپنے عہد کو پورا کرتے ہیں جب وہ عہد باندھتے ہیں اور تکلیفوں اور دکھوں کے دوران صبر کرنے والے ہیں اور جنگ کے دوران بھی۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے صدق اختیار کیا اور یہی ہیں جو متقی ہیں۔

(۱) اَلْبِرّ کے اس معنی کیلئے دیکھئے: اِمْلاءُ مَا مَنَّ بِهِ الرَّحْمٰن۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ؕ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۹﴾

۱۷۹۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر مقتولوں کے بارہ میں قصاص فرض کر دیا گیا ہے۔ آزاد کا بدلہ آزاد کے برابر، غلام کا بدلہ غلام کے برابر اور عورت کا بدلہ عورت کے برابر (لیا جائے)۔ اور وہ جسے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معاف کر دیا جائے تو پھر معروف طریق کی پیروی اور احسان کے ساتھ اس کو ادائیگی ہونی چاہئے۔ یہ تمہارے ربّ کی طرف سے رعایت اور رحمت ہے۔ پس جو بھی اس کے بعد زیادتی کرے تو اس کیلئے دردناک عذاب (مقدر) ہے۔

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۰﴾

۱۸۰۔ اور تمہارے لئے قِصاص (کے نظام) میں زندگی ہے اے عقل والو! تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۖۚ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ؕ﴿۱۸۱﴾

۱۸۱۔ تم پر فرض کر دیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو موت آئے اگر وہ کوئی مال (ورثہ) چھوڑ رہا ہو تو وہ اپنے والدین کے حق میں اور رشتہ داروں کے حق میں دستور کے مطابق وصیت کرے۔ متقیوں پر یہ لازم ہے۔

فَمَنْۢ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَاۤ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ؕ﴿۱۸۲﴾

۱۸۲۔ پس جو اُسے اُس کے سُن لینے کے بعد تبدیل کرے تو اس کا گناہ ان ہی پر ہوگا جو اسے تبدیل کرتے ہیں۔ یقیناً اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؑ﴿۱۸۳﴾

۱۸۳۔ پس جو کسی موصی سے (اس کے) ناجائز جھکاؤ یا گناہ کے ارتکاب کا خدشہ رکھتا ہو پھر وہ اُن (وارثوں) کے درمیان اصلاح کر دے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

ع ۲۲ ۶

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۴﴾

۱۸۴۔اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۵﴾

۱۸۵۔گنتی کے چند دن ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اتنی مدت کے روزے دوسرے ایام میں پورے کرے۔ اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں ان پر فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ پس جو کوئی بھی نفلی نیکی کرے تو یہ اس کے لئے بہت اچھا ہے۔ اور تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ (۱)

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْۤ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ؕ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۫ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۸۶﴾

۱۸۶۔رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اُتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اِس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم (سہولت سے) گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اُس نے تمہیں عطا کی اور تاکہ تم شکر کرو۔

---

(۱) اس آیت میں یُطِیْقُوْنَهٗ کے دو معانی ہیں: ایک وہ جو طاقت رکھتے ہیں اور ایک وہ جو طاقت نہیں رکھتے کیونکہ اس لفظ میں سلبی اور ایجابی دونوں معانی پائے جاتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو وقتی مجبوری یا بیماری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکیں مگر ویسے روزہ کی طاقت رکھتے ہیں انکو فدیہ دینا چاہئے البتہ انہیں چھٹے ہوئے روزے بعد میں رکھنے ہوں گے۔ دوسرے وہ جو طاقت ہی نہیں رکھتے ان کیلئے فدیہ کافی ہوگا اور بعد میں روزے نہیں رکھنے ہوں گے۔

وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ﴿۱۸۷﴾

۱۸۷۔ اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبّیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔

اُحِلَّ لَكُمْ لَیْلَةَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآىِٕكُمْ ؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ اَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَیْكُمْ وَ عَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَ ابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۪ وَ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَكُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۪ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ ۚ وَ لَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَ اَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِی الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ اٰیٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۸﴾

۱۸۸۔ تمہارے لئے (ماہِ) صیام کی راتوں میں اپنی بیویوں سے تعلقات جائز قرار دیئے گئے ہیں۔ وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو۔ اللہ جانتا ہے کہ تم اپنے نفسوں کا حق مارتے رہے ہو۔ پس وہ تم پر رحمت کے ساتھ جھکا اور تم سے درگذر کی۔ لہٰذا اب ان کے ساتھ (بے شک) اِزدواجی تعلقات قائم کرو اور اس کی طلب کرو جو اللہ نے تمہارے حق میں لکھ دیا ہے۔ اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ فجر (کے ظہور) کی وجہ سے (صبح کی) سفید دھاری (رات کی) سیاہ دھاری سے تمہارے لئے ممتاز ہو جائے۔ پھر روزے کو رات تک پورا کرو۔ اور ان سے ازدواجی تعلقات قائم نہ کرو جبکہ تم مساجد میں اعتکاف بیٹھے ہوئے ہو۔ یہ اللہ کی حدود ہیں پس ان کے قریب بھی نہ جاؤ۔ اسی طرح اللہ اپنی آیات لوگوں کے لئے کھول کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ وہ تقویٰ اختیار کریں۔ ①

① كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ سے مراد یہ ہے کہ صحابہؓ عموماً رمضان کی راتوں میں ازدواجی تعلقات سے بھی پرہیز کیا کرتے تھے۔ اس آیت میں ان تعلقات کی اجازت دی گئی ہے۔ دوسری آیت میں صرف اعتکاف کے دوران ازدواجی تعلقات کی مناہی آتی ہے۔
مزید برآں یہاں سفید دھاگے اور کالے دھاگے کا ذکر ہے۔ اس سے مراد یہ نہیں کہ اندھیرے میں جا کر سفید اور کالے دھاگے کا فرق معلوم کرو بلکہ مراد یہ ہے کہ صبح صادق کی جو روشنی پھیلتی ہے جب اس کی پہلی شعاع نظر آنا شروع ہو جائے تو اس وقت سحری کا اختتام ہو جائے گا۔

وَلَا تَأْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۹﴾ ع ۲۳/۷

۱۸۹۔ اور اپنے ہی اموال اپنے درمیان جھوٹ فریب کے ذریعہ نہ کھایا کرو۔ اور نہ تم انہیں حُکّام کے سامنے (اس غرض سے) پیش کرو کہ تم گناہ کے ذریعہ لوگوں کے (یعنی قومی) اموال میں سے کچھ کھا سکو حالانکہ تم (اچھی طرح) جانتے ہو۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ؕ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ؕ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۹۰﴾

۱۹۰۔ وہ تجھ سے پہلی تین رات کے چاندوں کے متعلق پوچھتے ہیں۔ تُو کہہ دے کہ یہ لوگوں کے لئے اوقات کی تعیین کا ذریعہ ہیں اور حج (کی تعیین) کا بھی۔ اور نیکی یہ نہیں کہ تم گھروں میں ان کے پچھواڑوں سے داخل ہوا کرو بلکہ نیکی اسی کی ہے جو تقویٰ اختیار کرے۔ اور گھروں میں ان کے دروازوں سے داخل ہوا کرو۔ اور اللہ سے ڈرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۹۱﴾

۱۹۱۔ اور اللہ کی راہ میں ان سے قتال کرو جو تم سے قتال کرتے ہیں اور زیادتی نہ کرو۔ یقیناً اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ؕ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹۲﴾

۱۹۲۔ اور (دورانِ قتال) انہیں قتل کرو جہاں کہیں بھی تم انہیں پاؤ اور انہیں وہاں سے نکال دو جہاں سے تمہیں انہوں نے نکالا تھا۔ اور فتنہ قتل سے زیادہ سنگین ہوتا ہے۔ اور ان سے مسجدِ حرام کے پاس قتال نہ کرو یہاں تک کہ وہ تم سے وہاں قتال کریں۔ پس اگر وہ تم سے قتال کریں تو پھر تم اُن کو قتل کرو۔ کافروں کی ایسی ہی جزا ہوتی ہے۔

فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۳﴾

۱۹۳۔ پس اگر وہ باز آ جائیں تو یقیناً اللہ بہت مغفرت کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۴﴾

۱۹۴۔ اور ان سے قتال کرتے رہو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین (اختیار کرنا) اللہ کی خاطر ہو جائے۔ پس اگر وہ باز آ جائیں تو (زیادتی کرنے والے) ظالموں کے سوا کسی پر زیادتی نہیں کرنی۔ ①

اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹۵﴾

۱۹۵۔ عزّت والا مہینہ عزّت والے مہینے کا بدل ہے اور تمام حرمت والی چیزوں (کی ہتک) کا بدلہ لیا جائے گا۔ پس جو تم پر زیادتی کرے تو تم بھی اس پر ویسی ہی زیادتی کرو جیسی اس نے تم پر کی ہو۔ اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ یقیناً متقیوں کے ساتھ ہے۔ ②

وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۚۛ وَاَحْسِنُوْا ۚۛ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۹۶﴾

۱۹۶۔ اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں (اپنے تئیں) ہلاکت میں نہ ڈالو۔ اور احسان کرو یقیناً اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ

۱۹۷۔ اور اللہ کے لئے حج اور عمرہ کو پورا کرو۔ پس اگر تم روک دیئے جاؤ تو جو بھی قربانی میسر آئے (کردو) اور اپنے سروں کو نہ منڈاؤ یہاں تک کہ قربانی اپنی (ذبح ہونے کی) مقررہ جگہ پر پہنچ جائے۔ پس اگر تم

---

① وَقَاتِلُوْهُمْ میں ان لوگوں سے لڑنے کا حکم ہے جو لوگوں کو ارتداد پر مجبور کرتے ہیں۔ پس جو تلوار کے زور سے ارتداد پر مجبور کریں ان سے دفاعی جنگ جائز ہے یہاں تک کہ وہ باز آجائیں۔

② وہ مہینے جن میں لڑائی یا قتال حرام قرار دیا گیا ہے ان کے دوران بھی قتال اس وقت جائز ہوگا جب کوئی مخالف یا غیر مسلم ان کا احترام نہ کرے۔ مسلمانوں کے لئے یہ ہرگز ضروری نہیں کہ وہ اپنے دفاع کے بغیر بیٹھے رہیں۔

الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖۤ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَاۤ اَمِنْتُمْ ۛ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِى الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ؕ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۹۷﴾ ع ۲۴ ۸

میں سے کوئی بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو تو کچھ روزوں کی صورت میں یا صدقہ دے کر یا قربانی پیش کر کے فدیہ دینا ہوگا۔ پس جب تم امن میں آ جاؤ تو جو بھی عمرہ کو حج سے ملا کر فائدہ اٹھانے کا ارادہ کرے تو (چاہئے کہ) جو بھی اسے قربانی میں سے میسر آئے (کر دے)۔ اور جو (توفیق) نہ پائے تو اسے حج کے دوران تین دن کے روزے رکھنے ہوں گے اور سات جب تم واپس چلے جاؤ۔ یہ دس (دن) مکمل ہوئے۔ یہ (اوامر) اُس کے لئے ہیں جس کے اہلِ خانہ مسجد حرام کے پاس رہائش پذیر نہ ہوں۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور جان لو کہ اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِى الْحَجِّ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕؔ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۫ وَاتَّقُوْنِ يٰۤاُولِى الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۸﴾

۱۹۸۔ حج چند معلوم مہینوں میں ہوتا ہے۔ پس جس نے ان (مہینوں) میں حج کا عزم کر لیا تو حج کے دوران کسی قسم کی شہوانی بات اور بدکرداری اور جھگڑا (جائز) نہیں ہوگا۔ اور جو نیکی بھی تم کرو اللہ اسے جان لے گا۔ اور زادِ سفر جمع کرتے رہو۔ پس یقیناً سب سے اچھا زادِ سفر تقویٰ ہی ہے۔ اور مجھ ہی سے ڈرو اے عقل والو۔

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ فَاِذَاۤ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪

۱۹۹۔ تم پر کوئی گناہ تو نہیں کہ تم اپنے ربّ سے فضل چاہو۔ پس جب تم عرفات سے لوٹو تو مَشعرِ حرام کے پاس اللہ کا ذکر کرو۔

وَاذۡكُرُوۡهُ كَمَا هَدٰٮكُمۡ‌ ۚ وَاِنۡ كُنۡتُمۡ مِّنۡ قَبۡلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيۡنَ ۝۱۹۹

اور اس کو اسی طرح یاد کرو جس طرح اس نے تمہیں ہدایت کی ہے۔ اور اس سے پہلے تم یقیناً گمراہوں میں سے تھے۔

ثُمَّ اَفِيۡضُوۡا مِنۡ حَيۡثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسۡتَغۡفِرُوا اللّٰهَ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۝۲۰۰

۲۰۰۔ پھر تم (بھی) وہاں سے لوٹو جہاں سے لوگ لَوٹتے ہیں۔ اور اللہ سے بخشش مانگو۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

فَاِذَا قَضَيۡتُمۡ مَّنَاسِكَكُمۡ فَاذۡكُرُوا اللّٰهَ كَذِكۡرِكُمۡ اٰبَآءَكُمۡ اَوۡ اَشَدَّ ذِكۡرًا‌ ؕ فَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّقُوۡلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنۡيَا وَمَا لَهٗ فِى الۡاٰخِرَةِ مِنۡ خَلَاقٍ ۝۲۰۱

۲۰۱۔ پس جب تم اپنے (حج کے) ارکان ادا کر چکو تو اللہ کا ذکر کرو جس طرح تم اپنے آباء کا ذکر کرتے ہو، بلکہ اس سے بھی بہت زیادہ ذکر۔ پس لوگوں میں سے ایسا بھی ہے جو کہتا ہے اے ہمارے ربّ! ہمیں (جو دینا ہے) دنیا ہی میں دیدے۔ اور اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّقُوۡلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنۡيَا حَسَنَةً وَّفِى الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝۲۰۲

۲۰۲۔ اور اُنہی میں سے وہ بھی ہے جو کہتا ہے اے ہمارے ربّ! ہمیں دنیا میں بھی حَسَنہ عطا کر اور آخرت میں بھی حَسَنہ عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

النصف

اُولٰٓـئِكَ لَهُمۡ نَصِيۡبٌ مِّمَّا كَسَبُوۡا‌ ؕ وَاللّٰهُ سَرِيۡعُ الۡحِسَابِ ۝۲۰۳

۲۰۳۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے ایک بڑا اجر ہوگا اُس میں سے جو انہوں نے کمایا۔ اور اللہ حساب (لینے) میں بہت تیز ہے۔

وَاذۡكُرُوا اللّٰهَ فِىۡٓ اَيَّامٍ مَّعۡدُوۡدٰتٍ‌ؕ فَمَنۡ تَعَجَّلَ فِىۡ يَوۡمَيۡنِ فَلَآ اِثۡمَ عَلَيۡهِ‌ۚ وَمَنۡ تَاَخَّرَ فَلَاۤ اِثۡمَ عَلَيۡهِ‌ۙ لِمَنِ اتَّقٰى‌ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعۡلَمُوۡٓا اَنَّكُمۡ اِلَيۡهِ تُحۡشَرُوۡنَ ۝۲۰۴

۲۰۴۔ اور اللہ کو (بہت) یاد کرو اِن گنتی کے چند دنوں میں۔ پس جو بھی دو دنوں میں جلد فارغ ہو جائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو پیچھے رہ جائے تو اس پر (بھی) کوئی گناہ نہیں (یعنی) اس کے لئے جو تقویٰ اختیار کرے۔ اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ تم اسی کی طرف جمع کئے جاؤ گے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿۲۰۵﴾

۲۰۵۔ اور لوگوں میں سے ایسا بھی ہے جس کی دنیوی زندگی کے متعلق بات تجھے پسند آتی ہے جبکہ وہ اس پر اللہ کو گواہ ٹھہراتا ہے جو اس کے دل میں ہے، حالانکہ وہ سخت جھگڑالو ہوتا ہے۔

وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ﴿۲۰۶﴾

۲۰۶۔ اور جب وہ صاحبِ اختیار ہو جائے تو زمین میں دوڑا پھرتا ہے تاکہ اس میں فساد کرے اور فصل اور نسل کو ہلاک کرے جبکہ اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۲۰۷﴾

۲۰۷۔ اور جب اسے کہا جاتا ہے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کر تو اُسے عزت (کی اَنا) گناہ پر قائم رکھتی ہے۔ پس جہنّم کافی ہے اُس کے لئے اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰۸﴾

۲۰۸۔ اور لوگوں میں سے ایسا بھی ہے جو اپنی جان اللہ کی رضا کے حصول کے لئے بیچ ڈالتا ہے۔ اور اللہ بندوں کے حق میں بہت مہربانی کرنے والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ۖ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۰۹﴾

۲۰۹۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم سب کے سب اطاعت (کے دائرہ) میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کے پیچھے نہ چلو۔ یقیناً وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔

فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۱۰﴾

۲۱۰۔ پس اگر تم اس کے بعد بھی پھسل جاؤ کہ تمہارے پاس کھلے کھلے نشان آ چکے ہیں تو جان لو کہ اللہ کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۲۱۱﴾ ع ۲۵/۱۴/۹

۲۱۱۔ کیا وہ محض یہ انتظار کر رہے ہیں کہ اللہ بادلوں کے سایوں میں اُن کے پاس آئے اور فرشتے بھی اور معاملہ نپٹا دیا جائے۔ اور اللہ ہی کی طرف تمام امور لوٹائے جاتے ہیں۔

سَلۡ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ کَمۡ اٰتَیۡنٰهُمۡ مِّنۡ اٰیَۃٍۭ بَیِّنَۃٍ ؕ وَمَنۡ یُّبَدِّلۡ نِعۡمَۃَ اللّٰهِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ ﴿۲۱۲﴾

۲۱۲۔ بنی اسرائیل سے پوچھ لے کہ ہم نے ان کو کتنے ہی کھلے کھلے نشان دیئے تھے۔ اور جو بھی اللہ کی نعمت کو تبدیل کردے بعد اس کے کہ وہ اس کے پاس آچکی ہو تو یقیناً اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔

زُیِّنَ لِلَّذِیۡنَ کَفَرُوا الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَا وَیَسۡخَرُوۡنَ مِنَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ۘ وَالَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا فَوۡقَهُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ؕ وَاللّٰهُ یَرۡزُقُ مَنۡ یَّشَآءُ بِغَیۡرِ حِسَابٍ ﴿۲۱۳﴾

۲۱۳۔ جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لئے دنیا کی زندگی خوبصورت کر کے دکھائی گئی ہے۔ اور یہ اُن لوگوں سے تمسخر کرتے ہیں جو ایمان لائے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا وہ قیامت کے دن ان سے بالا ہوں گے۔ اور اللہ جسے چاہے بغیر حساب کے رزق عطا کرتا ہے۔

کَانَ النَّاسُ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً ۟ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِیّٖنَ مُبَشِّرِیۡنَ وَمُنۡذِرِیۡنَ ۪ وَاَنۡزَلَ مَعَهُمُ الۡکِتٰبَ بِالۡحَقِّ لِیَحۡکُمَ بَیۡنَ النَّاسِ فِیۡمَا اخۡتَلَفُوۡا فِیۡهِ ؕ وَمَا اخۡتَلَفَ فِیۡهِ اِلَّا الَّذِیۡنَ اُوۡتُوۡهُ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡهُمُ الۡبَیِّنٰتُ بَغۡیًۢا بَیۡنَهُمۡ ۚ فَهَدَی اللّٰهُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لِمَا اخۡتَلَفُوۡا فِیۡهِ مِنَ الۡحَقِّ بِاِذۡنِهٖ ؕ وَاللّٰهُ یَهۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿۲۱۴﴾

۲۱۴۔ تمام انسان ایک ہی امت تھے۔ پس اللہ نے نبی مبعوث کئے اس حال میں کہ وہ بشارت دینے والے تھے اور انذار کرنے والے تھے۔ اور ان کے ساتھ حق پر مبنی کتاب بھی نازل کی تاکہ وہ لوگوں کے درمیان ان امور میں فیصلہ کرے جن میں انہوں نے اختلاف کیا۔ اور اس (کتاب) میں اختلاف نہیں کیا مگر باہم بغاوت کی بنا پر انہی لوگوں نے، جنہیں وہ دی گئی تھی، بعد اس کے کہ کھلی کھلی نشانیاں اُن کے پاس آچکی تھیں۔ پس اللہ نے ان لوگوں کو اپنے اِذن سے ہدایت دیدی جو ایمان لائے تھے بسبب اس کے کہ انہوں نے اس میں حق کے باعث اختلاف کیا تھا اور اللہ جسے چاہے صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت دیتا ہے۔ ①

① کسی نبی کے آنے سے پہلے سب لوگ ایک ہی جیسے ہوجاتے ہیں۔ خواہ بظاہر پہلے انبیاء پر ایمان بھی لاتے ہوں لیکن فسق و فجور اور بداعمالی میں کوئی فرق نہیں رہتا۔ پس یہ ایک قاعدہ کلیہ ہے کہ نبی کے آنے سے پہلے امتیں ایک ہی حال پر ہوتی ہیں خواہ بظاہر مومن یا غیر مومن ہوں۔ جب نبی کی طرف سے کتاب اور اوامر و نواہی کی کھلی کھلی وضاحت ہوجائے پھر ان کا نبی سے اختلاف انسانوں کو دو حصوں میں الگ الگ کر دیتا ہے۔ ایک وہ جو نبی پر ایمان لاتے ہیں اور ایک وہ جو نبی کا انکار کرتے ہیں۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَ الضَّرَّآءُ وَ زُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴿۲۱۵﴾

۲۱۵۔ کیا تم گمان کرتے ہو کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے جبکہ ابھی تک تم پر اُن لوگوں جیسے حالات نہیں آئے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ انہیں سختیاں اور تکلیفیں پہنچیں اور وہ ہلا کر رکھ دیئے گئے یہاں تک کہ رسول اور وہ جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے پکار اٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی۔ سنو! یقیناً اللہ کی مدد قریب ہے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۱۶﴾

۲۱۶۔ وہ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں۔ تُو کہہ دے کہ تم (اپنے) مال میں سے جو کچھ بھی خرچ کرنا چاہو تو والدین کی خاطر کرو اور اقرباء کی خاطر اور یتیموں کی خاطر اور مسکینوں کی خاطر اور مسافروں کی خاطر۔ اور جو نیکی بھی تم کرو تو اللہ یقیناً اس کا خوب علم رکھتا ہے۔

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱۷﴾ ع ۲۶

۲۱۷۔ تم پر قتال فرض کر دیا گیا ہے جبکہ وہ تمہیں ناپسند تھا۔ اور بعید نہیں کہ تم ایک چیز ناپسند کرو اور وہ تمہارے لئے بہتر ہو۔ اور ممکن ہے کہ ایک چیز تم پسند کرو لیکن وہ تمہارے لئے شر انگیز ہو۔ اور اللہ جانتا ہے جبکہ تم نہیں جانتے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ؕ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ

۲۱۸۔ وہ تجھ سے عزت والے مہینے یعنی اس میں قتال کے بارہ میں سوال کرتے ہیں۔ (ان سے) کہہ دے کہ اس میں قتال بہت بڑا (گناہ) ہے۔ اور اللہ کی راہ سے روکنا اور اس کا انکار کرنا اور مسجدِ حرام سے روکنا اور ان لوگوں کو وہاں سے نکال دینا جو اس کے (حقیقی) اہل ہیں خدا کے نزدیک اس سے بھی بڑا

اَكۡبَرُ مِنَ الۡقَتۡلِ ؕ وَلَا يَزَالُوۡنَ يُقَاتِلُوۡنَكُمۡ حَتّٰى يَرُدُّوۡكُمۡ عَنۡ دِيۡنِكُمۡ اِنِ اسۡتَطَاعُوۡا ؕ وَمَنۡ يَّرۡتَدِدۡ مِنۡكُمۡ عَنۡ دِيۡنِهٖ فَيَمُتۡ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتۡ اَعۡمَالُهُمۡ فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۲۱۸﴾

(گناہ) ہے۔ اور فتنہ قتل سے بھی بڑھ کر ہے۔ اور وہ لوگ تم سے ہمیشہ جنگ کرتے رہیں گے یہاں تک کہ اگر اُن میں طاقت ہو تو تمہیں تمہارے دین سے برگشتہ کر دیں۔ اور تم میں سے جو بھی اپنے دین سے برگشتہ ہو جائے پھر اس حال میں مرے کہ وہ کافر ہو تو یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا میں بھی ضائع ہو گئے اور آخرت میں بھی۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جو آگ والے ہیں۔ اُس میں وہ بہت لمبا عرصہ رہنے والے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَالَّذِيۡنَ هَاجَرُوۡا وَجٰهَدُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرۡجُوۡنَ رَحۡمَتَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۲۱۹﴾

۲۱۹۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

يَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنِ الۡخَمۡرِ وَالۡمَيۡسِرِ ؕ قُلۡ فِيۡهِمَآ اِثۡمٌ كَبِيۡرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۘ وَاِثۡمُهُمَآ اَكۡبَرُ مِنۡ نَّفۡعِهِمَا ؕ وَيَسۡـَٔلُوۡنَكَ مَاذَا يُنۡفِقُوۡنَ ۖ قُلِ الۡعَفۡوَ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الۡاٰيٰتِ لَعَلَّكُمۡ تَتَفَكَّرُوۡنَ ۙ ﴿۲۲۰﴾

۲۲۰۔ وہ تجھ سے شراب اور جوئے کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ تُو کہہ دے کہ ان دونوں میں بڑا گناہ (بھی) ہے اور لوگوں کے لئے فوائد بھی۔ اور دونوں کا گناہ (کا پہلو) ان کے فائدے سے بڑھ کر ہے۔ اور وہ تجھ سے (یہ بھی) پوچھتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں؟ ان سے کہہ دے کہ (ضروریات میں سے) جو بھی بچتا ہے۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے (اپنے) نشانات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ تم تفکّر کرو۔ ﴿۱﴾

﴿۱﴾ اس آیت کریمہ میں حرام و حلال کا ایک دائمی اصول بیان فرمایا گیا ہے کہ وہ چیزیں جن کے استعمال سے فائدے زیادہ ہیں نقصانات کم، وہ حلال ہیں اور وہ چیزیں جن کے فوائد بھی ہیں مگر نقصانات زیادہ ہیں وہ حرام ہیں۔ الکحل اگر پیا جائے تو نقصان دہ ہے اس لئے اس کا تھوڑا پینا بھی حرام ہے۔ لیکن طب میں الکحل کی غیر معمولی اہمیت ہے۔ اس کے علاوہ بھی اگر عطر کے طور پر الکحل کے محلول میں خوشبو ملائی گئی ہو تو جتنا چاہو کپڑوں پر چھڑک لو ناممکن ہے کہ نشہ چڑھ جائے۔

فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ ؕ وَ یَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ الۡیَتٰمٰی ؕ قُلۡ اِصۡلَاحٌ لَّہُمۡ خَیۡرٌ ؕ وَ اِنۡ تُخَالِطُوۡہُمۡ فَاِخۡوَانُکُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ یَعۡلَمُ الۡمُفۡسِدَ مِنَ الۡمُصۡلِحِ ؕ وَ لَوۡ شَآءَ اللّٰہُ لَاَعۡنَتَکُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیۡزٌ حَکِیۡمٌ ﴿۲۲۱﴾

۲۲۱۔ دنیا کے بارہ میں بھی اور آخرت کے بارہ میں بھی۔ اور وہ تجھ سے یتیموں کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ تُو کہہ دے ان کی اصلاح اچھی بات ہے۔ اور اگر تم ان کے ساتھ مل جل کر رہو تو وہ تمہارے بھائی بند ہی ہیں۔ اور اللہ فساد کرنے والے کا اصلاح کرنے والے سے فرق جانتا ہے۔ اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں ضرور مشکل میں ڈال دیتا۔ یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

وَ لَا تَنۡکِحُوا الۡمُشۡرِکٰتِ حَتّٰی یُؤۡمِنَّ ؕ وَ لَاَمَۃٌ مُّؤۡمِنَۃٌ خَیۡرٌ مِّنۡ مُّشۡرِکَۃٍ وَّ لَوۡ اَعۡجَبَتۡکُمۡ ۚ وَ لَا تُنۡکِحُوا الۡمُشۡرِکِیۡنَ حَتّٰی یُؤۡمِنُوۡا ؕ وَ لَعَبۡدٌ مُّؤۡمِنٌ خَیۡرٌ مِّنۡ مُّشۡرِکٍ وَّ لَوۡ اَعۡجَبَکُمۡ ؕ اُولٰٓئِکَ یَدۡعُوۡنَ اِلَی النَّارِ ۚۖ وَ اللّٰہُ یَدۡعُوۡۤا اِلَی الۡجَنَّۃِ وَ الۡمَغۡفِرَۃِ بِاِذۡنِہٖ ۚ وَ یُبَیِّنُ اٰیٰتِہٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّہُمۡ یَتَذَکَّرُوۡنَ ﴿۲۲۲﴾ ع ۲۷ ۱۱

۲۲۲۔ اور مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں۔ اور یقیناً ایک مومن لونڈی، ایک (آزاد) مُشرکہ سے بہتر ہے خواہ وہ تمہیں کیسی ہی پسند آئے۔ اور مُشرک مَردوں سے (اپنی لڑکیوں کو) نہ بیاہا کرو یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں۔ اور یقیناً ایک مومن غلام، ایک (آزاد) مشرک سے بہتر ہے خواہ وہ تمہیں کیسا ہی پسند آئے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو آگ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ اپنے اِذن سے (تمہیں) جنت کی طرف اور بخشش کی طرف بلا رہا ہے۔ اور وہ لوگوں کے لئے اپنے نشانات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ وہ نصیحت پکڑیں۔

وَ یَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ الۡمَحِیۡضِ ؕ قُلۡ ہُوَ اَذًی ۙ فَاعۡتَزِلُوا النِّسَآءَ فِی الۡمَحِیۡضِ ۙ وَ لَا تَقۡرَبُوۡہُنَّ حَتّٰی یَطۡہُرۡنَ ۚ فَاِذَا تَطَہَّرۡنَ فَاۡتُوۡہُنَّ مِنۡ حَیۡثُ اَمَرَکُمُ اللّٰہُ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیۡنَ وَ یُحِبُّ الۡمُتَطَہِّرِیۡنَ ﴿۲۲۳﴾

۲۲۳۔ اور وہ تجھ سے حیض کی حالت کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ تُو کہہ دے کہ یہ ایک تکلیف (کی حالت) ہے۔ پس حیض کے دوران عورتوں سے الگ رہو اور ان سے اِزدواجی تعلقات قائم نہ کرو یہاں تک کہ وہ صاف ہو جائیں۔ پھر جب وہ پاک صاف ہو جائیں تو ان کے پاس اسی طریق سے جاؤ جیسا کہ اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے۔ یقیناً اللہ کثرت سے توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور پاک صاف رہنے والوں سے (بھی) محبت کرتا ہے۔

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۠ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۠ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۲۴﴾

۲۲۴۔ تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں۔ پس اپنی کھیتیوں کے پاس جیسے چاہو آؤ۔ اور اپنے نفوس کے لئے (کچھ) آگے بھیجو۔ اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ تم ضرور اس سے ملنے والے ہو۔ اور مومنوں کو (اس امر کی) بشارت دیدے۔ ⑴

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۵﴾

۲۲۵۔ اور اللہ کو اپنی قَسموں کا نشانہ اس غرض سے نہ بناؤ کہ تم نیکی کرنے یا تقویٰ اختیار کرنے یا لوگوں کے درمیان اصلاح کرنے سے بچ جاؤ۔ اور اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۲۲۶﴾

۲۲۶۔ اللہ تمہاری لغو قَسموں پر تمہارا مؤاخذہ نہیں کرے گا۔ لیکن اس پر تمہارا مؤاخذہ کرے گا جو تمہارے دل (گناہ) کماتے ہیں۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بردبار ہے۔

لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۲۷﴾

۲۲۷۔ ان لوگوں کے لئے جو اپنی بیویوں سے تعلقات قائم نہ کرنے کی قسم کھاتے ہیں چار مہینے تک انتظار کرنا (جائز) ہوگا۔ پس اگر وہ رجوع کر لیں تو اللہ یقیناً بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَ اِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۸﴾

۲۲۸۔ اور اگر وہ طلاق کا قطعی فیصلہ کر لیں تو یقیناً اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ

۲۲۹۔ اور مطلّقہ عورتوں کو تین حیض کی مدت تک اپنے

⑴ اس آیت کریمہ کو بعض ظالموں نے بگاڑ کر، نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ ، بیویوں سے غیر فطری تعلقات کا جواز نکالا ہے۔ یہ بڑا بھاری ظلم ہے۔ کھیتی سے مراد یہ ہے کہ عورت بقاء نسل کا ذریعہ ہے اور غیر فطری تعلقات کے نتیجہ میں ہرگز نسل پیدا نہیں ہوسکتی۔

قُرُوْٓءٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِیْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِیْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ؕ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۪ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝۲۲۹ ع ۲۸ ۷ ۱۲

آپ کو روکے رکھنا ہوگا۔ اور ان کے لئے جائز نہیں، اگر وہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتی ہیں کہ وہ اس چیز کو چھپائیں جو اللہ نے ان کے رِحموں میں پیدا کردی ہے۔ اور اس صورت میں ان کے خاوند زیادہ حقدار ہیں کہ انہیں واپس لے لیں اگر وہ اصلاح چاہتے ہیں۔ اور اُن (عورتوں) کا دستور کے مطابق (مَردوں پر) اتنا ہی حق ہے جتنا (مَردوں کا) اُن پر ہے۔ حالانکہ مَردوں کو ان پر ایک قسم کی فوقیت بھی ہے۔ اور اللہ کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْـًٔا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۲۳۰

۲۳۰۔ طلاق دو مرتبہ ہے۔ پس (اس کے بعد) یا تو معروف طریق پر روک رکھنا ہے یا احسان کے ساتھ رخصت کرنا ہے۔ اور تمہارے لئے جائز نہیں کہ تم اُس میں سے کچھ بھی واپس لو جو تم انہیں دے چکے ہو۔ سوائے اس کے کہ وہ دونوں خائف ہوں کہ وہ اللہ کی حدود کو قائم نہیں رکھ سکیں گے۔ اور اگر تم خوف محسوس کرو کہ وہ دونوں اللہ کی مقررہ حدود کو قائم نہ رکھ سکیں گے تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں اس (مال کے) بارہ میں جو وہ عورت (قضیہ نپٹانے کی خاطر مرد کے حق میں) چھوڑ دے۔ یہ اللہ کی قائم کردہ حدود ہیں پس ان سے تجاوز نہ کرو۔ اور جو کوئی اللہ کی حدود سے تجاوز کرے پس یہی لوگ ہیں جو ظالم ہیں۔

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ

۲۳۱۔ پھر اگر وہ (مَرد) اسے طلاق دے دے تو اس کے لئے اس کے بعد پھر اُس مَرد کے نکاح میں آنا جائز نہیں ہوگا یہاں تک کہ وہ اس کے سوا کسی اور شخص سے شادی کر لے۔ پھر اگر وہ (بھی) اسے طلاق دیدے تو پھر ان

يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٢٣١﴾

دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ایک دوسرے کی طرف رجوع کریں، اگر وہ یہ گمان رکھتے ہوں کہ (اس مرتبہ) وہ اللہ کی (مقررہ) حدود کو قائم رکھ سکیں گے۔ اور یہ اللہ کی (مقررہ) حدود ہیں جنہیں وہ ان لوگوں کی خاطر خوب کھول کھول کر بیان کر رہا ہے جو علم رکھتے ہیں۔

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۠ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۫ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٢٣٢﴾ ع

۲۳۲۔ اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی مقررہ میعاد پوری کر لیں (تو چاہو) تو تم انہیں دستور کے مطابق روک لو یا (چاہو تو) معروف طریق پر رخصت کرو۔ اور تم انہیں تکلیف پہنچانے کی خاطر نہ روکو تاکہ ان پر زیادتی کر سکو۔ اور جو بھی ایسا کرے تو یقیناً اس نے اپنی ہی جان پر ظلم کیا۔ اور اللہ کی آیات کو مذاق کا نشانہ نہ بناؤ۔ اور اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جو تم پر ہے۔ اور جو اس نے تم پر کتاب اور حکمت میں سے اتارا وہ اس کے ساتھ تمہیں نصیحت کرتا ہے۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور جان لو کہ اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٣٣﴾

۲۳۳۔ اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی میعاد پوری کر لیں، تو انہیں اس بات سے نہ روکو کہ وہ اپنے (ہونے والے) خاوندوں سے شادی کر لیں، جب وہ معروف طریق پر آپس میں اس بات پر رضا مند ہو جائیں۔ یہ نصیحت اُسے کی جا رہی ہے جو تم میں سے اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے۔ یہ تمہیں زیادہ نیک اور زیادہ پاک بنانے والا طریق ہے۔ اور اللہ جانتا ہے جبکہ تم نہیں جانتے۔

وَالْوَالِدٰتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَیْنِ كَامِلَیْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۗ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَا ؕ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْۤا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّاۤ اٰتَیْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۲۳۳﴾

۲۳۴۔اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں اس (مرد) کی خاطر جو رضاعت (کی مدت) کو مکمل کرنا چاہتا ہے۔اور جس (مرد) کا بچہ ہے اس کے ذمہ ایسی عورتوں کا نان نفقہ اور اوڑھنا بچھونا معروف کے مطابق ہے۔کسی جان پر اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالا جاتا۔ ماں کو اس کے بچے کے تعلق میں تکلیف نہ دی جائے اور نہ ہی باپ کو اس کے بچے کے تعلق میں۔اور وارث پر بھی ایسے ہی حکم کا اطلاق ہوگا۔ پس اگر وہ دونوں باہم رضامندی اور مشورے سے دودھ چھڑانے کا فیصلہ کرلیں تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں۔ اور اگر تم اپنی اولاد کو (کسی اور سے) دودھ پلوانا چاہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ جو کچھ معروف کے مطابق تم نے (انہیں) دینا تھا (ان کے) سپرد کر چکے ہو۔اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور جان لو کہ اللہ اس پر جو تم کرتے ہو گہری نظر رکھنے والا ہے۔

وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا یَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ فِیْمَا فَعَلْنَ فِیْۤ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ﴿۲۳۴﴾

۲۳۵۔اور تم میں سے جو لوگ وفات دیئے جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں۔تو وہ (بیویاں) چار مہینے اور دس دن تک اپنے آپ کو روکے رکھیں۔ پس جب وہ اپنی (مقررہ) مدت کو پہنچ جائیں تو پھر وہ (عورتیں) اپنے متعلق معروف کے مطابق جو بھی کریں اس بارہ میں تم پر کوئی گناہ نہیں۔اور اللہ اس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

وَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ فِیْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ

۲۳۶۔ اور تم پر کوئی گناہ نہیں اس بارہ میں کہ تم

خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ؕ وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۲۳۶﴾

(ان) عورتوں سے نکاح کی تجویز کے متعلق کوئی اشارہ کرو یا (اسے) اپنے دلوں میں چھپائے رکھو۔ اللہ جانتا ہے کہ ضرور تمہیں اُن کا خیال آئے گا۔ لیکن ان سے خفیہ وعدے نہ کرنا سوائے اس کے کہ تم کوئی اچھی بات کہو۔ اور نکاح باندھنے کا عزم نہ کرو یہاں تک کہ مقررہ عدت اپنی میعاد کو پہنچ جائے۔ اور جان لو کہ اللہ اس کا علم رکھتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے۔ پس اُس (کی پکڑ) سے بچو۔ اور جان لو کہ اللہ بہت بخشنے والا (اور) بُردبار ہے۔

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۖۚ وَّمَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۳۷﴾

۲۳۷۔ تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم عورتوں کو طلاق دے دو جبکہ تم نے ابھی انہیں چُھوا نہ ہو یا ابھی تم نے ان کے لئے حق مہر مقرر نہ کیا ہو۔ اور انہیں کچھ فائدہ بھی پہنچاؤ۔ صاحبِ حیثیت پر اس کی حیثیت کے مطابق فرض ہے اور غریب پر اس کی حیثیت کے مناسب حال۔ (یہ) معروف کے مطابق کچھ متاع ہو۔ احسان کرنے والوں پر تو (یہ) فرض ہے۔

وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ؕ وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؕ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۸﴾

۲۳۸۔ اور اگر تم انہیں اس سے پیشتر طلاق دے دو کہ تم نے انہیں چُھوا ہو، جبکہ تم ان کا حق مہر مقرر کر چکے ہو، تو پھر جو تم نے مقرر کیا ہے اس کا نصف (ادا کرنا) ہوگا سوائے اس کے کہ وہ (عورتیں) معاف کر دیں، یا وہ شخص معاف کر دے جس کے ہاتھ میں نکاح کا بندھن ہے۔ اور تمہارا عفو سے کام لینا تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ اور آپس میں احسان (کا سلوک) بھول نہ جایا کرو۔ یقیناً اللہ اس پر جو تم کرتے ہو گہری نظر رکھنے والا ہے۔

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۚ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴿۲۳۹﴾

۲۳۹۔ (اپنی) نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص مرکزی نماز کی اور اللہ کے حضور فرمانبرداری کرتے ہوئے کھڑے ہوجاؤ۔ (۱)

فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۴۰﴾

۲۴۰۔ پس اگر تمہیں کوئی خوف ہو تو چلتے پھرتے یا سواری کی حالت میں ہی (نماز پڑھ لو)۔ پھر جب تم امن میں آجاؤ تو پھر (اسی طریق پر) اللہ کو یاد کرو جس طرح اس نے تمہیں سکھایا ہے جو تم (اس سے پہلے) نہیں جانتے تھے۔

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۚۖ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۴۱﴾

۲۴۱۔ اور تم میں سے جو لوگ وفات دیئے جائیں اور بیویاں پیچھے چھوڑ رہے ہوں، اُن کی بیویوں کے حق میں یہ وصیت ہے کہ وہ (اپنے گھروں میں) ایک سال تک فائدہ اٹھائیں اور نکالی نہ جائیں۔ ہاں! اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر کوئی گناہ نہیں اس بارہ میں جو وہ خود اپنے متعلق کوئی معروف فیصلہ کریں۔ اور اللہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۴۲﴾

۲۴۲۔ اور مطلّقہ عورتوں کو بھی دستور کے مطابق کچھ فائدہ پہنچانا ہے۔ (یہ) متّقیوں پر فرض ہے۔

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۴۳﴾ ع ۳۱/۷/۱۵

۲۴۳۔ اسی طرح اللہ اپنے نشانات تمہارے لئے کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم عقل کرو۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ۠ فَقَالَ لَهُمُ

۲۴۴۔ کیا تجھے ان لوگوں کی اطلاع نہیں جو موت کے ڈر سے اپنے گھروں سے نکلے، اور وہ ہزاروں

(۱) صَلٰوةِ وُسطٰی کا ایک معنی عموماً طور پر عصر کی نماز کیا گیا ہے حالانکہ صلٰوۃِ وسطٰی ہر وہ نماز ہے جو عین مصروفیات کے درمیان پڑھنی پڑے۔ جتنی مصروفیت زیادہ ہو اتنی اس نماز کی اہمیت زیادہ ہوجاتی ہے۔

اللّٰہُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْیَاھُمْ اِنَّ اللّٰہَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَی النَّاسِ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْکُرُوْنَ ﴿۲۴۴﴾

کی تعداد میں تھے۔ تو اللہ نے ان سے کہا تم موت قبول کرو۔ اور پھر (اس طرح) انہیں زندہ کر دیا۔ یقیناً اللہ لوگوں پر بہت فضل کرنے والا ہے لیکن اکثر لوگ (اس کا) شکر ادا نہیں کرتے۔ ﴿۱﴾

وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۴۵﴾

۲۴۵۔ اور اللہ کی راہ میں قتال کرو اور جان لو کہ اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗٓ اَضْعَافًا کَثِیْرَۃً وَاللّٰہُ یَقْبِضُ وَیَبْصُۜطُ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۴۶﴾

۲۴۶۔ کون ہے جو اللہ کو قرضہ حسنہ دے تاکہ وہ اس کے لئے اسے کئی گنا بڑھائے۔ اور اللہ (رزق) قبض بھی کر لیتا ہے اور کھول بھی دیتا ہے۔ اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَی الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰی اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّھُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِکًا نُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ ھَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِیَارِنَا وَاَبْنَآئِنَا فَلَمَّا کُتِبَ عَلَیْھِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْھُمْ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۴۷﴾

۲۴۷۔ کیا تُو نے موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل کے سرداروں کا حال نہیں دیکھا۔ جب انہوں نے اپنے ایک نبی سے کہا کہ ہمارے لئے ایک بادشاہ مقرر کر تاکہ ہم اللہ کی راہ میں قتال کریں۔ اس نے کہا۔ کہیں تم ایسے تو نہیں کہ اگر تم پر قتال فرض کیا جائے تو تم قتال نہ کرو۔ انہوں نے کہا آخر ہمیں ہوا کیا ہے کہ اللہ کی راہ میں قتال نہ کریں جبکہ ہم اپنے گھروں سے نکالے گئے ہیں اور اپنی اولاد سے جدا کئے گئے ہیں۔ پس جب (بالآخر) قتال ان پر فرض کر دیا گیا تو ان میں سے معدودے چند کے سوا سب نے پیٹھ پھیر لی۔ اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

﴿۱﴾ اس آیت میں بھی (مُوْتُوْا) سے مراد جسمانی موت نہیں ہے کیونکہ خودکشی تو حرام ہے۔ نیز قرآن کریم بڑی وضاحت سے بارہا اعلان فرماتا ہے کہ جو ایک دفعہ اس دنیا سے رخصت ہو جائیں کبھی دوبارہ دنیا میں لوٹ کر نہیں آ سکتے۔ (مُوْتُوْا) سے مراد اپنے نفسانی جذبات پر موت وارد کرنا ہے جیسا کہ صوفیا کا قول ہے مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا یعنی پہلے اس سے کہ تمہیں موت آئے تم خود ہی مر جاؤ۔

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ؕ قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ؕ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِى الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ؕ وَاللّٰهُ يُؤْتِىْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۴۸﴾

۲۴۸۔ اور ان کے نبی نے ان سے کہا کہ یقیناً اللہ نے تمہارے لئے طالوت کو بادشاہ مقرر کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس کو ہم پر حکومت کا حق کیسے ہوا جبکہ ہم اس کی نسبت حکومت کے زیادہ حقدار ہیں اور وہ تو مالی وسعت (بھی) نہیں دیا گیا۔ اُس (نبی) نے کہا یقیناً اللہ نے اسے تم پر ترجیح دی ہے اور اُسے زیادہ کردیا ہے علمی اور جسمانی فراخی کے لحاظ سے۔ اور اللہ جسے چاہے اپنا ملک عطا کرتا ہے اور اللہ وسعت عطا کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۴۹﴾ ع ۳۲ ۶ ۱۶

۲۴۹۔ اور ان کے نبی نے ان سے کہا کہ یقیناً اس کی بادشاہت کی نشانی یہ ہے کہ وہ صندوق تمہارے پاس آئے گا جس میں تمہارے ربّ کی طرف سے سکینت ہوگی، اور (اس چیز کا) بقیہ ہوگا جو موسیٰ کی آل اور ہارون کی آل نے (اپنے پیچھے) چھوڑا۔ اسے فرشتے اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ یقیناً اس میں تمہارے لئے (ایک بڑا) نشان ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّىْ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّىْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ

۲۵۰۔ پس جب طالوت لشکر لے کر روانہ ہوا تو اس نے کہا کہ یقیناً اللہ تمہیں ایک دریا کے ذریعے آزمانے والا ہے۔ پس جس نے اس میں سے پیا اس کا مجھ سے تعلق نہیں رہے گا۔ اور جس نے اسے (سیر ہوکر) نہ پیا تو وہ یقیناً میرا ہے سوائے اس کے جو ایک آدھ مرتبہ چُلو بھر کر پی لے۔ پھر بھی معدودے چند کے سوا ان میں سے اکثر نے اس میں سے پی لیا۔ پس جب وہ اُس (دریا) کے پار پہنچا اور وہ بھی جو اس کے ساتھ ایمان

لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَ جُنُوْدِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۲۵۰﴾

لائے تھے تو وہ (نافرمان) بولے کہ آج جالوت اور اس کے لشکر سے نمٹنے کی ہم میں کوئی طاقت نہیں۔ (تب) اُن لوگوں نے جو یقین رکھتے تھے کہ وہ اللہ سے ملنے والے ہیں کہا کہ کتنی ہی کم تعداد جماعتیں ہیں جو اللہ کے حکم سے کثیر التعداد جماعتوں پر غالب آ گئیں۔ اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۵۱﴾ؕ

۲۵۱۔ پس جب وہ جالوت اور اس کے لشکر کے مقابلہ کے لئے نکلے تو انہوں نے کہا اے ہمارے ربّ! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔

فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۟ۙ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۵۲﴾

۲۵۲۔ پس انہوں نے اللہ کے حکم سے انہیں شکست دے دی۔ اور داؤد نے جالوت کو قتل کر دیا۔ اور اللہ نے اسے ملک اور حکمت عطا کئے اور اُسے جو چاہا اُس کی تعلیم دی۔ اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کو ایک دوسرے کے ہاتھوں بچانے کا سامان نہ کیا جاتا تو زمین ضرور فساد سے بھر جاتی۔ لیکن اللہ تمام جہانوں پر بہت فضل کرنے والا ہے۔ ①

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۵۳﴾

۲۵۳۔ یہ اللہ کی آیات ہیں جو ہم تجھ پر حق کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ اور یقیناً تو پیغمبروں میں سے ہے۔

---

① آیات ۲۴۸ تا ۲۵۲ کو اگر پورے غور سے پڑھا جائے تو طالوت سے مراد حضرت داؤد علیہ السلام ہی بنتے ہیں جن کا مخالف جالوت تھا۔ پس تسلسل میں ان آیات کو پڑھیں تو آگے چل کر قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ فرمایا گیا ہے۔ سو لازماً جس جالوت کا ذکر ہے وہ حضرت داؤدؑ کا دشمن تھا جسے آپؑ نے شکست دی۔ آپ کو اس سے پہلے داؤد کے نام سے نہ پکارے جانے کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ غالباً نبوت اور حکمت آپ کو اس غلبہ کے بعد دی گئی جیسا کہ آگے فرمایا وَاٰتٰهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ۔ حکمت سے مراد غیر تشریعی نبوت بھی ہوتی ہے۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۟ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۲۵۴﴾

۲۵۴۔ یہ وہ رسول ہیں جن میں سے بعض کو ہم نے بعض (دوسروں) پر فضیلت دی۔ بعض ان میں سے وہ ہیں جن سے اللہ نے (رُوبرو) کلام کیا۔ اور ان میں سے بعض کو (بعض دوسروں سے) درجات میں بلند کیا۔ اور ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو کھلی کھلی نشانیاں دیں اور روح القدس سے اس کی تائید کی۔ اور اگر اللہ چاہتا تو وہ لوگ جو اُن کے بعد آئے آپس میں قتل و غارت نہ کرتے، بعد اِس کے کہ ان کے پاس کھلی کھلی نشانیاں آچکی تھیں۔ لیکن انہوں نے (باہم) اختلاف کئے۔ پس اُن ہی میں سے تھے جو ایمان لائے اور وہ بھی تھے جنہوں نے کفر کیا۔ اور اگر اللہ چاہتا تو وہ باہم قتل و غارت نہ کرتے۔ لیکن اللہ جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۵۵﴾

۲۵۵۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! خرچ کرو اس میں سے جو ہم نے تمہیں عطا کیا ہے پیشتر اس کے کہ وہ دن آ جائے جس میں نہ کوئی تجارت ہوگی اور نہ کوئی دوستی اور نہ کوئی شفاعت۔ اور کافر ہی ہیں جو ظلم کرنے والے ہیں۔

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ

۲۵۶۔ اللہ! اُس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ ہمیشہ زندہ رہنے والا (اور) قائم بالذات ہے۔ اُسے نہ تو اُونگھ پکڑتی ہے اور نہ نیند۔ اُسی کے لئے ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ کون ہے جو اس کے حضور شفاعت کرے مگر اس کے اذن کے ساتھ۔ وہ جانتا ہے جو اُن کے سامنے ہے اور جو اُن کے پیچھے ہے۔ اور وہ اُس کے علم کا کچھ بھی احاطہ نہیں کر سکتے

اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۲۵۶﴾

مگر جتنا وہ چاہے۔ اس کی بادشاہت آسمانوں اور زمین پر ممتد ہے اور ان دونوں کی حفاظت اسے تھکاتی نہیں۔ اور وہ بہت بلند شان (اور) بڑی عظمت والا ہے۔

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۟ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۵۷﴾

۲۵۷۔ دین میں کوئی جبر نہیں۔ یقیناً ہدایت گمراہی سے کھل کر نمایاں ہو چکی۔ پس جو کوئی شیطان کا انکار کرے اور اللہ پر ایمان لائے تو یقیناً اس نے ایک ایسے مضبوط کڑے کو پکڑ لیا جس کا ٹوٹنا ممکن نہیں۔ اور اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔ ①

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۬ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـــُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵۸﴾ ع ۳۴/۲

۲۵۸۔ اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لائے۔ وہ ان کو اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ان کے دوست شیطان ہیں۔ وہ ان کو نور سے اندھیروں کی طرف نکالتے ہیں۔ یہی لوگ آگ والے ہیں وہ اس میں لمبا عرصہ رہنے والے ہیں۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَاۗجَّ اِبْرٰهٖمَ فِيْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْيٖ وَاُمِيْتُ ۭ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ

۲۵۹۔ کیا تُو نے اس شخص پر غور کیا جس نے ابراہیم سے اس کے ربّ کے بارہ میں اس بِرتے پر جھگڑا کیا کہ اللہ نے اسے بادشاہت عطا کی تھی۔ جب ابراہیم نے کہا میرا ربّ وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا بھی ہے۔ اس نے کہا میں (بھی) زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں۔ ابراہیم نے کہا یقیناً اللہ سورج کو مشرق سے لاتا ہے تُو

① اس آیت کریمہ میں زبردستی کسی کا ایمان بدلنے کی کلیۃً مناہی ہے۔ لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ سے مراد ہے کہ دین کے معاملات میں ذرہ بھر بھی جبر جائز نہیں۔ ہاں جس پر حق کھل جائے اس کی مثال تو ایسی ہے جیسے مضبوط کڑے پر ہاتھ ڈال دے۔ وہ ہاتھ کاٹا تو جاسکتا ہے مگر اس کڑے سے الگ نہیں کیا جاسکتا۔

الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَۚ۝۲۵۹

اسے مغرب سے لے آ، تو وہ جس نے کفر کیا تھا مبہوت ہو گیا۔ اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ ①

اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰی قَرْیَةٍ وَّ هِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰی عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰی یُحْیٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ لَبِثْتُ یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰی طَعَامِكَ وَ شَرَابِكَ لَمْ یَتَسَنَّهْ ۚ وَ انْظُرْ اِلٰی حِمَارِكَ وَ لِنَجْعَلَكَ اٰیَةً لِّلنَّاسِ وَ انْظُرْ اِلَی الْعِظَامِ كَیْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۝۲۶۰

۲۶۰۔ یا پھر اس شخص کی مثال (پر تُو نے غور کیا؟) جس کا ایک بستی سے گزر ہوا جبکہ وہ اپنی چھتوں کے بل گری ہوئی تھی۔ اس نے کہا اللہ اس کی موت کے بعد اسے کیسے زندہ کرے گا۔ تو اللہ نے اس پر ایک سو سالہ موت (کی سی حالت) وارد کر دی۔ پھر اسے اُٹھایا (اور) پوچھا تو کتنی مدت (اس حالت میں) رہا ہے؟ اس نے کہا میں ایک دن یا دن کا کچھ حصہ رہا ہوں۔ اُس نے کہا بلکہ تُو سو سال رہا ہے۔ پس تو اپنے کھانے اور اپنے مشروب کو دیکھ وہ گلے سڑے نہیں۔ اور اپنے گدھے کی طرف بھی دیکھ۔ یہ (رؤیت) اسلئے ہے کہ ہم تجھے لوگوں کے لئے ایک نشان بنا دیں۔ اور ہڈیوں کی طرف دیکھ کس طرح ہم ان کو اٹھاتے ہیں اور انہیں گوشت پہنا دیتے ہیں۔ پس جب بات اس پر کھل گئی تو اس نے کہا میں جان گیا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔ ②

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی ؕ قَالَ اَوَ لَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰی

۲۶۱۔ اور (کیا تُو نے اس پر بھی غور کیا) جب ابراہیم نے کہا اے میرے ربّ مجھے دکھلا کہ تُو مُردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے۔ اُس نے کہا کیا تو ایمان نہیں لا چکا؟

① حضرت ابراہیمؑ کے استدلال کی شان یہ ہے کہ آپؑ کا مدّمقابل سورج کو خدا تسلیم کرتا تھا۔ آپؑ نے فرمایا کہ سورج پر غلبہ پا کے دکھاؤ۔ میرا خدا تو اسے مشرق سے نکالتا ہے تُو اسے مغرب سے لے آ۔ اس پر وہ مبہوت ہو کر رہ گیا کیونکہ وہ اپنے دین کے خلاف دعویٰ بھی نہیں کرسکتا تھا۔

② اس آیت سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے اور یہی مفسرین نے استنباط کیا ہے کہ ایک شخص کو خدا تعالیٰ نے سو سال کے لئے مار دیا اور سو سال کے بعد زندہ کیا تو اس کا کھانا پینا اور گدھا وغیرہ اسی طرح صحیح سالم موجود تھے۔ یہ بالکل لغو استنباط ہے جو قرآن کریم کی گستاخی ہے۔ اس آیت کریمہ سے مراد صرف یہ ہے کہ ایک رات کی نیند میں اسے آئندہ سو سال کے دوران رونما ہونے والے واقعات دکھلا دیئے گئے۔ مگر جب اس کی آنکھ کھلی تو اللہ تعالیٰ نے اسے فرمایا دیکھ! تیرا گدھا بھی اسی طرح موجود ہے اور تیرا کھانا بھی اسی طرح تر و تازہ ہے جیسا رات کو رکھا گیا تھا۔

وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ ؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۝۲۶۰ ع ۳۵ ۳

اُس نے کہا کیوں نہیں مگر اس لئے (پوچھا ہے) کہ میرا دل مطمئن ہو جائے۔ اس نے کہا تُو چار پرندے پکڑ لے اور انہیں اپنے ساتھ مانوس کر لے۔ پھر ان میں سے ایک ایک کو ہر پہاڑ پر چھوڑ دے۔ پھر انہیں بُلا، وہ جلدی کرتے ہوئے تیری طرف چلے آئیں گے۔ اور جان لے کہ اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔ ①

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝۲۶۲

۲۶۲۔ ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ایسے بیج کی طرح ہے جو سات بالیں اُگاتا ہو۔ ہر بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ جسے چاہے (اس سے بھی) بہت بڑھا کر دیتا ہے۔ اور اللہ وسعت عطا کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَاۤ اَذًی ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝۲۶۳

۲۶۳۔ وہ لوگ جو اپنے اموال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، پھر جو وہ خرچ کرتے ہیں اُس کا احسان جتاتے ہوئے یا تکلیف دیتے ہوئے پیچھا نہیں کرتے، اُن کا اجر اُن کے ربّ کے پاس ہے اور اُن پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے۔

قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَیْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ یَّتْبَعُهَاۤ اَذًی ؕ وَاللّٰهُ غَنِیٌّ حَلِیْمٌ ۝۲۶۴

۲۶۴۔ اچھی بات کہنا اور معاف کر دینا زیادہ بہتر ہے ایسے صدقہ سے کہ کوئی آزار اُس کے پیچھے آ رہا ہو۔ اور اللہ بے نیاز (اور) بُردبار ہے۔

① اس آیت کی بابت بھی مفسرین نے بہت غلطی کھائی ہے جو سمجھتے ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ کو حکم دیا گیا تھا کہ چار پرندے پالو اور پھر ان کو قیمہ قیمہ کر کے تھوڑا تھوڑا قیمہ شمال، جنوب، مشرق اور مغرب میں رکھ دو، پھر ان کو بلاؤ تو وہ آ جائیں گے۔ عربی لغت ہرگز اس معنی کی اجازت نہیں دیتی۔ صُرْهُنَّ اِلَیْکَ کے محاورہ کا مطلب ہے اَمِلْهُنَّ ، مِنَ الصَّوْرِ اَيِ الْمَیْلُ کہ صُرْ کا فعل لفظ صَوْر سے ہے جس کا مطلب ہے مائل کرنا پس صُرْهُنَّ اِلَیْکَ کا معنی ہے انہیں اپنی طرف مائل اور مانوس کرو۔ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: صُرْهُنَّ اَيِ صِحْ بِهِنَّ بعض نے کہا ہے کہ صُرْهُنَّ اِلَیْکَ کا مطلب ہے انہیں آواز دے کر اپنی طرف بلاؤ۔ (مفردات امام راغبؒ)
پس اسی طرح جو رُوحیں خدا تعالیٰ سے مانوس ہونا چاہتی ہیں جب اللہ ان کو آواز دیتا ہے تو بے اختیار اپنے خدا کی طرف واپس لوٹ آتی ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ۭ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۶۵﴾

۲۶۵۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے صدقات کو احسان جتا کر یا اذیت دے کر ضائع نہ کیا کرو۔ اس شخص کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھانے کی خاطر خرچ کرتا ہے اور نہ تو اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور نہ یومِ آخر پر۔ پس اس کی مثال ایک ایسی چٹان کی طرح ہے جس پر مٹی (کی تہ) ہو۔ پھر اس پر موسلا دھار بارش برسے تو اُسے چٹیل چھوڑ جائے۔ جو کچھ وہ کماتے ہیں اس میں سے کسی چیز پر وہ کوئی اختیار نہیں رکھتے۔ اور اللہ کافر قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۶۶﴾

۲۶۶۔ اور ان لوگوں کی مثال جو اپنے اموال اللہ کی رضا چاہتے ہوئے اور اپنے نفوس میں سے بعض کو ثبات دینے کے لئے خرچ کرتے ہیں، ایسے باغ کی سی ہے جو اونچی جگہ پر واقع ہو اور اُسے تیز بارش پہنچے تو وہ بڑھ چڑھ کر اپنا پھل لائے، اور اگر اسے تیز بارش نہ پہنچے تو شبنم ہی بہت ہو۔ اور اللہ اس پر جو تم کرتے ہو گہری نظر رکھنے والا ہے۔

اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ښ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۶۷﴾ ع

۲۶۷۔ کیا تم میں سے کوئی پسند کرے گا کہ اس کے لئے کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ ہو جس کے دامن میں نہریں بہتی ہوں۔ اس کے لئے اس میں ہر قسم کے پھل ہوں نیز اُس پر بڑھاپا آ جائے جبکہ اس کے بچے ابھی کمزور (اور کم سِن) ہوں۔ تب اُس (باغ) کو ایک بگولہ آ لے جس میں آگ (کی تپش) ہو پس وہ جل جائے۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے (اپنے) نشان خوب کھولتا ہے تاکہ تم تفکّر کرو۔

ع ۳۶ ۴

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡفِقُوۡا مِنۡ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبۡتُمۡ وَمِمَّاۤ اَخۡرَجۡنَا لَـكُمۡ مِّنَ الۡاَرۡضِ‌ ۖ وَلَا تَيَمَّمُوا الۡخَبِيۡثَ مِنۡهُ تُنۡفِقُوۡنَ وَلَسۡتُمۡ بِاٰخِذِيۡهِ اِلَّاۤ اَنۡ تُغۡمِضُوۡا فِيۡهِ‌ ؕ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ حَمِيۡدٌ ﴿۲۶۸﴾

۲۶۸۔اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جو کچھ تم کماتے ہو اس میں سے اور اس میں سے بھی جو ہم نے تمہارے لئے زمین میں سے نکالا ہے پاکیزہ چیزیں خرچ کرو۔ اور (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے وقت اس میں سے ایسی ناپاک چیز کا قصد نہ کیا کرو کہ تم اُسے ہرگز قبول کرنے والے نہ ہو سوائے اس کے کہ تم (سبکی کے خیال سے) اس سے صرفِ نظر کرو۔ اور جان لو کہ اللہ بے نیاز (اور) بہت قابلِ تعریف ہے۔

اَلشَّيۡطٰنُ يَعِدُكُمُ الۡفَقۡرَ وَيَاۡمُرُكُمۡ بِالۡفَحۡشَآءِ‌ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمۡ مَّغۡفِرَةً مِّنۡهُ وَفَضۡلًا ‌ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ ۖ ۚ ﴿۲۶۹﴾

۲۶۹۔ شیطان تمہیں غربت سے ڈراتا ہے اور تمہیں فحشاء کا حکم دیتا ہے۔ جبکہ اللہ تمہارے ساتھ اپنی جناب سے بخشش اور فضل کا وعدہ کرتا ہے اور اللہ وسعتیں عطا کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

يُّؤۡتِى الۡحِکۡمَةَ مَنۡ يَّشَآءُ ‌ۚ وَمَنۡ يُّؤۡتَ الۡحِکۡمَةَ فَقَدۡ اُوۡتِىَ خَيۡرًا كَثِيۡرًا ‌ؕ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ﴿۲۷۰﴾

۲۷۰۔ وہ جسے چاہے حکمت عطا کرتا ہے۔ اور جو بھی حکمت دیا جائے تو یقیناً وہ خیرِ کثیر دیا گیا۔ اور عقل والوں کے سوا کوئی نصیحت نہیں پکڑتا۔

وَمَاۤ اَنۡفَقۡتُمۡ مِّنۡ نَّفَقَةٍ اَوۡ نَذَرۡتُمۡ مِّنۡ نَّذۡرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُهٗ ‌ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ ﴿۲۷۱﴾

۲۷۱۔ اور جو بھی تم قابلِ خرچ چیزوں میں سے خرچ کرو یا منّتوں میں سے کوئی منّت مانو تو یقیناً اللہ اسے جانتا ہے اور ظالموں کے لئے کوئی مددگار نہیں۔

اِنۡ تُبۡدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِىَ ‌ۚ وَاِنۡ تُخۡفُوۡهَا وَتُؤۡتُوۡهَا الۡفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيۡرٌ لَّـكُمۡ‌ ؕ وَيُكَفِّرُ عَنۡكُمۡ مِّنۡ سَيِّاٰتِكُمۡ‌ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرٌ ﴿۲۷۲﴾

۲۷۲۔تم اگر صدقات کو ظاہر کرو تو یہ بھی عمدہ بات ہے۔ اور اگر تم انہیں چھپاؤ اور انہیں حاجت مندوں کو دو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اور وہ (اللہ) تمہاری بہت سی برائیاں تم سے دور کر دے گا۔ اور اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝٢٧٣

۲۷۳۔ ان کو ہدایت دینا تجھ پر فرض نہیں۔ لیکن اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ اور جو بھی تم مال میں سے خرچ کرو تو وہ تمہارے اپنے ہی فائدہ میں ہے۔ جبکہ تم تو اللہ کی رضا جوئی کے سوا (کبھی) خرچ نہیں کرتے۔ اور جو بھی تم مال میں سے خرچ کرو وہ تمہیں بھرپور واپس کر دیا جائے گا اور ہرگز تم سے کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی۔

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ؗ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝٢٧٤ ع

۲۷۴۔ (یہ خرچ) ان ضرورت مندوں کی خاطر ہے جو خدا کی راہ میں محصور کر دیئے گئے (اور) وہ زمین میں چلنے پھرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ ایک لاعلم (ان کے) سوال سے بچنے (کی عادت) کی وجہ سے انہیں متمول سمجھتا ہے۔ (لیکن) تُو ان کے آثار سے ان کو پہچانتا ہے۔ وہ پیچھے پڑ کر لوگوں سے نہیں مانگتے۔ اور جو کچھ بھی تم مال میں سے خرچ کرو تو اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝٢٧٥ نصف

۲۷۵۔ وہ لوگ جو اپنے اموال خرچ کرتے ہیں رات کو بھی اور دن کو بھی، چھپ کر بھی اور کھلے عام بھی، تو ان کے لئے ان کا اجر اُن کے ربّ کے پاس ہے اور ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے۔

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ

۲۷۶۔ وہ لوگ جو سود کھاتے ہیں وہ کھڑے نہیں ہوتے مگر ایسے جیسے وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان نے (اپنی) مَس سے حواس باختہ کر دیا ہو۔ یہ اس لئے ہے کہ انہوں نے کہا یقیناً تجارت سود ہی کی طرح

الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَاَمْرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷۶﴾	ہے۔ جبکہ اللہ نے تجارت کو جائز اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔ پس جس کے پاس اُس کے ربّ کی طرف سے نصیحت آ جائے اور وہ باز آ جائے تو جو پہلے ہو چکا وہ اسی کا رہے گا اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ اور جو کوئی دوبارہ ایسا کرے تو یہی لوگ ہیں جو آگ والے ہیں۔ وہ اس میں لمبا عرصہ رہنے والے ہیں۔
یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَیُرْبِی الصَّدَقٰتِ ؕ وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِیْمٍ ﴿۲۷۷﴾	۲۷۷۔ اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔ اور اللہ ہر سخت ناشکرے (اور) بہت گنہگار کو پسند نہیں کرتا۔
اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۸﴾	۲۷۸۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے اور انہوں نے نماز کو قائم کیا اور زکوٰۃ دی، اُن کے لئے اُن کا اجر اُن کے ربّ کے پاس ہے۔ اور اُن پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۲۷۹﴾	۲۷۹۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو سود میں سے باقی رہ گیا ہے، اگر تم (فی الواقعہ) مومن ہو۔
فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۸۰﴾	۲۸۰۔ اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلانِ جنگ سن لو۔ اور اگر تم توبہ کرو تو تمہارے اصل زر تمہارے ہی رہیں گے۔ نہ تم ظلم کرو گے، نہ تم پر ظلم کیا جائے گا۔
وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَیْسَرَةٍ ؕ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸۱﴾	۲۸۱۔ اور اگر کوئی تنگ دست ہو تو (اسے) آسائش تک مہلت دینی چاہئے۔ اور اگر تم خیرات کر دو تو یہ تمہارے لئے بہت اچھا ہے، اگر تم کچھ علم رکھتے ہو۔

وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۸۲﴾

۲۸۲۔اور اس دن سے ڈرو جس میں تم اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ پھر ہر جان کو جو اُس نے کمایا پورا پورا دیا جائے گا اور وہ ظلم نہیں کئے جائیں گے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ؕ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۪ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ الَّذِىْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ فَاِنْ كَانَ الَّذِىْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ؕ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ؕ وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ وَلَا تَسْـَٔمُوْۤا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰۤى اَجَلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ

۲۸۳۔اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم ایک معیّن مدت تک کے لئے قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو اور چاہیئے کہ تمہارے درمیان لکھنے والا انصاف سے لکھے۔ اور کوئی کاتب اِس سے انکار نہ کرے کہ وہ لکھے۔ پس وہ لکھے جیسا اللہ نے اُسے سکھایا ہے۔ اور وہ لکھوائے جس کے ذمّہ (دوسرے کا) حق ہے، اور اللہ، اپنے ربّ کا تقویٰ اختیار کرے، اور اس میں سے کچھ بھی کم نہ کرے۔ پس اگر وہ جس کے ذمہ (دوسرے کا) حق ہے بیوقوف ہو یا کمزور ہو یا استطاعت نہ رکھتا ہو کہ وہ لکھوائے تو اُس کا ولی (اس کی نمائندگی میں) انصاف سے لکھوائے۔ اور اپنے مَردوں میں سے دو کو گواہ ٹھہرا لیا کرو۔ اور اگر دو مرد میسر نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں (ایسے) گواہوں میں سے جن پر تم راضی ہو۔ (یہ) اس لئے (ہے) کہ ان دو عورتوں میں سے اگر ایک بھول جائے تو دوسری اسے یاد کروا دے۔ اور جب گواہوں کو بلایا جائے تو وہ انکار نہ کریں۔ اور (لین دین) خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اُسے اس کی مقررہ میعاد تک (یعنی مکمل معاہدہ) لکھنے سے اکتاؤ نہیں۔ تمہارا یہ طرزِ عمل خدا کے نزدیک بہت منصفانہ ٹھہرے گا اور شہادت کو قائم کرنے کے لئے بہت مضبوط اقدام ہو گا، اور اس بات کے زیادہ

عِنۡدَ اللّٰهِ وَاَقۡوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدۡنٰۤى اَلَّا تَرۡتَابُوۡۤا اِلَّاۤ اَنۡ تَكُوۡنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيۡرُوۡنَهَا بَيۡنَكُمۡ فَلَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ جُنَاحٌ اَلَّا تَكۡتُبُوۡهَا ؕ وَاَشۡهِدُوۡۤا اِذَا تَبَايَعۡتُمۡ ۖ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيۡدٌ ؕ وَاِنۡ تَفۡعَلُوۡا فَاِنَّهٗ فُسُوۡقٌ ۢ بِكُمۡ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ﴿٢٨٣﴾

قریب ہوگا کہ تم شکوک میں مبتلا نہ ہو۔ (لکھنا فرض ہے) سوائے اس کے کہ وہ دست بدست تجارت ہو جسے تم (اسی وقت) آپس میں لے دے لیتے ہو۔ اس صورت میں تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم اسے نہ لکھو۔ اور جب تم کوئی (لمبی) خرید و فروخت کرو تو گواہ ٹھہرا لیا کرو۔ اور لکھنے والے کو اور گواہ کو (کسی قسم کی کوئی) تکلیف نہ پہنچائی جائے۔ اگر تم نے ایسا کیا تو یقیناً یہ تمہارے لئے بڑے گناہ کی بات ہوگی۔ اور اللہ سے ڈرو جبکہ اللہ ہی تمہیں تعلیم دیتا ہے۔ اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔

وَاِنۡ كُنۡتُمۡ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمۡ تَجِدُوۡا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقۡبُوۡضَةٌ ؕ فَاِنۡ اَمِنَ بَعۡضُكُمۡ بَعۡضًا فَلۡيُؤَدِّ الَّذِى اؤۡتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلۡيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ؕ وَلَا تَكۡتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنۡ يَّكۡتُمۡهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلۡبُهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ عَلِيۡمٌ ﴿٢٨٤﴾ ع ٣٩ ٢ ٧

۲۸۴۔ اور اگر تم سفر پر ہو اور تمہیں کاتب میسر نہ آئے تو کوئی چیز با قبضہ رہن کے طور پر ہی سہی۔ پس اگر تم میں سے کوئی کسی دوسرے کے پاس امانت رکھے تو جس کے پاس امانت رکھوائی گئی ہے اسے چاہئے کہ وہ ضرور اس کی امانت واپس کرے اور اللہ اپنے ربّ کا تقویٰ اختیار کرے۔ اور تم گواہی کو نہ چھپاؤ۔ اور جو کوئی بھی اسے چھپائے گا تو یقیناً اس کا دل گنہگار ہو جائے گا۔ اور اللہ اسے جو تم کرتے ہو خوب جانتا ہے۔

لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَاِنۡ تُبۡدُوۡا مَا فِىۡۤ اَنۡفُسِكُمۡ اَوۡ تُخۡفُوۡهُ يُحَاسِبۡكُمۡ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغۡفِرُ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿٢٨٥﴾

۲۸۵۔ اللہ ہی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ اور خواہ تم اُسے ظاہر کرو جو تمہارے دلوں میں ہے یا اسے چھپاؤ، اللہ اس کے بارہ میں تمہارا محاسبہ کرے گا۔ پس جسے وہ چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا۔ اور اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۗ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۶﴾

۲۸۶۔رسول اس پر ایمان لے آیا جو اس کے ربّ کی طرف سے اس کی طرف اتارا گیا اور مومن بھی۔ (اُن میں سے) ہر ایک ایمان لے آیا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر (یہ کہتے ہوئے کہ) ہم اس کے رسولوں میں سے کسی کے درمیان تفریق نہیں کریں گے۔ اور انہوں نے کہا کہ ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی۔ تیری بخشش کے طلبگار ہیں۔ اے ہمارے ربّ! اور تیری طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۟ وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۷﴾ ع

۲۸۷۔اللہ کسی جان پر اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا۔ اس کے لئے ہے جو اس نے کمایا اور اس کا وبال بھی اسی پر ہے جو اس نے (بدی کا) اکتساب کیا۔ اے ہمارے ربّ! ہمارا مؤاخذہ نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے کوئی خطا ہو جائے۔ اور اے ہمارے ربّ! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا ہم سے پہلے لوگوں پر (ان کے گناہوں کے نتیجہ میں) تُو نے ڈالا۔ اور اے ہمارے ربّ! ہم پر کوئی ایسا بوجھ نہ ڈال جو ہماری طاقت سے بڑھ کر ہو۔ اور ہم سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے۔ اور ہم پر رحم کر۔ تُو ہی ہمارا والی ہے۔ پس ہمیں کافر قوم کے مقابل پر نصرت عطا کر۔

۳۔ آلِ عمران

یہ سورت مدینہ میں ہجرت کے تیسرے سال نازل ہوئی۔بسم اللہ سمیت اس کی دوسوایک آیات ہیں۔

اس میں سورت فاتحہ میں مذکورتیسرے گروہ ضالین کا خصوصیت سے ذکر ہے۔اوراس پہلو سے عیسائیت کے آغاز، حضرت مریم کی پیدائش اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اعجازی پیدائش کا ذکر ملتا ہے۔اس سورت میں حضرت مریم علیہا الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا جو غیر معمولی حسن واحسان کا سلوک تھا اور جس طرح اللہ تعالیٰ غیب سے اُنہیں رزق عطا فرماتا تھا اس کا بھی ذکر ملتا ہے۔معلوم ہوتا ہے کہ حضرت زکریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں پاک اولاد کی جو غیر معمولی خواہش پیدا ہوئی وہ حضرت مریم علیہا الصلوٰۃ والسلام کی پاکیزگی پرغور کے نتیجہ ہی میں عطا ہوئی۔

اس میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات کا بھی اس رنگ میں ذکر ہے کہ بائبل پڑھ کر انسان کو جو غلط فہمیاں پیدا ہوتی ہیں ان سب کا ردّ قرآن کریم نے معجزات کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرما دیا ہے۔اس میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبعی وفات کا بھی ذکر موجود ہے۔

اس سورت میں یہود کے میثاق کے مقابل پر **میثاق النبیین** کا ذکر ملتا ہے جو سب نبیوں سے لیا گیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر تمہارے بعد اللہ تعالیٰ کے ایسے رسول پیدا ہوں جو تمہاری نیک تعلیمات کی تصدیق کرنے والے اور ان پر عمل کرنے والے ہوں تو لازم ہے کہ تمہاری قوم اُن کی مدد کرے۔اور یہ میثاق وہ ہے جس کا سورۃ الاحزاب میں بھی ذکر ہے اور یہ کہ خود حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہی میثاق لیا گیا تھا۔

اس سورت میں اَور امور کے علاوہ مالی قربانی کا فلسفہ بھی بیان ہوا ہے کہ جب تک تم خدا کی راہ میں وہ خرچ نہ کرو جس سے تمہیں محبت ہو اور جو بہترین دکھائی دے اُس وقت تک تمہاری قربانی قبول نہیں ہوسکتی۔

اس سورت میں **بدر** کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس اعجازی فتح کا بھی ذکر ہے جس کے بعد اسلام کی عظیم الشان فتوحات کا دور شروع ہوتا ہے اور **اُحد** کا بھی ذکر ہے کہ کس طرح حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قربانی کی یاد تازہ کرتے ہوئے صحابہ بھیڑ بکریوں کی طرح ذبح کئے گئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن نہیں چھوڑا۔

☆☆☆

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ مَدَنِيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ مِائَتَا اٰيَةٍ وَّ اٰيَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

ا۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

الٓمّٓ ﴿۲﴾

۲۔ أَنَا اللّٰهُ أَعْلَمُ : میں اللہ سب سے زیادہ جاننے والا ہوں۔

اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ﴿۳﴾

۳۔ اللّٰہ ! اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ ہمیشہ زندہ رہنے والا (اور) قائم بالذّات ہے۔

نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿۴﴾

۴۔ اس نے تجھ پر کتاب حق کے ساتھ اُتاری ہے اُس کی تصدیق کرتی ہوئی جو اس کے سامنے ہے اور اُسی نے تورات اور انجیل کو اتارا۔

مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۵﴾

۵۔ اس سے پہلے، لوگوں کے لئے ہدایت کے طور پر اور اُسی نے فرقان نازل کیا۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی آیات کا انکار کیا ان کے لئے سخت عذاب (مقدر) ہے۔ اور اللہ کامل غلبہ والا (اور) انتقام لینے والا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ﴿۶﴾

۶۔ یقیناً اللہ وہ ہے جس پر کوئی چیز زمین میں ہو یا آسمان میں ہو چھپی نہیں رہتی۔

هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۷﴾

۷۔ وہی ہے جو تمہیں رِحموں میں جیسی صورت میں چاہے ڈھالتا ہے۔ کوئی معبود نہیں مگر وہی، کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ

۸۔ وہی ہے جس نے تجھ پر کتاب اُتاری اُسی میں سے محکم آیات بھی ہیں، وہ کتاب کی ماں ہیں۔ اور کچھ دوسری متشابہ (آیات) ہیں۔ پس وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ فتنہ چاہتے ہوئے اور اس

فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ ⑧

کی تاویل کی خاطر اُس میں سے اس کی پیروی کرتے ہیں جو باہم مشابہ ہے حالانکہ اللہ کے سوا اور اُن کے سوا جو علم میں پختہ ہیں کوئی اُس کی تاویل نہیں جانتا۔ وہ کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لے آئے، سب ہمارے ربّ کی طرف سے ہے۔ اور عقل مندوں کے سوا کوئی نصیحت نہیں پکڑتا۔ (۱)

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ⑨

۹۔ اے ہمارے ربّ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو۔ اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

رَبَّنَاۤ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ⑩ ع

۱۰۔ اے ہمارے ربّ! تُو یقیناً لوگوں کو جمع کرنے والا ہے اس دن کے لئے جس میں کوئی شک نہیں۔ یقیناً اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ⑪

۱۱۔ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ان کے اموال اور ان کی اولاد اللہ کے مقابل پر اُن کے کسی کام نہیں آئیں گے اور یہی وہ لوگ ہیں جو آگ کا ایندھن ہیں۔

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ⑫

۱۲۔ فرعون کی قوم کے طرزِ عمل کی طرح اور ان لوگوں کی طرح جو ان سے پہلے تھے۔ انہوں نے ہماری آیات کو جھٹلا دیا تو اللہ نے ان کے گناہوں کی وجہ سے ان کو پکڑ لیا۔ اور اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔

---

(۱) قرآن کریم کی بعض آیات ان معنوں میں محکمات ہیں کہ ان کے کوئی غلط معنی کئے ہی نہیں جاسکتے۔ لیکن بعض متشابہ آیات کی تاویل میں یہ احتمال رہتا ہے کہ ان سے غلط استنباط نہ کر دیا جائے۔ اگر محکم آیات کی طرف اس غلط تاویل کو لوٹایا جائے تو محکم آیات اس کو ردّ کر دیتی ہیں اس لئے ان کو اُمُّ الکتاب بھی فرمایا گیا۔

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ اُن سے کہہ دے جنہوں نے کفر کیا کہ تم ضرور مغلوب کئے جاؤ گے اور جہنم کی طرف اکٹھے لے جائے جاؤ گے۔ اور وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے۔

قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ؕ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ؕ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿۱۴﴾

۱۴۔ یقیناً اُن دو گروہوں میں تمہارے لئے ایک بڑا نشان تھا جن کی مڈھ بھیڑ ہوئی۔ ایک گروہ اللہ کی خاطر لڑ رہا تھا اور دوسرا کافر تھا۔ وہ انہیں ظاہری نظر میں اپنے سے دوگنا دیکھ رہے تھے۔ اور اللہ جس کی چاہے اپنی نصرت سے تائید کرتا ہے۔ یقیناً اس میں اہلِ بصیرت کے لئے ضرور ایک بڑی عبرت ہے۔

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ لوگوں کے لئے طبعاً پسند کی جانے والی چیزوں کی یعنی عورتوں کی اور اولاد کی اور ڈھیروں ڈھیر سونے چاندی کی اور امتیازی نشان کے ساتھ داغے ہوئے گھوڑوں کی اور مویشیوں اور کھیتیوں کی محبت خوبصورت کر کے دکھائی گئی ہے۔ یہ دنیوی زندگی کا عارضی سامان ہے۔ اور اللہ وہ ہے جس کے پاس بہت بہتر لوٹنے کی جگہ ہے۔

قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۚ﴿۱۶﴾

۱۶۔ تُو کہہ دے کہ کیا میں تمہیں ان سے بہتر چیزوں کی خبر دوں؟ ان کے لئے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں ان کے ربّ کے پاس ایسے باغات ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں، اور پاک کئے ہوئے جوڑے ہیں اور اللہ کی طرف سے رضوان ہے۔ اور اللہ بندوں پر گہری نظر رکھنے والا ہے۔

اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا

۱۷۔ (یہ اُن کے لئے ہے) جو لوگ کہتے ہیں اے

ذُنُوْبَنَا وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۷﴾

ہمارے ربّ! یقیناً ہم ایمان لے آئے۔ پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ (یہ باغات ان کے لئے ہیں) جو صبر کرنے والے ہیں اور سچ بولنے والے ہیں اور فرمانبرداری کرنے والے ہیں اور خرچ کرنے والے ہیں اور صبح کے وقت استغفار کرنے والے ہیں۔

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ؕ﴿۱۹﴾

نصف

۱۹۔ اللہ انصاف پر قائم رہتے ہوئے شہادت دیتا ہے کہ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور فرشتے بھی اور اہلِ علم بھی (یہی شہادت دیتے ہیں)۔ کوئی معبود نہیں مگر وہی کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا۔

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ یقیناً دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔ اور اُن لوگوں نے جنہیں کتاب دی گئی اختلاف نہیں کیا مگر آپس میں سرکشی کرتے ہوئے اس کے بعد کہ اُن کے پاس علم آ چکا تھا۔ اور جو اللہ کی آیات کا انکار کرتا ہے تو اللہ یقیناً حساب (لینے) میں بہت تیز ہے۔

فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۱﴾

ع ۲ / ۱۱

۲۱۔ پس اگر وہ تجھ سے جھگڑا کریں تو کہہ دے کہ میں تو اپنی توجہ خالصۃً اللہ کی رضا کے تابع کر چکا ہوں اور وہ بھی جنہوں نے میری پیروی کی۔ اور ان سے کہہ دے جنہیں کتاب دی گئی اور ان سے بھی جو بے علم ہیں کہ کیا تم اسلام لے آئے ہو؟ پس اگر وہ اسلام لے آئے ہیں تو یقیناً وہ ہدایت پا چکے۔ اور اگر وہ پیٹھ پھیر لیں تو تجھ پر صرف (پیغام) پہنچانا فرض ہے۔ اور اللہ بندوں پر گہری نظر رکھنے والا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ

۲۲۔ یقیناً وہ لوگ جو اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں اور نبیوں کی ناحق سخت مخالفت کرتے ہیں اور لوگوں

يَأْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۲﴾

میں سے اُن کی بھی شدید مخالفت کرتے ہیں جو انصاف کا حکم دیتے ہیں تو انہیں دردناک عذاب کی بشارت دیدے۔ ﴿۱﴾

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا میں بھی ضائع ہو گئے اور آخرت میں بھی۔ اور ان کے کوئی مددگار نہیں ہوں گے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ کیا تُو نے اُن کی طرف نظر نہیں دوڑائی جنہیں کتاب میں سے ایک حصہ دیا گیا تھا۔ انہیں اللہ کی کتاب کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے پھر بھی ان میں سے ایک فریق پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے اور وہ اِعراض کرنے والے ہوتے ہیں۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۪ وَغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۵﴾

۲۵۔(ان کی) یہ حالت اس لئے ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہمیں آگ ہرگز نہیں چھوئے گی مگر گنتی کے چند دن۔ اور اُن کو اُن کے دین کے معاملہ میں دھوکہ میں ڈال دیا اس نے جو وہ افترا کیا کرتے تھے۔

فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۫ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾

۲۶۔ پس کیا حال ہوگا ان کا جب ہم انہیں ایک ایسے دن کے لئے اکٹھا کریں گے جس میں کوئی شک نہیں اور ہر جان کو اس کا پورا بدلہ دیا جائے گا جو اس نے کمایا اور وہ کوئی ظلم نہیں کئے جائیں گے۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۫ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۭ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۭ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ تُو کہہ دے اے میرے اللہ! سلطنت کے مالک! تُو جسے چاہے فرمانروائی عطا کرتا ہے اور جس سے چاہے فرمانروائی چھین لیتا ہے۔ اور تُو جسے چاہے عزت بخشتا ہے اور جسے چاہے ذلیل کر دیتا ہے۔ خیر تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ یقیناً تُو ہر چیز پر جسے تُو چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

﴿۱﴾ قتل کے معنے سخت مخالفت اور بائیکاٹ کے بھی ہیں۔ دیکھیں لسان العرب۔

تُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ وَ تُخْرِجُ الْحَىَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢٨﴾

۲۸۔ تُو رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اور تُو مُردہ سے زندہ نکالتا ہے اور زندہ سے مُردہ نکالتا ہے۔ اور تُو جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق عطا کرتا ہے۔

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِىْ شَىْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ؕ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿٢٩﴾

۲۹۔ مومن، مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ پکڑیں۔ اور جو کوئی ایسا کرے گا تو وہ اللہ سے بالکل کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ سوائے اس کے کہ تم ان سے پوری طرح محتاط رہو۔ اور اللہ تمہیں اپنے آپ سے خبردار کرتا ہے۔ اور اللہ ہی کی طرف لَوٹ کر جانا ہے۔

قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِىْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٣٠﴾

۳۰۔ تُو کہہ دے خواہ تم اسے چھپاؤ جو تمہارے سینوں میں ہے یا اسے ظاہر کرو اللہ اسے جان لے گا۔ اور وہ جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ اور اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

یَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚۛ وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚۛ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًاۢ بَعِيْدًا ؕ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿٣١﴾ ع

معانقة ؛ عند المتأخرين

ع ٣ ١١

۳۱۔ جس دن ہر جان جو نیکی بھی اُس نے کی ہوگی اُسے اپنے سامنے حاضر پائے گی اور اُس بدی کو بھی جو اُس نے کی ہوگی۔ وہ تمنا کرے گی کہ کاش اس کے اور اس (بدی) کے درمیان بہت دُور کا فاصلہ ہوتا۔ اور اللہ تمہیں اپنے آپ سے خبردار کرتا ہے۔ حالانکہ اللہ بندوں سے بہت مہربانی سے پیش آنے والا ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ

۳۲۔ تُو کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو

يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۳۲

میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا، اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝۳۳

۳۳۔ تُو کہہ دے اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی۔ پس اگر وہ پھر جائیں تو یقیناً اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓي اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ۝۳۴

۳۴۔ یقیناً اللہ نے آدم اور نوح اور آلِ ابراہیم اور آلِ عمران کو سب جہانوں کے مقابل پر چُن لیا۔

ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۳۵

۳۵۔ ان میں سے بعض بعض کی ذُرّیت میں سے ہیں اور اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّىْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِىْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّىْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۳۶

۳۶۔ جب عمران کی ایک عورت نے کہا اے میرے ربّ! جو کچھ بھی میرے پیٹ میں ہے یقیناً وہ میں نے تیری نذر کر دیا (دنیا کے جھمیلوں سے) آزاد کرتے ہوئے۔ پس تُو مجھ سے قبول کر لے۔ یقیناً تُو ہی بہت سننے والا (اور) بہت جاننے والا ہے۔

فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّىْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰى ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ۭ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى ۚ وَاِنِّىْ سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَاِنِّىْٓ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝۳۷

۳۷۔ پس جب اُس نے اُسے جنم دیا تو اس نے کہا اے میرے ربّ! میں نے تو بچی کو جنم دیا ہے۔ جبکہ اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ اس نے کس چیز کو جنم دیا تھا۔ اور نر مادہ کی طرح نہیں ہوتا۔ اور (اس عمران کی عورت نے کہا) یقیناً میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے، اور میں اسے اور اس کی نسل کو راندۂ درگاہ شیطان سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔ (۱)

---

(۱) جب عمران کی عورت نے اپنے ہاں پیدا ہونے والی بچی (حضرت مریم) کے بارہ میں کہا کہ یہ تو لڑکی ہے حالانکہ میں نے خدا تعالیٰ سے لڑکا مانگا تھا تو اللہ تعالیٰ جواباً فرماتا ہے کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ لڑکا اور لڑکی الگ الگ ہوتے ہیں مگر یہ بچی جو تمہیں عطا کی گئی ہے یہ عام لڑکیوں کی طرح نہیں بلکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے یہ صلاحیت رکھ دی ہے کہ بغیر ازدواجی تعلقات کے اس کا بچہ پیدا ہو سکتا ہے۔

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّ اَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّ كَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۚ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۸﴾

۳۸۔ پس اس کے ربّ نے اُسے ایک حسین قبولیت کے ساتھ قبول کر لیا اور اس کی اَحسن رنگ میں نشو و نما کی اور زکریا کو اس کا کفیل ٹھہرایا۔ جب کبھی بھی زکریا اس کے پاس محراب میں داخل ہوا تو اس نے اس کے پاس کوئی رزق پایا۔ اس نے کہا اے مریم! تیرے پاس یہ کہاں سے آتا ہے؟ اس نے (جواباً) کہا یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ یقیناً اللہ جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے۔

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۹﴾

۳۹۔ اس موقع پر زکریا نے اپنے ربّ سے دعا کی اے میرے ربّ! مجھے اپنی جناب سے پاکیزہ ذریّت عطا کر۔ یقیناً تُو بہت دعا سننے والا ہے۔

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّ حَصُوْرًا وَّ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۴۰﴾

۴۰۔ پس فرشتوں نے اسے آواز دی جبکہ وہ محراب میں کھڑا عبادت کر رہا تھا کہ اللہ تجھے یحیٰی کی خوشخبری دیتا ہے جو اللہ کے ایک عظیم کلمہ کی تصدیق کرنے والا ہو گا اور وہ سردار اور اپنے نفس کی پوری حفاظت کرنے والا، اور صالحین میں سے ایک نبی ہو گا۔

قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّ قَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ﴿۴۱﴾

۴۱۔ اس نے کہا اے میرے ربّ! میرے کیسے بیٹا ہو گا جبکہ مجھے بڑھاپے نے آ لیا ہے اور میری بیوی بانجھ ہے۔ اس نے کہا اسی طرح اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ

۴۲۔ اس نے کہا اے میرے ربّ! میرے لئے کوئی نشان مقرر کر دے۔ اس نے کہا تیرا نشان یہ ہے کہ اشاروں کے سوا تُو تین دن لوگوں سے بات نہ کرے۔

وَ اذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّ سَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۝۴۱ ع

اور اپنے ربّ کو بہت کثرت سے یاد کر اور تسبیح کر شام کو بھی اور صبح کو بھی۔

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ۝۴۳

۴۳۔ اور جب فرشتوں نے کہا اے مریم! یقیناً اللہ نے تجھے چُن لیا ہے اور تجھے پاک کر دیا ہے اور تجھے سب جہانوں کی عورتوں پر فضیلت بخشی ہے۔

يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝۴۴

۴۴۔ اے مریم! اپنے ربّ کی فرمانبردار ہو جا اور سجدہ کر اور جھکنے والوں کے ہمراہ جھک جا۔

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۪ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۝۴۵

۴۵۔ یہ غیب کی خبروں میں سے ہے جو ہم تیری طرف وحی کر رہے ہیں اور تُو ان کے پاس نہیں تھا جبکہ وہ اس امر پر قرعہ ڈال رہے تھے کہ ان میں سے کون مریم کی کفالت کرے۔ اور تُو اُن کے پاس نہیں تھا جب وہ (اس بارہ میں) جھگڑ رہے تھے۔

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝۴۶

۴۶۔ جب فرشتوں نے کہا اے مریم! یقیناً اللہ تجھے اپنی طرف سے ایک پاک کلمہ کی بشارت دیتا ہے جس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوگا۔ دنیا اور آخرت میں وجیہ اور مقرّبین میں سے ہوگا۔ (۱)

(۱) یہاں کلمۃ سے مراد اللہ تعالیٰ کا کُنْ فرمانا ہے مگر عیسائیوں کی طرف سے یہ ترجمہ کیا جاتا ہے کہ صرف مسیح اللہ کا کلمہ تھا، باقی سارے انبیاء اس سے ادنیٰ تھے۔ وہ بائیبل کی اس آیت سے استدلال کرتے ہیں کہ ابتداء میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا (یوحنا باب ۱ آیت ۱)۔ قرآن کریم اس کا عظیم الشان ردّ سورہ کہف کے آخر میں بیان کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے تو اتنے کلمات ہیں کہ اگر سمندر سیاہی بن جائے اور ویسے اور سمندر بھی آ جائیں تو اللہ تعالیٰ کے کلمات ختم نہیں ہو سکتے۔ پس کلمۃ کے غلط معنی مراد لے کر مسیح کو مافوق البشر بیان کیا گیا۔

وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٤٧﴾

۴۷۔ اور وہ لوگوں سے کلام کرے گا پنگھوڑے میں اور ادھیڑ عمر میں اور پاکبازوں میں سے ہوگا۔ ﴿۱﴾

قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ۭ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۭ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٤٨﴾

۴۸۔ اس نے کہا اے میرے ربّ! میرے کیسے بیٹا ہوگا جبکہ کسی بشر نے مجھے نہیں چھوا۔ اس نے کہا اسی طرح اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ جب وہ کسی امر کا فیصلہ کر لے تو اسے صرف یہ کہتا ہے کہ ’’ہو جا‘‘ تو وہ ہونے لگتا ہے اور ہو کر رہتا ہے۔

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿٤٩﴾ۚ

۴۹۔ اور وہ اُسے کتاب اور حکمت کی تعلیم دے گا اور تورات اور انجیل کی۔

وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۙ اَنِّىْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّىْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـــَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًاۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْىِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِيْ بُيُوْتِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

۵۰۔ اور وہ رسول ہوگا بنی اسرائیل کی طرف (یہ پیغام دیتے ہوئے) کہ میں تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے ایک نشان لے کر آیا ہوں کہ میں تمہارے لئے مٹی سے پرندے کی طرز پر پیدا کروں گا۔ پھر میں اس میں پھونکوں گا تو (معاً) وہ اللہ کے حکم سے پرندہ (یعنی طیرِ روحانی) بن جائے گا۔ اور میں پیدائشی اندھے اور مبروص کو شفا بخشوں گا۔ اور میں اللہ کے حکم سے (روحانی) مُردوں کو زندہ کروں گا۔ اور میں تمہیں بتاؤں گا کہ تم کیا کھاؤ گے اور اپنے گھروں میں کیا جمع کرو گے۔ یقیناً اس میں تمہارے لئے ایک بڑا نشان

﴿۱﴾ اس آیت کی ایک تفسیر یہ بیان کی جاتی ہے کہ وہ پنگھوڑے میں بھی کلام کیا کرتا تھا اور رسالت کا دعویدار تھا۔ اگر ایسی بات ہوتی تو یہود یقیناً اس کو بچپن میں ہی قتل کر دیتے۔ دراصل پنگھوڑے میں وہ اپنی رؤیا بیان کیا کرتا تھا اور پنگھوڑے میں کھیلنے والے چھوٹے بچے اچھی خوابیں دیکھ بھی سکتے ہیں اور سنا بھی سکتے ہیں۔ لیکن رسالت آپ کو ادھیڑ عمر میں عطا ہوئی اور اس وقت یہود نے مخالفت شروع کر دی۔

لَاٰیَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝۵۰

ہے اگر تم ایمان لانے والے ہو۔ ①

وَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ لِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِیْ حُرِّمَ عَلَیْكُمْ وَ جِئْتُكُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ ۝۵۱

۵۱۔ اور اُس کے مصدّق کے طور پر آیا ہوں جو تورات میں سے میرے سامنے ہے تاکہ میں ان چیزوں میں سے جو تم پر حرام کر دی گئی تھیں بعض تمہارے لئے حلال قرار دے دوں۔ اور میں تمہارے ربّ کی طرف سے تمہارے پاس ایک (بڑا) نشان لے کر آیا ہوں۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔

اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ۝۵۲

۵۲۔ یقیناً اللہ میرا بھی ربّ ہے اور تمہارا بھی ربّ ہے۔ پس اسی کی عبادت کرو (اور) یہی سیدھا راستہ ہے۔

فَلَمَّاۤ اَحَسَّ عِیْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ اشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝۵۳

۵۳۔ پس جب عیسیٰ نے اُن میں انکار (کا رجحان) محسوس کیا تو اس نے کہا کون اللہ کی طرف (بلانے میں) میرے انصار ہوں گے؟ حواریوں نے کہا ہم اللہ کے انصار ہیں، ہم اللہ پر ایمان لے آئے ہیں اور تُو گواہ بن جا کہ ہم فرمانبردار ہیں۔

رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا بِمَاۤ اَنْزَلْتَ وَ اتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِیْنَ ۝۵۴

۵۴۔ اے ہمارے ربّ! ہم اس پر ایمان لے آئے جو تُو نے اُتارا اور ہم نے رسول کی پیروی کی۔ پس ہمیں (حق کی) گواہی دینے والوں میں لکھ دے۔

وَ مَكَرُوْا وَ مَكَرَ اللّٰهُ وَ اللّٰهُ خَیْرُ الْمٰكِرِیْنَ ۝۵۵ ع ۱۳

۵۵۔ اور انہوں نے (یعنی مسیح کے منکروں نے بھی) تدبیر کی اور اللہ نے بھی تدبیر کی۔ اور اللہ تدبیر کرنے والوں میں بہترین ہے۔

① اس آیت میں تمام کلمات تعبیر طلب ہیں۔ مٹی کو پھونک کر اڑنے والا پرندہ بنا دینا اس بات کی تمثیل ہے کہ حضرت مسیحؑ کے دَم سے ارضی لوگ روحانی رفعتوں میں پرواز کرنے لگے۔ اسی طرح پیدائشی برص والے اور اندھے وہ لوگ ہیں جن کے دل کوڑھی ہوں اور کچھ نہ دیکھ سکیں جیسا کہ قرآن کریم کی بکثرت آیات سے پتہ چلتا ہے کہ اندھوں سے مراد ظاہری اندھے نہیں بلکہ دل کے اندھے ہیں۔ مُردوں کو زندہ کرنے سے بھی یہی مراد ہے کہ روحانی مردوں کو روحانی زندگی عطا کی جائے۔ اُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ ...... سے مُراد غالباً کھانے پینے کی تعلیم ہے اور یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ اپنی قوم کو ہدایات دیا کرتے تھے کہ کیا چیز کھاؤ اور کس سے احتراز کرو۔

اِذۡ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیۡسٰۤی اِنِّیۡ مُتَوَفِّیۡکَ وَ رَافِعُکَ اِلَیَّ وَ مُطَہِّرُکَ مِنَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَ جَاعِلُ الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡکَ فَوۡقَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ ۚ ثُمَّ اِلَیَّ مَرۡجِعُکُمۡ فَاَحۡکُمُ بَیۡنَکُمۡ فِیۡمَا کُنۡتُمۡ فِیۡہِ تَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۵۶﴾

۵۶۔ جب اللہ نے کہا اے عیسیٰ! یقیناً میں تجھے وفات دینے والا ہوں اور اپنی طرف تیرا رفع کرنے والا ہوں اور تجھے ان لوگوں سے نتھار کر الگ کرنے والا ہوں جو کافر ہوئے، اور ان لوگوں کو جنہوں نے تیری پیروی کی ہے ان لوگوں پر جنہوں نے انکار کیا ہے قیامت کے دن تک بالا دست کرنے والا ہوں۔ پھر میری ہی طرف تمہارا لوٹ کر آنا ہے جس کے بعد میں تمہارے درمیان اُن باتوں کا فیصلہ کروں گا جن میں تم اختلاف کیا کرتے تھے۔ ﴿۱﴾

فَاَمَّا الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا فَاُعَذِّبُہُمۡ عَذَابًا شَدِیۡدًا فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ ۫ وَ مَا لَہُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِیۡنَ ﴿۵۷﴾

۵۷۔ پس جہاںتک ان لوگوں کا تعلق ہے جنہوں نے کفر کیا تو اُن کو میں اِس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی شدید عذاب دوں گا اور ان کے کوئی مددگار نہیں ہوں گے۔

وَ اَمَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُوَفِّیۡہِمۡ اُجُوۡرَہُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۵۸﴾

۵۸۔اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے تو اُن کو وہ اُن کے بھرپور اَجر دے گا۔اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

ذٰلِکَ نَتۡلُوۡہُ عَلَیۡکَ مِنَ الۡاٰیٰتِ وَ الذِّکۡرِ الۡحَکِیۡمِ ﴿۵۹﴾

۵۹۔ یہ ہے وہ جسے ہم آیات اور حکمت والے ذکر میں سے تیرے سامنے پڑھتے ہیں۔

اِنَّ مَثَلَ عِیۡسٰی عِنۡدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَہٗ مِنۡ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُنۡ فَیَکُوۡنُ ﴿۶۰﴾

۶۰۔ یقیناً عیسیٰ کی مثال اللہ کے نزدیک آدم کی مثال کی سی ہے۔ اسے اس نے مٹی سے پیدا کیا پھر اسے کہا کہ ''ہو جا'' تو وہ ہونے لگا (اور ہو کر رہا)۔ ﴿۲﴾

﴿۱﴾ یہاں مُتَوَفِّیۡکَ پہلے آیا ہے اور رَافِعُکَ بعد میں آیا ہے۔ اگرچہ رَافِعُکَ سے مراد درجہ کی بلندی ہوتی ہے لیکن جو اصرار کرتے ہیں کہ اس سے جسمانی رفع مراد ہے ان کے خلاف یہ محکم دلیل ہے کہ پہلے وفات ہوئی، بعد میں اٹھائے گئے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ یہاں روحانی رفعت مراد ہے۔

﴿۲﴾ حضرت آدمؑ کے ساتھ حضرت عیسیٰ کی مثال اس لئے دی گئی ہے کہ حضرت آدم بھی آغاز میں اللہ تعالیٰ کے قول کُنۡ کے نتیجہ میں مٹی سے پیدا ہوئے تھے، اس کے باوجود وہ انسان ہی تھے۔ حضرت عیسیٰ بھی خدا تعالیٰ کے فرمان کُنۡ کے نتیجہ میں پیدا ہوئے ہیں اس لئے آپ بھی انسان ہی ہیں۔

یہاں کُنۡ فَیَکُوۡنُ سے تخلیق انسانی کی ابتدا کی طرف اشارہ ہے اور مراد یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو فرمایا ''ہو جا'' تو وہ ہونے لگا اور اس کے لئے مقدر تھا کہ اپنی تخلیق کی تکمیل کو پہنچنے تک ہوتا رہے۔

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۶۱﴾

۶۱۔ (یہ یقیناً) حق ہے تیرے ربّ کی طرف سے۔ پس تُو شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ۟ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۲﴾

۶۲۔ پس جو تجھ سے اس بارے میں اس کے بعد بھی جھگڑا کرے کہ تیرے پاس علم آ چکا ہے تو کہہ دے: آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور تمہارے بیٹوں کو بھی اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو بھی اور اپنے نفوس کو اور تمہارے نفوس کو بھی۔ پھر ہم مباہلہ کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں۔

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶۳﴾

۶۳۔ یقیناً یہی سچا بیان ہے۔ اور اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ اور یقیناً اللہ ہی ہے جو کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿۶۴﴾ ع

۶۴۔ پس اگر وہ پھر جائیں تو یقیناً (جان لو کہ) اللہ مفسدوں کو خوب جانتا ہے۔

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿۶۵﴾

۶۵۔ تُو کہہ دے اے اہل کتاب! اس کلمہ کی طرف آ جاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے اور نہ ہی کسی چیز کو اُس کا شریک ٹھہرائیں گے اور ہم میں سے کوئی کسی دوسرے کو اللہ کے سوا ربّ نہیں بنائے گا۔ پس اگر وہ پھر جائیں تو تم کہہ دو کہ گواہ رہنا کہ یقیناً ہم مسلمان ہیں۔

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۶﴾

۶۶۔ اے اہلِ کتاب! تم ابراہیم کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو حالانکہ تورات اور انجیل نہیں اُتاری گئیں مگر اُس کے بعد۔ پس کیا تم عقل نہیں کرتے؟

هَاَنۡتُمۡ هٰۤؤُلَاۤءِ حَاجَجۡتُمۡ فِيۡمَا لَـكُمۡ بِهٖ عِلۡمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوۡنَ فِيۡمَا لَيۡسَ لَـكُمۡ بِهٖ عِلۡمٌ‌ ؕ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ وَاَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۶۷﴾

۶۷۔ سنو! تم ایسے لوگ ہو کہ اُس بارہ میں جھگڑتے ہو جس کا تمہیں علم ہے۔ تو پھر ایسی باتوں میں کیوں جھگڑتے ہو جن کا تمہیں کوئی علم ہی نہیں۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

مَا كَانَ اِبۡرٰهِيۡمُ يَهُوۡدِيًّا وَّلَا نَصۡرَانِيًّا وَّلٰـكِنۡ كَانَ حَنِيۡفًا مُّسۡلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿۶۸﴾

۶۸۔ ابراہیم نہ تو یہودی تھا نہ نصرانی بلکہ وہ تو (ہمیشہ اللہ کی طرف) جھکنے والا فرمانبردار تھا۔ اور وہ (ہرگز) مشرکوں میں سے نہیں تھا۔

اِنَّ اَوۡلَى النَّاسِ بِاِبۡرٰهِيۡمَ لَـلَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡهُ وَهٰذَا النَّبِىُّ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا‌ ؕ وَاللّٰهُ وَلِىُّ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۶۹﴾

۶۹۔ یقیناً ابراہیم سے قریب تر تو وہی لوگ ہیں جنہوں نے اس کی پیروی کی اور یہ نبی بھی اور وہ لوگ بھی جو (اس پر) ایمان لائے۔ اور اللہ مومنوں کا ولی ہے۔

وَدَّتۡ طَّآٮِٕفَةٌ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ لَوۡ يُضِلُّوۡنَكُمۡ ؕ وَمَا يُضِلُّوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡفُسَهُمۡ وَمَا يَشۡعُرُوۡنَ ﴿۷۰﴾

۷۰۔ اہلِ کتاب میں سے ایک گروہ چاہتا ہے کہ کاش وہ تمہیں گمراہ کر سکیں۔ اور وہ گمراہ نہیں کر سکیں گے مگر اپنے آپ کو۔ اور وہ شعور نہیں رکھتے۔

يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لِمَ تَكۡفُرُوۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنۡتُمۡ تَشۡهَدُوۡنَ ﴿۷۱﴾

۷۱۔ اے اہل کتاب! تم اللہ کے نشانوں کو کیوں جھٹلاتے ہو جبکہ تم دیکھ رہے ہو۔

يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لِمَ تَلۡبِسُوۡنَ الۡحَـقَّ بِالۡبَاطِلِ وَتَكۡتُمُوۡنَ الۡحَـقَّ وَاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۷۲﴾ ع ۸ ۷ ۱۵

۷۲۔ اے اہلِ کتاب! تم حق کو باطل کے ساتھ کیوں مشتبہ کرتے ہو اور تم حق چھپاتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو۔

وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۷۳﴾

۷۳۔ اور اہلِ کتاب میں سے ایک گروہ نے کہا کہ اس پر جو مومنوں پر اُتارا گیا ہے دن کے پہلے حصّہ میں ایمان لے آؤ اور اس کے آخر پر انکار کر دو شاید کہ وہ رجوع کر جائیں۔

وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ اَوْ يُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۷۴﴾

۷۴۔اور کسی کی بات پر ایمان نہ لاؤ سوائے اس کے جو تمہارے دین کی پیروی کرے۔ تُو کہہ دے کہ یقیناً ہدایت تو اللہ ہی کی ہدایت ہے۔ یہ (ضروری نہیں) کہ کسی کو وہی کچھ دیا جائے جیسا تمہیں دیا گیا یا (اگر نہ دیا جائے تو گویا اُن کا حق ہو جائے گا کہ) وہ تمہارے ربّ کے حضور تم سے جھگڑا کریں۔ تُو کہہ دے یقیناً فضل اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ اسے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بہت وسعت بخشنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۵﴾

۷۵۔ وہ اپنی رحمت کے لئے جس کو چاہے خاص کر لیتا ہے اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔

وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِى الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۶﴾

۷۶۔ اور اہلِ کتاب میں سے وہ بھی ہے کہ اگر تُو ڈھیروں ڈھیر امانت بھی اس کے پاس رکھوا دے تو وہ ضرور تجھے واپس کر دے گا۔ اور اُن میں ایسا بھی ہے کہ اگر تُو اس کو ایک دینار بھی دے تو وہ اسے تجھے واپس نہیں کرے گا سوائے اس کے کہ تُو اُس پر نگران کھڑا رہے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم پر اُمّیّوں کے بارہ میں کوئی (الزام کی) راہ نہیں۔ اور وہ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں جبکہ وہ (اس بات کو) جانتے ہیں۔

بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝٧٧

۷۷۔ ہاں، کیوں نہیں! جس نے بھی اپنے عہد کو پورا کیا اور تقویٰ اختیار کیا تو اللہ متقیوں سے محبت کرنے والا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۠ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝٧٨

۷۸۔ یقیناً وہ لوگ جو اللہ کے عہدوں اور اپنی قسموں کو معمولی قیمت میں بیچ دیتے ہیں یہی ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا اور اللہ نہ ان سے کلام کرے گا اور نہ قیامت کے دن ان پر نظر ڈالے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا۔ اور ان کے لئے دردناک عذاب (مقدر) ہے۔

وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝٧٩

۷۹۔ اور یقیناً ان (اہلِ کتاب) میں ایک گروہ ایسا بھی ہے جو کتاب پڑھتے وقت اپنی زبانوں کو بَل دیتا ہے تاکہ تم اسے کتاب میں سے سمجھو حالانکہ وہ کتاب میں سے نہیں۔ اور وہ کہتے ہیں کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے جبکہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں۔ اور وہ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں باوجودیکہ وہ جانتے ہیں۔

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّىْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ۙ۝٨٠

۸۰۔ کسی بشر کے لئے یہ ممکن نہیں کہ اللہ اُسے کتاب اور حکمت اور نبوت دے پھر وہ لوگوں سے یہ کہے کہ اللہ کے علاوہ میری عبادت کرنے والے بن جاؤ۔ بلکہ (وہ تو یہی کہتا ہے کہ) ربّانی ہوجاؤ، بوجہ اس کے کہ تم کتاب پڑھاتے ہو اور بوجہ اس کے کہ تم (اُسے) پڑھتے ہو۔

وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾ ع

۸۱۔ اور نہ وہ تمہیں یہ حکم دے سکتا ہے کہ تم فرشتوں اور نبیوں کو ہی ربّ بنا بیٹھو۔ کیا وہ تمہیں کفر کی تعلیم دے گا بعد اس کے کہ تم فرمانبردار ہو چکے ہو۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۲﴾

۸۲۔ اور جب اللہ نے نبیوں کا میثاق لیا کہ جبکہ میں تمہیں کتاب اور حکمت دے چکا ہوں پھر اگر کوئی ایسا رسول تمہارے پاس آئے جو اس بات کی تصدیق کرنے والا ہو جو تمہارے پاس ہے تو تم ضرور اس پر ایمان لے آؤ گے اور ضرور اس کی مدد کرو گے۔ کہا کیا تم اقرار کرتے ہو اور اس بات پر مجھ سے عہد باندھتے ہو؟ انہوں نے کہا (ہاں) ہم اقرار کرتے ہیں۔ اس نے کہا پس تم گواہی دو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔ (۱)

فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۸۳﴾

۸۳۔ پس جو کوئی اس کے بعد پھر جائے تو یہی ہیں جو فاسق لوگ ہیں۔

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿۸۴﴾

۸۴۔ کیا اللہ کے دین کے سوا وہ کچھ پسند کریں گے جبکہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے طوعاً و کرہاً اس کا فرمانبردار ہو چکا ہے۔ اور وہ اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

---

(۱) قرآن کریم میں دو میثاقوں کا ذکر ہے ایک بنی اسرائیل کے میثاق کا اور ایک نبیوں کے میثاق کا جو آنحضرت ﷺ سے بھی لیا گیا تھا (الاحزاب:۸)۔ اس کا مرکزی نقطہ یہ ہے کہ جب تمہارے پاس کوئی رسول آئیں جو وہی باتیں کہیں جو تم کہتے تھے تو اقرار کرو کہ ہرگز ان کا انکار نہیں کرو گے بلکہ تصدیق کرو گے۔ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ نبیوں کی طرف تو رسول مبعوث نہیں ہوتے، ان کی قوموں کے پاس رسول آتے ہیں۔ پس یہی مراد ہے کہ اپنی قوم کو نصیحت کرتے رہیں کہ جب بھی تمہارے پاس کوئی رسول آئے جو میرا مصدّق ہو تو اس کا انکار نہیں کرنا بلکہ ضرور اس کی مدد کرنی ہے۔

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۠ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۡ وَ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۸۵﴾

۸۵۔ تُو کہہ دے ہم ایمان لے آئے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اُتارا گیا اور جو ابراہیم پر اُتارا گیا اور اسماعیل پر اور اسحٰق پر اور یعقوب پر اور (اس کی) نسلوں پر اور جو موسیٰ اور عیسیٰ کو اور جو نبیوں کو اُن کے ربّ کی طرف سے دیا گیا۔ ہم ان میں سے کسی کے درمیان کوئی تفریق نہیں کرتے اور ہم اسی کی فرمانبرداری کرنے والے ہیں۔

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۸۶﴾

۸۶۔ اور جو بھی اسلام کے سوا کوئی دین پسند کرے تو ہرگز اس سے قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ گھاٹا پانے والوں میں سے ہوگا۔

كَيْفَ يَهْدِى اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَ شَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّ جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۷﴾

۸۷۔ بھلا کیسے اللہ ایسی قوم کو ہدایت دے گا جو اپنے ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے ہوں اور وہ گواہی دے چکے ہوں کہ یہ رسول حق ہے، اور ان کے پاس کھلے کھلے دلائل آ چکے ہوں۔ اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۸﴾

۸۸۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کی جزا یہ ہے کہ ان پر اللہ کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۹﴾

۸۹۔ وہ اس میں لمبا عرصہ رہنے والے ہیں۔ ان سے عذاب کو ہلکا نہیں کیا جائے گا اور نہ وہ کوئی مہلت دئے جائیں گے۔

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۟ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۰﴾

۹۰۔ سوائے ان کے جنہوں نے اس کے بعد توبہ کی اور اصلاح کر لی تو یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ ﴿۹۱﴾

۹۱۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے اپنے ایمان لانے کے بعد کفر کیا پھر کفر میں بڑھتے گئے، ان کی توبہ ہرگز قبول نہ کی جائے گی۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جو گمراہ ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ۗ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۹۲﴾ ع

۹۲۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور مر گئے جبکہ وہ کافر تھے ان میں سے کسی سے زمین بھر سونا بھی ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اگرچہ وہ اُسے بطور فدیہ دینا چاہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے دردناک عذاب (مقدر) ہے۔ اور ان کے کوئی مددگار نہیں ہوں گے۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۬ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۹۳﴾

۹۳۔ تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم اُن چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو۔ اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو تو یقیناً اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔

كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِيْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ۗ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۹۴﴾

۹۴۔ تمام کھانے بنی اسرائیل پر حلال تھے سوائے ان کے جو خود اسرائیل نے اپنے اوپر حرام کر لئے پیشتر اس کے کہ تورات اتاری جاتی۔ تُو کہہ دے کہ تورات لے آؤ اور اسے پڑھ (کر دیکھ) لو، اگر تم سچے ہو۔

فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۹۵﴾

۹۵۔ پس جو بھی اس کے بعد اللہ پر جھوٹ گھڑے تو یہی لوگ ہیں جو ظالم ہیں۔

قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۫ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۗ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۹۶﴾

۹۶۔ تُو کہہ اللہ نے سچ کہا۔ پس ابراہیم حنیف کی ملت کی پیروی کرو اور وہ مشرکوں میں سے نہیں تھا۔

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٧﴾

۹۷۔ یقیناً پہلا گھر جو بنی نوع انسان (کے فائدے) کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو بَکّہ میں ہے۔ (وہ) مبارک اور باعثِ ہدایت بنایا گیا تمام جہانوں کے لئے۔ ﴿۱﴾

فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٨﴾

۹۸۔ اس میں کھلے کھلے نشانات ہیں (یعنی) ابراہیم کا مقام۔ اور جو بھی اس میں داخل ہوا وہ امن پانے والا ہو گیا۔ اور لوگوں پر اللہ کا حق ہے کہ وہ (اس کے) گھر کا حج کریں (یعنی) جو بھی اس (گھر) تک جانے کی استطاعت رکھتا ہو اور جو انکار کر دے تو یقیناً اللہ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٩﴾

۹۹۔ (اُن سے) کہہ دے اے اہلِ کتاب! کیوں تم اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہو جبکہ اللہ اس پر گواہ ہے جو تم کرتے ہو۔

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٠٠﴾

۱۰۰۔ (اور) کہہ دے اے اہل کتاب! تم اسے جو ایمان لایا ہے اللہ کی راہ سے کیوں روکتے ہو یہ چاہتے ہوئے کہ اس (راہ) میں کجی پیدا کر دو جبکہ تم (حقیقت پر) گواہ ہو اور اللہ اس سے غافل نہیں جو تم کرتے ہو۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ﴿١٠١﴾

۱۰۱۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر تم نے ان لوگوں میں سے جنہیں کتاب دی گئی، کسی گروہ کی اطاعت کی تو وہ تمہیں تمہارے ایمان لانے کے بعد (ایک دفعہ پھر) کافر بنا دیں گے۔

وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؕ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٠٢﴾ ع

۱۰۲۔ اور تم کیسے انکار کر سکتے ہو جبکہ تم پر اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں اور تم میں اس کا رسول (موجود) ہے۔ اور جو مضبوطی سے اللہ کو پکڑ لے تو یقیناً وہ صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت دیا گیا۔

﴿۱﴾ یہاں اَوَّلَ بَیْتٍ کو وُضِعَ لِلنَّاسِ فرمایا گیا ہے وُضِعَ لِلّٰہِ نہیں فرمایا۔ اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ انسان غاروں سے نکل کر جب سطحِ زمین پر بسنے لگا تو خانہ کعبہ کی اوّلین تعمیر ہی اس کو تہذیب و تمدن سکھانے کا ذریعہ بنی۔ اسی لئے یہاں مکہ نہیں فرمایا بلکہ بکّۃ فرمایا جو مکہ کا قدیم ترین نام ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۳﴾

۱۰۳۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسا اس کے تقویٰ کا حق ہے اور ہرگز نہ مرو مگر اس حالت میں کہ تم پورے فرمانبردار رہو۔ ①

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰٤﴾

۱۰۴۔ اور اللہ کی رسّی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ نہ کرو اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں کو آپس میں باندھ دیا اور پھر اس کی نعمت سے تم بھائی بھائی ہو گئے۔ اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر (کھڑے) تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچا لیا۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ شاید تم ہدایت پا جاؤ۔

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

۱۰۵۔ اور چاہئے کہ تم میں سے ایک جماعت ہو۔ وہ بھلائی کی طرف بلاتے رہیں اور اچھی باتوں کی تعلیم دیں اور بری باتوں سے روکیں۔ اور یہی ہیں وہ جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۙ﴿۱۰٦﴾

۱۰۶۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جو الگ الگ ہو گئے اور انہوں نے اختلاف کیا۔ بعد اس کے کہ اُن کے پاس کھلے کھلے نشانات آ چکے تھے۔ اور یہی ہیں وہ جن کے لئے بڑا عذاب (مقدر) ہے۔

يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۟ قف

۱۰۷۔ جس دن بعض چہرے روشن ہو جائیں گے اور بعض چہرے سیاہ پڑ جائیں گے۔ پس وہ لوگ جن کے چہرے سیاہ پڑ گئے (ان سے کہا جائے گا) کیا تم

① لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مرنے سے پہلے مسلمان ہو جاؤ کیونکہ موت تو انسان کے اختیار میں نہیں ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ کبھی بھی زندگی کے کسی حصہ میں بھی اسلام کو نہیں چھوڑنا تاکہ جب بھی تمہیں موت آئے اسلام پر ہی آئے۔

اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۱۰۷﴾

ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے تھے؟ پس عذاب کو چکھو اس وجہ سے کہ تم انکار کیا کرتے تھے۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۸﴾

۱۰۸۔ اور جہاں تک اُن لوگوں کا تعلق ہے جن کے چہرے روشن ہو گئے تو وہ اللہ کی رحمت میں ہوں گے۔ وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾

۱۰۹۔ یہ اللہ کی آیات ہیں۔ ہم انہیں تیرے سامنے حق کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ اور اللہ جہانوں کے لئے کوئی ظلم نہیں چاہتا۔

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۱۱۰﴾ ع ۱۱ / ۸

۱۱۰۔ اور اللہ ہی کے لئے ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ اور اللہ ہی کی طرف تمام امور لوٹائے جائیں گے۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

۱۱۱۔ تم بہترین امّت ہو جو تمام انسانوں کے فائدہ کے لئے نکالی گئی ہو۔ تم اچھی باتوں کا حکم دیتے ہو اور بُری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔ اور اگر اہلِ کتاب بھی ایمان لے آتے تو یہ ان کے لئے بہت بہتر ہوتا۔ ان میں مومن بھی ہیں مگر اکثر ان میں سے فاسق لوگ ہیں۔

لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ؕ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ۗ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

۱۱۲۔ وہ تمہیں معمولی تکلیف کے سوا ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ اور اگر وہ تم سے قتال کریں گے تو ضرور تمہیں پیٹھ دکھا جائیں گے۔ پھر وہ مدد نہیں دیئے جائیں گے۔

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ

۱۱۳۔ ان پر ذلّت (کی مار) ڈالی گئی جہاں کہیں بھی وہ پائے گئے۔ سوائے ان کے جو اللہ کے عہد اور لوگوں کے عہد (کی پناہ) میں ہیں۔ اور وہ اللہ کے

بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ يَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۱۱۳﴾

غضب کے ساتھ واپس لوٹے اور ان پر بے بسی (کی مار) ڈالی گئی۔ یہ اس لئے ہوا کہ وہ اللہ کے نشانات کا انکار کیا کرتے تھے اور وہ انبیاء کی ناحق سخت مخالفت کرتے تھے۔ ① یہ اس سبب سے ہوا جو انہوں نے نافرمانی کی اور وہ حدِّ اعتدال سے گزر جایا کرتے تھے۔

لَيْسُوْا سَوَآءً ؕ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَ هُمْ يَسْجُدُوْنَ ﴿۱۱۴﴾

۱۱۴۔ وہ سب ایک جیسے نہیں۔ اہل کتاب میں سے ایک جماعت (اپنے مسلک پر) قائم ہے۔ وہ رات کے اوقات میں اللہ کی آیات کی تلاوت کرتے ہیں اور وہ سجدے کر رہے ہوتے ہیں۔

يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۵﴾

۱۱۵۔ وہ اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور یومِ آخر پر اور اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں اور نیکیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور یہی ہیں وہ جو صالحین میں سے ہیں۔

وَ مَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۱۶﴾

۱۱۶۔ اور جو نیکی بھی وہ کریں گے تو ہرگز اُن سے اس کے بارہ میں ناشکری کا سلوک نہیں کیا جائے گا۔ اور اللہ متقیوں کو خوب جانتا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱۷﴾

۱۱۷۔ یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا ان کے اموال اور ان کی اولادیں انہیں اللہ سے بچانے میں کچھ بھی کام نہیں آئیں گے۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جو آگ والے ہیں۔ وہ اس میں ایک بہت لمبا عرصہ رہنے والے ہیں۔

---

① قتل کے معنے سخت مخالفت اور بائیکاٹ کے بھی ملتے ہیں۔ دیکھیں لسان العرب۔

مَثَلُ مَا يُنۡفِقُوۡنَ فِىۡ هٰذِهِ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا كَمَثَلِ رِيۡحٍ فِيۡهَا صِرٌّ اَصَابَتۡ حَرۡثَ قَوۡمٍ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ فَاَهۡلَكَتۡهُ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰـكِنۡ اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ ﴿۱۱۸﴾

۱۱۸۔ اس دنیا کی زندگی میں وہ جو بھی خرچ کرتے ہیں اس کی مثال ایسی ہوا کی طرح ہے جس میں شدید سردی ہو، وہ ایسے لوگوں کی کھیتی پر (مصیبت بن کر) وارد ہو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہو اور وہ اُسے برباد کر دے۔ اور اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا لیکن وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوۡا بِطَانَةً مِّنۡ دُوۡنِكُمۡ لَا يَاۡلُوۡنَكُمۡ خَبَالًا ؕ وَدُّوۡا مَا عَنِتُّمۡ ۚ قَدۡ بَدَتِ الۡبَغۡضَآءُ مِنۡ اَفۡوَاهِهِمۡ ۖۚ وَمَا تُخۡفِىۡ صُدُوۡرُهُمۡ اَكۡبَرُ ؕ قَدۡ بَيَّنَّا لَكُمُ الۡاٰيٰتِ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۱۹﴾

۱۱۹۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے لوگوں کو چھوڑ کر دوسروں کو جگری دوست نہ بناؤ۔ وہ تم سے بُرائی کرنے میں کوئی کمی نہیں کرتے۔ وہ پسند کرتے ہیں کہ تم مشکل میں پڑو۔ یقیناً بُغض ان کے مُونہوں سے ظاہر ہو چکا ہے اور جو کچھ ان کے دل چھپاتے ہیں وہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ یقیناً ہم تمہارے لئے آیات کو کھول کھول کر بیان کر چکے ہیں اگر تم عقل رکھتے ہو۔

هٰۤاَنۡتُمۡ اُولَاۤءِ تُحِبُّوۡنَهُمۡ وَلَا يُحِبُّوۡنَكُمۡ وَتُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوۡكُمۡ قَالُوۡۤا اٰمَنَّا ۖۚ وَاِذَا خَلَوۡا عَضُّوۡا عَلَيۡكُمُ الۡاَنَامِلَ مِنَ الۡغَيۡظِ ؕ قُلۡ مُوۡتُوۡا بِغَيۡظِكُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۱۲۰﴾

۱۲۰۔ تم ایسے عجیب ہو کہ ان سے محبت کرتے ہو جبکہ وہ تم سے محبت نہیں کرتے اور تم ساری کتاب پر ایمان لاتے ہو۔ اور جب وہ تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں اور جب الگ ہوتے ہیں تو تمہارے خلاف غیظ سے اپنی انگلیوں کے پورے کاٹتے ہیں۔ تُو کہہ دے کہ اپنے ہی غُصہ سے مر جاؤ۔ یقیناً اللہ سینوں کی باتوں کا خوب علم رکھتا ہے۔

اِنۡ تَمۡسَسۡكُمۡ حَسَنَةٌ تَسُؤۡهُمۡ ۖ وَاِنۡ تُصِبۡكُمۡ سَيِّئَةٌ يَّفۡرَحُوۡا بِهَا ؕ وَاِنۡ تَصۡبِرُوۡا وَتَتَّقُوۡا لَا يَضُرُّكُمۡ كَيۡدُهُمۡ شَيۡـئًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعۡمَلُوۡنَ مُحِيۡطٌ ﴿۱۲۱﴾ ع ۱۲/۱۱/۳

۱۲۱۔ اگر تمہیں کوئی بھلائی پہنچے تو انہیں بُری لگتی ہے۔ اور اگر تمہیں کوئی مصیبت پڑے تو اس سے خوش ہوتے ہیں۔ اور اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو ان کی تدبیر تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ یقیناً اللہ اس کو گھیرے ہوئے ہے جو وہ کرتے ہیں۔

وَاِذۡ غَدَوۡتَ مِنۡ اَهۡلِكَ تُبَوِّئُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ مَقَاعِدَ لِلۡقِتَالِ‌ؕ وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌۙ ﴿۱۲۲﴾

۱۲۲۔ اور (یاد کر) جب تُو صبح اپنے گھر والوں سے مومنوں کو (ان کی) لڑائی کے ٹھکانوں پر بٹھانے کی خاطر الگ ہوا۔ اور اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

اِذۡ هَمَّتۡ طَّآئِفَتٰنِ مِنۡكُمۡ اَنۡ تَفۡشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا‌ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۲۳﴾

۱۲۳۔ جب تم میں سے دو گروہوں نے ارادہ کیا کہ وہ بزدلی دکھائیں حالانکہ اللہ دونوں کا ولی تھا۔ اور اللہ ہی پر مومنوں کو توکل کرنا چاہئے۔

وَلَقَدۡ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۱۲۴﴾

۱۲۴۔ اور یقیناً اللہ بدر میں تمہاری نصرت کر چکا ہے جبکہ تم کمزور تھے۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم شکر کر سکو۔

اِذۡ تَقُوۡلُ لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ اَلَنۡ يَّكۡفِيَكُمۡ اَنۡ يُّمِدَّكُمۡ رَبُّكُمۡ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الۡمَلٰٓئِكَةِ مُنۡزَلِيۡنَؕ ﴿۱۲۵﴾

۱۲۵۔ جب تو مومنوں سے یہ کہہ رہا تھا کہ کیا تمہارے لئے کافی نہیں ہوگا کہ تمہارا ربّ تین ہزار اتارے جانے والے فرشتوں سے تمہاری مدد کرے؟

بَلٰٓى ۙ اِنۡ تَصۡبِرُوۡا وَتَتَّقُوۡا وَيَاۡتُوۡكُمۡ مِّنۡ فَوۡرِهِمۡ هٰذَا يُمۡدِدۡكُمۡ رَبُّكُمۡ بِخَمۡسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الۡمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيۡنَ ﴿۱۲۶﴾

۱۲۶۔ کیوں نہیں۔ اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو جبکہ وہ اپنے اسی جوش میں (کھولتے ہوئے) تم پر ٹوٹ پڑیں تو تمہارا ربّ پانچ ہزار عذاب دینے والے فرشتوں کے ساتھ تمہاری مدد کرے گا۔

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشۡرٰى لَكُمۡ وَلِتَطۡمَئِنَّ قُلُوۡبُكُمۡ بِهٖ‌ ؕ وَمَا النَّصۡرُ اِلَّا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَكِيۡمِۙ ﴿۱۲۷﴾

۱۲۷۔ اور اللہ نے یہ (وعدہ) محض تمہیں خوشخبری دینے کے لئے کیا ہے اور تاکہ اس سے تمہارے دل اطمینان محسوس کریں اور (امر واقعہ یہ ہے کہ) مدد محض اللہ ہی کی طرف سے ملتی ہے جو کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ ﴿۱۲۸﴾

۱۲۸۔ تا کہ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا وہ ان کے ایک حصہ کو کاٹ پھینکے یا ان کو سخت ذلیل کر دے پس وہ نامراد واپس لوٹیں۔

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۲۹﴾

۱۲۹۔ تیرے پاس کچھ اختیار نہیں۔ خواہ وہ اُن پر توبہ قبول کرتے ہوئے جُھک جائے یا اُنہیں عذاب دے، وہ بہرحال ظالم لوگ ہیں۔

وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۳۰﴾ ع ۱۳/۹/۴

۱۳۰۔ اور اللہ ہی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۳۱﴾ ج

۱۳۱۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! سود دَر سود نہ کھایا کرو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِىْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۲﴾ ج

۱۳۲۔ اور اس آگ سے ڈرو جو کافروں کیلئے تیار کی گئی ہے۔

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۳۳﴾ ج

۱۳۳۔ اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم رحم کئے جاؤ۔

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ لا

۱۳۴۔ اور اپنے ربّ کی مغفرت اور اُس جنت کی طرف دوڑو جس کی وسعت آسمانوں اور زمین پر محیط ہے۔ وہ متقیوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ ﴿۱﴾

﴿۱﴾ اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ جنت کہیں آسمان کے اوپر کوئی الگ مقام نہیں ہے کیونکہ اس آیت کریمہ میں فرمایا گیا ہے کہ زمین و آسمان کا جتنا بھی عرض ہے جنت کا بھی ویسا ہی ہے۔ جب یہ آیت آنحضور ﷺ نے صحابہ کے سامنے پڑھ کر سنائی تو ایک صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اگر زمین و آسمان پر جنت ہی حاوی ہے پھر جہنم کہاں ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا سُبْحَانَ اللّٰهِ فَاَيْنَ اللَّيْلُ اِذَا جَاءَ النَّهَارُ (مسند احمد بن حنبل، مسند المكيين، حديث نمبر ۱۵۱۰۰، نيز تفسير الرازی زیر آیت هٰذه) کہ سبحان اللہ! جب دن آتا ہے تو رات کہاں ہوتی ہے۔ یعنی جہنم بھی وہیں ہے مگر تمہیں اس کا شعور نہیں۔ پس یہ تصور باطل ہے کہ جنت اور جہنم کے لئے الگ الگ عرض ہیں۔ ایک ہی کائنات میں جنتی بھی بس رہے ہیں اور جہنمی بھی۔

الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۚ﴿۱۳۵﴾

۱۳۵۔ (یعنی) وہ لوگ جو آسائش میں بھی خرچ کرتے ہیں اور تنگی میں بھی اور غصہ دبا جانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں۔ اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۠ۙ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾

۱۳۶۔ نیز وہ لوگ جو اگر کسی بے حیائی کا ارتکاب کر بیٹھیں یا اپنی جانوں پر (کوئی) ظلم کریں تو وہ اللہ کا (بہت) ذکر کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرتے ہیں۔ اور اللہ کے سوا کون ہے جو گناہ بخشتا ہے۔ اور جو کچھ وہ کر بیٹھے ہوں اس پر جانتے بوجھتے ہوئے اِصرار نہیں کرتے۔

اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۱۳۷﴾ؕ

۱۳۷۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کی جزا ان کے ربّ کی طرف سے مغفرت ہے اور ایسی جنّات ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ وہ ہمیشہ ان میں رہنے والے ہیں۔ اور عمل کرنے والوں کا کیا ہی اچھا اجر ہے۔

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۳۸﴾

۱۳۸۔ یقیناً تم سے پہلے کئی سنتیں گزر چکی ہیں۔ پس زمین میں سیر کرو اور دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا تھا۔

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّ مَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۹﴾

۱۳۹۔ یہ لوگوں کے لئے (کھوٹے کھرے میں تمیز کر دینے والا) ایک بیان ہے اور ہدایت اور نصیحت ہے متقیوں کے لئے۔

وَلَا تَهِنُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴۰﴾

۱۴۰۔ اور کمزوری نہ دکھاؤ اور غم نہ کرو جبکہ (یقیناً) تم ہی غالب آنے والے ہو، اگر تم مومن ہو۔

اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ؕ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۙ﴿۱۴۱﴾

۱۴۱۔ اگر تمہیں کوئی زخم لگا ہے تو ویسا ہی زخم (مدِّ مقابل) قوم کو بھی تو لگا ہے۔ اور یہ وہ ایام ہیں جنہیں ہم لوگوں کے درمیان ادلتے بدلتے رہتے ہیں تا کہ اللہ جانچ لے ان کو جو ایمان لائے اور تم میں سے بعض کو شہیدوں کے طور پر اپنا لے۔ اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۲﴾

۱۴۲۔ اور تا کہ اللہ ان لوگوں کو جو مومن ہیں خوب پاک کر دے اور کافروں کو مٹا ڈالے۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۳﴾

۱۴۳۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے باوجود اس کے کہ اللہ نے تم میں سے جہاد کرنے والوں کو ابھی پرکھا نہیں اور (خدا کا یہ دستور اس لئے ہے) تا کہ وہ صبر کرنے والوں کو جانچ لے۔

وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ ۠ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ ع ۱۴

۱۴۴۔ اور یقیناً تم موت کی تمنا کیا کرتے تھے پیشتر اس کے کہ تم اسے پا لیتے۔ پس اب تم نے اسے اس حال میں دیکھ لیا ہے کہ کھڑے دیکھتے رہ گئے ہو۔

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَا۟ئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْــًٔا ؕ وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۵﴾

۱۴۵۔ اور محمد نہیں ہے مگر ایک رسول۔ یقیناً اس سے پہلے رسول گزر چکے ہیں۔ پس کیا اگر یہ بھی وفات پا جائے یا قتل ہو جائے تو تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے؟ اور جو بھی اپنی ایڑیوں کے بل پھر جائے گا تو وہ ہر گز اللہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ اور اللہ یقیناً شکر گزاروں کو جزا دے گا۔ (۱)

---

(۱) اس آیت کریمہ میں حضرت عیسیٰؑ کی وفات کا قطعی اعلان کیا گیا ہے جیسا کہ فرمایا کہ محمدؐ بھی اللہ کے رسول ہیں اور رسول سے بڑھ کر کچھ نہیں اور آپؐ سے پہلے جتنے رسول تھے، سب وفات پا چکے ہیں۔ خَلَا کا لفظ جب مطلق طور پر کسی کے متعلق بولا جائے تو اس سے مراد ایسا گزرنا نہیں جیسے کہ مسافر گزرتا ہے بلکہ گزر جانے سے مراد ہے وفات پا جانا۔ پس اگر عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے رسول تھے تو لازماً وفات پا چکے ہیں۔

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ؕ وَسَنَجْزِى الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۶﴾

۱۴۶۔ اور کسی جان کے لئے مرنا ممکن نہیں سوائے اس کے کہ اللہ کے اِذن سے ہو۔ یہ ایک طے شدہ نوشتہ ہے۔ اور جو کوئی دنیا کا ثواب چاہے ہم اُسے اس میں سے عطا کرتے ہیں۔ اور جو کوئی آخرت کا ثواب چاہے ہم اُسے اسی میں سے عطا کرتے ہیں۔ اور ہم شکر کرنے والوں کو یقیناً جزا دیں گے۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَاۤ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾

۱۴۷۔ اور کتنے ہی نبی تھے کہ جن کے ساتھ مل کر بہت سے ربّانی لوگوں نے قتال کیا۔ پھر وہ ہرگز کمزور نہیں پڑے اس مصیبت کی وجہ سے جو اللہ کے رستے میں انہیں پہنچی۔ اور انہوں نے ضُعف نہیں دکھایا اور وہ (دشمن کے سامنے) جھکے نہیں۔ اور اللہ صبر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْۤ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۸﴾

۱۴۸۔ اور ان کا قول اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ انہوں نے عرض کیا اے ہمارے ربّ! ہمارے گناہ بخش دے اور اپنے معاملہ میں ہماری زیادتی بھی۔ اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور ہمیں کافر قوم کے خلاف نصرت عطا کر۔

فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ ع ۱۵ ۶

۱۴۹۔ تو اللہ نے انہیں دنیا کا ثواب بھی دیا اور آخرت کا بہت عمدہ ثواب بھی۔ اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۱۵۰﴾

۱۵۰۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر تم نے ان لوگوں کی اطاعت کی جو کافر ہوئے تو وہ تمہیں تمہاری ایڑیوں کے بل لوٹا دیں گے۔ پھر تم نقصان اٹھاتے ہوئے لوٹو گے۔

بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَ هُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ﴿۱۵۱﴾

۱۵۱۔ بلکہ اللہ ہی تمہارا مولیٰ ہے اور وہ سب مدد کرنے والوں میں بہترین ہے۔

سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ وَ بِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۲﴾

۱۵۲۔ ہم ضرور ان لوگوں کے دلوں میں رعب ڈال دیں گے جنہوں نے کفر کیا کیونکہ انہوں نے اللہ کا شریک ٹھہرایا اس کو جس کے بارے میں اس نے کوئی بھی دلیل نازل نہیں کی۔ اور ان کا ٹھکانا آگ ہے اور ظالموں کا کیا ہی برا ٹھکانا ہے۔

وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ۭ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْھُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۳﴾

۱۵۳۔ اور یقیناً اللہ نے تم سے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا جب تم اس کے حکم سے ان کی بیخ کنی کر رہے تھے۔ تا آنکہ جب تم نے بزدلی دکھائی اور تم اصل حکم کے بارہ میں باہم جھگڑنے لگے اور تم نے اس کے باوجود بھی نافرمانی کی کہ اُس نے تمہیں وہ کچھ دکھلا دیا تھا جو تم پسند کرتے تھے۔ تم میں ایسے بھی تھے جو دنیا کی طلب رکھتے تھے اور تم میں ایسے بھی تھے جو آخرت کی طلب رکھتے تھے۔ پھر اُس نے تمہیں ان سے پرے ہٹالیا تا کہ تمہیں آزمائے۔ اور (جو بھی ہوا) وہ یقیناً تمہیں معاف کر چکا ہے اور اللہ مومنوں پر بہت فضل کرنے والا ہے۔

اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓي اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰي مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵۴﴾

۱۵۴۔ جب تم بھاگ رہے تھے اور کسی کو بھی مُڑ کر نہیں دیکھتے تھے اور رسول تمہارے دوسرے جتھے میں (کھڑا) تمہیں بُلا رہا تھا تو اللہ نے تمہیں ایک غم کے بدلے بڑا غم پہنچایا تا کہ تم ملول نہ ہو اس پر جو تم سے جاتا رہا اور اس تکلیف پر جو تمہیں پہنچی۔ اور اللہ اس سے خوب باخبر ہے جو تم کرتے ہو۔

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً
نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ ۙ
وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ
يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ؕ
يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ؕ
قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ يُخْفُوْنَ فِيْۤ
اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ؕ يَقُوْلُوْنَ لَوْ
كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ
قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ
كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ
وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ
وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ
بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿١٥٥﴾

١٥٥۔ پھر اُس نے تم پر غم کے بعد تسکین بخشنے کی خاطر اونگھ اُتاری جو تم میں سے ایک گروہ کو ڈھانپ رہی تھی۔ جبکہ ایک وہ گروہ تھا کہ جنہیں ان کی جانوں نے فکرمند کر رکھا تھا وہ اللہ کے بارہ میں جاہلیت کے گمانوں کی طرح ناحق گمان کر رہے تھے۔ وہ کہہ رہے تھے کیا اَہم فیصلوں میں ہمارا بھی کوئی عمل دخل ہے؟ تُو کہہ دے کہ یقیناً فیصلے کا اختیار کلیتہً اللہ ہی کو ہے۔ وہ اپنے دلوں میں وہ باتیں چھپاتے ہیں جو تجھ پر ظاہر نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں اگر ہمیں ذرا بھی فیصلے کا اختیار ہوتا تو ہم کبھی یہاں (اس طرح) قتل نہ کئے جاتے۔ کہہ دے اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو تم میں سے وہ جن کا قتل ہونا مقدر ہو چکا ہوتا، ضرور اپنے (پچھاڑ کھا کر) گرنے کی جگہوں کی طرف نکل کھڑے ہوتے۔ اور (یہ اس لئے ہے) تاکہ اللہ اسے کھنگالے جو تمہارے سینوں میں (پوشیدہ) ہے۔ اور تاکہ اسے خوب نتھار دے جو تمہارے دلوں میں ہے۔ اور اللہ سینوں کی باتوں کو خوب جانتا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى
الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ
بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ
عَنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿١٥٦﴾ ع ١٦/٧

١٥٦۔ یقیناً تم میں سے وہ لوگ جو اُس دن پھر گئے جس دن دو گروہ متصادم ہوئے۔ یقیناً شیطان نے انہیں پھسلا دیا، بعض ایسے اعمال کی وجہ سے جو وہ بجا لائے اور یقیناً اللہ ان سے درگزر کر چکا ہے۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بہت بردبار ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ

١٥٧۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! ان لوگوں کی

كَفَرُوْا وَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِى الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا ۚ لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِىْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۵۷﴾

طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے کفر کیا اور اپنے بھائیوں سے متعلق کہا، جب انہوں نے زمین میں کوئی سفر کیا یا پھر غزوہ کے لئے نکلے، اگر وہ ہمارے ساتھ ہوتے تو (یوں) نہ مَرتے اور قتل نہ کئے جاتے۔ (انہیں مہلت دی جا رہی ہے) تا کہ اللہ اسے اُن کے دلوں میں ایک حسرت بنا دے۔ اور اللہ ہی ہے جو زندہ بھی کرتا ہے اور مارتا بھی ہے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس پر گہری نظر رکھنے والا ہے۔

وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۱۵۸﴾

۱۵۸۔ اور اگر تم اللہ کی راہ میں قتل کئے جاؤ یا (طبعی موت) مر جاؤ تو یقیناً اللہ کی طرف سے مغفرت اور رحمت اُس سے بہت بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔

وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۱۵۹﴾

۱۵۹۔ اور اگر تم مر جاؤ یا قتل کئے جاؤ تو ضرور اللہ ہی کی طرف اکٹھے کئے جاؤ گے۔

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِى الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿۱۶۰﴾

۱۶۰۔ پس اللہ کی خاص رحمت کی وجہ سے تُو ان کے لئے نرم ہو گیا۔ اور اگر تُو تُندخُو (اور) سخت دل ہوتا تو وہ ضرور تیرے رِگرد سے دُور بھاگ جاتے۔ پس ان سے دَرگزر کر اور ان کے لئے بخشش کی دعا کر اور (ہر) اہم معاملہ میں ان سے مشورہ کر۔ پس جب تُو (کوئی) فیصلہ کر لے تو پھر اللہ ہی پر توکّل کر۔ یقیناً اللہ توکّل کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔ [۱]

---

[۱] اس آیت کریمہ میں سب سے پہلے تو آنحضرت ﷺ کے نرم دل ہونے کا ذکر ہے جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا: بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (التوبة: ۱۲۸)۔ دوسرے قطعیت سے اس بات کا اعلان کیا گیا ہے کہ صحابہؓ کسی حرص کے نتیجہ میں رسول اللہ ﷺ کے گرد اکٹھے نہیں تھے اور آنحضرت ﷺ اگر دنیا جہان کا خزانہ ان پر خرچ کرتے تو وہ ہرگز پروانوں کی طرح اکٹھے نہیں ہو سکتے تھے۔ اس کے باوجود یہ فرمایا گیا کہ اہم معاملات میں ان سے مشورہ بھی کر لیا کر لیکن فیصلہ تیرا ہوگا اور ضروری نہیں کہ ان کا مشورہ مانا جائے۔ اور جب تُو فیصلہ کرے تو اللہ پر توکل رکھ کہ وہ تیرا مددگار ہوگا۔

اِنۡ يَّنۡصُرۡكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمۡ ‌ۚ وَاِنۡ يَّخۡذُلۡكُمۡ فَمَنۡ ذَا الَّذِىۡ يَنۡصُرُكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِهٖ‌ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۶۱﴾

۱۶۱۔ اگر اللہ تمہاری نصرت کرے تو کوئی تم پر غالب نہیں آ سکتا۔ اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو کون ہے جو اس کے خلاف تمہاری مدد کرے گا؟ اور چاہئے کہ مومن اللہ ہی پر توکّل کریں۔

وَمَا كَانَ لِنَبِىٍّ اَنۡ يَّغُلَّ‌ ؕ وَمَنۡ يَّغۡلُلۡ يَاۡتِ بِمَا غَلَّ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ‌ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفۡسٍ مَّا كَسَبَتۡ وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ ﴿۱۶۲﴾

۱۶۲۔ اور کسی نبی کے لئے ممکن نہیں کہ وہ خیانت کرے۔ اور جو بھی خیانت کرے گا وہ اپنی خیانت (کا بدنتیجہ) قیامت کے دن اپنے ساتھ لائے گا۔ پھر ہر نفس کو پورا پورا دیا جائے گا جو اس نے کمایا۔ اور وہ ظلم نہیں کئے جائیں گے۔

اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضۡوَانَ اللّٰهِ كَمَنۡۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاۡوٰٮهُ جَهَنَّمُ‌ ؕ وَبِئۡسَ الۡمَصِيۡرُ ﴿۱۶۳﴾

۱۶۳۔ کیا وہ جو اللہ کی رضا کی پیروی کرے اس کی طرح ہو سکتا ہے جو اللہ کی ناراضگی لے کر لوٹے اور اس کا ٹھکانا جہنم ہو؟ اور وہ تو بہت بُری لَوٹ کر جانے کی جگہ ہے۔

هُمۡ دَرَجٰتٌ عِنۡدَ اللّٰهِ‌ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيۡرٌۢ بِمَا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۶۴﴾

۱۶۴۔ وہ اللہ کے حضور مختلف درجوں میں بٹے ہوئے (لوگ) ہیں۔ اور اللہ اس پر جو وہ کرتے ہیں گہری نظر رکھنے والا ہے۔

لَقَدۡ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اِذۡ بَعَثَ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡ اَنۡفُسِهِمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيۡهِمۡ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ‌ ۚ وَاِنۡ كَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۱۶۵﴾ النصف

۱۶۵۔ یقیناً اللہ نے مومنوں پر احسان کیا جب اس نے ان کے اندر انہی میں سے ایک رسول مبعوث کیا۔ وہ ان پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔

اَوَلَمَّاۤ اَصَابَتۡكُمۡ مُّصِيۡبَةٌ قَدۡ اَصَبۡتُمۡ

۱۶۶۔ کیا جب بھی تمہیں کوئی ایسی مصیبت پہنچے کہ تم اس سے

مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ؕ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ
اَنْفُسِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۶۶﴾
وَمَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ
فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۙ﴿۱۶۷﴾
وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۚۖ وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا
قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ؕ قَالُوْا لَوْ
نَعْلَمُ قِتَالًا لَّا اتَّبَعْنٰكُمْ ؕ هُمْ لِلْكُفْرِ
يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ
يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ
قُلُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ۚ﴿۱۶۸﴾
اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ
اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ؕ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ
اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۶۹﴾
وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۙ﴿۱۷۰﴾
فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ
وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ
مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۷۱﴾

وقف لازم

دگنی (دشمن کو) پہنچا چکے ہو تو پھر بھی یہی کہو گے کہ یہ کہاں سے آ گئی؟ تُو کہہ دے کہ یہ خود تمہاری ہی طرف سے ہے۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

۱۶۷۔ اور جو تکلیف تمہیں اس دن پہنچی جب دو گروہ متصادم ہوئے تو وہ اللہ کے حکم سے تھی تاکہ وہ مومنوں کو ممتاز کر دے۔

۱۶۸۔ اور اُن لوگوں کو بھی جانچ لے جنہوں نے نفاق کیا۔ اور (جب) ان سے کہا گیا آؤ اللہ کی راہ میں قتال کرو یا دفاع کرو تو انہوں نے کہا کہ اگر ہم لڑنا جانتے تو ہم ضرور تمہارے پیچھے آتے۔ وہ اس دن ایمان کی نسبت کفر کے زیادہ قریب تھے۔ وہ اپنے مونہوں سے ایسی باتیں کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں۔ اور اللہ سب سے زیادہ جانتا ہے جو وہ چھپا رہے ہیں۔

۱۶۹۔ وہ لوگ جنہوں نے اپنے بھائیوں سے متعلق کہا اور خود بیٹھے رہے کہ اگر یہ ہماری بات مانتے تو قتل نہ کئے جاتے۔ تُو کہہ اگر تم سچے ہو تو خود اپنے اوپر سے تو موت ٹال کر دکھاؤ۔

۱۷۰۔ اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے اُن کو ہرگز مُردے گمان نہ کر بلکہ (وہ تو) زندہ ہیں (اور) انہیں ان کے ربّ کے ہاں رزق عطا کیا جا رہا ہے۔

۱۷۱۔ بہت خوش ہیں اس پر جو اللہ نے اپنے فضل سے اُنہیں دیا ہے اور وہ خوشخبریاں پاتے ہیں اپنے پیچھے رہ جانے والوں کے متعلق جو ابھی ان سے نہیں ملے کہ ان پر بھی کوئی خوف نہیں ہوگا اور وہ غمگین نہیں ہوں گے۔

يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۲﴾

۱۷۲۔ وہ اللہ کی نعمت اور فضل کے متعلق خوشخبریاں پاتے ہیں اور یہ (خوشخبریاں بھی پاتے ہیں) کہ اللہ مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرے گا۔

ع ۱۷/۸

اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۳﴾

۱۷۳۔ وہ لوگ جنہوں نے اللہ اور رسول کو لبّیک کہا بعد اس کے کہ انہیں زخم پہنچ چکے تھے، ان میں سے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے احسان کیا اور تقویٰ اختیار کیا بہت بڑا اجر ہے۔

معانقة ۲ عند المتقدمین

اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴿۱۷۴﴾

۱۷۴۔ (یعنی) وہ جن سے لوگوں نے کہا کہ تمہارے خلاف لوگ اکٹھے ہو گئے ہیں پس ان سے ڈرو تو اس بات نے ان کو ایمان میں بڑھا دیا۔ اور انہوں نے کہا ہمیں اللہ کافی ہے اور کیا ہی اچھا کارساز ہے۔

فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۷۵﴾

۱۷۵۔ پس وہ اللہ کی نعمت اور فضل لے کر لوٹے، انہیں تکلیف نے چُھوا تک نہیں۔ اور انہوں نے اللہ کی رضا کی پیروی کی۔ اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔

اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ۖ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۶﴾

۱۷۶۔ یقیناً یہ شیطان ہی ہے جو اپنے دوستوں کو ڈراتا ہے۔ پس تم ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو، اگر تم مومن ہو۔

وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِى الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِى الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۷﴾

۱۷۷۔ اور تجھے دکھ میں نہ ڈالیں وہ لوگ جو کفر میں تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ یقیناً وہ ہرگز اللہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ اللہ یہ چاہتا ہے کہ آخرت میں ان کا کچھ بھی حصہ نہ رکھے۔ اور ان کے لئے بہت بڑا عذاب (مقدر) ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۸﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِىْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ۭ اِنَّمَا نُمْلِىْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۷۹﴾

۱۷۸۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے ایمان کے بدلے کفر خرید لیا وہ ہرگز اللہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ اور ان کیلئے بہت دردناک عذاب (مقدر) ہے۔

۱۷۹۔ اور ہرگز وہ لوگ گمان نہ کریں جنہوں نے کفر کیا کہ ہم جو انہیں مہلت دے رہے ہیں یہ ان کے لئے بہتر ہے۔ ہم تو انہیں محض اس لئے مہلت دے رہے ہیں تا کہ وہ گناہ میں اور بھی بڑھ جائیں۔ اور ان کے لئے رُسوا کر دینے والا عذاب (مقدر) ہے۔

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۸۰﴾

۱۸۰۔ اللہ ایسا نہیں کہ وہ مومنوں کو اس حال پر چھوڑ دے جس پر تم ہو یہاں تک کہ خبیث کو طیّب سے نتھار کر الگ کر دے۔ اور اللہ کی یہ سنّت نہیں کہ تم (سب) کو غیب پر مطلع کرے۔ بلکہ اللہ اپنے پیغمبروں میں سے جس کو چاہتا ہے چُن لیتا ہے۔ پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسولوں پر۔ اور اگر تم ایمان لے آؤ اور تقویٰ اختیار کرو تو تمہارے لئے بہت بڑا اَجر ہے۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۭ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۸۱﴾ ع ۱۸/۹

۱۸۱۔ اور وہ لوگ جو اس میں بخل کرتے ہیں جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے عطا کیا ہے، ہرگز گمان نہ کریں کہ یہ ان کے لئے بہتر ہے۔ بلکہ یہ تو ان کے لئے بہت بُرا ہے۔ جس (مال) میں انہوں نے بخل سے کام لیا قیامت کے دن ضرور وہ اس کے طوق پہنائے جائیں گے۔ اور اللہ ہی کے لئے آسمانوں اور زمین کی میراث ہے۔ اور اللہ اس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا

۱۸۲۔ اللہ نے یقیناً اُن لوگوں کا قول سُن لیا جنہوں نے کہا کہ اللہ فقیر ہے اور ہم دولت مند ہیں۔ ہم

وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿١٨٢﴾

ضرور اسے لکھ رکھیں گے جو انہوں نے کہا اور اُن کی انبیاء کی ناحق سخت مخالفت کو بھی۔ اور ہم کہیں گے کہ جلن کا عذاب چکھو۔

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿١٨٣﴾ۚ

١٨٣۔ یہ اس کی وجہ سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور جبکہ اللہ (اپنے) بندوں پر ادنیٰ سا ظلم کرنے والا بھی نہیں۔

اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ۭ قُلْ قَدْ جَاۗءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٨٤﴾

١٨٤۔ وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ یقیناً اللہ نے ہم سے عہد لے رکھا ہے کہ ہم ہرگز کسی رسول پر ایمان نہیں لائیں گے مگر اس وقت جب وہ ہمارے پاس ایسی قربانی لائے جسے آگ کھا جائے، ① تُو (ان سے) کہہ دے کہ مجھ سے پہلے بھی تو رسول تمہارے پاس کھلے کھلے نشان لا چکے ہیں اور وہ بات بھی جو تم کہتے ہو۔ پھر تم نے کیوں انہیں سخت تکلیفیں دیں، اگر تم سچے ہو۔ ②

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَاۗءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿١٨٥﴾

١٨٥۔ پس اگر انہوں نے تجھے جھٹلا دیا ہے تو تجھ سے پہلے بھی تو رسول جھٹلائے گئے تھے۔ وہ کھلے کھلے نشان اور (الٰہی) صحیفے اور روشن کتاب لائے تھے۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَاۗىِٕقَةُ الْمَوْتِ ۭ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ فَمَنْ زُحْزِحَ

١٨٦۔ ہر جان موت کا مزا چکھنے والی ہے۔ اور قیامت کے دن ہی تم اپنے بھرپور اجر دیئے جاؤ گے۔ پس جو آگ سے دور رکھا گیا اور جنت

---

① یہود کا عقیدہ یہ تھا کہ جو بھی قربانی خدا کے حضور پیش کی جائے اس کے قبول ہونے کی علامت یہ ہے کہ آسمان سے آگ برستی ہے اور اس قربانی کو کھا جاتی ہے۔ پس اس کے مطابق آنحضور ﷺ سے یہ مطالبہ کیا گیا کہ ایسی قربانی کر کے دکھا جس پر براہ راست آگ آسمان سے نازل ہو اور اسے کھا جائے۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر سچے رسول کی یہی نشانی ہے تو تمہارے قول کے مطابق تو پہلے رسولوں کے وقت بھی قربانیاں ہوتی تھیں اور آگ آسمان سے اتر کر اسے کھا جاتی تھی تو اس کے باوجود تم نے ان انبیاء کی شدید مخالفت کیوں کی؟

② قتل کے معنے شدید ضرب کے بھی ملتے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے: تكون استعارة الفعل على قسمين: أحدهما أن يشبّه الضرب الشديد مثلاً بالقتل، ويستعار له اسمه، ثم يُشتقّ منه قَتَلَ بمعنى ضَرَبَ يضربُ ضرباً شديداً.

(تفسیر روح المعانی، سورۃ الفتح زیر آیت: اِنّا فتحنا لک فتحاً مبیناً)

عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۱۸۶﴾

میں داخل کیا گیا تو یقیناً وہ کامیاب ہوگیا۔ اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کی عارضی منفعت کے سوا کچھ بھی نہیں۔

لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ۨ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ مِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۸۷﴾

۱۸۷۔ تم ضرور اپنے اموال اور اپنی جانوں کے معاملہ میں آزمائے جاؤ گے اور تم ضرور ان لوگوں سے جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور ان سے جنہوں نے شرک کیا، بہت تکلیف دِہ باتیں سنو گے۔ اور اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو یقیناً یہ ایک بڑا باہمت کام ہے۔

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ۡ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ﴿۱۸۸﴾

۱۸۸۔ اور جب اللہ نے ان لوگوں کا میثاق لیا جنہیں کتاب دی گئی کہ تم لوگوں کی بھلائی کے لئے اس کو کھول کھول کر بیان کرو گے اور اسے چھپاؤ گے نہیں۔ پھر انہوں نے اس (میثاق) کو اپنے پسِ پُشت پھینک دیا اور اس کے بدلے معمولی قیمت وصول کر لی۔ پس بہت ہی برا ہے جو وہ خرید رہے ہیں۔

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّ يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸۹﴾

۱۸۹۔ تُو اُن لوگوں کے متعلق جو اپنی کارستانیوں پر خوش ہو رہے ہیں اور پسند کرتے ہیں کہ اُن کی اُن کاموں میں بھی تعریف کی جائے جو انہوں نے نہیں کئے۔ (ہاں) ہرگز اُن کے متعلق گمان نہ کر کہ وہ عذاب سے بچ سکیں گے جبکہ اُن کے لئے دردناک عذاب (مقدر) ہے۔

وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۹۰﴾ ع ۱۹/۹/۱۰

۱۹۰۔ اور اللہ ہی کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت۔ اور اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ اخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَ النَّہَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ ﴿۱۹۱﴾

۱۹۱۔ یقیناً آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے ادلنے بدلنے میں صاحبِ عقل لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

الَّذِیۡنَ یَذۡکُرُوۡنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوۡدًا وَّ عَلٰی جُنُوۡبِہِمۡ وَ یَتَفَکَّرُوۡنَ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ ہٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبۡحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۲﴾

۱۹۲۔ وہ لوگ جو اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے ہوئے بھی اور بیٹھے ہوئے بھی اور اپنے پہلوؤں کے بل بھی اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور و فکر کرتے رہتے ہیں۔ (اور بے ساختہ کہتے ہیں) اے ہمارے ربّ! تُو نے ہرگز یہ بے مقصد پیدا نہیں کیا۔ پاک ہے تُو۔ پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

رَبَّنَاۤ اِنَّکَ مَنۡ تُدۡخِلِ النَّارَ فَقَدۡ اَخۡزَیۡتَہٗ ؕ وَ مَا لِلظّٰلِمِیۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ ﴿۱۹۳﴾

۱۹۳۔ اے ہمارے ربّ! جسے تُو آگ میں داخل کردے تو یقیناً اُسے تُو نے ذلیل کردیا۔ اور ظالموں کے کوئی مددگار نہیں ہوں گے۔

رَبَّنَاۤ اِنَّنَا سَمِعۡنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیۡ لِلۡاِیۡمَانِ اَنۡ اٰمِنُوۡا بِرَبِّکُمۡ فَاٰمَنَّا ٭ۖ رَبَّنَا فَاغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَ کَفِّرۡ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الۡاَبۡرَارِ ﴿۱۹۴﴾ۚ

۱۹۴۔ اے ہمارے ربّ! یقیناً ہم نے ایک منادی کرنے والے کو سُنا جو ایمان کی منادی کر رہا تھا کہ اپنے ربّ پر ایمان لے آؤ۔ پس ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے ربّ! پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہم سے ہماری بُرائیاں دور کردے اور ہمیں نیکوں کے ساتھ موت دے۔

رَبَّنَا وَ اٰتِنَا مَا وَعَدۡتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَ لَا تُخۡزِنَا یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ؕ اِنَّکَ لَا تُخۡلِفُ الۡمِیۡعَادَ ﴿۱۹۵﴾

۱۹۵۔ اے ہمارے ربّ! اور ہمیں وہ وعدہ عطا کردے جو تُو نے اپنے رسولوں پر ہمارے حق میں فرض کر دیا تھا (یعنی میثاق النبیّین)۔ اور ہمیں قیامت کے دن رُسوا نہ کرنا۔ یقیناً تُو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ ﴿۱﴾

﴿۱﴾ **میثاق النبیّین** کے لئے دیکھئے سورۃ آل عمران آیت ۸۲ اور سورۃ الاحزاب آیت ۸۔
اس آیت کریمہ میں عَلٰی کے بعد لِسَان رُسُلک نہیں ہے بلکہ صرف رُسُلِکَ ہے۔ یہ عَلٰی فرضیت کا ہے اور مراد یہ ہے کہ انبیاء پر جس طرح تُو نے فرض کردیا تھا کہ وہ یعنی ان کی قَومیں آنے والے رسول کی ضرور مدد کریں اور اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو ان کی غلطی ہوگی۔ ورنہ اللہ تو بہرحال اپنے وعدہ کے مطابق اپنے رسولوں کو غالب کیا کرتا ہے۔

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَاۤ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿١٩٦﴾

۱۹۶۔ پس اُن کے ربّ نے اُن کی دعا قبول کرلی (اور کہا) کہ میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کا عمل ہرگز ضائع نہیں کروں گا خواہ وہ مَرد ہو یا عورت۔ تم میں سے بعض، بعض سے نسبت رکھتے ہیں۔ پس وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں دُکھ دیئے گئے اور انہوں نے قتال کیا اور وہ قتل کئے گئے، میں ضرور ان سے ان کی بدیاں دور کردوں گا اور ضرور انہیں داخل کروں گا ایسی جنتوں میں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ (یہ) اللہ کی جناب سے ثواب کے طور پر (ہے) اور اللہ ہی کے پاس بہترین ثواب ہے۔

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ؕ﴿١٩٧﴾

۱۹۷۔ تجھے ہرگز دھوکہ نہ دے اُن لوگوں کا بستیوں میں آنا جانا جنہوں نے کفر کیا۔

مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۗ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿١٩٨﴾

۱۹۸۔ تھوڑا سا عارضی فائدہ ہے۔ پھر ان کا ٹھکانا جہنّم ہوگا۔ اور وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے۔

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿١٩٩﴾

۱۹۹۔ لیکن وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کا تقویٰ اختیار کیا ان کے لئے جنّتیں ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں وہ ہمیشہ ان میں رہنے والے ہیں۔ (یہ) اللہ کی طرف سے ان کی مہمانی کے طور پر (ہوگا) اور وہ جو اللہ کے پاس ہے وہ نیک لوگوں کے لئے بہت ہی اچھا ہے۔

وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝۲۰۰

۲۰۰۔ اور یقیناً اہلِ کتاب میں سے ایسے بھی ہیں جو اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر بھی جو تمہاری طرف اتارا گیا ہے اور جو اُن کی طرف اُتارا گیا تھا اللہ کے حضور عاجزانہ جھکتے ہوئے۔ وہ اللہ کی آیات معمولی قیمت کے بدلے نہیں بیچتے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے اُن کا اَجر اُن کے ربّ کے پاس ہے۔ یقیناً اللہ حساب (لینے) میں بہت تیز ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۟ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۲۰۱ ع ۲۰ ۱۱

۲۰۱۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! صبر کرو اور صبر کی تلقین کرو اور سرحدوں کی حفاظت پر مستعد رہو۔ اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ (۱)

(۱) یہاں رَابِطُوْا سے مراد سرحدوں پر گھوڑے باندھنا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ کبھی بھی دشمن کے حملوں سے بے خوف نہ رہو بلکہ جیسے سرحد پر کھڑے ہونے سے سرحد پار کی خبریں معلوم ہوتی رہتی ہیں اسی طرح اپنی سرحدوں کی حفاظت کرو اور دشمن کو اچانک اپنے اوپر حملہ کرنے کا موقع نہ دو۔

۴۔ النّساء

یہ سورت ہجرت کے تیسرے اور پانچویں سال کے درمیان نازل ہوئی۔ بسم اللہ سمیت اس کی ایک سوستتر آیات ہیں۔

اس سورت کا آغاز ایک ایسی آیت سے ہوتا ہے جس میں نفسِ واحدہ سے انسانی پیدائش کے معجزانہ آغاز کا ذکر ملتا ہے۔ گویا لفظ آدم کی ایک اَور تفسیر پیش فرمائی گئی ہے۔

اس سورت کا اس سے پہلی سورت کے اختتام سے گہرا تعلق ہے۔ گزشتہ سورت کے اختتام پر صبر کی تعلیم کے علاوہ یہ تعلیم دی گئی تھی کہ ایک دوسرے کو صبر کی تلقین بھی کرتے رہو اور اپنی سرحدوں کی بھی حفاظت کرو۔ یہاں سورۃ النساء میں دشمن کے ساتھ ہولناک جنگوں کا ذکر ہے جس کے نتیجہ میں کثرت سے عورتیں بیوہ اور بچے یتیم رہ جائیں گے۔ جنگوں کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی مشکلات اور بیواؤں اور یتیموں کے حقوق کے تعلق میں اس کا ایک حل ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کی صورت میں پیش فرمایا گیا ہے بشرطیکہ مومن انصاف پر قائم رہ سکے۔ اگر انصاف پر قائم نہیں رہ سکتا تو صرف ایک شادی پر ہی اکتفا کرنی ہوگی۔

اس سورت میں اسلامی نظام وراثت کے بنیادی اصول اور ان کی تفصیل بیان ہوئی ہے۔

اسی سورت میں یہودیت اور عیسائیت کے باہمی رشتے کا ذکر اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا ذکر اس طرح ملتا ہے کہ جب یہود نے اپنے سب عہدوں کو توڑ دیا اور سخت دل ہوگئے اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صلیب پر چڑھا کر مارنے کی کوشش کی تو کس طرح اللہ تعالیٰ نے صلیب کے ذریعہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قتل کرنے کی اُن کی کوشش کو ناکام و نامراد فرما دیا اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ان تمام الزامات سے بری ہونا ثابت فرمایا جو آپ پر اور آپ کی پاکدامن والدہ پر یہود کی طرف سے لگائے گئے تھے۔

اس سورت میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہجرت کا بھی ذکر ملتا ہے اور یہ پیشگوئی مذکور ہے کہ اہلِ کتاب میں سے کوئی فریق بھی ایسا نہیں رہے گا جو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور آپؑ کی طبعی وفات پر ایمان نہ لے آیا ہو۔ یہ پیشگوئی افغانستان کے رستے کشمیر میں آپ کی ہجرت کے ذریعہ من وعن پوری ہوگئی۔

☆☆☆

سُوْرَةُ النِّسَآءِ مَدَنِيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ مِائَةٌ وَّ سَبْعٌ وَّ سَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّ اَرْبَعَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ②

۲۔ اے لوگو! اپنے ربّ کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور پھر ان دونوں میں سے مَردوں اور عورتوں کو بکثرت پھیلا دیا۔ اور اللہ سے ڈرو جس کے نام کے واسطے دے کر تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رِحموں (کے تقاضوں) کا بھی خیال رکھو۔ یقیناً اللہ تم پر نگران ہے۔

وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۠ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ③

۳۔ اور یتامیٰ کو اُن کے اموال دو اور خبیث چیزیں پاک چیزوں کے تبادلہ میں نہ لیا کرو اور ان کے اموال اپنے اموال سے ملا کر نہ کھا جایا کرو۔ یقیناً یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا ؕ ④

۴۔ اور اگر تم ڈرو کہ تم یتامیٰ کے بارے میں انصاف نہیں کرسکو گے تو عورتوں میں سے جو تمہیں پسند آئیں ان سے نکاح کرو۔ دو دو اور تین تین اور چار چار۔ لیکن اگر تمہیں خوف ہو کہ تم انصاف نہیں کرسکو گے تو پھر صرف ایک (کافی ہے) یا وہ جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یہ (طریق) قریب تر ہے کہ تم ناانصافی سے بچو۔ [1]

[1] اس آیت کریمہ میں یہ حکم نہیں ہے کہ ضرور دو دو، تین تین، چار چار شادیاں کرو۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ چار بیویاں رکھ سکتے ہو۔ جبکہ اس سے پہلے عربوں میں شادیوں کی کوئی حد مقرر نہیں ہوتی تھی۔ پس زیادہ شادیوں کی اجازت سے بڑھ کر یہ شادیوں

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحۡلَةً ؕ فَاِنۡ طِبۡنَ لَكُمۡ عَنۡ شَىۡءٍ مِّنۡهُ نَفۡسًا فَكُلُوۡهُ هَنِيۡٓــًٔا مَّرِيۡٓـــٴًﺎ ۝۵

۵۔ اور عورتوں کو ان کے مہر دِلی خوشی سے ادا کرو۔ پھر اگر وہ اپنی دِلی خوشی سے اس میں سے کچھ تمہیں دینے پر راضی ہوں تو اُسے بلاتردّد شوق سے کھاؤ۔

وَلَا تُؤۡتُوا السُّفَهَآءَ اَمۡوَالَـكُمُ الَّتِىۡ جَعَلَ اللّٰهُ لَـكُمۡ قِيٰمًا وَّارۡزُقُوۡهُمۡ فِيۡهَا وَاكۡسُوۡهُمۡ وَقُوۡلُوۡا لَهُمۡ قَوۡلًا مَّعۡرُوۡفًا‏ ۝۶

۶۔ اور بے عقلوں کے سپرد اپنے وہ اموال نہ کیا کرو جن کو اللہ نے تمہارے لئے (اقتصادی) قیام کا ذریعہ بنایا ہے۔ اور انہیں ان (اموال) میں سے کھلاؤ اور انہیں پہناؤ۔ اور ان سے اچھی بات کہا کرو۔

وَابۡتَلُوا الۡيَتٰمٰى حَتّٰۤى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ‌ ۚ فَاِنۡ اٰنَسۡتُمۡ مِّنۡهُمۡ رُشۡدًا فَادۡفَعُوۡۤا اِلَيۡهِمۡ اَمۡوَالَهُمۡ‌ ۚ وَلَا تَاۡكُلُوۡهَاۤ اِسۡرَافًا وَّبِدَارًا اَنۡ يَّكۡبَرُوۡا‌ ؕ وَمَنۡ كَانَ غَنِيًّا فَلۡيَسۡتَعۡفِفۡ‌ ۚ وَمَنۡ كَانَ فَقِيۡرًا فَلۡيَاۡكُلۡ بِالۡمَعۡرُوۡفِ‌ ؕ فَاِذَا دَفَعۡتُمۡ اِلَيۡهِمۡ اَمۡوَالَهُمۡ فَاَشۡهِدُوۡا عَلَيۡهِمۡ‌ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيۡبًا ۝۷

۷۔ اور یتیموں کو آزماتے رہو یہاں تک کہ وہ نکاح (کی عمر) کو پہنچ جائیں۔ پس اگر تم ان میں عقل (کے آثار) محسوس کرو تو ان کے اموال ان کو واپس کر دو۔ اور اس ڈر سے اِسراف اور تیزی کے ساتھ اُن کو نہ کھاؤ کہ کہیں وہ بڑے نہ ہو جائیں۔ اور جو امیر ہو تو چاہئے کہ وہ (ان کا مال کھانے سے) کلیۃً احتراز کرے۔ ہاں جو غریب ہو تو وہ مناسب طریق پر کھائے۔ پھر جب تم ان کی طرف اُن کے اموال لوٹاؤ تو اُن پر گواہ ٹھہرا لیا کرو۔ اور اللہ حساب لینے کے لئے کافی ہے۔

لِلرِّجَالِ نَصِيۡبٌ مِّمَّا تَرَكَ الۡوَالِدٰنِ وَالۡاَقۡرَبُوۡنَ ۖ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيۡبٌ مِّمَّا

۸۔ مَردوں کیلئے اس ترکہ میں سے ایک حصّہ ہے جو والدین اور اقرباء نے چھوڑا۔ اور عورتوں کیلئے بھی

بقیہ حاشیہ از صفحہ گزشتہ : پر پابندی قائم کرنے والی آیت ہے اور خصوصاً ایسے حالات میں جبکہ جنگوں کی وجہ سے بہت سی قیدی عورتیں ہاتھ آتی ہیں اور یتامیٰ کی کفالت کے لئے بھی ایک ہی بیوی کافی نہیں ہوسکتی۔ اس لئے اس صورت میں ایک سے زیادہ شادی کی اجازت ہے بشرطیکہ انصاف پر قائم رہ کر ایسا کیا جائے۔ اس آیت کے دونوں کناروں پر انصاف کی شرط کو اوّلیت دی گئی ہے۔ وہ لوگ جو اس بہانے کہ ایک سے زیادہ شادی کی اجازت ہے پہلی بیوی کو کَالْمُعَلَّقَه چھوڑ دیتے ہیں وہ ہرگز اسلامی حکم کی تعمیل نہیں کرتے بلکہ نفسانی خواہش سے زیادہ شادیاں کرتے ہیں۔

تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ؕ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝۸

اس ترکہ میں ایک حصّہ ہے جو والدین اور اقرباء نے چھوڑا۔ خواہ وہ تھوڑا ہو یا زیادہ۔ (یہ ایک) فرض کیا گیا حصّہ (ہے)۔

وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝۹

۹۔ اور جب (ترکہ کی) تقسیم پر (ایسے) اقرباء (جن کو قواعد کے مطابق حصہ نہیں پہنچتا) اور یتیم اور مسکین بھی آ جائیں تو کچھ اس میں سے ان کو بھی دو۔ اور ان سے اچھی بات کہا کرو۔

وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ ۖ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝۱۰

۱۰۔ اور وہ لوگ اس بات سے ڈریں کہ اگر وہ اپنے پیچھے کمزور اولاد چھوڑ جاتے تو اُن کے بارہ میں خوف کھاتے۔ پس چاہئے کہ وہ اللہ سے ڈریں اور صاف سیدھی بات کہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِىْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۝۱۱ ع ۱۱/۱۲

۱۱۔ یقیناً وہ لوگ جو یتیموں کا مال ازراہِ ظلم کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں محض آگ جھونکتے ہیں۔ اور یقیناً وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں پڑیں گے۔

يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِىْۤ اَوْلَادِكُمْ ۗ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ؕ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ

۱۲۔ اللہ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں وصیت کرتا ہے۔ مرد کے لئے دوعورتوں کے حصّہ کے برابر (حصہ) ہے۔ اور اگر وہ دو سے زیادہ عورتیں ہوں تو ان کے لئے دو تہائی ہے اُس میں سے جو اُس (مرنے والے) نے چھوڑا۔ اور اگر وہ اکیلی ہو تو اس کے لئے نصف ہے۔ اور اس (میّت) کے والدین کے لئے اُن میں سے ہر ایک کے لئے اس کے ترکہ میں سے چھٹا حصہ ہے اگر وہ صاحب اولاد ہو۔ اور اگر اس کی اولاد نہ ہو اور اس کے والدین نے اس کا ورثہ پایا ہو تو اس کی ماں کے لئے تیسرا حصہ ہے

لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۗ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۗ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١٢﴾

اور اگر اس (میّت) کے بھائی (بہن) ہوں تو پھر اس کی ماں کے لئے چھٹا حصہ ہوگا، وصیت کی ادائیگی کے بعد جو اس نے کی ہو یا قرض چُکانے کے بعد۔ تمہارے آباء اور تمہاری اولاد، تم نہیں جانتے کہ ان میں سے کون نفع پہنچانے میں تمہارے زیادہ قریب ہے۔ یہ اللہ کی طرف سے فریضہ ہے۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) حکمت والا ہے۔

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۗ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۗ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗٓ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿١٣﴾

۱۳۔ اور تمہارے لئے اُس میں سے نصف ہوگا جو تمہاری بیویوں نے ترکہ چھوڑا اگر ان کی کوئی اولاد نہ ہو۔ پس اگر ان کی کوئی اولاد ہو تو تمہارے لئے چوتھا حصہ ہوگا اس میں سے جو اُنہوں نے چھوڑا، وصیت کی ادائیگی کے بعد جو انہوں نے کی ہو یا قرض چکانے کے بعد۔ اور ان کے لئے چوتھا حصہ ہوگا اس میں سے جو تم نے چھوڑا اگر تمہاری کوئی اولاد نہ ہو۔ اور اگر تمہاری کوئی اولاد ہو تو اُن (بیویوں) کا آٹھواں حصہ ہوگا اس میں سے جو تم نے چھوڑا، وصیت کی ادائیگی کے بعد جو تم نے کی ہو یا قرض چکانے کے بعد۔ اور اگر کسی ایسے مرد یا عورت کا ورثہ تقسیم کیا جا رہا ہو جو کلالہ ہو (یعنی نہ اس کے ماں باپ ہوں نہ اولاد) لیکن اس کا بھائی یا بہن ہو تو ان دونوں میں سے ہر ایک کے لئے چھٹا حصہ ہوگا۔ اور اگر وہ (یعنی بہن بھائی) اِس سے زیادہ ہوں تو پھر وہ سب تیسرے حصے میں شریک ہوں گے وصیت کی ادائیگی کے بعد جو کی گئی ہو یا قرض چکانے کے بعد۔ بغیر اس کے کہ کوئی تکلیف میں مبتلا کیا جائے۔ وصیت ہے اللہ کی طرف سے۔ اور اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بڑا بُردبار ہے۔

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۴﴾

۱۴۔ یہ اللہ کی (قائم کردہ) حدود ہیں۔ اور جو اللہ کی اطاعت کرے اور اس کے رسول کی تو وہ اُسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہوں گی وہ ان میں ایک لمبے عرصہ تک رہنے والے ہوں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۖ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۵﴾ ع

۱۵۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی حدود سے تجاوز کرے تو وہ اسے ایک آگ میں ڈالے گا جس میں وہ ایک لمبے عرصہ تک رہنے والا ہوگا اور اس کے لئے رُسوا کر دینے والا عذاب (مقدر) ہے۔

وَالّٰتِىْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِى الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ﴿۱۶﴾

۱۶۔ اور تمہاری عورتوں میں سے وہ جو بے حیائی کی مرتکب ہوئی ہوں ان پر اپنے میں سے چار گواہ بنا لو۔ پس اگر وہ گواہی دیں تو ان کو گھروں میں روک رکھو یہاں تک کہ ان کو موت آ جائے یا ان کے لئے اللہ کوئی (اور) راستہ نکال دے۔ [1]

وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۱۷﴾

۱۷۔ اور تم میں سے وہ دو مرد جو اس (بے حیائی) کے مرتکب ہوئے ہوں انہیں (بدنی) سزا دو۔ پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور اصلاح کر لیں تو ان سے اِعراض کرو۔ یقیناً اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ [2]

---

[1] ''اللہ ان کے لئے راستہ نکال دے'' سے دو باتیں مراد ہوسکتی ہیں۔ اوّل یہ کہ خاوند پہلے فوت ہو جائے اور بیوی آزاد ہو جائے اور دوسرا یہ کہ خاوند اُسے طلاق دیدے تا کہ وہ کسی اور مرد سے شادی کر لے۔

[2] آیات ۱۶، ۱۷ کا اُس جنسی بے راہ روی سے تعلق ہے جسے آج کل Gay Movement کہتے ہیں۔ یعنی عورتوں کا عورتوں کے ساتھ اور مَردوں کا مَردوں کے ساتھ بے حیائی کرنا۔ عورتوں پر الزام کے لئے تو چار گواہ ضروری ہیں لیکن مَردوں کے متعلق چار گواہوں کی کوئی شرط نہیں۔ یہ عورتوں کی عصمت کی حفاظت اور انہیں الزام سے بچانے کے لئے ہے۔

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا۝۱۸

۱۸۔ یقیناً اللہ پر اُنہی لوگوں کی توبہ قبول کرنا فرض ہے جو (اپنی) حماقت سے بُرائی کے مرتکب ہوتے ہیں پھر جلد توبہ کر لیتے ہیں۔ پس یہی لوگ ہیں جن پر اللہ توبہ قبول کرتے ہوئے جُھکتا ہے۔ اور اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) حکمت والا ہے۔

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا۝۱۹

۱۹۔ اور ان لوگوں کی کوئی توبہ نہیں جو بدیاں کرتے ہیں یہاں تک کہ ان میں سے جب کسی کو موت آجائے تو وہ کہتا ہے میں اب ضرور توبہ کرتا ہوں۔ اور نہ ان لوگوں کی توبہ ہے جو اس حالت میں مر جاتے ہیں کہ وہ کفار ہوں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ؕ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا۝۲۰

۲۰۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تمہارے لئے جائز نہیں کہ تم زبردستی کرتے ہوئے عورتوں کا ورثہ لو۔ اور انہیں اس غرض سے تنگ نہ کرو کہ تم جو کچھ انہیں دے بیٹھے ہو اس میں سے کچھ (پھر) لے بھاگو، سوائے اس کے کہ وہ کھلی کھلی بے حیائی کی مرتکب ہوئی ہوں۔ اور ان سے نیک سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرو۔ اور اگر تم اُنہیں ناپسند کرو تو عین ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھ دے۔

بقیہ حاشیہ از صفحہ گزشتہ : ایسی عورتوں کے بارہ میں یہ جو فرمایا ہے کہ انہیں گھروں میں رکھو اس سے یہ مراد نہیں کہ قید کر دو اور گھروں سے باہر ہی نہ نکلنے دو، بلکہ یہ مراد ہے کہ انہیں اکیلا باہر نہ جانے دو اور بلا اجازت نکلنے نہ دو تا کہ یہ بے حیائی نہ پھیلے۔

سوال یہ ہے کہ پابندی ایسے مَردوں پر کیوں نہیں؟ اس کا سبب واضح ہے۔ قرآن کریم مردوں پر گھر کو چلانے اور خاندان کی ضروریات پوری کرنے کی ذمہ داری ڈالتا ہے۔ اگر مَردوں کو گھروں میں قید کر دیا جاتا تو ان کے گھر کیسے چلتے اور روزمرہ کی گزران کیسے ہوتی؟ اس کی بجائے فرمایا کہ مَردوں کو بدنی سزا دو۔ اور سزا میں ۸۰ یا ۱۰۰ کوڑے نہیں فرمایا بلکہ حسب حالات یہ سزا مقرر ہو سکتی ہے۔ نیز پکڑے جانے کے بعد ان کی نگرانی کرنی ہے۔ اس کے بعد اگر وہ توبہ کریں اور آئندہ اصلاح کا وعدہ کریں تو پھر ان کو بار بار اپنی نظر میں رکھ کر یا کسی اور پابندی کے ساتھ تنگ نہیں کرنا چاہئے۔

وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۲۱﴾

۲۱۔ اور اگر تم ایک بیوی کو دوسری بیوی کی جگہ تبدیل کرنے کا ارادہ کرو اور تم ان میں سے ایک کو ڈھیروں مال بھی دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ واپس نہ لو۔ کیا تم اسے بہتان تراشی کرتے ہوئے اور کھلے کھلے گناہ کا ارتکاب کرتے ہوئے لو گے؟

وَكَيْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿۲۲﴾

۲۲۔ اور تم کیسے وہ لے لو گے جبکہ تم ایک دوسرے سے (خلوت میں) مل چکے ہو اور وہ تم سے (وفا کا) پختہ عہد لے چکی ہیں۔

وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿۲۳﴾ ع ۸/۱۴

۲۳۔ اور عورتوں میں سے اُن سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے آباء نکاح کر چکے ہوں سوائے اس کے جو پہلے گزر چکا۔ یقیناً یہ بڑی بے حیائی اور بہت قابلِ نفرین ہے۔ اور بہت ہی بُرا رستہ ہے۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ۫ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ۫ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۲۴﴾

۲۴۔ تم پر تمہاری مائیں حرام کر دی گئی ہیں اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں اور تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور بھائی کی بیٹیاں اور بہن کی بیٹیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے اور تمہاری رضاعی بہنیں اور تمہاری بیویوں کی مائیں اور جن بیویوں سے تم ازدواجی تعلقات قائم کر چکے ہو ان کی وہ پچھلگ بیٹیاں بھی تم پر حرام ہیں جو تمہارے گھر میں پلی ہوں۔ ہاں اگر تم ان (یعنی بیویوں) سے ازدواجی تعلقات قائم نہ کر چکے ہو تو پھر تم پر کوئی گناہ نہیں۔ نیز تمہارے ان بیٹوں کی بیویاں بھی جو تمہاری پشت سے ہوں۔ نیز یہ بھی (تم پر حرام ہے) کہ تم دو بہنوں کو (اپنے نکاح میں) اکٹھا کرو سوائے اس کے جو پہلے گزر چکا۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَ اُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۲۵﴾

وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۶﴾

۲۵۔اور عورتوں میں سے وہ (بھی تم پر حرام ہیں) جن کے خاوند موجود ہوں سوائے ان کے جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوں۔ یہ اللہ کی طرف سے تم پر فریضہ ہے۔اور تمہارے لئے حلال کر دیا گیا ہے جو اس کے علاوہ ہے کہ تم (انہیں) اپنانا چاہو، اپنے اموال کے ذریعہ اپنے کردار کی حفاظت کرتے ہوئے نہ کہ بے حیائی اختیار کرتے ہوئے۔ پس اُن کو اُن کے مہر فریضہ کے طور پر دو اس بنا پر کہ جو تم اُن سے استفادہ کر چکے ہو۔اور تم پر کوئی گناہ نہیں اس بارہ میں جو تم مہر مقرر ہونے کے بعد (کسی تبدیلی پر) باہم رضامند ہو جاؤ۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

۲۶۔اور تم میں سے جو کوئی مالی وسعت نہ رکھتے ہوں کہ آزاد مومن عورتوں سے نکاح کر سکیں تو وہ تمہاری مومن لونڈیوں میں سے جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے (کسی سے) نکاح کر لیں۔ اور اللہ تمہارے ایمانوں کو خوب جانتا ہے۔تم میں سے بعض، بعض سے نسبت رکھتے ہیں۔ پس ان سے نکاح کرو اُن کے مالکوں کی اجازت سے اور ان کو ان کے حق مہر دستور کے مطابق ادا کرو ایسے حال میں کہ وہ اپنی عزت کو بچانے والیاں ہوں نہ کہ بے حیائی کرنے والیاں اور نہ ہی خفیہ دوست بنانے والیاں ہوں۔ پس جب وہ نکاح کر چکیں پھر اگر وہ بے حیائی کی مرتکب ہوں تو ان کی سزا آزاد عورتوں کی سزا کی نسبت آدھی ہو گی۔ یہ (رعایت) اس کے لئے ہے جو تم میں سے گناہ سے ڈرتا ہو۔اور تمہارا صبر کرنا تمہارے لئے بہتر ہے۔اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۷﴾

۲۷۔اللہ چاہتا ہے کہ وہ تم پر بات خوب روشن کردے اور ان لوگوں کے طریقوں کی طرف تمہاری راہنمائی کرے جو تم سے پہلے تھے اور تم پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھکے اور اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۗ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ﴿۲۸﴾

۲۸۔اور اللہ چاہتا ہے کہ تم پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھکے۔ اور وہ لوگ جو نفسانی خواہشات کے پیچھے لگے رہتے ہیں چاہتے ہیں کہ تم بڑے زور سے (اُن کی طرف) مائل ہو جاؤ۔

يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ﴿۲۹﴾

۲۹۔ اللہ چاہتا ہے کہ تم سے بوجھ ہلکا کردے اور انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۗ وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿۳۰﴾

۳۰۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے اموال آپس میں ناجائز طریق پر نہ کھایا کرو۔ ہاں اگر وہ ایسی تجارت ہو جو تمہاری باہمی رضامندی سے ہو۔ اور تم اپنے آپ کو (اقتصادی طور پر) قتل نہ کرو۔ یقیناً اللہ تم پر بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۱﴾

۳۱۔اور جو حد سے تجاوز کرتے ہوئے اور ظلم کرتے ہوئے ایسا کرے تو ہم اسے عنقریب ایک آگ میں ڈالیں گے۔ اور یہ بات اللہ پر آسان ہے۔

اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ﴿۳۲﴾

۳۲۔ اگر تم اُن بڑے گناہوں سے بچتے رہو جن سے تمہیں روکا گیا ہے تو ہم تُم سے تمہاری بدیاں دور کردیں گے اور ہم تمہیں ایک بڑی عزّت کے مقام میں داخل کریں گے۔

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى

۳۳۔ اور اللہ نے جو تم میں سے بعض کو بعض پر

بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۳۳﴾

فضیلت بخشی ہے اس کی حرص نہ کیا کرو۔ مَردوں کے لئے اس میں سے حصہ ہے جو وہ کمائیں۔ اور عورتوں کے لئے اس میں سے حصہ ہے جو وہ کمائیں۔ اور اللہ سے اس کا فضل مانگو۔ یقیناً اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ؕ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴿۳۴﴾ ع

۳۴۔ اور ہم نے ہر ایک کے لئے وارث بنائے ہیں اس (مال) کے جو والدین اور اقرباء چھوڑیں [۱] اور وہ جن سے تم نے پختہ عہد و پیمان کئے ہیں ان کو بھی ان کا حصہ دو۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر نگران ہے۔

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّ بِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ﴿۳۵﴾

۳۵۔ مرد عورتوں پر نگران ہیں اس فضیلت کی وجہ سے جو اللہ نے ان میں سے بعض کو بعض پر بخشی ہے اور اس وجہ سے بھی کہ وہ اپنے اموال (ان پر) خرچ کرتے ہیں۔ پس نیک عورتیں فرمانبردار اور غیب میں بھی ان چیزوں کی حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں جن کی حفاظت کی اللہ نے تاکید کی ہے۔ اور وہ عورتیں جن سے تمہیں باغیانہ رویے کا خوف ہو تو ان کو (پہلے تو) نصیحت کرو، پھر ان کو بستروں میں الگ چھوڑ دو اور پھر (عند الضرورت) انہیں بدنی سزا بھی دو۔ پس اگر وہ تمہاری اطاعت کریں تو پھر ان کے خلاف کوئی حجت تلاش نہ کرو۔ یقیناً اللہ بہت بلند (اور) بہت بڑا ہے۔ [۲]

---

[۱] یہ ترجمہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ کے ترجمہ سے اخذ کیا گیا ہے۔

[۲] اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ کا ایک ظاہری معنی تو یہ ہے کہ مرد عموماً عورتوں سے زیادہ مضبوط اور ان کو سیدھی راہ پر قائم رکھنے والے ہوتے ہیں۔ اگر مرد قَوّٰمُوْنَ نہیں ہوں گے تو عورتوں کے بھٹکنے کا امکان زیادہ ہے۔ دوسرا یہ کہ وہ مرد قوّام ہیں جو اپنی بیویوں کے خرچ برداشت کرتے ہیں۔ وہ نکھٹو جو بیویوں کی آمد پر پلتے ہیں وہ ہرگز قوّام نہیں ہوتے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

وَ اِنۡ خِفۡتُمۡ شِقَاقَ بَیۡنِہِمَا فَابۡعَثُوۡا حَکَمًا مِّنۡ اَہۡلِہٖ وَ حَکَمًا مِّنۡ اَہۡلِہَا ۚ اِنۡ یُّرِیۡدَاۤ اِصۡلَاحًا یُّوَفِّقِ اللّٰہُ بَیۡنَہُمَا ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیۡمًا خَبِیۡرًا ﴿۳۶﴾

۳۶۔ اور اگر تمہیں ان دو (میاں بیوی) کے درمیان شدید اختلاف کا خوف ہو تو اس (یعنی خاوند) کے گھر والوں میں سے ایک صاحبِ حکمت فیصلہ کرنے والا اور اس (یعنی بیوی) کے گھر والوں میں سے ایک صاحبِ حکمت فیصلہ کرنے والا مقرر کرو۔ اگر وہ دونوں اصلاح چاہیں تو اللہ ان دونوں کے درمیان موافقت پیدا کر دے گا۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) خوب باخبر ہے۔

وَ اعۡبُدُوا اللّٰہَ وَ لَا تُشۡرِکُوۡا بِہٖ شَیۡئًا وَّ بِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا وَّ بِذِی الۡقُرۡبٰی وَ الۡیَتٰمٰی وَ الۡمَسٰکِیۡنِ وَ الۡجَارِ ذِی الۡقُرۡبٰی وَ الۡجَارِ الۡجُنُبِ وَ الصَّاحِبِ بِالۡجَنۡۢبِ وَ ابۡنِ السَّبِیۡلِ ۙ وَ مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُکُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنۡ کَانَ مُخۡتَالًا فَخُوۡرَا ۨ﴿۳۷﴾

۳۷۔ اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی۔ اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یقیناً اللہ اس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر (اور) شیخی بگھارنے والا ہو۔

الَّذِیۡنَ یَبۡخَلُوۡنَ وَ یَاۡمُرُوۡنَ النَّاسَ بِالۡبُخۡلِ وَ یَکۡتُمُوۡنَ مَاۤ اٰتٰہُمُ اللّٰہُ مِنۡ فَضۡلِہٖ ؕ وَ اَعۡتَدۡنَا لِلۡکٰفِرِیۡنَ عَذَابًا مُّہِیۡنًا ﴿ۚ۳۸﴾

۳۸۔ (یعنی) وہ لوگ جو (خود بھی) بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بھی بخل کی تعلیم دیتے ہیں۔ اور اُس کو چھپاتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ہے۔ اور ہم نے کافروں کے لئے بہت رُسوا کرنے والا عذاب تیار کیا ہے۔

(بقیہ از صفحہ گزشتہ) آیت کے آخری حصہ میں یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ اگر تم قَوَّام ہو اور اس کے باوجود تمہاری بیوی بہت زیادہ باغیانہ روح رکھتی ہے تو اس صورت میں یہ اجازت نہیں کہ اس کو فوری طور پر بدنی سزا دو بلکہ پہلے اسے نصیحت کرو۔ اگر نصیحت سے نہ مانے تو ازدواجی تعلقات سے کچھ عرصہ تک احتراز کرو۔ (دراصل یہ سزا عورت سے زیادہ مرد کو ہے۔) اگر اس کے باوجود اس کی باغیانہ روش دور نہ ہو تو پھر تمہیں اس پر ہاتھ اٹھانے کی اجازت ہے مگر اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایسی ضرب نہ لگے جو چہرہ پر ہو اور جس سے اس پر کوئی داغ لگ جائے۔ اس آیت کریمہ کے حوالہ سے بہت سے لوگ اپنی بیویوں پر ناجائز تشدد کرتے ہیں کہ مرد کو بیوی کو مارنے کی اجازت ہے حالانکہ اگر مذکورہ بالا شرائط پوری کریں تو بھاری امکان ہے کہ کسی تشدد یا سختی کی ضرورت ہی نہ پڑے۔ اگر تشدد جائز ہوتا تو حضرت رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بیویوں پر بدنی تشدد کی کوئی ایک ہی مثال نظر آ جاتی۔ حالانکہ بعض بیویاں بعض دفعہ آپؐ کی ناراضگی کا موجب بھی بن جاتی تھیں۔

وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ﴿۳۹﴾

۳۹۔ اور وہ لوگ جو اپنے اموال لوگوں کے سامنے دکھاوے کی خاطر خرچ کرتے ہیں اور نہ اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور نہ یومِ آخر پر۔ اور وہ جس کا شیطان ساتھی ہو تو وہ بہت ہی برا ساتھی ہے۔

وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ﴿۴۰﴾

۴۰۔ اور اُن پر کیا مشکل تھی اگر وہ اللہ پر ایمان لے آتے اور یومِ آخر پر بھی اور خرچ کرتے اس میں سے جو اللہ نے انہیں عطا کیا۔ اور اللہ انہیں اچھی طرح جانتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۴۱﴾

۴۱۔ یقیناً اللہ ذرّہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا۔ اور اگر کوئی نیکی کی بات ہو تو وہ اسے بڑھاتا ہے اور اپنی طرف سے بھی بہت بڑا اجر عطا کرتا ہے۔

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ﴿۴۲﴾

۴۲۔ پس کیا حال ہو گا جب ہم ہر ایک امّت میں سے ایک گواہ لے کر آئیں گے۔ اور ہم تجھے ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے۔

يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ﴿۴۳﴾ ع

۴۳۔ اس دن وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور رسول کی نافرمانی کی، چاہیں گے کہ کاش (وہ دفن ہو جاتے اور) زمین ان پر برابر کر دی جاتی۔ اور وہ اللہ سے کوئی بات چھپا نہ سکیں گے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِىْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى

۴۴۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم نماز کے قریب نہ جاؤ جب تم پر مدہوشی کی کیفیت ہو۔ یہاں تک کہ اس قابل ہو جاؤ کہ تمہیں علم ہو کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ اور نہ ہی جُنبی ہونے کی حالت میں (نماز کے قریب جاؤ) یہاں تک کہ نہالو سوائے اس کے کہ تم مسافر ہو۔ اور اگر تم بیمار ہو یا مسافر ہو یا تم

سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۴۴﴾

میں سے کوئی طبعی حوائج سے فارغ ہوا ہو یا تم نے عورتوں سے تعلق قائم کیا ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو خشک پاک مٹی سے تیمّم کر لیا کرو۔ سو تم اپنے چہروں پر اور ہاتھوں پر مسح کرو۔ یقیناً اللہ بہت درگزر کرنے والا (اور) بہت بخشنے والا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ﴿ؕ۴۵﴾

۴۵۔ کیا تُو نے ایسے لوگوں پر غور نہیں کیا جنہیں کتاب میں سے ایک حصہ دیا گیا، وہ گمراہی خرید لیتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تم (سیدھے) رستے سے ہٹ جاؤ۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۙ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ﴿۴۶﴾

۴۶۔ اور اللہ تمہارے دشمنوں کو سب سے زیادہ جانتا ہے اور اللہ دوست ہونے کے لحاظ سے کافی ہے۔ اور اللہ ہی کافی ہے بطور مددگار۔

مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِى الدِّيْنِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۴۷﴾

۴۷۔ یہود میں سے ایسے بھی ہیں جو کلمات کو ان کی اصل جگہوں سے بدل دیتے ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں ہم نے سنا اور ہم نے نافرمانی کی اور بات سُن اس حال میں کہ تجھے کچھ بھی نہ سنائی دے اور وہ اپنی زبانوں کو بل دیتے ہوئے اور دین میں طعن کرتے ہوئے رَاعِنَا کہتے ہیں۔ (۱) اور اگر ایسا ہوتا کہ وہ کہتے کہ ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی اور سُن اور ہم پر نظر کر، تو یہ ان کے لئے بہتر اور سب سے زیادہ مضبوط (قول) ہوتا۔ لیکن اللہ نے ان کے کفر کی وجہ سے ان پر لعنت کر دی ہے۔ پس وہ ایمان نہیں لاتے مگر تھوڑا۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا

۴۸۔ اے وہ لوگو جو کتاب دیئے گئے ہو! اس پر

(۱) گویا رَاعِنَا کہہ رہے ہوں یعنی اے ہمارے چرواہے۔

مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۴۸﴾

ایمان لے آؤ جو ہم نے اُتارا ہے تصدیق کرتا ہوا اس کی جو تمہارے پاس ہے۔ پیشتر اس کے کہ ہم بعض چہروں کو داغ دیں اور انہیں ان کی پیٹھوں کے بَل لَوٹا دیں یا ان پر اسی طرح لعنت ڈالیں جس طرح ہم نے سبت والوں پر لعنت ڈالی تھی۔ اور اللہ کا فیصلہ تو پورا ہو کر رہنے والا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ﴿۴۹﴾

۴۹۔ یقیناً اللہ معاف نہیں کرے گا کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے علاوہ سب کچھ معاف کر دے گا جس کے لئے وہ چاہے۔ اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو یقیناً اُس نے بہت بڑا گناہ افترا کیا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۵۰﴾

۵۰۔ کیا تُو نے ان لوگوں پر غور نہیں کیا جو اپنے آپ کو پاک ٹھہراتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ ہی ہے جسے چاہے پاک قرار دے۔ اور وہ کھجور کی گٹھلی کی لکیر کے برابر بھی ظلم نہیں کئے جائیں گے۔

اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۱﴾ ع ۷/۸

۵۱۔ دیکھ وہ اللہ پر کس طرح جھوٹ گھڑتے ہیں۔ اور یہ بات ایک نمایاں گناہ کے طور پر کافی ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ﴿۵۲﴾

۵۲۔ کیا تُو نے اُن کی طرف نظر نہیں دوڑائی جن کو کتاب میں سے ایک حصہ دیا گیا تھا۔ وہ بتوں اور شیطان پر ایمان لاتے ہیں اور اُن لوگوں کے متعلق جنہوں نے انکار کیا کہتے ہیں کہ یہ لوگ مسلک کے لحاظ سے ایمان لانے والوں سے زیادہ درست ہیں۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ﴿۵۳﴾ ؕ

۵۳۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور جس پر اللہ لعنت کرے اس کے لئے تُو کوئی مددگار نہیں پائے گا۔

اَمۡ لَهُمۡ نَصِيۡبٌ مِّنَ الۡمُلۡكِ فَاِذًا لَّا يُؤۡتُوۡنَ النَّاسَ نَقِيۡرًا ۙ﴿۵۴﴾

۵۴۔ کیا ان کا بادشاہت میں سے کوئی حصہ ہے۔ تب تو وہ لوگوں کو (ہرگز اس میں سے) کھجور کی گٹھلی کی لکیر کے برابر بھی نہیں دیں گے۔

اَمۡ يَحۡسُدُوۡنَ النَّاسَ عَلٰى مَاۤ اٰتٰٮهُمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ‌ ۚ فَقَدۡ اٰتَيۡنَاۤ اٰلَ اِبۡرٰهِيۡمَ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَاٰتَيۡنٰهُمۡ مُّلۡكًا عَظِيۡمًا‏ ﴿۵۵﴾

۵۵۔ کیا وہ اس پر لوگوں سے حسد کرتے ہیں جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے عطا کیا ہے۔ تو یقیناً آلِ ابراہیم کو بھی ہم کتاب اور حکمت عطا کر چکے ہیں اور ہم نے انہیں ایک بڑی سلطنت عطا کی تھی۔

فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ صَدَّ عَنۡهُ‌ ؕ وَكَفٰى بِجَهَـنَّمَ سَعِيۡرًا‏ ﴿۵۶﴾

۵۶۔ پس اُنہی میں سے وہ تھے جو اُس پر ایمان لے آئے اور انہی میں سے وہ تھے جو اُس (پر ایمان لانے) سے رُک گئے۔ اور (ایسے لوگوں کو) جلانے کے لئے جہنّم کافی ہے۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِنَا سَوۡفَ نُصۡلِيۡهِمۡ نَارًا ؕ كُلَّمَا نَضِجَتۡ جُلُوۡدُهُمۡ بَدَّلۡنٰهُمۡ جُلُوۡدًا غَيۡرَهَا لِيَذُوۡقُوا الۡعَذَابَ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيۡزًا حَكِيۡمًا‏ ﴿۵۷﴾

۵۷۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیات کا انکار کیا ہے ہم انہیں آگ میں داخل کریں گے۔ جب کبھی ان کے چمڑے گل جائیں گے ہم انہیں بدل کر دوسرے چمڑے دے دیں گے تاکہ وہ عذاب کو چکھیں۔ یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدۡخِلُهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا‌ ؕ لَهُمۡ فِيۡهَاۤ اَزۡوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ‌ ۙ وَّنُدۡخِلُهُمۡ ظِلًّا ظَلِيۡلًا‏ ﴿۵۸﴾

۵۸۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ان کو ہم ضرور ایسی جنّات میں داخل کریں گے جن کے دامن میں نہریں بہتی ہوں گی۔ وہ ان میں ہمیشہ ہمیش رہنے والے ہیں۔ ان میں ان کے لئے پاک بنائے ہوئے جوڑے ہوں گے۔ اور ہم انہیں گھنے سایوں میں داخل کریں گے۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاۡمُرُكُمۡ اَنۡ تُؤَدُّوا الۡاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهۡلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمۡتُمۡ بَيۡنَ النَّاسِ اَنۡ

۵۹۔ یقیناً اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حقداروں کے سپرد کیا کرو اور جب تم لوگوں کے درمیان حکومت کرو تو انصاف کے ساتھ حکومت کرو۔

تَحۡكُمُوۡا بِالۡعَدۡلِ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمۡ بِهٖ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيۡعًاۢ بَصِيۡرًا ﴿۵۹﴾

یقیناً بہت ہی عمدہ ہے جو اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت سننے والا (اور) گہری نظر رکھنے والا ہے۔ ﴿۱﴾

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَاُولِى الۡاَمۡرِ مِنۡكُمۡ‌ۚ فَاِنۡ تَنَازَعۡتُمۡ فِىۡ شَىۡءٍ فَرُدُّوۡهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوۡلِ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ‌ؕ ذٰلِكَ خَيۡرٌ وَّاَحۡسَنُ تَاۡوِيۡلًا ﴿۶۰﴾ ع

۶۰۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکام کی بھی۔ اور اگر تم کسی معاملہ میں (اُولُو الامر سے) اختلاف کرو تو ایسے معاملے اللہ اور رسول کی طرف لَوٹا دیا کرو اگر (فی الحقیقت) تم اللہ پر اور یومِ آخر پر ایمان لانے والے ہو۔ یہ بہت بہتر (طریق) ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔ ﴿۲﴾

اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ يَزۡعُمُوۡنَ اَنَّهُمۡ اٰمَنُوۡا بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ وَمَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِكَ يُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ يَّتَحَاكَمُوۡۤا اِلَى الطَّاغُوۡتِ وَقَدۡ اُمِرُوۡۤا اَنۡ يَّكۡفُرُوۡا بِهٖ‌ؕ وَيُرِيۡدُ الشَّيۡطٰنُ اَنۡ يُّضِلَّهُمۡ ضَلٰلًاۢ بَعِيۡدًا ﴿۶۱﴾

۶۱۔ کیا تُو نے ان لوگوں کے حال پر نظر کی ہے جو گمان کرتے ہیں کہ وہ اس پر ایمان لے آئے ہیں جو تجھ پر اُتارا گیا اور اس پر بھی جو تجھ سے پہلے اُتارا گیا۔ وہ چاہتے ہیں کہ فیصلے شیطان سے کروائیں جبکہ انہیں حکم دیا گیا تھا کہ وہ اس کا انکار کریں۔ اور شیطان یہ چاہتا ہے کہ وہ اُنہیں دُور کی گمراہی میں بہکا دے۔

﴿۱﴾ یہاں امانت سے مراد انتخاب کا حق ہے جس کے نتیجہ میں حکومت کا اختیار ملتا ہے۔ پس ووٹ بھی ایک امانت ہے جو اسی کو دینا چاہئے جو اس کا اہل ہو۔ یہی سچی جمہوریت ہے۔ اور جب حکومت ملے تو پھر لازماً انصاف سے کام لینا ہے نہ کہ پارٹی بازی کا خیال کرنا ہے۔ آجکل کی جھوٹی جمہوریتوں میں اپنے پارٹی ممبروں کے ساتھ تو انصاف کیا جاتا ہے لیکن مخالف پارٹی سے انصاف نہیں کیا جاتا۔

﴿۲﴾ اس آیت کریمہ میں اُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡكُمۡ میں مِنۡكُمۡ کا ترجمہ کرتے ہوئے بعض علماء یہ استنباط کرتے ہیں کہ مسلمانوں ہی میں سے اپنا حاکم بناؤ اور غیر مسلم حاکم کی اطاعت کی ضرورت نہیں۔ یہ ایک لغو عقیدہ ہے جو عمومی نظر ڈالنے سے ہی غلط ثابت ہوتا ہے۔ سب مسلمان جو غیر مسلم حکومت میں بستے ہیں یا وہاں ہجرت کر جاتے ہیں وہ ان کی حکومت کے قوانین کے پابند ہوتے ہیں۔

دوسرے یہ کہ جو مسلمان حاکم ہو اس سے کسی معاملہ میں تنازعہ کا کیا سوال ہے جس کو اللہ اور رسول کی طرف لوٹایا جائے۔ یہاں اللہ اور رسول سے واضح مراد قرآنی تعلیم ہے۔ پس کوئی بھی حاکم ہو، مسلم ہو یا غیر مسلم، اگر قرآن کی بنیادی تعلیم کے خلاف عمل کرنے کا حکم دے تو ایسی صورت میں قرآن کی بات ماننا ہوگی نہ کہ حاکم کی۔

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ اِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ﴿۶۲﴾

۶۲۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس کی طرف آؤ جو اللہ نے اُتارا ہے اور رسول کی طرف آؤ تو منافقوں کو تُو دیکھے گا کہ وہ تجھ سے بہت پرے ہٹ جاتے ہیں۔

فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ ۖ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّ تَوْفِيْقًا ﴿۶۳﴾

۶۳۔ پھر انہیں کیا ہو جاتا ہے جب اُن پر کوئی مصیبت ٹوٹتی ہے، بسبب اس کے جو اُن کے ہاتھوں نے آگے بھیجا۔ تب وہ تیرے پاس اللہ کی قسمیں کھاتے ہوئے آتے ہیں کہ ہمارا تو احسان کرنے اور اصلاح کرنے کے سوا کوئی ارادہ نہ تھا۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۗ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَ عِظْهُمْ وَ قُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًاۢ بَلِيْغًا ﴿۶۴﴾

۶۴۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کا حال اللہ خوب جانتا ہے۔ پس ان سے اِعراض کر اور انہیں نصیحت کر اور انہیں ایسی بات کہہ جو اُن کے نفسوں پر گہرا اثر چھوڑنے والی ہو۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۶۵﴾

۶۵۔ اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔ اور اگر اس وقت جب انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا وہ تیرے پاس حاضر ہوتے اور اللہ سے بخشش طلب کرتے اور رسول بھی ان کے لئے بخشش مانگتا تو وہ ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا پاتے۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۶۶﴾

۶۶۔ نہیں! تیرے ربّ کی قسم! وہ کبھی ایمان نہیں لا سکتے جب تک وہ تجھے ان امور میں منصف نہ بنا لیں جن میں ان کے درمیان جھگڑا ہوا ہے۔ پھر تُو جو بھی فیصلہ کرے اس کے متعلق وہ اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہ پائیں اور کامل فرمانبرداری اختیار کریں۔

وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا

۶۷۔ اور اگر ہم نے ان پر یہ فرض کر دیا ہوتا کہ تم اپنے نفسوں کو قتل کرو یا اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہو

فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ﴿۶۷﴾

تو ان میں سے چند ایک کے سوا کوئی ایسا نہ کرتا۔ اور اگر وہ وہی کرتے جس کی انہیں نصیحت کی جاتی ہے تو یہ ان کے لئے بہت بہتر ہوتا اور ان کے ثباتِ قدم کے لئے ایک مضبوط ذریعہ ثابت ہوتا۔

وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّاۤ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۶۸﴾

۶۸۔ اور ایسی صورت میں ہم ضرور انہیں اپنی جناب سے بڑا اجر عطا کرتے۔

وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۶۹﴾

۶۹۔ اور ہم ضرور انہیں سیدھے رستے کی طرف ہدایت دیتے۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴿۷۰﴾

۷۰۔ اور جو بھی اللہ کی اور اِس رسول کی اطاعت کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو اُن لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے (یعنی) نبیوں میں سے، صدیقوں میں سے، شہیدوں میں سے اور صالحین میں سے۔ اور یہ بہت ہی اچھے ساتھی ہیں۔ ﴿۱﴾

ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ﴿۷۱﴾

۷۱۔ یہ اللہ کا خاص فضل ہے۔ اور اللہ صاحبِ علم ہونے کے لحاظ سے بہت کافی ہے۔ ع ۹ ۱۱ ۶

﴿۱﴾ اس آیت میں بہت سے قابلِ توجہ امور ہیں۔ پہلا یہ کہ الرسول سے مراد آنحضرت ﷺ ہیں یعنی یہ خاص رسول۔
دوسرا یہ کہ اگر تم اس رسول کی اطاعت کرو گے تو ان لوگوں میں سے ہو جاؤ گے جن میں نبی بھی شامل ہیں اور صدیق بھی اور شہید بھی اور صالح بھی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی متابعت میں نبی بھی آ سکتا ہے، یعنی وہ جو اس رسول کی اطاعت کرنے والا ہو۔
اس جگہ مَعَ کے معنے بعض علماء کی طرف سے اصرار کے ساتھ یہ کئے جاتے ہیں کہ وہ ان کے ساتھ ہوں گے اور ان میں سے نہیں ہوں گے۔ اس کی تائید میں وہ کہتے ہیں کہ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا فرمایا ہے کہ وہ بہترین ساتھی ہوں گے یعنی وہ نبیوں کے ساتھ ہوں گے خود نبی نہ ہوں گے۔ اس آیت کا یہ ترجمہ آنحضرت ﷺ کی شدید گستاخی ہے۔ کیونکہ اس صورت میں اس آیت کا مطلب یوں بنے گا کہ آنحضرت ﷺ کی اطاعت کرنے والے نبیوں کے ساتھ ہوں گے مگر خود نبی نہ ہوں گے۔ وہ صدیقوں کے ساتھ ہوں گے مگر خود صدیق نہ ہوں گے۔ وہ شہیدوں کے ساتھ ہوں گے مگر خود شہید نہ ہوں گے۔ وہ صالحین کے ساتھ ہوں گے مگر خود صالح نہ ہوں گے۔ قرآن مجید کی کئی آیات میں مَعَ کا لفظ مِنْ کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ مثلاً دیکھیں آل عمران: ۱۹۴۔ النساء: ۱۴۷۔ الحجر: ۳۲
علاوہ ازیں یہاں مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ کے بعد مِنَ النَّبِيّٖنَ فرمایا گیا ہے۔ یہ مِنْ بیانیہ کہلاتا ہے، مراد ہے ان کے ساتھ یعنی ان میں سے۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ﴿٧٢﴾

۷۲۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے بچاؤ کا سامان رکھا کرو۔ پھر خواہ چھوٹے چھوٹے گروہوں میں نکلو یا بڑی جمعیت کی صورت میں۔

وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ﴿٧٣﴾

۷۳۔ اور یقیناً تم میں ایسے بھی ہیں جو ضرور دیر کریں گے۔ اور جب تم پر کوئی مصیبت آن پڑے تو ایسا شخص کہے گا کہ اللہ نے مجھ پر انعام کیا کہ میں ان کے ساتھ (یہ مصیبت) دیکھنے والا نہیں بنا۔

وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿٧٤﴾

۷۴۔ اور اگر تمہیں اللہ کی طرف سے کوئی فضل نصیب ہو تو وہ ضرور اس طرح کہے گا، گویا تمہارے اور اس کے درمیان کوئی محبت کا تعلق نہیں، کہ کاش میں بھی ان کے ساتھ ہوتا تو بہت بڑی کامیابی حاصل کرتا۔

فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ؕ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٧٥﴾

۷۵۔ پس اللہ کی راہ میں وہ لوگ قتال کریں جو آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی بیچ ڈالتے ہیں۔ اور جو اللہ کی راہ میں قتال کرے پھر قتل ہو جائے یا غالب آ جائے تو (ہر صورت میں) ہم ضرور اسے بہت بڑا اجر عطا کریں گے۔

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۙۚ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ﴿٧٦﴾

۷۶۔ اور تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں اور ایسے مردوں، عورتوں اور بچوں کی خاطر قتال نہیں کرتے جنہیں کمزور بنا دیا گیا تھا (اور) جو دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! تو ہمیں اس بستی سے نکال جس کے رہنے والے ظالم ہیں اور ہمارے لئے اپنی جناب سے کوئی سرپرست بنا دے اور ہمارے لئے اپنی جناب سے کوئی مددگار مقرر کر۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ﴿۷۷﴾ ع ۶ / ۷

۷۷۔ وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں وہ اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں اور وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا وہ شیطان کی راہ میں قتال کرتے ہیں۔ پس تم شیطان کے دوستوں سے قتال کرو۔ شیطان کی تدبیر یقیناً کمزور ہوتی ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۭ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۣ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۷۸﴾

۷۸۔ کیا تُو نے ان لوگوں کی طرف نظر نہیں دوڑائی جنہیں کہا گیا تھا کہ اپنے ہاتھ روک لو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو۔ پھر جب قتال ان پر فرض کیا گیا تو اچانک ان میں سے ایک گروہ لوگوں سے ایسا ڈرنے لگا جیسے اللہ سے ڈرا جاتا ہے یا اس سے بھی بڑھ کر۔ اور انہوں نے کہا اے ہمارے ربّ! تو نے کیوں ہم پر قتال فرض کر دیا۔ کیوں نہ تُو نے ہمیں تھوڑی مدت کیلئے اور مہلت دی۔ تُو کہہ دے کہ دنیا کی منفعت تھوڑی ہے۔ اور آخرت اس کے لئے بہت بہتر ہے جس نے تقویٰ اختیار کیا۔ اور تم کھجور کی گٹھلی کی لکیر کے برابر بھی ظلم نہیں کئے جاؤ گے۔

اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۭ وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ۭ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ﴿۷۹﴾

۷۹۔ تم جہاں کہیں بھی ہو موت تمہیں آ لے گی خواہ تم سخت مضبوط بنائے ہوئے بُرجوں میں ہی ہو۔ اور اگر انہیں کوئی حَسَنہ پہنچتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اگر انہیں کوئی بُرائی پہنچتی ہے تو کہتے ہیں (اے محمد!) یہ تیری طرف سے ہے۔ تُو کہہ دے کہ سب کچھ اللہ ہی کی طرف سے ہوتا ہے۔ پس ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ کوئی بات سمجھنے کے قریب تک نہیں پھٹکتے۔

مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ط وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ط وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۸۰﴾

۸۰۔ جو بھلائی تجھے پہنچے تو وہ اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے۔ اور جو ضرر رساں بات تجھے پہنچے تو وہ تیرے اپنے نفس کی طرف سے ہوتی ہے۔ اور ہم نے تجھے سب انسانوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے اور اللہ بطور گواہ کافی ہے۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ج وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ط ﴿۸۱﴾

۸۱۔ جو اِس رسول کی پیروی کرے تو اُس نے اللہ کی پیروی کی اور جو پھر جائے تو ہم نے تجھے ان پر محافظ بنا کر نہیں بھیجا۔

وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِىْ تَقُوْلُ ط وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ج فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ط وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۸۲﴾

۸۲۔ اور وہ (محض منہ سے) ''اطاعت'' کہتے ہیں! پھر جب وہ تجھ سے الگ ہوتے ہیں تو اُن میں سے ایک گروہ ایسی باتیں کرتے ہوئے رات گزارتا ہے جو اس سے مختلف ہیں جو تُو کہتا ہے۔ اور اللہ ان کی رات کی باتوں کو احاطۂ تحریر میں لے آتا ہے۔ پس ان سے اِعراض کر اور اللہ پر توکّل کر اور اللہ کارساز کے طور پر کافی ہے۔

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ط وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿۸۳﴾

۸۳۔ پس کیا وہ قرآن پر تدبّر نہیں کرتے؟ حالانکہ اگر وہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو ضرور اس میں بہت اختلاف پاتے۔ ﴿۱﴾

وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ط وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى

۸۴۔ اور جب بھی ان کے پاس کوئی امن یا خوف کی بات آئے تو وہ اُسے مشتہر کر دیتے ہیں۔ اور اگر وہ اسے (پھیلانے کی بجائے) رسول کی طرف یا

﴿۱﴾ اس آیت کریمہ میں قرآن کی صداقت کی یہ دلیل دی گئی ہے کہ اس کی آیات میں کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا حالانکہ یہ تیئس سال تک ایک نبی اُمّی پر نازل ہوتا رہا ہے۔ تیئس سال کے عرصہ میں کتنی ہی باتیں اکثر بہت پڑھے لکھے آدمیوں کو بھی بھول جاتی ہیں تو ایک نبی امّی کے لئے کیسے ممکن تھا کہ وہ کتاب اپنی طرف سے بناتا اور اس میں کوئی اختلاف نہ ہوتا۔

الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۴﴾

اپنے میں سے کسی صاحبِ امر کے سامنے پیش کر دیتے تو ان میں سے جو اُس سے استنباط کرتے وہ ضرور اُس (کی حقیقت) کو جان لیتے۔ اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتے تو تم چند ایک کے سوا ضرور شیطان کی پیروی کرنے لگتے۔

فَقَاتِلْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ﴿۸۵﴾

۸۵۔ پس اللہ کی راہ میں قتال کر۔ تجھ پر تیرے نفس کے سوا کسی اور کا بوجھ نہیں ڈالا جائے گا۔ اور مومنوں کو بھی (قتال کی) ترغیب دے۔ بعید نہیں کہ اللہ اُن لوگوں کی جنگ روک دے جنہوں نے کفر کیا اور اللہ جنگ کرنے میں سب سے زیادہ سخت اور عبرتناک سزا دینے میں زیادہ شدید ہے۔

مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ مُّقِيْتًا ﴿۸۶﴾

۸۶۔ جو کوئی اچھی شفاعت کرے اُس میں سے اُس کا بھی حصہ ہوگا اور جو کوئی بُری شفاعت کرے اس کا کچھ بوجھ اس کے لئے بھی ہوگا۔ اور اللہ ہر چیز پر بہت مقدرت رکھنے والا ہے۔

وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ حَسِيْبًا ﴿۸۷﴾

۸۷۔ اور اگر تمہیں کوئی خیر سگالی کا تحفہ پیش کیا جائے تو اس سے بہتر پیش کیا کرو یا وہی لوٹا دو۔ یقیناً اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔ (۱)

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى

۸۸۔ اللہ! ۔ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ وہ

(۱) اس آیت میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جب تحفہ دیا جائے تو کم از کم اتنا ہی تحفہ دینے والے کو واپس کیا جائے یا اس سے بہتر۔ اس سے مراد یہ نہیں کہ وہی تحفہ لوٹا دو یا صرف مادی طور پر کوئی بہتر چیز دو۔ بلکہ آنحضرت ﷺ نے جو ہمیں جَزَاكُمُ اللّٰهُ خَيْرًا کہنے کی تعلیم دی ہے یہ بہتر تحفہ ہے۔ مگر بعض لوگ اسے اپنی حرص چھپانے کا ذریعہ بھی بنا لیتے ہیں۔ تحفہ قبول تو کرتے ہیں مگر تحفے دیتے نہیں اور جَزَاكُمُ اللّٰهُ کہنے ہی کو کافی سمجھتے ہیں۔

يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ﴿٨٨﴾

ع ١١ ٨

ضرور تمہیں قیامت کے دن تک اکٹھا کرتا چلا جائے گا جس میں کوئی شک نہیں۔ اور اللہ سے زیادہ بیان میں اور کون سچا ہوسکتا ہے۔

فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿٨٩﴾

٨٩۔ پس تمہیں کیا ہوا ہے کہ منافقوں کے بارہ میں دو گروہوں میں بٹے ہوئے ہو، حالانکہ اللہ نے اس کی وجہ سے جو انہوں نے کسب کئے انہیں اوندھا کر دیا ہے۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اُسے ہدایت دو جسے اللہ نے گمراہ قرار دے دیا ہے۔ اور جسے اللہ گمراہ قرار دے تو اس کے لئے تُو ہرگز کوئی راہ نہ پائے گا۔

وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۠ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۙ﴿٩٠﴾

٩٠۔ وہ چاہتے ہیں کہ کاش تم بھی اُسی طرح کفر کرو جس طرح انہوں نے کفر کیا۔ نتیجۃً تم ایک ہی جیسے ہو جاؤ۔ پس ان میں سے کوئی دوست نہ بنایا کرو یہاں تک کہ وہ اللہ کی راہ میں ہجرت کریں۔ پس اگر وہ پیٹھ دکھا جائیں تو اُن کو پکڑو اور ان کو قتل کرو جہاں کہیں بھی تم ان کو پاؤ اور ان میں سے کسی کو دوست یا مددگار نہ بناؤ۔

اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ﴿٩١﴾

٩١۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایسی قوم سے نسبت رکھتے ہیں جن کے اور تمہارے درمیان عہد و پیمان ہیں۔ یا وہ اس حالت میں تمہارے پاس آئیں کہ ان کے دل اس بات پر انقباض محسوس کرتے ہوں کہ تم سے لڑیں یا خود اپنی ہی قوم سے لڑیں۔ اور اگر اللہ چاہتا تو ان کو تم پر مسلط کر دیتا پھر وہ ضرور تم سے قتال کرتے۔ پس اگر وہ تم سے الگ رہیں پھر تم سے قتال نہ کریں اور تمہیں امن کا پیغام دیں تو پھر اللہ نے تمہیں ان کے خلاف کوئی جواز نہیں بخشا۔

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْۤا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْۤا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْۤا اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ؕ وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ؑ ﴿۹۲﴾ ع ۱۲ ۹

۹۲۔تم کچھ دوسرے لوگ ایسے بھی پاؤ گے جو چاہتے ہیں کہ وہ تم سے بھی امن میں رہیں اور اپنی قوم سے بھی امن میں رہیں۔ جب کبھی بھی ان کو فتنے کی طرف لے جایا جائے تو وہ اس میں اوندھے مُنہ گرائے جاتے ہیں۔ پس اگر وہ تمہارا پیچھا نہ چھوڑیں اور تمہیں امن کا پیغام نہ دیں اور اپنے ہاتھ نہ روکیں تو ان کو پکڑو اور ان کو قتل کرو جہاں کہیں تم انہیں پاؤ۔ اور یہی وہ (تمہارے دشمن) ہیں جن کے خلاف ہم نے تمہیں کھلی کھلی حجت عطا کی ہے۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَئًا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَئًا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰۤى اَهْلِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ؕ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ؕ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰۤى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ؗ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۹۳﴾

۹۳۔اور کسی مومن کے لئے جائز نہیں کہ کسی مومن کو قتل کرے سوائے اس کے کہ غلطی سے ایسا ہو۔ اور جو کوئی غلطی سے کسی مومن کو قتل کرے تو ایک مومن غلام کا آزاد کرنا ہے اور (طے شدہ) دیت اس کے اہل کو ادا کرنا ہوگی سوائے اس کے کہ وہ معاف کر دیں اور اگر وہ (مقتول) تمہاری دشمن قوم سے تعلق رکھتا ہو اور وہ مومن ہو تب (بھی) ایک مومن غلام آزاد کرنا ہے۔ اور اگر وہ ایسی قوم سے تعلق رکھنے والا ہو کہ تمہارے اور ان کے درمیان عہد و پیمان ہوں تو اس کے اہل کو (طے شدہ) دیت دینا لازم ہے اور ایک مومن غلام کا آزاد کرنا بھی۔ اور جس کو یہ توفیق نہ ہو تو دو مہینے متواتر روزے رکھنا ہوں گے۔ اللہ کی طرف سے یہ بطور توبہ (فرض کیا گیا) ہے۔ اور اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿٩٤﴾

۹۴۔اور جو جان بوجھ کر کسی مومن کو قتل کرے تو اس کی جزا جہنّم ہے۔ وہ اس میں بہت لمبا عرصہ رہنے والا ہے۔اور اللہ اس پر غضبناک ہوا اور اس پر لعنت کی، اور اس نے اس کے لئے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰۤى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ؕ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿٩٥﴾

۹۵۔اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم اللہ کی راہ میں سفر کر رہے ہو تو اچھی طرح چھان بین کر لیا کرو اور جو تم پر سلام بھیجے اس سے یہ نہ کہا کرو کہ تُو مومن نہیں ہے۔تم دنیاوی زندگی کے اموال چاہتے ہو تو اللہ کے پاس غنیمت کے کثیر سامان ہیں۔اس سے پہلے تم اسی طرح ہوا کرتے تھے پھر اللہ نے تم پر فضل کیا۔پس خوب چھان بین کر لیا کرو۔ یقیناً اللہ اس سے جو تم کرتے ہو بہت باخبر ہے۔ ﴿۱﴾

لَا يَسْتَوِى الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۙ﴿٩٦﴾

۹۶۔مومنوں میں سے بغیر کسی بیماری کے گھر بیٹھ رہنے والے اور (دوسرے) اللہ کی راہ میں اپنے اموال اور جانوں کے ذریعہ جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ نے اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ذریعہ جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر ایک نمایاں مرتبہ عطا کیا ہے۔ جبکہ ہر ایک سے اللہ نے بھلائی کا ہی وعدہ کیا ہے۔اور اللہ نے مجاہدین کو بیٹھ رہنے والوں پر ایک اجرِ عظیم کی فضیلت عطا کی ہے۔

﴿۱﴾ اس آیت کریمہ سے صاف ظاہر ہے کہ ہر رستہ چلتے کو دشمن سمجھ کر اس پر تشدد کی اجازت نہیں۔ کسی شخص کو پہچاننے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ تمہیں سلام کہے۔ تعجب ہے کہ اس بگڑے ہوئے زمانے میں بگڑے ہوئے علماء' سلام کہنے کے نتیجہ میں تشدد کرتے ہیں۔

دَرَجٰتٍ مِّنۡهُ وَمَغۡفِرَةً وَّرَحۡمَةً ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ﴿۹۷﴾ ع ۱۳

۹۷۔ (یہ) اس کی طرف سے درجات اور بخشش اور رحمت کے طور پر (ہے)۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ تَوَفّٰٮهُمُ الۡمَلٰٓـئِكَةُ ظَالِمِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ قَالُوۡا فِيۡمَ كُنۡتُمۡ ؕ قَالُوۡا كُنَّا مُسۡتَضۡعَفِيۡنَ فِى الۡاَرۡضِ ؕ قَالُوۡۤا اَلَمۡ تَكُنۡ اَرۡضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوۡا فِيۡهَا ؕ فَاُولٰٓـئِكَ مَاۡوٰٮهُمۡ جَهَنَّمُ ؕ وَسَآءَتۡ مَصِيۡرًا ۙ﴿۹۸﴾

۹۸۔ یقیناً وہ لوگ جن کو فرشتے اس حال میں وفات دیتے ہیں کہ وہ اپنے نفسوں پر ظلم کرنے والے ہیں وہ (اُن سے) کہتے ہیں تم کس حال میں رہے؟ وہ (جواباً) کہتے ہیں ہم تو وطن میں بہت کمزور بنا دیئے گئے تھے۔ وہ (فرشتے) کہیں گے کہ کیا اللہ کی زمین وسیع نہیں تھی کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے؟۔ پس یہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانا جہنّم ہے اور وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے۔

اِلَّا الۡمُسۡتَضۡعَفِيۡنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالۡوِلۡدَانِ لَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ حِيۡلَةً وَّلَا يَهۡتَدُوۡنَ سَبِيۡلًا ۙ﴿۹۹﴾

۹۹۔ سوائے اُن مردوں اور عورتوں اور بچوں کے جنہیں کمزور بنا دیا گیا تھا۔ جن کو کوئی حیلہ میسر نہیں تھا اور نہ ہی وہ (نکلنے کی) کوئی راہ پاتے تھے۔

فَاُولٰٓـئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنۡ يَّعۡفُوَ عَنۡهُمۡ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوۡرًا ﴿۱۰۰﴾

۱۰۰۔ پس یہی وہ لوگ ہیں، بعید نہیں کہ اللہ ان سے درگزر کرے اور اللہ بہت درگزر کرنے والا (اور) بہت بخشنے والا ہے۔

وَمَنۡ يُّهَاجِرۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ يَجِدۡ فِى الۡاَرۡضِ مُرٰغَمًا كَثِيۡرًا وَّسَعَةً ؕ وَمَنۡ يَّخۡرُجۡ مِنۡۢ بَيۡتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ ثُمَّ يُدۡرِكۡهُ الۡمَوۡتُ فَقَدۡ وَقَعَ اَجۡرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ﴿۱۰۱﴾ ع ۱۴

۱۰۱۔ اور جو اللہ کی راہ میں ہجرت کرے تو وہ زمین میں (دشمن کو) نامراد کرنے کے بہت سے مواقع اور فراخی پائے گا۔ اور جو اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کرتے ہوئے نکلتا ہے پھر (اس حالت میں) اسے موت آ جاتی ہے تو اُس کا اجر اللہ پر فرض ہوگیا ہے۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖۗ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَكُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ اِنَّ الْكٰفِرِیْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ﴿۱۰۲﴾

۱۰۲۔ اور جب تم زمین میں (جہاد کرتے ہوئے) سفر پر نکلو تو تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم نماز قصر کرلیا کرو، اگر تمہیں خوف ہو کہ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے تمہیں آزمائش میں ڈالیں گے۔ یقیناً کافر تمہارے کھلے کھلے دشمن ہیں۔

وَاِذَا كُنْتَ فِیْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْیَاْخُذُوْۤا اَسْلِحَتَهُمْ ۫ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْیَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآىِٕكُمْ ۪ وَلْتَاْتِ طَآىِٕفَةٌ اُخْرٰی لَمْ یُصَلُّوْا فَلْیُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْیَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَیَمِیْلُوْنَ عَلَیْكُمْ مَّیْلَةً وَّاحِدَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًی مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤی اَنْ تَضَعُوْۤا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّهِیْنًا ﴿۱۰۳﴾

۱۰۳۔ اور جب تُو بھی ان میں ہو اور تُو انہیں نماز پڑھائے تو ان میں سے ایک گروہ (نماز کیلئے) تیرے ساتھ کھڑا ہو جائے۔ اور چاہئے کہ وہ (مجاہدین) اپنا اسلحہ ساتھ رکھیں۔ پس جب وہ سجدہ کرلیں تو وہ تمہارے پیچھے ہو جائیں اور دوسرا گروہ آ جائے جنہوں نے نماز نہیں پڑھی پھر وہ تیرے ساتھ نماز پڑھیں۔ اور وہ اپنے بچاؤ کے سامان اور ہتھیار ساتھ رکھیں۔ جن لوگوں نے کفر کیا ہے وہ چاہتے ہیں کہ کاش تم اپنے ہتھیاروں اور سامان سے غافل ہو جاؤ تو وہ دفعۃً تم پر ٹوٹ پڑیں۔ اور اگر تمہیں بارش کی وجہ سے کوئی مشکل ہو یا تم بیمار ہو تم پر کوئی گناہ نہیں کہ اپنے ہتھیار اُتار دو اور اپنا بچاؤ (بہرحال) اختیار کئے رکھو۔ یقیناً اللہ نے کافروں کیلئے بہت رُسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا

۱۰۴۔ پھر جب تم نماز ادا کر چکو تو اللہ کو یاد کرو کھڑے ہونے کی حالت میں بھی اور بیٹھے ہوئے بھی اور اپنے پہلوؤں پر بھی۔ پھر جب تمہیں اطمینان ہو جائے تو

اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿۱۰۴﴾

نماز کو قائم کرو۔ یقیناً نماز مومنوں پر ایک وقتِ مقررّہ کی پابندی کے ساتھ فرض ہے۔

وَلَا تَهِنُوْا فِى ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۰۵﴾ ع ۱۵ ۴ ۱۲

۱۰۵۔ اور (مخالف) قوم کا پیچھا کرنے میں کمزوری نہ دکھاؤ۔ اگر تم تکلیف اٹھا رہے ہو تو تمہاری طرح یقیناً وہ بھی تکلیف اٹھا رہے ہیں۔ اور تم اللہ سے اس کی اُمید رکھتے ہو جس کی وہ اُمید نہیں رکھتے۔ اور اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) حکمت والا ہے۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ؕ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ۙ ﴿۱۰۶﴾

۱۰۶۔ ہم نے یقیناً تیری طرف کتاب کو حق کے ساتھ نازل کیا ہے تاکہ تُو لوگوں کے درمیان اس کے مطابق فیصلہ کرے جو اللہ نے تجھے سمجھایا ہے۔ اور خیانت کرنے والوں کے حق میں بحث کرنے والا نہ بن۔

وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۚ ﴿۱۰۷﴾

۱۰۷۔ اور اللہ سے بخشش طلب کر۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ۚۙ ﴿۱۰۸﴾

۱۰۸۔ اور ان لوگوں کی طرف سے بحث نہ کر جو اپنے نفسوں سے خیانت کرتے ہیں۔ یقیناً اللہ سخت خیانت کرنے والے گناہگار کو پسند نہیں کرتا۔

يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ﴿۱۰۹﴾

۱۰۹۔ وہ لوگوں سے تو چُھپ جاتے ہیں جبکہ اللہ سے نہیں چُھپ سکتے۔ اور وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے جب وہ راتیں ایسی باتیں کرتے ہوئے گزارتے ہیں جو وہ پسند نہیں کرتا۔ اور اللہ اُسے گھیرے ہوئے ہے جو وہ کرتے ہیں۔

هٰاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِى الْحَيٰوةِ

۱۱۰۔ دیکھو تم وہ لوگ ہو کہ تم دنیا کی زندگی میں تو ان

الدُّنْيَا قف فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿۱۱۰﴾

کے حق میں بحثیں کرتے ہو پس قیامت کے دن ان کے حق میں اللہ سے کون بحث کرے گا۔ یا کون ہے جواُن کا حمایتی ہوگا۔

وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۱۱﴾

۱۱۱۔ اور جو بھی کوئی بُرا فعل کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے بخشش طلب کرے وہ اللہ کو بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا پائے گا۔

وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۱۲﴾

۱۱۲۔ اور جو کوئی گناہ کماتا ہے تو یقیناً وہ اسے اپنے ہی خلاف کماتا ہے۔ اور اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) حکمت والا ہے۔

وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓـئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۳﴾ ع ۱۶/۸/۱۳

۱۱۳۔ اور جو کسی خطا کا مُرتکب ہو یا گناہ کرے پھر کسی معصوم پر اس کی تہمت لگا دے تو اس نے بہت بڑا بہتان اور کھلا کھلا گناہ (کا بوجھ) اٹھالیا۔

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ط وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ط وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ط وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿۱۱۴﴾ نصف

۱۱۴۔ اور اگر تجھ پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتے تو ان میں سے ایک گروہ نے تو ارادہ کر رکھا تھا کہ وہ ضرور تجھے گمراہ کر دیں گے۔ لیکن وہ اپنے سوا کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے۔ اور وہ تجھے ہرگز کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ اور اللہ نے تجھ پر کتاب اور حکمت اُتارے ہیں اور تجھے وہ کچھ سکھایا ہے جو تو نہیں جانتا تھا۔ اور تجھ پر اللہ کا فضل بہت بڑا ہے۔

لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ ط وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۱۵﴾

۱۱۵۔ ان کے اکثر خفیہ مشوروں میں کوئی بھلائی کی بات نہیں۔ سوائے اس کے کہ کوئی صدقہ یا معروف کی یا لوگوں کے درمیان اصلاح کی تلقین کرے۔ اور جو بھی اللہ کی رضا حاصل کرنے کی خواہش میں ایسا کرتا ہے تو ضرور ہم اسے ایک بڑا اجر عطا کریں گے۔

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۟ؑ

۱۱۶۔ اور جو رسول کی مخالفت کرے بعد اس کے کہ ہدایت اس پر روشن ہو چکی ہو اور مومنوں کے طریق کے سوا کوئی اور طریق اختیار کرے تو ہم اسے اُسی جانب پھیر دیں گے جس جانب وہ مُڑ گیا ہے اور ہم اسے جہنّم میں داخل کریں گے۔ اور وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۟

۱۱۷۔ یقیناً اللہ معاف نہیں کرتا کہ اس کا شریک ٹھہرایا جائے اور جو اِس کے سوا ہے معاف کر دیتا ہے جس کے لئے چاہے۔ اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو وہ یقیناً دُور کی گمراہی میں بہک گیا۔

اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ۟ۙ

۱۱۸۔ وہ اُس کے سوا کسی کو نہیں پکارتے مگر عورتوں (یعنی مورتیوں) کو اور وہ نہیں پکارتے مگر سرکش شیطان کو۔

لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۟ۙ

۱۱۹۔ اللہ نے اس پر لعنت کی جبکہ اس نے کہا کہ میں تیرے بندوں میں سے ضرور ایک معیّن حصہ لوں گا۔

وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ۟ؕ

۱۲۰۔ اور میں ضرور ان کو گمراہ کروں گا اور ضرور انہیں امیدیں دلاؤں گا اور ضرور انہیں حکم دوں گا تو وہ ضرور مویشیوں کے کانوں پر زخم لگائیں گے اور میں ضرور اُنہیں حکم دوں گا تو وہ ضرور اللہ کی تخلیق میں تغیر کر دیں گے۔ اور جس نے بھی اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنایا تو یقیناً اس نے کھلا کھلا نقصان اٹھایا۔ (۱)

(۱) اس آیت کریمہ میں ایک عظیم الشان پیشگوئی کی گئی ہے کہ ایک زمانہ میں جینیٹک انجینیئرنگ (Genetic Engineering) ایجاد ہوگی یعنی سائنسدان اللہ کی تخلیق کو تبدیل کرنے کی کوشش کریں گے جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے۔ چونکہ یہ شیطانی حکم سے ہوگا اس لئے ان کو بہت کھلا کھلا گھاٹا پانے والا بیان کیا گیا ہے اور ان کی سزا جہنم بیان فرمائی گئی ہے۔ مختلف ایجادات کے تعلق میں صرف یہی ایک پیشگوئی ہے جو اپنے ساتھ انذار رکھتی ہے۔ اس کے علاوہ قرآن کریم بکثرت ایسی پیشگوئیوں سے بھرا پڑا ہے اور کسی پیشگوئی کے نتیجہ میں انذار نہیں آیا۔ پس جینیٹک انجینئرنگ اسی حد تک جائز ہے جس حد تک اللہ تعالیٰ کی تخلیق کی حفاظت کے لئے استعمال کی جائے۔ اگر تخلیق تبدیل کرنے کیلئے استعمال کی جائے تو اس سے بہت بڑا نقصان پہنچ سکتا ہے۔ فی زمانہ سائنسدانوں کا بھی ایک بڑا گروہ جینیٹک انجینئرنگ سے خلق اللہ تبدیل کرنے کی مخالفت کرتا ہے۔

يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝۱۲۱

۱۲۱۔ وہ انہیں وعدے دیتا ہے اور امیدیں دلاتا ہے۔ اور دھوکے کے سوا شیطان ان سے کوئی وعدہ نہیں کرتا۔

اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۫ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ۝۱۲۲

۱۲۲۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانا جہنّم ہے۔ اور وہ اس سے گریز کی کوئی جگہ نہیں پائیں گے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ۝۱۲۳

۱۲۳۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ہم ضرور اُنہیں ایسی جنتوں میں داخل کریں گے جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ وہ ہمیشہ ان میں رہنے والے ہیں۔ یہ اللہ کا سچّا وعدہ ہے۔ اور (اپنے) قول میں اللہ سے زیادہ سچا اَور کون ہے۔

لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝۱۲۴

۱۲۴۔ (فیصلہ) نہ تو تمہاری امنگوں کے مطابق ہوگا اور نہ اہلِ کتاب کی امنگوں کے مطابق۔ جو بھی بُرا عمل کرے گا اسے اس کی جزا دی جائے گی اور وہ اپنے لئے اللہ کو چھوڑ کر کوئی دوست پائے گا نہ کوئی مددگار۔

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ۝۱۲۵

۱۲۵۔ اور مَردوں میں سے یا عورتوں میں سے جو نیک اعمال بجالائے اور وہ مومن ہو تو یہی وہ لوگ ہیں جو جنت میں داخل ہوں گے اور وہ کھجور کی گٹھلی کے سوراخ کے برابر بھی ظلم نہیں کئے جائیں گے۔

وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ۝۱۲۶

۱۲۶۔ اور دین میں اس سے بہتر کون ہوسکتا ہے جو اپنی تمام تر توجہ اللہ کی خاطر وقف کردے اور وہ احسان کرنے والا ہو اور اس نے ابراہیم حنیف کی ملت کی پیروی کی ہو اور اللہ نے ابراہیم کو دوست بنالیا تھا۔

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ۝۱۲۷

ع ۱۸ / ۱۱ / ۱۵

۱۲۷۔ اور اللہ ہی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ اور اللہ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔

وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ﴿۱۲۸﴾

۱۲۸۔ اور وہ تجھ سے عورتوں کے بارہ میں فتویٰ پوچھتے ہیں۔ تُو کہہ دے کہ اللہ تمہیں ان کے متعلق فتویٰ دیتا ہے اور (متوجہ کرتا ہے اس طرف) جو تم پر کتاب میں اُن یتیم عورتوں کے متعلق پڑھا جا چکا ہے جن کو تم وہ نہیں دیتے جو اُن کے حق میں فرض کیا گیا حالانکہ خواہش رکھتے ہو کہ اُن سے نکاح کرو۔ اسی طرح بچوں میں سے (بے سہارا) کمزوروں کے متعلق (اللہ فتویٰ دیتا ہے) اور (تاکید کرتا ہے) کہ تم یتیموں کے حق میں انصاف کے ساتھ مضبوطی سے کھڑے ہو جاؤ۔ پس جو نیکی بھی تم کرو گے تو یقیناً اللہ اس کا خوب علم رکھتا ہے۔

وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَاۤ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ؕ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۲۹﴾

۱۲۹۔ اور اگر کوئی عورت اپنے خاوند سے مخاصمانہ رویّے یا عدمِ توجّہی کا خوف کرے تو ان دونوں پر کوئی گناہ تو نہیں کہ اپنے درمیان اصلاح کرتے ہوئے صلح کرلیں۔ اور صلح (بہرحال) بہتر ہے۔ اور نفوس کو (سرشت میں) بخل ودیعت کر دیا گیا ہے۔ اور اگر تم احسان کرو اور تقویٰ سے کام لو تو یقیناً اللہ اس سے جو تم کرتے ہو خوب باخبر ہے۔

وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْۤا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۳۰﴾

۱۳۰۔ اور تم یہ توفیق نہیں پا سکو گے کہ عورتوں کے درمیان کامل عدل کا معاملہ کرو خواہ تم کتنا ہی چاہو۔ اس لئے (یہ تو کرو کہ کسی ایک کی طرف) کلیتہً نہ جُھک جاؤ کہ اس (دوسری) کو گویا لٹکتا ہوا چھوڑ دو۔ اور اگر تم اصلاح کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ ﴿۱﴾

﴿۱﴾ ایک سے زیادہ شادیوں کے نتیجہ میں یہ تو ناممکن ہے کہ ہر بیوی سے ایک جیسی محبت ہو۔ محبت کا معاملہ تو دل سے ہے۔ لیکن انصاف کا معاملہ انسان کے اختیار میں ہے۔ اس لئے تاکید فرمائی گئی کہ اگر ایک سے زیادہ بیویاں ہوں تو اس صورت میں انصاف سے کام لینا ہے اور کسی ایک کو ایسے نہ چھوڑ دیا جائے کہ تم اس کی نگہداشت نہ کرو۔

وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ﴿۱۳۱﴾

۱۳۱۔ اور اگر وہ دونوں الگ ہو جائیں تو اللہ ہر ایک کو اس کی توفیق کے مطابق غنی کر دے گا اور اللہ بہت وسعتیں دینے والا (اور) حکمت والا ہے۔

وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا ﴿۱۳۲﴾

۱۳۲۔ اور اللہ ہی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ اور یقیناً ہم نے ان لوگوں کو جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی تاکیدی حکم دیا تھا اور خود تمہیں بھی کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اور اگر تم کفر کرو تو یقیناً اللہ ہی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور اللہ غنی (اور) صاحبِ حمد ہے۔

وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۳۳﴾

۱۳۳۔ اور اللہ ہی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور اللہ کارساز کے طور پر بہت کافی ہے۔

اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا ﴿۱۳۴﴾

۱۳۴۔ اگر وہ چاہے تو اے بنی نوع انسان! تمہیں نابود کر دے اور کوئی دوسرے لے آئے۔ اور اللہ اس بات پر دائمی قدرت رکھتا ہے۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ﴿۱۳۵﴾ ع ۱۹/۸/۱۶

۱۳۵۔ جو دنیا کا اجر چاہتا ہے تو اللہ کے پاس دنیا کا اجر بھی ہے اور آخرت کا بھی۔ اور اللہ بہت سننے والا (اور) بہت دیکھنے والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ

۱۳۶۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر گواہ بنتے ہوئے انصاف کو مضبوطی سے قائم کرنے والے بن جاؤ خواہ خود اپنے خلاف گواہی دینی پڑے یا والدین اور قریبی رشتہ داروں کے خلاف۔ ⁽¹⁾ خواہ

⁽¹⁾ یہ آیت قرآن کریم کی عدل کی تعلیم کا اطلاق گواہی دینے کے موقع پر بھی کرتی ہے یعنی ہر گواہ پر فرض ہے کہ انصاف کی گواہی دے، خواہ خود اپنے خلاف یا والدین یا عزیزوں کے خلاف گواہی دینی پڑے۔

فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۫ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۳۶﴾

کوئی امیر ہو یا غریب دونوں کا اللہ ہی بہترین نگہبان ہے۔ پس اپنی خواہشات کی پیروی نہ کرو مبادا عدل سے گریز کرو۔ اور اگر تم نے گول مول بات کی یا پہلوتہی کر گئے تو یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اس سے بہت باخبر ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِىْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِىْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿۱۳۷﴾

۱۳۷۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ اور اس کتاب پر بھی جو اس نے اپنے رسول پر اُتاری ہے اور اس کتاب پر بھی جو اس نے پہلے اُتاری تھی۔ اور جو اللہ کا انکار کرے اور اس کے فرشتوں کا اور اس کی کتابوں کا اور اس کے رسولوں کا اور یومِ آخر کا تو یقیناً وہ بہت ہی دُور کی گمراہی میں بھٹک چکا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ﴿۱۳۸﴾ؕ

۱۳۸۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے پھر انکار کر دیا پھر ایمان لائے پھر انکار کر دیا پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے، اللہ ایسا نہیں کہ انہیں معاف کر دے اور انہیں راستہ کی ہدایت دے۔ ﴿۱﴾

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَا ﴿۱۳۹﴾ۙ

۱۳۹۔ منافقوں کو بشارت دیدے کہ ان کے لئے بہت دردناک عذاب (مقدر) ہے۔

الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ﴿۱۴۰﴾ؕ

۱۴۰۔ (یعنی) اُن لوگوں کو جو مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بنا لیتے ہیں۔ کیا وہ ان کے قرب میں عزت کے خواہاں ہیں۔ پس یقیناً عزّت تمام تر اللہ کے قبضہ میں ہے۔

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِى الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا

۱۴۱۔ اور یقیناً اس نے تم پر کتاب میں یہ حکم اُتارا ہے

﴿۱﴾ یہ آیت اس عقیدہ کی نفی کرتی ہے کہ مرتد کی سزا قتل ہے۔ چنانچہ فرمایا اگر کوئی مرتد ہو جائے، پھر ایمان لے آئے، پھر مرتد ہو جائے، پھر ایمان لے آئے تو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے اور اگر کفر کی حالت میں مرے گا تو لازمی طور پر جہنمی ہوگا۔ اگر مرتد کی سزا قتل ہوتی تو اس کے بار بار ایمان لانے اور کفر کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعَا ۙ﴿۱۴۱﴾

کہ جب تم سنو کہ اللہ کی آیات کا انکار کیا جا رہا ہے یا ان سے تمسخر کیا جا رہا ہے تو اُن لوگوں کے پاس نہ بیٹھو یہاں تک کہ وہ اس کے سوا کسی اور بات میں مصروف ہو جائیں۔ ضرور ہے کہ اس صورت میں تم معاً اُن جیسے ہی ہو جاؤ۔ یقیناً اللہ سب منافقوں اور کافروں کو جہنم میں اکٹھا کرنے والا ہے۔ ﴿۱﴾

الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ﴿۱۴۲﴾ ع ۲۰ / ۱۷

۱۴۲۔ (یعنی) اُن لوگوں کو جو تمہارے متعلق (بُری خبروں کا) انتظار کر رہے ہیں۔ پس اگر تمہیں اللہ کی طرف سے فتح نصیب ہو تو کہیں گے کیا ہم تمہارے ساتھ نہیں تھے؟ اور اگر کافروں کو (فتح میں سے) کچھ نصیب ہو تو (ان سے) کہتے ہیں کیا ہم نے تم پر (پہلے) غلبہ نہیں پایا تھا اور تمہیں مومنوں سے بچایا نہیں؟۔ پس اللہ ہی قیامت کے دن تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا۔ اور اللہ کافروں کو مومنوں پر کوئی اختیار نہیں دے گا۔

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ۙ﴿۱۴۳﴾

۱۴۳۔ یقیناً منافقین اللہ سے دھوکہ بازی کرتے ہیں جبکہ وہ انہی کو دھوکہ میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اور جب وہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں سُستی کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں۔ لوگوں کے سامنے دکھاوا کرتے ہیں اور اللہ کا ذکر نہیں کرتے مگر بہت تھوڑا۔

﴿۱﴾ اس آیت میں واضح طور پر ارشاد ہے کہ وہ لوگ جو نبیوں اور کلام الٰہی سے تمسخر کرتے ہیں ان کے ساتھ نہ بیٹھا کرو ورنہ تم ان جیسے ہی ہو جاؤ گے۔ لیکن ان لوگوں سے مستقل بائیکاٹ کا یہاں حکم نہیں ہے۔ ان میں سے جو لوگ اپنی اس حرکت سے توبہ کر لیں ان سے میل ملاقات کی اجازت ہے۔

مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۗ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۱۴۴﴾

۱۴۴۔ وہ اِس کے درمیان متذبذب رہتے ہیں۔ نہ اِن کی طرف ہوتے ہیں نہ اُن کی طرف اور جسے اللہ گمراہ ٹھہرا دے تو اس کے لئے تُو کوئی (ہدایت کی) راہ نہیں پائے گا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۗ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۴۵﴾

۱۴۵۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ پکڑا کرو۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ کو اپنے خلاف کھلی کھلی حجت دے دو۔

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ﴿۱۴۶﴾

۱۴۶۔ یقیناً منافقین آگ کی انتہائی گہرائی میں ہوں گے اور تُو ان کے لئے کوئی مددگار نہ پائے گا۔

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۗ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۴۷﴾

۱۴۷۔ مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی اور اصلاح کی اور اللہ کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور اپنے دین کو اللہ کے لئے خالص کر لیا تو یہی وہ لوگ ہیں جو مومنوں کے ساتھ ہیں اور عنقریب اللہ مومنوں کو ایک بڑا اجر عطا کرے گا۔

مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۸﴾

۱۴۸۔ اگر تم شکر کرو اور ایمان لے آؤ تو اللہ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا۔ اور اللہ شکر کا بہت حق ادا کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۹﴾

۱۴۹۔ اللہ سرِعام بُری بات کہنے کو پسند نہیں کرتا مگر وہ مستثنیٰ ہے جس پر ظلم کیا گیا ہو۔ اور اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔ ①

اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ﴿۱۵۰﴾

۱۵۰۔ اگر تم کوئی نیکی ظاہر کرو یا اسے چھپائے رکھو یا کسی بُرائی سے چشم پوشی کرو تو یقیناً اللہ بہت درگزر کرنے والا (اور) دائمی قدرت رکھنے والا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۙ﴿۱۵۱﴾

۱۵۱۔ یقیناً وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان تفریق کریں اور کہتے ہیں کہ ہم بعض پر ایمان لائیں گے اور بعض کا انکار کر دیں گے اور چاہتے ہیں کہ اس کے بیچ کی کوئی راہ اختیار کریں۔ ②

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۵۲﴾

۱۵۲۔ یہی لوگ ہیں جو پکے کافر ہیں اور ہم نے کافروں کے لئے رُسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۵۳﴾ ع

۱۵۳۔ اور وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور ان کے اندر کسی کے درمیان تفریق نہ کی یہی وہ لوگ ہیں جنہیں وہ ضرور ان کے اجر عطا کرے گا اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ

۱۵۴۔ تجھ سے اہلِ کتاب سوال کرتے ہیں کہ تُو اُن پر آسمان سے (ظاہری صورت میں) کوئی کتاب اُتار لائے۔ پس وہ موسیٰ سے اس سے بھی بڑی باتوں کا

① بلند آواز سے سرعام کسی کو بُرا بھلا کہنا جائز نہیں سوائے اس کے کہ اس نے اس پر ظلم کیا ہو۔

② اس آیت میں منکرین حدیث (فرقۂ اہلِ قرآن) کا ردّ ہے۔ وہ اللہ کے کہے اور رسول کے کہے میں فرق کرتے ہیں اور حدیث نبوی کو نہیں مانتے۔ آیت ۱۵۳ میں اسی مضمون کو مزید پختہ کیا گیا ہے کہ جو لوگ اللہ اور رسول پر سچا ایمان لاتے ہیں وہ اللہ کے کہے اور رسول کے کہے میں کوئی فرق نہیں کرتے۔

مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۵۴﴾

مطالبہ کر چکے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے (اس سے) کہا کہ ہمیں اللہ بے حجاب دکھا دے۔ پس ان کے ظلم کی وجہ سے انہیں آسمانی بجلی نے آ پکڑا۔ پھر انہوں نے بچھڑے کو (معبود کے طور پر) اختیار کرلیا بعد اس کے کہ ان کے پاس کھلی کھلی نشانیاں آ چکی تھیں۔ بایں ہمہ ہم نے اس بارہ میں درگزر سے کام لیا اور ہم نے موسیٰ کو روشن حجت عطا کی۔

وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ قُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿۱۵۵﴾

۱۵۵۔ اور ہم نے ان کے میثاق کے باعث ان پر طُور کو بلند کیا اور ہم نے ان سے کہا کہ (اللہ کی) اطاعت کرتے ہوئے دروازے میں داخل ہو جاؤ اور ہم نے اُنہیں کہا کہ سبت کے بارہ میں کسی قسم کا تجاوز نہ کرو۔ اور اُن سے ہم نے ایک بہت پختہ عہد لیا۔

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵۶﴾

۱۵٦۔ پس ان کے اپنا عہد توڑنے کے سبب سے اور ان کے اللہ کی آیات کے انکار اور انبیاء کی ناحق شدید مخالفت کے باعث اور ان کے یہ کہنے کی وجہ سے کہ ہمارے دل پردے میں ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے اُن کے کفر کی وجہ سے ان (دلوں) پر مہر لگا رکھی ہے۔ پس وہ ایمان نہیں لائیں گے مگر تھوڑا۔

وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ﴿۱۵۷﴾

۱۵۷۔ نیز ان کے کفر کی وجہ سے اور ان کے مریم کے خلاف ایک بہت بڑے بہتان کی بات کہنے کی وجہ سے۔

وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ

۱۵۸۔ اور ان کے اس قول کے سبب سے کہ یقیناً ہم نے مسیح عیسیٰ ابن مریم کو جو اللہ کا رسول تھا قتل کر دیا ہے۔ اور وہ یقیناً اسے قتل نہیں کر سکے اور نہ اسے صلیب دے (کر مار) سکے بلکہ ان پر معاملہ مشتبہ کر دیا گیا اور یقیناً وہ لوگ جنہوں نے

اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ۭ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًۢا ۝۱۵۸ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝۱۵۹

اس بارہ میں اختلاف کیا ہے اس کے متعلق شک میں مبتلا ہیں۔ان کے پاس اس کا کوئی علم نہیں سوائے ظن کی پیروی کرنے کے۔اور وہ یقینی طور پر اسے قتل نہ کر سکے ①

۱۵۹۔ بلکہ اللہ نے اپنی طرف اس کا رفع کر لیا اور یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔ ②

وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۝۱۶۰ فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۝۱۶۱

۱۶۰۔ اور اہلِ کتاب میں سے کوئی (فریق) نہیں مگر اس کی موت سے پہلے یقیناً اس پر ایمان لے آئے گا اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوگا۔ ③

۱۶۱۔ پس وہ لوگ جو یہودی تھے ان کے ظلم کے باعث اور ان کے اللہ کی راہ سے بکثرت روکنے کی وجہ سے ہم نے ان پر وہ پاکیزہ چیزیں بھی حرام کر دیں جو (اس سے پہلے) ان کے لئے حلال کی گئی تھیں۔

---

① اس آیت میں یہود کے غلط دعویٰ کی تردید فرمائی گئی ہے یعنی ان کا یہ کہنا کہ ہم نے مسیح کو قتل کیا۔ حالانکہ نہ انہوں نے مسیح کو قتل کے ذریعہ مارا، نہ صلیب کے ذریعہ مارا۔ صَلَبُوْهُ سے مراد صرف صلیب پر چڑھانا نہیں بلکہ مقصدِ صلیب کا حاصل کرنا یعنی صلیب پر مار دینا ہے۔ بہت سے لوگ صلیب پر چڑھا کر زندہ بھی اتار لئے جاتے ہیں۔ ان کی موت کے وقت کبھی نہیں کہا جاتا کہ وہ صلیب دیئے گئے۔ آخری نتیجہ اس آیت میں یہ نکالا ہے کہ یقیناً وہ مسیح کو قتل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔

شُبِّهَ لَهُمْ کی غلط تفسیر یہ کی جاتی ہے کہ کوئی اور شخص مسیح کے مشابہ ہو گیا اور پھر اسے صلیب دیدیا گیا۔ حالانکہ قطعی طور پر یہ عربی زبان کے محاورہ کے خلاف ہے ورنہ اس شخص کا ذکر ہونا چاہئے تھا جس نے مسیح کی شبیہ اختیار کی اور مسیح سے مشابہ ہو گیا۔ شُبِّهَ لَهُمْ کے واضح طور پر یہ معنی ہیں کہ وہ شبہ میں پڑ گئے اور معاملہ ان پر مشتبہ ہو گیا۔ حضرت امام رازیؒ نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے: وَلٰكِنْ وَقَعَ لَهُمُ الشُّبْهُ۔ (تفسیر کبیر رازیؒ)۔

② یہ آیت بعض علماء کے اس دعویٰ کی تردید کر رہی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کا رفع آسمان کی طرف کیا گیا تھا۔ یہ آیت وضاحت سے بیان کر رہی ہے کہ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ۔ اللہ نے اس کا رفع اپنی طرف کیا تھا۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کونسی جگہ اللہ سے خالی ہے جس کی طرف مسیح اٹھائے گئے؟ حقیقت یہ ہے کہ جہاں مسیح موجود تھے وہیں خدا بھی تھا۔ پس رفع سے مراد درجات کی بلندی ہے۔

③ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ میں دو مفہوم مراد ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ اہل کتاب میں سے ایک فرد بھی نہیں جو اس کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے۔ دوسرا یہ کہ اہل کتاب میں سے ایک بھی فریق نہیں جو اس کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے اور یہی درست ہے۔ اگر پہلا معنی کیا جائے یعنی اس کی موت سے اگر مسیح کی موت مراد لی جائے تو یہ محض ایک دعویٰ ہے۔ کروڑوں یہودی مر گئے جو نہ اپنی موت سے پہلے مسیح پر ایمان لائے، نہ مسیح کی موت سے پہلے اس پر ایمان لائے۔ فریق والا مضمون اس لئے درست لگتا ہے کہ حضرت مسیح گم شدہ قبائل کی طرف ہجرت کے بعد اس وقت فوت ہوئے جب ان تمام گم شدہ قبائل میں سے ہر قبیلہ کے کچھ نہ کچھ افراد نے آپ کو قبول کر لیا اور یہ واقعہ کشمیر میں ہوا۔

وَّ اَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَ قَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَ اَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ؕ وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۶۲﴾

۱۶۲۔ اور اُن کے سُود لینے کی وجہ سے حالانکہ وہ اس سے روک دیئے گئے تھے اور لوگوں کے اموال ناجائز طریق پر کھانے کی وجہ سے (اُن کو یہ سزا دی)۔ اور ان میں سے جو کافر تھے اُن کے لئے ہم نے بہت دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ الْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَ الْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۶۳﴾ ع

ع ۲۲ ۱۰ ۲

۱۶۳۔ لیکن اُن (یہود) میں سے جو پختہ علم والے اور (سچے) مومن ہیں وہ اس پر ایمان لاتے ہیں جو تیری طرف اُتارا گیا اور اس پر بھی جو تجھ سے پہلے اُتارا گیا اور نماز قائم کرنے والے اور زکوٰۃ ادا کرنے والے اور اللہ اور یومِ آخر پر ایمان لانے والے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ہم ضرور ایک بہت بڑا اجر عطا کریں گے۔

اِنَّاۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ كَمَاۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰى نُوْحٍ وَّ النَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ عِيْسٰى وَ اَيُّوْبَ وَ يُوْنُسَ وَ هٰرُوْنَ وَ سُلَيْمٰنَ ۚ وَ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۱۶۴﴾ ج

۱۶۴۔ ہم نے یقیناً تیری طرف ویسے ہی وحی کی جیسا نوح کی طرف وحی کی تھی اور اس کے بعد آنے والے نبیوں کی طرف۔ اور ہم نے وحی کی ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب کی طرف اور (اس کی) ذرّیت کی طرف اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کی طرف۔ اور ہم نے داؤد کو زبور عطا کی۔

وَ رُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَ رُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ؕ وَ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ﴿۱۶۵﴾ ج

۱۶۵۔ اور کئی رسول ہیں جن کا بیان ہم تجھ پر پہلے ہی کر چکے ہیں اور کئی رسول ہیں جن کے قِصَص ہم نے تجھ پر نہیں پڑھے اور موسیٰ سے اللہ نے بکثرت کلام کیا۔ (۱)

(۱) احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ کُل عالَم میں نبیوں کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار تھی۔ ان تمام میں آنحضور ﷺ افضل الرسل ہیں۔ قرآن کریم میں صرف چند نبیوں کا بطور مثال ذکر کیا گیا ہے اور ان پر اور ان کی قوموں پر جو حالات گزرے، تمام دنیا کے انبیاء اور ان کی قوموں پر ایسے ہی حالات گزرے۔

رُسُلًا مُّبَشِّرِیْنَ وَ مُنْذِرِیْنَ لِئَلَّا یَکُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَی اللّٰہِ حُجَّۃٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا ﴿۱۶۶﴾

١٦٦۔ کئی بشارتیں دینے والے اور اِنذار کرنے والے رسول (بھیجے) تاکہ لوگوں کے پاس رسولوں کے آنے کے بعد اللہ کے مقابل پر کوئی حجت نہ رہے اور اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

لٰکِنِ اللّٰہُ یَشْھَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَیْکَ اَنْزَلَہٗ بِعِلْمِہٖ ۚ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ یَشْھَدُوْنَ ؕ وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا ﴿۱۶۷﴾ؕ

١٦٧۔ لیکن اللہ گواہی دیتا ہے کہ جو اس نے تیری طرف اُتارا ہے اسے اپنے (قطعی) علم کی بناء پر اُتارا ہے اور فرشتے بھی (یہی) گواہی دیتے ہیں جبکہ بحیثیت گواہ اللہ ہی بہت کافی ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا ﴿۱۶۸﴾

١٦٨۔ یقیناً وہ لوگ جو کافر ہوئے اور انہوں نے اللہ کی راہ سے روکا یقیناً وہ دُور کی گمراہی میں بھٹک چکے ہیں۔

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ یَکُنِ اللّٰہُ لِیَغْفِرَ لَھُمْ وَلَا لِیَھْدِیَھُمْ طَرِیْقًا ﴿۱۶۹﴾ۙ

١٦٩۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور ظلم کئے، ہو نہیں سکتا کہ اللہ انہیں معاف کر دے اور نہ ہی یہ ممکن ہے کہ وہ انہیں کسی راہ پر ڈالے۔

اِلَّا طَرِیْقَ جَھَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا ؕ وَکَانَ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرًا ﴿۱۷۰﴾

١٧٠۔ مگر جہنّم کی راہ پر جس میں وہ طویل مدت تک رہنے والے ہیں اور اللہ کے لئے ایسا کرنا آسان ہے۔

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّکُمْ فَاٰمِنُوْا خَیْرًا لَّکُمْ ؕ وَاِنْ تَکْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا ﴿۱۷۱﴾

١٧١۔ اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے حق کے ساتھ رسول آ چکا ہے۔ پس ایمان لے آؤ (یہ) تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ پھر بھی اگر تم انکار کرو تو یقیناً اللہ ہی کا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰہِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ اِنَّمَا الْمَسِیْحُ

١٧٢۔ اے اہلِ کتاب! اپنے دین میں حد سے تجاوز نہ کرو اور اللہ کے متعلق حق کے سوا کچھ نہ کہو۔ یقیناً مسیح عیسیٰ ابنِ مریم محض اللہ کا رسول ہے اور اُس کا

عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ؗ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿١٧٢﴾

کلمہ ہے جو اس نے مریم کی طرف اُتارا اور اس کی طرف سے ایک روح ہے۔ پس اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لے آؤ۔ اور ”تین“ مت کہو۔ باز آؤ کہ اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔ یقیناً اللہ ہی واحد معبود ہے۔ وہ پاک ہے اِس سے کہ اُس کا کوئی بیٹا ہو۔ اسی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور بحیثیت کارساز اللہ بہت کافی ہے۔ ﴿١﴾

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ﴿١٧٣﴾

١٧٣۔ مسیح تو ہرگز ناپسند نہیں کرتا کہ اللہ کا بندہ ہو اور نہ ہی مقرّب فرشتے۔ اور جو بھی اس کی عبادت کو ناپسند کرے اور تکبر سے کام لے ان سب کو وہ اپنی طرف ضرور اکٹھا کر کے لے آئے گا۔ ﴿٢﴾

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا

١٧٤۔ پس وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے تو وہ ان کو ان کے بھرپور اجر عطا کرے گا اور اپنے فضل سے ان کو مزید دے گا اور وہ لوگ جنہوں نے (عبادت کو) ناپسند کیا اور

﴿١﴾ عیسائی اس آیت سے یہ استنباط کرتے ہیں کہ مسیح عام رسول نہیں تھا بلکہ اللہ کا کلمہ تھا اور بائیبل کے اس حوالے کا ذکر کرتے ہیں جس میں فرمایا گیا کہ ابتداء میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا (یوحنا باب ۱ آیت ۱)۔ وہ حضرت مسیح کو کلمۃ اللّٰہ یا کلام اللّٰہ قرار دیتے ہیں۔ اس کا ردّ سورہ کہف کی آخری دس آیات میں موجود ہے خصوصاً اس آیت میں کہ اگر تمام سمندر سیاہی بن جائیں اور ان جیسے اَور سمندر بھی ان کی مدد کو آئیں تو اللہ تعالیٰ کے کلمات ختم نہیں ہو سکتے۔ پس اللہ کے کلمہ سے مراد خدا کا کُنْ فرمانا ہے جس کے نتیجہ میں تمام جاندار اور بے جان چیزیں وجود میں آئیں۔ مسیح بھی ان میں سے ایک تھا۔

﴿٢﴾ اس آیت میں حضرت مسیح علیہ السلام سے اس الزام کی نفی کی گئی ہے کہ وہ اللہ کا عبد ہونے کا انکار کرتے تھے کیونکہ یہ ایک بہت بھاری الزام ہے جو حضرت مسیح کا درجہ نہیں بڑھاتا بلکہ آپ کو متکبر قرار دیتا ہے۔

فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۷۴﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ﴿۱۷۵﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۙ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۱۷۶﴾ يَسْتَفْتُوْنَكَ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ؕ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗۤ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَاۤ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ؕ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ؕ وَاِنْ كَانُوْۤا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۷۷﴾ ع ٢٤

اِستکبار کیا تو انہیں وہ دردناک عذاب دے گا اور اللہ کے علاوہ وہ اپنے لئے کوئی دوست اور مددگار نہیں پائیں گے۔

۱۷۵۔ اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے ایک بڑی حجت آ چکی ہے اور ہم نے تمہاری طرف ایک روشن کر دینے والا نُور اُتارا ہے۔

۱۷۶۔ پس وہ لوگ جو اللہ پر ایمان لے آئے اور اس کو مضبوطی سے پکڑ لیا تو وہ ضرور انہیں اپنی رحمت اور اپنے فضل میں داخل کرے گا اور انہیں اپنی جانب سیدھی راہ کی ہدایت دے گا۔

۱۷۷۔ وہ تجھ سے فتویٰ مانگتے ہیں۔ کہہ دے کہ اللہ تمہیں کلالہ کے بارہ میں فتویٰ دیتا ہے۔ اگر کوئی ایسا مَرد مر جائے جس کی اولاد نہ ہو مگر اس کی بہن ہو تو اس بہن کے لئے جو (ترکہ) اس نے چھوڑا اس کا نصف ہوگا اور وہ اس (بہن) کا (تمام تر) وارث ہوگا اگر اس کے کوئی اولاد نہ ہو۔ اور اگر وہ (بہنیں) دو ہوں تو ان کے لئے اس میں سے دو تہائی ہوگا جو اس نے (ترکہ) چھوڑا۔ اور اگر بہن بھائی مَرد اور عورتیں (ملے جلے) ہوں تو (ہر) مرد کے لئے دو عورتوں کے برابر حصہ ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے (بات) کھول کھول کر بیان کرتا ہے کہ مبادا تم گمراہ ہو جاؤ اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔

۵۔ المآئدۃ

یہ سورت مدنی دور کے آخر میں نازل ہوئی تھی۔ بسم اللہ سمیت اس کی ایک سو اکیس آیات ہیں۔

اس سورت میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بہت سے معجزات کی حقیقت بیان کی گئی ہے۔ تفاسیر میں جو یہ بیان کیا گیا ہے کہ ان پر آسمان سے ظاہری طور پر خوانِ نعمت اُترا تھا اس کی حقیقت سے بھی یہ کہہ کر پردہ اٹھایا گیا ہے کہ دراصل یہ پیشگوئی تھی کہ عیسائی قوموں کو جو بے انتہا رزق عطا فرمایا جائے گا وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعاؤں اور قربانیوں کے نتیجہ میں عطا ہوگا لیکن اگر انہوں نے اس رزق کی ناشکری کی، جس کے آثار بدقسمتی سے ظاہر ہو چکے ہیں، تو پھر ان کو سزا بھی ایسی ہولناک دی جائے گی کہ کبھی دنیا میں کسی کو ایسی سزا نہیں دی گئی۔

عہد توڑنے کے نتیجہ میں جو خرابیاں یہود و نصاریٰ میں پیدا ہوتی رہیں ان کے پیش نظر اس سورت کے آغاز میں ہی امت محمدیہ کو متنبہ فرما دیا گیا ہے۔

اس سے پہلے سورۃ البقرۃ میں مختلف کھانوں کی حلّت و حرمت کا ذکر گزر چکا ہے مگر یہاں ایک نئی بات فرمائی گئی ہے جو اسلام کو ہر دوسرے مذہب سے ممتاز کرتی ہے اور وہ یہ ہے کہ رزق محض حلال ہی نہیں بلکہ طیّب ہونا چاہئے۔ پس بظاہر ایک رزق اگر حلال بھی ہو تو بہتر یہی ہے کہ جب تک وہ انتہائی پاکیزہ اور صحت افزا نہ ہو، اس سے پرہیز کیا جائے۔

اس سے پہلے انصاف پر ہر حال میں قائم رہنے کی تعلیم گزر چکی ہے۔ اب اس سورت میں شہادت کا مضمون شروع ہوتا ہے اور شہادت میں کلیۃً انصاف پر قائم رہنے کی تلقین اس شاندار طریق پر بیان ہوئی ہے کہ اگر کسی قوم سے دشمنی بھی ہو تب بھی اس کے حقوق کا خیال رکھو اور اس کے ساتھ اپنے قضیے چکاتے ہوئے انصاف کا دامن ہاتھ سے ہرگز نہ چھوڑو۔

اس سورت میں میثاق کا ایک دفعہ پھر ذکر ملتا ہے کہ کس طرح یہود نے جب میثاق کو توڑا تھا تو آپس میں بغض و عناد کا شکار ہو گئے اور بہتّر فرقوں میں بٹ گئے۔ اس پر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت ہوئی جنہوں نے ایک تہترویں ناجی فرقہ کی بنیاد ڈالی۔ لیکن پیشگوئی کے رنگ میں اس بات کا بھی ذکر ہے کہ آپؑ کی قوم نصیحت سے فائدہ نہیں اٹھائے گی اور گروہ در گروہ بٹتی چلی جائیگی اور خود ان کے درمیان بھی حسد، بغض اور خودغرضی کے نتیجہ میں بڑی بڑی عالمی جنگوں کی بنیاد پڑے گی جن میں خود عیسائی قومیں عیسائی قوموں کے خلاف نبرد آزما ہوں گی۔

اس سورت میں جہاں قوموں کے باہمی جدال اور قتل و غارت کا ذکر ہے وہاں ایک ایسے گروہ کا بھی ذکر ہے جو ظلم اور سفّاکی میں حد سے بڑھ جائے گا (آیت نمبر ۳۴) جیسا کہ آجکل چھوٹے چھوٹے بچوں پر بہیمانہ مظالم کا ذکر مغربی دنیا میں بھی ملتا ہے اور مشرقی دنیا تو اس سے بھری پڑی ہے۔ اور ایسے بھیانک جرائم بھی ہیں جن کی سزا انتہائی سنگین ہونی چاہئے تا کہ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ کا مضمون پورا ہو اور ان کے نہایت خوفناک انجام کو دیکھ کر باقی مجرمین جرم سے باز رہیں۔

یہ سورت ہر قسم کے مظالم کے خلاف آواز بلند کرتی ہے۔ اسی تعلق میں یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ جبر سے کسی کا دین بدلانے کی ہرگز اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اگر انتہائی جبر کے نتیجہ میں بعض لوگ مرتد بھی ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان کے بدلہ عظیم الشان قومیں عطا فرمائے گا جو تعداد میں ان مرتدین سے بہت زیادہ ہوں گے اور مومنوں سے بہت محبت کرنے والے اور کفار پر بہت سخت ہوں گے۔

اس سورت میں قرآنی تعلیم کے عدل و انصاف کا ایک ایسا ذکر ملتا ہے جو دنیا کی کسی اور کتاب میں موجود نہیں اور یہ فرمایا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے علاوہ بھی دیگر مذاہب کے پیروکار جو اپنی مذہبی تعلیمات پر عمل کرنے میں سچے ہوں، نیک عمل کرنے والے ہوں اور آخرت یعنی اپنے اعمال کی جوابدہی کے عقیدے پر مضبوطی سے قائم ہوں، اللہ تعالیٰ ان کو اُن کے نیک اعمال کی بہترین جزا عطا فرمائے گا۔ ان کو چاہئے کہ وہ اپنے انجام کے بارہ میں کوئی خوف اور حزن نہ کریں۔

باہمی بغض و عناد کا جو ذکر اس سورت میں چل رہا ہے اس میں مزید وجوہات بھی بیان کی گئی ہیں جو شدید بغض و عناد پیدا کرنے کا موجب بنتی ہیں۔ ان میں ایک شراب اور دوسری جوا ہے۔ اگرچہ ان میں بعض معمولی فوائد بھی ہیں مگر ان کے نقصانات ان فوائد کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہیں۔

اس سورت کے آخر پر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کا صراحتاً ذکر ہے اور آپ کو ایک کامل موحدِ رسول کے طور پر پیش فرمایا گیا ہے جس نے کبھی بھی اپنی قوم کو تثلیث یا شرک کی تعلیم نہیں دی اور نہ ہی یہ فرمایا کہ مجھے اور میری والدہ کو خدا کے سوا دو معبود بنالو۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ مِائَةٌ وَّاحْدٰى وَ عِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّ سِتَّةَ عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝١

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۗ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ۝٢

۲۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! عہدوں کو پورا کرو۔ تمہارے لئے مویشی چوپائے حلال قرار دیئے گئے سوائے اس کے جو تم پر پڑھا جاتا ہے۔ مگر شکار کو حلال قرار دینے والے نہ ہو جانا جبکہ تم اِحرام کی حالت میں ہو۔ یقیناً اللہ وہی فیصلہ کرتا ہے جو وہ چاہتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَاۗىِٕرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَاۗىِٕدَ وَلَآ اٰۗمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ۭ وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ۭ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَي الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۠ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَي الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝٣

۳۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! شعائر اللہ کی بے حرمتی نہ کرو اور نہ ہی حرمت والے مہینہ کی اور نہ قربانی کے جانوروں کی اور نہ ہی قربانی کی علامت کے طور پر پٹے پہنائے ہوئے جانوروں کی اور نہ ہی ان لوگوں کی جو اپنے ربّ کی طرف سے فضل اور رضوان کی تمنا رکھتے ہوئے حرمت والے گھر کا قصد کر چکے ہوں۔ اور جب تم اِحرام کھول دو تو (بے شک) شکار کرو۔ اور تمہیں کسی قوم کی دشمنی اس وجہ سے کہ انہوں نے تمہیں مسجدِ حرام سے روکا تھا اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم زیادتی کرو۔ اور نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی (کے کاموں) میں تعاون نہ کرو۔ اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔ (۱)

(۱) اس سورت کی آیت نمبر ۳ اور نمبر ۹ میں دشمن سے بھی کامل عدل کا ارشاد فرمایا گیا ہے خواہ وہ دشمنی دنیاوی وجوہات کی بنا پر ہو یا مذہبی وجوہات کی بنا پر۔ چنانچہ آیت نمبر ۳ میں فرمایا ہے کہ اگرچہ کسی دشمن نے آپ کو خانہ کعبہ جانے سے روک دیا ہو تب بھی اس مذہبی دشمنی کی بنا پر اس سے ناانصافی کی اجازت نہیں ہے۔ ان دو آیات پر اگر اُمّتِ مسلمہ صدق دل سے عمل کرتی تو کبھی گمراہ نہ ہوتی۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ ۟ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ؕ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ؕ اَلْيَوْمَ يَىِٕسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ؕ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٤

۴۔تم پر مُردار حرام کر دیا گیا ہے اورخون اور سؤر کا گوشت اور جو اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کیا گیا ہو اور دم گھٹ کر مرنے والا اور چوٹ لگ کر مرنے والا اور گر کر مرنے والا اور سینگ لگنے سے مرنے والا اور وہ بھی جسے درندوں نے کھایا ہو، سوائے اس کے کہ جسے تم (اس کے مرنے سے پہلے) ذبح کرلو اور وہ (بھی حرام ہے) جو معبودانِ باطلہ کی قربان گاہوں پر ذبح کیا جائے اور یہ بات بھی کہ تم تیروں کے ذریعہ آپس میں حصّے بانٹو۔ یہ سب فسق ہے۔ آج کے دن وہ لوگ جو کافر ہوئے تمہارے دین (میں دخل اندازی) سے مایوس ہو چکے ہیں۔ پس تم ان سے نہ ڈرو بلکہ مجھ سے ڈرو۔ آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر میں نے اپنی نعمت تمام کر دی ہے اور میں نے اسلام کو تمہارے لئے دین کے طور پر پسند کر لیا ہے۔ پس جو بھوک کی شدّت سے (ممنوعہ چیز کھانے پر) مجبور ہو چکا ہو اس حال میں کہ وہ گناہ کی طرف جھکنے والا نہ ہو تو اللہ یقیناً بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ؕ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۟ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝٥

۵۔ وہ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ اُن کے لئے کیا حلال کیا گیا ہے۔ تُو کہہ دے کہ تمہارے لئے تمام پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں۔ اور شکاری جانوروں میں سے بعض کو سِدھاتے ہوئے جو تم تعلیم دیتے ہو تو (یاد رکھو کہ) تم انہیں اس میں سے سکھاتے ہو جو اللہ نے تمہیں سکھایا ہے۔ پس تم اس (شکار) میں سے کھاؤ جو وہ تمہارے لئے روک رکھیں اور اس پر اللہ کا نام پڑھ لیا کرو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو یقیناً اللہ حساب (لینے) میں بہت تیز ہے۔

اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ؕ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۖ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۖ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْۤ اَخْدَانٍ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ۫ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝٦ ع ٦/٥

٦۔ آج کے دن تمہارے لئے تمام پاکیزہ چیزیں حلال قرار دی گئی ہیں اور اہلِ کتاب کا (پاکیزہ) کھانا بھی تمہارے لئے حلال ہے جبکہ تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے اور پاکباز مومن عورتیں اور ان لوگوں میں سے پاکباز عورتیں بھی جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تمہارے لئے حلال ہیں جبکہ تم انہیں نکاح میں لاتے ہوئے ان کے حق مہر ادا کرو، نہ کہ بدکاری کے مرتکب بنتے ہوئے اور نہ ہی پوشیدہ دوست بناتے ہوئے۔ اور جو ایمان ہی کا انکار کردے اس کا عمل یقیناً ساقط ہو جاتا ہے اور وہ آخرت میں گھاٹا پانے والوں میں سے ہوگا۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝٧

٧۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم نماز کی طرف جانے کے لئے اٹھو تو اپنے چہروں کو دھو لیا کرو اور اپنے ہاتھوں کو بھی کہنیوں تک۔ اور اپنے سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک اپنے پاؤں بھی دھو لیا کرو۔ اور اگر تم جنبی ہو تو (پورا غسل کر کے) اچھی طرح پاک صاف ہو جایا کرو۔ اور اگر تم مریض ہو یا سفر پر ہو یا تم میں سے کوئی حوائجِ ضروریہ سے فارغ ہو کر آیا ہو یا تم نے عورتوں سے تعلق قائم کیا ہو اور اس حالت میں تمہیں پانی نہ ملے تو خشک پاکیزہ مٹی کا تیمّم کرو اور اپنے چہروں اور ہاتھوں پر اس سے مسح کر لیا کرو۔ اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کوئی تنگی ڈالے لیکن چاہتا ہے کہ تمہیں بہت پاک کرے اور تم پر اپنی نعمت تمام کرے تاکہ تم شکر کیا کرو۔

وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

۸۔ اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو اور اس کے عہد کو جسے اس نے تمہارے ساتھ مضبوطی سے باندھا جب تم نے کہا کہ ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی اور اللہ سے ڈرو۔ اللہ یقیناً سینوں کی باتیں خوب جانتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۡ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۫ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

۹۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝

۱۰۔ اللہ نے ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے (کہ) اُن کے لئے مغفرت اور ایک بہت بڑا اجر ہے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝

۱۱۔ اور وہ لوگ جو کافر ہوئے اور انہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا یہی ہیں جو اہلِ جہنّم ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ ع

۱۲۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو۔ جب ایک قوم نے پختہ ارادہ کر لیا تھا کہ وہ تمہاری طرف اپنے (شر کے) ہاتھ لمبے کریں گے مگر اس نے تم سے ان کے ہاتھوں کو روک لیا اور اللہ سے ڈرو اور چاہئے کہ اللہ ہی پر مومن توکّل کریں۔

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ

۱۳۔ اور یقیناً اللہ بنی اسرائیل کا میثاق (بھی) لے

وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا ۖ وَقَالَ اللّٰهُ إِنِّي مَعَكُمْ ۖ لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَآمَنْتُمْ بِرُسُلِي وَعَزَّرْتُمُوهُمْ وَأَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَلَأُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ﴿١٣﴾

چکا ہے اور ہم نے ان میں سے بارہ نقیب مقرر کر دیئے تھے۔ اور اللہ نے کہا یقیناً میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نے نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی اور میرے رسولوں پر ایمان لائے اور تم نے ان کی مدد کی اور اللہ کو قرضہ حسنہ دیا تو میں ضرور تمہاری بُرائیوں کو تم سے دُور کر دوں گا اور ضرور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کروں گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہوں گی۔ پس تم میں سے جس نے اس کے بعد کفر کیا تو وہ یقیناً سیدھی راہ سے بھٹک گیا۔

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِيثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ ۙ وَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَائِنَةٍ مِنْهُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۚ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿١٤﴾

۱۴۔ پس اُن کے اپنا عہد توڑنے کی وجہ سے ہم نے ان پر لعنت کی اور ان کے دلوں کو سخت کر دیا۔ وہ کلمات کو ان کی اصل جگہوں سے ہٹا دیتے تھے اور وہ اس میں سے جس کی انہیں خوب نصیحت کی گئی تھی ایک حصّہ بھول گئے اور ان میں سے چند ایک کے سوا تُو ہمیشہ ان کی کسی نہ کسی خیانت پر آگاہ ہوتا رہے گا۔ پس ان سے درگزر کر اور صرفِ نظر کر۔ یقیناً اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصٰرٰى أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ ۠ فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ﴿١٥﴾

۱۵۔ اور اُن لوگوں سے (بھی) جنہوں نے کہا کہ ہم نصاریٰ ہیں ہم نے ان کا میثاق لیا پھر وہ بھی اس میں سے ایک حصہ بُھلا بیٹھے جس کی انہیں تاکیدی نصیحت کی گئی تھی۔ پس ہم نے ان کے درمیان قیامت کے دن تک باہمی دشمنی اور بغض مقدر کر دیئے ہیں اور اللہ ضرور اُن کو اس (کے بدانجام) سے آگاہ کرے گا جو (صنعتیں) وہ بنایا کرتے تھے۔

يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ قَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلُنَا يُبَيِّنُ لَـكُمۡ كَثِيۡرًا مِّمَّا كُنۡتُمۡ تُخۡفُوۡنَ مِنَ الۡكِتٰبِ وَيَعۡفُوۡا عَنۡ كَثِيۡرٍ ؕ قَدۡ جَآءَكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ نُوۡرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيۡنٌ ۙ‏ ﴿۱٦﴾

۱٦۔ اے اہلِ کتاب! یقیناً تمہارے پاس ہمارا وہ رسول آ چکا ہے جو تمہارے سامنے بہت سی باتیں جو تم (اپنی) کتاب میں سے چُھپایا کرتے تھے خوب کھول کر بیان کر رہا ہے اور بہت سی ایسی ہیں جن سے وہ صرفِ نظر کر رہا ہے۔ یقیناً تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آ چکا ہے اور ایک روشن کتاب بھی۔

يَّهۡدِىۡ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضۡوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخۡرِجُهُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ بِاِذۡنِهٖ وَيَهۡدِيۡهِمۡ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ‏ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ اللہ اس کے ذریعہ انہیں جو اس کی رضا کی پیروی کریں سلامتی کی راہوں کی طرف ہدایت دیتا ہے اور اپنے اِذن سے انہیں اندھیروں سے نور کی طرف نکال لاتا ہے اور انہیں صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت دیتا ہے۔

لَقَدۡ كَفَرَ الَّذِيۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡمَسِيۡحُ ابۡنُ مَرۡيَمَ ؕ قُلۡ فَمَنۡ يَّمۡلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيۡـًٔـا اِنۡ اَرَادَ اَنۡ يُّهۡلِكَ الۡمَسِيۡحَ ابۡنَ مَرۡيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنۡ فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا ؕ وَلِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا ؕ يَخۡلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ‏ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ یقیناً ان لوگوں نے کفر کیا جنہوں نے کہا کہ یقیناً اللہ ہی مسیح ابنِ مریم ہے۔ تُو کہہ دے کہ کون ہے جو اللہ کے مقابل پر کچھ بھی اختیار رکھتا ہے، اگر وہ فیصلہ کرے کہ مسیح ابنِ مریم کو اور اس کی ماں کو اور جو کچھ زمین میں ہے سب کو نابود کرے۔ اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے اور اُس کی بھی جو اُن دونوں کے درمیان ہے۔ وہ جو چاہے پیدا کرتا ہے اور اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

وَقَالَتِ الۡيَهُوۡدُ وَالنَّصٰرٰى نَحۡنُ اَبۡنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلۡ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمۡ بِذُنُوۡبِكُمۡ ؕ بَلۡ اَنۡتُمۡ بَشَرٌ مِّمَّنۡ خَلَقَ ؕ يَغۡفِرُ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَلِلّٰهِ

۱۹۔ اور یہود اور نصاریٰ نے کہا کہ ہم اللہ کی اولاد ہیں اور اس کے محبوب ہیں۔ تُو کہہ دے پھر وہ تمہیں تمہارے گناہوں کی وجہ سے عذاب کیوں دیتا ہے؟ نہیں، بلکہ تم ان میں سے جن کو اُس نے پیدا کیا محض بشر ہو۔ وہ جسے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اور آسمانوں اور زمین کی

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۹﴾

بادشاہت اللہ ہی کی ہے اور اس کی بھی جو اُن دونوں کے درمیان ہے اور آخر اسی کی طرف لَوٹ کر جانا ہے۔

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ ۫ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۰﴾ ع ۳/۸

۲۰۔ اے اہلِ کتاب! رسولوں کے ایک لمبے انقطاع کے بعد تمہارے پاس یقیناً ہمارا وہ رسول آچکا ہے جو تمہارے سامنے (اہم امور) کھول کر بیان کر رہا ہے مبادا تم یہ کہو کہ ہمارے پاس نہ کوئی بشیر آیا اور نہ کوئی نذیر۔ پس یقیناً تمہارے پاس بشیر اور نذیر آچکا ہے۔ اور اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖۗ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۱﴾

۲۱۔ اور (یاد کرو) وہ وقت جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا۔ اے میری قوم! اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو جب اس نے تمہارے درمیان انبیاء بنائے اور تمہیں بادشاہ بنایا اور اس نے تمہیں وہ کچھ دیا جو جہانوں میں سے کسی اور کو نہ دیا۔

يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ اے میری قوم! ارضِ مقدس میں داخل ہو جاؤ جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ رکھی ہے اور اپنی پیٹھیں دکھاتے ہوئے مُڑ نہ جاؤ ورنہ تم اس حال میں لَوٹو گے کہ گھاٹا کھانے والے ہوگے۔

قَالُوْا يٰمُوْسٰۤى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖۗ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ انہوں نے کہا اے موسیٰ! یقیناً اس میں ایک بہت سخت گیر قوم ہے اور ہم ہرگز اس میں داخل نہیں ہوں گے یہاں تک کہ وہ اس میں سے نکل جائیں۔ پس اگر وہ اس میں سے نکل جائیں تو ہم ضرور داخل ہو جائیں گے۔

قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ

۲۴۔ ان لوگوں میں سے جو ڈر رہے تھے دو ایسے

عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۴﴾

مَردوں نے جن پر اللہ نے انعام کیا تھا کہا، ان پر صدر دروازہ سے چڑھائی کرو۔ پھر جب تم (ایک دفعہ) اس (دروازہ) سے داخل ہو گئے تو تم بالضرور غالب آ جاؤ گے اور اللہ پر ہی توکل کرو اگر تم مومن ہو۔

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ انہوں نے کہا اے موسیٰ! ہم تو ہرگز اس (بستی) میں کبھی داخل نہیں ہوں گے جب تک وہ اس میں موجود ہیں۔ پس جا تُو اور تیرا ربّ دونوں لڑو ہم تو یہیں بیٹھے رہیں گے۔

قَالَ رَبِّ اِنِّىْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِىْ وَاَخِىْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۶﴾ قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ فِى الْاَرْضِ ؕ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۷﴾ ع ۷/۸

۲۶۔ اس نے کہا اے میرے ربّ! یقیناً میں کسی پر اختیار نہیں رکھتا سوائے اپنے نفس اور اپنے بھائی کے۔ پس ہمارے درمیان اور فاسق قوم کے درمیان فرق کر دے۔
۲۷۔ اس (یعنی اللہ) نے کہا پس یقیناً یہ (ارضِ مقدس) ان پر چالیس سال تک حرام کر دی گئی ہے۔ وہ زمین میں مارے مارے پھریں گے۔ پس بدکردار قوم پر کوئی افسوس نہ کر۔

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَىْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ؕ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۸﴾ لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَىَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِىْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِىَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّىْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۹﴾

۲۸۔ اور اُن کے سامنے حق کے ساتھ آدم کے دو بیٹوں کا واقعہ پڑھ کر سُنا جب ان دونوں نے قربانی پیش کی تو ان میں سے ایک کی قبول کر لی گئی اور دوسرے سے قبول نہ کی گئی۔ اس نے کہا میں ضرور تجھے قتل کر دوں گا۔ (جواباً) اس نے کہا یقیناً اللہ متقیوں ہی کی (قربانی) قبول کرتا ہے۔
۲۹۔ اگر تو نے میری طرف اپنا ہاتھ بڑھایا تا کہ تُو مجھے قتل کرے (تو) میں (جواباً) تیری طرف اپنا ہاتھ بڑھانے والا نہیں تا کہ تجھے قتل کروں۔ یقیناً میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

اِنِّیۡۤ اُرِیۡدُ اَنۡ تَبُوۡٓاَ بِاِثۡمِیۡ وَ اِثۡمِكَ فَتَكُوۡنَ مِنۡ اَصۡحٰبِ النَّارِ ۚ وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیۡنَ ۝۳۰

۳۰۔ یقیناً میں چاہتا ہوں کہ تُو میرے اور اپنے گناہ اٹھائے ہوئے لوٹے پھر تُو اہلِ نار میں سے ہو جائے اور ظلم کرنے والوں کی یہی جزا ہوتی ہے۔

فَطَوَّعَتۡ لَهٗ نَفۡسُهٗ قَتۡلَ اَخِیۡهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصۡبَحَ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ ۝۳۱

۳۱۔ تب اس کے نفس نے اُس کے لئے اپنے بھائی کا قتل اچھا بنا کر دکھایا۔ پس اس نے اسے قتل کر دیا اور وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گیا۔

فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا یَّبۡحَثُ فِی الۡاَرۡضِ لِیُرِیَهٗ كَیۡفَ یُوَارِیۡ سَوۡءَةَ اَخِیۡهِ ؕ قَالَ یٰوَیۡلَتٰۤی اَعَجَزۡتُ اَنۡ اَكُوۡنَ مِثۡلَ هٰذَا الۡغُرَابِ فَاُوَارِیَ سَوۡءَةَ اَخِیۡ ۚ فَاَصۡبَحَ مِنَ النّٰدِمِیۡنَ ۝۳۲

۳۲۔ پھر اللہ نے ایک کوّے کو بھیجا جو زمین کو (پنجوں سے) کھود رہا تھا تاکہ وہ (یعنی اللہ) اسے سمجھا دے کہ کس طرح وہ اپنے بھائی کی لاش کو ڈھانپ دے۔ وہ بول اُٹھا وائے حسرت! کیا میں اس بات سے بھی عاجز آ گیا کہ اس کوّے جیسا ہی ہو جاتا اور اپنے بھائی کی لاش ڈھانپ دیتا۔ پس وہ پچھتانے والوں میں سے ہو گیا۔

مِنۡ اَجۡلِ ذٰلِكَ ۛۚ كَتَبۡنَا عَلٰی بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اَنَّهٗ مَنۡ قَتَلَ نَفۡسًۢا بِغَیۡرِ نَفۡسٍ اَوۡ فَسَادٍ فِی الۡاَرۡضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیۡعًا ؕ وَ مَنۡ اَحۡیَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحۡیَا النَّاسَ جَمِیۡعًا ؕ وَ لَقَدۡ جَآءَتۡهُمۡ رُسُلُنَا بِالۡبَیِّنٰتِ ۫ ثُمَّ اِنَّ كَثِیۡرًا مِّنۡهُمۡ بَعۡدَ ذٰلِكَ فِی الۡاَرۡضِ لَمُسۡرِفُوۡنَ ۝۳۳

۳۳۔ اسی بِنا پر ہم نے بنی اسرائیل پر یہ فرض کر دیا کہ جس نے بھی کسی ایسے نفس کو قتل کیا جس نے کسی دوسرے کی جان نہ لی ہو یا زمین میں فساد نہ پھیلایا ہو تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا۔ اور جس نے اُسے زندہ رکھا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو زندہ کر دیا اور یقیناً ان کے پاس ہمارے رسول کھلے کھلے نشانات لے کر آ چکے ہیں پھر اس کے بعد بھی ان میں سے کثیر لوگ زمین میں حد سے تجاوز کرتے ہیں۔

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیۡنَ یُحَارِبُوۡنَ اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهٗ

۳۴۔ یقیناً اُن لوگوں کی جزا جو اللہ اور اس کے

وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُّقَتَّلُوْٓا أَوْ يُصَلَّبُوْٓا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ۭ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۳۴﴾

رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں یہ ہے کہ انہیں سختی سے قتل کیا جائے یا دار پر چڑھایا جائے یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ دیئے جائیں یا انہیں دیس نکالا دے دیا جائے۔ یہ ان کے لئے دنیا میں ذلت اور رسوائی کا سامان ہے اور آخرت میں تو اُن کے لئے بڑا عذاب (مقدر) ہے۔

إِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ أَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْٓا أَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۵﴾ ع

۳۵۔ سوائے ان لوگوں کے جو اس سے پیشتر توبہ کر لیں کہ تم ان پر غالب آ جاؤ۔ پس جان لو کہ اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا إِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۶﴾

۳۶۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کے قرب کا وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو۔ (۱)

إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ أَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ﴿۳۷﴾

۳۷۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اگر وہ سب کچھ جو زمین میں ہے اُن کا ہوتا بلکہ اس کے علاوہ اس جیسا اور بھی تا کہ وہ اُسے قیامت کے دن کے عذاب سے بچنے کے لئے فدیہ میں دے سکتے تو بھی ان سے وہ قبول نہ کیا جاتا اور اُن کے لئے بہت دردناک عذاب (مقدر) ہے۔

يُرِيْدُوْنَ أَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا ۡ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۳۸﴾

۳۸۔ وہ چاہیں گے کہ آگ سے نکل جائیں جبکہ وہ ہرگز اُس سے نکل نہ سکیں گے اور ان کے لئے ایک ٹھہر جانے والا عذاب (مقدر) ہے۔

---

(۱) اللہ کی طرف وسیلہ پکڑنے میں وسیلہ سے مراد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ اب براہ راست خدا تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں ہوسکتا جب تک رسول اللہ ﷺ کا وسیلہ اختیار نہ کیا جائے۔ اذان کے بعد کی دعا بھی، جس میں وسیلہ کا ذکر ہے، اسی مضمون کی تائید کرتی ہے۔

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۳۹﴾

۳۹۔ اور چور مرد اور چور عورت سو دونوں کے ہاتھ کاٹ دو اُس کی جزا کے طور پر جو انہوں نے کمایا (یہ) اللہ کی طرف سے بطور عبرت (ہے) اور اللہ کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔ ①

فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۰﴾

۴۰۔ پس جو بھی اپنے ظلم کرنے کے بعد توبہ کرے اور اصلاح کرے تو یقیناً اللہ اس پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھکے گا۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۱﴾

۴۱۔ کیا تُو نہیں جانتا کہ اللہ ہی ہے جس کی آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے۔ اور اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛۚ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ؕ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ

۴۲۔ اے رسول! تجھے وہ لوگ غمگین نہ کریں جو کفر میں تیزی سے بڑھ رہے ہیں، یعنی وہ جو اپنے مونہوں سے کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے حالانکہ ان کے دل ایمان نہیں لائے تھے، نیز وہ لوگ بھی جو یہودی ہوئے۔ یہ جھوٹ کو بڑے انہماک سے سننے والے ہیں (اور) ایک دوسری قوم کی باتوں کو بھی جو تیرے پاس نہیں آئے بڑی توجہ سے سنتے ہیں۔ وہ کلمات کو ان کی مناسب جگہوں پر رکھے جانے کے بعد تبدیل کر دیتے ہیں۔ وہ (اپنے ساتھیوں سے) کہتے ہیں کہ اگر تمہیں یہ دیا جائے تو قبول کر لو اور اگر تمہیں یہ نہ دیا جائے تو بچ کر رہو اور جس کو اللہ فتنے میں ڈالنا چاہے تُو اس کے لئے

معانقۃ ۳ عند المتقدمین

① اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ سے عادی اور پیشہ ور چور مرد اور عورتیں مراد ہیں۔ روزمرّہ غربت کی وجہ سے کچھ کھانے پینے کی چیز چوری کرنا اس حکم میں داخل نہیں۔ مَخْمَصَه یعنی شدید بھوک کے وقت تو سؤر بھی حلال ہو جاتا ہے۔ بھوکے کا کچھ بغیر اجازت کے کھا لینا ہرگز اس کو ہاتھ کاٹنے کا مکلّف نہیں کرے گا۔

فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۚۖ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۴۲﴾

اللہ سے (بچانے کا) کوئی اختیار نہیں رکھتا یہی وہ لوگ ہیں کہ اللہ ہرگز نہیں چاہتا کہ اُن کے دلوں کو پاک کرے۔ ان کے لئے دنیا میں رُسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لئے ایک بڑا عذاب (مقدر) ہے۔

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ؕ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۴۳﴾

۴۳۔ جھوٹ کو بڑے انہماک سے سننے والے، بہت بڑھ چڑھ کر مالِ حرام کھانے والے۔ پس اگر وہ تیرے پاس آئیں تو چاہے تُو ان کے درمیان فیصلہ کر یا اُن سے اِعراض کر۔ اور اگر تُو ان سے اِعراض کرے تو وہ ہرگز تجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے اور اگر تُو فیصلہ کرے تو اُن کے درمیان انصاف سے فیصلہ کر۔ یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۴﴾ ع ۶/۹ ۱۰

۴۴۔ اور وہ تجھے کیسے حَکَم بنا سکتے ہیں جبکہ ان کے پاس تورات ہے جس میں اللہ کا حکم موجود ہے پھر وہ اس کے بعد بھی پیٹھ پھیر لیتے ہیں اور یہ لوگ ہرگز ایمان لانے والے نہیں۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ

۴۵۔ یقیناً ہم نے تورات اتاری اُس میں ہدایت بھی تھی اور نور بھی۔ اس سے انبیاء جنہوں نے اپنے آپ کو (کلیتہً اللہ کے) فرمانبردار بنا دیا تھا یہود کے لئے فیصلہ کرتے تھے۔ اور اسی طرح اللہ والے لوگ اور علماء بھی اس وجہ سے کہ ان کو اللہ کی کتاب کی حفاظت کا کام سونپا گیا تھا (فیصلہ کرتے تھے) اور وہ اس پر گواہ تھے۔ پس تم لوگوں سے نہ ڈرو اور

وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا ؕ وَمَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۵﴾

مجھ سے ڈرو اور میری آیات کو معمولی قیمت پر نہ بیچو۔ اور جو اُس کے مطابق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے نازل کیا ہے تو یہی لوگ ہیں جو کافر ہیں۔

وَكَتَبْنَا عَلَیْهِمْ فِیْهَاۤ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَالْعَیْنَ بِالْعَیْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَمَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾

۴۶۔ اور ہم نے ان پر اُس (یعنی تورات) میں فرض کر دیا تھا کہ جان کے بدلے جان (ہوگی) اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت نیز زخموں کا بھی برابر کا بدلہ لینا ہوگا۔ پس جو کوئی (ازخود) بطور صدقہ اس (قصاص) کو معاف کر دے تو یہ اس کے لئے (اس کے گناہوں کا) کفّارہ بن جائے گا اور جو کوئی اس کے مطابق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے نازل کیا ہے تو یہی لوگ ہیں جو ظالم ہیں۔

وَقَفَّیْنَا عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ بِعِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۪ وَاٰتَیْنٰهُ الْاِنْجِیْلَ فِیْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِیْنَ ؕ﴿۴۷﴾

۴۷۔ اور ہم نے اُنہی کے نقوش پر اُن کے پیچھے عیسیٰ ابنِ مریم کو بھیجا اس کے مصدق کے طور پر جو تورات میں سے اس کے سامنے تھا۔ اور ہم نے اسے انجیل عطا کی جس میں ہدایت تھی اور نور تھا اور وہ اس کی تصدیق کرنے والی تھی جو تورات میں سے اس کے سامنے تھا اور متقیوں کے لئے ایک ہدایت اور نصیحت (کے طور پر) تھی۔

وَلْیَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِیْلِ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِیْهِ ؕ وَمَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۴۸﴾

۴۸۔ پس اہلِ انجیل اس کے مطابق فیصلہ کریں جو اللہ نے اس میں اُتارا ہے۔ اور جو اس کے مطابق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے اُتارا ہے تو یہی لوگ ہیں جو فاسق ہیں۔

وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا

۴۹۔ اور ہم نے تیری طرف حق کے ساتھ کتاب نازل

بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ؕ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۹﴾

کی ہے اُس کی تصدیق کرتی ہوئی جو کتاب میں سے اس کے سامنے ہے اور اس پر نگران کے طور پر۔ پس ان کے درمیان اس کے مطابق فیصلہ کر جو اللہ نے اُتارا ہے۔ اور جو تیرے پاس حق آیا ہے اسے چھوڑ کر ان کی خواہشات کی پیروی نہ کر۔ تم میں سے ہر ایک کے لئے ہم نے ایک مسلک اور ایک مذہب بنایا ہے اور اگر اللہ چاہتا تو ضرور تمہیں ایک ہی اُمّت بنا دیتا لیکن وہ اس کے ذریعہ جو اس نے تمہیں دیا تمہیں آزمانا چاہتا ہے۔ پس تم نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ۔ اللہ ہی کی طرف تم سب کا لوٹ کر جانا ہے۔ پس وہ تمہیں ان باتوں کی حقیقت سے آگاہ کرے گا جن میں تم اختلاف کیا کرتے تھے۔

وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ﴿۵۰﴾

۵۰۔ اور (پھر تاکید ہے) کہ جو بھی اللہ نے اُتارا ہے اس کے مطابق ان کے درمیان فیصلہ کر اور ان کی خواہشات کی پیروی نہ کر اور ان سے بچ کر رہ کہ اس تعلیم کے کسی حصہ کے متعلق تجھے فتنہ میں نہ ڈال دیں جو اللہ نے تیری طرف اُتاری۔ پس اگر وہ پیٹھ پھیر لیں تو جان لے کہ اللہ ضرور ارادہ رکھتا ہے کہ ان کے بعض گناہوں کے سبب ان پر کوئی مصیبت ڈال دے اور یقیناً لوگوں میں سے بہت سے فاسق ہیں۔

اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ؕ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ ع ۷ ۱۱

۵۱۔ پس کیا وہ جہالت کا (طریق) فیصلہ پسند کرتے ہیں۔ اور اہلِ یقین کے لئے فیصلہ کرنے میں اللہ سے بہتر کون ہوسکتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ؔ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ

وقف لازم، وقف غفران، وقف عند البعض، وقف منزل

۵۲۔ اے وے لوگو جو ایمان لائے ہو! یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ پکڑو۔ وہ (آپس ہی میں) ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اور تم میں سے جو

وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝٥٢

اُن سے دوستی کرے گا وہ اُنہی کا ہو رہے گا۔ یقیناً اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

فَتَرَى الَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِىَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ اَسَرُّوْا فِىْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ؕ۝٥٣

۵۳۔ پس تُو اُن کو جن کے دلوں میں مرض ہے دیکھے گا کہ اُن لوگوں میں دوڑے پھرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں ہمیں ڈر ہے کہ ہم پر کوئی زمانے کی مار نہ پڑ جائے۔ پس قریب ہے کہ اللہ فتح (کا دن) لے آئے یا اپنا کوئی فیصلہ صادر کر دے تو اُس پر جو وہ اپنے دلوں میں چھپا رہے ہیں شرمندہ ہو جائیں۔

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ؕ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ۝٥٤

۵۴۔ اور وہ جو ایمان لائے کہتے ہیں کیا یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کی اپنی (طرف سے) پختہ قسمیں کھائی تھیں کہ وہ یقیناً تمہارے ساتھ ہیں۔ ان کے اعمال ضائع ہو گئے۔ پس وہ گھاٹا کھانے والے بن گئے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِى اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۫ يُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝٥٥

۵۵۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم میں سے جو اپنے دین سے مرتد ہو جائے تو ضرور اللہ (اس کے بدلے) ایک ایسی قوم لے آئے گا جس سے وہ محبت کرتا ہو اور وہ اُس سے محبت کرتے ہوں۔ مومنوں پر وہ بہت مہربان ہوں گے (اور) کافروں پر بہت سخت۔ وہ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا کوئی خوف نہ رکھتے ہوں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے وہ اس کو جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بہت وسعت عطا کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔ [1]

[1] اس آیت کریمہ میں اس خیال کا ردّ ہے کہ مُرتد کی سزا قتل ہے۔ اور فرمایا گیا ہے کہ اگر کوئی تم میں سے مرتد ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے ایک بڑی قوم تمہیں عطا کرے گا جو مومنوں سے محبت کرنے والی اور کفار کے مقابل پر سخت ہوگی۔

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ﴿٥٦﴾

٥٦۔ یقیناً تمہارا دوست اللہ ہی ہے اور اس کا رسول اور وہ لوگ جو ایمان لائے جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ (خدا کے حضور) جھکے رہنے والے ہیں۔

وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٥٧﴾ ع ٨ ٦ ١٢

٥٧۔ اور جو اللہ کو دوست بنائے اور اس کے رسول کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے تو اللہ ہی کا گروہ ہے جو ضرور غالب آنے والے ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٥٨﴾

٥٨۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! ان لوگوں میں سے جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اُن کو جنہوں نے تمہارے دین کو تمسخر اور کھیل تماشہ بنا رکھا ہے اور کفار کو اپنا دوست نہ بناؤ اور اللہ سے ڈرو اگر تم مومن ہو۔

وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿٥٩﴾

٥٩۔ اور جب تم نماز کے لئے بلاتے ہو تو وہ اُسے مذاق اور کھیل تماشہ بنا لیتے ہیں۔ یہ اس بنا پر ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو عقل نہیں رکھتے۔

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٦٠﴾

٦٠۔ تُو کہہ دے اے اہلِ کتاب! کیا تم ہم پر محض اس لئے طعن کرتے ہو کہ ہم اللہ پر ایمان لے آئے اور اس پر جو ہماری طرف اُتارا گیا اور جو ہم سے پہلے اُتارا گیا تھا؟ اور حق یہ ہے کہ تم میں سے اکثر بدکردار لوگ ہیں۔

قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿٦١﴾

٦١۔ تُو کہہ دے کہ کیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ بدتر چیز کی خبر دوں جو (تمہارے لئے) اللہ کے پاس بطور جزا ہے؟ وہ جس پر اللہ نے لعنت کی اور اس پر غضبناک ہوا اور ان میں سے بعض کو بندر اور سؤر بنا دیا جبکہ انہوں نے شیطان کی عبادت کی۔ یہی لوگ مرتبہ کے لحاظ سے سب سے بدتر اور سیدھی راہ سے سب سے زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں۔

وَ اِذَا جَآءُوۡكُمۡ قَالُوۡۤا اٰمَنَّا وَ قَدۡ دَّخَلُوۡا بِالۡكُفۡرِ وَ هُمۡ قَدۡ خَرَجُوۡا بِهٖ‌ؕ وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا كَانُوۡا يَكۡتُمُوۡنَ ۞

٦٢ ۔ اور جب وہ تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے حالانکہ وہ کفر کے ساتھ ہی (تمہارے اندر) داخل ہوئے تھے اور اس کے ساتھ ہی باہر نکل گئے۔ اور اللہ اس کو سب سے زیادہ جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں۔

وَتَرٰى كَثِيۡرًا مِّنۡهُمۡ يُسَارِعُوۡنَ فِى الۡاِثۡمِ وَالۡعُدۡوَانِ وَاَكۡلِهِمُ السُّحۡتَ‌ؕ لَبِئۡسَ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۞

٦٣ ۔ اور تُو ان میں سے اکثر کو گناہوں اور بے اعتدالیوں اور ان کے حرام مال کھانے میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر کوشش کرتا ہوا پائے گا۔ یقیناً بہت ہی بُرا ہے جو وہ عمل کرتے ہیں۔

لَوۡلَا يَنۡهٰٮهُمُ الرَّبّٰنِيُّوۡنَ وَالۡاَحۡبَارُ عَنۡ قَوۡلِهِمُ الۡاِثۡمَ وَاَكۡلِهِمُ السُّحۡتَ‌ؕ لَبِئۡسَ مَا كَانُوۡا يَصۡنَعُوۡنَ ۞

٦٤ ۔ کیوں نہ ربّانیوں نے اور (کلامُ اللہ کی حفاظت پر مقرر) علماء نے انہیں گناہ کی بات کہنے اور ان کے حرام کھانے سے روکا۔ یقیناً بہت ہی بُرا ہے جو وہ کیا کرتے تھے۔

وَقَالَتِ الۡيَهُوۡدُ يَدُ اللّٰهِ مَغۡلُوۡلَةٌ‌ ؕ غُلَّتۡ اَيۡدِيۡهِمۡ وَلُعِنُوۡا بِمَا قَالُوۡا‌ ۘ بَلۡ يَدٰهُ مَبۡسُوۡطَتٰنِ ۙ يُنۡفِقُ كَيۡفَ يَشَآءُ‌ ؕ وَلَيَزِيۡدَنَّ كَثِيۡرًا مِّنۡهُمۡ مَّاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ طُغۡيَانًا وَّكُفۡرًا‌ ؕ وَاَلۡقَيۡنَا بَيۡنَهُمُ الۡعَدَاوَةَ وَالۡبَغۡضَآءَ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ‌ ؕ كُلَّمَاۤ اَوۡقَدُوۡا نَارًا لِّلۡحَرۡبِ اَطۡفَاَهَا اللّٰهُ‌ ۙ وَيَسۡعَوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ فَسَادًا‌ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ۞

٦٥ ۔ اور یہود نے کہا اللہ کا ہاتھ بند کیا ہوا ہے۔ خود انہی کے ہاتھ بند کئے گئے ہیں اور جو انہوں نے کہا اس کے سبب سے ان پر لعنت ڈالی گئی ہے۔ بلکہ اُس کے تو دونوں ہاتھ کھلے ہیں۔ وہ جیسے چاہے خرچ کرتا ہے۔ اور وہ جو تیری طرف تیرے ربّ کی طرف سے اُتارا گیا ان میں سے بہتوں کو بغاوت اور انکار میں یقیناً بڑھا دے گا۔ اور ہم نے ان کے درمیان قیامت کے دن تک دشمنی اور بغض ڈال دیئے ہیں۔ جب بھی وہ جنگ کی آگ بھڑکاتے ہیں اللہ اسے بجھا دیتا ہے۔ اور وہ زمین میں فساد پھیلانے کے لئے دوڑے پھرتے ہیں۔ اور اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٦٦﴾

٦٦ ۔ اور اگر اہلِ کتاب ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ضرور ان کی بُرائیاں ان سے دور کر دیتے اور ہم ضرور انہیں نعمتوں والی جنّتوں میں داخل کر دیتے۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٧﴾ ع

٦٧ ۔ اور اگر وہ تورات اور انجیل (کی تعلیم) کو اور جو کچھ ان کی طرف ان کے ربّ کی طرف سے اُتارا گیا قائم کرتے تو وہ اپنے اوپر سے بھی کھاتے اور اپنے پاؤں کے نیچے سے بھی۔ اُن میں سے ہی ایک جماعت میانہ رَو ہے جبکہ ان میں سے بہت ہیں کہ بہت بُرا ہے جو وہ کرتے ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾

٦٨ ۔ اے رسول! اچھی طرح پہنچا دے جو تیرے ربّ کی طرف سے تیری طرف اُتارا گیا ہے۔ اور اگر تُو نے ایسا نہ کیا تو گویا تُو نے اس کے پیغام کو نہیں پہنچایا۔ اور اللہ تجھے لوگوں سے بچائے گا۔ یقیناً اللہ کافر قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَىْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٩﴾

٦٩ ۔ کہہ دے اے اہلِ کتاب! تم کسی بات پر بھی نہیں جب تک تورات اور انجیل کو اور اسے قائم نہ کرو جو تمہاری طرف تمہارے ربّ کی طرف سے اُتارا گیا۔ اور وہ جو تیرے ربّ کی طرف سے تیری طرف اُتارا گیا ہے اُن میں سے کثیر تعداد کو یقیناً بغاوت اور کفر میں بڑھائے گا۔ پس تُو کافر قوم پر افسوس نہ کر۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَالَّذِیۡنَ هَادُوۡا وَالصّٰبِئُوۡنَ وَالنَّصٰرٰی مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡهِمۡ وَلَا هُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ﴿۷۰﴾

۷۰۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور جو یہودی ہوئے اور صابی اور نصرانی جو بھی اللہ پر ایمان لایا اور یومِ آخر پر اور نیک عمل بجا لایا اُن پر کوئی خوف نہیں اور وہ کوئی غم نہیں کریں گے۔

لَقَدۡ اَخَذۡنَا مِیۡثَاقَ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ وَاَرۡسَلۡنَاۤ اِلَیۡهِمۡ رُسُلًا ؕ کُلَّمَا جَآءَهُمۡ رَسُوۡلٌۢ بِمَا لَا تَهۡوٰۤی اَنۡفُسُهُمۡ ۙ فَرِیۡقًا کَذَّبُوۡا وَفَرِیۡقًا یَّقۡتُلُوۡنَ ﴿۷۱﴾

۷۱۔ یقیناً ہم نے بنی اسرائیل کا میثاق لیا اور ان کی طرف کئی رسول بھیجے۔ جب بھی کوئی رسول ایسی چیز کے ساتھ ان کے پاس آتا جس کو ان کے دل پسند نہیں کرتے تھے تو ایک فریق کو تو وہ جھٹلا دیتے تھے اور ایک فریق کی ظالمانہ مخالفت کرتے تھے۔

وَحَسِبُوۡۤا اَلَّا تَکُوۡنَ فِتۡنَةٌ فَعَمُوۡا وَصَمُّوۡا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَیۡهِمۡ ثُمَّ عَمُوۡا وَصَمُّوۡا کَثِیۡرٌ مِّنۡهُمۡ ؕ وَاللّٰهُ بَصِیۡرٌۢ بِمَا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۷۲﴾

۷۲۔ اور انہوں نے گمان کیا کہ کوئی فتنہ برپا نہ ہوگا۔ پس وہ اندھے اور بہرے ہوگئے۔ بعد ازاں اللہ اُن پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھکا پھر بھی ان میں سے کثیر لوگ اندھے اور بہرے ہی رہے۔ اور اللہ جو وہ کرتے تھے اس پر گہری نظر رکھنے والا تھا۔

لَقَدۡ کَفَرَ الَّذِیۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡمَسِیۡحُ ابۡنُ مَرۡیَمَ ؕ وَقَالَ الۡمَسِیۡحُ یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اعۡبُدُوا اللّٰهَ رَبِّیۡ وَرَبَّکُمۡ ؕ اِنَّهٗ مَنۡ یُّشۡرِکۡ بِاللّٰهِ فَقَدۡ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیۡهِ الۡجَنَّةَ وَمَاۡوٰىهُ النَّارُ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِیۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ ﴿۷۳﴾

۷۳۔ یقیناً کفر کیا اُن لوگوں نے جنہوں نے کہا کہ اللہ ہی مسیح ابنِ مریم ہے۔ جبکہ مسیح نے تو یہی کہا تھا اے بنی اسرائیل! اللہ کی عبادت کرو جو میرا بھی ربّ ہے اور تمہارا بھی ربّ ہے۔ یقیناً وہ جو اللہ کا شریک ٹھہرائے اس پر اللہ نے جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانا آگ ہے۔ اور ظالموں کے کوئی مددگار نہیں ہوں گے۔

لَقَدۡ كَفَرَ الَّذِيۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ‌ۘ وَمَا مِنۡ اِلٰهٍ اِلَّاۤ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ‌ؕ وَاِنۡ لَّمۡ يَنۡتَهُوۡا عَمَّا يَقُوۡلُوۡنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ۝٧٤

۷۴ ـ یقیناً کفر کیا اُن لوگوں نے (بھی) جنہوں نے کہا کہ اللہ تین میں سے ایک ہے۔ حالانکہ ایک ہی معبود کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ اور اگر وہ اس سے باز نہ آئے جو وہ کہتے ہیں تو ان میں سے ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا دردناک عذاب ضرور آلے گا۔

اَفَلَا يَتُوۡبُوۡنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسۡتَغۡفِرُوۡنَهٗ ‌ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۝٧٥

۷۵ ـ پس کیا وہ اللہ کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھکتے نہیں اور اس سے بخشش طلب نہیں کرتے جبکہ اللہ بہت ہی بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

مَا الۡمَسِيۡحُ ابۡنُ مَرۡيَمَ اِلَّا رَسُوۡلٌ‌ ۚ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِهِ الرُّسُلُ ؕ وَاُمُّهٗ صِدِّيۡقَةٌ ‌ؕ كَانَا يَاۡكُلٰنِ الطَّعَامَ‌ ؕ اُنۡظُرۡ كَيۡفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الۡاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرۡ اَنّٰى يُؤۡفَكُوۡنَ ۝٧٦

۷۶ ـ مسیح ابنِ مریم ایک رسول ہی تو ہے۔ اس سے پہلے جتنے رسول تھے سب کے سب گزر چکے ہیں۔ اور اس کی ماں صدّیقہ تھی۔ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے۔ دیکھ کس طرح ہم ان کی خاطر اپنی آیات کو کھول کھول کر بیان کرتے ہیں۔ پھر دیکھ وہ کدھر بھٹکائے جا رہے ہیں۔ (۱)

قُلۡ اَتَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمۡلِكُ لَـكُمۡ ضَرًّا وَّلَا نَفۡعًا‌ ؕ وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ۝٧٧

۷۷ ـ تُو کہہ دے کیا تم اللہ کو چھوڑ کر اس کی عبادت کرتے ہو جو تمہارے لئے نہ نقصان کا مالک ہے اور نہ نفع کا۔ اور اللہ وہ ہے جو بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

قُلۡ يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لَا تَغۡلُوۡا فِىۡ دِيۡنِكُمۡ غَيۡرَ الۡحَـقِّ وَلَا تَتَّبِعُوۡۤا اَهۡوَآءَ قَوۡمٍ قَدۡ

۷۸ ـ تُو کہہ دے اے اہلِ کتاب! تم اپنے دین میں ناحق مبالغہ آمیزی سے کام نہ لو اور ایسی قوم کی خواہشات کی پیروی نہ کرو جو پہلے گمراہ ہو چکے ہیں

---

(۱) اس آیت کریمہ میں بھی قطعی طور پر حضرت عیسیٰ کی وفات کا ذکر ہے کیونکہ لفظ قَدْ خَلَتْ جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کسی کے رستہ گزرنے کے متعلق نہیں کہا جاتا بلکہ وفات پر بولا جاتا ہے۔ اس کی مزید دلیل یہ دی گئی ہے کہ وہ اور اس کی والدہ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے گویا اب وہ دونوں کھانا نہیں کھاتے کیونکہ اب وہ دونوں فوت ہو چکے ہیں۔ اگر حضرت مسیحؑ نے رَفْعِ اِلَی السَّمَاء کی وجہ سے کھانا کھانا چھوڑا ہو تو حضرت مریم تو آسمان پر نہیں چڑھیں، انہوں نے اس کے باوجود کھانا کھانا کیوں چھوڑ دیا؟ ظاہر ہے وفات کی بنا پر۔ پس حضرت مسیح بھی اب اپنی ماں کی طرح اس لئے کھانا نہیں کھاتے کہ وہ بھی فوت ہو چکے ہیں۔

ضَلُّوۡا مِنۡ قَبۡلُ وَاَضَلُّوۡا كَثِيۡرًا وَّضَلُّوۡا عَنۡ سَوَآءِ السَّبِيۡلِ ﴿۷۸﴾

اور انہوں نے اور بھی بہتوں کو گمراہ کیا اور وہ متوازن راہ سے بھٹک گئے۔

لُعِنَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡۢ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيۡسَى ابۡنِ مَرۡيَمَ‌ ؕ ذٰ لِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوۡا يَعۡتَدُوۡنَ ﴿۷۹﴾

۷۹۔ جن لوگوں نے بنی اسرائیل میں سے کفر کیا وہ داؤد کی زبان سے لعنت ڈالے گئے اور عیسیٰ ابنِ مریم کی زبان سے بھی۔ یہ اُن کے نافرمان ہو جانے کے سبب سے اور اس سبب سے ہوا کہ وہ حد سے تجاوز کیا کرتے تھے۔

كَانُوۡا لَا يَتَـنَاهَوۡنَ عَنۡ مُّنۡكَرٍ فَعَلُوۡهُ‌ ؕ لَبِئۡسَ مَا كَانُوۡا يَفۡعَلُوۡنَ ﴿۸۰﴾

۸۰۔ وہ باز نہیں آتے تھے اُس بُرائی سے جو وہ کرتے تھے۔ یقیناً بہت بُرا تھا جو وہ کیا کرتے تھے۔

تَرٰى كَثِيۡرًا مِّنۡهُمۡ يَتَوَلَّوۡنَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا‌ ؕ لَبِئۡسَ مَا قَدَّمَتۡ لَهُمۡ اَنۡفُسُهُمۡ اَنۡ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ وَفِى الۡعَذَابِ هُمۡ خٰلِدُوۡنَ ﴿۸۱﴾

۸۱۔ تُو ان میں سے بہتوں کو دیکھے گا کہ وہ اُن کو دوست بناتے ہیں جو کافر ہوئے۔ یقیناً بہت ہی بُرا ہے جو اُن کے نفوس نے ان کیلئے آگے بھیجا ہے کہ اللہ ان پر سخت ناراض ہوگیا اور وہ عذاب میں بہت لمبا عرصہ رہنے والے ہیں۔

وَلَوۡ كَانُوۡا يُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِىِّ وَمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡهِ مَا اتَّخَذُوۡهُمۡ اَوۡلِيَآءَ وَلٰـكِنَّ كَثِيۡرًا مِّنۡهُمۡ فٰسِقُوۡنَ ﴿۸۲﴾

۸۲۔ اور اگر وہ اللہ پر اور اس نبی پر اور اس پر ایمان رکھتے جو اس کی طرف اُتارا گیا تو اُن (کافروں) کو دوست نہ بناتے۔ لیکن ان میں سے بڑی تعداد فاسقوں کی ہے۔

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيۡنَ اٰمَنُوا الۡيَهُوۡدَ وَالَّذِيۡنَ اَشۡرَكُوۡا‌ ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقۡرَبَهُمۡ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيۡنَ اٰمَنُوا الَّذِيۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّا نَصٰرٰى‌ ؕ ذٰ لِكَ بِاَنَّ مِنۡهُمۡ قِسِّيۡسِيۡنَ وَرُهۡبَانًا وَّاَنَّهُمۡ لَا يَسۡتَكۡبِرُوۡنَ ﴿۸۳﴾

۸۳۔ یقیناً تو مومنوں سے دشمنی میں سب سے زیادہ سخت یہود کو پائے گا اور ان کو جنہوں نے شرک کیا۔ اور یقیناً تُو مومنوں سے محبت میں قریب تر اُن لوگوں کو پائے گا جنہوں نے کہا کہ ہم نصرانی ہیں۔ یہ اس لئے ہے کہ ان میں سے کئی عبادت گزار اور رہبانیت اختیار کرنے والے ہیں اور اس وجہ سے کہ وہ اِستکبار نہیں کرتے۔

وَ اِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۴﴾

۸۴۔ اور جب وہ اُسے سنتے ہیں جو اس رسول کی طرف اُتارا گیا تو تُو دیکھے گا کہ ان کی آنکھیں آنسو بہانے لگتی ہیں اس کی وجہ سے جو انہوں نے حق کو پہچان لیا۔ وہ کہتے ہیں اے ہمارے ربّ! ہم ایمان لائے پس ہمیں گواہی دینے والوں میں تحریر کر لے۔

وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۵﴾

۸۵۔ اور ہمیں کیا ہوا ہے کہ ہم اللہ اور اُس حق پر ایمان نہ لائیں جو ہمارے پاس آیا جبکہ ہم یہ طمع رکھتے ہیں کہ ہمارا ربّ ہمیں نیک لوگوں کے زُمرہ میں داخل کرے گا۔

فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۶﴾

۸۶۔ پس اللہ نے اس بنا پر جو انہوں نے کہا اُن کو ایسی جنّتیں ثواب میں دیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ وہ ہمیشہ ان میں رہنے والے ہیں۔ اور احسان کرنے والوں کی یہی جزا ہوا کرتی ہے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۸۷﴾ ع

۸۷۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا یہی لوگ ہیں جو جہنمی ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۸۸﴾

۸۸۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اُن پاکیزہ چیزوں کو جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کر دی ہیں حرام نہ ٹھہرایا کرو۔ اور حد سے تجاوز نہ کرو۔ یقیناً اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۠ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۹﴾

۸۹۔ اور اس میں سے جو اللہ نے تمہیں رزق دیا حلال (اور) پاکیزہ کھایا کرو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جس پر تم ایمان لاتے ہو۔

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ

۹۰۔ اللہ تمہیں تمہاری لغو قسموں پر نہیں پکڑے گا

وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗۤ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ؕ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ؕ وَاحْفَظُوْۤا اَيْمَانَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۹۰﴾

لیکن وہ تمہیں ان پر پکڑے گا جو تم نے قسمیں کھا کر وعدے کئے ہیں۔ پس اس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے جو اوسطاً تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو، یا انہیں کپڑے پہنانا ہے یا ایک گردن آزاد کرنا ہے۔ اور جو اس کی توفیق نہ پائے تو تین دن کے روزے (رکھنے ہوں گے)۔ یہ تمہارے عہد کا کفارہ ہے جب تم حلف اٹھالو۔ اور (جہاں تک بس چلے) اپنی قسموں کی حفاظت کیا کرو۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم شکر کرو۔ ﴿۱﴾

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۱﴾

۹۱۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! یقیناً مدہوش کرنے والی چیز اور جوا اور بت (پرستی) اور تیروں سے قسمت آزمائی یہ سب ناپاک شیطانی عمل ہیں۔ پس ان سے پوری طرح بچو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۲﴾

۹۲۔ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ سے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض پیدا کر دے اور تمہیں ذکرِ الٰہی اور نماز سے باز رکھے۔ تو کیا تم باز آ جانے والے ہو؟

﴿۱﴾ لغوقسم سے مراد روزمرہ کی گفتگو میں وَاللّٰه باللّٰه کہنا یا خدا کی قسم کا محاورہ استعمال کرنا ہے جو بعض لوگ عادتاً استعمال کرتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی پکڑ نہیں ہوگی۔ لیکن اگر سنجیدگی کے ساتھ کوئی جھوٹی قسم کھائی جائے تو اس پر مؤاخذہ ہوگا۔

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۹۳﴾

۹۳۔ اور اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور (بُرائی سے) بچتے رہو۔ اور اگر تم پیٹھ پھیر جاؤ تو جان لو کہ ہمارے رسول پر صرف واضح پیغام پہنچانا ہے۔

لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۴﴾ ع

۹۴۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل بجالائے ان پر اس میں کوئی گناہ نہیں جو وہ کھاتے ہیں بشرطیکہ کہ وہ تقویٰ اختیار کریں اور ایمان لائیں اور نیک عمل کریں۔ پھر (مزید) تقویٰ اختیار کریں اور (مزید) ایمان لائیں۔ پھر اور بھی تقویٰ اختیار کریں اور احسان کریں۔ اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗٓ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۵﴾

۹۵۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تمہیں اللہ کچھ ایسے شکار کے ذریعہ ضرور آزمائے گا جس تک تمہارے ہاتھوں اور نیزوں کی رسائی ہوگی تاکہ اللہ اُن لوگوں کو نمایاں کرے جو غائبانہ اس سے ڈرتے ہیں۔ پس جو اس کے بعد حد سے تجاوز کرے گا اس کے لئے دردناک عذاب (مقدر) ہوگا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۹۶﴾

۹۶۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! شکار مارا نہ کرو جب تم اِحرام کی حالت میں ہو۔ اور تم میں سے جو اُسے جان بوجھ کر مارے تو اس کی سزا کے طور پر کعبہ تک پہنچنے والی ایسی قربانی پیش کرے جو اس جانور کے برابر ہو جسے اس نے مارا ہے، جس کا فیصلہ تم میں سے دو صاحبِ عدل کریں۔ یا پھر اس کا کفارہ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے یا پھر اس کے برابر روزے (رکھے) تاکہ وہ اپنے فعل کا بدنتیجہ چکھے۔ اللہ نے درگزر کیا ہے اس سے جو گزر چکا۔ پس جو اِعادہ کرے گا تو اللہ اس سے انتقام لے گا اور اللہ کامل غلبہ والا (اور) انتقام لینے والا ہے۔

أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۹۷﴾

۹۷۔ تمہارے لئے سمندری شکار اور اس کا کھانا حلال کر دیا گیا ہے۔ یہ تمہارے اور مسافروں کے فائدہ کے لئے ہے۔ اور تم پر خشکی کا شکار اس وقت تک حرام کر دیا گیا ہے جب تک تم اِحرام باندھے ہوئے ہو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جس کی طرف تم اکٹھے کئے جاؤ گے۔

جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ ۗ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۹۸﴾

۹۸۔ اللہ نے بیتِ حرام کعبہ کو لوگوں کے (دینی اور اقتصادی) قیام کا ذریعہ بنایا ہے اور حرمت والے مہینہ کو اور قربانی کے جانوروں کو اور قربانی کی علامت کے طور پر پٹے پہنائے ہوئے جانوروں کو۔ یہ (تنبیہ) اس لئے ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ اُسے خوب جانتا ہے جو بھی آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ اور یہ کہ اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۹﴾

۹۹۔ جان لو کہ اللہ پکڑ میں بہت سخت ہے اور یہ بھی کہ اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

۱۰۰۔ رسول پر اچھی طرح پیغام پہنچانے کے سوا اور کوئی ذمہ داری نہیں۔ اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو۔

قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ ع ۱۳

۱۰۱۔ تُو کہہ دے کہ ناپاک اور پاک برابر نہیں ہوسکتے خواہ تجھے ناپاک کی کثرت کیسی ہی پسند آئے۔ پس اے عقل والو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْــَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْــَٔلُوْا عَنْهَا

۱۰۲۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! ایسی چیزوں کے متعلق سوال نہ کیا کرو کہ اگر وہ تم پر ظاہر کر دی جائیں تو وہ تمہیں تکلیف میں ڈال دیں۔ اور اگر تم ان کے متعلق

حِيۡنَ يُنَزَّلُ الۡقُرۡاٰنُ تُبۡدَ لَـكُمۡ‌ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنۡهَا ‌ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ حَلِيۡمٌ‏ ﴿۱۰۲﴾

سوال کرو گے جب قرآن نازل ہو رہا ہے تو وہ تم پر کھول دی جائیں گی۔ اللہ نے ان سے صرفِ نظر کیا ہے اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بردبار ہے۔ ﴿۱﴾

قَدۡ سَاَلَهَا قَوۡمٌ مِّنۡ قَبۡلِكُمۡ ثُمَّ اَصۡبَحُوۡا بِهَا كٰفِرِيۡنَ‏ ﴿۱۰۳﴾

۱۰۳۔ تم سے پہلے بھی ایک قوم نے یہ باتیں پوچھی تھیں پھر اُن کا انکار کرنے والے ہو گئے۔

مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنۡۢ بَحِيۡرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيۡلَةٍ وَّلَا حَامٍ‌ ۙ وَّلٰـكِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا يَفۡتَرُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ الۡكَذِبَ‌ ؕ وَاَكۡثَرُهُمۡ لَا يَعۡقِلُوۡنَ‏ ﴿۱۰۴﴾

۱۰۴۔ اللہ نے نہ تو کوئی بَحِیرہ بنایا ہے نہ سَائِبہ نہ وَصِیلہ اور نہ حام لیکن وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اللہ پر جھوٹ گھڑتے ہیں اور ان میں سے اکثر عقل نہیں کرتے۔ ﴿۲﴾

وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ تَعَالَوۡا اِلٰى مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوۡلِ قَالُوۡا حَسۡبُنَا مَا وَجَدۡنَا عَلَيۡهِ اٰبَآءَنَا‌ ؕ اَوَلَوۡ كَانَ اٰبَآؤُهُمۡ

۱۰۵۔ اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ جو اللہ نے اُتارا ہے اس کی طرف آؤ اور رسول کی طرف آؤ تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارے لئے وہی بہت کافی ہے جس پر ہم نے اپنے آباء واَجداد کو پایا۔ کیا اس صورت میں

﴿۱﴾ بہت سی ایسی باتیں ہیں جن کو وضاحت سے ممنوع قرار نہیں دیا گیا اور یہ بنی نوع انسان کے لئے ایک رحمت ہے اور خود اپنے دماغ سے موقع و محل کے مطابق فیصلہ کرنے کی طرف بھی اشارہ کرتی ہے۔ لیکن بعض لوگوں کی یہ عادت تھی کہ وحی کے نزول کے وقت الٹے پلٹے سوال کرتے رہتے تھے۔ اس وقت ضروری تھا کہ ان کا جواب دیا جاتا ورنہ وہ یہ سمجھتے کہ جو سوال دل میں پیدا ہوتے ہیں وحی ان کا جواب نہیں دیتی۔ اس سے اگلی آیت میں ماضی کی ایک قوم کا ذکر ہے جس نے اسی طرح وحی کے نزول کے وقت سوالات کر کے اپنے آپ کو مشکل میں ڈال لیا تھا۔

﴿۲﴾ بَحِيۡرَةٌ: بَحَرْتُ الْبَعِيْرَ کے معنے ہیں شَقَقْتُ اُذُنَهٗ شَقًّا وَّاسِعًا میں نے اونٹ کے کان کو اچھی طرح پھاڑ دیا (مفردات)۔

بَـحِیرہ اس اونٹنی کو کہتے ہیں جس کے کان پھاڑ دیئے گئے ہوں۔ جاہلیت میں یہ رسم تھی کہ جب کوئی اونٹنی دس بچے دے دیتی تو اس کے کان چھید دیتے اور اس کو کھلا چھوڑ دیتے۔ نہ تو اس پر کوئی سوار ہوتا اور نہ اس پر بوجھ لادتا (مفردات)۔

سَــائِبَة: وہ اونٹنی جو چراگاہ میں کھلی چھوڑ دی جائے۔ نہ پانی کے حوض سے اسے روکا جائے اور نہ چارے سے۔ اور جاہلیت میں یہ اس وقت کرتے تھے جب کوئی اونٹنی پانچ بچے دے دیتی۔

وَصِيــلَة: یہ بھی جاہلیت کی ایک رسم تھی کہ جب بکری نر اور مادہ دونوں اکٹھے بچے دیتی تو اُن کو ذبح نہیں کرتے تھے تا ایک کے ذبح کرنے سے دوسرے بچے کو تکلیف نہ ہو۔

حَــام: وہ سانڈ جس کی نسل سے دس بچے ہو جائیں اس کو چھوڑ دیتے۔ نہ اس پر سوار ہوتے اور نہ اس سے اَور کام لیتے اور اسے چراگاہ اور پانی سے نہ روکا جاتا۔

لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿١٠٥﴾

بھی (کافی ہے) کہ ان کے آباء واجداد کچھ بھی نہیں جانتے تھے اور نہ ہدایت حاصل کرتے تھے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۭ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٠٦﴾

۱۰۶۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم اپنے ہی نفوس کے ذمہ دار ہو۔ جو گمراہ ہو گیا تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا اگر تم ہدایت پر رہو۔ اللہ ہی کی طرف تم سب کا لَوٹ کر جانا ہے۔ پس وہ تمہیں اس سے آگاہ کرے گا جو تم کیا کرتے تھے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ ۭ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّٰهِ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ﴿١٠٧﴾

۱۰۷۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم میں سے کسی تک موت آ پہنچے تو تمہارے درمیان شہادت کے طور پر وصیت کے وقت اپنے میں سے دو صاحبِ عدل گواہوں کا تقرر ضروری ہے۔ البتہ اگر تم زمین میں سفر کر رہے ہو اور تمہیں موت کی مصیبت آ لے تو اپنوں کی بجائے غیروں میں سے دو گواہ بنا سکتے ہو۔ تم ان دونوں کو کسی نماز کے بعد روک لو۔ اور اگر تمہیں شک ہو تو وہ دونوں اللہ کی قسم کھا کر یہ اقرار کریں کہ ہم اس (گواہی) کے بدلے ہرگز کوئی قیمت وصول نہیں کریں گے خواہ کوئی (ہمارا) قریبی ہی ہو۔ اور ہم اللہ کی مقرر کردہ گواہی نہیں چھپائیں گے تب تو ہم یقیناً گنہگاروں میں سے ہو جائیں گے۔

فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا

۱۰۸۔ پھر اگر یہ معلوم ہو جائے کہ دونوں گناہ کے مرتکب ہوئے ہیں تو ان کی جگہ دو دوسرے ان لوگوں میں سے کھڑے ہو جائیں جن کا حق پہلے دو نے مار لیا ہو۔ پس وہ دونوں اللہ کی قسم کھائیں کہ ہماری گواہی ان دونوں کی گواہی سے زیادہ سچی ہے

اعْتَدَيْنَآ ۖ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۸﴾

اور ہم نے (انصاف سے) کوئی تجاوز نہیں کیا۔ تب تو ہم یقیناً ظالموں میں سے ہو جائیں گے۔

ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَآ اَوْ يَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ ع

۱۰۹۔ یہ (طریق) زیادہ قریب ہے کہ وہ (پہلے گواہ) بعینہٖ سچی گواہی پیش کریں ورنہ انہیں خوف دامنگیر رہے کہ اُن (دوسروں) کی قسموں کے بعد اِن کی قسمیں ردّ کر دی جائیں گی۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور غور سے سنا کرو اور اللہ فاسق قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ۗ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ۗ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۱۰﴾

۱۱۰۔ جس دن اللہ تمام رسولوں کو اکٹھا کرے گا اور پوچھے گا کہ تمہیں کیا جواب دیا گیا؟ وہ کہیں گے ہمیں کوئی (حقیقی) علم نہیں۔ یقیناً تُو ہی تمام غیبوں کا بہت علم رکھنے والا ہے۔

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِىْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۗ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِىْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًاۢ بِاِذْنِىْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِىْ ۚ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِىْ ۚ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ

۱۱۱۔ جب اللہ نے کہا اے عیسیٰ ابنِ مریم! اپنے اوپر میری نعمت کو یاد کر اور اپنی والدہ پر، جب میں نے روح القدس سے تیری تائید کی۔ تُو لوگوں سے پنگھوڑے میں اور ادھیڑ عمر میں بھی باتیں کرتا تھا۔ اور وہ وقت بھی (یاد کر) جب میں نے تجھے کتاب سکھائی اور حکمت بھی اور تورات بھی اور انجیل بھی۔ اور جب تُو میرے اِذن سے مٹی سے پرندوں کی صورت کی طرح پر پیدا کرتا تھا۔ پھر تُو اُن میں پھونکتا تھا تو وہ میرے حکم سے پرندے ہو جاتے تھے۔ اور تُو پیدائشی اندھوں اور برص والوں کو میرے حکم سے اچھا کرتا تھا۔ اور جب تُو میرے اِذن سے مُردوں کو نکالتا تھا۔ اور جب میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے روکے رکھا جب تُو اُن کے

فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۱۱﴾

پاس روشن نشانات لے کر آیا تو ان میں سے جنہوں نے کفر کیا کہا یہ یقیناً ایک کھلے کھلے جادو کے سوا کچھ نہیں۔

وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ ۚ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

۱۱۲۔ اور جب میں نے حواریوں کی طرف وحی کی کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لے آؤ تو انہوں نے کہا ہم ایمان لے آئے، پس گواہ رہ کہ ہم فرمانبردار ہو چکے ہیں۔

اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ؕ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۳﴾

۱۱۳۔ جب حواریوں نے کہا اے عیسیٰ ابنِ مریم! کیا تیرے ربّ کے لئے ممکن ہے کہ ہم پر آسمان سے (نعمتوں کا) دسترخوان اُتار لے؟ اس (یعنی عیسیٰ) نے کہا اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اگر تم مومن ہو۔

قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

۱۱۴۔ انہوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہم اس میں سے کھائیں اور ہمارے دل اطمینان پا جائیں اور ہم جان لیں کہ تُو نے ہم سے سچ کہا ہے اور اس پر ہم گواہ بن جائیں۔

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾

۱۱۵۔ عیسیٰ ابنِ مریم نے کہا اے اللہ ہمارے ربّ! ہم پر آسمان سے (نعمتوں کا) دسترخوان اُتار جو ہمارے اوّلین اور ہمارے آخرین کے لئے عید بن جائے اور تیری طرف سے ایک عظیم نشان کے طور پر ہو اور ہمیں رزق عطا کر اور تُو رزق دینے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ

۱۱۶۔ اللہ نے کہا کہ میں وہ تم پر ضرور اُتاروں گا۔ پس جو

يَّكۡفُرۡ بَعۡدُ مِنۡكُمۡ فَاِنِّىۡۤ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّاۤ اُعَذِّبُهٗۤ اَحَدًا مِّنَ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۱۶﴾

کوئی اس کے بعد تم میں سے ناشکری کرے تو میں اسے ضرور ایسا عذاب دوں گا جو تمام جہانوں میں کسی اور کو نہیں دوں گا۔

وَاِذۡ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ ءَاَنۡتَ قُلۡتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوۡنِىۡ وَاُمِّىَ اِلٰهَيۡنِ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ‌ ؕ قَالَ سُبۡحٰنَكَ مَا يَكُوۡنُ لِىۡۤ اَنۡ اَقُوۡلَ مَا لَيۡسَ لِىۡ بِحَقٍّ ؕ اِنۡ كُنۡتُ قُلۡتُهٗ فَقَدۡ عَلِمۡتَهٗ ؕ تَعۡلَمُ مَا فِىۡ نَفۡسِىۡ وَلَاۤ اَعۡلَمُ مَا فِىۡ نَفۡسِكَ‌ ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُيُوۡبِ ﴿۱۱۷﴾

۱۱۷۔ اور (یاد کرو) جب اللہ عیسیٰ ابنِ مریم سے کہے گا کہ کیا تُو نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے سوا دو معبود بنا لو؟ وہ کہے گا پاک ہے تُو۔ مجھ سے ہو نہیں سکتا کہ ایسی بات کہوں جس کا مجھے کوئی حق نہ ہو۔ اگر میں نے وہ بات کہی ہوتی تو ضرور تُو اسے جان لیتا۔ تُو جانتا ہے جو میرے دل میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے دل میں ہے۔ یقیناً تُو تمام غیبوں کا خوب جاننے والا ہے۔ ﴿۱﴾

مَا قُلۡتُ لَهُمۡ اِلَّا مَاۤ اَمَرۡتَنِىۡ بِهٖۤ اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ رَبِّىۡ وَرَبَّكُمۡ‌ ۚ وَكُنۡتُ عَلَيۡهِمۡ شَهِيۡدًا مَّا دُمۡتُ فِيۡهِمۡ‌ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيۡتَنِىۡ كُنۡتَ اَنۡتَ الرَّقِيۡبَ عَلَيۡهِمۡ‌ ؕ وَاَنۡتَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ شَهِيۡدٌ ﴿۱۱۸﴾

۱۱۸۔ میں نے تو انہیں اس کے سوا کچھ نہیں کہا جو تُو نے مجھے حکم دیا تھا کہ اللہ کی عبادت کرو جو میرا بھی ربّ ہے اور تمہارا بھی ربّ ہے۔ اور میں ان پر نگران تھا جب تک میں ان میں رہا۔ پس جب تُو نے مجھے وفات دے دی، فقط ایک تُو ہی ان پر نگران رہا اور تُو ہر چیز پر گواہ ہے۔ ﴿۲﴾

﴿۱﴾ اس آیت کریمہ میں ذکر ہے کہ حضرت مسیحؑ بروز قیامت کہیں گے کہ ”میں نے کبھی بھی لوگوں کو یہ تعلیم نہیں دی کہ مجھے اور میری ماں کو خدا کے سوا معبود بنالو“۔ یہ بات بائبل سے قطعی طور پر ثابت ہے۔ ایک بھی آیت انجیل میں ایسی نہیں جس میں مسیحؑ نے کہا ہو کہ مجھے اور میری ماں کو خدا کے سوا معبود بنالو بلکہ جب شیطان نے آپ کو آزمانے کے لئے کہا کہ مجھے سجدہ کرو تب بھی آپ نے جواباً یہ نہیں فرمایا کہ تم مجھے سجدہ کرو۔

﴿۲﴾ اس آیت کریمہ میں عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا صراحتاً ذکر ہے اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جب تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ رہے ان کی اپنی قوم (بنی اسرائیل) میں شرک نہیں پھیلا۔ جب آپ فلسطین سے ہجرت کر گئے تو سینٹ پال (Saint Paul) نے یونانیوں کو جو بنی اسرائیل نہیں تھے، گمراہ کیا اور انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو معبود بنا لیا۔ بنی اسرائیل جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قومِ دعوت تھی ان میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں شرک نہیں پھیلا۔

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۱۹﴾

۱۱۹۔ اگر تُو انہیں عذاب دے تو آخر یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں معاف کر دے تو یقیناً تُو کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔ (۱)

قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۲۰﴾

۱۲۰۔ اللہ نے کہا یہ وہ دن ہے کہ سچوں کو ان کا سچ فائدہ پہنچانے والا ہے۔ ان کے لئے جنّتیں ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ ان میں وہ ہمیشہ ہمیش رہنے والے ہیں۔ اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اس سے راضی ہو گئے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ؕ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۲۱﴾ ع ۱۶

۱۲۱۔ اللہ ہی کی بادشاہی ہے آسمانوں اور زمین کی اور اس کی بھی جو اُن کے اندر ہے اور وہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

(۱) اس آیت کی رو سے حضرت مسیح علیہ السلام نے بڑی حکمت سے گنہگاروں کی بخشش کی دعا کی ہے کہ اگر تُو اُن کو عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر معاف فرما دے تو تُو کامل غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔

۶۔ الانعام

یہ سورت مکی دور میں نازل ہوئی تھی۔بسم اللہ سمیت اس کی ایک سو چھیاسٹھ آیات ہیں۔

گزشتہ سورت کی آخری آیت میں یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ تمام جہانوں اور جو کچھ بھی ان کے درمیان ہے ان کا مالک اللہ ہے اوراس سورت کے آغاز میں یہی ذکراَور زیادہ وضاحت اور شان کے ساتھ کیا گیا ہے یعنی تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جس نے زمین وآسمان کو پیدا فرمایا اوران کی کنہ کومعلوم کرنے کی راہ میں کئی قسم کے اندھیرے حائل ہونے کے باوجودوہ نورفراست بھی عطا فرمایا جس کے ذریعہ وہ اندھیرے ٹلتے چلے جائیں گے۔پس آج کی سائنسی ترقی نے زمین وآسمان کی پیدائش کے اندھیروں پر سے اس طریق پر پردہ اٹھایا ہے کہ ان کی کنہ اور **مـافیھـا** کا زیادہ سے زیادہ علم انسان کو ہوتا چلا جا رہا ہے اور ہر اندھیرا نور میں تبدیل ہو رہا ہے۔جس طرح آغاز میں آسمان کے اندھیروں کے دور کئے جانے کا ذکر ملتا ہے اسی طرح خشکی اور سمندر کے اندھیروں کے نور میں تبدیل کئے جانے کا بھی اس میں ذکر ملتا ہے۔اسی طرح آسمان سے انسانوں پر عذاب بھی نازل ہوتے ہیں جن کو ان کے باطن کے اندھیرے کھینچتے ہیں۔اس مضمون کا اس سورت کی آیت نمبر۶۶ میں ذکر ملتا ہے۔

ایک تو سائنس دان ہیں جن پر زمین وآسمان کے اندھیرے ان کی جستجو کے نتیجہ میں روشن کئے جاتے ہیں اورایک اللہ تعالیٰ کے وہ عظیم بندے ہیں، جیسے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام، جن کو اللہ تعالیٰ زمین وآسمان کے ملکوت دکھا دیتا ہے اورآسمان سے ان پر نور برستا ہے جیسا کہ آیت ۷۶ میں ذکرفرمایا گیا ہے۔

اس سورت میں مسلسل انبیاء کا اوران پر کتابیں نازل ہونے اورنورِ ہدایت نازل ہونے کا ذکرمل رہا ہے۔

اسی سورت میں بند بیجوں اور گٹھلیوں کو پھاڑ کر ان کے اندھیروں میں سے زندگی کے لہلہاتے ہوئے پودے نکالنے کا ذکر بھی ہے۔اسی طرح ستاروں کا ذکر ہے کہ کس طرح وہ خشکی اور تری کے اندھیروں کو دور کر کے مسافروں کی راہنمائی کا موجب بنتے ہیں۔

آیت ۹۶ سے شروع ہونے والے رکوع میں ایک بہت ہی عظیم الشان آیت اس مضمون پر مشتمل ہے کہ سبزے سے ہرقسم کے تہہ بہ تہہ بیج پھوٹتے ہیں اور پھر ہرقسم کے ثمرات اُگتے ہیں۔ان ثمرات کے پکنے کے نظام پرغور کرو۔وہ لوگ جواللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان رکھتے ہیں،ان کے لئے اس میں بے شمار نشانات ہیں۔

سبزہ کلوروفِل (CHLOROPHYLL) سے بنتا ہے جو اپنی ذات میں ایک عظیم نشان ہے جس میں سائنس دانوں کوکوئی بھی ارتقائی منازل دکھائی نہیں دیں۔ یہ ایک بہت ہی پیچیدہ کیمیاوی مادہ ہے جو ہر دوسرے کیمیاوی مادہ سے

زیادہ پیچیدہ ہے اور زندگی کے آغاز پر ہی کلوروفِل کی ضرورت پیش آتی ہے جس سے انسان پیدا ہوا۔ اُس وقت کلوروفِل کن ارتقائی منازل سے گزر کر پیدا ہوا، یہ سوال ابھی تک لاینحل ہے۔ اور خاص طور پر قابل توجہ امر یہ ہے کہ کلوروفِل نور سے زندگی بناتا ہے اور آگ سے نہیں۔ وہی نور کا مضمون کہ اس نے زمین وآسمان میں کیا کیا انقلابات برپا کئے ہیں اس سورت کے آخر پر اپنے معراج کو پہنچ جاتا ہے۔

اس سورت میں مشرکین کے ایسے فرسودہ توہمات کا ذکر بھی ہے جن کا تعلق اَنعام یعنی مویشیوں سے ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے انسانی زندگی کے قیام کا ذریعہ بنایا مگر انہوں نیطرح طرح کی مشرکانہ رسومات کے ذریعہ مویشیوں کے بارہ میں تمام پُرحکمت باتوں کو ضائع کر دیا۔

اس سورت کے آخر پر نہ صرف مویشیوں کے تعلق میں حلال اور حرام کی وضاحت فرمائی گئی بلکہ اخلاقی حلال اور حرام سے تعلق رکھنے والی باتیں بھی سب بیان فرما دیں گویا جسمانی غذا کے حلال وحرام کے ساتھ روحانی حلال وحرام کا بھی ذکر فرما دیا اور والدین کے ساتھ احسان کی تعلیم دی جو اپنے بچوں کے لئے بہت تکلیف اٹھاتے ہیں۔

اس سورت کے آخر پر ایک ایسی آیت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے ربّ کے حضور کامل مطیع ہونے کا اس کمال کے ساتھ ذکر کرتی ہے کہ اس سے بہتر ذکر ممکن نہیں اور تمام دنیا کی الٰہی کتب میں اس مضمون کی کوئی آیت موجود نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اعلان کرنے کا ارشاد فرمایا گیا ہے کہ میری نمازیں اور میری سب قربانیاں یعنی صرف اَنعام کی قربانیاں نہیں بلکہ اپنے دلی جذبات کی قربانیاں اور میری زندگی اور میری موت خالصۃً اپنے اللہ کے لئے وقف ہو چکی ہیں۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ مِائَةٌ وَّ سِتٌّ وَّ سِتُّوْنَ اٰيَةً وَّ عِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ۬ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ②

۲۔ تمام حمد اللہ ہی کی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور اندھیرے اور نور بنائے۔ پھر بھی وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اپنے ربّ کا شریک ٹھہراتے ہیں۔

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰٓى اَجَلًا ؕ وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ③

۳۔ وہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا۔ پھر ایک مدت مقرر کی اور معیّن مدت (کا علم) اُسی کے پاس ہے پھر بھی تم شک میں مبتلا ہوتے ہو۔ (۱)

وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ؕ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ④

۴۔ اور وہی اللہ ہے آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی۔ وہ تمہارے چھپے ہوئے کو جانتا ہے اور تمہارے ظاہر کو بھی اور جانتا ہے جو تم کسب کرتے ہو۔

وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ⑤

۵۔ اور ان کے پاس ان کے ربّ کی آیات میں سے کوئی آیت نہیں آتی مگر وہ اس سے منہ پھیرنے لگتے ہیں۔

فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ؕ فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ⑥

۶۔ پس انہوں نے حق کو جھٹلا دیا جب وہ ان کے پاس آیا۔ سو ضرور اُنہیں ان (باتوں کے پورا ہونے) کی خبریں ملیں گی جن کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔

---

(۱) اس آیت میں جو پہلا لفظ اَجَـل استعمال ہوا ہے اس سے مراد حادثاتی موت یا بیماری کی موت ہے جو اُس معیّن مدت سے پہلے واقع ہو سکتی ہے جو کسی کی آخری ممکنہ عمر مقرر کی جاتی ہے۔ دنیا میں بھی انسان اپنی صنعتوں کے متعلق ایک اجلِ مسـمّی مقرر کرتا ہے مثلاً فلاں پُل زیادہ سے زیادہ اتنے سال تک ٹھیک رہ سکتا ہے اس کے بعد اس کو ختم کرنا ہوگا لیکن حادثات کے نتیجہ میں وہ اپنی اجلِ مسـمّی سے پہلے بھی برباد ہو سکتا ہے۔

اَلَمۡ يَرَوۡا كَمۡ اَهۡلَكۡنَا مِنۡ قَبۡلِهِمۡ مِّنۡ قَرۡنٍ مَّكَّنّٰهُمۡ فِى الۡاَرۡضِ مَا لَمۡ نُمَكِّنۡ لَّكُمۡ وَاَرۡسَلۡنَا السَّمَآءَ عَلَيۡهِمۡ مِّدۡرَارًا ۖ وَّجَعَلۡنَا الۡاَنۡهٰرَ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهِمۡ فَاَهۡلَكۡنٰهُمۡ بِذُنُوۡبِهِمۡ وَاَنۡشَاۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ قَرۡنًا اٰخَرِيۡنَ ۝۷

۷۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ان سے پہلے ہم نے کتنی ہی قومیں ہلاک کر دیں جن کو ہم نے زمین میں ایسی تمکنت بخشی تھی جو تمکنت تمہیں نہیں بخشی اور ہم نے ان پر موسلا دھار بارش برساتے ہوئے بادل بھیجے اور ہم نے ایسے دریا بنائے جو ان کے زیرِ تصرف بہتے تھے۔ پھر ہم نے ان کو ان کے گناہوں کی وجہ سے ہلاک کر دیا اور ان کے بعد ہم نے دوسری قوموں کو پروان چڑھایا۔

وَلَوۡ نَزَّلۡنَا عَلَيۡكَ كِتٰبًا فِىۡ قِرۡطَاسٍ فَلَمَسُوۡهُ بِاَيۡدِيۡهِمۡ لَقَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ مُّبِيۡنٌ ۝۸

۸۔ اور اگر ہم تجھ پر کسی قرطاس میں کوئی تحریر اُتارتے پھر وہ اسے اپنے ہاتھوں سے چھو بھی لیتے تو کافر پھر بھی ضرور کہتے کہ یہ تو ایک کھلے کھلے جادو کے سوا کچھ نہیں۔

وَقَالُوۡا لَوۡلَاۤ اُنۡزِلَ عَلَيۡهِ مَلَكٌ ؕ وَلَوۡ اَنۡزَلۡنَا مَلَكًا لَّقُضِىَ الۡاَمۡرُ ثُمَّ لَا يُنۡظَرُوۡنَ ۝۹

۹۔ اور وہ کہتے ہیں کہ اس پر کوئی فرشتہ کیوں نہیں اُتارا گیا؟ اور اگر ہم کوئی فرشتہ اُتارتے تو ضرور معاملہ نپٹا دیا جاتا۔ پھر وہ کوئی مہلت نہ دیئے جاتے۔

وَلَوۡ جَعَلۡنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلۡنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسۡنَا عَلَيۡهِمۡ مَّا يَلۡبِسُوۡنَ ۝۱۰

۱۰۔ اور اگر ہم اُس (رسول) کو فرشتہ بناتے تو ہم اسے پھر بھی انسان (کی صورت میں) بناتے اور ہم ان پر وہ (معاملہ) مشتبہ رکھتے جسے وہ (اب) مشتبہ سمجھ رہے ہیں۔

وَلَقَدِ اسۡتُهۡزِئَ بِرُسُلٍ مِّنۡ قَبۡلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيۡنَ سَخِرُوۡا مِنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ۝۱۱ ع

۱۱۔ اور یقیناً رسولوں سے تجھ سے پہلے بھی تمسخر کیا گیا۔ پس ان کو جنہوں نے ان (رسولوں) سے تمسخر کیا انہی باتوں نے گھیر لیا جن سے وہ تمسخر کیا کرتے تھے۔

قُلۡ سِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ ثُمَّ انْظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُكَذِّبِيۡنَ ۝۱۲

۱۲۔ تُو کہہ دے زمین میں خوب سیر کرو پھر غور کرو کہ جھٹلانے والوں کا کیسا (بد) انجام ہوا تھا۔

قُلۡ لِّمَنۡ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ قُلۡ لِّلّٰهِ ؕ کَتَبَ عَلٰی نَفۡسِهِ الرَّحۡمَةَ ؕ لَیَجۡمَعَنَّکُمۡ اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَةِ لَا رَیۡبَ فِیۡهِ ؕ اَلَّذِیۡنَ خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ فَهُمۡ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ پوچھ کہ کس کا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے؟ کہہ دے کہ اللہ ہی کا ہے۔ اس نے اپنے اوپر رحمت فرض کر رکھی ہے۔ وہ ضرور تمہیں قیامت کے دن تک اکٹھا کرتا چلا جائے گا جس میں کوئی شک نہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے اپنے آپ کو گھاٹے میں ڈالا پس وہ تو ایمان نہیں لائیں گے۔

وَلَهٗ مَا سَکَنَ فِی الَّیۡلِ وَالنَّهَارِ ؕ وَهُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۱۴﴾

۱۴۔ اور اسی کا ہے جو رات میں اور دن میں ٹھہر جاتا ہے۔ اور وہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

قُلۡ اَغَیۡرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِیًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَهُوَ یُطۡعِمُ وَلَا یُطۡعَمُ ؕ قُلۡ اِنِّیۡۤ اُمِرۡتُ اَنۡ اَکُوۡنَ اَوَّلَ مَنۡ اَسۡلَمَ وَلَا تَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ تو کہہ دے کہ کیا اللہ کے سوا میں کوئی دوست پکڑلوں جو آسمانوں اور زمین کی پیدائش کا آغاز کرنے والا ہے اور وہ (سب کو) کھلاتا ہے جبکہ اسے کھلایا نہیں جاتا۔ تو کہہ دے کہ یقیناً مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ہر ایک سے جس نے فرمانبرداری کی، اوّل رہوں اور تُو ہرگز مشرکین میں سے نہ بن۔

قُلۡ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اِنۡ عَصَیۡتُ رَبِّیۡ عَذَابَ یَوۡمٍ عَظِیۡمٍ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ تُو کہہ دے کہ اگر میں نے اپنے ربّ کی نافرمانی کی تو یقیناً میں ایک عظیم دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

مَنۡ یُّصۡرَفۡ عَنۡهُ یَوۡمَئِذٍ فَقَدۡ رَحِمَهٗ ؕ وَذٰلِکَ الۡفَوۡزُ الۡمُبِیۡنُ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ جس سے اُس دن وہ (عذاب) ٹال دیا جائے گا تو اُس پر اُس نے رحم کیا اور یہ بہت کھلی کھلی کامیابی ہے۔

وَاِنۡ یَّمۡسَسۡکَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَاِنۡ یَّمۡسَسۡکَ بِخَیۡرٍ فَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ پس اگر تجھے اللہ کوئی ضرر پہنچائے تو اسے کوئی دور کرنے والا نہیں مگر وہی۔ اور اگر وہ تجھے کوئی بھلائی پہنچائے تو وہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ اور وہ اپنے بندوں پر جلالی شان کے ساتھ غالب ہے اور وہ صاحبِ حکمت (اور) ہمیشہ باخبر ہے۔

قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ شَهِيْدٌۢ بَيْنِیْ وَبَيْنَكُمْ ۚ وَاُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ؕ اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰی ؕ قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ تو پوچھ کہ کونسی بات بطور شہادت سب سے بڑی ہوسکتی ہے۔ کہہ دے کہ اللہ ہی تمہارے اور میرے درمیان گواہ ہے اور میری طرف یہ قرآن وحی کیا گیا ہے تاکہ میں اس کے ذریعہ سے تمہیں ڈراؤں اور ہر اُس شخص کو بھی جس تک یہ پہنچے۔ کیا تم قطعی طور پر گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے علاوہ بھی کوئی دوسرے معبود ہیں؟ تُو کہہ دے کہ میں (یہ) گواہی نہیں دیتا۔ کہہ دے کہ یقیناً وہی ایک ہی معبود ہے اور میں یقیناً اُس سے بَری ہوں جو تم شرک کرتے ہو۔

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۘ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۱﴾ ع

۲۱۔ وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی وہ اس (کتاب اور اس رسول) کو اسی طرح پہچانتے ہیں جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے اپنے آپ کو گھاٹے میں ڈالا وہ تو ایمان نہیں لائیں گے۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوسکتا ہے جس نے اللہ پر کوئی جھوٹ گھڑا یا اس کی آیات کی تکذیب کی۔ یقیناً ظالم لوگ کامیاب نہیں ہوتے۔

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْۤا اَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ اور (یاد کرو) جس دن ہم ان سب کو اکٹھا کریں گے پھر ہم اُنہیں، جنہوں نے شرک کیا، پوچھیں گے کہ تمہارے وہ شریک کہاں ہیں جنہیں تم (شریک) گمان کیا کرتے تھے۔

ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ

۲۴۔ پھر ان کا (گھڑا ہوا) فتنہ کچھ باقی نہیں رہے گا

رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ﴿۲۴﴾

مگر اتنا کہ وہ کہیں گے اللہ ہمارے ربّ کی قسم! کہ ہم ہرگز مشرک نہیں تھے۔

اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ دیکھ کیسے وہ اپنے ہی خلاف جھوٹ بولتے ہیں۔ اور اُن سے گُم ہو جائے گا جو وہ جھوٹ گھڑا کرتے تھے۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۶﴾

۲۶۔ اور ان میں سے ایسے بھی ہیں جو بظاہر تیری باتوں پر کان دھرتے ہیں جبکہ ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال رکھے ہیں (جن کی وجہ سے ممکن نہیں) کہ وہ اس کو سمجھ جائیں اور ان کے کانوں میں ایک بوجھ سا رکھ دیا ہے۔ اور اگر وہ تمام نشان بھی دیکھ لیں تو اُن پر ایمان نہیں لائیں گے۔ اس حد تک (وہ بیباک ہیں) کہ جب تیرے پاس آتے ہیں تو تجھ سے جھگڑتے ہیں۔ جو لوگ کافر ہوئے کہتے ہیں یہ تو پہلے لوگوں کی کہانیوں کے سوا اور کچھ نہیں۔

وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْـَٔوْنَ عَنْهُ ۚ وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ اور وہ اس سے روکتے بھی ہیں اور خود بھی اس سے دُور رہتے ہیں اور وہ اپنے سوا اور کسی کو ہلاک نہیں کرتے اور وہ شعور نہیں رکھتے۔

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ اور کاش تو دیکھ سکتا کہ جب وہ آگ کے پاس (ذرا) ٹھہرائے جائیں گے تو کہیں گے اے کاش! ایسا ہوتا کہ ہم واپس لوٹا دیئے جاتے، پھر ہم اپنے ربّ کی آیات کی تکذیب نہ کرتے اور ہم مومنین میں سے ہو جاتے۔

بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ حق یہ ہے کہ ان پر ظاہر ہو چکا ہے جو اس سے پہلے وہ چھپایا کرتے تھے۔ اور اگر وہ لوٹا بھی دیئے جائیں تو ضرور دوبارہ وہی کریں جس سے ان کو روکا گیا تھا اور وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔

وَقَالُوْۤا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿۳۰﴾

۳۰۔ اور وہ کہتے تھے کہ یہ (زندگی) ہماری دنیا کی زندگی کے سوا کچھ نہیں اور ہم کبھی اُٹھائے نہیں جائیں گے۔

وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ؕ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۱﴾ ع

۳۱۔ اور کاش! تو دیکھ سکتا جب وہ اپنے ربّ کے حضور ٹھہرائے جائیں گے۔ وہ (ان سے) پوچھے گا کیا یہ حق نہیں ہے؟ وہ کہیں گے کیوں نہیں! ہمارے ربّ کی قسم (یہ حق ہے)۔ وہ کہے گا تب تم عذاب کو چکھو بوجہ اس انکار کے جو تم کیا کرتے تھے۔

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿۳۲﴾

۳۲۔ یقیناً گھاٹا کھایا ان لوگوں نے جنہوں نے اللہ کی لقاء کا انکار کیا۔ یہاں تک کہ جب اچانک ان کے پاس (وہ) گھڑی آ گئی تو کہنے لگے وائے حسرت اس کوتاہی پر جو ہم اس بارہ میں کیا کرتے تھے! اور وہ اپنے بوجھ اپنی پیٹھوں پر اُٹھائے ہوئے ہوں گے۔ خبردار! کیا ہی بُرا ہے جو وہ اُٹھائے ہوئے ہیں۔

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَاۤ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۳۳﴾

۳۳۔ اور دنیا کی زندگی محض کھیل کود اور نفس کی خواہشات کو پورا کرنے کا ایسا ذریعہ ہے جو اعلیٰ مقصد سے غافل کردے۔ اور یقیناً آخرت کا گھر ان لوگوں کے لئے بہتر ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔ پس کیا تم عقل نہیں کرتے۔؟

قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۳۴﴾

۳۴۔ یقیناً ہم جانتے ہیں کہ تجھے ضرور غم میں مبتلا کرتا ہے جو وہ کہتے ہیں۔ پس یقیناً وہ تجھے ہی نہیں جھٹلاتے بلکہ ظالم اللہ کی آیات کا ہی انکار کرتے ہیں۔

وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا

۳۵۔ اور یقیناً تجھ سے پہلے بھی رسول جھٹلائے گئے تھے

عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰۤى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۵﴾

اور انہوں نے اس پر کہ وہ جھٹلائے گئے اور بہت ستائے گئے صبر کیا یہاں تک کہ ان تک ہماری مدد آ پہنچی۔ اور اللہ کے کلمات کو کوئی تبدیل کرنے والا نہیں اور یقیناً تیرے پاس مرسلین کی خبریں آ چکی ہیں۔

وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِىَ نَفَقًا فِى الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِى السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۶﴾

۳۶۔ اور اگر تجھ پر ان کا منہ پھیرنا گراں گزرتا ہے تو اگر تجھ میں طاقت ہے کہ زمین میں کوئی سُرنگ یا آسمان میں کوئی سیڑھی تلاش کرلے پھر (اس کے ذریعہ) ان کے پاس کوئی نشان لاسکے (تو ایسا کرکے دیکھ لے)۔ اور اگر اللہ چاہتا تو انہیں ضرور ہدایت پر اکٹھا کر دیتا۔ پس تُو ہرگز جاہلوں میں سے نہ ہو۔

النصف

اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ؕ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۷﴾

وقف غفران

وقف منزل وعندالبعض على يسمعون

۳۷۔ وہی لبیک کہتے ہیں جو سنتے ہیں۔ اور مُردوں کو اللہ اٹھائے گا پھر اُسی کی طرف وہ لوٹائے جائیں گے۔

وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰۤى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾

۳۸۔ وہ کہتے ہیں کہ کیوں نہ اُس کے ربّ کی طرف سے اس پر کوئی عظیم نشان اُتارا گیا؟ تُو کہہ دے کہ یقیناً اللہ اس بات پر قادر ہے کہ وہ کوئی عظیم نشان اتارے۔ لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّاۤ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ مَا فَرَّطْنَا فِى الْكِتٰبِ مِنْ شَىْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۹﴾

۳۹۔ اور زمین میں کوئی چلنے پھرنے والا جاندار نہیں اور نہ کوئی پرندہ جو اپنے دو پروں پر اُڑتا ہے مگر یہ تمہاری ہی طرح کی اُمّتیں ہیں۔ ہم نے کتاب میں کوئی چیز بھی نظرانداز نہیں کی۔ آخر وہ اپنے ربّ کی طرف اکٹھے کئے جائیں گے۔

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ؕ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۰﴾

۴۰۔اور وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا وہ اندھیروں میں (بھٹکتے ہوئے) بہرے اور گونگے ہیں۔ جسے اللہ چاہتا ہے گمراہ ٹھہرا دیتا ہے اور جسے چاہے اسے صراطِ مستقیم پر (گامزن) کر دیتا ہے۔

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۱﴾

۴۱۔تو کہہ دے کہ کیا تم نے کبھی غور کیا ہے کہ اگر تم پر اللہ کا عذاب آ جائے یا تم پر سخت گھڑی آ جائے تو کیا اللہ کے سوا بھی تم کسی کو پکارو گے؟ اگر تم سچے ہو۔

بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ﴿۴۲﴾ ع ۱۱ ۱۰

۴۲۔(نہیں) بلکہ اسی کو تم پکارو گے۔ پس وہ دور کر دے گا اگر وہ چاہے اس (مصیبت) کو جس کی طرف تم (مدد کے لئے) اُسے بلاتے ہو اور تم بھول جاؤ گے ان چیزوں کو جن کو تم شریک ٹھہراتے رہے ہو۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۴۳﴾

۴۳۔ اور یقیناً ہم نے تجھ سے پہلے کئی امّتوں کی طرف (رسول) بھیجے۔ پھر ہم نے ان کو (کبھی) سختی اور (کبھی) تنگی میں مبتلا کیا تا کہ وہ عاجزی اختیار کریں۔

فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۴۴﴾

۴۴۔پس جب ہماری طرف سے ان پر سختی (کی مصیبت) آئی کیوں نہ انہوں نے گریہ وزاری کی۔ لیکن ان کے دل سخت ہو چکے تھے اور شیطان نے ان کو وہ اعمال خوبصورت کر کے دکھائے جو وہ کیا کرتے تھے۔

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ؕ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ﴿۴۵﴾

۴۵۔ پس جب وہ اسے بھول گئے جو انہیں بشدّت یاد دلایا گیا تھا تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے۔ یہاں تک کہ جب وہ اُس پر اِترانے لگے جو اُن کو دیا گیا تو ہم نے اچانک انہیں پکڑ لیا تو وہ یکدم سخت مایوس ہو گئے۔

فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؕ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۴۶

۴۶۔ پس کاٹ دی گئی اس قوم کی جڑ جنہوں نے ظلم کیا تھا۔ اور سب حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ۝۴۷

۴۷۔ تو پوچھ کہ کیا کبھی تم نے غور کیا ہے کہ اگر اللہ تمہاری سماعت اور تمہاری بینائی لے جائے اور تمہارے دلوں پر مہر کر دے تو اللہ کے سوا کونسا معبود ہے جو اُن (کھوئی ہوئی صلاحیتوں) کو تمہارے پاس (واپس) لے آئے۔ دیکھ کہ ہم کس طرح آیات کو پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں پھر بھی وہ منہ پھیر لیتے ہیں۔

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۴۸

۴۸۔ تو کہہ دے کیا تم نے کبھی غور کیا ہے کہ اگر تمہارے پاس اللہ کا عذاب اچانک یا ظاہر و باہر (دکھائی دیتا ہوا) آ جائے تو کیا ظالم قوم کے سوا بھی کوئی ہلاک کیا جائے گا؟

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝۴۹

۴۹۔ اور ہم پیغمبر نہیں بھیجتے مگر اس حیثیت میں کہ وہ بشارت دینے والے اور انذار کرنے والے ہوتے ہیں۔ پس جو ایمان لے آئے اور اصلاح کرے تو ان پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ کوئی غم کریں گے۔

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝۵۰

۵۰۔ اور وہ لوگ جنہوں نے ہمارے نشانات کو جھٹلایا ان کو ضرور عذاب آ پکڑے گا بسبب اُس کے جو وہ بدکاریاں کرتے تھے۔

قُلْ لَّاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَاۤ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ؕ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ۝۵۱ ع

۵۱۔ تو کہہ دے میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ ہی مَیں غیب کا علم رکھتا ہوں اور نہ میں تم سے کہتا ہوں کہ مَیں فرشتہ ہوں۔ مَیں اس کے سوا جو میری طرف وحی کی جاتی ہے کسی چیز کی پیروی نہیں کرتا۔ کہہ دے کیا اندھا اور دیکھنے والا برابر ہوتے ہیں؟ پس کیا تم سوچتے نہیں۔

وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۵۲﴾

۵۲۔ اور اس (قرآن) کے ذریعہ تو انہیں ڈرا جو خوف رکھتے ہیں کہ وہ اپنے ربّ کی طرف اکٹھے کئے جائیں گے۔ اس (قرآن) کے سوا اُن کا کوئی ولی اور کوئی شفاعت کرنے والا نہیں ہوگا۔ تاکہ وہ تقویٰ اختیار کریں۔

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۳﴾

۵۳۔ اور تُو ان لوگوں کو نہ دھتکار جو اپنے ربّ کو اس کی رضا چاہتے ہوئے صبح بھی پکارتے ہیں اور شام کو بھی۔ تیرے ذمّہ ان کا کچھ بھی حساب نہیں اور نہ ہی تیرا کچھ حساب اُن کے ذمّہ ہے۔ پس اگر پھر بھی تو انہیں دھتکار دے گا تو تُو ظالموں میں سے ہو جائے گا۔

وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ﴿۵۴﴾

۵۴۔ اور اسی طرح ہم ان میں سے بعض کو بعض کے ذریعہ آزمائش میں ڈالتے ہیں یہاں تک کہ وہ کہنے لگتے ہیں کہ کیا ہمارے درمیان (بس) یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے احسان کیا ہے۔ کیا اللہ شکر گزاروں کو سب سے زیادہ نہیں جانتا۔

وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًا ۢ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵۵﴾

۵۵۔ اور جب تیرے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں تو (ان سے) کہا کر تم پر سلام ہو۔ (تمہارے لئے) تمہارے ربّ نے اپنے اوپر رحمت فرض کر دی ہے۔ (یعنی) یہ کہ تم میں سے جو کوئی جہالت سے بدی کا ارتکاب کرے پھر اس کے بعد توبہ کر لے اور اصلاح کر لے تو (یاد رکھے کہ) وہ (یعنی اللہ) یقیناً بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۵۶﴾ ع

ع ٦ ۱۲

۵٦۔ اور اسی طرح ہم آیات کھول کھول کر بیان کرتے ہیں اور (یہ) اس لئے ہے کہ مجرموں کی راہ خوب کھل کر ظاہر ہو جائے۔

قُلۡ اِنِّیۡ نُہِیۡتُ اَنۡ اَعۡبُدَ الَّذِیۡنَ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ ؕ قُلۡ لَّاۤ اَتَّبِعُ اَہۡوَآءَکُمۡ ۙ قَدۡ ضَلَلۡتُ اِذًا وَّ مَاۤ اَنَا مِنَ الۡمُہۡتَدِیۡنَ ﴿۵۷﴾

۵۷۔ تو کہہ دے کہ یقیناً مجھے منع کر دیا گیا ہے کہ میں ان کی عبادت کروں جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو۔ تو کہہ دے مَیں تو تمہاری خواہشات کی پیروی نہیں کروں گا (ورنہ) میں اُسی وقت گمراہ ہو جاؤں گا اور میں ہدایت پانے والوں میں سے نہ بن سکوں گا۔

قُلۡ اِنِّیۡ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنۡ رَّبِّیۡ وَ کَذَّبۡتُمۡ بِہٖ ؕ مَا عِنۡدِیۡ مَا تَسۡتَعۡجِلُوۡنَ بِہٖ ؕ اِنِ الۡحُکۡمُ اِلَّا لِلّٰہِ ؕ یَقُصُّ الۡحَقَّ وَ ہُوَ خَیۡرُ الۡفٰصِلِیۡنَ ﴿۵۸﴾

۵۸۔ تو کہہ دے کہ میں یقیناً اپنے ربّ کی طرف سے ایک روشن دلیل پر ہوں اور تم اس کو جھٹلا بیٹھے ہو۔ میرے قبضے میں وہ نہیں ہے جس کی تم جلدی کرتے ہو۔ فیصلے کا اختیار اللہ کے سوا کسی کو نہیں۔ وہ حق ہی بیان کرتا ہے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

قُلۡ لَّوۡ اَنَّ عِنۡدِیۡ مَا تَسۡتَعۡجِلُوۡنَ بِہٖ لَقُضِیَ الۡاَمۡرُ بَیۡنِیۡ وَ بَیۡنَکُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ اَعۡلَمُ بِالظّٰلِمِیۡنَ ﴿۵۹﴾

۵۹۔ تو کہہ دے کہ اگر وہ بات جس کی تم جلدی کرتے ہو میرے ہاتھ میں ہوتی تو (اب تک) ضرور میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا اور اللہ ظالموں کو سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔

وَ عِنۡدَہٗ مَفَاتِحُ الۡغَیۡبِ لَا یَعۡلَمُہَاۤ اِلَّا ہُوَ ؕ وَ یَعۡلَمُ مَا فِی الۡبَرِّ وَ الۡبَحۡرِ ؕ وَ مَا تَسۡقُطُ مِنۡ وَّرَقَۃٍ اِلَّا یَعۡلَمُہَا وَ لَا حَبَّۃٍ فِیۡ ظُلُمٰتِ الۡاَرۡضِ وَ لَا رَطۡبٍ وَّ لَا یَابِسٍ اِلَّا فِیۡ کِتٰبٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۶۰﴾

۶۰۔ اور اس کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں[۱] جنہیں اس کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ اور وہ جانتا ہے جو برّ و بحر میں ہے۔ کوئی پتہ نہیں گرتا مگر وہ اس کا علم رکھتا ہے اور کوئی دانہ نہیں زمین کے اندھیروں میں (چھپا ہوا) اور کوئی تر یا خشک چیز نہیں مگر (اس کا ذکر) ایک روشن کتاب میں ہے۔

وَ ہُوَ الَّذِیۡ یَتَوَفّٰٮکُمۡ بِالَّیۡلِ وَ یَعۡلَمُ مَا جَرَحۡتُمۡ بِالنَّہَارِ ثُمَّ یَبۡعَثُکُمۡ فِیۡہِ لِیُقۡضٰۤی اَجَلٌ مُّسَمًّی ۚ ثُمَّ اِلَیۡہِ

۶۱۔ اور وہی ہے جو تمہیں رات کو (بصورت نیند) وفات دیتا ہے جبکہ وہ جانتا ہے جو تم دن کے وقت کر چکے ہو اور پھر وہ تمہیں اُس میں (یعنی دن کے وقت) اُٹھا دیتا ہے تا کہ (تمہاری) اجلِ مسمّٰی پوری

[۱] مفاتح کے اس معنیٰ کے لئے دیکھیں مفردات امام راغبؒ۔

مَرۡجِعُكُمۡ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۶۱﴾

کی جائے۔ پھر اسی کی طرف تمہارا لوٹ کر جانا ہے۔ پھر جو بھی تم کیا کرتے تھے وہ اس سے تمہیں آگاہ کرے گا۔

وَهُوَ الۡقَاهِرُ فَوۡقَ عِبَادِهٖ وَيُرۡسِلُ عَلَيۡكُمۡ حَفَظَةً ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الۡمَوۡتُ تَوَفَّتۡهُ رُسُلُنَا وَهُمۡ لَا يُفَرِّطُوۡنَ ﴿۶۲﴾

۶۲۔ اور وہ اپنے بندوں پر جلالی شان کے ساتھ غالب ہے اور وہ تم پر حفاظت کرنے والے (نگران) بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آجائے تو اُسے ہمارے رسول (فرشتے) وفات دے دیتے ہیں اور وہ کسی پہلو کو نظرانداز نہیں کرتے۔

ثُمَّ رُدُّوۡۤا اِلَى اللّٰهِ مَوۡلٰٮهُمُ الۡحَـقِّ ؕ اَلَا لَهُ الۡحُكۡمُ وَهُوَ اَسۡرَعُ الۡحٰسِبِيۡنَ ﴿۶۳﴾

۶۳۔ پھر وہ لوٹائے جاتے ہیں اللہ کی طرف جو ان کا حقیقی مولا ہے۔ خبردار! فرمانروائی اُسی کی ہے اور وہ حساب لینے والوں میں سب سے تیز ہے۔

قُلۡ مَنۡ يُّنَجِّيۡكُمۡ مِّنۡ ظُلُمٰتِ الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ تَدۡعُوۡنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفۡيَةً ۚ لَئِنۡ اَنۡجٰٮنَا مِنۡ هٰذِهٖ لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيۡنَ ﴿۶۴﴾

۶۴۔ پوچھ کہ کون ہے جو تمہیں برّ و بحر کے اندھیروں سے نجات دیتا ہے جب تم اسے گریہ و زاری سے پکار رہے ہوتے ہو اور مخفی طور پر بھی کہ اگر اس نے ہمیں اس (آفت) سے نجات دے دی تو ہم ضرور شکرگزاروں میں سے ہو جائیں گے۔

قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيۡكُمۡ مِّنۡهَا وَمِنۡ كُلِّ كَرۡبٍ ثُمَّ اَنۡتُمۡ تُشۡرِكُوۡنَ ﴿۶۵﴾

۶۵۔ کہہ دے اللہ ہی ہے جو تمہیں اس سے بھی نجات بخشتا ہے اور ہر بے چینی سے بھی۔ پھر بھی تم شرک کرنے لگتے ہو۔

قُلۡ هُوَ الۡقَادِرُ عَلٰٓى اَنۡ يَّبۡعَثَ عَلَيۡكُمۡ عَذَابًا مِّنۡ فَوۡقِكُمۡ اَوۡ مِنۡ تَحۡتِ اَرۡجُلِكُمۡ اَوۡ يَلۡبِسَكُمۡ شِيَـعًا وَّيُذِيۡقَ بَعۡضَكُمۡ بَاۡسَ بَعۡضٍ ؕ اُنۡظُرۡ كَيۡفَ نُصَرِّفُ الۡاٰيٰتِ لَعَلَّهُمۡ يَفۡقَهُوۡنَ ﴿۶۶﴾

۶۶۔ کہہ دے کہ وہ قادر ہے کہ تم پر تمہارے اوپر سے عذاب بھیجے یا تمہارے قدموں کے نیچے سے یا تمہیں شکوک میں مبتلا کر کے گروہوں میں بانٹ دے اور تم میں سے بعض کو بعض دوسروں کی طرف سے عذاب کا مزہ چکھائے۔ دیکھ کس طرح ہم نشانات کو پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں تاکہ وہ کسی طرح سمجھ جائیں۔

وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ؕ﴿۶۷﴾

۶۷۔ اور تیری قوم نے اس کو جھٹلا دیا ہے حالانکہ وہی حق ہے۔ تو کہہ دے کہ میں تم پر ہرگز نگران نہیں ہوں۔

لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ز وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾

۶۸۔ ہر پیش خبری کا ایک وقت اور جگہ مقرر ہے اور عنقریب تم جان لو گے۔

وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ؕ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۹﴾

۶۹۔ اور جب تُو دیکھے اُن لوگوں کو جو ہماری آیات سے تمسخر کرتے ہیں تو پھر ان سے الگ ہو جا یہاں تک کہ وہ کسی دوسری بات میں مشغول ہو جائیں۔ اور اگر کبھی شیطان تجھ سے اس معاملہ میں بھول چوک کروا دے تو یہ یاد آ جانے پر ظالم قوم کے ساتھ نہ بیٹھ۔ (۱)

وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۷۰﴾

۷۰۔ اور جو لوگ تقویٰ اختیار کرتے ہیں ان پر ان لوگوں کے حساب کی کچھ بھی ذمہ داری نہیں لیکن یہ محض ایک بڑی نصیحت ہے تا کہ وہ تقویٰ اختیار کریں۔

وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ

۷۱۔ اور تُو ان لوگوں کو چھوڑ دے جنہوں نے اپنے دین کو کھیل کود اور نفس کی خواہشات کو پورا کرنے کا ذریعہ بنا رکھا ہے اور انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکہ میں مبتلا کر دیا ہے اور تو اس (قرآن) کے ذریعہ نصیحت کرتا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی جان جو کچھ اس نے کمایا ہے اس کی وجہ سے ہلاک ہو جائے جبکہ اس کے لئے اللہ کے سوا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ کوئی شفاعت قبول کرنے والا۔ اور اگر وہ برابر کا بدلہ پیش بھی کر دے تب بھی اُس سے کچھ نہیں لیا جائے گا۔ یہی وہ لوگ ہیں جو بسبب

(۱) اس سے کلی طور پر ہمیشہ کیلئے ان سے قطع تعلق کر لینا مراد نہیں بلکہ یہ مراد ہے کہ غیرتِ دینی سے کام لیتے ہوئے ان سے اس وقت تک میل جول نہ رکھا جائے جب تک کہ وہ اپنی ان مذموم حرکات سے باز نہیں آتے۔

حَمِيۡمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيۡمٌۢ بِمَا كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ ﴿۷۱﴾

اس کے جو انہوں نے کمایا ہلاک کئے گئے۔ ان کے لئے کھولتا ہوا پانی بطور مشروب اور دردناک عذاب ہوگا بسبب اس کے جو وہ انکار کیا کرتے تھے۔

قُلۡ اَنَدۡعُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنۡفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعۡقَابِنَا بَعۡدَ اِذۡ هَدٰٮنَا اللّٰهُ كَالَّذِى اسۡتَهۡوَتۡهُ الشَّيٰطِيۡنُ فِى الۡاَرۡضِ حَيۡرَانَ لَهٗۤ اَصۡحٰبٌ يَّدۡعُوۡنَهٗۤ اِلَى الۡهُدَى ائۡتِنَا ؕ قُلۡ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الۡهُدٰى ؕ وَاُمِرۡنَا لِنُسۡلِمَ لِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۙ﴿۷۲﴾

۷۲۔ تو پوچھ کیا ہم اللہ کے سوا اُس کو پکاریں جو نہ ہمیں فائدہ پہنچا سکتا ہے نہ نقصان؟ اور کیا بعد اس کے کہ اللہ نے ہمیں ہدایت دے دی ہے ہم ایک ایسے شخص کی طرح اپنی ایڑیوں کے بل پھرا دیئے جائیں جسے شیطانوں نے حواس باختہ کرکے زمین میں حیران و سرگردان چھوڑ دیا ہو؟ اس کے ایسے دوست ہوں جو اسے ہدایت کی طرف بلاتے ہوئے پکاریں کہ ہمارے پاس آ۔ تُو کہہ دے کہ یقیناً اللہ کی (عطاکردہ) ہدایت ہی اصل ہدایت ہے اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم ربّ العالمین کے فرماں بردار ہو جائیں۔

وَاَنۡ اَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوۡهُ ؕ وَهُوَ الَّذِىۡۤ اِلَيۡهِ تُحۡشَرُوۡنَ ﴿۷۳﴾

۷۳۔ اور یہ (کہہ دے) کہ نماز قائم کرو اور اس کا تقویٰ اختیار کرو اور وہی ہے جس کی طرف تم اکٹھے کئے جاؤ گے۔

وَهُوَ الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ بِالۡحَـقِّ ؕ وَيَوۡمَ يَقُوۡلُ كُنۡ فَيَكُوۡنُ ؕ قَوۡلُهُ الۡحَـقُّ ؕ وَلَهُ الۡمُلۡكُ يَوۡمَ يُنۡفَخُ فِى الصُّوۡرِ ؕ عٰلِمُ الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِ ؕ وَهُوَ الۡحَكِيۡمُ الۡخَبِيۡرُ ﴿۷۴﴾

۷۴۔ اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا۔ اور جس دن وہ کہتا ہے ''ہو جا'' تو وہ ہونے لگتا ہے اور ہو کر رہتا ہے۔ اس کا قول سچا ہے اور اسی کی بادشاہی ہوگی جس دن صُور میں پھونکا جائے گا۔ غیب کا اور حاضر کا جاننے والا ہے اور وہ صاحبِ حکمت (اور) ہمیشہ باخبر رہنے والا ہے۔

وَاِذۡ قَالَ اِبۡرٰهِيۡمُ لِاَبِيۡهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصۡنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّىۡۤ اَرٰٮكَ وَقَوۡمَكَ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۷۵﴾

۷۵۔ اور (یاد کر) جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا کیا تو بتوں کو بطور معبود پکڑ بیٹھا ہے؟ یقیناً میں تجھے اور تیری قوم کو کھلی کھلی گمراہی میں پاتا ہوں۔

وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ۞ ۷٦

۷٦۔ اور اسی طرح ہم ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہت (کی حقیقت) دکھاتے رہے تاکہ وہ (مزید) یقین کرنے والوں میں سے ہو جائے۔

فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ۞ ۷۷

۷۷۔ پس جب رات اس پر چھا گئی اس نے ایک ستارے کو دیکھا تو کہا (گویا) یہ میرا ربّ ہے۔ پس جب وہ ڈوب گیا تو کہنے لگا میں ڈوبنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔ (۱)

فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ۞ ۷۸

۷۸۔ پھر جب اس نے چاند کو چمکتے ہوئے دیکھا تو کہا (گویا) یہ میرا ربّ ہے۔ پس جب وہ (بھی) ڈوب گیا تو اس نے کہا اگر میرے ربّ نے مجھے ہدایت نہ دی ہوتی تو میں ضرور گمراہ لوگوں میں سے ہو جاتا۔

فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۞ ۷۹

۷۹۔ پھر جب اس نے سورج کو چمکتا ہوا دیکھا تو کہا (گویا) یہ میرا ربّ ہے۔ یہ (ان) سب سے بڑا ہے۔ پس جب وہ بھی ڈوب گیا تو اُس نے کہا اے میری قوم! یقیناً میں اُس شرک سے جو تم کرتے ہو سخت بیزار ہوں۔

اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۞ ۸۰

۸۰۔ میں تو یقیناً اپنی توجہ کو اس کی طرف ہمیشہ مائل رہتے ہوئے پھیر چکا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

---

(۱) آیت ۷۷ تا ۷۹ میں حضرت ابراہیمؑ کے اپنی قوم سے ایک مناظرہ کا ذکر ہے جو وقتاً فوقتاً تین دن تک جاری رہا۔ حضرت ابراہیمؑ نے اپنی قوم کو جھوٹا کرنے کے لئے ستاروں کا ذکر فرمایا کہ تم ان کو معبود بناتے ہو حالانکہ وہ تو غروب ہو جاتے ہیں۔ پھر اس سے بڑھ کر چاند کا ذکر فرمایا کہ تم میں سے بعض چاند کو معبود بناتے ہیں حالانکہ وہ بھی غروب ہو جانے والی چیز ہے۔ پھر آخر پر سورج کا ذکر فرمایا کیونکہ آپ کی قوم میں سے اکثریت سورج پرست تھی۔ فرمایا اگرچہ یہ بہت بڑا ہے اور اس کو تم ربّ قرار دے کر اس کی تعظیم کرتے ہو لیکن دیکھ لو یہ بھی غروب ہو جاتا ہے۔ پس تمہارا اللہ کے سوا کسی کو معبود بنانا محض جھوٹ ہے۔

اس آیت کے متعلق فی زمانہ بعض مفسرین حیرت انگیز کہانی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ کے باپ نے ان کو ایک غار میں قید کر دیا تھا جب باہر نکالا تو پہلی دفعہ ستارہ دیکھا، پھر چاند دیکھا، پھر سورج دیکھا اور پہلی دفعہ ان کو معلوم ہوا کہ یہ تینوں چیزیں غروب ہونے والی ہیں۔ مگر یہ درست نہیں۔

وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ؕ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّیْ فِی اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ؕ وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ رَبِّیْ شَيْـًٔا ؕ وَسِعَ رَبِّیْ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۱﴾

۸۱۔ اور اس کی قوم اس سے جھگڑتی رہی۔ اس نے کہا کیا تم اللہ کے بارہ میں مجھ سے جھگڑتے ہو جبکہ وہ مجھے ہدایت دے چکا ہے اور میں ان چیزوں (کے گزند) سے بالکل نہیں ڈرتا جنہیں تم اس کا شریک بنا رہے ہو۔ (میں کچھ نہیں چاہتا) سوائے اس کے کہ میرا ربّ کچھ چاہے۔ میرا ربّ ہر چیز پر علم کے لحاظ سے حاوی ہے۔ پس کیا تم نصیحت نہیں پکڑو گے؟

وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ؕ فَاَیُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۲﴾ وقف لازم

۸۲۔ اور میں اس سے کیسے ڈروں جسے تم شریک بنا رہے ہو جبکہ تم نہیں ڈرتے کہ تم ان کو اللہ کے شریک ٹھہرا رہے ہو جن کے حق میں اس نے تم پر کوئی حجت نہیں اُتاری۔ پس دونوں میں سے کونسا گروہ سلامتی کا زیادہ حقدار ہے اگر تم کچھ علم رکھتے ہو۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۸۳﴾ ع ۱۴ ۱۵

۸۳۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو کسی ظلم کے ذریعے مشکوک نہیں بنایا یہی وہ لوگ ہیں جنہیں امن نصیب ہوگا اور وہ ہدایت یافتہ ہیں۔

وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۸۴﴾

۸۴۔ یہ ہماری حجت تھی جو ہم نے ابراہیم کو اس کی قوم کے خلاف عطا کی۔ ہم جس کو چاہتے ہیں درجات میں بلند کر دیتے ہیں۔ یقیناً تیرا ربّ بہت حکمت والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ

۸۵۔ اور اس کو ہم نے اسحٰق اور یعقوب عطا کئے۔ سب کو ہم نے ہدایت دی۔ اور نوح کو ہم نے اس سے پہلے ہدایت دی تھی اور اُس کی ذرّیت میں سے

ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيۡمٰنَ وَاَيُّوۡبَ وَيُوۡسُفَ وَمُوۡسٰى وَهٰرُوۡنَ‌ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۙ‏ ﴿۸۵﴾

داؤد کو اور سلیمان کو اور ایوب کو اور یوسف کو اور موسیٰ کو اور ہارون کو بھی۔ اور اسی طرح ہم احسان کرنے والوں کو جزا عطا کیا کرتے ہیں۔

وَزَكَرِيَّا وَيَحۡيٰى وَعِيۡسٰى وَاِلۡيَاسَ‌ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيۡنَ ۙ‏ ﴿۸۶﴾

۸۶۔ اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس (کو بھی)۔ یہ سب کے سب صالحین میں سے تھے۔

وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَالۡيَسَعَ وَيُوۡنُسَ وَلُوۡطًا‌ ؕ وَكُلًّا فَضَّلۡنَا عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ ۙ‏ ﴿۸۷﴾

۸۷۔ اور اسماعیل کو اور اَلیَسَع کو اور یونس کو اور لوط کو بھی۔ اور ان سب کو ہم نے تمام جہانوں پر فضیلت بخشی۔

وَمِنۡ اٰبَآٮِٕهِمۡ وَذُرِّيّٰتِهِمۡ وَاِخۡوَانِهِمۡ‌ ۚ وَاجۡتَبَيۡنٰهُمۡ وَهَدَيۡنٰهُمۡ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ‏ ﴿۸۸﴾

۸۸۔ اور ان کے آباء و اجداد میں سے اور ان کی نسلوں میں سے اور ان کے بھائیوں میں سے (بھی بعض کو فضیلت بخشی) اور اُنہیں ہم نے چُن لیا اور صراطِ مستقیم کی طرف اُنہیں ہدایت دی۔

ذٰ لِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهۡدِىۡ بِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ‌ ؕ وَلَوۡ اَشۡرَكُوۡا لَحَبِطَ عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ‏ ﴿۸۹﴾

۸۹۔ یہ ہے اللہ کی ہدایت جس کے ذریعہ وہ اپنے بندوں میں سے جس کی چاہتا ہے راہنمائی کرتا ہے۔ اور اگر وہ شرک کر بیٹھتے تو ان کے وہ اعمال ضائع ہو جاتے جو وہ کرتے رہے۔

اُولٰٓٮِٕكَ الَّذِيۡنَ اٰتَيۡنٰهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحُكۡمَ وَالنُّبُوَّةَ‌ ۚ فَاِنۡ يَّكۡفُرۡ بِهَا هٰٓؤُلَاۤءِ فَقَدۡ وَكَّلۡنَا بِهَا قَوۡمًا لَّيۡسُوۡا بِهَا بِكٰفِرِيۡنَ‏ ﴿۹۰﴾

۹۰۔ یہ وہ لوگ تھے جن کو ہم نے کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کی۔ پس اگر یہ لوگ اس کا انکار کر دیں تو ہم یہ (معاملہ) ایک ایسی قوم کے سپرد کر دیں گے جو ہرگز اس کے منکر نہیں ہوں گے۔

اُولٰٓٮِٕكَ الَّذِيۡنَ هَدَى اللّٰهُ‌ فَبِهُدٰٮهُمُ اقۡتَدِهۡ‌ ؕ قُلْ لَّاۤ اَسۡـئَلُكُمۡ عَلَيۡهِ اَجۡرًا‌ ؕ

۹۱۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت دی۔ پس ان کی (اُس) ہدایت کی پیروی کر (جو اللہ ہی نے عطا کی تھی)۔ تو کہہ دے کہ میں تم سے اس کا کوئی اجر نہیں

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩١﴾ ع

مانگتا۔ یہ تو تمام جہانوں کے لئے محض ایک نصیحت ہے۔

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿٩٢﴾

۹۲۔ اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا کہ اس کی قدر کا حق تھا جب انہوں نے کہا کہ اللہ نے کسی بشر پر کچھ بھی نہیں اُتارا۔ تو پوچھ وہ کتاب کس نے اُتاری تھی جو موسیٰ روشنی اور ہدایت کے طور پر لوگوں کے لئے لایا تھا۔ تم اُسے ورق ورق بنا بیٹھے۔ کچھ اس میں سے ظاہر کرتے تھے اور بہت کچھ چھپا جاتے تھے حالانکہ تمہیں وہ کچھ سکھایا گیا تھا جو نہ تم جانتے تھے اور نہ تمہارے باپ دادا۔ کہہ دے اللہ (ہی میرا سب کچھ ہے) پھر اُنہیں اپنی لچر باتوں میں کھیلتے ہوئے چھوڑ دے۔

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿٩٣﴾

۹۳۔ اور یہ ایک مبارک کتاب ہے جسے ہم نے اُتارا۔ اس کی تصدیق کرنے والی ہے جو اس کے سامنے ہے تاکہ تُو بستیوں کی ماں اور اس کے اردگرد بسنے والوں کو ڈرائے۔ اور وہ لوگ جو آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ اس (کتاب) پر ایمان لاتے ہیں اور وہ اپنی نماز پر ہمیشہ محافظ رہتے ہیں۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ۚ

۹۴۔ اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جس نے اللہ پر جھوٹ گھڑا یا کہا کہ میری طرف وحی کی گئی ہے جبکہ اس کی طرف کچھ بھی وحی نہیں کیا گیا اور جو یہ کہے کہ میں ویسا ہی کلام اتاروں گا جیسا اللہ نے اُتارا ہے۔ اور کاش تو دیکھ سکتا جب ظالم موت کی یورشوں کے نرغے میں ہوں گے اور فرشتے ان کی طرف اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے (کہ) اپنی

اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۹۴﴾

جانوں کو باہر نکالو۔ آج کے دن تم سخت ذلّت کا عذاب دیئے جاؤ گے ان باتوں کے سبب جو تم اللہ پر ناحق کہا کرتے تھے اور اس کے نشانات سے تکبر سے پیش آتے تھے۔

وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ۭ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۹۵﴾ ع ۱۱ ۱۷

۹۵۔ اور یقیناً تم ہمارے پاس اکیلے اکیلے آ پہنچے ہو جیسا کہ ہم نے تمہیں پہلی بار (اکیلے اکیلے ہی) پیدا کیا تھا اور تم اپنی پیٹھوں کے پیچھے چھوڑ آئے ہو ان نعمتوں کو جو ہم نے تمہیں عطا کی تھیں اور (کیا وجہ ہے کہ) ہم تمہارے ساتھ تمہارے ان شفاعت کرنے والوں کو نہیں دیکھ رہے جن کے متعلق تم گمان کرتے تھے کہ وہ تمہارے مفاد کی حفاظت میں (اللہ کے) شریک ہیں۔ تم آپس میں جدا جدا ہو چکے ہو اور تم سے وہ کھویا گیا ہے جسے تم (شریک) گمان کیا کرتے تھے۔

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ۭ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۹۶﴾

۹۶۔ یقیناً اللہ بیجوں اور گُٹھلیوں کا پھاڑنے والا ہے۔ وہ زندہ کو مُردہ سے نکالتا ہے اور مُردے کو زندہ سے نکالنے والا ہے۔ یہ ہے تمہارا ربّ پس تم کہاں بہکائے جا رہے ہو۔

فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۹۷﴾

۹۷۔ وہ صبحوں کا پھاڑنے والا ہے۔ اور اس نے رات کو ساکن بنایا ہے جبکہ سورج اور چاند ایک حساب کے تابع گردش میں ہیں۔ یہ کامل غلبہ والے (اور) صاحبِ علم کی (جاری کردہ) تقدیر ہے۔ ①

① یہاں چاند سورج کی گردش کے مقابل پر زمین کی بجائے رات کے لئے ساکن کا لفظ استعمال فرمایا ہے کیونکہ اُس زمانے کے لوگ زمین کو ساکن ہی سمجھتے تھے۔ سَکَناً میں یہ معنی بھی شامل ہے کہ وہ باعثِ تسکین ہے۔

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۹۸﴾

۹۸۔اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے ستارے بنائے تا کہ تم ان کے ذریعہ خشکی اور تری کے اندھیروں میں ہدایت پا جاؤ۔ یقیناً ہم نے نشانات کو ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں خوب کھول کھول کر بیان کر دیا ہے۔

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّ مُسْتَوْدَعٌ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ﴿۹۹﴾

۹۹۔اور وہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا۔ پس عارضی قرار کی جگہ اور مستقل حفاظت کی جگہ (بنائی)۔ یقیناً ہم نے نشانات کو خوب کھول کھول کر بیان کر دیا ہے ان لوگوں کے لئے جو معاملہ فہمی سے کام لیتے ہیں۔

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

۱۰۰۔اور وہی ہے جس نے آسمان سے پانی اُتارا۔ پھر ہم نے اس سے ہر قسم کی روئیدگی پیدا کی۔ پھر ہم نے اس میں سے ایک سبزہ نکالا جس میں سے ہم تہ بہ تہ بیج نکالتے ہیں۔ اور کھجور کے درختوں میں سے بھی ان کے خوشوں سے بھرپور جھکے ہوئے تہ بہ تہ پھل اور اسی طرح انگوروں کے باغ اور زیتون اور انار، ایک دوسرے سے ملتے جلتے بھی اور نہ ملتے جلتے بھی۔ ان کے پھلوں کی طرف غور سے دیکھو جب وہ پھل دیں اور ان کے پکنے کی طرف۔ یقیناً ان سب میں ایک ایمان لانے والی قوم کے لئے بڑے نشانات ہیں۔

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۭ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ ع ۱۲/۶/۱۸

۱۰۱۔اور انہوں نے جنوں کو اللہ کے شریک بنالیا ہے جبکہ اُسی نے انہیں پیدا کیا ہے۔ اور انہوں نے بغیر کسی علم کے اس کے لئے بیٹے اور بیٹیاں گھڑ لئے ہیں۔ پاک ہے وہ اور اس سے بہت بلند ہے جو وہ بیان کرتے ہیں۔

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَىْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۲﴾

۱۰۲۔ وہ آسمانوں اور زمین کا عدم سے پیدا کرنے والا ہے۔ اس کی کوئی اولاد کہاں سے ہوگئی جبکہ اس کی کوئی بیوی ہی نہیں۔ اور اس نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے اور وہ ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَىْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۱۰۳﴾

۱۰۳۔ یہ ہے اللہ تمہارا ربّ۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہر چیز کا خالق ہے۔ پس اُسی کی عبادت کرو اور وہ ہر چیز پر نگران ہے۔

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ؗ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۰۴﴾

۱۰۴۔ آنکھیں اس کو نہیں پا سکتیں ہاں وہ خود آنکھوں تک پہنچتا ہے اور وہ بہت باریک بین اور ہمیشہ باخبر رہنے والا ہے۔ ①

قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِىَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَاۤ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿۱۰۵﴾

۱۰۵۔ یقیناً تم تک تمہارے ربّ کی طرف سے بہت سی بصیرت کی باتیں پہنچ چکی ہیں۔ پس جو بصیرت حاصل کرے تو خود اپنے ہی نفس کے لئے کرے گا اور جو اندھا رہے تو اُسی (نفس) کے (مفاد کے) خلاف اندھا رہے گا اور میں تم پر محافظ نہیں ہوں۔

وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۶﴾

۱۰۶۔ اور اسی طرح ہم نشانات کو پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں تا کہ وہ کہہ اٹھیں کہ تُو نے خوب سیکھا اور خوب سکھایا اور تا کہ ہم صاحبِ علم لوگوں پر اس (مضمون) کو خوب روشن کر دیں۔

اِتَّبِعْ مَاۤ اُوْحِىَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۷﴾

۱۰۷۔ تو اس کی پیروی کر جو تیرے ربّ کی طرف سے تیری طرف وحی کیا گیا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور شرک کرنے والوں سے منہ پھیر لے۔

---

① عوام الناس سمجھتے ہیں کہ نظر آنکھ کی پتلی سے نکل کر دور کی چیزوں کو دیکھتی ہے حالانکہ اس آیت میں اس کا واضح ردّ ہے اور بتایا گیا ہے کہ روشنی خود آنکھ تک پہنچتی ہے۔ اور یہی مضمون اللہ تعالیٰ کی بصیرت رکھنے والوں پر صادق آتا ہے۔ کسی کو اختیار نہیں کہ وہ خود خدا تعالیٰ کو اپنے دل کی آنکھ سے بھی دیکھ سکے۔ ہاں خدا جب خود چاہے تو اپنے نیک بندوں پر ظاہر بھی ہوتا ہے۔

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ؕ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۱۰۸﴾

۱۰۸۔ اور اگر اللہ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے اور ہم نے تجھے ان پر محافظ نہیں بنایا اور نہ ہی تُو ان پر نگران ہے۔

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۠ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

۱۰۹۔ اور تم ان کو گالیاں نہ دو جن کو وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں ورنہ وہ دشمنی کرتے ہوئے بغیر علم کے اللہ کو گالیاں دیں گے۔ اسی طرح ہم نے ہر قوم کو ان کے کام خوبصورت بنا کر دکھائے ہیں۔ پھر ان کے ربّ کی طرف ان کو لوٹ کر جانا ہے۔ تب وہ انہیں اس سے آگاہ کرے گا جو وہ کیا کرتے تھے۔ ①

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱۰﴾

۱۱۰۔ اور وہ اللہ کی پختہ قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ اگر اُن کے پاس ایک بھی نشان آ جائے تو وہ اس پر ضرور ایمان لے آئیں گے۔ تو کہہ دے کہ ہر قسم کے نشانات اللہ کے پاس ہیں لیکن تمہیں کیا سمجھائے کہ جب وہ (نشانات) آتے ہیں وہ ایمان نہیں لاتے۔

وَنُقَلِّبُ اَفْئِدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ ع ۱۳/۱۰/۱۹

۱۱۱۔ اور ہم ان کے دلوں کو اور ان کی نظروں کو اُلٹ پلٹ کر دیتے ہیں جیسے وہ پہلی مرتبہ اس (رسول) پر ایمان نہیں لائے تھے اور ہم انہیں ان کی سرکشیوں میں سرگرداں چھوڑ دیتے ہیں۔

---

① اس آیت کریمہ میں عظیم الشان عدل کی تعلیم دی گئی ہے کہ اپنے مخالفین کے جھوٹے معبودوں کو بھی گالیاں نہ دو کیونکہ تم تو انہیں جھوٹا جانتے ہو مگر وہ نہیں جانتے۔ اس لئے اگر جواباً انہوں نے اپنی لاعلمی میں خدا کو گالیاں دیں تو تم ذمہ دار ہوگے۔ پھر یہ قاعدہ کلّیہ بیان کیا کہ ہر شخص کو اپنا ایمان ہی اچھا دکھائی دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فیصلہ فرمائے گا کہ کون سچا تھا اور کون جھوٹا۔ لیکن قیامت سے پہلے بھی اس دنیا میں یہ فیصلہ ہو جاتا ہے، صرف جھوٹوں کو پتہ نہیں لگتا۔

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَیْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿١١٢﴾

۱۱۲۔ اور اگر ہم نے ان کی طرف فرشتوں کو اُتارا ہوتا اور اُن سے مُردے کلام کرتے اور ہم ان کے سامنے تمام چیزیں اکٹھی کر دیتے تب بھی وہ ایسے نہ تھے کہ ایمان لے آتے سوائے اس کے کہ اللہ چاہتا۔ لیکن اُن میں سے اکثر جہالت سے کام لیتے ہیں۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِیٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِیْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿١١٣﴾

۱۱۳۔ اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لئے جنّ و اِنس کے شیطانوں کو دشمن بنا دیا۔ ان میں سے بعض بعض کی طرف ملمّع کی ہوئی باتیں دھوکہ دیتے ہوئے وحی کرتے ہیں۔ اور اگر تیرا ربّ چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے۔ پس تُو ان کو چھوڑ دے اور اُسے بھی جو وہ اِفترا کرتے ہیں۔

وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿١١٤﴾

۱۱۴۔ تاکہ ان کے دل جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے اس (دھوکہ کی) طرف مائل ہو جائیں اور تاکہ وہ اُسے پسند کرنے لگیں اور تاکہ وہ (بُرے اعمال) کرتے رہیں جو وہ کرتے ہی رہتے ہیں۔

اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِیْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ؕ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿١١٥﴾

۱۱۵۔ کیا میں غیر اللہ کو حَکَم بنانا پسند کرلوں حالانکہ وہ (اللہ) ہی ہے جس نے تمہاری طرف ایک ایسی کتاب اُتاری ہے جس میں تمام تفاصیل بیان کر دی گئی ہیں۔ اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی، جانتے ہیں کہ یہ تیرے ربّ کی طرف سے حق کے ساتھ اُتاری گئی ہے۔ پس تُو ہرگز شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١١٦﴾

۱۱۶۔ اور تیرے ربّ کی بات سچائی اور انصاف کے لحاظ سے اِتمام کو پہنچی۔ کوئی اس کے کلمات کو تبدیل کرنے والا نہیں اور وہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِی الْاَرْضِ

۱۱۷۔ اور اگر تو اہلِ زمین میں سے اکثر کی اطاعت

يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۱۱۷﴾

کرے تو وہ تجھے اللہ کے راستے سے بھٹکا دیں گے۔ وہ تو ظن کے سوا کسی بات کی پیروی نہیں کرتے اور وہ تو محض اٹکل پچو سے کام لیتے ہیں۔

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۱۸﴾

۱۱۸۔ یقیناً تیرا ربّ سب سے زیادہ اُسے جانتا ہے جو اس کی راہ سے بھٹک گیا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کو بھی سب سے زیادہ جانتا ہے۔

فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۹﴾

۱۱۹۔ پس اُسی میں سے کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اگر تم اس کی آیات پر ایمان لانے والے ہو۔

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۲۰﴾

۱۲۰۔ اور تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو جبکہ وہ تمہارے لئے تفصیل سے بیان کر چکا ہے جو اس نے تم پر حرام کیا ہے۔ سوائے اس کے کہ تم (ناقابلِ برداشت بھوک سے) اس کی طرف (رجوع کرنے پر) مجبور کر دیئے گئے ہو۔ اور یقیناً بہت سے ایسے ہیں جو بغیر کسی علم کے محض اپنے ہوائے نفس سے (لوگوں کو) گمراہ کرتے ہیں۔ یقیناً تیرا ربّ حد سے تجاوز کرنے والوں کو سب سے زیادہ جانتا ہے۔

وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۲۱﴾

۱۲۱۔ اور تم گناہ کے ظاہر اور اس کے باطن (دونوں) کو ترک کر دو۔ یقیناً وہ لوگ جو گناہ کماتے ہیں وہ ضرور اس کی جزا دیئے جائیں گے جو (بُرے کام) وہ کرتے تھے۔

وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ ع ۱۴/۱۱

۱۲۲۔ اور اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔ یقیناً وہ ناپاک ہے۔ اور لازماً شیاطین اپنے دوستوں کی طرف وحی کرتے ہیں تاکہ وہ تم سے جھگڑا کریں اور اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو تم یقیناً مشرک ہو جاؤ گے۔

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

۱۲۳۔ اور کیا وہ جو مُردہ تھا پھر ہم نے اسے زندہ کیا اور ہم نے اس کے لئے وہ نور بنایا جس کے ذریعہ وہ لوگوں کے درمیان پھرتا ہے اس شخص کی طرح ہوسکتا ہے جس کی مثال یہ ہے کہ وہ اندھیروں میں پڑا ہوا ہو (اور) ان سے کبھی نکلنے والا نہ ہو۔ اسی طرح کافروں کے لئے خوبصورت کر کے دکھایا جاتا ہے جو وہ عمل کیا کرتے تھے۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؕ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾

۱۲۴۔ اور اسی طرح ہم نے ہر بستی میں اس کے مجرموں کے سرغنے بنائے کہ وہ اس میں مکر وفریب سے کام لیتے رہیں۔ اور وہ اپنی جانوں کے سوا کسی سے مکر نہیں کرتے اور وہ شعور نہیں رکھتے۔

وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ؔؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۵﴾

وقف لازم، اتفقہ ملن

۱۲۵۔ اور جب ان کے پاس کوئی نشان آتا ہے وہ کہتے ہیں ہم ہرگز ایمان نہیں لائیں گے یہاں تک کہ ہمیں ویسا ہی (نشان) دیا جائے جیسا (پہلے) اللہ کے رسولوں کو دیا گیا تھا۔ اللہ سب سے زیادہ جانتا ہے کہ اپنی رسالت کا انتخاب کہاں سے کرے۔ جو لوگ جرم کرتے ہیں انہیں یقیناً اللہ کے حضور ذلّت پہنچے گی اور ایک سخت عذاب بھی بسبب اس کے جو وہ مکر کرتے رہے۔

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۶﴾

۱۲۶۔ پس جسے اللہ چاہے کہ اُسے ہدایت دے اس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے اور جسے چاہے کہ اسے گمراہ ٹھہرائے اس کا سینہ تنگ گھٹا ہوا کر دیتا ہے گویا وہ زور لگاتے ہوئے آسمان (کی بلندی) میں چڑھ رہا ہو۔ اسی طرح اللہ ان لوگوں پر جو ایمان نہیں لاتے پلیدی ڈال دیتا ہے۔

وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ فَصَّلْنَا

۱۲۷۔ اور یہی تیرے ربّ کا سیدھا راستہ ہے۔ یقیناً

الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

ہم ان لوگوں کے لئے جو نصیحت پکڑتے ہیں آیات کو خوب کھول کھول کر بیان کر رہے ہیں۔

لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۸﴾

۱۲۸۔ ان کے لئے ان کے ربّ کے پاس امن کا گھر ہے اور وہ ان (نیک) کاموں کے سبب سے جو وہ کیا کرتے تھے ان کا ولی ہو گیا ہے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ؕ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۹﴾

۱۲۹۔ اور (یاد رکھ) وہ دن جب وہ ان سب کو اکٹھا کرے گا (اور کہے گا) اے جنّوں کے گروہ! تم نے عوام النّاس کا استحصال کیا۔ اور عوام النّاس میں سے ان کے دوست کہیں گے۔ اے ہمارے ربّ! ہم میں سے بعض نے بعض دوسروں سے فائدہ اٹھایا اور ہم اپنی اس مقررہ گھڑی تک آ پہنچے جو تُو نے ہمارے لئے مقرر کی تھی۔ وہ کہے گا تمہارا ٹھکانا آگ ہے (تم) اُس میں لمبا عرصہ رہنے والے ہوگے سوائے اُس کے جو اللہ چاہے۔ یقیناً تیرا ربّ صاحبِ حکمت (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ ع ۱۵

۱۳۰۔ اور اسی طرح ہم بعض ظالموں کو بعض پر مسلّط کر دیتے ہیں بسبب اس کسب کے جو وہ کرتے ہیں۔

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۱﴾

۱۳۱۔ اے جنّوں اور عوام النّاس کے گروہو! کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول نہیں آئے جو تمہارے سامنے میری آیات بیان کیا کرتے تھے اور تمہیں تمہاری اِس دن کی ملاقات سے ڈرایا کرتے تھے؟ تو وہ کہیں گے کہ (ہاں) ہم اپنے ہی نفوس کے خلاف گواہی دیتے ہیں۔ اور انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکہ میں مبتلا کر دیا تھا اور وہ خود اپنے خلاف گواہی دیں گے کہ وہ کفر کرنے والے تھے۔ ﴿۱﴾

﴿۱﴾ مَعْشَرَ الْجِنِّ سے مراد کوئی غیر انسانی مخلوق نہیں ہے بلکہ جنّ اور انس کے الفاظ بڑے لوگوں یا بڑی قوموں اور چھوٹے لوگوں اور چھوٹی قوموں کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اگر یہ استنباط درست نہیں ہے تو پھر جنّوں کی طرف جو رسول جنّوں میں سے آتے تھے ان کی بات ماننے پر ان کو جنّت کی خوشخبری کیوں نہ دی گئی۔ قرآن کی کسی آیت یا کسی حدیث میں جنّت میں جنّوں کی موجودگی کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔

ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّ اَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳۲﴾

۱۳۲۔ یہ اس لئے (ہوگا) کہ اللہ کسی بستی کو ظلم سے ہلاک نہیں کرتا اس حال میں کہ اس کے رہنے والے غافل ہوں۔

وَ لِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ وَ مَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۳﴾

۱۳۳۔ اور سب کے لئے جو انہوں نے عمل کئے ان کے مطابق درجے ہیں اور تیرا ربّ اُس سے غافل نہیں جو وہ کیا کرتے ہیں۔

وَ رَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَ يَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَاۤ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ؕ

۱۳۴۔ اور تیرا ربّ غنی اور صاحبِ رحمت ہے۔ اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جائے اور تمہارے بعد جسے چاہے جانشین بنا دے جس طرح اس نے تمہیں بھی ایک دوسری قوم کی ذرّیت سے اُٹھایا تھا۔

اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّ مَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۱۳۵﴾

۱۳۵۔ یقیناً جس سے تمہیں ڈرایا جاتا ہے وہ آکر رہے گا اور تم ہرگز (ہمیں) عاجز کرنے والے نہیں۔

قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾

۱۳۶۔ تُو کہہ دے اے میری قوم! تم اپنی جگہ جو کرنا ہے کرتے پھرو، میں بھی کرتا رہوں گا۔ پس تم ضرور جان لوگے کہ گھر کا (بہترین) انجام کس کے لئے ہوتا ہے۔ یقیناً ظلم کرنے والے کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔

وَ جَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَ الْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَ هٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَ مَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۱۳۷﴾

۱۳۷۔ اور انہوں نے اللہ کے لئے اُس میں سے جو اُسی نے کھیتیوں اور مویشیوں میں سے پیدا کیا بس ایک حصہ مقرر کر رکھا ہے اور وہ اپنے زُعم میں کہتے ہیں یہ اللہ کے لئے ہے اور یہ ہمارے شریکوں کے لئے ہے۔ پس جو اُن کے شریکوں کے لئے ہے وہ تو اللہ کو نہیں پہنچتا، ہاں جو اللہ کا ہے وہ ان کے شریکوں کو مل جاتا ہے۔ کیا ہی بُرا ہے جو وہ فیصلہ کرتے ہیں۔

وَ كَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ

۱۳۸۔ اور اسی طرح مشرکوں میں سے ایک کثیر تعداد

قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۸﴾

کو اُن کے (مزعومہ) شریکوں نے اُن کی اولاد کا قتل خوبصورت بنا کر دکھایا تا کہ وہ انہیں برباد کریں اور اُن کا دین ان پر مشتبہ کر دیں۔ اور اگر اللہ چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے۔ پس انہیں اپنے حال پر چھوڑ دے اور اسے بھی جو وہ افترا کرتے ہیں۔

وَقَالُوْا هٰذِهٖۤ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا يَطْعَمُهَاۤ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۹﴾

۱۳۹۔ اور وہ اپنے زُعم کے مطابق کہتے ہیں یہ مویشی اور کھیتیاں ممنوع ہیں (یعنی) اُنہیں کوئی نہ کھائے مگر وہی جس کے متعلق ہم چاہیں، اور اسی طرح ایسے چوپائے ہیں جن کی پیٹھیں (سواری کے لئے) حرام کر دی گئیں اور ایسے مویشی بھی جن پر وہ اللہ کا نام نہیں پڑھتے اُس پر افترا کرتے ہوئے۔ وہ انہیں ضرور سزا دے گا اس کی جو وہ افترا کرتے ہیں۔

وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰۤى اَزْوَاجِنَا ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۴۰﴾

۱۴۰۔ اور وہ کہتے ہیں جو کچھ ان مویشیوں کے پیٹوں میں ہے یہ محض ہمارے مَردوں کے لئے مخصوص ہے اور ہماری بیویوں پر حرام کیا گیا ہے۔ ہاں اگر وہ مُردہ ہو تو اس (سے استفادہ) میں وہ سب شریک ہیں۔ پس وہ انہیں ان کے (اس) بیان کی ضرور سزا دے گا۔ یقیناً وہ بہت ہی حکمت والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْۤا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ؕ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ ع

۱۴۱۔ یقیناً بہت نقصان اُٹھایا ان لوگوں نے جنہوں نے بیوقوفی سے بغیر کسی علم کے اپنی اولاد کو قتل کر دیا اور انہوں نے اللہ پر جھوٹ گھڑتے ہوئے اس کو حرام قرار دے دیا جو اللہ نے ان کو رزق عطا کیا تھا۔ یقیناً یہ لوگ گمراہ ہوئے اور ہدایت پانے والے نہ ہوئے۔

وَهُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّ غَیْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّ النَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّیْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَیْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ یَوْمَ حَصَادِهٖ ۖؗ وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ۟ۙ

۱۴۲۔ اور وہی ہے جس نے ایسے باغات اُگائے جو سہاروں کے ذریعہ بلند کئے جاتے ہیں اور ایسے بھی جو سہاروں کے ذریعہ بلند نہیں کئے جاتے، اور کھجور اور فصلیں جن کے پھل الگ الگ ہیں، اور زیتون اور انار، آپس میں ملتے جلتے بھی ہیں اور نہ ملتے جلتے بھی۔ جب وہ پھل لائیں تو ان کے پھل میں سے کھایا کرو اور اس کی برداشت کے دن اس کا حق ادا کیا کرو اور اِسراف سے کام نہ لو یقیناً وہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۟ۙ

۱۴۳۔ اور چوپایوں میں سے لادو اور سواری والے (پیدا کئے)۔ اس میں سے کھاؤ جو اللہ نے تمہیں رزق عطا کیا ہے اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو یقیناً وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔

ثَمٰنِیَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَیْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَیْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَیْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَیَیْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَیْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَیَیْنِ ؕ نَبِّـُٔوْنِیْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۟ۙ

۱۴۴۔ (اللہ نے) آٹھ جوڑے بنائے ہیں۔ بھیڑوں میں سے دو اور بکریوں میں سے دو۔ تو پوچھ کیا (ان میں سے) دو نَر اس (خدا) نے حرام کئے ہیں یا دو مادئیں یا وہ جن پر ان دو مادینوں کے رحم مشتمل ہیں؟ مجھے کسی علم کی بِنا پر بتاؤ اگر تم سچے ہو۔

وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَیْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَیْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَیْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَیَیْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَیْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَیَیْنِ ؕ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ

۱۴۵۔ اور اونٹوں میں سے بھی دو اور گائے بیل میں سے بھی دو ہیں۔ پوچھ کہ کیا دو نَر اس نے حرام کئے ہیں یا دو مادئیں یا وہ جن پر ان دو مادینوں کے رحم مشتمل ہیں؟ کیا تم اس وقت حاضر تھے جب اللہ نے تمہیں اس کی تاکید کی تھی؟

فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ۝۱۴۵ ع ۱۷

پس اس سے زیادہ ظالم کون ہوسکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ گھڑے تاکہ بغیر کسی علم کے لوگوں کو گمراہ کر دے۔ یقیناً اللہ ظلم کرنے والے لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

قُلْ لَّاۤ اَجِدُ فِىۡ مَاۤ اُوۡحِىَ اِلَىَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطۡعَمُهٗۤ اِلَّاۤ اَنۡ يَّكُوۡنَ مَيۡتَةً اَوۡ دَمًا مَّسۡفُوۡحًا اَوۡ لَحۡمَ خِنۡزِيۡرٍ فَاِنَّهٗ رِجۡسٌ اَوۡ فِسۡقًا اُهِلَّ لِغَيۡرِ اللّٰهِ بِهٖ‌ۚ فَمَنِ اضۡطُرَّ غَيۡرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ۝۱۴۶

۱۴۶۔ تُو کہہ دے کہ میں اس وحی میں جو میری طرف کی گئی ہے کسی کھانے والے پر وہ کھانا حرام قرار دیا ہوا نہیں پاتا جو وہ کھاتا ہے سوائے اس کے کہ مُردار ہو یا بہایا ہوا خون یا سؤر کا گوشت، پس وہ تو بہرحال ناپاک ہے، یا ایسی خبیث چیز کہ اللہ کی بجائے اس کے غیر کے نام پر ذبح کی گئی ہو۔ مگر جو فاقہ سے بے بس کر دیا گیا ہو جبکہ وہ خواہش نہ رکھتا ہو اور نہ ہی حد سے تجاوز کرنے والا ہو تو یقیناً تیرا ربّ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَعَلَى الَّذِيۡنَ هَادُوۡا حَرَّمۡنَا كُلَّ ذِىۡ ظُفُرٍ‌ۚ وَمِنَ الۡبَقَرِ وَالۡغَنَمِ حَرَّمۡنَا عَلَيۡهِمۡ شُحُوۡمَهُمَاۤ اِلَّا مَا حَمَلَتۡ ظُهُوۡرُهُمَاۤ اَوِ الۡحَـوَايَاۤ اَوۡ مَا اخۡتَلَطَ بِعَظۡمٍ‌ؕ ذٰلِكَ جَزَيۡنٰهُمۡ بِبَغۡيِهِمۡ‌ۖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوۡنَ۝۱۴۷

۱۴۷۔ اُن لوگوں پر جو یہودی ہوئے ہم نے ہر ناخن والا جانور حرام کر دیا تھا اور گائیوں میں سے اور بھیڑ بکریوں میں سے ان کی چربیاں ان پر حرام کر دی تھیں سوائے اس کے جو اُن کی ریڑھ کی ہڈی پر چڑھی ہوئی ہو یا انتڑیوں کے ساتھ لگی ہو یا ہڈی کے ساتھ ملی جلی ہو۔ ہم نے انہیں ان کی بغاوت کی یہ جزا دی اور ہم یقیناً سچے ہیں۔

فَاِنۡ كَذَّبُوۡكَ فَقُلْ رَّبُّكُمۡ ذُوۡ رَحۡمَةٍ وَّاسِعَةٍ‌ۚ وَلَا يُرَدُّ بَاۡسُهٗ عَنِ الۡقَوۡمِ الۡمُجۡرِمِيۡنَ۝۱۴۸

۱۴۸۔ پس اگر وہ تجھے جھٹلا دیں تو کہہ دے کہ تمہارا ربّ بہت وسیع رحمت والا ہے جبکہ اُس کا عذاب مجرم قوم سے ٹالا نہیں جا سکتا۔

سَيَقُوۡلُ الَّذِيۡنَ اَشۡرَكُوۡا لَوۡ شَآءَ اللّٰهُ مَاۤ

۱۴۹۔ اور وہ لوگ جنہوں نے شرک کیا وہ ضرور کہیں گے

اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ؕ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ؕ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ﴿۱۴۹﴾

اگر اللہ چاہتا تو ہم شرک نہ کرتے اور نہ ہمارے آباء واجداد اور نہ ہی ہم کسی چیز کو حرام قرار دیتے۔ اسی طرح ان لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا جو اُن سے پہلے تھے یہاں تک کہ انہوں نے ہمارے عذاب کو چکھ لیا۔ تُو پوچھ کہ کیا تمہارے پاس کوئی علم ہے تو اُسے ہمارے سامنے نکالو تو سہی۔ تم تو ظن کے سوا اور کسی چیز کی پیروی نہیں کرتے اور تم تو محض اٹکل پچو کرتے ہو۔ ﴿١﴾

قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۵۰﴾

۱۵۰۔ تو کہہ دے کہ کمال تک پہنچی ہوئی حجت تو اللہ ہی کی ہے۔ پس اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ضرور ہدایت دے دیتا۔

قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ ع

۱۵۱۔ تو کہہ دے تم اپنے ان گواہوں کو بلاؤ تو سہی جو یہ گواہی دیتے ہیں کہ اللہ نے ان چیزوں کو حرام کر دیا ہے۔ پس اگر وہ گواہی دیں تو تُو ہرگز اُن کے ساتھ گواہی نہ دے اور اُن لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کر جنہوں نے ہمارے نشانات کو جھٹلایا اور جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور وہ اپنے ربّ کا شریک ٹھہراتے ہیں۔

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا

۱۵۲۔ تو کہہ دے آؤ میں پڑھ کر سناؤں جو تمہارے ربّ نے تم پر حرام کر دیا ہے (یعنی) یہ کہ کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور (لازم کر دیا ہے کہ) والدین کے ساتھ احسان سے پیش آؤ اور رزق کی تنگی کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ ہم ہی تمہیں رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی۔ اور تم بے حیائیوں کے جو اُن میں ظاہر

﴿١﴾ اس آیت میں پہلے تو یہ اصولی سوال اٹھایا گیا ہے کہ یہ کہنا کہ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں شرک کی اجازت نہ دیتا تو ہم شرک نہ کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا ایسا کرتے۔ باپ دادا کے ذکر کے ساتھ ہی یہ مسئلہ حل ہو جاتا ہے کہ وہ باپ دادا کی پیروی کر رہے ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ نے شرک کی کوئی تعلیم نہیں دی۔ اس کے معاً بعد فرمایا کہ اگر شرک کے متعلق تمہارے پاس کوئی الہامی کتاب ہے جس میں اس کا ذکر ملتا ہو تو لا کر دکھاؤ۔

الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿١٥٢﴾

ہوں اور جو اندر چھپی ہوئی ہوں (دونوں کے) قریب نہ پھٹکو۔ اور کسی ایسی جان کو جسے اللہ نے حرمت بخشی ہو قتل نہ کرو مگر حق کے ساتھ۔ یہی ہے جس کی وہ تمہیں سخت تاکید کرتا ہے تاکہ تم عقل سے کام لو۔ ﴿١﴾

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿١٥٣﴾

۱۵۳۔ اور سوائے ایسے طریق کے جو بہت اچھا ہو یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ وہ اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ جائے اور ماپ اور تول انصاف کے ساتھ پورے کیا کرو۔ ہم کسی جان پر اس کی وسعت سے بڑھ کر ذمہ داری نہیں ڈالتے۔ اور جب بھی تُم کوئی بات کرو تو عدل سے کام لو خواہ کوئی قریبی ہی (کیوں نہ) ہو۔ اور اللہ کے (ساتھ کئے گئے) عہد کو پورا کرو۔ یہ وہ امر ہے جس کی وہ تمہیں سخت تاکید کرتا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو۔

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿١٥٤﴾

۱۵۴۔ اور یہ (بھی تاکید کرتا ہے) کہ یہی میرا سیدھا راستہ ہے پس اس کی پیروی کرو اور مختلف راہوں کی پیروی نہ کرو ورنہ وہ تمہیں اس کے رستہ سے ہٹا دیں گی۔ یہ ہے وہ جس کی وہ تمہیں تاکیدی نصیحت کرتا ہے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٥٥﴾ ع

۱۵۵۔ پھر موسیٰ کو بھی ہم نے کتاب دی جو ہر اس شخص کی ضرورت پر پوری اُترتی تھی جو احسان سے کام لیتا، اور ہر چیز کی تفصیل پر مشتمل تھی اور ہدایت تھی اور رحمت تھی تاکہ وہ اپنے ربّ کی لقاء پر ایمان لے آئیں۔

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿١٥٦﴾

۱۵۶۔ اور یہ بہت مبارک کتاب ہے جسے ہم نے اُتارا ہے۔ پس اس کی پیروی کرو اور تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم رحم کئے جاؤ۔

﴿١﴾ قتلِ اولاد اصل میں رزق کی کمی کے ڈر سے بچے پیدا نہ کرنے پر اطلاق پاتا ہے۔ ورنہ طبی مجبوریوں وغیرہ کی بناء پر ضبطِ تولید جائز ہے۔

اَنۡ تَقُوۡلُوۡۤا اِنَّمَاۤ اُنۡزِلَ الۡكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيۡنِ مِنۡ قَبۡلِنَا ۖ وَاِنۡ كُنَّا عَنۡ دِرَاسَتِهِمۡ لَغٰفِلِيۡنَ ۙ﴿۱۵۷﴾

۱۵۷۔ تاکہ تم یہ نہ کہہ دو کہ ہم سے پہلے بس دو بڑے گروہوں پر کتاب اُتاری گئی جبکہ ہم اُن کے پڑھنے سے بالکل بے خبر رہے۔

اَوۡ تَقُوۡلُوۡا لَوۡ اَنَّاۤ اُنۡزِلَ عَلَيۡنَا الۡكِتٰبُ لَكُنَّاۤ اَهۡدٰى مِنۡهُمۡ ۚ فَقَدۡ جَآءَكُمۡ بَيِّنَةٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَهُدًى وَّرَحۡمَةٌ ۚ فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنۡهَا ؕ سَنَجۡزِى الَّذِيۡنَ يَصۡدِفُوۡنَ عَنۡ اٰيٰتِنَا سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ بِمَا كَانُوۡا يَصۡدِفُوۡنَ ﴿۱۵۸﴾

۱۵۸۔ یا یہ کہہ دو کہ اگر ہم پر کتاب اُتاری جاتی تو ضرور ہم ان کی نسبت زیادہ ہدایت پر ہوتے۔ پس (اب تو) تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے ایک کھلی کھلی دلیل آ چکی ہے اور ہدایت بھی اور رحمت بھی۔ پس اُس سے زیادہ ظالم کون ہوسکتا ہے جو اللہ کی آیات کو جھٹلائے اور اُن سے منہ پھیر لے۔ ہم ان لوگوں کو جو ہمارے نشانات سے رُوگردانی کرتے ہیں ضرور ایک سخت عذاب کی (صورت میں) جزا دیں گے بسبب اس کے جو وہ اِعراض کیا کرتے تھے۔

هَلۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ تَاۡتِيَهُمُ الۡمَلٰٓئِكَةُ اَوۡ يَاۡتِىَ رَبُّكَ اَوۡ يَاۡتِىَ بَعۡضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ؕ يَوۡمَ يَاۡتِىۡ بَعۡضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنۡفَعُ نَفۡسًا اِيۡمَانُهَا لَمۡ تَكُنۡ اٰمَنَتۡ مِنۡ قَبۡلُ اَوۡ كَسَبَتۡ فِىۡۤ اِيۡمَانِهَا خَيۡرًا ؕ قُلِ انْتَظِرُوۡۤا اِنَّا مُنۡتَظِرُوۡنَ ﴿۱۵۹﴾

۱۵۹۔ کیا وہ اس کے سوا بھی کوئی انتظار کر رہے ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا تیرا ربّ آجائے یا تیرے ربّ کے بعض نشانات آئیں۔ (مگر) اس دن جب تیرے ربّ کے بعض نشانات ظاہر ہوں گے کسی ایسی جان کو اس کا ایمان فائدہ نہیں دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لائی ہو یا اپنے ایمان کی حالت میں کوئی نیکی نہ کما چکی ہو۔ تُو کہہ دے کہ انتظار کرو یقیناً ہم بھی انتظار کرنے والے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ فَرَّقُوۡا دِيۡنَهُمۡ وَكَانُوۡا شِيَعًا لَّسۡتَ مِنۡهُمۡ فِىۡ شَىۡءٍ ؕ اِنَّمَاۤ اَمۡرُهُمۡ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمۡ بِمَا كَانُوۡا يَفۡعَلُوۡنَ ﴿۱۶۰﴾

۱۶۰۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ در گروہ ہو گئے، تیرا ان سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ ان کا معاملہ خدا ہی کے ہاتھ میں ہے۔ پھر وہ اُن کو اُس کی خبر دے گا جو وہ کیا کرتے تھے۔

مَنۡ جَآءَ بِالۡحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشۡرُ اَمۡثَالِهَا ۚ وَمَنۡ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجۡزٰۤى اِلَّا مِثۡلَهَا وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ ﴿۱۶۱﴾

۱۶۱۔ جو نیکی کرے تو اس کے لئے اس کا دس گنا اجر ہے اور جو بدی کرے تو اُسے اُس کے برابر ہی جزا دی جائے گی اور وہ ظلم نہیں کئے جائیں گے۔

قُلۡ اِنَّنِىۡ هَدٰٮنِىۡ رَبِّىۡۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ۚ دِيۡنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبۡرٰهِيۡمَ حَنِيۡفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿۱۶۲﴾

۱۶۲۔ تو کہہ دے کہ یقیناً میرے ربّ نے مجھے سیدھے رستے کی طرف ہدایت دی ہے (جسے) ایک قائم رہنے والا دین، ابراہیم حنیف کی ملت (بنایا ہے) اور وہ ہرگز مشرکین میں سے نہ تھا۔

قُلۡ اِنَّ صَلَاتِىۡ وَنُسُكِىۡ وَمَحۡيَاىَ وَمَمَاتِىۡ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۙ ﴿۱۶۳﴾

۱۶۳۔ تو کہہ دے کہ میری عبادت اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مَرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

لَا شَرِيۡكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرۡتُ وَاَنَا اَوَّلُ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ﴿۱۶۴﴾

۱۶۴۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سب سے اوّل ہوں۔

قُلۡ اَغَيۡرَ اللّٰهِ اَبۡغِىۡ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَىۡءٍ ؕ وَلَا تَكۡسِبُ كُلُّ نَفۡسٍ اِلَّا عَلَيۡهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزۡرَ اُخۡرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمۡ مَّرۡجِعُكُمۡ فَيُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ فِيۡهِ تَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۱۶۵﴾

۱۶۵۔ تو (ان سے) کہہ دے کہ کیا میں اللہ کے سوا کسی کو اپنا ربّ پسند کرلوں؟ جبکہ وہی ہے جو ہر چیز کا ربّ ہے۔ اور کوئی جان (بدی) نہیں کماتی مگر اپنے ہی خلاف۔ اور کوئی بوجھ اُٹھانے والی کسی دوسری کا بوجھ نہیں اُٹھاتی۔ پھر تمہارے ربّ ہی کی طرف تمہارا لَوٹ کر جانا ہے۔ پس وہ تمہیں اس پر آگاہ کرے گا جس کے متعلق تم آپس میں اختلاف کیا کرتے تھے۔

وَهُوَ الَّذِىۡ جَعَلَـكُمۡ خَلٰۤـئِفَ الۡاَرۡضِ وَرَفَعَ بَعۡضَكُمۡ فَوۡقَ بَعۡضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبۡلُوَكُمۡ فِىۡ مَاۤ اٰتٰٮكُمۡ ؕ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيۡعُ الۡعِقَابِ ۖ وَاِنَّهٗ لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۶۶﴾ ع

۱۶۶۔ اور وہی ہے جس نے تمہیں زمین کا وارث بنادیا اور تم میں سے بعض کو بعض پر درجات میں رفعت بخشی تا کہ وہ تمہیں ان چیزوں سے جو اس نے تمہیں عطا کی ہیں آزمائے۔ یقیناً تیرا ربّ عقوبت میں بہت تیز ہے اور یقیناً وہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۷۔ الاعراف

یہ سورت سوائے چند آیات کے مکّہ میں نازل ہوئی تھی۔ بسم اللہ سمیت اس کی دوسوسات آیات ہیں۔

اس سے پہلے دوسورتوں یعنی سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمران کا آغاز مقطعاتِ قرآنی الٓـمّٓ سے ہوا تھا۔ اِس سورت میں الٓــمّٓ پر صٓ کا اضافہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو مضامین پہلی سورتوں میں گزر چکے ہیں ان پر بعض اَور مضامین کا اضافہ ہونے والا ہے جو اللہ کے صادق ہونے سے تعلق رکھتے ہیں۔

اس میں صٓ سے مراد صَــادِقُ الْقَوْلِ بھی لیا جاتا ہے لیکن اس کی آیت نمبر ۳ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک کا ذکر صــدر کے لفظ سے ملتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو الٓــمّٓ سے شروع ہونے والی سورتوں کے مضامین اوران کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے پر کامل شرح صدر حاصل تھا۔

اس سورت میں پہلی سورتوں سے ایک زائد مضمون یہ بیان ہوا ہے کہ صرف وہ لوگ ہی نہیں پوچھے جائیں گے جو انبیاء کا انکار کرتے ہیں بلکہ انبیاء بھی پوچھے جائیں گے کہ انہوں نے کس حد تک اپنی ذمّہ داریوں کو ادا کیا۔

اس سورت میں آدمؑ کا پھر ذکر کیا گیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے امــر سے پیدا کیا گیا اور جب اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی روح پھونکی تو پھر بنی نوع انسان کو اس کی اطاعت کا حکم دیا۔ یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ان معنوں میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور سب سے عظیم سجدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اور اسی نسبت سے تمام بنی نوع انسان کو آپؐ کی اطاعت کا حکم دیا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سجدہ کا ذکر گزشتہ سورت کے آخر پر ان الفاظ میں ملتا ہے قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. پس جس کا سب کچھ اللہ تعالیٰ کے لئے وقف ہو جائے اس کے حضور جھکنا کوئی شرک نہیں بلکہ اس کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہوگی۔

اس کے بعد اُس لباس کا ذکر ہے جو بظاہر پتّوں کی صورت میں آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اوڑھا تھا مگر اس سے مراد لِبَــاسُ التَّـقْـوٰی کے سوا اور کوئی لباس نہیں تھا۔ اسی طرح بنی نوع انسان کو متنبّہ فرمایا گیا ہے کہ جس طرح ایک دفعہ شیطان نے آدمؑ کی قوم کو پھسلایا تھا وہ آج بھی اسی طرح انبیاء کی قوموں کو پھسلا رہا ہے۔ اور جنت سے نکلنے کا اصل مفہوم دائرۂ شریعت سے باہر نکلنے پر اطلاق پاتا ہے کیونکہ دائرۂ شریعت میں ہی جنت ہے اور اس سے باہر جہنّم کے سوا کچھ نہیں۔ آج بھی قرآن کریم کے دائرہ شریعت سے باہر نکلنے کے نتیجہ میں سارے بنی نوع انسان ہر قسم کے جسمانی اور روحانی جہنم میں مبتلا کر دیئے گئے ہیں۔ اسی مضمون کو کہ زینت اصل میں تقویٰ کی زینت

ہے، اس آیتِ کریمہ میں بیان فرمایا گیا کہ مسجد میں جانے سے تمہیں کوئی زینت نہیں ملے گی جب تک کہ تم اپنی زینت یعنی تقویٰ کو ساتھ لے کر نہیں جاؤ گے۔

اس سورت میں حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند ترین مقام کا ذکر ملتا ہے جو کسی اور نبی کو نصیب نہیں ہوا یعنی آپؐ اور آپؐ کے صحابہؓ کو اہلِ جنت کا ایسا عرفان نصیب تھا کہ وہ اپنی روحانی بلندیوں سے قیامت کے دن ہر روح کو پہچان لیں گے کہ یہ جنتی روح ہے یا جہنمی۔

اس کے بعد اس سورت میں گزشتہ کئی انبیاء کا ذکر ہے کہ وہ بھی اپنی قوموں کی راہنمائی کے لئے ہی بھیجے گئے تھے اور انہوں نے اپنی اپنی قوم کے لئے انتہائی قربانیاں دے کر ان کی ہدایت کے سامان کئے تھے لیکن ان تمام انبیاء سے بڑھ کر ہدایت کا سامان کرنے والے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

اس کے بعد وضاحت سے اس بات کا ذکر فرما دیا گیا کہ گزشتہ انبیاء بھی بڑے بڑے روحانی مراتب پر فائز تھے مگر ان کا فیض محدود تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کوئی عالمی فیض پہنچانے والا نہیں آیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب نبیوں کے سردار کے طور پر اس لئے چنا گیا کہ آپؐ سب دنیا کے لئے رحمت تھے یعنی مشرق ومغرب کے لئے بھی رحمت تھے اور عرب وعجم کے لئے بھی رحمت تھے۔ انسانوں کے لئے بھی رحمت تھے اور جانوروں کے لئے بھی رحمت تھے۔ اور یہ وہ امر ہے جس کا کثرت سے احادیث میں ذکر ملتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جو قیامت برپا کی جانے والی تھی اس میں سے پہلی قیامت تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں برپا ہوگئی جس کا ذکر اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ میں ملتا ہے۔ اور دوسری قیامت آخَـرِین کے زمانہ میں برپا ہونے والی تھی کہ وہ مُردے جو زندہ کئے جانے کے بعد پھر مُردہ بن گئے ان کو از سرِ نو زندہ کیا جانا تھا۔ اور پھر ایک وہ بھی قیامت ہے جو اَشْـرَارُ النَّـاس پر آنی تھی۔ یہ تمام قیامتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے گہرا تعلق رکھتی ہیں۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ مِائَتَانِ وَ سَبْعُ اٰيَاتٍ وَّ اَرْبَعَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

الٓمّٓصٓ ﴿۲﴾

۲۔ أَنَا اللّٰهُ أَعْلَمُ، صَادِقُ الْقَوْلِ: میں اللہ سب سے زیادہ جاننے والا ہوں، قول کا سچا ہوں۔

كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَ ذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳﴾

۳۔ (یہ) ایک عظیم کتاب ہے جو تیری طرف اُتاری گئی ہے۔ پس تیرے سینے میں اس سے کوئی تنگی محسوس نہ ہو کہ تُو اس کے ذریعہ اِنذار کرے۔ اور مومنوں کے لئے یہ ایک بڑی نصیحت ہے۔

اِتَّبِعُوْا مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴﴾

۴۔ اُس کی پیروی کرو جو تمہارے ربّ کی طرف سے تمہاری طرف اُتارا گیا ہے اور اسے چھوڑ کر دوسرے ولیوں کی پیروی نہ کرو۔ تھوڑا ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہو۔

وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ﴿۵﴾

۵۔ اور کتنی ہی بستیاں ہیں کہ اُنہیں ہم نے ہلاک کر دیا۔ پس ان پر ہمارا عذاب رات کو (سوتے میں) آیا یا جب وہ قیلولہ کر رہے تھے۔

فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَاۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۶﴾

۶۔ پھر ان کی پکار اس کے سوا کچھ نہ تھی جب ان کے پاس ہمارا عذاب آیا کہ انہوں نے کہا یقیناً ہم ہی ظلم کرنے والے تھے۔

فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۷﴾

۷۔ پس ہم ضرور اُن سے پوچھیں گے جن کی طرف پیغمبر بھیجے گئے تھے اور ہم ضرور پیغمبروں سے بھی پوچھیں گے۔

فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّ مَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ ﴿۸﴾

۸۔ اور ہم اُن پر علم کی بنا پر تاریخی واقعات پڑھیں گے اور ہم کبھی غائب نہیں رہے۔

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ِالْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۹﴾

۹۔ اور حق ہی اس دن وزنی ثابت ہوگا۔ پس وہ جن کے پلڑے بھاری ہوں گے وہی ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۰﴾

۱۰۔ اور جن کے پلڑے ہلکے ہوں گے پس یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو گھاٹے میں ڈالا بسبب اس کے کہ وہ ہماری آیات سے ناانصافی کیا کرتے تھے۔

وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۱﴾ ع ۱۱/۸

۱۱۔ اور یقیناً ہم نے تمہیں زمین میں تمکنت بخشی اور تمہارے لئے اس میں روزگار کے ذرائع بنائے۔ تھوڑا ہے جو تم شکر کرتے ہو۔

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ڰ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۱۲﴾

۱۲۔ اور یقیناً ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں صورتوں میں ڈھالا پھر ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کے لئے سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا ان سب نے سجدہ کیا۔ وہ سجدہ کرنے والوں میں سے نہ بنا۔

قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ۭ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ اس نے کہا تجھے کس چیز نے روکا کہ تو سجدہ کرے جبکہ میں نے تجھے حکم دیا تھا۔ ﴿۱﴾ اس نے کہا میں اس سے بہتر ہوں۔ تو نے مجھے تو آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے گیلی مٹی سے پیدا کیا۔

قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۱۴﴾

۱۴۔ اس نے کہا پس تُو اس سے نکل جا۔ تجھے توفیق نہ ہوگی کہ تُو اس میں تکبر کرے۔ پس نکل جا یقیناً تُو ذلیل لوگوں میں سے ہے۔

قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ اس نے کہا مجھے اس دن تک مہلت عطا کر جب وہ اُٹھائے جائیں گے۔

﴿۱﴾ عربی طرزِ کلام کے مطابق یہاں اَلَّا میں موجود ''لا'' زائدہ ہے جس کا ترجمہ اردو میں ظاہر نہیں کیا جا سکتا۔

قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۱۶﴾

۱۶۔اس نے کہا یقیناً تُو مہلت دیئے جانے والوں میں سے ہے۔

قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ اس نے کہا کہ بسبب اس کے کہ تُو نے مجھے گمراہ ٹھہرایا ہے میں یقیناً ان کی تاک میں تیری سیدھی راہ پر بیٹھوں گا۔ ﴿۱﴾

ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ۭ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ پھر میں ضرور اُن تک ان کے سامنے سے بھی اور ان کے پیچھے سے بھی اور ان کے دائیں سے بھی اور ان کے بائیں سے بھی آؤں گا۔ اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہیں پائے گا۔

قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۭ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ اس نے کہا تُو یہاں سے نکل جا مذمّت کیا ہوا اور دھتکارا ہوا۔ ان میں سے جو بھی تیری پیروی کرے گا میں یقیناً تم سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔

وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ اور اے آدم! تُو اور تیری بیوی جنت میں سکونت اختیار کرو اور دونوں جہاں سے چاہو کھاؤ۔ ہاں تم دونوں اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ تم ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَاوٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ﴿۲۱﴾

۲۱۔ پس شیطان نے ان کے دل میں وسوسہ ڈالا تاکہ وہ اُن کی ایسی کمزوریوں میں سے بعض اُن پر ظاہر کردے جو اُن سے چھپائی گئی تھیں اور اس نے کہا کہ تمہیں تمہارے ربّ نے اس درخت سے نہیں روکا مگر اس لئے کہ کہیں تم دونوں فرشتے ہی نہ بن جاؤ یا ہمیشہ زندہ رہنے والوں میں سے ہو جاؤ۔

وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۲۲﴾

۲۲۔اور اس نے ان دونوں سے قسمیں کھا کر کہا کہ یقیناً میں تم دونوں کے حق میں محض (نیک) نصیحت کرنے والوں میں سے ہوں۔

﴿۱﴾ جب تک اللہ تعالیٰ کی خاص حفاظت نہ ہو صراطِ مستقیم پر چلنے والے بھی شیطان کے بہکاوے سے محفوظ نہیں ہوتے۔ قرآن کریم نے جن کے متعلق مَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ اور ضَالِّيْن فرمایا ہے وہ صراطِ مستقیم پر ہی چلنے والے تھے لیکن بہک گئے۔

فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ پس اس نے انہیں ایک بڑے دھوکہ سے بہکا دیا۔ پس جب ان دونوں نے اس درخت کو چکھا تو ان کی کمزوریاں اُن پر ظاہر ہوگئیں اور وہ دونوں جنّت کے پتّوں میں سے کچھ اپنے اوپر اوڑھنے لگے۔ اوران کے ربّ نے اُن کو آواز دی کہ کیا میں نے تمہیں اس درخت سے منع نہیں کیا تھا اور تم سے یہ نہیں کہا تھا کہ یقیناً شیطان تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے؟

قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ٚ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ اُن دونوں نے کہا کہ اے ہمارے ربّ! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو یقیناً ہم گھاٹا کھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ اس نے کہا کہ تم سب (یہاں سے) نکل جاؤ اس حال میں کہ تم میں سے بعض بعض کے دشمن ہوں گے۔ اور تمہارے لئے زمین میں کچھ عرصہ قیام ہے اور کچھ مدت کے لئے معمولی فائدہ اُٹھانا ہے۔

قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ﴿۲۶﴾ ع

۲۶۔ اس نے کہا تم اسی میں جیو گے اور اسی میں مرو گے اور اسی میں سے تم نکالے جاؤ گے۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ؕ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ اے بنی آدم! یقیناً ہم نے تم پر لباس اُتارا ہے جو تمہاری کمزوریوں کو ڈھانپتا ہے اور زینت کے طور پر ہے۔ اور رہا تقویٰ کا لباس! تو وہ سب سے بہتر ہے۔ یہ اللہ کی آیات میں سے کچھ ہیں تا کہ وہ نصیحت پکڑیں۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ

۲۸۔ اے بنی آدم! شیطان ہرگز تمہیں بھی فتنہ میں

اَخۡرَجَ اَبَوَیۡکُمۡ مِّنَ الۡجَنَّۃِ یَنۡزِعُ عَنۡہُمَا لِبَاسَہُمَا لِیُرِیَہُمَا سَوۡاٰتِہِمَا ؕ اِنَّہٗ یَرٰىکُمۡ ہُوَ وَ قَبِیۡلُہٗ مِنۡ حَیۡثُ لَا تَرَوۡنَہُمۡ ؕ اِنَّا جَعَلۡنَا الشَّیٰطِیۡنَ اَوۡلِیَآءَ لِلَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۲۸﴾

نہ ڈالے جیسے اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکلوا دیا تھا۔ اس نے ان سے ان کے لباس چھین لئے تا کہ اُن کی بُرائیاں اُن کو دکھائے۔ یقیناً وہ اور اس کے غول تمہیں دیکھ رہے ہیں جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھ سکتے۔ یقیناً ہم نے شیطانوں کو اُن لوگوں کا دوست بنا دیا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔

وَ اِذَا فَعَلُوۡا فَاحِشَۃً قَالُوۡا وَجَدۡنَا عَلَیۡہَاۤ اٰبَآءَنَا وَ اللّٰہُ اَمَرَنَا بِہَا ؕ قُلۡ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَاۡمُرُ بِالۡفَحۡشَآءِ ؕ اَتَقُوۡلُوۡنَ عَلَی اللّٰہِ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ اور جب وہ کوئی بے حیائی کی بات کریں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے آباء و اجداد کو اِسی پر پایا اور اللہ ہی نے ہمیں اس کا حکم دیا ہے۔ تُو کہہ دے یقیناً اللہ بے حیائی کا حکم نہیں دیتا۔ کیا تم اللہ پر وہ باتیں کہتے ہو جو تم نہیں جانتے۔

قُلۡ اَمَرَ رَبِّیۡ بِالۡقِسۡطِ ۟ وَ اَقِیۡمُوۡا وُجُوۡہَکُمۡ عِنۡدَ کُلِّ مَسۡجِدٍ وَّ ادۡعُوۡہُ مُخۡلِصِیۡنَ لَہُ الدِّیۡنَ ۬ؕ کَمَا بَدَاَکُمۡ تَعُوۡدُوۡنَ ﴿ؕ۳۰﴾

۳۰۔ تُو کہہ دے کہ میرے ربّ نے انصاف کا حکم دیا ہے۔ نیز یہ کہ تم ہر مسجد میں اپنی توجہات (اللہ کی طرف) سیدھی رکھو۔ اور دین کو اُس کے لئے خالص کرتے ہوئے اُسی کو پکارا کرو۔ جس طرح اس نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا اسی طرح تم (مرنے کے بعد) لَوٹو گے۔

فَرِیۡقًا ہَدٰی وَ فَرِیۡقًا حَقَّ عَلَیۡہِمُ الضَّلٰلَۃُ ؕ اِنَّہُمُ اتَّخَذُوا الشَّیٰطِیۡنَ اَوۡلِیَآءَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ وَ یَحۡسَبُوۡنَ اَنَّہُمۡ مُّہۡتَدُوۡنَ ﴿۳۱﴾

۳۱۔ ایک گروہ کو اس نے ہدایت بخشی اور ایک گروہ پر گمراہی لازم ہوگئی۔ یقیناً یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا کو چھوڑ کر شیطانوں کو دوست بنا لیا اور یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں۔

یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ خُذُوۡا زِیۡنَتَکُمۡ عِنۡدَ کُلِّ مَسۡجِدٍ وَّ کُلُوۡا وَ اشۡرَبُوۡا وَ لَا تُسۡرِفُوۡا ۚ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الۡمُسۡرِفِیۡنَ ﴿ع۳۲﴾

۳۲۔ اے ابنائے آدم! ہر مسجد میں اپنی زینت (یعنی لباسِ تقویٰ) ساتھ لے جایا کرو۔ اور کھاؤ اور پیو لیکن حد سے تجاوز نہ کرو۔ یقیناً وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ ع۳/۱۰

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۭ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾

۳۳۔ تو پوچھ کہ اللہ کی (پیدا کردہ) زینت کس نے حرام کی ہے جو اس نے اپنے بندوں کے لئے نکالی ہے۔ اور رزق میں سے پاکیزہ چیزیں بھی۔ تُو کہہ دے کہ یہ اس دنیا کی زندگی میں بھی ان کے لئے ہیں جو ایمان لائے (اور) قیامت کے دن تو خالصۃً (بلاشرکتِ غیرے صرف انہی کے لئے ہوں گی)۔ اسی طرح ہم نشانات کھول کھول کر بیان کرتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں۔

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾

۳۴۔ تو کہہ دے کہ میرے ربّ نے محض بے حیائی کی باتوں کو حرام قرار دیا ہے وہ بھی جو اس میں سے ظاہر ہو اور وہ بھی جو پوشیدہ ہو۔ اسی طرح گناہ اور ناحق بغاوت کو بھی اور اس بات کو بھی کہ تم اُس کو اللہ کا شریک ٹھہراؤ جس کے حق میں اُس نے کوئی حجت نہیں اُتاری اور یہ کہ تم اللہ کی طرف ایسی باتیں منسوب کرو جن کا تمہیں کوئی علم نہیں ہے۔

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۵﴾

۳۵۔ اور ہر امّت کے لئے ایک میعاد مقرر ہے۔ پس جب ان کا مقررہ وقت آ جائے تو ایک لحظہ بھی نہ وہ اس سے پیچھے رہ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۶﴾

۳۶۔ اے ابنائے آدم! اگر تمہارے پاس تم میں سے رسول آئیں جو تم پر میری آیات پڑھتے ہوں تو جو بھی تقویٰ اختیار کرے اور اصلاح کرے تو ان لوگوں پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور وہ غمگین نہیں ہوں گے۔ ﴿۱﴾

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۷﴾

۳۷۔ اور وہ لوگ جنہوں نے ہمارے نشانات کو جھٹلا دیا اور ان سے تکبر سے پیش آئے یہی وہ لوگ ہیں جو آگ والے ہیں۔ وہ اس میں لمبا عرصہ رہنے والے ہیں۔

﴿۱﴾ یہ بنی آدم کو عمومی خطاب ہے کہ جب بھی ان کے پاس کوئی رسول آئیں اور اللہ کی آیات اُن کو پڑھ کر سنائیں تو وہ ان سے رُوگردانی نہ کریں۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۳۸﴾

۳۸۔ پس اُس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ گھڑے یا اس کے نشانات کو جھٹلائے۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں نوشتۂ تقدیر میں سے اُن کا (مقدر) حصہ ملے گا یہاں تک کہ جب ہمارے ایلچی اُن کے پاس پہنچیں گے انہیں وفات دیتے ہوئے تو وہ انہیں کہیں گے کہ کہاں ہیں وہ جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے رہے ہو۔ (جواباً) وہ کہیں گے وہ سب ہم سے کھو گئے۔ اور وہ (خود) اپنے خلاف گواہی دیں گے کہ وہ کافر تھے۔

قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ ؕ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ؕ حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ۬ؕ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾

۳۹۔ (تب) وہ (اُن سے) کہے گا کہ ان قوموں کے ساتھ جو جن و انس میں سے تم سے پہلے گزر گئی ہیں تم بھی آگ میں داخل ہو جاؤ۔ جب بھی کوئی امت داخل ہوگی وہ اپنی ہم قماش امّت پر لعنت بھیجے گی۔ یہاں تک کہ جب وہ سب کے سب اس میں اکٹھے ہو جائیں گے تو ان میں سے بعد میں آنے والی اپنے سے پہلی کے بارہ میں کہے گی اے ہمارے ربّ! یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا۔ پس ان کو آگ کا دوہرا عذاب دے۔ وہ کہے گا کہ ہر ایک کو دوہرا (عذاب) ہی مل رہا ہے لیکن تم جانتے نہیں۔

وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۴۰﴾ ع ۸ / ۱۱

۴۰۔ اور ان میں سے پہلی (جماعت) دوسری سے کہے گی تمہیں ہم پر کوئی فضیلت نہیں تھی۔ پس عذاب چکھو بسبب اس کے جو تم کسب کیا کرتے تھے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ

۴۱۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے ہمارے نشانات کو جھٹلایا اور ان سے استکبار کیا ان کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور وہ جنت میں

الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِىْ سَمِّ الْخِيَاطِ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۱﴾

داخل نہیں ہوں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہو جائے۔ اور اسی طرح ہم مجرموں کو جزا دیا کرتے ہیں۔

لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۲﴾

۴۲۔ ان کے لئے جہنم میں ایک تیار کی ہوئی جگہ ہوگی اور اُن کے اوپر تہ بہ تہ (ظلمات کے) پردے ہوں گے اور اسی طرح ہم ظالموں کو جزا دیا کرتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَاۤ ۡ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۴۳﴾

۴۳۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ہم (اُن میں سے) کسی جان پر اس کی وسعت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالیں گے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو جنت والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

وَنَزَعْنَا مَا فِىْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ هَدٰٮنَا لِهٰذَا ۗ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِىَ لَوْلَاۤ اَنْ هَدٰٮنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ وَنُوْدُوْۤا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۴﴾

۴۴۔ اور ہم اُن کے سینوں سے کینے کھینچ نکالیں گے۔ اُن کے زیرِ تصرّف نہریں بہتی ہوں گی۔ اور وہ کہیں گے کہ تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جس نے ہمیں یہاں پہنچنے کی راہ دکھائی جبکہ ہم کبھی ہدایت نہ پا سکتے تھے اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ دیتا۔ یقیناً ہمارے پاس ہمارے ربّ کے رسول حق کے ساتھ آئے تھے۔ اور انہیں آواز دی جائے گی کہ یہ وہ جنت ہے جس کا تمہیں وارث ٹھہرایا گیا ہے بسبب اُس کے جو تم عمل کرتے تھے۔

وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ؕ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۙ﴿۴۵﴾

۴۵۔ اور اہلِ جنت اہلِ نار کو آواز دیں گے کہ ہم نے اس وعدے کو جو ہمارے ربّ نے ہم سے کیا تھا حق پایا ہے تو کیا تم نے بھی اس وعدے کو حق پایا جو تمہارے ربّ نے (تم سے) کیا تھا۔ وہ کہیں گے ہاں، تب ایک اعلان کرنے والا ان کے درمیان اعلان کرے گا کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو

الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ﴿٤٦﴾

۴۶۔ جو اللہ کے راستے سے روکتے ہیں اور اسے ٹیڑھا (دیکھنا) چاہتے ہیں اور وہ آخرت کے منکر ہیں۔

وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمٰهُمْ ۚ وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۣ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ﴿٤٧﴾

۴۷۔ اور ان کے درمیان پردہ حائل ہوگا اور بلند جگہوں پر ایسے مرد ہوں گے جو سب کو اُن کی علامتوں سے پہچان لیں گے اور وہ اہلِ جنت کو آواز دیں گے کہ تم پر سلام ہو جبکہ ابھی وہ اُس (جنت) میں داخل نہیں ہوئے ہوں گے اور (اس کی) خواہش رکھ رہے ہوں گے۔

وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٨﴾

۴۸۔ اور جب ان کی نگاہیں اہلِ نار کی طرف پھیری جائیں گی تو وہ کہیں گے اے ہمارے ربّ! ہمیں ظالم لوگوں میں سے نہ بنانا۔

وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ قَالُوْا مَآ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٤٩﴾

۴۹۔ اور اونچی جگہوں والے ایسے لوگوں سے مخاطب ہوں گے جن کو وہ ان کی علامتوں سے پہچان لیں گے اور کہیں گے تمہاری جمعیت اور جو تم استکبار کیا کرتے تھے تمہارے کام نہ آسکے۔

اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ؕ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿٥٠﴾

۵۰۔ کیا یہی وہ لوگ ہیں کہ جن کے متعلق تم قسمیں کھایا کرتے تھے کہ اللہ ان پر رحم نہیں کرے گا۔ (اے مومنو!) جنت میں داخل ہو جاؤ تم پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ تم کبھی غمگین ہو گے۔

وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؕ

۵۱۔ اور اہلِ نار اہلِ جنت کو آواز دیں گے کہ اس پانی میں سے ہمیں بھی کچھ عطا کرو یا اس رزق میں سے جو اللہ نے تمہیں عطا کیا ہے۔ وہ جواب دیں گے

قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝۵۱

یقیناً اللہ نے یہ دونوں کافروں پر حرام کر دیئے ہیں۔

الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّ لَعِبًا وَّ غَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝۵۲

۵۲۔ (اُن پر) جنہوں نے اپنے دین کو لغویات اور کھیل کود بنا رکھا تھا اور انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکہ میں مبتلا کر دیا۔ پس آج کے دن ہم بھی انہیں اسی طرح بُھلا دیں گے جیسے وہ اپنے اس دن کی ملاقات کو بُھلا بیٹھے تھے اور بسبب اس کے کہ وہ ہماری آیات کا انکار کیا کرتے تھے۔

وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّ رَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝۵۳

۵۳۔ اور ہم یقیناً ان کے پاس ایک ایسی کتاب لائے تھے جسے ہم نے علم کی بنا پر تفصیل سے پیش کیا تھا۔ وہ ہدایت تھی اور رحمت تھی ان لوگوں کے لئے جو ایمان لے آتے ہیں۔

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَاۤ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ قَدْ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝۵۴

۵۴۔ کیا وہ صرف اس کی تعبیر کا انتظار کر رہے ہیں۔ جس دن اس کی تعبیر آ جائے گی تو وہ لوگ جو اس سے پہلے اس (کتاب) کو بُھلا بیٹھے تھے کہیں گے کہ یقیناً ہمارے ربّ کے رسول حق کے ساتھ آئے تھے۔ پس کیا کوئی ہماری شفاعت کرنے والے ہیں تو ہماری شفاعت کریں یا پھر ہمیں واپس لوٹا دیا جائے تو ہم ان کاموں کی بجائے کچھ اور کام کریں گے جو ہم کیا کرتے تھے۔ یقیناً انہوں نے اپنے آپ کو گھاٹے میں ڈال دیا اور جو بھی وہ افترا کیا کرتے تھے ان سے کھویا گیا۔

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۟ يُغْشِى الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ

۵۵۔ یقیناً تمہارا ربّ وہ اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا پھر اس نے عرش پر قرار پکڑا۔ وہ رات سے دن کو ڈھانپ دیتا ہے جبکہ وہ اُسے جلد طلب کر رہا ہوتا ہے۔ اور سورج اور چاند اور ستارے (پیدا کئے) جو اس کے حکم سے مسخر کئے گئے ہیں۔

مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمۡرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الۡخَلۡقُ وَالۡاَمۡرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝۵۵

خبردار! پیدا کرنا بھی اسی کا کام ہے اور حکومت بھی۔ بس ایک وہی اللہ برکت والا ثابت ہوا جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔ ⑴

اُدۡعُوۡا رَبَّكُمۡ تَضَرُّعًا وَّخُفۡيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الۡمُعۡتَدِيۡنَ ۝۵۶

۵۶۔ اپنے ربّ کو عاجزی کے ساتھ اور مخفی طور پر پکارتے رہو۔ یقیناً وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

وَلَا تُفۡسِدُوۡا فِى الۡاَرۡضِ بَعۡدَ اِصۡلَاحِهَا وَادۡعُوۡهُ خَوۡفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحۡمَتَ اللّٰهِ قَرِيۡبٌ مِّنَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۝۵۷

۵۷۔ اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ اور اُسے خوف اور طمع کے ساتھ پکارتے رہو۔ یقیناً اللہ کی رحمت احسان کرنے والوں کے قریب رہتی ہے۔

وَهُوَ الَّذِىۡ يُرۡسِلُ الرِّيٰحَ بُشۡرًاۢ بَيۡنَ يَدَىۡ رَحۡمَتِهٖ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَقَلَّتۡ سَحَابًا ثِقَالًا سُقۡنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنۡزَلۡنَا بِهِ الۡمَآءَ فَاَخۡرَجۡنَا بِهٖ مِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ كَذٰلِكَ نُخۡرِجُ الۡمَوۡتٰى لَعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُوۡنَ ۝۵۸

۵۸۔ اور وہی ہے جو اپنی رحمت کے آگے آگے ہواؤں کو خوشخبری دیتے ہوئے بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب وہ بوجھل بادل اٹھالیتی ہیں تو ہم اسے ایک مُردہ علاقہ کی طرف ہانک لے جاتے ہیں۔ پھر اس سے ہم پانی اُتارتے ہیں اور اس (پانی) سے ہر قسم کے پھل اُگاتے ہیں۔ اسی طرح ہم مُردوں کو (زندہ کرکے) نکالتے ہیں تاکہ تم نصیحت پکڑو۔

وَالۡبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخۡرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذۡنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِىۡ خَبُثَ لَا يَخۡرُجُ اِلَّا نَكِدًا ؕ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الۡاٰيٰتِ لِقَوۡمٍ يَّشۡكُرُوۡنَ ۝۵۹ ع ۱۴

۵۹۔ اور پاک مُلک (وہ ہوتا ہے کہ) اس کا سبزہ اس کے ربّ کے اِذن سے (پاک ہی) نکلتا ہے اور جو ناپاک ہو (اس میں) کچھ نہیں نکلتا مگر ردّی (چیز)۔ اسی طرح ہم نشانات کو پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں ان لوگوں کی خاطر جو شکر کیا کرتے ہیں۔

لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا اِلٰى قَوۡمِهٖ فَقَالَ يٰقَوۡمِ

۶۰۔ یقیناً ہم نے نوح کو بھی اس کی قوم کی طرف بھیجا

⑴ چھ دنوں سے مراد چھ ادوار ہیں اور ایک دَور کروڑوں سال کا بھی ہوسکتا ہے۔ عرش پر اِسْتِوَاء سے مراد یہ ہے کہ سب تخلیق کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے لاتعلق نہیں ہوجاتا بلکہ جس طرح بادشاہ ساری قوم کی نگرانی کرتا ہے اسی طرح وہ اپنی تمام مخلوقات کی نگرانی کرتا ہے۔

اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝۶۰

تھا۔ پس اس نے کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا اور کوئی معبود نہیں۔ یقیناً میں تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۶۱

۶۱۔ اس کی قوم کے سرداروں نے کہا ہم تو تجھے یقیناً ایک کھلی کھلی گمراہی میں مبتلا دیکھتے ہیں۔

قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۶۲

۶۲۔ اس نے کہا اے میری قوم! میں کسی گمراہی میں مبتلا نہیں بلکہ میں تو تمام جہانوں کے ربّ کی طرف سے ایک رسول ہوں۔

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۶۳

۶۳۔ میں تمہیں اپنے ربّ کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور تمہیں نصیحت کرتا ہوں اور میں اللہ سے وہ علم حاصل کرتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝۶۴

۶۴۔ کیا تم نے اس بات پر تعجب کیا ہے کہ تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے ایک ذِکر آیا ہے جو تم ہی میں سے ایک مَرد پر اُترا ہے تاکہ وہ تمہیں ڈرائے اور تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو اور تاکہ شاید تم پر رحم کیا جائے۔

فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ۝۶۵ ع

۶۵۔ پس انہوں نے اسے جھٹلا دیا اور ہم نے اسے اور ان کو جو کشتی میں اس کے ساتھ تھے نجات بخشی اور انہیں غرق کر دیا جنہوں نے ہمارے نشانات کو جھٹلایا تھا۔ یقیناً وہ ایک اندھی قوم تھے۔

وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝۶۶

۶۶۔ اور عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو (ہم نے بھیجا)۔ اس نے کہا کہ اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا اور کوئی معبود نہیں۔ کیا تم تقویٰ اختیار نہیں کرو گے۔

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا

۶۷۔ اس کی قوم میں سے اُن سرداروں نے جنہوں

لَنَرٰىكَ فِیْ سَفَاهَةٍ وَّ اِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ﴿۶۷﴾

نے کفر کیا تھا کہا ہم تو تجھے یقیناً ایک بڑی بیوقوفی میں مبتلا دیکھتے ہیں اور یقیناً ہم سمجھتے ہیں کہ تو ضرور جھوٹے لوگوں میں سے ہے۔

قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ سَفَاهَةٌ وَّ لٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۸﴾

۶۸۔ اس نے کہا اے میری قوم! مجھے کوئی بیوقوفی لاحق نہیں بلکہ میں تو تمام جہانوں کے ربّ کی طرف سے ایک رسول ہوں۔

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَ اَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِیْنٌ ﴿۶۹﴾

۶۹۔ میں تمہیں اپنے ربّ کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور میں تمہارے لئے ایک قابلِ اعتماد نصیحت کرنے والا ہوں۔

اَوَ عَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰی رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِیُنْذِرَكُمْ ؕ وَ اذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ زَادَكُمْ فِی الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۷۰﴾

۷۰۔ کیا تم نے تعجب کیا ہے کہ تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے ایک ذکر آیا ہے جو تم ہی میں سے ایک مَرد پر نازل ہوا ہے تاکہ وہ تمہیں ڈرائے۔ اور یاد کرو جب اس نے نوح کی قوم کے بعد تمہیں جانشین بنا دیا تھا اور تمہیں افزائشِ نسل کے ذریعہ بہت بڑھایا۔ پس اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔

قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَ نَذَرَ مَا كَانَ یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۷۱﴾

۷۱۔ انہوں نے کہا کیا تو اس لئے ہمارے پاس آیا ہے کہ ہم صرف ایک اللہ ہی کی عبادت کریں اور ان کو چھوڑ دیں جن کی ہمارے آباء واجداد عبادت کیا کرتے تھے۔ پس ہمارے پاس وہ لے آ جس سے تو ہمیں ڈراتا ہے اگر تو سچوں میں سے ہے۔

قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّ غَضَبٌ ؕ اَتُجَادِلُوْنَنِیْ فِیْۤ اَسْمَآءٍ سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ فَانْتَظِرُوْۤا اِنِّیْ مَعَكُمْ

۷۲۔ اس نے کہا تمہارے ربّ کی طرف سے تم پر ناپاکی اور غضب واجب ہو چکے ہیں۔ کیا تم مجھ سے ایسے ناموں کے بارہ میں جھگڑتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے گھڑ لئے ہیں جبکہ اللہ نے ان کے حق میں کوئی حجت نہیں اُتاری۔ پس انتظار کرو۔ یقیناً میں بھی

مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ﴿۷۱﴾

تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔

فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ قَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ﴿۷۲﴾

۷۳۔ پس ہم نے اسے اپنی رحمت سے نجات بخشی اور ان کو بھی جو اس کے ساتھ تھے اور ہم نے ان لوگوں کی جڑ کاٹ ڈالی جنہوں نے ہمارے نشانات کو جھٹلایا تھا اور وہ (کسی صورت) ایمان لانے والے نہیں تھے۔

وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴿۷۴﴾

۷۴۔ اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو (بھیجا)۔ اس نے کہا کہ اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو تمہارے لئے اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ یقیناً تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے ایک روشن دلیل آ چکی ہے۔ یہ اللہ کی اونٹنی ہے جو تمہارے لئے ایک نشان ہے پس اسے چھوڑ دو کہ یہ اللہ کی زمین میں کھاتی پھرے اور اسے کوئی تکلیف نہ پہنچاؤ ورنہ اس کے نتیجہ میں تمہیں دردناک عذاب پکڑ لے گا۔ ﴿۱﴾

وَاذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ﴿۷۵﴾

۷۵۔ اور (وہ وقت) یاد کرو جب اس نے تم کو عاد کے بعد جانشین بنایا اور زمین میں تمہیں آباد کیا۔ تم اس کے میدانوں میں قلعے تعمیر کرتے ہو اور گھر بنانے کے لئے پہاڑ تراشتے ہو۔ پس اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو اور فسادی بنتے ہوئے زمین میں تخریب کاری نہ کرو۔

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ

۷۶۔ اس کی قوم میں سے ان سرداروں نے جنہوں نے

﴿۱﴾ نَاقَةُ اللّٰه سے مراد حضرت صالح علیہ السلام کی وہ اونٹنی ہے جس پر سوار ہو کر وہ قوم کو رسالت کا پیغام پہنچایا کرتے تھے۔ جب بعض بدبخت سرداروں نے اس ناقہ کی کونچیں کاٹ دیں اور ان کا ذریعہ پیغام رسانی ختم کر دیا تو اس کے نتیجہ میں عذاب کے مستحق ہوگئے۔ کہا جاتا ہے کہ نو سردار تھے جنہوں نے اس بات پر اکٹھ کیا تھا۔

لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۷۶﴾	استکبار کیا تھا ان لوگوں کو جو کمزور سمجھے جاتے تھے یعنی اُن کو جو اُن میں سے ایمان لائے تھے کہا: کیا تم علم رکھتے ہو کہ صالح اپنے ربّ کی طرف سے پیغمبر بنایا گیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ وہ جس (پیغام) کے ساتھ بھیجا گیا ہے ہم اس پر یقیناً ایمان لاتے ہیں۔
قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۷۷﴾	۷۷۔ ان لوگوں نے جنہوں نے تکبر اختیار کیا تھا کہا کہ یقیناً ہم اس کا جس پر تم ایمان لائے ہو انکار کرنے والے ہیں۔
فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۷۸﴾	۷۸۔ پس انہوں نے اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں اور اپنے ربّ کے حکم کی نافرمانی کی اور کہا اے صالح! ہمارے پاس وہ لے آ جس کے تُو ہمیں ڈراوے دیتا ہے اگر تُو واقعی (خدا کے) بھیجے ہوؤں میں سے ہے۔
فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۷۹﴾	۷۹۔ پس انہیں ایک سخت زلزلے نے آ پکڑا پس وہ اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے رہ گئے۔
فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۸۰﴾	۸۰۔ پس اس نے ان سے منہ موڑ لیا اور کہا اے میری قوم! یقیناً میں تمہیں اپنے ربّ کا پیغام پہنچا چکا ہوں اور تمہیں نصیحت کر چکا ہوں لیکن تم نصیحت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔
وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۱﴾	۸۱۔ اور لوط کو (بھی بھیجا) جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا تم ایسی بے حیائی کرتے ہو جیسی تم سے پہلے تمام جہانوں میں سے کسی نے نہیں کی۔
اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۸۲﴾	۸۲۔ یقیناً تم شہوانی جذبات کی خاطر عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس آتے ہو۔ بلکہ تم ایک بہت ہی حد سے بڑھی ہوئی قوم ہو۔
وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا	۸۳۔ اور اس کی قوم کا اس کے سوا کوئی جواب

اَخۡرِجُوۡهُمۡ مِّنۡ قَرۡيَتِكُمۡ‌ۚ اِنَّهُمۡ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوۡنَ ﴿۸۳﴾

نہ تھا کہ انہوں نے کہا کہ ان کو اپنی بستی سے نکال باہر کرو۔ یقیناً یہ وہ لوگ ہیں جو بہت پاکباز بنتے ہیں۔

فَاَنۡجَيۡنٰهُ وَاَهۡلَهٗۤ اِلَّا امۡرَاَتَهٗ‌ ۖ كَانَتۡ مِنَ الۡغٰبِرِيۡنَ ﴿۸۴﴾

۸۴۔ پس ہم نے اسے اور اس کے اہل کو نجات بخشی سوائے اس کی بیوی کے وہ پیچھے رہنے والوں میں سے ہوگئی۔

وَاَمۡطَرۡنَا عَلَيۡهِمۡ مَّطَرًا‌ ؕ فَانْظُرۡ كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُجۡرِمِيۡنَ ﴿۸۵﴾

۸۵۔ اور ہم نے ان پر ایک قسم کی بارش برسائی۔ پس دیکھ کہ مجرموں کا کیسا انجام ہوتا ہے۔

ع ۱۰ ۱۲ ۱۷

وَاِلٰى مَدۡيَنَ اَخَاهُمۡ شُعَيۡبًا‌ ؕ قَالَ يٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ مَا لَـكُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَيۡرُهٗ‌ ؕ قَدۡ جَآءَتۡكُمۡ بَيِّنَةٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ‌ فَاَوۡفُوا الۡكَيۡلَ وَالۡمِيۡزَانَ وَلَا تَبۡخَسُوا النَّاسَ اَشۡيَآءَهُمۡ وَلَا تُفۡسِدُوۡا فِى الۡاَرۡضِ بَعۡدَ اِصۡلَاحِهَا‌ ؕ ذٰ لِكُمۡ خَيۡرٌ لَّـكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ‌ ۚ﴿۸۶﴾

۸۶۔ اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو (بھیجا)۔ اس نے کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ یقیناً تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے کھلی کھلی نشانی آ چکی ہے۔ پس ماپ اور تول پورا کیا کرو اور لوگوں کو اُن کی چیزیں کم نہ دیا کرو اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلایا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر تھا اگر تم ایمان لانے والے ہوتے۔

وَلَا تَقۡعُدُوۡا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوۡعِدُوۡنَ وَتَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ مَنۡ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبۡغُوۡنَهَا عِوَجًا‌ ۚ وَاذۡكُرُوۡۤا اِذۡ كُنۡتُمۡ قَلِيۡلًا فَكَثَّرَكُمۡ‌ ۖ وَانْظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿۸۷﴾

۸۷۔ اور ہر شاہراہ پر نہ بیٹھا کرو دھمکاتے ہوئے اور اللہ کے راستہ سے روکتے ہوئے اس شخص کو جو اس پر ایمان لایا ہے جبکہ تم اس (راہ) کو ٹیڑھا (دیکھنا) چاہتے ہو۔ اور یاد کرو جب تم بہت تھوڑے تھے پھر اس نے تمہیں کثرت بخشی اور غور کرو کہ فساد کرنے والوں کا انجام کیسا تھا۔

وَاِنۡ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنۡكُمۡ اٰمَنُوۡا بِالَّذِىۡۤ اُرۡسِلۡتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمۡ يُؤۡمِنُوۡا فَاصۡبِرُوۡا حَتّٰى يَحۡكُمَ اللّٰهُ بَيۡنَنَا‌ ۚ وَهُوَ خَيۡرُ الۡحٰكِمِيۡنَ ﴿۸۸﴾

۸۸۔ اور اگر تم میں سے ایک گروہ اس (ہدایت) پر ایمان لے آیا ہے جسے دے کر مجھے بھجوایا گیا اور ایک گروہ ایسا ہے جو ایمان نہیں لایا تو صبر کرو یہاں تک کہ اللہ ہمارے درمیان فیصلہ کر دے اور وہ فیصلہ کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

قَالَ الۡمَلَاُ الَّذِيۡنَ اسۡتَكۡبَرُوۡا مِنۡ قَوۡمِهٖ لَنُخۡرِجَنَّكَ يٰشُعَيۡبُ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَكَ مِنۡ قَرۡيَتِنَاۤ اَوۡ لَتَعُوۡدُنَّ فِىۡ مِلَّتِنَا‌ ؕ قَالَ اَوَلَوۡ كُنَّا كٰرِهِيۡنَ ﴿۸۹﴾

قَدِ افۡتَرَيۡنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنۡ عُدۡنَا فِىۡ مِلَّتِكُمۡ بَعۡدَ اِذۡ نَجّٰٮنَا اللّٰهُ مِنۡهَا‌ ؕ وَمَا يَكُوۡنُ لَنَاۤ اَنۡ نَّعُوۡدَ فِيۡهَاۤ اِلَّاۤ اَنۡ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا‌ ؕ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَىۡءٍ عِلۡمًا‌ ؕ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلۡنَا‌ ؕ رَبَّنَا افۡتَحۡ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَ قَوۡمِنَا بِالۡحَـقِّ وَاَنۡتَ خَيۡرُ الۡفٰتِحِيۡنَ ﴿۹۰﴾

وَقَالَ الۡمَلَاُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ قَوۡمِهٖ لَـئِنِ اتَّبَعۡتُمۡ شُعَيۡبًا اِنَّكُمۡ اِذًا لَّخٰسِرُوۡنَ ﴿۹۱﴾

فَاَخَذَتۡهُمُ الرَّجۡفَةُ فَاَصۡبَحُوۡا فِىۡ دَارِهِمۡ جٰثِمِيۡنَ ﴿۹۲﴾

۸۹۔ اس کی قوم کے ان سرداروں نے جنہوں نے استکبار کیا تھا کہا کہ اے شعیب! ہم ضرور تجھے اپنی بستی سے نکال دیں گے اور اُن لوگوں کو بھی جو تیرے ساتھ ایمان لائے ہیں یا تم لازماً ہماری ملّت میں واپس آ جاؤ گے۔ اس نے کہا کیا اس صورت میں بھی کہ ہم سخت کراہت کر رہے ہوں؟

۹۰۔ یقیناً ہم اللہ پر جھوٹ گھڑنے والے ہوں گے اگر ہم اس کے بعد بھی تمہاری ملّت میں لوٹ آئیں کہ اللہ ہمیں اس سے نجات عطا کر چکا ہے۔ اور ہمارے لئے ہرگز ممکن نہیں کہ ہم اس میں واپس آئیں سوائے اس کے کہ اللہ ہمارا ربّ ایسا چاہے۔ ہمارا ربّ علم کے لحاظ سے ہر چیز پر حاوی ہے۔ اللہ پر ہی ہم توکّل کرتے ہیں۔ اے ہمارے ربّ! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دے اور تُو فیصلہ کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

۹۱۔ اور اس کی قوم کے ان سرداروں نے کہا جنہوں نے کفر کیا کہ اگر تم نے شعیب کی پیروی کی تو تم یقیناً نقصان اُٹھانے والے ہو گے۔

۹۲۔ تو انہیں (بھی) ایک سخت زلزلہ نے آ پکڑا پس وہ اپنے گھروں میں اوندھے منہ جا گرے۔

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۚۛ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۹۳﴾

۹۳۔ وہ لوگ جنہوں نے شعیب کو جھٹلایا گویا وہ کبھی اس (سرزمین) میں بسے ہی نہ تھے۔ جن لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا وہی نقصان اٹھانے والے تھے۔

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿۹۴﴾ ع

۹۴۔ پس اس نے ان سے منہ موڑ لیا اور کہا اے میری قوم! یقیناً میں تمہیں اپنے ربّ کے تمام پیغامات اچھی طرح پہنچا چکا ہوں اور تمہیں نصیحت کر چکا ہوں۔ پس میں ایک انکار کرنے والی قوم پر کیسے افسوس کروں۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ﴿۹۵﴾

۹۵۔ اور ہم نے کسی بستی میں کوئی نبی نہیں بھیجا مگر اس کے رہنے والوں کو کبھی تنگی اور کبھی تکلیف سے پکڑ لیا تا کہ وہ تضرّع کریں۔

ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۹۶﴾

۹۶۔ پھر ہم نے بری حالت کو اچھی حالت سے بدل دیا۔ یہاں تک کہ انہوں نے (اُسے) نظر انداز کر دیا اور کہنے لگے کہ (پہلے بھی) ہمارے باپ دادا کو تکلیف اور آسانی پہنچا کرتی تھی۔ پس ہم نے ان کو اچانک پکڑ لیا جبکہ وہ کوئی شعور نہ رکھتے تھے۔

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۷﴾

۹۷۔ اور اگر بستیوں والے ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ضرور ان پر آسمان سے بھی برکتوں کے دروازے کھول دیتے اور زمین سے بھی۔ لیکن انہوں نے جھٹلا دیا۔ پس ہم نے ان کو اس کی پاداش میں جو وہ کسب کیا کرتے تھے پکڑ لیا۔

اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿۹۸﴾ ط

۹۸۔ تو کیا بستیوں کے رہنے والے اس بات سے امن میں ہیں کہ ہمارا عذاب ان کو رات کے وقت آلے جبکہ وہ سوئے ہوئے ہوں۔

أَوَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرَىٰ أَن يَأْتِيَهُم بَأْسُنَا ضُحًى وَهُمْ يَلْعَبُونَ ﴿٩٩﴾

٩٩۔ اور کیا بستیوں والے اس بات سے امن میں ہیں کہ ہمارا عذاب انہیں ایسے وقت آلے کہ سورج چڑھ آیا ہو اور وہ کھیل کود میں مصروف ہوں۔

أَفَأَمِنُوا مَكْرَ اللَّهِ ۚ فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ ﴿١٠٠﴾ ع

١٠٠۔ پس کیا وہ اللہ کے منصوبہ سے امن میں ہیں۔ پس اللہ کے منصوبہ سے کوئی امن کے خیال میں نہیں رہتا سوائے نقصان اُٹھانے والی قوم کے۔

أَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِينَ يَرِثُونَ الْأَرْضَ مِن بَعْدِ أَهْلِهَا أَن لَّوْ نَشَاءُ أَصَبْنَاهُم بِذُنُوبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ﴿١٠١﴾

١٠١۔ اور کیا اُن لوگوں کو جنہوں نے زمین اس میں بسنے والوں کے بعد ورثہ میں پائی یہ بات ہدایت نہ دے سکی کہ اگر ہم چاہیں تو انہیں ان کے گناہوں کی پاداش میں سزا دیں اور ان کے دلوں پر مہر کر دیں۔ پھر وہ کچھ سُن (اور سمجھ) نہ سکیں۔

تِلْكَ الْقُرَىٰ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَائِهَا ۚ وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ ۚ فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا مِن قَبْلُ ۚ كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِ الْكَافِرِينَ ﴿١٠٢﴾

١٠٢۔ یہ وہ بستیاں ہیں جن کی خبروں میں سے بعض ہم تیرے سامنے بیان کرتے ہیں اور یقیناً ان کے پاس ان کے رسول کھلے کھلے نشانات لے کر آئے تھے۔ مگر وہ اس قابل نہ ہوئے کہ ان پر ایمان لائیں اس لئے کہ وہ اس سے پہلے (بھی رسولوں کو) جھٹلا چکے تھے۔ اسی طرح اللہ کافروں کے دلوں پر مہر لگاتا ہے۔

وَمَا وَجَدْنَا لِأَكْثَرِهِم مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَإِن وَجَدْنَا أَكْثَرَهُمْ لَفَاسِقِينَ ﴿١٠٣﴾

١٠٣۔ اور ہم نے ان میں سے اکثر کو کسی عہد کا پاس کرتے نہیں دیکھا اور یقیناً ہم نے ان میں سے اکثر کو بدکردار پایا۔

ثُمَّ بَعَثْنَا مِن بَعْدِهِم مُّوسَىٰ بِآيَاتِنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَظَلَمُوا بِهَا ۚ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ﴿١٠٤﴾

١٠٤۔ پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰ کو اپنی آیات کے ساتھ فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف مبعوث کیا تو انہوں نے ان (نشانات) سے ناانصافی کی۔ پس دیکھ کہ مفسدوں کا انجام کیسا تھا۔

وَقَالَ مُوْسٰی یٰفِرْعَوْنُ اِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۰۵﴾

۱۰۵۔ اور موسیٰ نے کہا اے فرعون! میں یقیناً تمام جہانوں کے ربّ کی طرف سے ایک رسول ہوں۔

حَقِیْقٌ عَلٰۤی اَنْ لَّاۤ اَقُوْلَ عَلَی اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِیَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۱۰۶﴾

۱۰۶۔ مجھ پر واجب ہے کہ اللہ پر حق کے سوا کچھ نہ کہوں۔ یقیناً میں تمہارے ربّ کی طرف سے تمہاری طرف ایک روشن نشان لے کر آیا ہوں۔ پس تو میرے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دے۔

قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰیَةٍ فَاْتِ بِهَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۰۷﴾

۱۰۷۔ اس نے کہا اگر تو ایک بھی نشان لایا ہے تو اسے پیش کر۔ اگر تُو سچوں میں سے ہے۔

فَاَلْقٰی عَصَاهُ فَاِذَا هِیَ ثُعْبَانٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۰۸﴾

۱۰۸۔ تب اس نے اپنا عصا پھینکا تو اچانک وہ صاف دکھائی دینے والا اژدھا بن گیا۔

وَّنَزَعَ یَدَهٗ فَاِذَا هِیَ بَیْضَآءُ لِلنّٰظِرِیْنَ ﴿۱۰۹﴾

۱۰۹۔ اور اس نے اپنا ہاتھ نکالا تو وہ اچانک دیکھنے والوں کو سفید دکھائی دینے لگا۔ (۱)

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۱۰﴾

۱۱۰۔ فرعون کی قوم میں سے سرداروں نے کہا یقیناً یہ ایک ماہرِ فن جادوگر ہے۔

یُّرِیْدُ اَنْ یُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

۱۱۱۔ وہ چاہتا ہے کہ تمہیں تمہارے ملک سے نکال دے (اس پر فرعون بولا) تو پھر تم کیا مشورہ دیتے ہو۔

قَالُوْۤا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِی الْمَدَآئِنِ حٰشِرِیْنَ ﴿۱۱۲﴾

۱۱۲۔ انہوں نے کہا کہ اسے اور اس کے بھائی کو کچھ مہلت دے اور مختلف شہروں میں اکٹھا کرنے والے بھیج دے۔

---

(۱) آیات ۱۰۸-۱۰۹ میں بیان شدہ دو نشانات ان نو نشانات میں سے ہیں جو حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوئے تھے۔ دوسری آیات سے پتہ چلتا ہے کہ یقینی طور پر سونٹا سانپ نہیں بنا تھا بلکہ دیکھنے والوں کی نظریں اللہ تعالیٰ کے تصرف کے نتیجہ میں سونٹے کو سانپ دیکھ رہی تھیں۔ یہی حال ہاتھ کا بھی تھا کہ حضرت موسیٰؑ کے ہاتھ کا رنگ وہی تھا جو اس کا قدرتی طور پر تھا مگر بطور نشان دیکھنے والوں کو دمکتا ہوا دکھائی دیا۔

يَأْتُوكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿۱۱۳﴾

۱۱۳۔ وہ تیرے پاس ہر قسم کے ماہرِفن جادوگر لے آئیں۔

وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

۱۱۴۔ اور فرعون کے پاس جادوگر آئے اور انہوں نے کہا یقیناً ہمارے لئے کوئی بڑا اَجر ہوگا اگر ہم ہی غالب آ گئے۔

قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۱۱۵﴾

۱۱۵۔ اس نے کہا ہاں! اور تم ضرور مقربین میں سے بھی ہو جاؤ گے۔

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ﴿۱۱۶﴾

۱۱۶۔ انہوں نے کہا اے موسیٰ! یا تو تُو (پہلے) پھینک یا ہم (پہلے) پھینکنے والے بنیں۔

قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۱۷﴾

۱۱۷۔ اس نے کہا تم پھینکو۔ پس جب انہوں نے پھینکا تو لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا اور انہیں سخت ڈرا دیا اور وہ ایک بہت بڑا شعبدہ لائے۔

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ ۚ

۱۱۸۔ اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ تُو اپنا سونٹا پھینک۔ پس اچانک وہ اس جھوٹ کو نگلنے لگا جو وہ گھڑ رہے تھے۔ (۱)

فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۹﴾ ۚ

۱۱۹۔ پس حق واقع ہو گیا اور جو کچھ وہ کرتے تھے جھوٹا نکلا۔

فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ ۚ

۱۲۰۔ پس وہ اس جگہ مغلوب کر دیئے گئے اور رُسوا ہو کر لوٹے۔

وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ ۚ

۱۲۱۔ اور جادوگر سجدے کی حالت میں گرا دیئے گئے۔

قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ ۙ

۱۲۲۔ انہوں نے کہا ہم تمام جہانوں کے ربّ پر ایمان لے آئے ہیں۔

---

(۱) آیات ۱۱۷-۱۱۸ میں سحر کی حقیقت واضح فرما دی گئی ہے۔ سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ فرمایا ہے کہ ان کی آنکھوں پر ایک قسم کا مسمریزم سا ہو گیا تھا البتہ ان کی رسیاں اسی طرح رسیاں ہی رہیں۔ حضرت موسیٰؑ پر بھی اس کا اثر تھا لیکن جب اللہ تعالیٰ نے سونٹا پھینکنے کا ارشاد فرمایا تو اچانک ان جادوگروں کا جادو ٹوٹ گیا اور دیکھنے والوں کے دماغ پر سے ان کا اثر جاتا رہا۔

رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿١٢٣﴾

۱۲۳۔ جو موسیٰ کا ربّ ہے اور ہارون کا بھی۔

قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِى الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿١٢٤﴾

۱۲۴۔ فرعون نے کہا کیا تم اس پر ایمان لے آئے ہو پیشتر اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں۔ یقیناً یہ ایک سازش ہے جو تم نے شہر میں تیار کی ہے تاکہ اس کے مکینوں کو اس میں سے نکال لے جاؤ۔ پس عنقریب تم جان لو گے۔

لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٢٥﴾

۱۲۵۔ میں ضرور تمہارے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ دوں گا پھر ضرور تم سب کو اکٹھا سولی چڑھا دوں گا۔

قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿١٢٦﴾ ۚ

۱۲۶۔ انہوں نے کہا یقیناً ہم اپنے ربّ ہی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ۗ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿١٢٧﴾ ع ۱۴/۱۸

۱۲۷۔ اور تُو ہم پر کوئی طعن نہیں کرتا مگر یہ کہ ہم اپنے ربّ کے نشانات پر ایمان لے آئے جب وہ ہمارے پاس آئے۔ اے ہمارے ربّ! ہم پر صبر انڈیل اور ہمیں مسلمان ہونے کی حالت میں وفات دے۔

وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ۗ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَنَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ﴿١٢٨﴾

۱۲۸۔ اور فرعون کی قوم کے سرداروں نے کہا کیا تُو موسیٰ اور اس کی قوم کو کھلا چھوڑ دے گا کہ وہ زمین میں فساد کرتے پھریں اور وہ تجھے بھی ترک کر دیں اور تیرے معبودوں کو بھی۔ اس نے کہا ہم ضرور سختی سے ان کے بیٹوں کو قتل کریں گے اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھیں گے اور یقیناً ہم ان کے اوپر سخت جبّار رہیں۔

قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ

۱۲۹۔ موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ سے مدد چاہو

وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ۫ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۹﴾

اور صبر کرو۔ یقیناً مُلک اللہ ہی کا ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے گا اس کا وارث بنا دے گا اور عاقبت متقیوں کی ہی ہوا کرتی ہے۔

قَالُوْۤا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ؕ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ ع

۱۳۰۔ انہوں نے کہا ہمیں دُکھ دیا گیا تیرے ہمارے پاس آنے سے پہلے بھی اور تیرے ہمارے پاس آ جانے کے بعد بھی۔ اس نے کہا قریب ہے کہ تمہارا ربّ تمہارے دشمنوں کو ہلاک کر دے اور تمہیں مُلک میں جانشین بنا دے پھر وہ دیکھے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔

وَلَقَدْ اَخَذْنَاۤ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳۱﴾

۱۳۱۔ اور یقیناً ہم نے آلِ فرعون کو قحطوں کے ساتھ اور پھلوں میں نقصان کے ذریعہ سے پکڑ لیا تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ؕ اَلَاۤ اِنَّمَا طٰۤئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾

۱۳۲۔ پس جب ان کے پاس کوئی بھلائی آتی تھی تو وہ کہتے تھے یہ ہمارے ہی لئے ہے اور جب انہیں کوئی بُرائی پہنچتی تو وہ اسے موسیٰ اور اس کے ساتھیوں کی نحوست قرار دیتے۔ خبردار! ان کی نُحوست کا پروانہ اللہ ہی کے پاس ہے۔ لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔

وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۳﴾

۱۳۳۔ اور انہوں نے کہا تُو جو نشان بھی چاہے لے آ تا کہ تُو اُس سے ہمیں مسحور کر دے تب بھی ہم تجھ پر ہرگز ایمان لانے والے نہیں۔

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ

۱۳۴۔ پس ہم نے ان پر طوفان بھیجا اور ٹڈی دَل

وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ ۫ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿١٣٤﴾

بھی اور جوئیں اور مینڈک اور خون بھی جو الگ الگ نشانات تھے۔ تب بھی انہوں نے استکبار کیا اور وہ مجرم قوم تھے۔

وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿١٣٥﴾ۚ

۱۳۵۔ اور جب بھی ان پر عذاب نازل ہوتا وہ کہتے اے موسیٰ! ہمارے لئے اپنے ربّ سے اس وعدہ کے نام پر جو اس نے تیرے ساتھ کیا ہے دعا کر۔ پس اگر تُو نے ہم سے یہ عذاب ٹال دیا تو ہم ضرور تیری بات مان لیں گے اور ضرور بنی اسرائیل کو تیرے ساتھ بھیج دیں گے۔

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿١٣٦﴾

۱۳۶۔ پس جب ہم نے اُن سے عذاب کو ایک معیّن مدت تک دور کر دیا جس تک انہیں بہرحال پہنچنا تھا تو اچانک وہ عہد شکنی کرنے لگے۔

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿١٣٧﴾

۱۳۷۔ پس ہم نے اُن سے انتقام لیا اور اُنہیں سمندر میں غرق کر دیا کیونکہ انہوں نے ہمارے نشانات کو جھٹلا دیا تھا اور وہ ان سے غافل تھے۔

وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ بِمَا صَبَرُوْا ؕ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ﴿١٣٨﴾

۱۳۸۔ اور ہم نے ان لوگوں کو جو (زمین میں) کمزور سمجھے گئے تھے اس زمین کے مشارق و مغارب کا وارث بنا دیا جسے ہم نے برکت دی تھی اور بنی اسرائیل کے حق میں تیرے ربّ کے حسین کلمات پورے ہوئے اس صبر کی وجہ سے جو وہ کیا کرتے تھے۔ اور ہم نے برباد کر دیا اس کو جو فرعون اور اس کی قوم کیا کرتے تھے اور جو وہ بلند عمارتیں تعمیر کرتے تھے۔

ع

وَجٰوَزْنَا بِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰی قَوْمٍ یَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓی اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا یٰمُوْسَی اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۱۳۹﴾

۱۳۹۔ اور ہم بنی اسرائیل کو سمندر پار لے آئے پھر ایک ایسی قوم پر اُن کا گزر ہوا جو اپنے بتوں کے حضور (اُن کی عبادت کرتے ہوئے) بیٹھی تھی۔ انہوں نے کہا اے موسیٰ! ہمارے لئے بھی ویسا ہی معبود بنا دے جیسے اُن کے معبود ہیں اس نے جواب دیا کہ یقیناً تم ایک بڑی جاہل قوم ہو۔

اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِیْهِ وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۰﴾

۱۴۰۔ یقیناً یہ لوگ جس حال میں ہیں وہ برباد ہو جانے والا ہے اور باطل ہے وہ عمل جو وہ کرتے ہیں۔

قَالَ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْغِیْكُمْ اِلٰهًا وَّ هُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۴۱﴾

۱۴۱۔ اس نے کہا کیا میں اللہ کے سوا تمہارے لئے کوئی معبود پسند کرسکتا ہوں جبکہ وہی ہے جس نے تمہیں تمام جہانوں پر فضیلت دی ہے۔

وَاِذْ اَنْجَیْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۚ یُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَیَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِیْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِیْمٌ ﴿۱۴۲﴾ ع ۱۶/۱۲

۱۴۲۔ اور (یاد کرو) جب ہم نے تمہیں فرعون کی قوم سے نجات بخشی جو تمہیں بہت سخت عذاب دیتے تھے۔ وہ تمہارے بیٹوں کو بے دردی سے قتل کرتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ رکھتے تھے اور اس میں تمہارے ربّ کی طرف سے بہت بڑی آزمائش تھی۔

وَوٰعَدْنَا مُوْسٰی ثَلٰثِیْنَ لَیْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِیْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً ۚ وَقَالَ مُوْسٰی لِاَخِیْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِیْلَ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۱۴۳﴾

۱۴۳۔ اور ہم نے موسیٰ کے ساتھ تیس راتوں کا وعدہ کیا اور انہیں دس (مزید راتوں) کے ساتھ مکمل کیا۔ پس اُس کے ربّ کی مقررہ مدت چالیس راتوں میں تکمیل کو پہنچی۔ اور موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا کہ میری قوم میں میری قائم مقامی کر اور اصلاح کر اور مفسدوں کی راہ کی پیروی نہ کر۔

وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰی لِمِیْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ

۱۴۴۔ اور جب موسیٰ ہمارے مقررہ وقت پر حاضر

قَالَ رَبِّ اَرِنِيْۤ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّاۤ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴۴﴾

ہوا اور اس کے ربّ نے اس سے کلام کیا تو اس نے کہا اے میرے ربّ! مجھے دکھلا دے کہ میں تیری طرف نظر بھر کر دیکھوں۔ اس نے کہا تُو ہرگز مجھے نہ دیکھ سکے گا۔ لیکن تو پہاڑ کی طرف دیکھ پس اگر یہ اپنی جگہ پر قائم رہا تو پھر تُو بھی مجھے دیکھ سکے گا۔ پس جب اس کے ربّ نے پہاڑ پر تجلّی کی تو اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور موسیٰ بے ہوش ہو کر جا پڑا۔ پس جب اسے افاقہ ہوا تو اس نے کہا پاک ہے تُو۔ میں تیری طرف توبہ کرتے ہوئے آتا ہوں اور میں مومنوں میں اوّل نمبر پر ہوں۔ ﴿۱﴾

قَالَ يٰمُوْسٰۤى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِيْ وَبِكَلَامِيْ ۖ فَخُذْ مَاۤ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۵﴾

۱۴۵۔ اس نے کہا اے موسیٰ! یقیناً میں نے تجھے اپنے پیغامات اور کلام کے ذریعہ سب لوگوں پر فوقیت بخشی ہے۔ پس اُسے پکڑے رکھ جو میں نے تجھے دیا اور شکرگزاروں میں سے ہو جا۔

وَكَتَبْنَا لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ؕ سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۴۶﴾

۱۴۶۔ اور ہم نے اس کے لئے تختیوں میں ہر چیز لکھ رکھی تھی (جو) بطور نصیحت تھی اور ہر چیز کی تفصیل بیان کرنے والی تھی۔ پس مضبوطی سے اسے پکڑ لے اور اپنی قوم کو حکم دے کہ اس تعلیم کے بہترین پہلوؤں کو تھامے رکھیں۔ میں عنقریب تمہیں فاسقوں کا گھر بھی دکھا دوں گا۔

سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ

۱۴۷۔ میں ان لوگوں (کی توجہ) کو اپنی آیات سے پھیر دوں گا جو ناحق زمین میں تکبر کرتے ہیں۔ اور اگر وہ ہر ایک نشان بھی دیکھ لیں تو اُس پر ایمان نہیں

﴿۱﴾ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی سادہ طبیعت کی وجہ سے یہ گمان کرتے تھے کہ اگر اللہ چاہے تو وہ اللہ تعالیٰ کو ظاہری آنکھ سے بھی دیکھ سکیں گے۔ چنانچہ اس مطالبہ پر خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ انسان تو بجلی کی کڑک کو بھی برداشت نہیں کرسکتا تو خدا تعالیٰ کا چہرہ کیسے دیکھ سکتا ہے۔ چنانچہ ایک نشان کے طور پر جب پہاڑ پر بجلی گری تو حضرت موسیٰ بیہوش ہوگئے۔ پھر جب ہوش آئی تو توبہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف جھکے۔

لَا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۴۷﴾

لاتے۔ اور اگر وہ ہدایت کی راہ دیکھیں تو اُسے بطور راستہ اختیار نہیں کرتے۔ حالانکہ اگر وہ گمراہی کی راہ دیکھ لیں تو اسے بطور راستہ اپنا لیتے ہیں۔ یہ اس لئے ہے کہ انہوں نے ہمارے نشانات کو جھٹلا دیا اور وہ ان سے بے پرواہ رہنے والے تھے۔

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۸﴾ ع

۱۴۸۔ اور وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیات اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلا دیا ان کے اعمال ضائع ہو گئے۔ انہیں کوئی جزا نہیں دی جائے گی مگر وہی جو وہ کیا کرتے تھے۔

ع ۱۷/۷

وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۹﴾

وقف لازم

۱۴۹۔ اور موسیٰ کی قوم نے اس کے بعد اپنے زیورات سے ایک ایسے بچھڑے کو (معبود) پکڑ لیا جو ایک (بے جان) جسم تھا جس سے بچھڑے کی سی آواز نکلتی تھی۔ کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ وہ نہ ان سے بات کرتا ہے اور نہ انہیں (سیدھی) راہ کی ہدایت دیتا ہے۔ وہ اُسے پکڑ بیٹھے اور وہ ظلم کرنے والے تھے۔

وَلَمَّا سُقِطَ فِيْۤ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۱۵۰﴾

۱۵۰۔ اور جب وہ نادم ہو گئے اور انہوں نے جان لیا کہ وہ گمراہ ہو چکے ہیں تو انہوں نے کہا اگر ہمارے ربّ نے ہم پر رحم نہ کیا اور ہمیں بخش نہ دیا تو ہم ضرور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰۤى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ مِنْۢ بَعْدِيْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗۤ اِلَيْهِ ؕ قَالَ ابْنَ

۱۵۱۔ اور جب موسیٰ اپنی قوم کی طرف سخت طیش کی حالت میں افسوس کرتا ہوا لوٹا تو اس نے کہا میرے بعد تم لوگوں نے میری بہت بُری جانشینی کی ہے۔ کیا تم نے اپنے ربّ کے حکم کے بارہ میں جلد بازی سے کام لیا؟ اور اُس نے تختیاں (نیچے) ڈال دیں اور اس نے اپنے بھائی کے سر کو پکڑا اسے اپنی طرف کھینچتے ہوئے۔

اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِیْ وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِیْ ۖ فَلَا تُشْمِتْ بِیَ الْاَعْدَآءَ وَلَا تَجْعَلْنِیْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾

اس نے کہا اے میری ماں کے بیٹے! یقیناً قوم نے مجھے بے بس کر دیا۔ اور قریب تھا کہ وہ مجھے قتل کر دیتے۔ پس مجھے دشمنوں کی ہنسی کا نشانہ نہ بنا اور مجھے ظالم لوگوں کے زُمرہ میں شمار نہ کر۔

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِاَخِیْ وَاَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِكَ ۖ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۵۲﴾

۱۵۲۔ اس نے کہا اے میرے ربّ! مجھے بخش دے اور میرے بھائی کو بھی اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل کر اور تُو رحم کرنے والوں میں سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

ع ۱۸/۸

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُفْتَرِيْنَ ﴿۱۵۳﴾

۱۵۳۔ یقیناً وہ لوگ جو بچھڑے کو پکڑ بیٹھے انہیں ضرور ان کے ربّ کی طرف سے غضب پہنچے گا اور دنیا کی زندگی میں ذلّت۔ اور اسی طرح ہم افترا کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْۤا ۫ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۵۴﴾

۱۵۴۔ اور وہ لوگ جنہوں نے بدیاں کیں پھر اس کے بعد توبہ کر لی اور ایمان لائے، یقیناً تیرا ربّ اس کے بعد بھی بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَی الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۖ وَفِیْ نُسْخَتِهَا هُدًی وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ ﴿۱۵۵﴾

۱۵۵۔ اور جب موسیٰ کا غصہ جاتا رہا تو اُس نے تختیاں پکڑ لیں اور انکے مندرجات میں ہدایت اور رحمت تھی ان لوگوں کیلئے جو اپنے ربّ کا خوف رکھتے ہیں۔

وَاخْتَارَ مُوْسٰی قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّاۤ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّایَ ؕ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ

۱۵۶۔ اور موسیٰ نے ہمارے مقررہ وقت کے لئے اپنی قوم کے ستر آدمیوں کا انتخاب کیا۔ پس جب ان کو زلزلہ نے پکڑا تو اس نے کہا اے میرے ربّ! اگر تُو چاہتا تو اس سے پہلے ہی ان سب کو ہلاک کر دیتا اور مجھے بھی۔ کیا تو ہمیں اس فعل کی بنا پر جو ہمارے بیوقوفوں سے سرزد ہوا ہلاک کر دے گا۔

اِنۡ هِیَ اِلَّا فِتۡنَتُكَ ؕ تُضِلُّ بِهَا مَنۡ تَشَآءُ وَتَهۡدِیۡ مَنۡ تَشَآءُ ؕ اَنۡتَ وَلِیُّنَا فَاغۡفِرۡ لَنَا وَارۡحَمۡنَا وَاَنۡتَ خَیۡرُ الۡغٰفِرِیۡنَ ﴿۱۵۶﴾

یقیناً یہ تیری طرف سے ایک آزمائش ہے تُو اس (آزمائش) سے جسے چاہتا ہے گمراہ ٹھہراتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت عطا کرتا ہے۔ تُو ہی ہمارا ولی ہے پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو بخشنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

وَاكۡتُبۡ لَنَا فِیۡ هٰذِهِ الدُّنۡیَا حَسَنَةً وَّفِی الۡاٰخِرَةِ اِنَّا هُدۡنَاۤ اِلَیۡكَ ؕ قَالَ عَذَابِیۡۤ اُصِیۡبُ بِهٖ مَنۡ اَشَآءُ ۚ وَرَحۡمَتِیۡ وَسِعَتۡ كُلَّ شَیۡءٍ ؕ فَسَاَكۡتُبُهَا لِلَّذِیۡنَ یَتَّقُوۡنَ وَیُؤۡتُوۡنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِیۡنَ هُمۡ بِاٰیٰتِنَا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۵۷﴾ۚ

۱۵۷۔ اور ہمارے لئے اس دنیا میں بھی حَسَنہ لکھ دے اور آخرت میں بھی۔ یقیناً ہم تیری طرف (توبہ کرتے ہوئے) آ گئے ہیں۔ اس نے کہا میرا عذاب وہ ہے کہ جس پر میں چاہوں اس کو وارد کر دیتا ہوں اور میری رحمت وہ ہے کہ ہر چیز پر حاوی ہے۔ پس میں اُس (رحمت) کو ان لوگوں کے لئے واجب کر دوں گا جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔

اَلَّذِیۡنَ یَتَّبِعُوۡنَ الرَّسُوۡلَ النَّبِیَّ الۡاُمِّیَّ الَّذِیۡ یَجِدُوۡنَهٗ مَكۡتُوۡبًا عِنۡدَهُمۡ فِی التَّوۡرٰىةِ وَالۡاِنۡجِیۡلِ ۫ یَاۡمُرُهُمۡ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَیَنۡهٰىهُمۡ عَنِ الۡمُنۡكَرِ وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیۡهِمُ الۡخَبٰٓئِثَ وَیَضَعُ عَنۡهُمۡ اِصۡرَهُمۡ وَالۡاَغۡلٰلَ الَّتِیۡ كَانَتۡ عَلَیۡهِمۡ ؕ فَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِهٖ وَعَزَّرُوۡهُ وَنَصَرُوۡهُ وَاتَّبَعُوا النُّوۡرَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ مَعَهٗۤ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۱۵۸﴾

۱۵۸۔ جو اس رسول نبی اُمّی پر ایمان لاتے ہیں جسے وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ وہ ان کو نیک باتوں کا حکم دیتا ہے اور انہیں بُری باتوں سے روکتا ہے اور اُن کے لئے پاکیزہ چیزیں حلال قرار دیتا ہے اور اُن پر ناپاک چیزیں حرام قرار دیتا ہے اور اُن سے اُن کے بوجھ اور طوق اتار دیتا ہے جو اُن پر پڑے ہوئے تھے۔ پس وہ لوگ جو اس پر ایمان لاتے ہیں اور اسے عزت دیتے ہیں اور اس کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کی پیروی کرتے ہیں جو اس کے ساتھ اُتارا گیا ہے یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

ع ۱۹ ۶ ۹

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ِۨ الَّذِىْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِىِّ الْاُمِّىِّ الَّذِىْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۹﴾

۱۵۹۔ تُو کہہ دے کہ اے انسانو! یقیناً میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں جس کے قبضے میں آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے۔ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ وہ زندہ بھی کرتا ہے اور مارتا بھی ہے۔ پس ایمان لے آؤ اللہ پر اور اس کے رسول نبی اُمّی پر جو اللہ پر اور اس کے کلمات پر ایمان رکھتا ہے اور اُسی کی پیروی کرو تاکہ تم ہدایت پا جاؤ۔

وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۶۰﴾

۱۶۰۔ اور موسیٰ کی قوم میں بھی کچھ ایسے لوگ تھے جو حق کے ساتھ (لوگوں کو) ہدایت دیتے تھے اور اُسی کے ذریعہ سے انصاف کرتے تھے۔

وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَىْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ؕ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اِذِ اسْتَسْقٰهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۱﴾

۱۶۱۔ اور ہم نے ان کو بارہ قبیلوں یعنی قوموں میں تقسیم کر دیا اور ہم نے موسیٰ کی طرف جب اس سے اس کی قوم نے پانی مانگا وحی کی کہ چٹان پر اپنے عصا سے ضرب لگا تو اس سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے اور سب لوگوں نے اپنے اپنے پینے کی جگہ معلوم کر لی اور ہم نے اُن پر بادلوں کا سایہ کیا اور اُن پر مَن اور سَلویٰ اُتارے۔ (اور کہا کہ) جو کچھ ہم نے تمہیں رزق عطا کیا ہے اس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ۔ اور انہوں نے ظلم ہم پر نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے تھے۔

وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا

۱۶۲۔ اور (یاد کرو) جب ان سے کہا گیا کہ اس بستی

مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ؕ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۶۲﴾

میں سکونت اختیار کرو اور اس میں سے جہاں سے چاہو کھاؤ اور حِطَّةٌ (یعنی ہمیں بخش دے) کہو اور اطاعت کرتے ہوئے صدر دروازے میں داخل ہو جاؤ ہم تمہاری خطائیں معاف کر دیں گے۔ ہم احسان کرنے والوں کو ضرور بڑھائیں گے۔

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۳﴾ ع

۱۶۳۔ تو ان میں سے جن لوگوں نے ظلم کیا (اُسے) ایک ایسے قول سے بدل دیا جو انہیں نہیں کہا گیا تھا۔ اس پر ہم نے ان پر آسمان سے عذاب نازل کیا اس ظلم کے سبب سے جو وہ کیا کرتے تھے۔

وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ۛ كَذٰلِكَ ۛ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۴﴾

وقف لازم — معانقہ — النصف

۱۶۴۔ اور تو ان سے اس بستی (والوں) کے متعلق پوچھ جو سمندر کے کنارے واقع تھی جب وہ (بستی والے) سبت کے معاملے میں تجاوز کیا کرتے تھے۔ جب ان کے پاس ان کے سبت کے دن ان کی مچھلیاں جھُنڈ در جھُنڈ آتی تھیں اور جس دن وہ سبت نہیں کرتے تھے وہ ان کے پاس نہیں آتی تھیں۔ اسی طرح ہم انہیں آزماتے رہے بسبب اس کے جو وہ فسق کیا کرتے تھے۔

وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَا ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۵﴾

۱۶۵۔ اور (یاد کرو) جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا تم کیوں ایسی قوم کو نصیحت کرتے ہو جسے اللہ ہلاک کرنے والا ہے یا شدید عذاب دینے والا ہے۔ انہوں نے کہا تمہارے ربّ کے حضور اعتذار کے طور پر (ہم ایسا کرتے ہیں) اور اس غرض سے کہ شاید وہ تقویٰ اختیار کریں۔

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖٓ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَئِيْسٍۭ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۶﴾

۱۶۶۔ پس جب انہوں نے وہ بُھلا دیا جس کی انہیں نصیحت کی گئی تھی تو ہم نے ان کو جو بُرائی سے روکا کرتے تھے بچا لیا اور ان لوگوں کو جنہوں نے ظلم کیا اُن کی بدکاریوں کے سبب ایک سخت عذاب میں جکڑ لیا۔

فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴿۱۶۷﴾

۱۶۷۔ جب پھر بھی انہوں نے اس امر میں نافرمانی کی جس سے ان کو روکا گیا تھا تو ہم نے اُنہیں کہا تم ذلیل بندر بن جاؤ۔

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖۚ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۶۸﴾

۱۶۸۔ اور (یاد کرو) جب تیرے ربّ نے یہ اعلانِ عام کیا کہ وہ ضرور ان پر قیامت تک ایسے لوگ مسلّط کرتا رہے گا جو انہیں سخت عذاب دیتے رہیں گے۔ یقیناً تیرا ربّ سزا دینے میں بہت تیز ہے حالانکہ وہ یقیناً بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَقَطَّعْنٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ؗ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۶۹﴾

۱۶۹۔ اور ہم نے انہیں زمین میں قوم درقوم بانٹ دیا۔ ان میں نیک لوگ بھی تھے اور اُنہی میں اس کے علاوہ بھی تھے۔ اور ہم نے ان کو اچھی اور بُری حالتوں سے آزمایا تاکہ وہ (ہدایت کی طرف) لوٹ آئیں۔

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ وَاِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ ؕ اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِ ؕ وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷۰﴾

۱۷۰۔ پس ان کے بعد ایسے جانشینوں نے اُن کی جانشینی کی جنہوں نے کتاب ورثہ میں پائی وہ اس دنیا کے عارضی فائدہ کو پکڑ بیٹھے اور کہتے تھے ہمیں بخش دیا جائے گا۔ اگر اسی طرح کا مال اُن کے پاس آتا وہ اسے لے لیتے تھے۔ کیا اُن سے کتاب کا میثاق جو اُن پر فرض تھا نہیں لیا گیا تھا کہ وہ اللہ پر حق کے سوا کوئی بات نہیں کہیں گے اور وہ پڑھ چکے تھے جو اس میں تھا۔ اور آخری گھر ان لوگوں کے لئے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں بہتر ہے۔ پس کیا تم عقل نہیں کرو گے؟

وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۷۱﴾

۱۷۱۔ اور وہ لوگ جو کتاب کو مضبوطی سے پکڑ لیتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں، ہم یقیناً اصلاح کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کیا کرتے۔

وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۲﴾ ع ۲۱/۹/۱۱

۱۷۲۔ اور (یاد کرو) جب ہم نے پہاڑ کو اُن پر بلند کیا گویا وہ ایک سائبان تھا اور انہوں نے گمان کیا کہ وہ ان پر گرنے ہی والا ہے۔ (اے بنی اسرائیل!) جو ہم نے تمہیں عطا کیا ہے اسے مضبوطی سے پکڑ لو اور جو اس میں ہے (اُسے) یاد رکھو تاکہ تم تقویٰ شعار ہو جاؤ۔ ﴿۱﴾

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ۛۚ شَهِدْنَا ۛۚ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷۳﴾

معانقة ۷ عند المتاخرین

۱۷۳۔ اور (یاد کرو) جب تیرے ربّ نے بنی آدم کی صُلب سے ان کی نسلوں (کے مادّۂ تخلیق) کو پکڑا اور خود انہیں اپنے نفوس پر گواہ بنا دیا (اور پوچھا) کہ کیا میں تمہارا ربّ نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں! ہم گواہی دیتے ہیں۔ مبادا تم قیامت کے دن یہ کہو کہ ہم تو اس سے یقیناً بے خبر تھے۔ ﴿۲﴾

اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۱۷۴﴾

۱۷۴۔ یا تم کہہ دو کہ شرک تو پہلے ہمارے آباء و اجداد ہی نے کیا تھا اور ہم تو ان کے بعد آنے والی نسل ہیں۔ تو کیا جھوٹے لوگوں نے جو کیا اُس کے سبب سے تُو ہمیں ہلاک کر دے گا؟

﴿۱﴾ یہاں پہاڑ کو ان پر بلند کرنے سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ پہاڑ اکھڑ کر ان کے سروں پر بلند ہو گیا ہو۔ بعض پہاڑ اتنا زیادہ سڑک پر جھکے ہوئے ہوتے ہیں کہ انسان اس سڑک سے گزرتے ہوئے ان کے سائے تلے آ جاتا ہے۔ اس جگہ بھی یہی مراد ہے لیکن اُس وقت ان پر جو خوف کی حالت طاری تھی اس کو ان کے فائدے میں استعمال کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان کو قوت کے ساتھ تورات کو پکڑنے کی ہدایت فرمائی۔

﴿۲﴾ جب بنی آدم سے ان کی پیدائش سے بھی پہلے ان کی اولاد کے متعلق حکم فرمایا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر گواہ رہیں۔ جو اولاد ابھی پیدا بھی نہیں ہوئی اس سے کس طرح عہد لیا جا سکتا تھا؟ اس سے صرف اتنی مراد ہے کہ انسانی سرشت میں ہی اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان داخل ہے۔ پس تمام دنیا میں جو خدا تعالیٰ کا تصور پایا جاتا ہے یہ اتفاقی حادثہ نہیں بلکہ یہ انسانی سرشت میں مُرتسم ہے۔

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۷۵﴾

۱۷۵۔ اور اسی طرح ہم آیات کو خوب کھول کھول کر بیان کرتے ہیں تاکہ شاید وہ (حق کی طرف) لوٹ آئیں۔

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۱۷۶﴾

۱۷۶۔ اور تُو اُن پر اس شخص کا ماجرا پڑھ جسے ہم نے اپنی آیات عطا کی تھیں پس وہ ان سے باہر نکل گیا۔ پس شیطان نے اس کا تعاقب کیا اور وہ گمراہوں میں سے ہو گیا۔

وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۷۷﴾

۱۷۷۔ اور اگر ہم چاہتے تو اُن (آیات) کے ذریعہ ضرور اس کا رفع کرتے لیکن وہ زمین کی طرف جھک گیا اور اپنی ہوس کی پیروی کی۔ پس اس کی مثال کُتّے کی سی ہے کہ اگر تو اس پر ہاتھ اٹھائے تو ہانپتے ہوئے زبان نکال دے گا اور اگر اسے چھوڑ دے تب بھی ہانپتے ہوئے زبان نکال دے گا۔ یہ اس قوم کی مثال ہے جس نے ہمارے نشانات کو جھٹلایا۔ پس تُو (ان کے سامنے) یہ (تاریخی) واقعات پڑھ کر سنا تاکہ وہ غور و فکر کریں۔ [۱]

سَآءَ مَثَلَا ۨالْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۷۸﴾

۱۷۸۔ بہت بُری مثال ہے اس قوم کی جس نے ہمارے نشانات کو جھٹلایا اور وہ اپنی ہی جانوں پر ظلم کیا کرتے تھے۔

مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۷۹﴾

۱۷۹۔ جسے اللہ ہدایت دے تو وہی ہے جو ہدایت یافتہ ہوتا ہے اور جسے وہ گمراہ ٹھہرا دے تو یہی ہیں جو نقصان اُٹھانے والے ہیں۔

---

[۱] اس آیت کریمہ میں جس شخص کا ذکر ہے اس کا نام مفسرین بلعم باعور لکھتے ہیں۔ یہ ایک ایسا شخص تھا جسے اللہ تعالیٰ نے وہ روحانی صفات عطا فرمائی تھیں جن کے ذریعہ وہ خدا کے نزدیک ہو سکتا تھا لیکن بدنصیبی سے اس نے دنیا کی طرف جھکنا اپنے لئے قبول کر لیا۔ پھر اس کی مثال ایسے کتّے سے دی گئی ہے جس پر خواہ کوئی پتھر اُٹھائے یا نہ اُٹھائے اس نے بھونکتے بھونکتے نڈھال ہی ہو جانا ہے۔ پس یہ شخص بھی راہِ حق سے بدک کر حق کے خلاف ہرزہ سرائی کرنے لگا تھا۔

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا ۚ أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ﴿١٨٠﴾

۱۸۰۔ اور یقیناً ہم نے جہنم کے لئے جن و اِنس میں سے ایک بڑی تعداد کو پیدا کیا۔ ان کے دل ایسے ہیں جن سے وہ سمجھتے نہیں اور ان کی آنکھیں ایسی ہیں کہ جن سے وہ دیکھتے نہیں اور ان کے کان ایسے ہیں کہ جن سے وہ سنتے نہیں۔ یہ لوگ تو چوپاؤں کی طرح ہیں بلکہ یہ (ان سے بھی) زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں۔ یہی ہیں جو غافل لوگ ہیں۔

وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ ۚ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٨١﴾

۱۸۱۔ اور اللہ ہی کے سب خوبصورت نام ہیں۔ پس اُسے ان (ناموں) سے پکارا کرو اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں کے بارہ میں کج رَوی سے کام لیتے ہیں۔ جو کچھ وہ کرتے رہے اس کی انہیں ضرور جزا دی جائے گی۔

وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ ﴿١٨٢﴾

۱۸۲۔ اور اُن میں سے جنہیں ہم نے پیدا کیا ایسے لوگ بھی تھے جو حق کے ساتھ (لوگوں کو) ہدایت دیتے تھے اور اُسی کے ذریعہ سے انصاف کرتے تھے۔

وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُم مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٨٣﴾

۱۸۳۔ اور وہ لوگ جنہوں نے ہمارے نشانات کا انکار کیا ہم ضرور انہیں تدریجاً اُس جہت سے پکڑیں گے جس کا اُنہیں کوئی علم نہیں ہوگا۔

وَأُمْلِي لَهُمْ ۚ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ﴿١٨٤﴾

۱۸۴۔ اور میں انہیں مہلت دیتا ہوں یقیناً میری تدبیر بہت مضبوط ہے۔

أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا ۗ مَا بِصَاحِبِهِم مِّن جِنَّةٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿١٨٥﴾

۱۸۵۔ کیا انہوں نے کبھی غور نہیں کیا کہ ان کے ساتھی کو کوئی جنون نہیں۔ وہ تو محض ایک کھلا کھلا ڈرانے والا ہے۔

أَوَلَمْ يَنظُرُوا فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ مِن شَيْءٍ وَأَنْ

۱۸۶۔ کیا انہوں نے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت میں اور ہر چیز میں جو اللہ نے پیدا کی ہے کبھی تدبّر نہیں کیا (اور اس بات پر بھی) کہ ممکن ہے

عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۶﴾

کہ اُن کی مقررہ مدّت قریب آ چکی ہو۔ تو اس کے بعد پھر وہ اور کس بات پر ایمان لائیں گے۔

مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ؕ وَيَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۸۷﴾

۱۸۷۔ جسے اللہ گمراہ ٹھہرائے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور وہ انہیں اپنی سرکشیوں میں بھٹکتا ہوا چھوڑ دیتا ہے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ؔۘ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ؕ يَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۸﴾

وقف لازم وقف منزل

۱۸۸۔ وہ تجھ سے قیامت سے متعلق سوال کرتے ہیں کہ کب اُسے بپا ہونا ہے۔ تُو کہہ دے کہ اس کا علم صرف میرے ربّ کے پاس ہے۔ اسے اپنے وقت پر کوئی ظاہر نہیں کرے گا مگر وہی۔ وہ آسمانوں اور زمین پر بھاری ہے۔ وہ تم پر نہیں آئے گی مگر دفعۃً۔ وہ (اس کے بارہ میں) تجھ سے اس طرح سوال کرتے ہیں گویا کہ تُو اس کے متعلق سب کچھ جانتا ہے۔ تُو کہہ دے کہ اس کا علم صرف اللہ ہی کے پاس ہے۔ لیکن اکثر لوگ (یہ بات) نہیں جانتے۔

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۛۚ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ۛۚ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۹﴾ ع

معانقة / عند المتاخرين

۱۸۹۔ تُو کہہ دے کہ میں اللہ کی مرضی کے سوا اپنے نفس کے لئے (ایک ذرّہ بھر بھی) نفع یا نقصان کا اختیار نہیں رکھتا اور اگر میں غیب جاننے والا ہوتا تو یقیناً میں بہت دولت اکٹھی کر سکتا تھا اور مجھے کبھی کوئی تکلیف نہ پہنچتی۔ لیکن میں تو محض ایک ڈرانے والا اور ایک خوشخبری دینے والا ہوں اُس قوم کے لئے جو ایمان لاتی ہے۔

ع ۲۳ / ۱۴

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ۚ فَلَمَّا

۱۹۰۔ وہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا تا کہ وہ اس کی طرف تسکین کی خاطر مائل ہو۔ پھر جب اس نے اسے ڈھانپ لیا تو اس

تَغَشّٰهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۹۰﴾

نے ایک ہلکا سا بوجھ اُٹھا لیا پھر وہ اسے اُٹھائے ہوئے چلنے لگی۔ پس جب وہ بوجھل ہوگئی تو ان دونوں نے اپنے ربّ کو پکارا کہ اگر تُو ہمیں ایک صحت مند (بیٹا) عطا کرے تو یقیناً ہم شکر ادا کرنے والوں میں سے ہوں گے۔

فَلَمَّآ اٰتٰهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹۱﴾

۱۹۱۔ پس جب ان دونوں کو اس (یعنی اللہ) نے ایک صحت مند (بیٹا) عطا کیا تو جو اس نے انہیں عطا کیا اُس (عطا) میں وہ اُس کے شریک ٹھہرانے لگے۔ پس اللہ اس سے بہت بلند ہے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿۱۹۲﴾

۱۹۲۔ کیا وہ اُسے شریک بناتے ہیں جو کچھ پیدا نہیں کرسکتا بلکہ وہ خود پیدا کئے گئے ہیں۔

وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّ لَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۳﴾

۱۹۳۔ اور وہ ان کی کسی قسم کی مدد کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اور وہ تو خود اپنی مدد بھی نہیں کرسکتے۔

وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ﴿۱۹۴﴾

۱۹۴۔ اور اگر تم انہیں ہدایت کی طرف بلاؤ تو وہ کبھی تمہاری پیروی نہیں کریں گے۔ برابر ہے تمہارے لئے خواہ تم انہیں بلاؤ یا خاموش رہو۔

اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۹۵﴾

۱۹۵۔ یقیناً وہ لوگ جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو تمہاری ہی طرح کے انسان ہیں۔ پس تم انہیں پکارتے رہو۔ پس چاہئے کہ وہ تمہیں جواب تو دیں اگر تم سچے ہو۔

اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ ۟ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ ۟ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ

۱۹۶۔ کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے وہ چلتے ہیں یا ان کے ہاتھ ہیں جن سے وہ پکڑتے ہیں یا ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے ہیں یا ان کے کان ہیں

بِهَآ ۡ اَمۡ لَهُمۡ اٰذَانٌ یَّسۡمَعُوۡنَ بِهَا ؕ قُلِ ادۡعُوۡا شُرَکَآءَکُمۡ ثُمَّ کِیۡدُوۡنِ فَلَا تُنۡظِرُوۡنِ ﴿۱۹۶﴾

جن سے وہ سنتے ہیں۔ تو کہہ دے کہ تم اپنے شرکاء کو بلاؤ اور پھر میرے خلاف ہر چال چل دیکھو اور مجھے کوئی مہلت نہ دو۔

اِنَّ وَلِیِّ َۧ اللّٰہُ الَّذِیۡ نَزَّلَ الۡکِتٰبَ ۫ۖ وَ ہُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیۡنَ ﴿۱۹۷﴾

۱۹۷۔ یقیناً میرا کفیل وہ اللہ ہے جس نے کتاب اُتاری اور وہ نیک لوگوں ہی کا کفیل بنتا ہے۔

وَ الَّذِیۡنَ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِہٖ لَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ نَصۡرَکُمۡ وَ لَاۤ اَنۡفُسَہُمۡ یَنۡصُرُوۡنَ ﴿۱۹۸﴾

۱۹۸۔ اور وہ لوگ جنہیں تم اس کے سوا پکارتے ہو وہ تمہاری مدد کی کوئی طاقت نہیں رکھتے اور نہ وہ خود اپنی مدد کر سکتے ہیں۔

وَ اِنۡ تَدۡعُوۡہُمۡ اِلَی الۡہُدٰی لَا یَسۡمَعُوۡا ؕ وَ تَرٰىہُمۡ یَنۡظُرُوۡنَ اِلَیۡکَ وَ ہُمۡ لَا یُبۡصِرُوۡنَ ﴿۱۹۹﴾

۱۹۹۔ اور اگر تم ان کو ہدایت کی طرف بلاؤ تو سنیں گے نہیں اور تُو انہیں دیکھے گا کہ وہ تیری طرف گویا دیکھ رہے ہیں جبکہ وہ دیکھ نہیں رہے۔

خُذِ الۡعَفۡوَ وَ اۡمُرۡ بِالۡعُرۡفِ وَ اَعۡرِضۡ عَنِ الۡجٰہِلِیۡنَ ﴿۲۰۰﴾

۲۰۰۔ عفو اختیار کر اور معروف کا حکم دے اور جاہلوں سے کنارہ کشی اختیار کر۔

وَ اِمَّا یَنۡزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیۡطٰنِ نَزۡغٌ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰہِ ؕ اِنَّہٗ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ﴿۲۰۱﴾

۲۰۱۔ اور اگر تجھے شیطان کی طرف سے کوئی وَسوَسہ پہنچے تو اللہ کی پناہ مانگ۔ یقیناً وہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا اِذَا مَسَّہُمۡ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیۡطٰنِ تَذَکَّرُوۡا فَاِذَا ہُمۡ مُّبۡصِرُوۡنَ ﴿۲۰۲﴾ۚ

۲۰۲۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا جب شیطان کی طرف سے انہیں کوئی تکلیف دِہ خیال پہنچے تو وہ بکثرت ذکر کرتے ہیں پھر اچانک وہ صاحبِ بصیرت ہو جاتے ہیں۔

وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾

۲۰۳۔ اور ان (کافروں) کے (شیطانی) بھائی انہیں گمراہی میں کھینچے لئے جاتے ہیں پھر وہ کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے۔

وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ۭ قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ هٰذَا بَصَاۗىِٕرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰۴﴾

۲۰۴۔ اور جب کبھی تُو ان کے پاس کوئی نشان نہیں لاتا تو کہتے ہیں تُو کیوں نہ اسے چُن لایا۔ تُو کہہ دے کہ میں بس اُسی کی پیروی کرتا ہوں جو میرے ربّ کی طرف سے میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔ یہ بصیرت افروز باتیں ہیں تمہارے ربّ کی طرف سے اور ان لوگوں کے لئے جو ایمان لے آتے ہیں ہدایت اور رحمت ہیں۔

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۲۰۵﴾

۲۰۵۔ اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿۲۰۶﴾

۲۰۶۔ اور تُو اپنے ربّ کو اپنے دل میں کبھی گڑگڑاتے ہوئے اور کبھی ڈرتے ڈرتے اور بغیر اونچی آواز کئے صبحوں اور شاموں کے وقت یاد کیا کر اور غافلوں میں سے نہ ہو۔

اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ﴿۲۰۷﴾ السجدة ۲۴ ع ۱۸

۲۰۷۔ یقیناً وہ لوگ جو تیرے ربّ کے حضور حاضر رہتے ہیں اس کی عبادت میں تکبر نہیں کرتے اور اس کی تسبیح کرتے ہیں اور اسی کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہیں۔

۸۔ الاَنفال

یہ سورت مدینہ میں نازل ہوئی۔ بسم اللہ سمیت اس کی چھہتر آیات ہیں۔ جنگ کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ جو مالی فیض عطا فرماتا ہے ان کو اَنْفَال کہا جاتا ہے۔

پچھلی سورۃ الاعراف (آیت:۱۸۸) میں کفار کی طرف سے جس ساعت یا قیامت کے ظہور کا وقت پوچھا گیا تھا اس ساعت کے پہلے مظہر کا اس سورت میں تفصیل سے ذکر ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ اہلِ عرب پر وہ ساعت آ چکی ہے جس کے نتیجہ میں کفر اور شرک کا دور ختم ہوگا۔

پچھلی سورت کے آخر پر یہ تنبیہ فرمائی گئی تھی کہ بہت مشکل حالات ظاہر ہونے والے ہیں اس لئے ابھی سے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی سے جھکتے ہوئے خفیہ طور پر اور بلند آواز سے اس کے حضور گڑگڑاتے ہوئے دعائیں کر، کیونکہ تیری دعاؤں کے ذریعہ ہی سب مشکلات حل ہوں گی۔

اِس سورت کے شروع میں ہی یہ خوشخبری دیدی گئی کہ ان مشکلات کے نتیجہ میں مومنین کی غربت دور کردی جائے گی۔ پھر مشکلات کے ذکر میں سب سے پہلے جنگ بدر کا ذکر فرمایا اور جیسا کہ اس سے پہلی سورت کے آخر پر دعاؤں کی طرف خصوصی توجہ دلائی گئی تھی، ہم دیکھتے ہیں کہ جنگ بدر میں مسلمانوں کو عطا کی جانے والی فتح بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصی دعاؤں ہی کے نتیجہ میں تھی ورنہ جو ۳۱۳ صحابہؓ آپؐ کے ساتھ اس جہاد میں شریک تھے ان کے مقابل پر مکہ کے مشرکین کی حملہ آور فوج سوائے روحانی پہلو کے ہر پہلو سے ان پر برتری رکھتی تھی۔ بہترین سواریاں ان کو حاصل تھیں۔ بہترین جنگی ہتھیار میسر تھے۔ تیراندازی کے فن میں ماہر دستے اُن کی فوج میں شامل تھے۔ علاوہ ازیں جنگ کے لئے جذبات کو بھڑکانے کے لئے ایسے راگ الاپنے والی ماہر عورتیں بھی تھیں جن کے نغمات کے نتیجہ میں فوجوں پر ایک قسم کی جنون کی سی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ اس کے مقابل پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ دعائیں ہی فتحیاب ہوئیں جو آپؐ نے اپنے خیمہ میں انتہائی گریہ وزاری کے ساتھ اس حال میں کیں کہ آپؐ کے شانۂ مبارک سے چادر بار بار گرتی تھی اور حضرت ابوبکر صدیقؓ اسے سنبھالتے تھے۔ اس دعا کا معراج یہ تھا کہ آپؐ نے بار بار عرض کی: **اَللّٰھُمَّ اِنْ تُھْلَکْ ھٰذِہِ الْعِصَابَۃُ مِنْ اَھْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِی الْاَرْضِ (مسلم. کتاب الجھاد)** کہ جن وانس کی پیدائش کی غرض تو عبادت ہی ہے اور یہ بندے جنہیں میں نے خالصۃً تیری ہی عبادت کی تربیت دی ہے، اگر یہ مارے گئے تو پھر کبھی دنیا میں تیری سچی عبادت کرنے والی کوئی جماعت پیدا نہیں ہوگی۔ پس جنگ بدر کی فتح کا تمام تر سہرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں ہی کے سر تھا۔

مزید برآں مومنین کو یہ بھی سمجھا دیا گیا کہ سچوں اور جھوٹوں کے درمیان عظیم فرق کر دینے والا ہتھیار تو تقویٰ ہی ہے۔ اگر آئندہ بھی تم دنیا کی بڑی سے بڑی طاقتوں پر غالب آنے کا گمان لئے بیٹھے ہو تو وہ صرف اس صورت میں پورا ہوگا کہ تم تقویٰ پر قائم رہو۔

یہاں یہ بھی سمجھا دیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے ساتھی ہرگز **قِتال** نہ کرتے جب تک **قِتال** کے ذریعہ آپؐ کا دین تبدیل کرنے کی کوشش نہ کی جاتی۔ سب سے بڑا فتنہ دنیا میں ہمیشہ اسی طرح پیدا ہوتا رہا اور پیدا ہوتا رہے گا کہ تلوار کے ذریعہ لوگوں کے دین تبدیل کرنے کی کوشش کی جاتی رہے گی۔ اس صورت میں صرف اُس وقت تک دفاع کی اجازت ہے جب تک کہ یہ فتنہ کلیۃً مٹ نہ جائے۔

اسی طرح بتایا کہ ثباتِ قدم کے لئے کثرت سے اللہ کے ذکر کی ضرورت ہے۔ پس ہولناک جنگوں کے دوران بھی مسلسل ذکر الٰہی بلند کرنے والوں کو یہ خوشخبری دی جا رہی ہے کہ تم ہی فلاح حاصل کرو گے کیونکہ ہر فلاح ذکرِ الٰہی سے وابستہ ہے۔

اس سورت کی آخری دو آیات میں اس امر کا ذکر ہے کہ اگر دشمن کا دباؤ بہت بڑھ جائے اور مجبوراً تمہیں اپنے وطن سے ہجرت کرنی پڑے تو اللہ کی راہ میں یہ ہجرت قبول ہوگی اور اس کے بدلہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نصرت عطا کی جائے گی اور مغفرت کے علاوہ اللہ تعالیٰ ہجرت کرنے والوں کے رزق میں بھی بہت برکت ڈالے گا۔ یہ پیشگوئی ہمیشہ بڑی شان کے ساتھ پوری ہوتی رہی ہے اور رزق میں جس برکت کا ذکر اس سورت کے شروع میں اَنْفَال عطا کیے جانے کی صورت میں کیا گیا تھا اس کی اب اَور صورتیں بھی یہاں بیان فرما دی گئیں کہ ہجرت کے نتیجہ میں مہاجرین کی رزق کی راہیں بہت کشادہ کی جائیں گی۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ سِتٌّ وَّ سَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّ عَشَرَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۠ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ②

۲۔ وہ تجھ سے اموالِ غنیمت سے متعلق سوال کرتے ہیں۔ تو کہہ دے کہ اموالِ غنیمت اللہ اور رسول کے ہیں۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اپنے درمیان اصلاح کرو اور اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اگر تم مومن ہو۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ③ۚۖ

۳۔ مومن صرف وہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر اُس کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ ان کو ایمان میں بڑھا دیتی ہیں اور وہ اپنے ربّ پر ہی توکّل کرتے ہیں۔

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ④ؕ

۴۔ وہ لوگ جو نماز قائم کرتے ہیں اور اُس میں سے ہی جو ہم نے اُن کو عطا کیا وہ خرچ کرتے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ⑤ۚ

۵۔ یہی ہیں جو (کھرے اور) سچے مومن ہیں۔ ان کے لئے ان کے ربّ کے حضور بڑے درجات ہیں اور مغفرت ہے اور بہت عزت والا رزق بھی۔

كَمَاۤ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۠ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ⑥ۙ

۶۔ (اُن کا ایمان ایسا ہی حق ہے) جیسے تیرے ربّ نے تجھے حق کے ساتھ تیرے گھر سے نکالا تھا حالانکہ مومنوں میں سے ایک گروہ اسے یقیناً ناپسند کرتا تھا۔

يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝۷

۷۔ وہ حق کے بارہ میں تجھ سے بحث کر رہے تھے بعد اس کے کہ حق (ان پر) کھل چکا تھا۔ گویا انہیں موت کی طرف ہانک کے لے جایا جا رہا تھا اور وہ (اسے اپنی آنکھوں سے) دیکھ رہے تھے۔

وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۝۸

۸۔ اور (یاد کرو) جب اللہ تمہیں دو گروہوں میں سے ایک کا وعدہ دے رہا تھا کہ وہ تمہارے لئے ہے اور تم چاہتے تھے کہ تمہارے حصہ میں وہ آئے جس میں ضرر پہنچانے کی صلاحیت نہ ہو۔ اور اللہ چاہتا تھا کہ وہ اپنے کلمات کے ذریعہ حق کو ثابت کر دکھائے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے۔

لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝۹

۹۔ تا کہ وہ حق کو ثابت کر دے اور باطل کا بُطلان کر دے خواہ مجرم لوگ کیسا ہی ناپسند کریں۔

اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ۝۱۰

۱۰۔ (یاد کرو) جب تم اپنے ربّ سے فریاد کر رہے تھے تو اس نے تمہاری التجا کو قبول کر لیا (اس وعدہ کے ساتھ) کہ میں ضرور ایک ہزار قطار در قطار فرشتوں سے تمہاری مدد کروں گا۔

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝۱۱ ع

۱۱۔ اور اللہ نے اُسے (تمہارے لئے) محض ایک بشارت بنایا تھا اور اس لئے کہ تمہارے دل اس سے مطمئن ہو جائیں جبکہ کوئی مدد نہیں (آتی) مگر اللہ ہی کی طرف سے۔ یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ

۱۲۔ (اور یاد کرو) جب وہ اپنی طرف سے تم پر اَمن دیتے ہوئے اونگھ طاری کر رہا تھا اور تمہارے لئے آسمان سے ایک پانی اُتار رہا تھا تا کہ وہ تمہیں اُس کے ذریعہ خوب پاک کر دے اور شیطان کی

وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ﴿۱۲﴾

پلیدی تم سے دور کر دے اور تا کہ وہ تمہارے دلوں کو تقویت بخشے اور اِس سے قدموں کو ثبات بخشے۔

اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ؕ﴿۱۳﴾

۱۳۔ (یاد کرو) جب تیرا ربّ فرشتوں کی طرف وحی کر رہا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ پس وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں انہیں ثبات بخشو۔ میں ضرور ان لوگوں کے دلوں میں جنہوں نے کفر کیا رعب ڈال دوں گا۔ پس (ان کی) گردنوں پر مارو اور ان کے جوڑ جوڑ پر ضربیں لگاؤ۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۴﴾

۱۴۔ یہ اس لئے ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی سخت مخالفت کی اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے تو یقیناً اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔

ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ یہ ہے (تمہاری پاداش) پس اسے چکھو اور (جان لو) کہ یقیناً کافروں کے لئے آگ کا عذاب ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ۚ﴿۱۶﴾

۱۶۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب اُن کے کسی بھاری لشکر سے جنہوں نے کفر کیا تمہاری مڈھ بھیڑ ہو تو انہیں پیٹھ نہ دکھاؤ۔

وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ اور جو اُس دن اُنہیں پیٹھ دکھائے گا، سوائے اس کے کہ جنگی چال کے طور پر پہلو بدل رہا ہو یا (اپنے ہی) کسی گروہ سے ملنے کی کوشش کر رہا ہو، تو یقیناً وہ اللہ کے غضب کے ساتھ واپس لوٹے گا اور اس کا ٹھکانا جہنّم ہوگا اور بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے۔

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۠

۱۸۔ پس تم نے انہیں قتل نہیں کیا بلکہ اللہ ہے جس نے

وَمَا رَمَيۡتَ اِذۡ رَمَيۡتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبۡلِىَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ مِنۡهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ۝۱۸

انہیں قتل کیا ہے اور (اے محمد!) جب تُو نے (ان کی طرف کنکر) پھینکے تو تُو نے نہیں پھینکے بلکہ اللہ ہے جس نے پھینکے۔ اور یہ اس لئے ہوا کہ وہ اپنی طرف سے مومنوں کو ایک اچھی آزمائش میں مبتلا کرے۔ یقیناً اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔ (۱)

ذٰلِكُمۡ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوۡهِنُ كَيۡدِ الۡكٰفِرِيۡنَ ۝۱۹

۱۹۔ یہ تھا تمہارا حال اور یہ (بھی حق ہے) کہ اللہ ہی کافروں کی تدبیر کو کمزور کرنے والا ہے۔

اِنۡ تَسۡتَفۡتِحُوۡا فَقَدۡ جَآءَكُمُ الۡفَتۡحُ ۚ وَاِنۡ تَنۡتَهُوۡا فَهُوَ خَيۡرٌ لَّكُمۡ ۚ وَاِنۡ تَعُوۡدُوۡا نَعُدۡ ۚ وَلَنۡ تُغۡنِىَ عَنۡكُمۡ فِئَتُكُمۡ شَيۡـًٔا وَّلَوۡ كَثُرَتۡ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۝۲۰ ع

۲۰۔ (پس اے مومنو!) اگر تم فتح طلب کیا کرتے تھے تو فتح تو تمہارے پاس آ گئی۔ اور (اے منکرو! اب بھی) اگر تم باز آ جاؤ تو تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر تم (شرارت کا) اِعادہ کرو گے تو ہم بھی (عذاب کا) اِعادہ کریں گے اور تمہارا جتھا تمہارے کسی کام نہ آئے گا خواہ کتنا ہی زیادہ ہو اور یہ (جان لو) کہ اللہ مومنوں کے ساتھ ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَلَا تَوَلَّوۡا عَنۡهُ وَاَنۡتُمۡ تَسۡمَعُوۡنَ ۝۲۱

۲۱۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اِس کے باوجود اُس سے روگردانی نہ کرو کہ تم سن رہے ہو۔

وَلَا تَكُوۡنُوۡا كَالَّذِيۡنَ قَالُوۡا سَمِعۡنَا وَهُمۡ لَا يَسۡمَعُوۡنَ ۝۲۲

۲۲۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جنہوں نے کہا تھا ہم نے سن لیا جبکہ درحقیقت وہ سن نہیں رہے تھے۔

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنۡدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الۡبُكۡمُ الَّذِيۡنَ لَا يَعۡقِلُوۡنَ ۝۲۳

۲۳۔ یقیناً خدا کے نزدیک تمام جانداروں میں بدترین وہ بہرے اور گونگے ہیں جو عقل نہیں کرتے۔

وَلَوۡ عَلِمَ اللّٰهُ فِيۡهِمۡ خَيۡرًا لَّاَسۡمَعَهُمۡ ؕ

۲۴۔ اور اگر اللہ ان کے اندر کوئی بھی اچھی بات

---

(۱) اس آیت میں جنگ بدر کی عظیم الشان فتح کا ذکر ہے جو بظاہر صحابہ کے ہاتھوں سرانجام پائی مگر جب وہ کفار کو قتل کر رہے تھے تو دراصل اللہ کے تصرف سے ایسا کر رہے تھے اور اس کی ایک بڑی ظاہری وجہ یہ بنی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکر اٹھا کر ان کی طرف پھینکے تو اس کی تائید میں ایک بہت سخت آندھی مسلمانوں کے لشکر سے کفّار کی طرف چل پڑی۔ اور اسی میں اللہ تعالیٰ کے انہیں قتل کرنے کا راز مضمر ہے کہ دشمن کی آنکھیں آندھی سے قریباً اندھوں کی طرح ہو گئیں اور ان کو قتل کرنا مسلمانوں کی فوج کے لئے بہت آسان ہو گیا۔ فرشتوں کی مدد سے بھی یہی مراد ہے۔

وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّ هُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۴﴾

دیکھتا تو انہیں ضرور سنا دیتا۔ اور اگر انہیں سنا بھی دیتا تو ضرور اعراض کرتے ہوئے وہ پیٹھ پھیر جاتے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور رسول کی آواز پر لبیک کہا کرو جب وہ تمہیں بلائے تاکہ وہ تمہیں زندہ کرے اور جان لو کہ اللہ انسان اور اس کے دل کے درمیان حائل ہوتا ہے اور یہ بھی (جان لو) کہ تم اسی کی طرف اکٹھے کئے جاؤ گے۔ ﴿۱﴾

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۶﴾

۲۶۔ اور اس فتنہ سے ڈرو جو محض ان لوگوں کو ہی نہیں پہنچے گا جنہوں نے تم میں سے ظلم کیا اور جان لو کہ اللہ عقوبت میں بہت سخت ہے۔

وَاذْكُرُوْۤا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ اور یاد کرو جب تم بہت تھوڑے تھے (اور) زمین میں کمزور شمار کئے جاتے تھے (اور) ڈرا کرتے تھے کہ کہیں لوگ تمہیں اُچک نہ لے جائیں تو اس نے تمہیں پناہ دی اور اپنی نصرت سے تمہاری تائید کی اور تمہیں پاکیزہ چیزوں میں سے رزق دیا تاکہ تم شکرگزار بنو۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور (اس کے) رسول سے خیانت نہ کرو ورنہ تم اس کے نتیجہ میں خود اپنی امانتوں سے خیانت کرنے لگو گے جبکہ تم (اس خیانت کو) جانتے ہو گے۔

﴿۱﴾ اس آیت میں مُردوں کے زندہ ہونے کی واضح تشریح موجود ہے۔ غلطی سے عیسائی حضرت عیسیٰ کے اِحیاءِ موتیٰ سے ظاہری طور پر مُردوں کو زندہ کرنا خیال کرتے ہیں۔ پس جب آنحضرت ﷺ نے روحانی مُردوں کو اپنی طرف بلایا کہ آؤ مَیں تمہیں زندہ کروں تو یہ بات کھل گئی کہ وہ قبروں میں پڑے ہوئے مُردے نہیں تھے بلکہ عرب کے روحانی مُردے تھے۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۹﴾ ع

۲۹۔ اور جان لو کہ تمہارے اموال اور تمہاری اولاد محض ایک آزمائش ہیں اور یہ (بھی) کہ اللہ کے پاس ایک بہت بڑا اجر ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۳۰﴾

۳۰۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر تم اللہ سے ڈرو تو وہ تمہارے لئے ایک امتیازی نشان بنا دے گا اور تم سے تمہاری بُرائیاں دور کر دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ فضل عظیم کا مالک ہے۔

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ۭ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۳۱﴾

۳۱۔ اور (یاد کرو) جب وہ لوگ جو کافر ہوئے تیرے متعلق سازشیں کر رہے تھے تاکہ تجھے (ایک ہی جگہ) پابند کر دیں یا تجھے قتل کر دیں یا تجھے (وطن سے) نکال دیں۔ اور وہ مکر میں مصروف تھے اور اللہ بھی ان کے مکر کا توڑ کر رہا تھا اور اللہ مکر کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَاۗءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۲﴾

۳۲۔ اور جب ہماری آیات ان پر پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہتے ہیں بس ہم سُن چکے۔ ہم بھی اگر چاہیں تو ایسی ہی باتیں کر سکتے ہیں۔ یہ تو کچھ بھی نہیں مگر پرانے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔

وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاۗءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۳﴾

۳۳۔ اور (یاد کرو) جب وہ کہہ رہے تھے کہ اے اللہ! اگر یہی تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھروں کی بارش برسا یا ہم پر ایک دردناک عذاب لے آ۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۴﴾

۳۴۔ اور اللہ ایسا نہیں کہ انہیں عذاب دے جب کہ تُو ان میں موجود ہو اور اللہ ایسا نہیں کہ انہیں عذاب دے جبکہ وہ بخشش طلب کرتے ہوں۔

وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ؕ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۵﴾

۳۵۔ اور آخر اُن میں کیا بات ہے جو اللہ انہیں عذاب نہ دے جبکہ وہ حرمت والی مسجد سے لوگوں کو روکتے ہیں حالانکہ وہ اس کے (حقیقی) والی نہیں۔ اس کے (حقیقی) والی تو متقیوں کے سوا اور کوئی نہیں لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔ ﴿۱﴾

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ؕ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۶﴾

۳۶۔ اور (اللہ کے) گھر کے پاس ان کی عبادت سیٹیوں اور تالیوں کے سوا کچھ نہیں۔ پس عذاب کو چکھو بسبب اس کے کہ تم انکار کیا کرتے تھے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ۬ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۷﴾ۙ

۳۷۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا اپنے مال خرچ کرتے ہیں تا کہ اللہ کی راہ سے روکیں۔ پس وہ اُن کو (اسی طرح) خرچ کرتے رہیں گے پھر وہ (مال) اُن پر حسرت بن جائیں گے پھر وہ مغلوب کر دیئے جائیں گے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا جہنم کی طرف اکٹھے کر کے لے جائے جائیں گے۔

لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۳۸﴾ ع ۹ ۱۸

۳۸۔ تا کہ اللہ ناپاک کو پاک سے الگ کر دے اور خبیث کے ایک حصہ کو دوسرے پر ڈال دے پھر اس سارے کو (ڈھیر کی صورت میں) تہہ بہ تہہ اکٹھا کر دے پھر اسے جہنم میں جھونک دے۔ یہی لوگ ہیں جو گھاٹا کھانے والے ہیں۔

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۹﴾

۳۹۔ جنہوں نے کفر کیا اُن سے کہہ دے کہ اگر وہ باز آ جائیں تو جو کچھ گزر چکا وہ انہیں معاف کر دیا جائے گا لیکن اگر وہ (جرم کا) اِعادہ کریں تو یقیناً (اِن جیسے) پہلوں کی سنت گزر چکی ہے۔

﴿۱﴾ مسجد حرام پر مشرکین کا جب تک قبضہ رہا وہ محض ظاہری تھا۔ حقیقی طور پر مسجد حرام کے مستحق مومن ہی رہے، قبضہ سے پہلے بھی اور قبضہ کے بعد بھی۔

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۴۰﴾

۴۰۔ اور تم ان سے قِتال کرتے رہو یہاں تک کہ کوئی فتنہ باقی نہ رہے اور دین خالصۃً اللہ کے لئے ہو جائے۔ پس اگر وہ باز آ جائیں تو یقیناً اللہ اس پر جو وہ عمل کرتے ہیں گہری نظر رکھنے والا ہے۔ ﴿۱﴾

وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ؕ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿۴۱﴾

۴۱۔ اور اگر وہ پیٹھ پھیر لیں تو جان لو کہ اللہ ہی تمہارا والی ہے۔ کیا ہی اچھا والی اور کیا ہی اچھا مدد کرنے والا ہے۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۲﴾

۴۲۔ اور تم جان لو کہ جو بھی مالِ غنیمت تمہارے ہاتھ لگے تو اس کا پانچواں حصہ اللہ (یعنی دین کے کاموں کے لئے) اور رسول کے لئے اور اقرباء کے لئے اور یتامیٰ اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے، اگر تم اللہ پر ایمان لاتے ہو اور اس پر جو ہم نے اپنے بندے پر فیصلہ کر دینے کے دن اُتارا تھا جس دن دو جمعیتوں کا تصادم ہوا تھا۔ اور اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ؕ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِی الْمِيْعٰدِ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَقْضِیَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۙ لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَیَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۙ ﴿۴۳﴾

۴۳۔ (یاد کرو) جب تم (وادی کے) ورلے کنارے پر تھے اور وہ پرلے کنارے پر، اور قافلہ تم دونوں سے نیچے کی طرف تھا۔ اور اگر تم (کسی گروہ سے لڑائی کا) باہم پختہ عہد بھی کر لیتے تب بھی اس کا (وقت) معیّن کرنے میں تم اختلاف کرتے۔ لیکن یہ اس لئے (ہوا) کہ اللہ اس کام کا فیصلہ نپٹا دے جو بہر حال پورا ہو کر رہنے والا تھا۔ تا کہ کھلی کھلی حجّت کی رُو سے جس کی ہلاکت کا جواز ہو وہی ہلاک ہو اور کھلی کھلی حجت کی رُو سے جسے زندہ رہنا چاہئے وہی زندہ رہے۔ اور یقیناً اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

﴿۱﴾ یہ آیت ارتداد کے خلاف ایک بڑی قوی دلیل ہے۔ یہاں فتنہ سے مراد جبر کے ذریعہ اپنے دین سے ہٹانا ہے۔ پس جب تک دین کلیۃً اللہ کے لئے آزاد نہ ہو جائے اس وقت تک ایسے جبر کرنے والوں کے خلاف انہی ہتھیاروں سے جہاد جائز ہے جن ہتھیاروں سے وہ زبردستی مومنوں کو مرتد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ فتنہ سے مراد آگ پر بھونا بھی ہے۔

اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ۭ وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۴۴

۴۴۔ (یاد کرو) جب اللہ تجھے اُن کو تیری نیند کی حالت میں کم دکھا رہا تھا اور اگر وہ تجھے اُن کو کثیر تعداد میں دکھاتا تو (اے مومنو!) تم ضرور بزدلی دکھاتے اور اس اہم معاملہ میں اختلاف کرتے۔ لیکن اللہ نے (تمہیں) بچا لیا۔ یقیناً وہ سینوں کے رازوں کو خوب جانتا ہے۔

وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا وَّيُقَلِّلُكُمْ فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝۴۵ ع

۴۵۔ اور (یاد کرو) جب وہ تمہیں ان کو، جب تمہاری اُن سے مڈھ بھیڑ ہوئی، تمہاری نظروں میں کم دکھا رہا تھا اور تمہیں ان کی نظروں میں بہت کم دکھا رہا تھا تاکہ اللہ اس کام کا فیصلہ نپٹا دے جو بہرحال پورا ہو کر رہنے والا تھا۔ اور اللہ ہی کی طرف تمام امور لوٹائے جاتے ہیں۔ (١)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۴۶ ج

۴۶۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب بھی کسی دستہ سے تمہاری مڈھ بھیڑ ہو تو ثابت قدم رہو اور کثرت سے اللہ کو یاد کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝۴۷ ج

۴۷۔ اور اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اور آپس میں مت جھگڑو ورنہ تم بزدل بن جاؤ گے اور تمہارا رعب جاتا رہے گا۔ اور صبر سے کام لو یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

---

(١) آیات ۴۳ تا ۴۵: جنگ بدر سے پہلے مسلمانوں کو کسی لڑائی کا خیال نہیں تھا بلکہ اہل مکّہ کے تجارتی قافلے کی خبر ملی تھی جس کی روک تھام کی نیت سے مسلمان روانہ ہوئے تھے کیونکہ قریش کی یہ نیت تھی کہ اس تجارتی قافلے کا سارا منافع مسلمانوں کے خلاف جنگ میں استعمال کیا جائے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خاص تدبیر تھی کہ مسلمانوں کو بہت تھوڑے ہونے کے باوجود ایک بڑی جمعیت سے مقابلہ کی ہمت پیدا ہوئی ورنہ بہت سے کمزور اتنے بڑے لشکر کے مقابلہ کے لئے گھر سے ہی نہ نکلتے۔

لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ یہاں بہت ہی گہری حکمت کی بات یہ بیان فرمائی گئی ہے کہ جو کھلی کھلی واضح دلیل رکھتے ہوں جسے بیّنة فرمایا گیا ہے وہ اس دلیل کی برکت سے لازماً غلبہ پاتے ہیں۔ جن کے پاس کوئی دلیل نہ ہو تو وہ بہرحال ہلاک کر دیئے جاتے ہیں۔ اس لئے ظاہری جنگ ہو یا مسائل کی جنگ ہو جن کے پاس بیّنة ہو وہ ضرور جیتیں گے۔ جن کے پاس نہ ہو وہ ضرور ہلاک کئے جاتے ہیں۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝۴۸

۴۸۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جو اپنے گھروں سے اِتراتے ہوئے اور لوگوں کو دکھانے کی خاطر نکلے اور وہ اللہ کی راہ سے روک رہے تھے اور اللہ اسے گھیرے میں لئے ہوئے تھا جو وہ کرتے تھے۔

وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰي عَقِبَيْهِ وَقَالَ اِنِّيْ بَرِيْۗءٌ مِّنْكُمْ اِنِّيْٓ اَرٰي مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ۭ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۴۹ ع

۴۹۔ اور (یاد کرو) جب (ایک) شیطان (صفت انسان) نے ان کے اعمال انہیں خوبصورت کر کے دکھائے اور کہا کہ آج کے دن لوگوں میں سے تم پر کوئی غالب نہیں آئے گا اور یقیناً میں تمہیں پناہ دینے والا ہوں۔ پھر جب دونوں فریق آمنے سامنے ہوئے تو وہ اپنی ایڑیوں کے بل پھر گیا اور اس نے کہا یقیناً میں تم سے بری الذمہ ہوں۔ میں ضرور وہ کچھ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ رہے۔ میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔

اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَاۗءِ دِيْنُهُمْ ۭ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَي اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝۵۰

۵۰۔ (یاد کرو) جب منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے کہنے لگے کہ ان لوگوں کو ان کے دین نے دھوکہ میں ڈال رکھا ہے حالانکہ جو بھی اللہ پر توکل کرتا ہے تو اللہ یقیناً کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

وَلَوْ تَرٰٓي اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا ۙ الْمَلٰۗىِٕكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝۵۱

۵۱۔ اور اگر تو دیکھ سکے (تو یہ دیکھے گا) کہ جب فرشتے ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا وفات دیتے ہیں تو وہ ان کے چہروں اور ان کی پیٹھوں کو چوٹیں لگاتے ہیں اور (یہ کہتے ہیں کہ) سخت جلن کا عذاب چکھو۔

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۵۲﴾

۵۲۔ یہ اُس کی وجہ سے ہے جو تمہارے (اپنے ہی) ہاتھوں نے آگے بھیجا جبکہ اللہ ہرگز ایسا نہیں کہ اپنے بندوں پر ادنیٰ سا بھی ظلم کرنے والا ہو۔

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۵۳﴾

۵۳۔ فرعون کی قوم اور ان لوگوں کے اسلوب کی طرح جو اُن سے پہلے تھے (تمہارا بھی اسلوب ہے)۔ انہوں نے اللہ کی آیات کا انکار کیا تھا۔ پس اللہ نے ان کو ان کے گناہوں کے سبب سے پکڑ لیا۔ یقیناً اللہ بہت طاقت ور (اور) سزا دینے میں بہت سخت ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۴﴾

۵۴۔ یہ اس لئے کہ اللہ کبھی وہ نعمت تبدیل نہیں کرتا جو اس نے کسی قوم کو عطا کی ہو یہاں تک کہ وہ خود اپنی حالت کو تبدیل کر دیں۔ اور (یاد رکھو) کہ یقیناً اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَاۤ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۵۵﴾

۵۵۔ فرعون کی قوم اور ان لوگوں کے اسلوب کی طرح جو ان سے پہلے تھے (تمہارا بھی اسلوب ہے)۔ انہوں نے اپنے ربّ کی آیات کو جھٹلا دیا تو ہم نے انہیں ان کے گناہوں کے سبب سے ہلاک کر دیا اور فرعون کی قوم کو ہم نے غرق کر دیا اور وہ سب کے سب ظالم لوگ تھے۔

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۶﴾

۵۶۔ یقیناً اللہ کے نزدیک بدترین جاندار وہ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور وہ کسی صورت ایمان نہیں لاتے۔

اَلَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۷﴾

۵۷۔ (یعنی) وہ لوگ جن سے تو نے معاہدہ کیا پھر وہ ہر بار اپنا عہد توڑ دیتے ہیں اور وہ ڈرتے نہیں۔

فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِى الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾

۵۸۔ پس اگر تُو اُن سے لڑائی میں متصادم ہو تو اُن (کے حشر) سے اُن کے پچھلوں کو بھی تتر بتر کر دے تاکہ شاید وہ نصیحت پکڑیں۔

وَ اِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ﴿۵۹﴾ ع

۵۹۔ اور اگر کسی قوم سے تُو خیانت کا خوف کرے تو اُن سے ویسا ہی کر جیسا اُنہوں نے کیا ہو۔ اللہ خیانت کرنے والوں کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا ؕ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ﴿۶۰﴾

۶۰۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہرگز یہ وہم نہ کریں کہ وہ سبقت لے گئے ہیں۔ وہ ہرگز عاجز نہیں کر سکیں گے۔

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾

۶۱۔ اور جہاں تک تمہیں توفیق ہو اُن کے لئے تیاری رکھو، کچھ قوّت جمع کر کے اور کچھ سرحدوں پر گھوڑے باندھ کر۔ اس سے تم اللہ کے دشمن اور اپنے دشمن اور ان کے علاوہ دوسرں کو بھی مرعوب کرو گے۔ تم انہیں نہیں جانتے اللہ انہیں جانتا ہے۔ اور جو کچھ بھی تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے تمہیں بھرپور طور پر واپس کیا جائے گا اور تمہاری حق تلفی نہیں کی جائے گی۔

وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۲﴾

۶۲۔ اور اگر وہ صلح کے لئے جُھک جائیں تو تُو بھی اُس کے لئے جُھک جا اور اللہ پر توکل کر۔ یقیناً وہی بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۳﴾

۶۳۔ اور اگر وہ ارادہ کریں کہ تجھے دھوکہ دیں تو یقیناً اللہ تجھے کافی ہے۔ وہی ہے جس نے اپنی نصرت کے ذریعہ اور مومنوں کے ذریعہ تیری مدد کی۔

وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ

۶۴۔ اور اس نے ان کے دلوں کو آپس میں باندھ دیا۔ اگر تُو وہ سب کچھ خرچ کر دیتا جو زمین میں ہے تب بھی تُو ان کے دلوں کو آپس میں باندھ نہیں سکتا تھا۔

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۴﴾

لیکن یہ اللہ ہی ہے جس نے ان (کے دلوں) کو باہم باندھا۔ وہ یقیناً کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۵﴾ ع

۶۵۔ اے نبی! تجھے اللہ کافی ہے اور اُن کو بھی جو مومنوں میں سے تیری پیروی کریں۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْۤا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۶﴾

۶۶۔ اے نبی! مومنوں کو قتال کی ترغیب دے۔ اگر تم میں سے بیس صبر کرنے والے ہوں تو وہ دو سو پر غالب آ جائیں گے۔ اور اگر تم میں سے ایک سو (صبر کرنے والے) ہوں تو وہ کفر کرنے والوں کے ایک ہزار پر غالب آ جائیں گے کیونکہ وہ ایسے لوگ ہیں جو کچھ سمجھتے نہیں۔ ﴿۱﴾

اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ؕ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْۤا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۶۷﴾

۶۷۔ سرِ دست اللہ نے تم سے بوجھ ہلکا کر دیا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ تم میں ابھی کمزوری ہے۔ پس اگر تم میں سے ایک سو صبر کرنے والے ہوں تو وہ دو سو پر غالب آ جائیں گے اور اگر تم میں سے ایک ہزار (صبر کرنے والے) ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب آ جائیں گے اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ ﴿۲﴾

﴿۱﴾ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو حکم فرمایا گیا ہے کہ مومنوں کو قتال کی تحریض کریں۔ اگرچہ وہ تھوڑے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ وہ اپنے سے دس گنا زیادہ تعداد پر غالب آ سکتے ہیں۔ لیکن یہ مراد نہیں کہ ہر اکیلا شخص اپنے سے دس گنا زیادہ لوگوں پر غلبہ پالے گا۔ ایک معیّن تعداد بیان فرمائی گئی ہے کہ اگر سو ہوں تو ہزار پر غلبہ پالیں گے جو عین ممکن ہے۔

﴿۲﴾ اس آیت میں یہ ذکر ہے کہ سردست تمہاری کمزوری کی حالت ہے۔ نہ پوری خوراک میسّر ہے نہ ہتھیار میسّر ہیں۔ اس لئے تم اگر سو ہو تو دوسو پر غلبہ پاؤ گے۔ لیکن جب تمہارا رعب قائم ہو جائے گا تو آنے والی نسلوں میں ہزار، دس ہزار پر بھی غالب آ سکے گا۔ آنے والی نسلوں کے لئے جو بڑی فتح کی پیشگوئی فرمائی گئی ہے اس کی بنیاد ابتدائی مومنین نے ہی ڈالی تھی۔

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنۡ يَّكُوۡنَ لَهٗۤ اَسۡرٰى حَتّٰى يُثۡخِنَ فِى الۡاَرۡضِ‌ؕ تُرِيۡدُوۡنَ عَرَضَ الدُّنۡيَا ۖ وَاللّٰهُ يُرِيۡدُ الۡاٰخِرَةَ‌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ۝٦٨

٦٨۔ کسی نبی کے لئے جائز نہیں کہ زمین میں خونریز جنگ کئے بغیر قیدی بنائے۔ تم دنیا کی متاع چاہتے ہو جبکہ اللہ آخرت پسند کرتا ہے اور اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

لَوۡلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمۡ فِيۡمَاۤ اَخَذۡتُمۡ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ۝٦٩

٦٩۔ اگر اللہ کی طرف سے (تم سے مغفرت کے سلوک کی) پہلے سے تقدیر نہ لکھی ہوتی تو ضرور تمہیں اس کی پاداش میں جو تم نے حاصل کیا بہت بڑا عذاب پہنچتا۔

فَكُلُوۡا مِمَّا غَنِمۡتُمۡ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۝٧٠ ع

٧٠۔ پس جو مالِ غنیمت تم حاصل کرو اس میں سے حلال اور پاکیزہ کھاؤ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ قُلْ لِّمَنۡ فِىۡۤ اَيۡدِيۡكُمۡ مِّنَ الۡاَسۡرٰٓى ۙ اِنۡ يَّعۡلَمِ اللّٰهُ فِىۡ قُلُوۡبِكُمۡ خَيۡرًا يُّؤۡتِكُمۡ خَيۡرًا مِّمَّاۤ اُخِذَ مِنۡكُمۡ وَيَغۡفِرۡ لَـكُمۡ‌ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۝٧١

٧١۔ اے نبی! تمہارے ہاتھوں میں جو قیدی ہیں ان سے کہہ دے کہ اگر اللہ نے تمہارے دلوں میں کوئی بھلائی دیکھی تو تمہیں اس سے بہت بہتر دے گا جو تم سے لے لیا گیا ہے اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَاِنۡ يُّرِيۡدُوۡا خِيَانَتَكَ فَقَدۡ خَانُوا اللّٰهَ مِنۡ قَبۡلُ فَاَمۡكَنَ مِنۡهُمۡ‌ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ۝٧٢

٧٢۔ اور اگر وہ تجھ سے خیانت کا ارادہ کریں تو وہ پہلے اللہ سے بھی خیانت کر چکے ہیں پس اس نے ان کو بے بس کر دیا اور اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَهَاجَرُوۡا وَجٰهَدُوۡا بِاَمۡوَالِهِمۡ وَاَنۡفُسِهِمۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَالَّذِيۡنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوۡۤا اُولٰۤـئِكَ بَعۡضُهُمۡ

٧٣۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اپنے اموال اور جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور وہ لوگ جنہوں نے (مہاجرین کو) پناہ دی اور (ان کی) مدد کی، یہی

اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍۭ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۷۳﴾

لوگ ہیں جن میں سے بعض بعض کے دوست ہیں۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے مگر انہوں نے ہجرت نہ کی تمہارے لئے اُن سے دوستی کا کچھ جواز نہیں یہاں تک کہ وہ ہجرت کر جائیں۔ ہاں اگر وہ دین کے معاملہ میں تم سے مدد چاہیں تو مدد کرنا تم پر فرض ہے سوائے اس کے کہ کسی ایسی قوم کے خلاف (مدد کا سوال) ہو جس کے اور تمہارے درمیان معاہدہ ہو چکا ہو۔ اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو اس پر گہری نظر رکھنے والا ہے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ﴿۷۴﴾ؕ

۷۴۔ اور وہ لوگ جو کافر ہوئے ان میں سے بعض بعض کے دوست ہیں۔ اگر تم اس پر عمل نہ کرو (جس کی تمہیں تعلیم دی گئی) تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد برپا ہوگا۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۷۵﴾

۷۵۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور وہ لوگ جنہوں نے پناہ دی اور مدد کی یہی لوگ سچے مومن ہیں۔ ان کے لئے مغفرت ہے اور عزت والا رزق۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۷۶﴾ ع

۷۶۔ اور وہ لوگ جو بعد میں ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور تمہارے ساتھ مل کر جہاد کیا تو وہ تمہی میں سے ہیں۔ اور جہاں تک رِحمی رشتہ داروں کا تعلق ہے تو اللہ کی کتاب میں ان میں سے بعض بعض دوسروں کے زیادہ قریب ہیں۔ یقیناً اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔

۹۔ التّوبۃ

یہ سورت مدینہ میں سورۃ الانفال کے معاً بعد نازل ہوئی۔اس کی ایک سوانتیس آیات ہیں۔

جن جنگوں کا اوران کے نتیجہ میں ابتلاؤں اور پھر انعامات کا ذکر سورۃ الانفال کے آخر پر ملتا ہے ان کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے امور کا اِس سورت کے شروع میں ہی ذکر فرمادیا گیا کہ دشمن ضرور مغلوب ہوگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ سے معاہدات کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔پس انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ جب تک وہ اپنے معاہدات پر قائم رہیں مسلمانوں کی طرف سے ہرگز عہد شکنی نہیں ہونی چاہئے۔

عہد شکنی کے بدعواقب کا تذکرہ جوسورۃ الفاتحہ سے شروع ہوکر پچھلی تمام سورتوں میں مختلف رنگ میں ملتا ہے اس کا ذکر اس سورت میں بھی موجود ہے۔مگر جس طرح دشمن اپنے عہد توڑتا ہے اور سزائیں پاتا ہے، مومنوں کو بھی تنبیہ ہے کہ انہیں بھی ہر حال میں عہد کی پابندی کرنی ہوگی۔

اس سورت میں کثرت کے ساتھ مسلسل یہ ذکر مل رہا ہے کہ مومنوں کی کوئی فتح بھی ہتھیاروں کی برتری یا عددی غلبہ کے نتیجہ میں نہیں ہوتی اور نہ ہوسکتی ہے اور اسی تعلق میں جنگ حنین کا ذکر فرمایا گیا ہے جبکہ مسلمانوں کو کفار پر بہت بڑا عددی غلبہ نصیب ہوا تھا اور بعض مسلمان اِس زُعم میں تھے کہ اب کفّار کیسے فتحیاب ہو سکتے ہیں جبکہ ہم تھوڑے بھی تھے تو اُن کی عظیم جمعیتوں پر فتحیاب ہوتے رہے ہیں۔ان کو یہ سمجھایا گیا ہے کہ جب تم تھوڑے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے نتیجہ میں ہی فتحیاب ہوتے رہے ہو، اس لئے اب تمہاری کثرت کا گمان توڑا جا رہا ہے لیکن نہایت ہی خطرناک شکست کے بعد دوبارہ تم اسی رسولؐ کی دعاؤں اور صبر و ہمت کے نتیجہ میں پھر غالب کئے جاؤگے۔

اس کے بعد کثرت سے اموال عطا ہونے کا ذکر ہے جس کے نتیجہ میں حاسد منافقین آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ اعتراض کرنے سے بھی باز نہ آئے کہ نعوذ باللہ آپ مالوں کی تقسیم میں خیانت کرتے ہیں۔حالانکہ جو اموال بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم فرماتے تھے وہ اپنے عزیزوں میں نہیں بلکہ مہاجرین، مساکین، غرباء اور اسی طرح مشکلات میں پھنسے ہوئے، قرضوں کی چٹی میں پھنسے ہوئے مفلوک الحال لوگوں کی بھلائی کے لئے استعمال فرماتے تھے۔پس تنبیہ فرمائی گئی ہے کہ اگر تم اس امین رسول پر بھی بددیانتی کا الزام لگاؤگے تو ہلاک کردیئے جاؤگے۔دراصل ایسے الزام لگانے والے خود ہی بددیانت اور خائن ہوتے ہیں۔

اس سورت کے آخر پر یہ آیت آتی ہے کہ یہ وہ رسول ہے جو خالصۃً تمہاری بھلائی کے لئے دکھ اٹھاتا ہے۔ تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو بھی تکلیف اٹھاتے ہو وہ اس پر بہت شاق گزرتی ہے اور کفّار پر سختی اس کے قلب کی سختی سے کوئی بھی تعلق نہیں رکھتی۔ اس کا قلب تو اتنی رأفت اور رحمت کرنے والا ہے کہ وہ رؤوف اور رحیم خدا کا ایک زندہ تمثل ہے۔

☆☆☆

سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ مَدَنِیَّۃٌ وَّ ھِیَ مِائَۃٌ وَّ تِسْعٌ وَّ عِشْرُوْنَ اٰیَۃً وَّ سِتَّۃَ عَشَرَ رُکُوْعًا

بَرَآءَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖٓ اِلَی الَّذِیْنَ عٰھَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۝۱

۱۔ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے بیزاری (کا پیغام بھیجا جا رہا) ہے اُن مشرکین کی طرف جن سے تم نے معاہدہ کیا ہے۔

فَسِیْحُوْا فِی الْاَرْضِ اَرْبَعَۃَ اَشْھُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّکُمْ غَیْرُ مُعْجِزِی اللّٰہِ ۙ وَاَنَّ اللّٰہَ مُخْزِی الْکٰفِرِیْنَ ۝۲

۲۔ پس چار مہینہ تک تم زمین میں خوب چلو پھرو اور جان لو کہ تم اللہ کو ہرگز عاجز نہیں کر سکو گے اور یہ کہ یقیناً اللہ کافروں کو رُسوا کر دے گا۔

وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖٓ اِلَی النَّاسِ یَوْمَ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ اَنَّ اللّٰہَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۙ وَرَسُوْلُہٗ ؕ فَاِنْ تُبْتُمْ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ ۚ وَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّکُمْ غَیْرُ مُعْجِزِی اللّٰہِ ؕ وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝۳

۳۔ اور حجِ اکبر کے دن سب لوگوں کے سامنے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلانِ عام کیا جاتا ہے کہ اللہ مشرکین سے کلیۃً بیزار ہے اور اس کا رسول بھی۔ پس اگر تم توبہ کر لو تو وہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر تم پھر جاؤ تو جان لو کہ تم ہرگز اللہ کو عاجز نہیں کر سکو گے۔ پس وہ لوگ جو کافر ہوئے انہیں ایک دردناک عذاب کی خوشخبری دے دے۔

اِلَّا الَّذِیْنَ عٰھَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ ثُمَّ لَمْ یَنْقُصُوْکُمْ شَیْئًا وَّلَمْ یُظَاھِرُوْا عَلَیْکُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْٓا اِلَیْھِمْ عَھْدَھُمْ اِلٰی مُدَّتِھِمْ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ۝۴

۴۔ سوائے مشرکین میں سے ایسے لوگوں کے جن کے ساتھ تم نے معاہدہ کیا پھر انہوں نے تم سے کوئی عہد شکنی نہیں کی اور تمہارے خلاف کسی اور کی مدد بھی نہیں کی۔ پس تم اُن کے ساتھ معاہدہ کو طے کردہ مدت تک پورا کرو۔ یقیناً اللہ متقیوں سے محبت کرتا ہے۔

نوٹ:۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ سورۃ التوبۃ سے پہلے بسم اللہ نہیں۔ قرآن مجید کی کل سورتیں ۱۱۴ ہیں اور بسم اللہ صرف ۱۱۳ سورتوں کے آغاز میں آتی ہے۔ لیکن قرآن کریم کا یہ اعجاز ہے کہ دوسری جگہ سورۃ النمل میں حضرت سلیمانؑ کے ملکۂ سبا کے نام خط میں بسم اللہ الرحمن الرّحیم پورا لکھا ہے۔ یوں بسم اللہ کی تعداد سورتوں کی تعداد کے مطابق ۱۱۴ ہو جاتی ہے۔

فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

۵۔ پس جب حرمت والے مہینے گزر جائیں تو جہاں بھی تم (عہدشکن) مشرکوں کو پاؤ تو اُن سے لڑو اور انہیں پکڑو اور ان کا محاصرہ کرو اور ہر کمین گاہ پر اُن کی گھات میں بیٹھو۔ پس اگر وہ توبہ کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو ان کی راہ چھوڑ دو۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝ ع

۶۔ اور مشرکوں میں سے اگر کوئی تجھ سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دے یہاں تک کہ وہ کلامِ الٰہی سن لے پھر اسے اس کی محفوظ جگہ تک پہنچا دے۔ یہ (رعایت) اس لئے ہے کہ وہ ایک ایسی قوم ہیں جو علم نہیں رکھتے۔

كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖٓ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝

۷۔ مشرکین کا عہد، سوائے ان کے جن سے تم نے مسجدِ حرام میں عہد لیا، اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک کیسے درست شمار ہوسکتا ہے۔ پس جب تک وہ تمہارے مفاد میں (عہد پر) قائم رہیں تم بھی ان کے مفاد میں قائم رہو۔ یقیناً اللہ متقیوں سے محبت کرتا ہے۔

كَيْفَ وَاِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ۭ يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ ۚ وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ ج

۸۔ کیسے (ان کا عہد قابلِ اعتماد) ہوسکتا ہے جبکہ حال یہ ہے کہ اگر وہ تم پر غالب آ جائیں تو تمہارے متعلق نہ کوئی عہد خاطر میں لاتے ہیں اور نہ کوئی ذمہ داری۔ (بس) وہ تمہیں اپنے منہ کی باتوں سے خوش کر دیتے ہیں جبکہ ان کے دل منکر ہوتے ہیں اور ان میں سے اکثر بدکردار لوگ ہیں۔

اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ اِنَّهُمْ سَاۗءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

۹۔ انہوں نے اللہ کی آیات کے بدلے حقیر قیمت قبول کر لی۔ پس اس کی راہ سے روکا۔ یقیناً بہت برا ہے جو وہ کرتے ہیں۔

لَا يَرۡقُبُوۡنَ فِىۡ مُؤۡمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ وَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡمُعۡتَدُوۡنَ ۞۱۰

۱۰۔ وہ کسی مومن کے معاملہ میں نہ کسی عہد کا پاس کرتے ہیں اور نہ کسی ذمہ داری کا۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جو حد سے گزرنے والے ہیں۔

فَاِنۡ تَابُوۡا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخۡوَانُكُمۡ فِى الدِّيۡنِ ؕ وَنُفَصِّلُ الۡاٰيٰتِ لِقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ ۞۱۱

۱۱۔ پس اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو وہ دین میں تمہارے بھائی ہیں۔ اور ہم ایسے لوگوں کی خاطر نشانات کو کھول کھول کر بیان کرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں۔

وَاِنۡ نَّكَثُوۡۤا اَيۡمَانَهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ عَهۡدِهِمۡ وَطَعَنُوۡا فِىۡ دِيۡـنِكُمۡ فَقَاتِلُوۡۤا اَئِمَّةَ الۡـكُفۡرِ ۙ اِنَّهُمۡ لَاۤ اَيۡمَانَ لَهُمۡ لَعَلَّهُمۡ يَنۡتَهُوۡنَ ۞۱۲

۱۲۔ اور اگر وہ اپنے عہد کے بعد اپنی قسموں کو توڑ دیں اور تمہارے دین میں طعن کریں تو کفر کے سرغنوں سے لڑائی کرو۔ یقیناً وہ ایسے ہیں کہ ان کی قسموں کی کوئی حیثیت نہیں (پس اُن سے لڑائی کرو۔ اس طرح) ہوسکتا ہے کہ وہ باز آ جائیں۔

اَلَا تُقَاتِلُوۡنَ قَوۡمًا نَّكَثُوۡۤا اَيۡمَانَهُمۡ وَهَمُّوۡا بِاِخۡرَاجِ الرَّسُوۡلِ وَهُمۡ بَدَءُوۡكُمۡ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ اَتَخۡشَوۡنَهُمۡ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنۡ تَخۡشَوۡهُ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ۞۱۳

۱۳۔ کیا تم ایسی قوم سے لڑائی نہیں کرو گے جو اپنی قسمیں توڑ بیٹھے ہوں اور رسول کو (وطن سے) نکال دینے کا تہیہ کئے ہوئے ہوں اور وہی ہیں جنہوں نے پہلے پہل تم پر (زیادتی کا) آغاز کیا۔ کیا تم ان سے ڈر جاؤ گے جبکہ اللہ زیادہ حقدار ہے کہ تم اس سے ڈرو، اگر تم مومن ہو۔

قَاتِلُوۡهُمۡ يُعَذِّبۡهُمُ اللّٰهُ بِاَيۡدِيۡكُمۡ وَيُخۡزِهِمۡ وَيَنۡصُرۡكُمۡ عَلَيۡهِمۡ وَيَشۡفِ صُدُوۡرَ قَوۡمٍ مُّؤۡمِنِيۡنَ ۞۱۴

۱۴۔ ان سے لڑائی کرو۔ اللہ انہیں تمہارے ہاتھوں سے عذاب دے گا اور انہیں رُسوا کر دے گا اور تمہیں ان کے خلاف نصرت عطا کرے گا اور مومن قوم کے سینوں کو شفا بخشے گا۔

وَيُذۡهِبۡ غَيۡظَ قُلُوۡبِهِمۡ ؕ وَيَتُوۡبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ۞۱۵

۱۵۔ اور ان کے دلوں کا غصّہ دور کر دے گا۔ اور اللہ جس پر چاہے توبہ قبول کرتے ہوئے جھکتا ہے اور اللہ بہت جاننے والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

اَمۡ حَسِبۡتُمۡ اَنۡ تُتۡرَكُوۡا وَلَمَّا يَعۡلَمِ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ جٰهَدُوۡا مِنۡكُمۡ وَلَمۡ يَتَّخِذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوۡلِهٖ وَلَا الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَلِيۡجَةً ؕ وَاللّٰهُ خَبِيۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۶﴾ ع

۱۶۔ کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ تم اسی طرح چھوڑ دیئے جاؤ گے جبکہ ابھی تک اللہ نے (آزمائش میں ڈال کر) تم میں سے ایسے لوگوں کو ممتاز نہیں کیا جنھوں نے جہاد کیا اور اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں کے علاوہ کسی دوسرے کو گہرا دوست نہیں بنایا۔ اور اللہ اس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

مَا كَانَ لِلۡمُشۡرِكِيۡنَ اَنۡ يَّعۡمُرُوۡا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيۡنَ عَلٰٓى اَنۡفُسِهِمۡ بِالۡكُفۡرِ ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتۡ اَعۡمَالُهُمۡ ۖۚ وَفِى النَّارِ هُمۡ خٰلِدُوۡنَ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ مشرکین کا کام نہیں کہ وہ اللہ کی مسجدیں آباد کریں جبکہ وہ خود اپنے نفسوں کے خلاف کفر کے گواہ ہیں۔ یہی ہیں وہ جن کے اعمال ضائع ہو گئے اور وہ آگ میں بہت لمبے عرصے تک رہنے والے ہیں۔

اِنَّمَا يَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمۡ يَخۡشَ اِلَّا اللّٰهَ ۚ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنۡ يَّكُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُهۡتَدِيۡنَ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ اللہ کی مساجد تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور یومِ آخرت پر اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کھائے۔ پس قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کئے جائیں۔

اَجَعَلۡتُمۡ سِقَايَةَ الۡحَآجِّ وَعِمَارَةَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ كَمَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ؕ لَا يَسۡتَوٗنَ عِنۡدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانا اور مسجدِ حرام کی دیکھ بھال کرنا ایسا ہی سمجھ رکھا ہے جیسے کوئی اللہ پر ایمان لے آئے اور آخرت کے دن پر بھی اور اللہ کی راہ میں جہاد کرے۔ وہ اللہ کے نزدیک ہرگز برابر شمار نہیں ہو سکتے۔ اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

اَلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَهَاجَرُوۡا وَجٰهَدُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ بِاَمۡوَالِهِمۡ وَاَنۡفُسِهِمۡ ۙ اَعۡظَمُ دَرَجَةً عِنۡدَ اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡفَآئِزُوۡنَ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کیا وہ اللہ کے نزدیک درجے کے اعتبار سے بہت بڑے ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ﴿٢١﴾

٢١۔ ان کا ربّ انہیں اپنی طرف سے رحمت کی اور خوشنودی کی اور ایسی جنتوں کی خوشخبری دیتا ہے جن میں ان کیلئے ہمیشہ ٹھہری رہنے والی نعمتیں ہوں گی۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٢﴾

٢٢۔ وہ ہمیشہ ہمیش ان میں رہنے والے ہیں۔ یقیناً اللہ وہ ہے کہ اس کے پاس ایک اجرِ عظیم ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٣﴾

٢٣۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم اپنے آباء کو اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ پکڑو اگر انہوں نے ایمان کی بجائے کفر پسند کر لیا ہو۔ اور تم میں سے جو بھی اُنہیں دوست بنائیں گے تو یہی ہیں جو ظالم لوگ ہیں۔

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ۣاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٤﴾ ع

٢٤۔ تو کہہ دے کہ اگر تمہارے باپ دادا اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہارے اَزواج اور تمہارے قبیلے اور وہ اموال جو تم کماتے ہو اور وہ تجارت جس میں گھاٹے کا خوف رکھتے ہو اور وہ گھر جو تمہیں پسند ہیں اللہ اور اس کے رسول سے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے تمہیں زیادہ پیارے ہیں تو پھر انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ لے آئے۔ اور اللہ بدکردار لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ

٢٥۔ یقیناً اللہ بہت سے میدانوں میں تمہاری مدد کر چکا ہے اور (خاص طور پر) حنین کے دن بھی جب تمہاری کثرت نے تمہیں تکبر میں مبتلا کر دیا تھا۔ پس وہ تمہارے کسی کام نہ آ سکی اور زمین کشادہ

الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ﴿٢٥﴾

ہونے کے باوجود تم پر تنگ ہو گئی پھر تم پیٹھ دکھاتے ہوئے بھاگ کھڑے ہوئے۔

ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٦﴾

٢٦۔ پھر اللہ نے اپنے رسول اور مومنوں پر اپنی سکینت نازل کی اور ایسے لشکر اُتارے جنہیں تم دیکھ نہیں سکتے تھے اور اس نے ان لوگوں کو عذاب دیا جنہوں نے کفر کیا تھا اور کافروں کی ایسی ہی جزا ہوا کرتی ہے۔

ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٧﴾

٢٧۔ پھر اس کے بعد بھی اللہ جس پر چاہے گا توبہ قبول کرتے ہوئے جھک جائے گا اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖۤ اِنْ شَآءَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٨﴾

٢٨۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! مشرکین تو ناپاک ہیں۔ پس وہ اپنے اِس سال کے بعد مسجد حرام کے قریب نہ پھٹکیں۔ اور اگر تمہیں غربت کا خوف ہو تو اللہ تمہیں اپنے فضل کے ساتھ مالدار کر دے گا اگر وہ چاہے۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔ ⑴

⑴ مشرکین کے نجس ہونے سے مراد اُن کے عقیدہ کی نجاست ہے۔ جسمانی نجاست مراد نہیں۔ پس مشرکوں کو حج سے روکنے سے مراد یہ ہے کہ ان کو اپنی مشرکانہ رسومات ادا کرتے ہوئے حج نہ کرنے دیا جائے کیونکہ زمانہ جاہلیت میں وہ بعض دفعہ ننگے ہو کر اور اپنے بتوں وغیرہ کو ساتھ لے کر حج کیا کرتے تھے چنانچہ حضرت امام ابوحنیفہؒ اور دوسرے حنفی فقہا کے نزدیک بھی مشرکین مسلمانوں کی ہر مسجد میں حتیٰ کہ مسجد حرام میں بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ البتہ انہیں وہاں اپنی مشرکانہ رسومات کے ساتھ حج یا عمرہ کرنے کی اجازت نہیں۔ چنانچہ لکھا ہے: ''لِاَنّـهٗ لَيْـسَ الْـمُرادُ مِنْ آيَةِ (اِنّمَاالْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسجِدَالْحَرَامَ) النَّهْيُ عَنْ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَاِنَّمَاالْمُرادُ النَّهْيُ اَنْ يَحُجَّ الْمُشْرِكُوْنَ اَوْ يَعْتَمِرُوْا كَمَا كَانُوا يَعْمَلُوْنَ فِى الْجَاهلِيّة۔ ''

(الفقه الاسلامى واَدِلّتهٗ، تاليف الدكتور وَهْبَة الزحيلى جلد نمبر ٦ صفحات ٤٣٤ و ٤٣٥ دارالفكر۔ دمشق)

قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ لَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّ هُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿٢٩﴾ ع

٢٩۔ اہلِ کتاب میں سے اُن سے قتال کرو جو نہ اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور نہ آخرت کے دن پر اور نہ ہی اسے حرام ٹھہراتے ہیں جسے اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے اور نہ ہی دینِ حق کو بطور دین اپناتے ہیں یہاں تک کہ وہ (اپنے) ہاتھ سے جزیہ ادا کریں اور وہ بے بس ہو چکے ہوں۔

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٣٠﴾

٣٠۔ اور یہود نے کہا کہ عُزَیر اللہ کا بیٹا ہے اور نصاریٰ نے کہا کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔ یہ محض ان کے منہ کی باتیں ہیں۔ یہ ان لوگوں کے قول کی نقل کر رہے ہیں جنہوں نے (ان سے) پہلے کفر کیا تھا۔ اللہ انہیں نابود کرے یہ کہاں اُلٹے پھرائے جاتے ہیں۔

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٣١﴾

٣١۔ انہوں نے اپنے علمائے دین اور راہبوں کو اللہ سے الگ ربّ بنا رکھا ہے اور اسی طرح مسیح بن مریم کو بھی، حالانکہ انہیں اِس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا تھا کہ وہ ایک ہی معبود کی عبادت کریں۔ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ وہ پاک ہے اُس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٣٢﴾

٣٢۔ وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے مونہوں سے بجھا دیں۔ اور اللہ (ہر دوسری بات) رد کرتا ہے سوائے اس کے کہ اپنے نور کو مکمل کر دے خواہ کافر کیسا ہی ناپسند کریں۔

هُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰی وَدِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّهٖ ۙ وَلَوۡ کَرِهَ الۡمُشۡرِکُوۡنَ ﴿۳۳﴾

النصف

۳۳۔ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ اسے سب دینوں پر غالب کر دے خواہ مشرک کیسا ہی ناپسند کریں۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّ کَثِیۡرًا مِّنَ الۡاَحۡبَارِ وَالرُّهۡبَانِ لَیَاۡکُلُوۡنَ اَمۡوَالَ النَّاسِ بِالۡبَاطِلِ وَیَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیۡنَ یَکۡنِزُوۡنَ الذَّهَبَ وَالۡفِضَّةَ وَلَا یُنۡفِقُوۡنَهَا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرۡهُمۡ بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ ﴿ۙ۳۴﴾

۳۴۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! یقیناً دینی علماء اور راہبوں میں سے بہت ہیں جو لوگوں کے اموال ناجائز طریق پر کھاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔ اور جو لوگ سونا اور چاندی ذخیرہ کرتے ہیں اور اُنہیں اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری دیدے۔

یَّوۡمَ یُحۡمٰی عَلَیۡهَا فِیۡ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُکۡوٰی بِهَا جِبَاهُهُمۡ وَجُنُوۡبُهُمۡ وَظُهُوۡرُهُمۡ ؕ هٰذَا مَا کَنَزۡتُمۡ لِاَنۡفُسِکُمۡ فَذُوۡقُوۡا مَا کُنۡتُمۡ تَکۡنِزُوۡنَ ﴿۳۵﴾

۳۵۔ جس دن جہنم کی آگ اُس (سونے چاندی) پر بھڑکائی جائے گی۔ پھر اس سے ان کی پیشانیاں اور ان کے پہلو اور ان کی پیٹھیں داغی جائیں گی (تو کہا جائے گا) یہ ہے جو تم نے اپنی جانوں کے لئے جمع کیا تھا۔ پس اسے چکھو جو تم جمع کیا کرتے تھے۔

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوۡرِ عِنۡدَ اللّٰهِ اثۡنَا عَشَرَ شَهۡرًا فِیۡ کِتٰبِ اللّٰهِ یَوۡمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ مِنۡهَاۤ اَرۡبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِکَ الدِّیۡنُ الۡقَیِّمُ ۬ۙ فَلَا تَظۡلِمُوۡا فِیۡهِنَّ اَنۡفُسَکُمۡ وَقَاتِلُوا الۡمُشۡرِکِیۡنَ کَآفَّةً

۳۶۔ یقیناً اللہ کے نزدیک، جب سے اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے، اللہ کی کتاب میں مہینوں کی گنتی بارہ مہینے ہی ہے۔ اُن میں سے چار حرمت والے ہیں۔ یہی قائم رہنے والا اور قائم رکھنے والا دین ہے۔ پس ان (مہینوں) کے دوران اپنی جانوں پر ظلم نہ کرنا۔ اور (دوسرے مہینوں میں) مشرکوں سے اکٹھے ہو کر لڑائی کرو

كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝٣٦

جس طرح وہ تم سے اکٹھے لڑتے ہیں اور جان لو کہ اللہ متقیوں کے ساتھ ہے۔

اِنَّمَا النَّسِیْٓءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّ يُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّيُوَاطِــُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ؕ زُيِّنَ لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝٣٧ ع ٨ ١١

٣٧۔ یقیناً نَسِیٔ کفر میں ایک اضافہ ہے۔ اِس سے اُن لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا گمراہ کر دیا جاتا ہے۔ کسی سال تو وہ اُسے جائز قرار دیتے ہیں اور کسی سال اُسے حرام قرار دیتے ہیں تاکہ اس کی گنتی پوری رکھیں جسے اللہ نے حُرمت والا قرار دیا ہے، تاکہ وہ اُسے جائز بنا دیں جسے اللہ نے حرام کیا ہے۔ ان کے لئے ان کے اعمال کی بُرائی خوبصورت کر کے دکھائی گئی ہے اور اللہ کافر قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ ۝١

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ؕ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ۝٣٨

٣٨۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تمہیں کیا ہو جاتا ہے جب تمہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں (جہاد کے لئے) نکلو تو تم بوجھل بن کر زمین کی طرف جھک جاتے ہو۔ کیا تم آخرت کی نسبت دنیا کی زندگی سے راضی ہو گئے ہو؟ پس دنیا کی زندگی کی متاع آخرت میں کچھ (ثابت) نہ ہوگی مگر بہت تھوڑی۔

اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْــًٔا ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٣٩

٣٩۔ اگر تم (جہاد کے لئے) نہ نکلو گے تو وہ تمہیں ایک دردناک عذاب دے گا اور تمہاری بجائے ایک اور قوم تبدیل کر لائے گا اور تم اُسے (یعنی اللہ کو) کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکو گے۔ اور اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

۝١ نَسِیء سے مراد یہ ہے کہ اسلام سے پہلے عرب حرمت والے مہینوں کو اپنی مرضی سے آگے پیچھے کر دیتے تھے تاکہ حرمت والے مہینوں میں جو چیزیں حرام ہیں یعنی لڑائی وغیرہ وہ کر سکیں اور بعد میں بعض مہینوں کو حرمت والا قرار دیدیں۔

إِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ۗ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٤٠﴾

۴۰۔ اگر تم اس (رسول) کی مدد نہ بھی کرو تو اللہ (پہلے بھی) اس کی مدد کر چکا ہے جب اسے اُن لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا (وطن سے) نکال دیا تھا اس حال میں کہ وہ دو میں سے ایک تھا۔ جب وہ دونوں غار میں تھے۔ اور وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا کہ غم نہ کر یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ پس اللہ نے اس پر اپنی سکینت نازل کی اور اس کی ایسے لشکروں سے مدد کی جن کو تم نے کبھی نہیں دیکھا۔ اور اس نے ان لوگوں کی بات نیچی کر دکھائی جنہوں نے کفر کیا تھا۔ اور بات اللہ ہی کی غالب ہوتی ہے اور اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا وَّ جَاهِدُوْا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۗ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٤١﴾

۴۱۔ نکل کھڑے ہو ہلکے بھی اور بھاری بھی۔ اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرو۔ یہی تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَلٰكِنْ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ۗ وَسَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُوْنَ أَنْفُسَهُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ إِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿٤٢﴾ ع

۴۲۔ اگر فاصلہ نزدیک کا ہوتا اور سفر آسان ہوتا تو وہ ضرور تیرے پیچھے چلتے لیکن مشقت اُٹھانا ان سے بہت دور ہے۔ وہ ضرور اللہ کی قسمیں کھائیں گے کہ اگر ہمیں توفیق ہوتی تو ہم ضرور تمہارے ساتھ نکلتے۔ وہ اپنی ہی جانوں کو ہلاک کر رہے ہیں۔ اور اللہ جانتا ہے کہ یہ یقیناً جھوٹے لوگ ہیں۔

عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ أَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٤٣﴾

۴۳۔ اللہ تجھ سے درگزر کرے۔ تُو نے انہیں اجازت ہی کیوں دی یہاں تک کہ اُن لوگوں کا تجھے اچھی طرح پتہ لگ جاتا جو سچ کہتے تھے اور تو جھوٹوں کو بھی پہچان لیتا۔

لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۴﴾

۴۴۔ جو لوگ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لاتے ہیں وہ تجھ سے اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرنے سے رخصت نہیں مانگتے۔ اور اللہ متقیوں کو خوب جانتا ہے۔

اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ﴿۴۵﴾

۴۵۔صرف وہی لوگ تجھ سے رخصت طلب کرتے ہیں جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے اور ان کے دل شک میں مبتلا ہیں اور وہ اپنے شک میں متردّد پڑے ہوئے ہیں۔

وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿۴۶﴾

۴۶۔اور اگر ان کا (جہاد پر) نکلنے کا ارادہ ہوتا تو وہ ضرور اس کی تیاری بھی کرتے لیکن اللہ نے پسند ہی نہیں کیا کہ وہ (اس اعلیٰ مقصد کے لئے) اُٹھ کھڑے ہوں اور اس نے انہیں (وہیں) پڑا رہنے دیا اور (انہیں) کہا گیا بیٹھے رہو بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ۔

لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّلَاۡاَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾

۴۷۔اگر وہ تم میں شامل ہو کر (جہاد پر) نکلتے تو بدنظمی کے سوا تمہیں کسی چیز میں نہ بڑھاتے اور تمہارے درمیان تیز تیز سواریاں دوڑاتے تمہارے لئے فتنہ چاہتے ہوئے جبکہ تمہارے درمیان اُن کی باتیں بغور سننے والے بھی ہیں اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۴۸﴾

۴۸۔یقیناً پہلے بھی وہ فتنہ چاہتے تھے اور انہوں نے تیرے سامنے معاملات اُلٹ پلٹ کر پیش کئے۔ یہاں تک کہ حق آ گیا اور اللہ کا فیصلہ ظاہر ہو گیا جبکہ وہ (اُسے) سخت ناپسند کر رہے تھے۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ؕ

۴۹۔اور ان میں سے وہ بھی ہے جو کہتا ہے مجھے

اَلَا فِی الۡفِتۡنَةِ سَقَطُوۡا ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِیۡطَةٌۢ بِالۡكٰفِرِیۡنَ ﴿۴۹﴾

رخصت دیدے اور مجھے فتنہ میں نہ ڈال۔ خبردار! وہ تو فتنہ میں پڑ چکے ہیں اور یقیناً جہنم کافروں کو ہر طرف سے گھیر لینے والی ہے۔

اِنۡ تُصِبۡكَ حَسَنَةٌ تَسُؤۡهُمۡ ۚ وَاِنۡ تُصِبۡكَ مُصِیۡبَةٌ یَّقُوۡلُوۡا قَدۡ اَخَذۡنَاۤ اَمۡرَنَا مِنۡ قَبۡلُ وَیَتَوَلَّوۡا وَّهُمۡ فَرِحُوۡنَ ﴿۵۰﴾

۵۰۔ اگر تجھے کوئی بھلائی پہنچے تو انہیں بُری لگتی ہے اور اگر تجھ پر کوئی مصیبت آ پڑے تو کہتے ہیں کہ ہم تو اپنا معاملہ پہلے ہی (اپنے ہاتھ) لے بیٹھے تھے اور وہ پیٹھ پھیر کر چلے جاتے ہیں جبکہ وہ (خوشی سے) اِترا رہے ہوتے ہیں۔

قُلۡ لَّنۡ یُّصِیۡبَنَاۤ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوۡلٰنَا ۚ وَعَلَی اللّٰهِ فَلۡیَتَوَكَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۵۱﴾

۵۱۔ تُو (ان سے) کہہ دے کہ ہمیں تو کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی سوائے اُس کے جو اللہ نے ہمارے لئے لکھ رکھی ہے۔ وہی ہمارا مولا ہے۔ پس چاہئے کہ اللہ پر ہی مومن توکل کریں۔

قُلۡ هَلۡ تَرَبَّصُوۡنَ بِنَاۤ اِلَّاۤ اِحۡدَی الۡحُسۡنَیَیۡنِ ؕ وَنَحۡنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمۡ اَنۡ یُّصِیۡبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنۡ عِنۡدِهٖۤ اَوۡ بِاَیۡدِیۡنَا ۖ فَتَرَبَّصُوۡۤا اِنَّا مَعَكُمۡ مُّتَرَبِّصُوۡنَ ﴿۵۲﴾

۵۲۔ تُو کہہ دے کہ کیا تم ہمارے لئے دو اچھی باتوں میں سے ایک کے سوا بھی کوئی توقع رکھ سکتے ہو جب کہ ہم تمہارے لئے اس انتظار میں ہیں کہ اللہ خود اپنی جناب سے تم پر عذاب بھیجے یا پھر ہمارے ہاتھوں۔ پس تم بھی انتظار کرو ہم بھی یقیناً تمہارے ساتھ انتظار کرنے والے ہیں۔

قُلۡ اَنۡفِقُوۡا طَوۡعًا اَوۡ كَرۡهًا لَّنۡ یُّتَقَبَّلَ مِنۡكُمۡ ؕ اِنَّكُمۡ كُنۡتُمۡ قَوۡمًا فٰسِقِیۡنَ ﴿۵۳﴾

۵۳۔ تو کہہ دے کہ خواہ تم خوشی سے خرچ کرو خواہ کراہت کے ساتھ، ہرگز تم سے قبول نہیں کیا جائے گا۔ یقیناً تم ایک بدکردار قوم ہو۔

وَمَا مَنَعَهُمۡ اَنۡ تُقۡبَلَ مِنۡهُمۡ نَفَقٰتُهُمۡ اِلَّاۤ اَنَّهُمۡ كَفَرُوۡا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوۡلِهٖ وَلَا یَاۡتُوۡنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمۡ كُسَالٰی وَلَا

۵۴۔ اور انہیں کسی چیز نے اس بات سے محروم نہیں کیا کہ ان سے ان کے اموال قبول کئے جائیں سوائے اس کے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کا انکار کر بیٹھے تھے نیز یہ کہ وہ نماز کے قریب نہیں آتے تھے مگر سخت سستی

يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ۝۵۴

کی حالت میں۔ اور خرچ بھی نہیں کرتے تھے مگر ایسی حالت میں کہ وہ سخت کراہت محسوس کرتے تھے۔

فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝۵۵

۵۵۔ پس اُن کے اموال اور اُن کی اولادیں تیرے لئے کوئی کشش پیدا نہ کریں۔ یقیناً اللہ کا یہی منشاء ہے کہ ان کو انہی کے ذریعہ اس دنیا کی زندگی ہی میں عذاب دے اور ان کی جانیں اس حالت میں نکلیں کہ وہ کافر ہوں۔

وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ؕ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ۝۵۶

۵۶۔ اور وہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ یقیناً وہ تمہی میں سے ہیں حالانکہ وہ تم میں سے نہیں لیکن وہ ایک بزدل قوم ہیں۔

لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ ۝۵۷

۵۷۔ اگر وہ کوئی پناہ گاہ یا غار یا کوئی چھپنے کی جگہ پائیں تو وہ ضرور اس کی طرف اس طرح مُڑیں گے کہ تیزی سے جھپٹ رہے ہوں گے۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ ۚ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَاۤ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ۝۵۸

۵۸۔ اور ان میں سے ایسے بھی ہیں جو تجھ پر صدقات کے بارہ میں الزام لگاتے ہیں۔ اگر ان (صدقات) میں سے کچھ انہیں دے دیا جائے تو خوش ہو جاتے ہیں اور اگر اُنہیں ان میں سے نہ دیا جائے تو وہ فوراً ناراض ہو جاتے ہیں۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَاۤ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۙ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ۝۵۹ ع

۵۹۔ اور کاش وہ اس پر راضی ہو جاتے جو اللہ اور اس کے رسول نے انہیں عطا کیا اور کہتے کہ اللہ ہمیں کافی ہے (اور) اللہ ضرور ہمیں اپنے فضل سے (بہت کچھ) عطا کرے گا اور اس کا رسول بھی، یقیناً ہم اللہ ہی کی طرف دِلی چاہت سے مائل ہیں۔

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي

۶۰۔ صدقات تو محض محتاجوں اور مسکینوں اور اُن (صدقات) کا انتظام کرنے والوں اور جن کی تالیفِ قلب

الرِّقَابِ وَ الْغٰرِمِيْنَ وَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۰﴾

کی جا رہی ہو اور گردنوں کو آزاد کرانے اور چٹی میں مبتلا لوگوں اور اللہ کی راہ میں عمومی خرچ کرنے اور مسافروں کے لئے ہیں۔ یہ اللہ کی طرف سے ایک فرض ہے اور اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَ يَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ؕ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ يُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ رَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۱﴾

۶۱۔ اور ان میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو نبی کو دکھ پہنچاتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو کان ہی کان ہے۔ تُو کہہ دے ہاں وہ سر تا پا کان تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ وہ اللہ پر ایمان لاتا ہے اور مومنوں کی مانتا ہے اور ان لوگوں کے لئے جو تم میں سے ایمان لائے ہیں رحمت ہے۔ اور وہ لوگ جو اللہ کے رسول کو دکھ دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب (مقدر) ہے۔

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ ۚ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۲﴾

۶۲۔ وہ تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں تا کہ تمہیں راضی کریں حالانکہ اللہ اور اس کا رسول اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ وہ اُسے راضی کرتے اگر وہ مومن تھے۔

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۳﴾

۶۳۔ کیا انہیں علم نہیں کہ جو اللہ اور اس کے رسول سے دشمنی کرتا ہے تو اس کے لئے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ بہت لمبا عرصہ رہنے والا ہے۔ وہ بہت بڑی رسوائی ہے۔

يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ﴿۶۴﴾

۶۴۔ منافق ڈرتے ہیں کہ اُن کے خلاف کوئی سورت نازل نہ کردی جائے جو اُن کو اس سے مطلع کردے جو اُن کے دلوں میں ہے۔ تُو کہہ دے کہ (بے شک) تمسخر کرتے رہو۔ اللہ تو یقیناً وہ ظاہر کر کے رہے گا جس کا تمہیں خوف ہے۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا

۶۵۔ اور اگر تُو اُن سے پوچھے تو ضرور کہیں گے ہم

نَخُوۡضُ وَنَلۡعَبُ ؕ قُلۡ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوۡلِهٖ كُنۡتُمۡ تَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿٦٥﴾

تو محض گپ شپ میں محو تھے اور کھیلیں کھیل رہے تھے۔ تُو پوچھ کیا اللہ اور اس کے نشانات اور اس کے رسول سے تم استہزاء کر رہے تھے؟

لَا تَعۡتَذِرُوۡا قَدۡ كَفَرۡتُمۡ بَعۡدَ اِيۡمَانِكُمۡ ؕ اِنۡ نَّعۡفُ عَنۡ طَآئِفَةٍ مِّنۡكُمۡ نُعَذِّبۡ طَآئِفَةًۢ بِاَنَّهُمۡ كَانُوۡا مُجۡرِمِيۡنَ ﴿٦٦﴾ ع

٦٦۔ کوئی عذر پیش نہ کرو۔ یقیناً تم اپنے ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو۔ اگر ہم تم میں سے کسی ایک گروہ سے درگزر کریں تو کسی دوسرے گروہ کو عذاب بھی دے سکتے ہیں اس لئے کہ وہ یقیناً مجرم ہیں۔

اَلۡمُنٰفِقُوۡنَ وَالۡمُنٰفِقٰتُ بَعۡضُهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡضٍ ۘ يَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمُنۡكَرِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمَعۡرُوۡفِ وَيَقۡبِضُوۡنَ اَيۡدِيَهُمۡ ؕ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمۡ ؕ اِنَّ الۡمُنٰفِقِيۡنَ هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ﴿٦٧﴾

٦٧۔ منافق مرد اور منافق عورتیں ایک دوسرے سے نسبت رکھتے ہیں۔ وہ بُری باتوں کا حکم دیتے ہیں اور اچھی باتوں سے روکتے ہیں اور اپنی مٹھیاں (اِنفاق فی سبیل اللہ میں) بند رکھتے ہیں۔ وہ اللہ کو بھول گئے تو اس نے بھی اُنہیں بھلا دیا۔ یقیناً منافق ہی ہیں جو بدکردار لوگ ہیں۔

وَعَدَ اللّٰهُ الۡمُنٰفِقِيۡنَ وَالۡمُنٰفِقٰتِ وَالۡكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ؕ هِىَ حَسۡبُهُمۡ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ مُّقِيۡمٌ ﴿٦٨﴾

٦٨۔ اللہ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کفار سے جہنم کی آگ کا وعدہ کیا ہے۔ وہ لمبے عرصہ تک اس میں رہنے والے ہیں۔ یہ ان کے لئے کافی ہوگی۔ اور اللہ نے ان پر لعنت کی ہے اور ان کے لئے ایک ٹھہر جانے والا عذاب (مقدر) ہے۔

كَالَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ كَانُوۡۤا اَشَدَّ مِنۡكُمۡ قُوَّةً وَّاَكۡثَرَ اَمۡوَالًا وَّاَوۡلَادًا ؕ فَاسۡتَمۡتَعُوۡا بِخَلَاقِهِمۡ فَاسۡتَمۡتَعۡتُمۡ بِخَلَاقِكُمۡ كَمَا اسۡتَمۡتَعَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ بِخَلَاقِهِمۡ

٦٩۔ ان لوگوں کی طرح جو تم سے پہلے تھے۔ وہ قوت میں تم سے زیادہ تھے اور اموال اور اولاد میں بڑھ کر۔ انہوں نے اپنے نصیب سے جتنا فائدہ اُٹھانا تھا اُٹھا لیا۔ تم بھی اپنے نصیب سے فائدہ اُٹھا چکے جس طرح ان لوگوں نے جو تم سے پہلے تھے اپنے نصیب سے

وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا ۭ اُولٰۗىِٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۶۹

فائدہ اُٹھایا۔ اور تم بھی لغو باتوں میں منہمک ہو جیسے وہ لغو باتوں میں منہمک رہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ضائع ہو گئے اور یہی وہ لوگ ہیں جو درحقیقت گھاٹا کھانے والے ہیں۔

اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ڏ وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ۭ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝۷۰

۷۰۔ کیا ان کے پاس ان لوگوں کی خبر نہیں آئی جو اُن سے پہلے تھے (یعنی) نوح کی قوم کی اور عاد اور ثمود کی اور قومِ ابراہیم کی اور مدین والوں کی اور ان بستیوں کی جو تہ و بالا ہوگئیں۔ ان کے پاس بھی ان کے رسول کھلے کھلے نشانات لے کر آئے۔ پس اللہ تو ایسا نہ تھا کہ اُن پر ظلم کرتا لیکن وہ خود ہی اپنے نفسوں پر ظلم کیا کرتے تھے۔

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝۷۱

۷۱۔ مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں وہ اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بُری باتوں سے روکتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہی ہیں جن پر اللہ ضرور رحم کرے گا۔ یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ

۷۲۔ اللہ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے ایسی جنتوں کا وعدہ کیا ہے جن کے دامن میں نہریں بہتی ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ اسی طرح بہت پاکیزہ گھروں کا بھی جو دائمی جنتوں

وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۷۲ ع

میں ہوں گے۔ تاہم اللہ کی رضا سب سے بڑھ کر ہے۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۷۳

۷۳۔ اے نبی! کفار اور منافقین سے جہاد کر اور ان پر سختی کر۔ اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور کیا ہی بُرا ٹھکانا ہے۔

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ وَمَا نَقَمُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِى الْاَرْضِ مِنْ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝۷۴

۷۴۔ وہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں (کہ) انہوں نے نہیں کہا حالانکہ وہ یقیناً کفر کا کلمہ کہہ چکے ہیں جبکہ وہ اسلام لانے کے بعد کافر ہو گئے۔ اور وہ ایسے پختہ ارادے رکھتے تھے جنہیں وہ پا نہ سکے۔ اور انہوں نے (مومنوں سے) پرخاش نہ رکھی مگر صرف اس وجہ سے کہ اللہ اور اس کے رسول نے ان کو اپنے فضل سے مالا مال کر دیا۔ پس اگر وہ توبہ کر لیں تو ان کے لئے بہتر ہوگا۔ ہاں اگر وہ پھر جائیں تو اللہ انہیں دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب دے گا اور ان کے لئے ساری زمین میں نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ مددگار۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۷۵

۷۵۔ اور انہی میں سے ایسے بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر وہ ہمیں اپنے فضل سے کچھ عطا کرے تو ہم ضرور صدقات دیں گے اور ہم ضرور نیک لوگوں میں سے ہو جائیں گے۔

فَلَمَّاۤ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝۷۶

۷۶۔ پس جب اس نے اپنے فضل سے انہیں عطا کیا تو وہ اس میں بخل کرنے لگے اور (اپنے عہد سے) پھر گئے اس حال میں کہ وہ اعراض کرنے والے تھے۔

فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿۷۷﴾

۷۷۔ پس عقوبت کے طور پر اللہ نے ان کے دلوں میں اس دن تک کے لئے نفاق رکھ دیا جب وہ اس سے ملیں گے بوجہ اس کے کہ انہوں نے اللہ سے وعدہ خلافی کی نیز اس وجہ سے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے۔

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۚ﴿۷۸﴾

۷۸۔ کیا انہیں علم نہیں ہوا کہ اللہ ان کے رازوں کو اور ان کے پوشیدہ مشوروں کو جانتا ہے اور اللہ تمام غیبوں کا بہت زیادہ علم رکھتا ہے۔

اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ؕ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۫ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۹﴾

۷۹۔ وہ لوگ جو مومنوں میں سے دلی شوق سے نیکی کرنے والوں پر صدقات کے بارہ میں تہمت لگاتے ہیں اور ان لوگوں پر بھی جو اپنی محنت کے سوا (اپنے پاس) کچھ نہیں پاتے۔ پس وہ ان سے تمسخر کرتے ہیں۔ اللہ ان کے تمسخر کا جواب دے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب (مقدر) ہے۔

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۸۰﴾ ع

۸۰۔ تُو اُن کے لئے مغفرت طلب کر یا اُن کے لئے مغفرت نہ طلب کر۔ اگر تُو ان کے لئے ستر مرتبہ بھی مغفرت مانگے تب بھی اللہ ہرگز انہیں معاف نہیں کرے گا۔ یہ اس لئے ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا انکار کیا اور اللہ بدکردار لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا

۸۱۔ پیچھے چھوڑ دیئے جانے والے رسول اللہ کے برخلاف اپنے بیٹھ رہنے پر خوش ہو رہے ہیں اور انہوں نے ناپسند کیا کہ اللہ کی راہ میں اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کریں اور وہ کہتے تھے کہ سخت

لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ؕ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ؕ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ﴿۸۱﴾

گرمی میں سفر پر نہ نکلو۔ تُو کہہ دے کہ جہنم کی آگ جلن کے لحاظ سے زیادہ سخت ہے۔ کاش وہ سمجھ سکتے۔

فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾

۸۲۔ پس چاہئے کہ وہ تھوڑا ہنسیں اور زیادہ روئیں، اُس کی جزا کے طور پر جو وہ کسب کیا کرتے تھے۔

فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِيَ عَدُوًّا ؕ اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِيْنَ ﴿۸۳﴾

۸۳۔ پس اگر اللہ تجھے ان میں سے کسی گروہ کی طرف دوبارہ لے جائے اور وہ تجھ سے (ساتھ) نکلنے کی اجازت مانگیں تو تُو انہیں کہہ دے کہ ہرگز تم آئندہ کبھی میرے ساتھ (جہاد کے لئے) نہیں نکلو گے اور ہرگز کبھی میرے ساتھ ہو کر دشمن سے لڑائی نہیں کرو گے۔ تم یقیناً پہلی مرتبہ (گھر) بیٹھ رہنے پر راضی ہو گئے تھے۔ پس اب پیچھے رہنے والوں کے ساتھ ہی بیٹھے رہو۔

وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸۴﴾

۸۴۔ اور تُو ان میں سے کسی مرنے والے پر کبھی (جنازہ کی) نماز نہ پڑھ اور کبھی اس کی قبر پر (دعا کے لئے) کھڑا نہ ہو۔ یقیناً انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا انکار کر دیا ہے اور وہ اس حالت میں مرے کہ وہ بدکردار تھے۔

وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾

۸۵۔ اور ان کے اموال اور ان کی اولادیں تیرے لئے کوئی کشش پیدا نہ کریں۔ اللہ محض یہ چاہتا ہے کہ ان ہی کے ذریعہ سے اُنہیں اس دنیا میں ہی عذاب دے۔ اور ان کی جانیں اس حال میں نکلیں کہ وہ کافر ہوں۔

وَاِذَاۤ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿۸۶﴾

۸۶۔ اور جب بھی کوئی سورت اُتاری جاتی ہے کہ اللہ پر ایمان لے آؤ اور اس کے رسول کے ساتھ شامل ہو کر جہاد کرو تو ان میں سے دولت مند تجھ سے رخصت چاہتے ہیں اور کہتے ہیں ہمیں چھوڑ تا کہ ہم بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ ہو جائیں۔

رَضُوۡا بِاَنۡ یَّکُوۡنُوۡا مَعَ الۡخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰی قُلُوۡبِهِمۡ فَهُمۡ لَا یَفۡقَهُوۡنَ ﴿۸۷﴾ لٰکِنِ الرَّسُوۡلُ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ جٰهَدُوۡا بِاَمۡوَالِهِمۡ وَاَنۡفُسِهِمۡ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الۡخَیۡرٰتُ ۫ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۸۸﴾

۸۷۔ وہ اس بات پر راضی ہو گئے ہیں کہ وہ پیچھے بیٹھ رہ جانے والی عورتوں کے ساتھ ہو جائیں اور ان کے دلوں پر مُہر لگا دی گئی ہے۔ پس وہ سمجھ نہیں سکتے۔

۸۸۔ لیکن رسول اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ایمان لائے وہ اپنے مالوں کے ساتھ اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرتے ہیں اور یہی ہیں جن کے لئے تمام بھلائیاں (مقدّر) ہیں اور یہی ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا ؕ ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ﴿۸۹﴾ ع ۱۱/۹ ۱۷

۸۹۔ اللہ نے ان کے لئے ایسی جنتیں تیار کر رکھی ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ وہ ہمیشہ ان میں رہنے والے ہیں۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

وَجَآءَ الۡمُعَذِّرُوۡنَ مِنَ الۡاَعۡرَابِ لِیُؤۡذَنَ لَهُمۡ وَقَعَدَ الَّذِیۡنَ کَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ ؕ سَیُصِیۡبُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡهُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۹۰﴾

۹۰۔ اور بادیہ نشینوں میں سے بھی عذر پیش کرنے والے آئے تاکہ انہیں (پیچھے رہنے کی) اجازت دی جائے اور (اس طرح) وہ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے جھوٹ بولا وہ پیچھے بیٹھ رہے۔ ضرور اُن لوگوں کو جنہوں نے ان میں سے کفر کیا دردناک عذاب پہنچے گا۔

لَیۡسَ عَلَی الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَی الۡمَرۡضٰی وَلَا عَلَی الَّذِیۡنَ لَا یَجِدُوۡنَ مَا یُنۡفِقُوۡنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوۡا لِلّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ ؕ مَا عَلَی الۡمُحۡسِنِیۡنَ مِنۡ سَبِیۡلٍ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۹۱﴾ۙ

۹۱۔ نہ کمزوروں پر حرج ہے اور نہ مریضوں پر اور نہ اُن لوگوں پر جو (اپنے پاس) خرچ کرنے کے لئے کچھ نہیں پاتے بشرطیکہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے لئے مخلص ہوں۔ احسان کرنے والوں پر مؤاخذہ کا کوئی جواز نہیں۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۖ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ﴿٩٢﴾

۹۲۔ اور نہ ان لوگوں پر کوئی حرف ہے کہ جب وہ تیرے پاس آتے ہیں تاکہ تُو انہیں (جہاد کے لئے ساتھ) کسی سواری پر بٹھا لے تو تُو انہیں جواب دیتا ہے میں تو کچھ نہیں پاتا جس پر تمہیں سوار کر سکوں۔ اس پر وہ اس حال میں واپس ہوتے ہیں کہ ان کی آنکھیں اس غم میں آنسو بہا رہی ہوتی ہیں کہ وہ کچھ نہیں رکھتے جسے (راہِ مولیٰ میں) خرچ کر سکیں۔

اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ اَغْنِيَآءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ ۙ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٩٣﴾

۹۳۔ پکڑ کا جواز تو صرف اُن لوگوں کے خلاف ہے جو تجھ سے اجازت مانگتے ہیں حالانکہ وہ دولت مند ہیں۔ وہ اس بات پر راضی ہو گئے کہ وہ پیچھے بیٹھ رہ جانے والی عورتوں کے ساتھ ہو جائیں۔ اور اللہ نے ان کے دلوں پر مہر کر دی۔ پس وہ کوئی علم نہیں رکھتے۔

يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ۗ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ ۗ وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٤﴾

۹۴۔ وہ تم سے معذرتیں کریں گے جب تم اُن کی طرف واپس آؤ گے۔ تُو کہہ دے کوئی عذر پیش نہ کرو۔ ہم ہرگز تم پر اعتبار نہیں کریں گے۔ اللہ نے ہمیں تمہارے حالات سے باخبر کر دیا ہے اور اللہ یقیناً تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے اسی طرح اُس کا رسول بھی۔ پھر (ایسا ہوگا کہ) تم غیب اور حاضر کا علم رکھنے والے کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ پس وہ تمہیں اس کی خبر دے گا جو تم کیا کرتے تھے۔

سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ۗ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ۗ اِنَّهُمْ رِجْسٌ ۡ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٩٥﴾

۹۵۔ وہ یقیناً تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھائیں گے جب تم ان کی طرف لوٹو گے تاکہ تم ان سے اِعراض کرو۔ پس (بے شک) ان سے اِعراض کرو۔ وہ بہرحال ناپاک ہیں اور اُن کا ٹھکانا جہنم ہے اُس کی جزا کے طور پر جو وہ کسب کرتے تھے۔

يَحۡلِفُوۡنَ لَكُمۡ لِتَرۡضَوۡا عَنۡهُمۡ‌ ۚ فَاِنۡ تَرۡضَوۡا عَنۡهُمۡ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرۡضٰى عَنِ الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِيۡنَ ﴿۹۶﴾

۹۶۔ وہ تمہارے سامنے قسمیں کھائیں گے تا کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ۔ پس اگر تم ان سے راضی بھی ہو جاؤ تو اللہ بدکردار لوگوں سے ہرگز راضی نہیں ہوتا۔

اَلۡاَعۡرَابُ اَشَدُّ كُفۡرًا وَّ نِفَاقًا وَّ اَجۡدَرُ اَلَّا يَعۡلَمُوۡا حُدُوۡدَ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوۡلِهٖ‌ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ﴿۹۷﴾

۹۷۔ بادیہ نشین کفر اور منافقت میں سب سے زیادہ سخت ہیں اور زیادہ رجحان رکھتے ہیں کہ جو کچھ اللہ نے اپنے رسول پر نازل کیا ہے اس کی حدود کو نہ پہچانیں اور اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

وَمِنَ الۡاَعۡرَابِ مَنۡ يَّتَّخِذُ مَا يُنۡفِقُ مَغۡرَمًا وَّ يَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآٮِٕرَ‌ ؕ عَلَيۡهِمۡ دَآٮِٕرَةُ السَّوۡءِ‌ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ﴿۹۸﴾

۹۸۔ اور بادیہ نشینوں میں سے ایسے بھی ہیں کہ جو بھی وہ (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اسے چٹی سمجھتے ہیں اور تم پر حوادثِ زمانہ کا انتظار کر رہے ہیں۔ حوادثِ زمانہ تو انہی پر پڑنے والے ہیں اور اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

وَمِنَ الۡاَعۡرَابِ مَنۡ يُّؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنۡفِقُ قُرُبٰتٍ عِنۡدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوۡلِ‌ ؕ اَلَاۤ اِنَّهَا قُرۡبَةٌ لَّهُمۡ‌ ؕ سَيُدۡخِلُهُمُ اللّٰهُ فِىۡ رَحۡمَتِهٖ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۹۹﴾ ع

۹۹۔ اور (ان) بادیہ نشینوں میں سے ایسے بھی ہیں جو اللہ اور یومِ آخر پر ایمان لاتے ہیں اور جو کچھ (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اسے اللہ کی قربتوں کا ذریعہ اور رسول کی دعائیں لینے کا ایک سبب سمجھتے ہیں۔ سنو کہ یقیناً یہ ان کے لئے حصولِ قرب کا ذریعہ ہی ہے۔ اللہ ضرور انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَالسّٰبِقُوۡنَ الۡاَوَّلُوۡنَ مِنَ الۡمُهٰجِرِيۡنَ وَالۡاَنۡصَارِ وَالَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡهُمۡ بِاِحۡسَانٍ ۙ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ وَاَعَدَّ

۱۰۰۔ اور مہاجرین اور انصار میں سے سبقت لے جانے والے اوّلین اور وہ لوگ جنہوں نے حُسنِ عمل کے ساتھ ان کی پیروی کی، اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اس سے راضی ہو گئے اور اس

لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۰۰﴾

نے ان کے لئے ایسی جنتیں تیار کی ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ وہ ہمیشہ ان میں رہنے والے ہیں۔ یہ بہت عظیم کامیابی ہے۔

وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ۛؕ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ۛ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ ۫ لَا تَعْلَمُهُمْ ؕ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ؕ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ۚ﴿۱۰۱﴾

معانقة ٥ عند المتقدمين وقف منزل

۱۰۱۔اور تمہارے اردگرد کے بادیہ نشینوں میں سے منافقین بھی ہیں اور اسی طرح مدینہ میں بسنے والوں میں سے بھی۔ وہ نفاق پر جم چکے ہیں۔ تُو اُنہیں نہیں جانتا (مگر) ہم انہیں جانتے ہیں۔ ہم انہیں دو مرتبہ عذاب دیں گے پھر وہ عذابِ عظیم کی طرف لوٹا دیئے جائیں گے۔

وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۰۲﴾

۱۰۲۔ اور کچھ دوسرے ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا۔ انہوں نے اچھے اعمال اور دوسرے بداعمال ملا جلا دیئے۔ بعید نہیں کہ اللہ ان پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھکے۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۳﴾

۱۰۳۔تُو ان کے مالوں میں سے صدقہ قبول کرلیا کر، اس ذریعہ سے تُو اُنہیں پاک کرے گا نیز اُن کا تزکیہ کرے گا۔ اور اُن کے لئے دعا کیا کر یقیناً تیری دعا اُن کے لئے سکینت کا موجب ہوگی اور اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۴﴾

۱۰۴۔ کیا انہیں علم نہیں ہوا کہ بس اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ منظور کرتا ہے اور صدقات قبول کرتا ہے اور یہ کہ اللہ ہی ہے جو بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۚ﴿۱۰۵﴾

۱۰۵۔ اور تُو کہہ دے کہ تم عمل کرتے رہو پس اللہ تمہارے عمل کو دیکھ رہا ہے اور اس کا رسول بھی اور سب مومن بھی۔ اور تم (بالآخر) غیب اور حاضر کا علم رکھنے والے کی طرف لوٹائے جاؤ گے پھر وہ تمہیں اس سے آگاہ کرے گا جو تم کیا کرتے تھے۔

وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰۶﴾

۱۰۶۔ اور کچھ دوسرے لوگ ہیں جو اللہ کے فیصلے کے انتظار میں چھوڑے گئے ہیں خواہ وہ انہیں عذاب دے یا اُن پر توبہ قبول کرتے ہوئے جُھک جائے اور اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا ۢ بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۷﴾

۱۰۷۔ اور وہ لوگ جنہوں نے تکلیف پہنچانے اور کفر پھیلانے اور مومنوں کے درمیان پھوٹ ڈالنے اور ایسے شخص کو کمین گاہ مہیا کرنے کے لئے جو اللہ اور اس کے رسول سے پہلے ہی سے لڑائی کر رہا ہے ایک مسجد بنائی ضرور وہ قسمیں کھائیں گے کہ ہم بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں چاہتے تھے جبکہ اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔ [1]

لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾

۱۰۸۔ تُو اس میں کبھی کھڑا نہ ہو۔ یقیناً وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن ہی سے تقویٰ پر رکھی گئی ہو زیادہ حقدار ہے کہ تُو اس میں (نماز کے لئے) قیام کرے۔ اس میں ایسے مرد ہیں جو خواہش رکھتے ہیں کہ وہ پاک ہو جائیں اور اللہ پاک بننے والوں سے محبت کرتا ہے۔

اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ

۱۰۹۔ پس جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ کے تقویٰ

---

[1] مسجد ضرار کو گرانے کا حکم واضح طور پر اس بنا پر دیا گیا ہے کہ وہ اسلام کے خلاف مشرکین کی مخفی کارروائیوں کے لئے ایک اڈّہ بنا ہوا تھا۔ ورنہ مساجد کا احترام لازم ہے۔

وَ رِضۡوَانٍ خَيۡرٌ اَمۡ مَّنۡ اَسَّسَ بُنۡيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانۡهَارَ بِهٖ فِىۡ نَارِ جَهَنَّمَ‌ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۱۰۹﴾

اور (اس کی) رضا پر رکھی ہو کیا وہ بہتر ہے یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایک کھوکھلے ڈھے جانے والے کنارے پر رکھی ہو۔ پس وہ اسے جہنم کی آگ میں ساتھ لے گرے اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

لَا يَزَالُ بُنۡيَانُهُمُ الَّذِىۡ بَنَوۡا رِيۡبَةً فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ اِلَّاۤ اَنۡ تَقَطَّعَ قُلُوۡبُهُمۡ‌ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ﴿۱۱۰﴾ ع

۱۱۰۔ ان کی عمارت جو انہوں نے بنائی ہے ہمیشہ ان کے دلوں میں شکوک پیدا کرتی رہے گی۔ سوائے اس کے کہ ان کے دل (اللہ کی خشیت سے) ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ اور اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ اشۡتَرٰى مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اَنۡفُسَهُمۡ وَاَمۡوَالَهُمۡ بِاَنَّ لَهُمُ الۡجَـنَّةَ‌ ؕ يُقَاتِلُوۡنَ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ فَيَقۡتُلُوۡنَ وَيُقۡتَلُوۡنَ‌ وَعۡدًا عَلَيۡهِ حَقًّا فِى التَّوۡرٰٮةِ وَالۡاِنۡجِيۡلِ وَالۡقُرۡاٰنِ‌ ؕ وَمَنۡ اَوۡفٰى بِعَهۡدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسۡتَبۡشِرُوۡا بِبَيۡعِكُمُ الَّذِىۡ بَايَعۡتُمۡ بِهٖ‌ ؕ وَذٰ لِكَ هُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿۱۱۱﴾

۱۱۱۔ یقیناً اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے اموال خرید لئے ہیں تاکہ اس کے بدلہ میں اُنہیں جنت ملے۔ وہ اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں پس وہ قتل کرتے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں۔ اُس کے ذمہ یہ پختہ وعدہ ہے جو تورات اور انجیل اور قرآن میں (بیان) ہے۔ اور اللہ سے بڑھ کر کون اپنے عہد کو پورا کرنے والا ہے۔ پس تم اپنے اس سودے پر خوش ہو جاؤ جو تم نے اس کے ساتھ کیا ہے اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

اَلتَّاۤـئِبُوۡنَ الۡعٰبِدُوۡنَ الۡحٰمِدُوۡنَ السّاۤـئِحُوۡنَ الرّٰكِعُوۡنَ السّٰجِدُوۡنَ الۡاٰمِرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَالنَّاهُوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ وَالۡحٰـفِظُوۡنَ لِحُدُوۡدِ اللّٰهِ‌ ؕ وَبَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۱۲﴾

۱۱۲۔ توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، (خدا کی راہ میں) سفر کرنے والے، (لِلّٰہ) رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیک باتوں کا حکم دینے والے، اور بُری باتوں سے روکنے والے، اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے، (سب سچے مومن ہیں) اور تُو مومنوں کو بشارت دیدے۔

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿١١٣﴾

١١٣۔ نبی کے لئے ممکن نہیں اور نہ ہی ان کے لئے جو ایمان لائے ہیں کہ وہ مشرکوں کے لئے مغفرت طلب کریں خواہ وہ (ان کے) قریبی ہی کیوں نہ ہوں بعد اس کے کہ اُن پر روشن ہو چکا ہو کہ وہ جہنمی ہیں۔

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ۭ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ﴿١١٤﴾

١١٤۔ اور ابراہیم کا استغفار اپنے باپ کے لئے محض اس وعدے کی وجہ سے تھا جو اُس نے اس سے کیا تھا۔ پس جب اس پر یہ بات خوب روشن ہوگئی کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو وہ اس سے بیزار ہو گیا۔ یقیناً ابراہیم بہت نرم دل (اور) بُردبار تھا۔ ①

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًۢا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١١٥﴾

١١٥۔ اور اللہ ایسا نہیں کہ کسی قوم کو گمراہ ٹھہرا دے بعد اس کے کہ انہیں ہدایت دے چکا ہو یہاں تک کہ اس نے اُن پر خوب کھول دیا ہو کہ وہ کس کس چیز سے پوری طرح بچیں۔ یقیناً اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿١١٦﴾

١١٦۔ یقیناً اللہ ہی ہے جس کی آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے۔ وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا بھی ہے اور تمہارے لئے اللہ کے سوا کوئی دوست اور مددگار نہیں۔

لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ

١١٧۔ یقیناً اللہ نبی پر اور مہاجرین اور انصار پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھکا جنہوں نے تنگی کے وقت اس کی پیروی کی تھی، بعد اس کے کہ قریب تھا کہ ان

① آیت ١١٣-١١٤: کسی نبی یا مومنین کے لئے جائز نہیں کہ ایسے شخص کے لئے دعائے مغفرت مانگیں جو شرک کی حالت میں مر گیا ہو۔ جہاں تک حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اپنے باپ کیلئے استغفار کرنے کا تعلق ہے تو چونکہ انہوں نے اپنے باپ سے وعدہ کیا تھا کہ مَیں تیرے لئے مغفرت کی دعا کروں گا اس لئے کچھ عرصہ تک اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا وعدہ پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائی لیکن جب اُن پر ظاہر کر دیا گیا کہ وہ اللہ کا دشمن تھا تو حضرت ابراہیمؑ نے اس کیلئے استغفار سے توبہ کر لی۔

مِنۢ بَعۡدِ مَا كَادَ يَزِيۡغُ قُلُوۡبُ فَرِيۡقٍ مِّنۡهُمۡ ثُمَّ تَابَ عَلَيۡهِمۡ‌ ؕ اِنَّهٗ بِهِمۡ رَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ ۙ‏ ﴿۱۱۷﴾

میں سے ایک فریق کے دل ٹیڑھے ہو جاتے پھر بھی اس نے ان کی توبہ قبول کی۔ یقیناً وہ ان کے لئے بہت ہی مہربان (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيۡنَ خُلِّفُوۡا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتۡ عَلَيۡهِمُ الۡاَرۡضُ بِمَا رَحُبَتۡ وَضَاقَتۡ عَلَيۡهِمۡ اَنۡفُسُهُمۡ وَظَنُّوۡۤا اَنۡ لَّا مَلۡجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيۡهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَيۡهِمۡ لِيَتُوۡبُوۡا‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ ﴿۱۱۸﴾ ع ۸

۱۱۸۔ اور ان تینوں پر بھی (اللہ توبہ قبول کرتے ہوئے جھکا) جو پیچھے چھوڑ دیئے گئے تھے۔ یہاں تک کہ جب زمین ان پر باوجود فراخی کے تنگ ہو گئی اور ان کی جانیں تنگی محسوس کرنے لگیں اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اللہ سے پناہ کی کوئی جگہ نہیں مگر اسی کی طرف، پھر وہ ان پر قبولیت کی طرف مائل ہوتے ہوئے جُھک گیا تا کہ وہ توبہ کر سکیں۔ یقیناً اللہ ہی بار بار توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ ①

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِيۡنَ ﴿۱۱۹﴾

۱۱۹۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

مَا كَانَ لِاَهۡلِ الۡمَدِيۡنَةِ وَمَنۡ حَوۡلَهُمۡ مِّنَ الۡاَعۡرَابِ اَنۡ يَّتَخَلَّفُوۡا عَنۡ رَّسُوۡلِ اللّٰهِ وَلَا يَرۡغَبُوۡا بِاَنۡفُسِهِمۡ عَنۡ نَّفۡسِهٖ‌ ؕ ذٰ لِكَ بِاَنَّهُمۡ لَا يُصِيۡبُهُمۡ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا

۱۲۰۔ اہل مدینہ کے لئے اور ان کے اردگرد بسنے والے بادیہ نشینوں کے لئے جائز نہ تھا کہ اللہ کے رسول کو چھوڑ کر پیچھے رہ جاتے، اور نہ ہی یہ مناسب تھا کہ اس کی ذات کے مقابل پر اپنے آپ کو پسند کر لیتے۔ (یہ نفوس کی قربانی لازم تھی) کیونکہ حقیقت یہی ہے کہ انہیں اللہ کی راہ میں کوئی پیاس اور کوئی مشقّت اور

---

① یہاں ان تین صحابہ کا ذکر ہے جو غزوۂ تبوک سے پیچھے رہے اور جب ان سے اس کا سبب پوچھا گیا تو انہوں نے جھوٹ سے کام نہیں لیا۔ ورنہ کئی منافقین تھے جنہوں نے جھوٹے بہانے کر لئے تھے۔ اُن کو تو کوئی سزا نہیں دی گئی صرف ان تینوں کو مقاطعہ کی سزا ملی اور پھر اللہ کے حکم سے یہ سزا معاف فرما دی گئی۔

ضمنی طور پر اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی ہستی اور یوم قیامت پر پختہ یقین تھا ورنہ ان تینوں سے زیادہ منافقین سزا کے مستحق تھے جنہوں نے جھوٹے بہانے پیش کئے لیکن آپؐ نے ان کو کوئی سزا نہیں دی بلکہ ان کی سزا کا معاملہ یومِ آخرت پر چھوڑ دیا۔

مَخۡمَصَةٌ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ وَلَا یَطَـُٔوۡنَ مَوۡطِئًا یَّغِیۡظُ الۡكُفَّارَ وَلَا یَنَالُوۡنَ مِنۡ عَدُوٍّ نَّیۡلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمۡ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۱۲۰﴾

کوئی بھوک کی مصیبت نہیں پہنچتی اور نہ ہی وہ ایسے رستوں پر چلتے ہیں جن پر (ان کا) چلنا کفار کو غصہ دلاتا ہے اور نہ ہی وہ دشمن سے (دورانِ قتال) کچھ حاصل کرتے ہیں مگر ضرور اس کے بدلے ان کے حق میں ایک نیک عمل لکھ دیا جاتا ہے۔ اللہ احسان کرنے والوں کا اجر ہرگز ضائع نہیں کرتا۔

وَلَا یُنۡفِقُوۡنَ نَفَقَةً صَغِیۡرَةً وَّلَا كَبِیۡرَةً وَّلَا یَقۡطَعُوۡنَ وَادِیًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمۡ لِیَجۡزِیَهُمُ اللّٰهُ اَحۡسَنَ مَا كَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۲۱﴾

۱۲۱۔ اسی طرح وہ نہ کوئی چھوٹا خرچ کرتے ہیں اور نہ کوئی بڑا اور نہ ہی کسی وادی کی مسافت طے کرتے ہیں مگر (یہ فعل) ان کے حق میں لکھ دیا جاتا ہے۔ تاکہ جو بہترین اعمال وہ کیا کرتے تھے اللہ انہیں ان کے مطابق جزا دے۔

وَمَا كَانَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ لِیَنۡفِرُوۡا كَآفَّةً ؕ فَلَوۡلَا نَفَرَ مِنۡ كُلِّ فِرۡقَةٍ مِّنۡهُمۡ طَآئِفَةٌ لِّیَتَفَقَّهُوۡا فِی الدِّیۡنِ وَلِیُنۡذِرُوۡا قَوۡمَهُمۡ اِذَا رَجَعُوۡۤا اِلَیۡهِمۡ لَعَلَّهُمۡ یَحۡذَرُوۡنَ ﴿۱۲۲﴾ ع

۱۲۲۔ مومنوں کے لئے ممکن نہیں کہ وہ تمام کے تمام اکٹھے نکل کھڑے ہوں۔ پس ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ ان کے ہر فرقہ میں سے ایک گروہ نکل کھڑا ہوتا کہ وہ دین کا فہم حاصل کریں اور وہ اپنی قوم کو خبردار کریں جب وہ ان کی طرف واپس لوٹیں تاکہ شاید وہ (ہلاکت سے) بچ جائیں۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا قَاتِلُوا الَّذِیۡنَ یَلُوۡنَكُمۡ مِّنَ الۡكُفَّارِ وَلۡیَجِدُوۡا فِیۡكُمۡ غِلۡظَةً ؕ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۱۲۳﴾

۱۲۳۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے اُن قریبیوں سے بھی لڑو جو کفار میں سے ہیں اور چاہئے کہ وہ تمہارے اندر سختی محسوس کریں اور جان لو کہ اللہ متقیوں کے ساتھ ہے۔

وَاِذَا مَاۤ اُنۡزِلَتۡ سُوۡرَةٌ فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ یَّقُوۡلُ اَیُّكُمۡ زَادَتۡهُ هٰذِهٖۤ اِیۡمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا فَزَادَتۡهُمۡ اِیۡمَانًا وَّهُمۡ یَسۡتَبۡشِرُوۡنَ ﴿۱۲۴﴾

۱۲۴۔ اور جب بھی کوئی سورت اُتاری جاتی ہے تو ان میں سے کچھ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ تم میں سے کون ہے جسے اس (سورت) نے ایمان میں بڑھا دیا ہو۔ پس وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں انہیں تو اس نے ایمان میں بڑھا دیا ہے اور وہ (آئندہ کے متعلق) خوشخبریاں حاصل کرتے ہیں۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿١٢٥﴾

۱۲۵۔ ہاں وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے یہ (سورت) ان کی ناپاکی میں مزید ناپاکی کا اضافہ کر دیتی ہے اور وہ کافر ہونے کی حالت میں مرتے ہیں۔

اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿١٢٦﴾

۱۲۶۔ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ وہ ہر سال ایک دو بار آزمائے جاتے ہیں لیکن پھر بھی توبہ نہیں کرتے اور نہ ہی وہ نصیحت پکڑتے ہیں۔

وَاِذَا مَاۤ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ؕ هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا ؕ صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿١٢٧﴾

۱۲۷۔ اور جب بھی کوئی سورت اُتاری جاتی ہے تو ان میں سے بعض، بعض دوسروں کی طرف دیکھتے ہیں (گویا اشاروں سے کہہ رہے ہوں کہ) تمہیں کوئی دیکھ تو نہیں رہا۔ پھر وہ اُلٹے پھر جاتے ہیں۔ اللہ نے اُن کے دلوں کو اُلٹ دیا ہے اس لئے کہ وہ ایک ایسی قوم ہیں جو سمجھتے نہیں۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢٨﴾

۱۲۸۔ یقیناً تمہارے پاس تمہی میں سے ایک رسول آیا۔ اسے بہت سخت شاق گزرتا ہے جو تم تکلیف اُٹھاتے ہو (اور) وہ تم پر (بھلائی چاہتے ہوئے) حریص (رہتا) ہے۔ مومنوں کے لئے بے حد مہربان (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿١٢٩﴾ ع

۱۲۹۔ پس اگر وہ پیٹھ پھیرلیں تو کہہ دے میرے لئے اللہ کافی ہے۔ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ اسی پر میں توکل کرتا ہوں اور وہی عرشِ عظیم کا ربّ ہے۔

۱۰۔ یونس

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی ایک سو دس آیات ہیں۔

سورۃ البقرۃ اور سورۃ آلِ عمران میں الٓمّٓ کے مقطعات مذکور ہیں جبکہ اِس سورت میں میم کی بجائے را فرمایا گیا ہے۔ گویا سابقہ ترجمہ کی طرز کو اختیار کرتے ہوئے اس کا یہ ترجمہ کیا جا سکتا ہے کہ اَنَا اللّٰہُ اَرٰی کہ میں اللہ ہوں، مَیں دیکھتا ہوں۔

اس سورت کا مرکزی نکتہ حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام پر آنے والا ابتلا ہے، اسی لئے اس سورت کا نام یونس رکھا گیا ہے۔ اس کے آغاز میں ہی اللہ تعالیٰ ایک سوال اٹھاتا ہے کہ کیا لوگوں کے لئے یہ بات تعجب انگیز ہے کہ انہی میں سے ایک شخص پر ہم نے وحی فرمائی ہے۔ اس کا جواب جو اس میں مضمر ہے وہ یہ ہے کہ لوگوں کا تعجب دراصل ان کے اپنے ہی نفوس کی گواہی ہے کیونکہ وہ لوگ سراسر دنیا کے کیڑے بن گئے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ ان پر وحی نازل نہیں فرماتا۔ دراصل وہ اپنے پیمانے پر جانچتے ہوئے سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی بندے پر بھی وحی نازل نہیں فرما سکتا۔

اس کے معاً بعد اللہ تعالیٰ یہ ذکر فرماتا ہے کہ وہ اللہ جس نے تمام کائنات کو پیدا کیا اور ہر امر میں ایک عمدہ تدبیر اختیار فرمائی کیا وہ اس فعل کو محض رائیگاں جانے دے گا؟ اس تدبیر کا منتہیٰ یہ ہے کہ ایک ایسا شفیع پیدا کیا جانے والا ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو اللہ کے اذن کے ساتھ اپنی امت کے ہی مستحق بندوں کی شفاعت نہیں کرے گا بلکہ تمام گزشتہ امتوں میں سے نیک بندوں کے حق میں شفاعت کرے گا۔

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال ایک سورج سے دی گئی ہے جس کی روشنی سے دنیا میں زندگی کا نظام فیض اٹھا رہا ہے اور اس کے فیض سے ایک بدرِ کامل نے پیدا ہونا ہے جو رات کے اندھیروں میں بھی اس نور کا فیض زمین تک پہنچاتا رہے گا۔

یہ امر حیرت انگیز ہے کہ مادی عالم میں بھی چاند کی روشنی میں بعض سبزیاں اس تیزی سے بڑھتی ہیں کہ ان کے بڑھنے کی آواز سنائی دیتی ہے۔ چنانچہ ککڑیوں کے متعلق سائنس دان بتاتے ہیں کہ ان کے بڑھنے کی رفتار کی وجہ سے ایک آواز پیدا ہوتی ہے جسے انسانی کان سن سکتے ہیں۔ پس وہی اللہ ہے جس نے دن کو بھی زندگی کا ذریعہ بنایا اور رات کو بھی۔

سورت یونس میں ایسی قوم کا ذکر ہے جو اس دنیا میں کلیۃً اس عذاب سے بچالی گئی جس کا وعید انہیں دیا گیا تھا۔ اور اس کے بعد میں آنے والی سورت ہود میں ان قوموں کا ذکر ہے جو انکار کی وجہ سے کلیۃً ہلاک کر دی گئیں۔

سُوْرَةُ یُوْنُسَ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ مِائَةٌ وَّ عَشْرُ اٰيَاتٍ وَّ اَحَدَ عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ①

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

الٓرٰ تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ الۡحَكِيۡمِ ②

۲۔ أَنَـا الـلّٰـهُ أَرٰى: میں اللہ ہوں۔ میں دیکھتا ہوں۔ یہ ایک حکمت والی کتاب کی آیات ہیں۔

اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنۡ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰى رَجُلٍ مِّنۡهُمۡ اَنۡ اَنۡذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنَّ لَهُمۡ قَدَمَ صِدۡقٍ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ؔؕ قَالَ الۡكٰفِرُوۡنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيۡنٌ ③

۳۔ کیا لوگوں کے لئے تعجب انگیز ہے کہ ہم نے انہی میں سے ایک شخص کی طرف وحی نازل کی (اِس حکم کے ساتھ) کہ لوگوں کو ڈرا اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں خوشخبری دے کہ ان کا قدم ان کے ربّ کے نزدیک سچائی پر ہے۔ کافروں نے کہا یقیناً یہ تو ایک کھلا کھلا جادوگر ہے۔

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ فِىۡ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰى عَلَى الۡعَرۡشِ يُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ ؕ مَا مِنۡ شَفِيۡعٍ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ اِذۡنِهٖ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡهُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ ④

۴۔ یقیناً تمہارا ربّ اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا۔ پھر اس نے عرش پر قرار پکڑا۔ وہ ہر معاملہ کو تدبیر سے کرتا ہے۔ کوئی شفاعت کرنے والا نہیں مگر اس کی اجازت کے بعد۔ یہ ہے اللہ تمہارا ربّ۔ پس اُسی کی عبادت کرو۔ کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرو گے؟

اِلَيۡهِ مَرۡجِعُكُمۡ جَمِيۡعًا ؕ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ اِنَّهٗ يَبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ يُعِيۡدُهٗ لِيَجۡزِىَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالۡقِسۡطِ ؕ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَهُمۡ شَرَابٌ مِّنۡ حَمِيۡمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيۡمٌۢ بِمَا كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ ⑤

۵۔ اسی کی طرف تم سب کا لوٹ کر جانا ہے۔ یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے۔ یقیناً وہ تخلیق کا آغاز بھی کرتا ہے پھر اسے دہراتا بھی ہے تاکہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے انصاف کے ساتھ جزا دے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ان کے لئے کھولتا ہوا پانی بطور مشروب اور دردناک عذاب ہوگا بسبب اس کے جو وہ انکار کیا کرتے تھے۔

هُوَ الَّذِیۡ جَعَلَ الشَّمۡسَ ضِیَآءً وَّ الۡقَمَرَ نُوۡرًا وَّ قَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعۡلَمُوۡا عَدَدَ السِّنِیۡنَ وَ الۡحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالۡحَقِّ ۚ یُفَصِّلُ الۡاٰیٰتِ لِقَوۡمٍ یَّعۡلَمُوۡنَ ﴿۶﴾

۶۔ وہی ہے جس نے سورج کو روشنی کا ذریعہ بنایا اور چاند کو نور، اور اس کے لئے منزلیں مقرر کیں تاکہ تم سالوں کی گنتی اور حساب سیکھ لو۔ اللہ نے یہ (سب کچھ) پیدا نہیں کیا مگر حق کے ساتھ۔ وہ آیات کو ایک ایسی قوم کے لئے کھول کھول کر بیان کرتا ہے جو علم رکھتے ہیں۔

اِنَّ فِی اخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَ النَّهَارِ وَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّتَّقُوۡنَ ﴿۷﴾

۷۔ یقیناً رات اور دن کے اَدلنے بدلنے میں اور اس میں جو اللہ نے آسمانوں اور زمین میں پیدا کیا ایک تقویٰ کرنے والی قوم کے لئے بہت سے نشانات ہیں۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ لَا یَرۡجُوۡنَ لِقَآءَنَا وَ رَضُوۡا بِالۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا وَ اطۡمَاَنُّوۡا بِهَا وَ الَّذِیۡنَ هُمۡ عَنۡ اٰیٰتِنَا غٰفِلُوۡنَ ۙ﴿۸﴾

۸۔ یقیناً وہ لوگ جو ہماری ملاقات کی توقع نہیں رکھتے اور دنیوی زندگی پر راضی ہو چکے ہیں اور اسی پر مطمئن ہو گئے ہیں اور وہ لوگ بھی جو ہمارے نشانات سے غافل ہیں۔

اُولٰٓئِكَ مَاۡوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوۡا یَكۡسِبُوۡنَ ﴿۹﴾

۹۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانا آگ ہے بسبب اس کے جو وہ کسب کرتے رہے۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ یَهۡدِیۡهِمۡ رَبُّهُمۡ بِاِیۡمَانِهِمۡ ۚ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهِمُ الۡاَنۡهٰرُ فِیۡ جَنّٰتِ النَّعِیۡمِ ﴿۱۰﴾

۱۰۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے ان کا ربّ انہیں ان کے ایمان کی بدولت ہدایت دے گا۔ نعمتوں والی جنتوں کے درمیان ان کے زیرِتصرف نہریں بہہ رہی ہوں گی۔

دَعۡوٰىهُمۡ فِیۡهَا سُبۡحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ تَحِیَّتُهُمۡ فِیۡهَا سَلٰمٌ ۚ وَ اٰخِرُ دَعۡوٰىهُمۡ اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۱﴾ ع

۱۱۔ وہاں ان کا اعلان یہ ہوگا کہ اے (ہمارے) اللہ! تو پاک ہے اور وہاں ان کا خیرسگالی کا کلمہ سلام ہوگا اور اُن کا آخری اعلان یہ ہوگا کہ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ ؕ فَنَذَرُ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۲﴾

۱۲۔ اور اگر اللہ لوگوں کی شرارت کا بدلہ اسی تیزی سے ان کو دے دیتا جس تیزی سے وہ خیر طلب کرتے ہیں تو انہیں ان کی اَجَل کا فیصلہ سنا دیا جاتا۔ پس ہم اُن لوگوں کو جو ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے ان کی سرکشی میں بھٹکتا ہوا چھوڑ دیتے ہیں۔

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچے تو اپنے پہلو کے بَل (لیٹے ہوئے) یا بیٹھے ہوئے یا کھڑے ہوئے ہمیں پکارتا ہے۔ مگر جب ہم اس سے اس کی تکلیف دور کر دیتے ہیں تو وہ یوں گزر جاتا ہے جیسے اس نے کبھی ہمیں اس دکھ کی طرف بلایا ہی نہ ہو جو اُسے پہنچا ہو۔ اسی طرح حد سے بڑھنے والوں کو خوبصورت بنا کر دکھایا جاتا ہے جو وہ کرتے ہیں۔

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا ۙ وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِى الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۴﴾

۱۴۔ اور یقیناً ہم نے تم سے پہلے کتنے ہی زمانوں کے لوگوں کو ہلاک کر دیا تھا جب انہوں نے ظلم کئے حالانکہ ان کے پاس ان کے رسول کھلے کھلے نشانات لے کر آئے۔ اور وہ ایسے تھے ہی نہیں کہ ایمان لے آتے۔ اسی طرح ہم مجرم قوم کو جزا دیا کرتے ہیں۔

ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ پھر ہم نے تمہیں ان کے بعد زمین میں جانشین بنا دیا تاکہ ہم دیکھیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ

۱۶۔ اور جب ان پر ہماری کھلی کھلی آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ لوگ جو ہماری ملاقات کی توقع نہیں رکھتے کہتے ہیں اس کی بجائے کوئی اور قرآن لے آ یا اِسے ہی تبدیل کر دے۔ تو کہہ دے کہ مجھے

تِلْقَآئِ نَفْسِیْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤی اِلَیَّ ۚ اِنِّیْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۶﴾

اختیار نہیں کہ میں اسے اپنی طرف سے بدل دوں۔ میں نہیں پیروی کرتا مگر اُسی کی جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔ اگر میں اپنے ربّ کی نافرمانی کروں تو میں یقیناً ایک عظیم دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَیْكُمْ وَلَاۤ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِیْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷﴾

۱۷۔تو کہہ دے اگر اللہ چاہتا تو میں تم پر اس کی تلاوت نہ کرتا اور نہ وہ (اللہ) تمہیں اس پر مطلع کرتا۔ پس میں اس (رسالت) سے پہلے بھی تمہارے درمیان ایک لمبی عمر گزار چکا ہوں، تو کیا تم عقل نہیں کرتے؟ ﴿۱﴾

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ پس اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جس نے اللہ پر جھوٹ گھڑا یا اس کی آیات کو جھٹلایا۔ حقیقت یہی ہے کہ مجرم کبھی کامیاب نہیں ہوا کرتے۔

وَ یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَضُرُّهُمْ وَ لَا یَنْفَعُهُمْ وَ یَقُوْلُوْنَ هٰۤؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا یَعْلَمُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِی الْاَرْضِ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ اور وہ اللہ کے سوا اس کی عبادت کرتے ہیں جو نہ انہیں نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع پہنچا سکتا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ (سب) اللہ کے حضور ہماری شفاعت کرنے والے ہیں۔ تُو پوچھ کہ کیا تم اللہ کو وہ خبر دیتے ہو جس (کے وجود) کا اُسے نہ آسمانوں میں کوئی علم ہے نہ زمین میں۔ پاک ہے وہ اور بہت بلند ہے اس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

وَ مَا كَانَ النَّاسُ اِلَّاۤ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ؕ وَ لَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِیَ بَیْنَهُمْ فِیْمَا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۲۰﴾

۲۰۔اور تمام انسان نہیں تھے مگر ایک ہی امّت۔ پھر انہوں نے اختلاف شروع کر دیا۔ اور اگر تیرے ربّ کی طرف سے (قضاء وقدر کا) فرمان صادر نہ ہو چکا ہوتا تو اُن کے درمیان اس کا فیصلہ نپٹا دیا جاتا جس میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔

﴿۱﴾ رسول اللہ ﷺ پر مشرک الزام لگاتے تھے کہ آپ نے خدا پر جھوٹ باندھتے ہوئے قرآن اپنی طرف سے گھڑ لیا ہے۔ فَقَدْ لَبِثْتُ فِیْكُمْ عُمُرًا میں اس کی قطعیت سے تردید فرمائی گئی ہے کہ وہ رسول جس کو تم صدوق اور امین کہا کرتے تھے دعویٰ سے پہلے چالیس سال کی عمر تک تو اس نے کبھی کسی انسان پر بھی جھوٹ نہیں بولا، اب اچانک خدا پر کیسے جھوٹ بولنے لگ گیا؟

وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿٢١﴾ ع

۲۱۔اور وہ کہتے ہیں کہ اس پر اس کے ربّ کی طرف سے کوئی آیت کیوں نہیں اُتاری جاتی؟ تو کہہ دے کہ یقیناً غیب (پر تسلّط) اللہ ہی کا ہے۔ پس انتظار کرو، یقیناً میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔

وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْٓ اٰيَاتِنَا ۭ قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ۭ اِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ﴿٢٢﴾

۲۲۔اور جب ہم لوگوں کو ایک رحمت کا مزا چکھاتے ہیں کسی ایسی تکلیف کے بعد جو اُنہیں پہنچ چکی ہو تو اچانک ہماری آیات میں مکر کرنا اُن کا وطیرہ ہو جاتا ہے۔ اُن سے کہہ دے کہ اللہ (جوابی) مکر میں سب سے زیادہ تیز ہے۔ ہمارے بھیجے ہوئے ایلچی اُسے یقیناً لکھ رہے ہیں جو تم فریب کر رہے ہو۔

هُوَ الَّذِيْ يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ ۚ وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا جَآءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ وَّجَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اُحِيْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ڬ لَىِٕنْ اَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٢٣﴾

۲۳۔ وہی ہے جو تمہیں خشکی پر بھی چلاتا ہے اور تری میں بھی یہاں تک کہ جب تم کشتیوں میں ہوتے ہو اور وہ خوشگوار ہواؤں کی مدد سے اُنہیں لئے ہوئے چلتی ہیں اور وہ اس سے بہت خوش ہوتے ہیں تو اچانک سخت تیز ہوا انہیں آ لیتی ہے اور موج ہر طرف سے اُن کی طرف بڑھتی ہے اور وہ گمان کرنے لگتے ہیں کہ وہ گھیر لئے گئے ہیں، تب وہ اللہ کو پکارتے ہیں دین کو اُسی کے لئے خالص کرتے ہوئے کہ اگر تو ہمیں اس سے نجات دیدے تو یقیناً ہم شکر گزاروں میں سے ہو جائیں گے۔

فَلَمَّآ اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰٓي اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۡ ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٤﴾

۲۴۔ پس جب وہ انہیں نجات دے دیتا ہے تو وہ زمین میں ناحق بغاوت کرنے لگتے ہیں۔ اے لوگو! یقیناً تمہاری بغاوت تمہارے اپنے ہی خلاف ہے۔ (تمہیں) دنیا کی زندگی کا تھوڑا سا فائدہ اٹھانا ہے پھر ہماری طرف ہی تمہارا لوٹ کر آنا ہے۔ پھر ہم تمہیں ان اعمال کی خبر دیں گے جو تم کیا کرتے تھے۔

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَاۤ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَاۤ ۙ اَتٰىهَاۤ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ یقیناً دنیا کی زندگی کی مثال تو اس پانی کی طرح ہے جسے ہم نے آسمان سے اُتارا تو اس میں زمین کی روئیدگی گھل مل گئی جس میں سے انسان بھی کھاتے ہیں اور مویشی بھی۔ یہاں تک کہ جب زمین اپنے سنگھار پہن لیتی ہے اور خوب سج جاتی ہے اور اس کے رہنے والے یہ گمان کرنے لگتے ہیں کہ وہ اس پر پورا اختیار رکھتے ہیں تو ہمارا فیصلہ رات یا دن (کسی وقت بھی) اسے آلیتا ہے اور ہم اُسے ایک ایسے کٹے ہوئے کھیت کی طرح کر دیتے ہیں (جو پھل لانے سے پہلے ہی کٹ گرا ہو) گویا کل تک اس کا کوئی وجود نہ تھا۔ اسی طرح ہم غور وفکر کرنے والوں کے لئے نشانات کو کھول کھول کر بیان کرتے ہیں۔

وَاللّٰهُ يَدْعُوْۤا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۶﴾

۲۶۔ اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہتا ہے اسے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے۔

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ جن لوگوں نے احسان کئے ان کے لئے سب سے حسین جزا ہے اور اس سے بھی زیادہ۔ اور ان کے چہروں پر کبھی سیاہی اور ذلت نہیں چھائے گی۔ یہی اہلِ جنت ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍۭ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَاۤ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ اور وہ لوگ جنہوں نے بدیاں کمائیں (ان کیلئے) ہر بدی کی جزا اس جیسی ہی ہوگی اور ان پر ذلّت چھا جائے گی۔ اللہ سے ان کو کوئی بچانے والا نہیں ہوگا۔ گویا ان کے چہرے ایک رات کے اندھیرا کر دینے والے ٹکڑے سے ڈھانپ دیئے گئے ہیں۔ [۱] یہی آگ والے لوگ ہیں وہ اس میں لمبا عرصہ رہنے والے ہیں۔

---

[۱] دیکھئے: اِملاء ما من به الرحمٰن۔

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَ شُرَكَآؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَ قَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ۝٢٩

۲۹۔ اور (یاد رکھو) وہ دن جب ہم ان سب کو اکٹھا کریں گے پھر ہم ان سے جنہوں نے شرک کیا کہیں گے اپنی جگہ پر تم (بھی) رُک جاؤ اور تمہارے شریک بھی۔ پھر ہم ان کے درمیان تفریق کر دیں گے اور ان کے (مزعومہ) شریک کہیں گے تم ہماری عبادت تو نہیں کیا کرتے تھے۔

فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ ۝٣٠

۳۰۔ پس اللہ ہی ہمارے اور تمہارے درمیان بطور گواہ کافی ہے۔ یقیناً ہم تمہارے عبادت کرنے سے بے خبر تھے۔

هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّآ اَسْلَفَتْ وَرُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝٣١ ع

۳۱۔ وہاں ہر رُوح جان لے گی جو وہ کرتی رہی ہے اور وہ اپنے حقیقی مولیٰ اللہ کی طرف لوٹائے جائیں گے اور اُن سے جاتا رہے گا جو وہ افترا کیا کرتے تھے۔

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ۭ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝٣٢

۳۲۔ پوچھ کہ کون ہے جو تمہیں آسمان اور زمین سے رزق عطا کرتا ہے یا وہ کون ہے جو کانوں اور آنکھوں پر اختیار رکھتا ہے اور زندہ کو مُردہ سے نکالتا ہے اور مُردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور کون ہے جو نظامِ کائنات کو تدبیر سے چلاتا ہے۔ پس وہ کہیں گے کہ اللہ۔ تُو کہہ دے کہ پھر کیا تم تقویٰ اختیار نہیں کرو گے۔؟

فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ۖ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝٣٣

۳۳۔ پس وہی ہے اللہ تمہارا حقیقی ربّ۔ پھر حق کے بعد گمراہی کے سوا کیا رہ جاتا ہے۔ پس تم کہاں پھرائے جا رہے ہو۔

كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝٣٤

۳۴۔ اسی طرح تیرے ربّ کا فرمان ان لوگوں پر صادق آتا ہے جنہوں نے فسق کیا کہ وہ ہرگز ایمان نہیں لائیں گے۔

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۵﴾

۳۵۔ پوچھ کہ کیا تمہارے شرکاء میں سے بھی کوئی ہے جو تخلیق کا آغاز بھی کرتا ہو پھر اسے دہراتا بھی ہو؟ تُو (ان سے) کہہ دے اللہ ہی ہے جو تخلیق کا آغاز کرتا ہے پھر اسے دہراتا بھی ہے۔ پس تم کہاں بہکائے جا رہے ہو۔

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِیْۤ اِلَى الْحَقِّ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَهْدِیْ لِلْحَقِّ ؕ اَفَمَنْ يَّهْدِیْۤ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّیْۤ اِلَّاۤ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ ۫ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۶﴾

۳۶۔ پوچھ کہ کیا تمہارے شرکاء میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو حق کی طرف ہدایت دے؟ کہہ دے اللہ ہی ہے جو حق کی طرف ہدایت دیتا ہے۔ پس کیا وہ جو حق کی طرف ہدایت دیتا ہے زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے یا وہ جو ہدایت نہیں پا سکتا مگر محض اس صورت میں کہ اسے ہدایت دی جائے؟ پس تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔

وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۷﴾

۳۷۔ اور ان میں سے اکثر لوگ ظن کے سوا کسی چیز کی پیروی نہیں کرتے (جبکہ) یقیناً ظن حق سے کچھ بھی بے نیاز نہیں کر سکتا۔ یقیناً اللہ اسے خوب جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں۔

وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِیْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۸﴾ قف

۳۸۔ اور یہ قرآن ایسا نہیں کہ اللہ سے الگ رہ کر (محض) افترا کر لیا جائے۔ لیکن یہ اس کی تصدیق (کرتا) ہے جو اس کے سامنے ہے اور اس کتاب کی تفصیل ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ ربّ العالمین کی طرف سے ہے۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۹﴾

۳۹۔ کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ اس نے اسے افترا کر لیا ہے۔ تُو کہہ دے کہ پھر اس (کی سورت) جیسی کوئی سورت تو بنا لاؤ اور اللہ کے سوا جن کو بلانے کی طاقت رکھتے ہو بلا لو اگر تم سچے ہو۔

بَلۡ كَذَّبُوۡا بِمَا لَمۡ يُحِيۡطُوۡا بِعِلۡمِهٖ وَلَمَّا يَاۡتِهِمۡ تَاۡوِيۡلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَانۡظُرۡ كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيۡنَ ۝۴۰

۴۰۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ اُسے جھٹلا رہے ہیں جس کے علم کا وہ احاطہ نہیں کر سکے اور ابھی تک اس کا مفہوم اُن پر ظاہر نہیں ہوا۔ اسی طرح ان لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا جو اُن سے پہلے تھے۔ پس تُو دیکھ کہ ظالموں کا کیسا انجام ہوا۔

وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يُّؤۡمِنُ بِهٖ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ لَّا يُؤۡمِنُ بِهٖ ؕ وَرَبُّكَ اَعۡلَمُ بِالۡمُفۡسِدِيۡنَ ۝۴۱ ع

۴۱۔ اور ان میں سے وہ بھی ہے جو اس پر ایمان لاتا ہے اور ان میں سے وہ بھی ہے جو اس پر ایمان نہیں لاتا اور تیرا ربّ فساد کرنے والوں کو سب سے زیادہ جانتا ہے۔

وَاِنۡ كَذَّبُوۡكَ فَقُلۡ لِّىۡ عَمَلِىۡ وَلَـكُمۡ عَمَلُكُمۡ ۚ اَنۡتُمۡ بَرِيۡٓـــُٔوۡنَ مِمَّاۤ اَعۡمَلُ وَاَنَا بَرِىۡٓءٌ مِّمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ۝۴۲

۴۲۔ اور اگر وہ تجھے جھٹلا دیں تو کہہ دے کہ میرے لئے میرا عمل ہے اور تمہارے لئے تمہارا عمل ہے۔ تم اس سے بَری ہو جو میں کرتا ہوں اور میں اس سے بَری ہوں جو تم کرتے ہو۔

وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّسۡتَمِعُوۡنَ اِلَيۡكَ ؕ اَفَاَنۡتَ تُسۡمِعُ الصُّمَّ وَلَوۡ كَانُوۡا لَا يَعۡقِلُوۡنَ ۝۴۳

۴۳۔ اور ان میں سے ایسے بھی ہیں جو تیری طرف کان لگائے رکھتے ہیں۔ پس کیا تُو بہروں کو بھی سنا سکتا ہے اگرچہ وہ عقل بھی نہ رکھتے ہوں۔

وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّنۡظُرُ اِلَيۡكَ ؕ اَفَاَنۡتَ تَهۡدِى الۡعُمۡىَ وَلَوۡ كَانُوۡا لَا يُبۡصِرُوۡنَ ۝۴۴

۴۴۔ اور ان میں وہ بھی ہے جو تجھ پر نظر لگائے ہوئے ہے۔ پس کیا تُو اندھوں کو بھی ہدایت دے سکتا ہے اگرچہ وہ بصیرت نہ رکھتے ہوں۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظۡلِمُ النَّاسَ شَيۡـًٔا وَّلٰـكِنَّ النَّاسَ اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ ۝۴۵

۴۵۔ یقیناً اللہ لوگوں پر کچھ بھی ظلم نہیں کرتا لیکن لوگ خود اپنی ہی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔

وَيَوۡمَ يَحۡشُرُهُمۡ كَاَنۡ لَّمۡ يَلۡبَثُوۡۤا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوۡنَ بَيۡنَهُمۡ ؕ قَدۡ خَسِرَ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوۡا مُهۡتَدِيۡنَ ۝۴۶

۴۶۔ اور (یاد کرو) وہ دن جب وہ انہیں اکٹھا کرے گا اُنہیں لگے گا کہ وہ (زمین پر) دن کی ایک گھڑی سے زیادہ نہیں رہے وہ ایک دوسرے سے تعارف حاصل کریں گے۔ یقیناً وہ گھاٹے میں رہے جنہوں نے اللہ کی لِقاء کا انکار کر دیا تھا اور وہ ہدایت پانے والوں میں سے نہ ہو سکے۔

وَ اِمَّا نُرِیَنَّکَ بَعۡضَ الَّذِیۡ نَعِدُہُمۡ اَوۡ نَتَوَفَّیَنَّکَ فَاِلَیۡنَا مَرۡجِعُہُمۡ ثُمَّ اللّٰہُ شَہِیۡدٌ عَلٰی مَا یَفۡعَلُوۡنَ ﴿۴۷﴾

۴۷۔اور اگر ہم تجھے اس (انذار) میں سے کچھ دکھا دیں جس سے ہم انہیں ڈرایا کرتے تھے یا تجھے وفات دے دیں تو (بہرحال) ہماری طرف ہی ان کو لوٹ کر آنا ہے۔ پھر اللہ ہی اس پر گواہ ہے جو وہ کرتے ہیں۔ ﴿۱﴾

وَ لِکُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُوۡلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ رَسُوۡلُہُمۡ قُضِیَ بَیۡنَہُمۡ بِالۡقِسۡطِ وَ ہُمۡ لَا یُظۡلَمُوۡنَ ﴿۴۸﴾

۴۸۔ اور ہر ایک امّت کے لئے کوئی نہ کوئی رسول ہوتا ہے۔ پس جب ان کا رسول ان کے پاس آ جائے تو ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جاتا ہے اور وہ ہرگز ظلم نہیں کئے جاتے۔

وَ یَقُوۡلُوۡنَ مَتٰی ہٰذَا الۡوَعۡدُ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۴۹﴾

۴۹۔ اور وہ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا اگر تم سچے ہو۔

قُلۡ لَّاۤ اَمۡلِکُ لِنَفۡسِیۡ ضَرًّا وَّ لَا نَفۡعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ ؕ لِکُلِّ اُمَّۃٍ اَجَلٌ ؕ اِذَا جَآءَ اَجَلُہُمۡ فَلَا یَسۡتَاۡخِرُوۡنَ سَاعَۃً وَّ لَا یَسۡتَقۡدِمُوۡنَ ﴿۵۰﴾

۵۰۔ تُو کہہ دے کہ میں تو اپنے نفس کے لئے بھی نہ کسی نقصان کا کوئی اختیار رکھتا ہوں اور نہ نفع کا مگر (اتنا ہی) جو اللہ چاہے۔ ہر قوم کے لئے ایک اَجل مقرر ہے۔ جب ان کی اَجل آ جائے تو نہ وہ ایک لمحہ پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔

قُلۡ اَرَءَیۡتُمۡ اِنۡ اَتٰىکُمۡ عَذَابُہٗ بَیَاتًا اَوۡ نَہَارًا مَّاذَا یَسۡتَعۡجِلُ مِنۡہُ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ﴿۵۱﴾

۵۱۔ تُو کہہ دے کہ بتاؤ تو سہی کہ اگر تمہارے پاس اُس کا عذاب رات کو آ پہنچے یا دن کو تو مجرم کس سہارے پر اس سے بھاگنے کی جلدی کریں گے۔

اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنۡتُمۡ بِہٖ ؕ آٰلۡـٰٔنَ وَ قَدۡ کُنۡتُمۡ بِہٖ تَسۡتَعۡجِلُوۡنَ ﴿۵۲﴾

۵۲۔ تو پھر کیا اس وقت اس پر ایمان لاؤ گے جب وہ واقعہ ہو چکا ہوگا۔ کیا اب (بھاگ نکلنے کی کوئی راہ ہے) اور تم تو اُسے جلد تر لانے کا مطالبہ کیا کرتے تھے۔

﴿۱﴾ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ضروری نہیں کہ نبی کی زندگی میں ہی اس کی ساری پیشگوئیاں پوری ہوں۔ ہاں بعض اس کی زندگی میں ضرور پوری ہوتی ہیں۔ قرآن کریم جو رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوا قیامت تک کے لئے لاتعداد ایسی پیشگوئیوں کا ذکر فرما رہا ہے جو آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد پوری ہونی شروع ہوئیں اور اب تک پوری ہوتی رہیں اور قیامت تک پوری ہوتی رہیں گی۔

ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ ۚ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۵۳﴾

۵۳۔ پھر ان لوگوں سے جنہوں نے ظلم کیا کہا جائے گا کہ (اب) ہمیشگی کا عذاب چکھو۔ کیا تمہیں اُن کے سوا بھی جزا دی جا رہی ہے جو کسب تم کیا کرتے تھے۔

وَيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ؕ قُلْ اِيْ وَرَبِّيْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ؔ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۴﴾

۵۴۔ اور وہ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا وہ حق ہے؟ تُو کہہ دے ہاں! قسم ہے میرے ربّ کی کہ یقیناً وہ حق ہے اور تم (اُسے) عاجز کرنے والے نہیں بن سکو گے۔

وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۵۵﴾

۵۵۔ اور اگر ہر اُس جان کا جس نے ظلم کیا وہ سب کچھ ہوتا جو زمین میں ہے تو وہ اُسے فدیہ میں دے دیتی۔ اور جب وہ عذاب کو دیکھیں گے تو اپنی ندامت چھپاتے پھریں گے اور ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کیا جائے گا اور وہ ظلم نہیں کئے جائیں گے۔

اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۶﴾

۵۶۔ خبردار! یقیناً اللہ ہی کا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔ خبردار! اللہ کا وعدہ یقیناً سچا ہے۔ لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔

هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۷﴾

۵۷۔ وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا بھی ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۸﴾

۵۸۔ اے انسانو! یقیناً تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے نصیحت کی بات آ چکی ہے اِسی طرح جو (بیماری) سینوں میں ہے اس کی شفا بھی۔ اور مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت بھی۔

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۵۹﴾

۵۹۔ تُو کہہ دے کہ (یہ) محض اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہے۔ پس اس پر چاہئے کہ وہ بہت خوش ہوں۔ وہ اُس سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّ حَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ﴿۶۰﴾

۶۰۔ تُو کہہ دے کیا تم غور نہیں کرتے کہ اللہ نے تمہارے لئے جو رزق اتارا ہے اس میں سے تم نے خود ہی حرام اور حلال بنا لئے ہیں۔ تُو (ان سے) پوچھ کہ کیا اللہ نے تمہیں (ان باتوں کی) اجازت دی ہے یا تم محض اللہ پر افترا باندھ رہے ہو۔

وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۶۱﴾ ع

۶۱۔ اور وہ لوگ جو اللہ پر جھوٹ گھڑتے ہیں قیامت کے دن ان کی کیا سوچ ہوگی۔ یقیناً اللہ لوگوں پر بہت فضل کرنے والا ہے لیکن ان میں سے اکثر شکر ادا نہیں کرتے۔

وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۶۲﴾

۶۲۔ اور تُو کبھی کسی خاص کیفیت میں نہیں ہوتا اور اس کیفیت میں قرآن کی تلاوت نہیں کرتا۔ اسی طرح تُم (اے مومنو!) کوئی (اچھا) عمل نہیں کرتے مگر ہم تم پر گواہ ہوتے ہیں جب تم اس میں مستغرق ہوتے ہو۔ اور تیرے ربّ سے ایک ذرّہ برابر بھی کوئی چیز چھپی نہیں رہتی، نہ زمین میں اور نہ آسمان میں اور نہ ہی اس سے کوئی چھوٹی اور نہ کوئی بڑی چیز ہے مگر کھلی کھلی کتاب میں (تحریر) ہے۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۳﴾

۶۳۔ سنو کہ یقیناً اللہ کے دوست ہی ہیں جن پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۶۴﴾

۶۴۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ تقویٰ پر عمل پیرا تھے۔

لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۵﴾

۶۵۔ اُن کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی۔ اللہ کے کلمات میں کوئی تبدیلی نہیں۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ؕ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۶﴾

۶۶۔ اور تجھے اُن کی بات غمگین نہ کرے۔ یقیناً عزت تمام تر اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔ وہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ ؕ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۶۷﴾

۶۷۔ خبردار! یقیناً اللہ ہی کے ہیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں اور جو لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ (مزعومہ) شریکوں کی پیروی نہیں کرتے، وہ تو محض ظن کی پیروی کرتے ہیں اور صرف اٹکلوں سے کام لیتے ہیں۔

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿۶۸﴾

۶۸۔ وہی ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی تاکہ تم اس میں تسکین پاؤ اور دن کو روشن کرنے والا بنایا۔ یقیناً اس میں ایسے لوگوں کے لئے بہت سے نشانات ہیں جو (بات) سنتے ہیں۔

قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ الْغَنِيُّ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍۭ بِهٰذَا ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۹﴾

۶۹۔ وہ کہتے ہیں اللہ نے بیٹا بنا لیا، پاک ہے وہ۔ وہ غنی ہے۔ اسی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ تمہارے پاس اس (دعویٰ) کی کوئی بھی دلیل نہیں۔ کیا تم اللہ پر وہ (بات) کہتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں۔

قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿۷۰﴾

۷۰۔ تُو کہہ دے یقیناً وہ لوگ جو اللہ پر جھوٹ گھڑتے ہیں کامیاب نہیں ہوں گے۔

مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۱﴾

۷۱۔ دنیا میں کچھ فائدہ اُٹھانا ہے پھر ہماری ہی طرف اُن کا لوٹنا ہے پھر ہم انہیں سخت عذاب چکھائیں گے بسبب اس کے کہ وہ کفر کیا کرتے تھے۔

وَاتۡلُ عَلَيۡهِمۡ نَبَاَ نُوۡحٍ ۘ اِذۡ قَالَ لِقَوۡمِهٖ يٰقَوۡمِ اِنۡ كَانَ كَبُرَ عَلَيۡكُمۡ مَّقَامِىۡ وَتَذۡكِيۡرِىۡ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلۡتُ فَاَجۡمِعُوۡۤا اَمۡرَكُمۡ وَشُرَكَآءَكُمۡ ثُمَّ لَا يَكُنۡ اَمۡرُكُمۡ عَلَيۡكُمۡ غُمَّةً ثُمَّ اقۡضُوۡۤا اِلَىَّ وَلَا تُنۡظِرُوۡنِ ﴿۷۲﴾

۷۲۔ اور تُو ان پر نوح کی خبر پڑھ جب اس نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم! اگر تم پر میرا موقف اور اللہ کے نشانات کے ذریعہ نصیحت کرنا شاق گزرتا ہے تو میں تو اللہ ہی پر توکل کرتا ہوں۔ پس تم اپنی تمام طاقت اکٹھی کرلو اور اپنے شرکا کو بھی۔ پھر اپنی طاقت پر تمہیں کوئی اشتباہ نہ رہے پھر کر گزرو جو مجھ سے کرنا ہے اور مجھے کوئی مہلت نہ دو۔

فَاِنۡ تَوَلَّيۡتُمۡ فَمَا سَاَلۡتُكُمۡ مِّنۡ اَجۡرٍ ؕ اِنۡ اَجۡرِىَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۙ وَاُمِرۡتُ اَنۡ اَكُوۡنَ مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ﴿۷۳﴾

۷۳۔ پس اگر تم منہ موڑتے ہو تو میں تم سے کوئی اجر تو نہیں مانگتا۔ میرا اجر اللہ کے سوا کسی پر نہیں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہو جاؤں۔

فَكَذَّبُوۡهُ فَنَجَّيۡنٰهُ وَمَنۡ مَّعَهٗ فِى الۡفُلۡكِ وَجَعَلۡنٰهُمۡ خَلٰٓئِفَ وَاَغۡرَقۡنَا الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَانۡظُرۡ كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُنۡذَرِيۡنَ ﴿۷۴﴾

۷۴۔ پس انہوں نے اُسے جھٹلایا تو ہم نے اسے اور ان کو جو اس کے ساتھ کشتی میں تھے نجات دی اور ان کو جانشین بنا دیا اور ہم نے ان لوگوں کو جنہوں نے ہمارے نشانات کو جھٹلایا تھا غرق کر دیا۔ پس دیکھ کہ جن کو ڈرایا گیا ان کی عاقبت کیسی تھی۔

ثُمَّ بَعَثۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوۡمِهِمۡ فَجَآءُوۡهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوۡا لِيُؤۡمِنُوۡا بِمَا كَذَّبُوۡا بِهٖ مِنۡ قَبۡلُ ؕ كَذٰلِكَ نَطۡبَعُ عَلٰى قُلُوۡبِ الۡمُعۡتَدِيۡنَ ﴿۷۵﴾

۷۵۔ پھر ہم نے اس کے بعد کئی رسولوں کو اُن کی اپنی اپنی قوم کی طرف مبعوث کیا۔ پس وہ ان کے پاس کھلے کھلے نشان لے کر آئے۔ لیکن وہ اس پر ایمان لانے والے نہ بنے جسے وہ پہلے سے جھٹلا چکے تھے۔ اسی طرح ہم حد سے بڑھنے والوں کے دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں۔

ثُمَّ بَعَثۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ مُّوۡسٰى وَهٰرُوۡنَ

۷۶۔ پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰ اور ہارون کو

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۠ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝۷۶

فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف اپنے نشانات کے ساتھ مبعوث کیا تو انہوں نے استکبار کیا اور وہ ایک مجرم قوم تھے۔

فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷۷

۷۷۔ پس جب ہماری طرف سے ان کے پاس حق آیا تو انہوں نے کہا یقیناً یہ ایک کھلا کھلا جادو ہے۔

قَالَ مُوْسٰٓى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ؕ اَسِحْرٌ هٰذَا ؕ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ۝۷۸

۷۸۔ موسیٰ نے کہا کیا تم حق کے متعلق (یہ) کہہ رہے ہو جبکہ وہ تمہارے پاس آ گیا ہے۔ کیا یہ جادو ہے؟ جبکہ جادوگر تو کامیاب نہیں ہوا کرتے۔

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِى الْاَرْضِ ؕ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ۝۷۹

۷۹۔ انہوں نے کہا کیا تُو ہمارے پاس اس لئے آیا ہے کہ تُو ہمیں اس (مسلک) سے پھیر دے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا، اور تم دونوں کی زمین میں بڑائی ہو جبکہ ہم تو کبھی تم دونوں پر ایمان لانے والے نہیں۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِىْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ۝۸۰

۸۰۔ اور فرعون نے کہا میرے پاس ہر ماہرِ فن جادوگر لے آؤ۔

فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ۝۸۱

۸۱۔ پس جب جادوگر آ گئے تو موسیٰ نے ان سے کہا ڈال دو جو بھی تم ڈالنے والے ہو۔

فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝۸۲

۸۲۔ پس جب انہوں نے ڈال دیا (جو ڈالنا تھا) تو موسیٰ نے کہا جو تم لائے ہو وہ محض نظر کا دھوکہ ہے۔ اللہ یقیناً اُسے باطل کر دے گا۔ یقیناً اللہ مفسدین کے عمل کو صحیح قرار نہیں دیتا۔

وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝۸۳ ع

۸۳۔ اور اللہ اپنے کلمات سے حق کو سچ کر دکھاتا ہے خواہ مجرم کیسا ہی ناپسند کریں۔ ع ۸/۱۲/۱۳

فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰۤى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهِمْ اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ؕ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِى الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۸۴﴾

۸۴۔ پس موسیٰ پر ایمان نہیں لائی مگر اس کی قوم میں سے ایک (معدودے چند) ذریّت اس خوف کے باوجود کہ فرعون اور اُن کے سردار انہیں کسی تکلیف دِہ آزمائش میں نہ ڈال دیں اور یقیناً فرعون زمین میں بہت سرکشی کرنے والا تھا اور یقیناً وہ حد سے گزر جانے والوں میں سے تھا۔

وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْۤا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ﴿۸۵﴾

۸۵۔ اور موسیٰ نے کہا اے میری قوم! اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو تو اسی پر توکّل کرو اگر تم (فی الحقیقت) فرمانبردار ہو۔

فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۙ﴿۸۶﴾

۸۶۔ تو انہوں نے (جواباً) کہا اللہ پر ہی ہم توکّل رکھتے ہیں۔ اے ہمارے ربّ! ہمیں ظالم لوگوں کے لئے ابتلا نہ بنا۔

وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۷﴾

۸۷۔ اور ہمیں اپنی رحمت سے کافر لوگوں سے نجات بخش۔

وَاَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾

۸۸۔ اور ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی کی طرف وحی کی کہ تم دونوں اپنی قوم کے لئے مصر میں گھر تیار کرو اور اپنے گھروں کو قبلہ رُخ رکھو اور نماز قائم کرو۔ اور تُو مومنوں کو خوشخبری دیدے۔ (۱)

وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَاۤ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ

۸۹۔ اور موسیٰ نے کہا اے ہمارے ربّ! یقیناً تو نے فرعون کو اور اس کے سرداروں کو اس دنیوی زندگی میں ایک بڑی زینت اور اموال دیئے ہیں۔ اے ہمارے ربّ! (کیا) اس لئے کہ وہ تیری راہ سے (لوگوں کو)

---

(۱) اس آیت کریمہ میں ایک ایسی بات کا ذکر ہے جس کا گمان بھی آنحضورﷺ کو از خود نہیں ہوسکتا تھا اور نہ ہی بائیبل میں اس کا ذکر ہے۔ سو یہ الزام بھی جھوٹا ہے کہ بائیبل جاننے والوں کا بیان سننے کے نتیجہ میں آپ کو علم ہوا۔ لیکن اب ماہرین آثار قدیمہ نے مصر میں بنی اسرائیل کے مدفون مساکن دریافت کئے ہیں جن سے واضح طور پر ثابت ہو چکا ہے کہ بنی اسرائیل کے گھر ایک ہی سمت میں یعنی قبلہ رُخ تھے۔

عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۸۹﴾

بھٹکا دیں۔ اے ہمارے ربّ! ان کے اموال برباد کر دے اور ان کے دلوں پر سختی کر۔ پس وہ ایمان نہیں لائیں گے یہاں تک کہ دردناک عذاب دیکھ لیں۔ ﴿۱﴾

قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۰﴾

۹۰۔ اس نے کہا تم دونوں کی دعا قبول کر لی گئی۔ پس تم دونوں استقامت دکھاؤ اور ہرگز ان لوگوں کے رستے کی پیروی نہ کرو جو کچھ نہیں جانتے۔

وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّعَدْوًا ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۹۱﴾

۹۱۔ اور ہم بنی اسرائیل کو سمندر پار اُتار لائے تو فرعون اور اس کے لشکروں نے بغاوت اور زیادتی سے کام لیتے ہوئے ان کا تعاقب کیا یہاں تک کہ جب اُسے غرقابی نے آ لیا تو اس نے کہا میں ایمان لاتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں مگر وہ جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں (بھی) فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۹۲﴾

۹۲۔ کیا اب (ایمان لایا ہے)! جبکہ اس سے پہلے تُو نافرمانی سے کام لیتا رہا اور تُو مفسدوں میں سے تھا۔

فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ﴿۹۳﴾ ع

۹۳۔ پس آج کے دن ہم تجھے تیرے بدن کے ساتھ نجات بخشیں گے تاکہ تُو اپنے بعد آنے والوں کے لئے ایک عبرت بن جائے۔ حال یہ ہے کہ انسانوں میں سے اکثر یقیناً ہمارے نشانات سے بالکل غافل ہیں۔ ﴿۲﴾

﴿۱﴾ ان معنوں کے لئے دیکھئے: إملاء ما منّ به الرحمٰن۔

﴿۲﴾ یہ آیت کریمہ بھی ثابت کرتی ہے کہ قرآن مجید عالم الغیب کی طرف سے نازل ہوا ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں تو فرعون کی لاش کا کوئی اشارۃً بھی ذکر موجود نہیں تھا۔ لیکن فی زمانہ حضرت موسیٰؑ کے مقابل پر آنے والے فرعون کی لاش کو آثارِ قدیمہ والوں نے تلاش کر لیا ہے۔ اس لاش سے پتہ چلتا ہے کہ یہ فرعون غرق ہونے کے باوجود مرنے سے پہلے ہی نکال لیا گیا تھا اور اس کے بعد تقریباً ساٹھ سال تک یہ معذور اپنے بستر پر پڑا رہا۔ گویا کُل اُس نے نوّے سال عمر پائی۔ (مزید معلومات کیلئے دیکھیں Ian Wilson: Exodus Enigma 1985)

وَلَقَدۡ بَوَّاۡنَا بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ مُبَوَّاَ صِدۡقٍ وَّرَزَقۡنٰهُمۡ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ۚ فَمَا اخۡتَلَفُوۡا حَتّٰی جَآءَهُمُ الۡعِلۡمُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ یَقۡضِیۡ بَیۡنَهُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ فِیۡمَا كَانُوۡا فِیۡهِ یَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۹۴﴾

۹۴۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو ایک سچائی کا ٹھکانا عطا کیا اور انہیں پاکیزہ چیزوں میں سے رزق دیا۔ پس انہوں نے اختلاف نہیں کیا یہاں تک کہ علم اُن کے پاس آ گیا۔ یقیناً تیرا ربّ قیامت کے دن ان کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔

فَاِنۡ كُنۡتَ فِیۡ شَكٍّ مِّمَّاۤ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡكَ فَسۡـَٔلِ الَّذِیۡنَ یَقۡرَءُوۡنَ الۡكِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِكَ ۚ لَقَدۡ جَآءَكَ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡمُمۡتَرِیۡنَ ﴿ۙ۹۵﴾

۹۵۔ پس اگر تُو اس بارہ میں کسی تردّد میں ہو جو ہم نے تیری طرف اُتارا ہے تو اُن سے پوچھ لے جو تجھ سے پہلے (بھیجی ہوئی) کتاب پڑھتے ہیں۔ یقیناً حق ہی ہے جو تیرے ربّ کی طرف سے تیرے پاس آیا ہے پس تُو ہرگز شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔

وَلَا تَكُوۡنَنَّ مِنَ الَّذِیۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوۡنَ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ ﴿۹۶﴾

۹۶۔ اور تُو ہرگز ان لوگوں میں سے نہ ہو جنہوں نے اللہ کے نشانات کو جھٹلا دیا ورنہ تُو نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جائے گا۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ حَقَّتۡ عَلَیۡهِمۡ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿ۙ۹۷﴾

۹۷۔ یقیناً وہ لوگ جن پر تیرے ربّ کا فرمان صادر ہو چکا ہے ایمان نہیں لائیں گے۔

وَلَوۡ جَآءَتۡهُمۡ كُلُّ اٰیَةٍ حَتّٰی یَرَوُا الۡعَذَابَ الۡاَلِیۡمَ ﴿۹۸﴾

۹۸۔ اگرچہ اُن کے پاس ہر نشان آ چکا ہو یہاں تک کہ وہ دردناک عذاب دیکھ لیں۔

فَلَوۡلَا كَانَتۡ قَرۡیَةٌ اٰمَنَتۡ فَنَفَعَهَاۤ اِیۡمَانُهَاۤ اِلَّا قَوۡمَ یُوۡنُسَ ؕ لَمَّاۤ اٰمَنُوۡا كَشَفۡنَا عَنۡهُمۡ عَذَابَ الۡخِزۡیِ فِی الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا وَمَتَّعۡنٰهُمۡ اِلٰی حِیۡنٍ ﴿۹۹﴾

۹۹۔ پس کیوں یونس کی قوم کے سوا ایسی کوئی بستی والے نہیں ہوئے جو ایمان لائے ہوں اور جن کو اُن کے ایمان نے فائدہ پہنچایا ہو۔ جب وہ ایمان لائے تو ہم نے ان سے اس دنیوی زندگی میں ذلّت کا عذاب دور کر دیا اور انہیں ایک مدّت تک سامانِ معیشت عطا کئے۔

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِی الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِیْعًا ؕ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰی یَكُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ ۝۱۰۰

۱۰۰۔ اور اگر تیرا ربّ چاہتا تو جو بھی زمین میں بستے ہیں اکٹھے سب کے سب ایمان لے آتے۔ تو کیا تُو لوگوں کو مجبور کرسکتا ہے۔ حتّٰی کہ وہ ایمان لانے والے ہوجائیں۔

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَیَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَی الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ ۝۱۰۱

۱۰۱۔ اور کسی نفس کو اختیار نہیں کہ وہ ایمان لائے مگر اللہ کے اِذن کے ساتھ۔ اور وہ ان (کے چہروں) پر جو عقل سے کام نہیں لیتے (ان کے دل کی) پلیدی تھوپ دیتا ہے۔

قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا تُغْنِی الْاٰیٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ۝۱۰۲

۱۰۲۔ تو کہہ دے کہ اس پر غور سے نظر ڈالو جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اور آیات اور اِنذار کی باتیں ان لوگوں کے کچھ کام نہیں آتیں جو ایمان نہیں لاتے۔

فَهَلْ یَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَیَّامِ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ قُلْ فَانْتَظِرُوْۤا اِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ۝۱۰۳

۱۰۳۔ پس کیا وہ انتظار کر رہے ہیں مگر اسی قسم کے دَور کا جیسا ان لوگوں پر آیا جو اُن سے پہلے گزرے۔ تُو کہہ دے کہ انتظار کرتے رہو یقیناً میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔

ثُمَّ نُنَجِّیْ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَیْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝۱۰۴ ع

۱۰۴۔ پھر (عذاب کے وقت) ہم اپنے رسولوں کو اور ان کو جو ایمان لائے اسی طرح نجات بخش دیتے ہیں۔ ہم پر لازم ہے کہ ہم ایمان لانے والوں کو نجات دیں۔

قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْ دِیْنِیْ فَلَاۤ اَعْبُدُ الَّذِیْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىكُمْ ۖۚ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝۱۰۵

۱۰۵۔ تُو کہہ دے کہ اے لوگو! اگر تم میرے دین کے متعلق کسی شک میں ہو تو میں تو ان کی عبادت نہیں کروں گا جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو۔ لیکن میں اُسی اللہ کی عبادت کروں گا جو تمہیں وفات دیتا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مومنوں میں سے ہوجاؤں۔

وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۶﴾

۱۰۶۔ اور (اللہ کی طرف) ہمیشہ مائل رہتے ہوئے اپنی توجہ دین پر مرکوز رکھ۔ اور تُو ہرگز مشرکوں میں سے نہ بن۔

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾

۱۰۷۔ اور اللہ کے سوا اُسے نہ پکار جو نہ تجھے فائدہ دیتا ہے اور نہ نقصان پہنچاتا ہے اور اگر تُو نے ایسا کیا تو یقیناً تُو ظالموں میں سے ہو جائے گا۔

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ۭ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۸﴾

۱۰۸۔ اور اگر اللہ تجھے کوئی ضرر پہنچائے تو کوئی نہیں جو اُسے دور کرنے والا ہو مگر وہی۔ اور اگر وہ تیرے لئے کسی بھلائی کا ارادہ کرے تو اس کے فضل کو ٹالنے والا کوئی نہیں۔ اپنے بندوں میں سے جسے وہ چاہتا ہے وہ (فضل) عطا کرتا ہے اور وہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۱۰۹﴾ۭ

۱۰۹۔ تُو کہہ دے کہ اے انسانو! یقیناً تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے حق آ چکا ہے۔ پس جو ہدایت پا گیا وہ اپنے نفس کی خاطر ہی ہدایت پاتا ہے اور جو گمراہ ہوا وہ اپنے نفس کے خلاف ہی گمراہ ہوتا ہے۔ اور میں تم پر نگران نہیں ہوں۔

وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ۚۖ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۱۱۰﴾ؑ ع ۱۱

۱۱۰۔ اور اُس کی پیروی کر جو تیری طرف وحی کیا جاتا ہے اور صبر سے کام لے یہاں تک کہ اللہ فیصلہ صادر کر دے اور وہ فیصلہ کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

۱۱۔ ھود

یہ مکی سورت ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی ایک سو چوبیس آیات ہیں۔

اس کا گزشتہ سورت سے جو تعلق ہے اسے گزشتہ سورت کے تبصرہ میں واضح کر دیا گیا ہے۔ اس سورت کا یہ پہلو بہت نمایاں ہے کہ اس کی آیت نمبر ۱۱۳ فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ کی رُو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسی بھاری ذمہ داری آپڑی کہ آپؐ نے فرمایا: شَيَّبَتْنِي هُوْدٌ کہ مجھے تو سورۃ ہود نے بوڑھا کر دیا۔ نیز اس سورت میں ان قوموں کا ذکر ہے جو انکار کی وجہ سے ہلاک کر دی گئیں۔ ان لوگوں کے غم کی وجہ سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت دکھ پہنچا۔

اس سورت کی آیت نمبر ۱۸ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں آپؐ سے پہلے کی ایک گواہی کا بھی ذکر کرتی ہے یعنی حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گواہی اور ایک ایسے گواہ کا بھی ذکر کرتی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہونے والا ہے۔ اِس گواہ کا ذکر سورۃ البروج میں ان الفاظ میں ملتا ہے وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ کہ ایک زمانہ ہوگا جس میں ایک عظیم شاہد ایک عظیم تر مشہود یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں آپ کی صداقت کی گواہی دے گا۔

اس کے بعد چونکہ سورۃ یوسف کا آغاز اس آیت سے ہوتا ہے جس میں قَصص میں سے بہترین قصے کا بیان ہے اس لئے اس سورت کے اختتام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ انبیاء کے جو قصص بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کئے جا رہے ہیں وہ اس لئے ہیں کہ آپؐ کا دل ثبات پکڑے۔ اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ سورۃ ہود میں ان قصص کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو صدمہ پہنچانا مقصود نہیں تھا۔

☆☆☆

سُوْرَةُ هُوْدٍ مَّكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ مِائَةٌ وَّ اَرْبَعٌ وَّ عِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّ عَشَرَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۝۲

۲۔ أَنَا اللّٰهُ أَرٰى میں اللہ ہوں۔ میں دیکھتا ہوں۔ (یہ) ایک ایسی کتاب ہے جس کی آیات مستحکم بنائی گئی ہیں (اور) پھر صاحبِ حکمت (اور) ہمیشہ خبر رکھنے والے کی طرف سے اچھی طرح کھول دی گئی ہیں۔

اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّ بَشِيْرٌ ۝۳

۳۔ (متنبہ کر رہی ہیں) کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ میں یقیناً تمہارے لئے اس کی طرف سے ایک نذیر اور ایک بشیر ہوں۔

وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ؕ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ۝۴

۴۔ نیز یہ کہ تم اپنے ربّ سے استغفار کرو پھر اس کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھکو تو تمہیں وہ ایک مقررہ مدت تک بہترین سامانِ معیشت عطا کرے گا اور وہ ہر صاحبِ فضیلت کو اس کے شایانِ شان فضل عطا کرے گا۔ اور اگر تم پھر جاؤ تو یقیناً میں تمہارے بارہ میں ایک بہت بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۵

۵۔ اللہ ہی کی طرف تمہارا لوٹ کر جانا ہے اور وہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ؕ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۶

۶۔ خبردار! یقیناً وہ اپنے سینوں کو بَل دیتے ہیں تاکہ وہ اس سے چھپ سکیں۔ خبردار! جب وہ اپنے کپڑے پہن رہے ہوتے ہیں تو وہ جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں۔ یقیناً وہ سینوں کی باتوں کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

وَ مَا مِنْ دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا وَیَعْلَمُ مُسْتَقَرَّھَا وَمُسْتَوْدَعَھَا ؕ کُلٌّ فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۝۷

۷۔ اور زمین میں کوئی چلنے پھرنے والا جاندار نہیں مگر اس کا رزق اللہ پر ہے۔ اور وہ اس کا عارضی ٹھکانہ بھی جانتا ہے اور مستقل ٹھہرنے کی جگہ بھی۔ ہر چیز ایک کھلی کھلی کتاب میں ہے۔

وَھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ وَّکَانَ عَرْشُہٗ عَلَی الْمَآءِ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّکُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ لَیَقُوْلَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِنْ ھٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۝۸

۸۔ اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا اور اس کا تخت پانی پر تھا تاکہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون بہترین عمل کرنے والا ہے۔ اور اگر تو کہے کہ یقیناً تم مرنے کے بعد اٹھائے جاؤ گے تو وہ لوگ جو کافر ہوئے ضرور کہیں گے کہ یہ تو کھلے کھلے جھوٹ کے سوا کچھ نہیں۔ ۞۱

وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْھُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓی اُمَّۃٍ مَّعْدُوْدَۃٍ لَّیَقُوْلُنَّ مَا یَحْبِسُہٗ ؕ اَلَا یَوْمَ یَاْتِیْھِمْ لَیْسَ مَصْرُوْفًا عَنْھُمْ وَحَاقَ بِھِمْ مَّا کَانُوْا بِہٖ یَسْتَھْزِءُوْنَ ۝۹ ع

۹۔ اور اگر ہم کچھ مدت کے لئے اُن سے عذاب ٹال دیں تو وہ ضرور کہیں گے کہ کس چیز نے اسے روک رکھا ہے۔ خبردار! جس دن وہ اُن تک آئے گا تو ناممکن ہوگا کہ وہ ان سے ٹالا جا سکے اور وہی (وعید) انہیں گھیر لے گی جس پر وہ تمسخر کیا کرتے تھے۔

وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَۃً ثُمَّ نَزَعْنٰھَا مِنْہُ ۚ اِنَّہٗ لَیَئُوْسٌ کَفُوْرٌ ۝۱۰

۱۰۔ اور اگر ہم انسان کو اپنی طرف سے کسی رحمت کا مزا چکھائیں پھر اس سے وہ چھین لیں تو وہ یقیناً بہت مایوس اور سخت ناشکرا ہو جاتا ہے۔

وَلَئِنْ اَذَقْنٰہُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْہُ لَیَقُوْلَنَّ ذَھَبَ السَّیِّاٰتُ عَنِّیْ ؕ اِنَّہٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ۝۱۱

۱۱۔ اور اگر ہم اسے کسی تکلیف کے بعد جو اُسے پہنچی ہو نعمت عطا کریں تو وہ ضرور کہتا ہے کہ مجھ سے سب تکلیفیں جاتی رہیں۔ یقیناً وہ (چھوٹی سی بات پر) بہت خوش ہو جانے والا (اور) بڑھ بڑھ کر فخر کرنے والا ہے۔

۞۱ کَانَ عَرْشُہٗ عَلَی الْمَآءِ سے یہ مراد نہیں ہے کہ نعوذ باللہ خدا کی روح پانی پر تیر رہی تھی۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ اس نے تمام زندگی کی **بِنا** پانی سے ڈالی ہے اور روحانی زندگی بھی روحانی پانی پر منحصر ہے جو آسمان سے انبیاء پر اُتارا جاتا ہے۔

اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝١٢

١٢۔ سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے صبر کیا اور نیک اعمال بجا لائے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے ایک بڑی مغفرت اور ایک بہت بڑا اجر ہے۔

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝١٣

١٣۔ پس کیا (کسی طرح بھی) تیرے لئے ممکن ہے کہ اس وحی میں سے جو تیری طرف کی جاتی ہے کچھ ترک کر دے، کیونکہ تیرا سینہ اِس سے سخت تنگ ہوتا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ کیوں نہ اس کے ساتھ کوئی خزانہ اُتارا گیا یا اس کے ہمراہ کوئی فرشتہ آیا۔ تُو محض ایک ڈرانے والا ہے اور اللہ ہر چیز پر نگران ہے۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّ ادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝١٤

١٤۔ یا وہ کہتے ہیں کہ اس نے اِفترا کر لیا ہے۔ تُو کہہ دے کہ پھر اس جیسی دس اِفترا کی ہوئی سورتیں تو لاؤ اور اللہ کے سوا جسے پکار سکتے ہو (مدد کے لئے) پکارو اگر تم سچے ہو۔

فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝١٥

١٥۔ پس اگر وہ تمہیں اس کا مثبت جواب نہ دیں تو جان لو کہ یہ محض اللہ کے علم کے ساتھ اتارا گیا ہے اور یہ بھی جان لو کہ اُس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ پس کیا تم فرمانبرداری کرنے والے بنو گے (بھی کہ نہیں)؟

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَ هُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ۝١٦

١٦۔ جو کوئی دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہے ہم ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ انہیں اسی (دنیا) میں دے دیں گے اور اس میں ان کی کوئی حق تلفی نہیں کی جائے گی۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں اور انہوں نے اس (دنیا) میں جو صنعتی کام کیا ہوگا وہ ضائع ہو جائے گا اور جو کچھ بھی وہ کیا کرتے تھے باطل ٹھہرے گا۔

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۗ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ پس کیا وہ جو اپنے ربّ کی طرف سے ایک روشن دلیل پر ہے اور اس کے پیچھے اس کا ایک گواہ آنے والا ہے اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب بطور امام اور رحمت موجود ہے (وہ جھوٹا ہوسکتا ہے؟) یہی (اس موعود رسول کے مخاطبین بالآخر) اسے مان لیں گے۔ پس جو بھی احزاب میں سے اس کا انکار کرے گا تو آگ اس کا موعود ٹھکانا ہوگی۔ پس اس بارہ میں تُو کسی شک میں نہ رہ۔ یقیناً یہی تیرے ربّ کی طرف سے حق ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹﴾ۙ

۱۹۔ اور اس سے زیادہ ظالم کون ہوسکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ گھڑے۔ یہی لوگ ہیں جو اپنے ربّ کے حضور پیش کئے جائیں گے اور گواہی دینے والے کہیں گے کہ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے ربّ پر جھوٹ بولا تھا۔ خبردار! ظلم کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہے۔

الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ وہ لوگ جو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اسے ٹیڑھا (کرنا) چاہتے ہیں اور وہی ہیں جو آخرت کا انکار کرنے والے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ

۲۱۔ یہی وہ لوگ ہیں جو کبھی زمین میں (اللہ والوں کو) عاجز نہیں کرسکیں گے اور ان کے لئے اللہ کو چھوڑ کر

اَوْلِيَآءَ ۘ يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ؕ مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۱﴾

اور کوئی دوست نہیں۔ ان کے لئے عذاب بڑھا دیا جائے گا۔ نہ انہیں کچھ سننے کی طاقت ہوگی اور نہ ہی وہ کچھ دیکھ سکیں گے۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو گھاٹے میں ڈالا اور جو بھی وہ جھوٹ گھڑا کرتے تھے وہ اُن کے ہاتھ سے جاتا رہا۔

لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ بلا شبہ آخرت میں وہی سب سے زیادہ نقصان اُٹھانے والے ہوں گے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے اور وہ اپنے ربّ کی طرف جھکے یہی وہ لوگ ہیں جو اہلِ جنت ہیں۔ وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۵﴾ ع

۲۵۔ (ان) دونوں گروہوں کی مثال اندھے اور بہرے اور خوب دیکھنے والے اور خوب سننے والے کی طرح ہے۔ کیا یہ دونوں بحیثیت مثال برابر ہوسکتے ہیں؟ پس کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرو گے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ ۫ اِنِّىْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۙ﴿۲۶﴾

۲۶۔ اور یقیناً ہم نے نوح کو بھی اس کی قوم کی طرف بھیجا تھا (جس نے کہا) میں یقیناً تمہارے واسطے ایک کھلا کھلا ڈرانے والا ہوں۔

اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۷﴾

۲۷۔(اور یہ) کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ میں یقیناً تم پر ایک دردناک دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ

۲۸۔ پس اس کی قوم میں سے اُن سرداروں نے کہا جنہوں نے کفر کیا کہ ہم تو تجھے محض اپنے جیسا ہی ایک بشر دیکھتے ہیں۔ نیز ہم اُس کے سوا تجھے کچھ

اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ ۚ وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍۭ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿۲۸﴾

نہیں دیکھتے کہ جن لوگوں نے تیری پیروی کی ہے وہ بادیٔ النظر میں ہمارے ذلیل ترین لوگ ہیں اور ہم اپنے اوپر تمہاری کوئی فضیلت نہیں سمجھتے بلکہ تمہیں جھوٹے گمان کرتے ہیں۔

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ؕ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ اس نے کہا اے میری قوم! غور تو کرو کہ اگر میں اپنے ربّ کی طرف سے ایک روشن دلیل پر (قائم) ہوں اور اس نے مجھے اپنی طرف سے رحمت عطا کی ہے اور تم پر یہ بات پوشیدہ رہ گئی تو کیا ہم زبردستی تمہیں اس کا پابند کر سکتے ہیں جبکہ تم اس سے کراہت کرتے ہو؟

وَيٰقَوْمِ لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَمَاۤ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْۤ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۳۰﴾

۳۰۔ اور اے میری قوم! اس پر میں تم سے کوئی مال نہیں مانگتا۔ میرا اَجر تو اللہ کے سوا کسی پر نہیں۔ اور میں ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں کبھی دھتکارنے والا نہیں۔ یقیناً وہ لوگ اپنے ربّ سے ملاقات کرنے والے ہیں۔ لیکن تمہیں میں ایک ایسی قوم دیکھتا ہوں جو جہالت کر رہے ہیں۔

وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳۱﴾

۳۱۔ اور اے میری قوم! اگر میں ان کو دھتکار دوں تو اللہ سے مجھے بچانے میں کون میری مدد کرے گا۔ پس کیا تم نصیحت نہیں پکڑو گے۔

وَلَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَاۤ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَاۤ اَقُوْلُ اِنِّيْ مَلَكٌ وَّلَاۤ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْۤ اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ ۚۖ اِنِّيْۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۲﴾

۳۲۔ اور میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ ہی میں غیب جانتا ہوں اور نہ ہی میں کہتا ہوں کہ میں ایک فرشتہ ہوں۔ اور نہ ہی میں یہ کہتا ہوں کہ جن لوگوں کو تمہاری آنکھیں حقیر اور ذلیل دیکھتی ہیں انہیں اللہ ہرگز کوئی خیر عطا نہیں کرے گا۔ اللہ ہی سب سے زیادہ جانتا ہے جو اُن کے دلوں میں ہے۔ (اگر میں بھی وہ کہوں جو تم کہتے ہو) تب تو ضرور میں ظالموں میں سے ہو جاؤں گا۔

قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۳۳

۳۳۔ انہوں نے کہا اے نوح! تو نے ہم سے جھگڑا کیا اور ہم سے جھگڑنے میں بہت بڑھ گیا۔ پس اب تُو ہمارے پاس وہ لے آ جس کا تو ہمیں ڈراوا دیتا ہے اگر تو سچوں میں سے ہے۔

قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝۳۴

۳۴۔ اس نے کہا یقیناً اللہ ہی اُسے لئے ہوئے تمہارے پاس آئے گا اگر وہ چاہے گا۔ اور تم کبھی (اُسے) عاجز کرنے والے نہیں ہو سکتے۔

وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ؕ هُوَ رَبُّكُمْ ۟ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝۳۵ؕ

۳۵۔ اور تمہیں میری نصیحت کوئی فائدہ نہیں دے گی خواہ میں تمہیں نصیحت کرنے کا ارادہ بھی کروں اگر اللہ چاہے کہ تمہیں گمراہ ٹھہرا دے۔ وہ تمہارا ربّ ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ۝۳۶ع

۳۶۔ کیا وہ کہتے ہیں کہ اس نے اُسے افترا کرلیا ہے؟ تُو کہہ دے کہ اگر میں نے یہ افترا کیا ہوتا تو مجھ پر ہی میرے جرم کا وبال پڑتا۔ اور میں اس سے بَری ہوں جو تم جرم کیا کرتے ہو۔

وَاُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝۳۷ۚۖ

۳۷۔ اور نوح کی طرف وحی کی گئی کہ اس کے سوا جو ایمان لا چکا تیری قوم میں سے اور کوئی ایمان نہیں لائے گا۔ پس اُس سے دل بُرا نہ کر جو وہ کرتے ہیں۔

وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ۝۳۸

۳۸۔ اور ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی کے مطابق کشتی بنا اور جن لوگوں نے ظلم کیا ان کے بارہ میں مجھ سے کوئی بات نہ کر۔ یقیناً وہ غرق کئے جانے والے ہیں۔

وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ ۗ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ ؕ قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ؕ﴿۳۹﴾

۳۹۔ اور وہ کشتی بناتا رہا اور جب کبھی اس کی قوم کے سرداروں کا اس پر گزر ہوا وہ اس سے تمسخر کرتے رہے۔ اس نے کہا اگر تم ہم سے تمسخر کرتے ہو تو یقیناً ہم بھی تم سے اسی طرح تمسخر کریں گے جیسے تم کر رہے ہو۔

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۴۰﴾

۴۰۔ پس عنقریب تم جان لو گے کہ وہ کون ہے جس پر وہ عذاب آئے گا جو اُسے ذلیل کردے گا اور اس پر ایک ٹھہر جانے والا عذاب اُترے گا۔

حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ ؕ وَمَاۤ اٰمَنَ مَعَهٗۤ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿۴۱﴾

۴۱۔ یہاں تک کہ جب ہمارا فیصلہ آ پہنچا اور بڑے جوش سے چشمے پُھوٹ پڑے تو ہم نے (نوح سے) کہا کہ اس (کشتی) میں ہر ایک (ضرورت کے جانور) میں سے جوڑا جوڑا سوار کرا اور اپنے اہل کو بھی سوائے اس کے جس کے خلاف فیصلہ گزر چکا ہے اور (اسے بھی سوار کر) جو ایمان لایا ہے۔ اور اس کے ہمراہ ایمان نہیں لائے مگر تھوڑے۔ [1]

قرأ حفص بفتح الميم و امالة الراء

وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۲﴾

۴۲۔ اور اس نے کہا کہ اس میں سوار ہو جاؤ۔ اللہ کے نام کے ساتھ ہی اس کا چلنا اور اس کا لنگر انداز ہونا ہے۔ یقیناً میرا ربّ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۗ وَنَادٰى نُوْحُ ۨابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۳﴾

۴۳۔ اور وہ اُنہیں لئے ہوئے پہاڑوں جیسی موجوں میں چلتی رہی۔ اور نوح نے اپنے بیٹے کو پکارا جبکہ وہ ایک علیحدہ جگہ میں تھا۔ اے میرے بیٹے! ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ نہ ہو۔

---

[1] یہاں ہر جانور کا جوڑا مراد نہیں ہے ورنہ تو کشتی جانوروں کے لئے بھی کافی نہ ہوتی۔ مراد یہ ہے کہ جو انسانی ضرورت کے جانور ہیں ان کے جوڑوں میں سے دو دو کو ساتھ لے لو۔

قَالَ سَاٰوِیْۤ اِلٰی جَبَلٍ یَّعْصِمُنِیْ مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ لَا عَاصِمَ الْیَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَیْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِیْنَ ﴿۴۴﴾

۴۴۔ اس نے جواب دیا میں جلد ہی ایک پہاڑ کی طرف پناہ (ڈھونڈ) لوں گا جو مجھے پانی سے بچا لے گا۔ اس نے کہا آج کے دن اللہ کے فیصلہ سے کوئی بچانے والا نہیں مگر جس پر وہ رحم کرے (صرف وہی بچے گا)۔ پس ان کے درمیان ایک موج حائل ہو گئی اور وہ غرق کئے جانے والوں میں سے ہو گیا۔

وَقِیْلَ یٰۤاَرْضُ ابْلَعِیْ مَآءَكِ وَیٰسَمَآءُ اَقْلِعِیْ وَغِیْضَ الْمَآءُ وَقُضِیَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَی الْجُوْدِیِّ وَقِیْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۵﴾

۴۵۔ اور کہا گیا کہ اے زمین! اپنا پانی نگل جا اور اے آسمان! تھم جا۔ اور پانی خشک کر دیا گیا اور فیصلہ صادر کر دیا گیا۔ اور وہ (کشتی) جودی (پہاڑ) پر ٹھہر گئی اور کہا گیا کہ ہلاکت ہو ظالم قوم پر۔

وَنَادٰی نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَهْلِیْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِیْنَ ﴿۴۶﴾

۴۶۔ اور نوح نے اپنے ربّ کو پکارا اور کہا اے میرے ربّ! یقیناً میرا بیٹا بھی میرے اہل میں سے ہے اور تیرا وعدہ ضرور سچا ہے اور تُو فیصلہ کرنے والوں میں سے سب سے بہتر ہے۔

قَالَ یٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنِّیْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۴۷﴾

۴۷۔ اس نے کہا اے نوح! یقیناً وہ تیرے اہل میں سے نہیں۔ بلاشبہ وہ تو سراپا ایک ناپاک عمل تھا۔ پس مجھ سے وہ نہ مانگ جس کا تجھے کچھ علم نہیں۔ میں تجھے نصیحت کرتا ہوں مبادا تُو جاہلوں میں سے ہو جائے۔

قَالَ رَبِّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَتَرْحَمْنِیْۤ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۴۸﴾

۴۸۔ اس نے کہا اے میرے ربّ! یقیناً میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ تجھ سے وہ بات پوچھوں جس (کے مخفی رکھنے کی وجہ) کا مجھے کوئی علم نہیں۔ اور اگر تو نے مجھے معاف نہ کیا اور مجھ پر رحم نہ کیا تو میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔

قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَ بَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ؕ وَ اُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴۹﴾

۴۹۔ (تب) کہا گیا اے نوح! تو ہماری طرف سے سلامتی کے ساتھ اُتر اور ان برکتوں کے ساتھ جو تجھ پر ہیں اور ان قوموں پر بھی جو تیرے ساتھ (سوار) ہیں۔ کچھ اور قومیں (بھی) ہیں جنہیں ہم ضرور فائدہ پہنچائیں گے (لیکن) پھر انہیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا۔

تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۛؕ فَاصْبِرْ ۛؕ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۵۰﴾ ع

۵۰۔ یہ غیب کی اُن خبروں میں سے ہے جنہیں ہم تیری طرف وحی کررہے ہیں۔ تُو اس سے پہلے اسے نہیں جانتا تھا اور نہ تیری قوم (جانتی تھی)۔ پس صبر سے کام لے۔ (نیک) عاقبت یقیناً متقیوں ہی کی ہوتی ہے۔

وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ﴿۵۱﴾

۵۱۔ اور عاد کی طرف (ہم نے) ان کے بھائی ہود کو (بھیجا)۔ اس نے کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں اور تم تو محض افترا کرنے والے ہو۔

يٰقَوْمِ لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى الَّذِيْ فَطَرَنِيْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۵۲﴾

۵۲۔ اے میری قوم! میں تم سے اس (خدمت) پر کوئی اجر نہیں مانگتا۔ میرا اجر تو اس کے سوا کسی پر نہیں جس نے مجھے پیدا کیا۔ پس کیا تم عقل نہیں کرتے؟

وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّ يَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۵۳﴾

۵۳۔ اور اے میری قوم! اپنے ربّ سے استغفار کرو پھر اسی کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھکو۔ وہ تم پر لگاتار مینہ برساتے ہوئے بادل بھیجے گا اور تمہاری قوت میں مزید قوت کا اضافہ کرے گا اور جرموں کا ارتکاب کرتے ہوئے پیٹھ پھیر کر نہ چلے جاؤ۔

قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّمَا نَحْنُ بِتَارِكِيْٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۴﴾

۵۴۔ انہوں نے کہا اے ہود! تُو ہمارے پاس کوئی واضح دلیل نہیں لایا ہے۔ اور ہم محض تیرے کہے میں اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے نہیں اور ہم تجھ پر ہرگز ایمان لانے والے نہیں ہو سکتے۔

اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ؕ قَالَ اِنِّيْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوْٓا اَنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۵۵﴾ ۙ

۵۵۔ ہم تو اس کے سوا کچھ نہیں کہتے کہ تجھ پر ہمارے معبودوں میں سے کسی نے کوئی بد سایہ ڈال دیا ہے۔ اس نے کہا یقیناً میں اللہ کو گواہ ٹھہراتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ میں ان سے بیزار ہوں جنہیں تم شریک ٹھہراتے ہو۔

مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۵۶﴾

۵۶۔ (یعنی) اس کے سوا۔ پس تم سب مل کر میرے خلاف چالیں چلو پھر مجھے کوئی مہلت نہ دو۔

اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ ؕ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۷﴾

۵۷۔ یقیناً میں اللہ ہی پر توکّل کرتا ہوں جو میرا ربّ ہے اور تمہارا بھی ربّ ہے۔ کوئی چلنے پھرنے والا جاندار نہیں مگر وہ (اسے) اُس کی پیشانی کے بالوں سے پکڑے ہوئے ہے۔ یقیناً میرا ربّ صراطِ مستقیم پر (ملتا) ہے۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖٓ اِلَيْكُمْ ؕ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّيْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۚ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ﴿۵۸﴾

۵۸۔ پس اگر تم پھر جاؤ تو میں تمہیں وہ سب باتیں پہنچا چکا ہوں جن کے ساتھ میں تمہاری طرف بھیجا گیا تھا۔ اور میرا ربّ تمہارے علاوہ کسی اور قوم کو جانشین بنا دے گا اور تم اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکو گے۔ یقیناً میرا ربّ ہر چیز پر خوب محافظ ہے۔

وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَنَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۵۹﴾

۵۹۔ پس جب ہمارا فیصلہ آ گیا تو ہم نے ہود اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی رحمت سے بچا لیا اور ہم نے انہیں سخت عذاب سے نجات بخشی۔

وَتِلْكَ عَادٌ ۟ جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۝٦٠ وَ اُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَآ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ۝٦١

٦٠۔ اور یہ ہیں عاد۔ انہوں نے اپنے ربّ کی آیات کا انکار کردیا اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر سخت جابر (اور) سرکش کے حکم کی پیروی کرتے رہے۔

٦١۔ اور اس دنیا میں بھی ان کے پیچھے لعنت لگا دی گئی اور قیامت کے دن بھی۔ خبردار! یقیناً عاد نے اپنے ربّ کا انکار کیا۔ خبردار! ہلاکت ہو عاد، قومِ ہود کے لئے۔

وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ۝٦٢

٦٢۔ اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو (بھیجا)۔ اس نے کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو۔ تمہارا اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ اسی نے زمین سے تمہیں پروان چڑھایا اور تمہیں اس میں آباد کیا۔ پس اس سے استغفار کرتے رہو پھر اسی کی طرف توبہ کے ساتھ جھکو۔ یقیناً میرا ربّ قریب ہے (اور دعا) قبول کرنے والا ہے۔

قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ اَتَنْهٰنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ۝٦٣

٦٣۔ انہوں نے کہا اے صالح! یقیناً تُو اس سے پہلے ہمارے اندر امیدوں کا مرجع تھا۔ کیا تو ہمیں روکتا ہے کہ اس کی پوجا کریں جسے ہمارے آباء و اجداد پوجتے رہے۔ اور ہم یقیناً اس بارہ میں جس کی طرف تو ہمیں بلاتا ہے بے چین کر دینے والے شک میں (مبتلا) ہیں۔

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ ۫ فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ۝٦٤

٦٤۔ اس نے کہا اے میری قوم! مجھے بتاؤ تو سہی کہ اگر میں اپنے ربّ کی طرف سے ایک واضح حجّت پر قائم ہوں اور اس نے مجھے اپنی طرف سے رحمت عطا کی ہو تو کون مجھے اللہ سے بچانے میں میری مدد کرے گا اگر میں اُس کی نافرمانی کروں۔ پس تم تو مجھے نقصان کے سوا کسی اور چیز میں نہیں بڑھاؤ گے۔

وَيٰقَوۡمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَـكُمۡ اٰيَةً فَذَرُوۡهَا تَاۡكُلۡ فِىۡۤ اَرۡضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوۡهَا بِسُوۡٓءٍ فَيَاۡخُذَكُمۡ عَذَابٌ قَرِيۡبٌ ﴿۶۵﴾

۶۵۔ اور اے میری قوم! یہ اللہ کی (راہ میں وقف) اونٹنی تمہارے لئے ایک نشان ہے۔ پس اسے (اپنے حال پر) چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں چرتی پھرے اور اسے کوئی تکلیف نہ پہنچاؤ ورنہ تمہیں ایک عنقریب پہنچنے والا عذاب پکڑ لے گا۔

فَعَقَرُوۡهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوۡا فِىۡ دَارِكُمۡ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ‌ ؕ ذٰ لِكَ وَعۡدٌ غَيۡرُ مَكۡذُوۡبٍ ﴿۶۶﴾

۶۶۔ پھر (بھی) انہوں نے اس کی کوچیں کاٹ دیں تو اس نے کہا اپنے گھر میں بس تین دن عارضی فائدے اٹھالو۔ یہ ایک وعدہ ہے جو جھٹلایا نہیں جا سکتا۔

فَلَمَّا جَآءَ اَمۡرُنَا نَجَّيۡنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ بِرَحۡمَةٍ مِّنَّا وَمِنۡ خِزۡىِ يَوۡمِئِذٍ‌ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الۡقَوِىُّ الۡعَزِيۡزُ ﴿۶۷﴾

۶۷۔ پس جب ہمارا فیصلہ آ گیا تو ہم نے صالح کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی رحمت کے ساتھ نجات بخشی اور اس دن کی ذلّت سے بچا لیا۔ یقیناً تیرا ربّ ہی دائمی قوّت والا (اور) کامل غلبہ والا ہے۔

وَاَخَذَ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوا الصَّيۡحَةُ فَاَصۡبَحُوۡا فِىۡ دِيَارِهِمۡ جٰثِمِيۡنَ ۙ‏ ﴿۶۸﴾

۶۸۔ اور جنہوں نے ظلم کیا انہیں ایک سخت گونج دار آواز نے آ پکڑا۔ پس وہ اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے رہ گئے۔

كَاَنۡ لَّمۡ يَغۡنَوۡا فِيۡهَا‌ ؕ اَلَاۤ اِنَّ ثَمُوۡدَا۟ كَفَرُوۡا رَبَّهُمۡ‌ ؕ اَلَا بُعۡدًا لِّثَمُوۡدَ ﴿۶۹﴾ ع ۶

۶۹۔ گویا وہ ان میں کبھی بسے نہ تھے۔ خبردار! ثمود نے اپنے ربّ کا انکار کیا۔ خبردار! ثمود کے لئے ہلاکت ہو۔

وَلَقَدۡ جَآءَتۡ رُسُلُنَاۤ اِبۡرٰهِيۡمَ بِالۡبُشۡرٰى قَالُوۡا سَلٰمًا‌ ؕ قَالَ سَلٰمٌ‌ فَمَا لَبِثَ اَنۡ جَآءَ بِعِجۡلٍ حَنِيۡذٍ ﴿۷۰﴾

۷۰۔ اور یقیناً ابراہیم کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے خوشخبری لے کر آئے۔ انہوں نے سلام کہا۔ اس نے بھی کہا سلام اور ذرا دیر نہ کی کہ ان کے پاس ایک بُھنا ہوا بچھڑا لے آیا۔

فَلَمَّا رَاٰۤ اَيۡدِيَهُمۡ لَا تَصِلُ اِلَيۡهِ نَكِرَهُمۡ وَاَوۡجَسَ مِنۡهُمۡ خِيۡفَةً‌ ؕ قَالُوۡا لَا تَخَفۡ اِنَّاۤ اُرۡسِلۡنَاۤ اِلٰى قَوۡمِ لُوۡطٍؕ‏ ﴿۷۱﴾

۷۱۔ پھر جب اس نے دیکھا کہ ان کے ہاتھ اُس (کھانے) کی طرف بڑھ نہیں رہے تو اس نے انہیں غیر سمجھا اور ان سے ایک خوف سا محسوس کیا۔ انہوں نے کہا خوف نہ کر۔ یقیناً ہمیں قومِ لوط کی طرف بھیجا گیا ہے۔

وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ﴿٧٢﴾

٧٢۔ اور اس کی بیوی (پاس ہی) کھڑی تھی۔ پس وہ ہنسی تو ہم نے اسے اسحاق کی خوشخبری دی اور اسحاق کے بعد یعقوب کی بھی۔

قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِىْ شَيْخًا ؕ اِنَّ هٰذَا لَشَىْءٌ عَجِيْبٌ ﴿٧٣﴾

٧٣۔ اس نے کہا اے وائے میرا غم! کیا میں بچہ جنوں گی جبکہ میں ایک بُڑھیا ہوں اور یہ میرا خاوند بوڑھا ہے۔ یقیناً یہ تو بہت عجیب بات ہے۔

قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ﴿٧٤﴾

٧٤۔ انہوں نے کہا کیا تو اللہ کے فیصلے پر تعجب کرتی ہے۔ تم پر اللہ کی رحمت اور اس کی برکات ہوں اے اہلِ بیت! یقیناً وہ صاحبِ حمد (اور) بہت بزرگی والا ہے۔

فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِىْ قَوْمِ لُوْطٍ ﴿٧٥﴾

٧٥۔ پھر جب ابراہیم سے خوف جاتا رہا اور اُس کے پاس خوشخبری آ گئی تو وہ ہم سے لوط کی قوم سے متعلق بحث کرنے لگا۔

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ﴿٧٦﴾

٧٦۔ یقیناً ابراہیم بہت ہی بردبار، نرم دل (اور) جھکنے والا تھا۔

يٰٓاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ﴿٧٧﴾

٧٧۔ اے ابراہیم! اس (بات) سے کنارہ کر لے۔ یقیناً تیرے ربّ کا فیصلہ صادر ہو چکا ہے اور یقیناً اُن پر ایک نہ ٹالا جانے والا عذاب آئے گا۔

وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِىْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ﴿٧٨﴾

٧٨۔ اور جب ہمارے بھیجے ہوئے لوط کے پاس پہنچے تو وہ ان کی وجہ سے ناخوش ہوا اور ان کے باعث دل گرفتہ ہوا اور کہا یہ بڑا سخت دن ہے۔

وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ؕ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ قَالَ يٰقَوْمِ

٧٩۔ اور اس کی قوم اس کی طرف دوڑی چلی آئی جبکہ اس سے پہلے بھی وہ بُرائیاں کیا کرتے تھے۔

هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ؕ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ﴿۷۹﴾

اس نے کہا اے میری قوم! یہ میری بیٹیاں ہیں۔ یہ تمہارے نزدیک بھی بہت پاکیزہ ہیں۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور مجھے میرے مہمانوں میں رُسوا نہ کرو۔ کیا تم میں ایک بھی عقل والا نہیں؟

قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ﴿۸۰﴾

۸۰۔ انہوں نے (بات کو بَل دیتے ہوئے) جواب دیا: تُو اچھا بھلا جانتا ہے کہ ہمارا تیری بیٹیوں کے معاملہ میں کوئی حق نہیں اور یقیناً تو وہ بھی جانتا ہے جو ہم چاہتے ہیں۔ ﴿۱﴾

قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْۤ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ﴿۸۱﴾

۸۱۔ اس نے کہا اے کاش! تمہارے مقابلہ کی مجھ میں طاقت ہوتی یا میں کسی مضبوط سہارے کی پناہ لے سکتا۔

قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْۤا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَاۤ اَصَابَهُمْ ؕ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ؕ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ﴿۸۲﴾

۸۲۔ انہوں نے کہا اے لوط! یقیناً ہم تیرے ربّ کے بھیجے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ ہرگز تجھ تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ پس رات کے ایک حصہ میں اپنے اہل سمیت گھر سے نکل جا اور تم میں سے کوئی مُڑ کر نہ دیکھے مگر تیری بیوی، یقیناً اسے بھی وہی مصیبت پہنچے گی جو انہیں پہنچنے والی ہے۔ ان کا موعود وقت صبح ہے۔ کیا صبح قریب نہیں ہے؟

فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ مَّنْضُوْدٍ ﴿۸۳﴾

۸۳۔ پس جب ہمارا فیصلہ آ گیا تو ہم نے اس (بستی) کو تہ و بالا کر دیا اور اس پر ہم نے تہ بہ تہ خشک مٹی سے بنے ہوئے پتھروں کی بارش برسا دی۔

﴿۱﴾ آیات ۷۸-۸۰: بعض مفسرین نے جو یہ کہا ہے کہ نعوذ باللہ حضرت لوطؑ نے اپنی قوم کے سامنے اپنی بیٹیاں پیش کی تھیں، یہ درست نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ حضرت لوطؑ کی قوم آپؑ کا انکار کرنے کے بعد یہ سمجھتی تھی کہ شاید اب یہ باہر سے لوگ بلا کر ہمارے خلاف کوئی سازش کر رہا ہے اس لئے آپؑ نے اپنی قوم کو شرم دلائی کہ میری بیٹیاں تمہارے گھروں میں بیاہی ہوئی ہیں تو پھر میں کیسے تمہارا بُرا چاہتے ہوئے تمہارے خلاف کوئی منصوبہ بنا سکتا ہوں۔

مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ﴿۸۴﴾ ع

۸۴۔ جو تیرے ربّ کے نزدیک نشان لگائے ہوئے تھے۔ اور یہ (سلوک) ظالموں سے بعید نہیں۔

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّيْۤ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّاِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ﴿۸۵﴾

۸۵۔ اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو (ہم نے بھیجا)۔ اس نے کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو۔ تمہارے لئے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور ماپ اور تول میں کمی نہ کیا کرو۔ یقیناً میں تمہیں دولت مند پاتا ہوں اور میں تم پر ایک گھیر لینے والے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۸۶﴾

۸۶۔ اور اے میری قوم! ماپ اور تول کو انصاف کے ساتھ پورا کیا کرو اور لوگوں کی چیزیں انہیں کم کر کے نہ دیا کرو اور زمین میں مفسد بنتے ہوئے بدامنی نہ پھیلاؤ۔

بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَاۤ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿۸۷﴾

۸۷۔ اللہ کی طرف سے جو (تجارت میں) بچتا ہے وہی تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم (سچے) مومن ہو۔ اور میں تم پر نگران نہیں۔

قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَاۤ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْۤ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ؕ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ﴿۸۸﴾

۸۸۔ انہوں نے کہا اے شعیب! کیا تیری نماز تجھے حکم دیتی ہے کہ ہم اُسے چھوڑ دیں جس کی ہمارے باپ دادا عبادت کیا کرتے تھے یا ہم اپنے اموال میں وہ (تصرف نہ) کریں جو ہم چاہیں۔ یقیناً تو ضرور بڑا بُردبار (اور) عقل والا (بنا پھرتا) ہے۔

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَمَاۤ

۸۹۔ اس نے کہا اے میری قوم! مجھے بتاؤ تو سہی کہ اگر میں اپنے ربّ کی طرف سے ایک روشن حجت پر قائم ہوں اور وہ مجھے اپنی جناب سے پاکیزہ رزق عطا کرتا

اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَآ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ؕ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ؕ وَمَا تَوْفِيْقِيْۤ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴿۸۹﴾

ہے (پھر بھی کیا میں وہی کروں جو تم چاہتے ہو)۔ جبکہ میں کوئی ارادہ نہیں رکھتا کہ جن باتوں سے تمہیں منع کرتا ہوں خود میں وہی کرنے لگ جاؤں۔ میں تو صرف حسبِ توفیق اصلاح چاہتا ہوں۔ اور اللہ کی تائید کے سوا مجھے کوئی مدد حاصل نہیں۔ اسی پر میں توکّل کرتا ہوں اور اسی کی طرف جھکتا ہوں۔

وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْۤ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ؕ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ﴿۹۰﴾

۹۰۔ اور اے میری قوم! میری دشمنی تمہیں ہرگز ایسی بات پر آمادہ نہ کرے کہ تمہیں بھی ویسی مصیبت پہنچے جیسی نوح کی قوم کو اور ہود کی قوم کو اور صالح کی قوم کو پہنچی تھی۔ اور لوط کی قوم بھی تم سے کچھ دُور نہیں۔

وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ﴿۹۱﴾

۹۱۔ اور اپنے ربّ سے استغفار کرو پھر اسی کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھکو۔ یقیناً میرا ربّ بار بار رحم کرنے والا (اور) بہت محبت کرنے والا ہے۔

قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ؗ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ﴿۹۲﴾

۹۲۔ انہوں نے کہا اے شعیب! تُو جو کہتا ہے اس میں سے بہت سا ہم سمجھ نہیں سکتے جبکہ تجھے ہم اپنے درمیان بہت کمزور دیکھتے ہیں۔ اور اگر تیرا قبیلہ نہ ہوتا تو ہم ضرور تجھے سنگسار کر دیتے اور تو ہمارے مقابل پر کوئی غلبہ نہیں رکھتا۔

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْۤ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ؕ اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۹۳﴾

۹۳۔ اس نے کہا اے میری قوم! کیا میرا قبیلہ تمہارے نزدیک اللہ سے زیادہ طاقتور ہے اور تم نے اسے ایک ناقابلِ اعتناء چیز سمجھ کر پسِ پشت ڈال رکھا ہے۔ یقیناً میرا ربّ جو تم کرتے ہو اسے گھیرے ہوئے ہے۔

وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ

۹۴۔ اور اے میری قوم! تم اپنی جگہ جو کر سکتے ہو کرتے

عَامِلٌ ؕ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ؕ وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ ﴿٩٤﴾

رہو۔ یقیناً میں بھی کچھ کرتا رہوں گا۔ عنقریب تم جان لو گے کہ کسے وہ عذاب آ لے گا جو اسے رسوا کر دے گا اور (تم جان لو گے کہ) کون ہے وہ جو جھوٹا ہے۔ اور نظر رکھو۔ یقیناً میں بھی تمہارے ساتھ نظر رکھنے والا ہوں۔

وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۙ ﴿٩٥﴾

۹۵۔ اور جب ہمارا فیصلہ آ گیا تو ہم نے شعیب کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی رحمت کے ساتھ نجات بخشی۔ اور وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا تھا انہیں ایک گونج دار عذاب نے پکڑ لیا۔ پس وہ اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے رہ گئے۔

كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ﴿٩٦﴾ ع

۹۶۔ گویا کہ وہ ان میں کبھی بسے ہی نہ تھے۔ خبردار! مدین کے لئے بھی اسی طرح ہلاکت ہو جیسے قومِ ثمود ہلاک ہوئی۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۙ ﴿٩٧﴾

۹۷۔ اور یقیناً ہم نے موسیٰ کو اپنے نشانات اور ایک روشن برہان کے ساتھ بھیجا۔

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَاۡئِهٖ فَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَآ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ ﴿٩٨﴾

۹۸۔ فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف۔ تو انہوں نے فرعون کے حکم کی پیروی کی جبکہ فرعون کا حکم درست نہ تھا۔

يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ؕ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ﴿٩٩﴾

۹۹۔ قیامت کے دن وہ اپنی قوم کے آگے آگے چلے گا اور انہیں آگ کے گھاٹ پر لا اُتارے گا۔ اور بہت ہی بُرا گھاٹ ہے جس پر لے جایا جاتا ہے۔

وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ﴿١٠٠﴾

۱۰۰۔ اور اس (دنیا) میں بھی ان کے پیچھے لعنت لگا دی گئی اور قیامت کے دن بھی۔ کیا ہی بُری عطا ہے جو کی گئی۔

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا قَآىِٕمٌ وَّحَصِيْدٌ ﴿۱۰۱﴾

۱۰۱۔ یہ اُن بستیوں کی خبروں میں سے (ایک خبر) ہے جس کا قصہ ہم تیرے سامنے بیان کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض قائم ہیں اور بعض کاٹ پھینکی گئیں۔

وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَمَاۤ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ﴿۱۰۲﴾

۱۰۲۔ اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ خود انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ پس جب تیرے ربّ کا فیصلہ آ گیا تو ان کے وہ معبود اُن کے کچھ بھی کام نہ آ سکے جن کو وہ اللہ کے سوا پکارا کرتے تھے۔ اور انہوں نے انہیں ہلاکت کے سوا کسی اور چیز میں نہیں بڑھایا۔

وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ﴿۱۰۳﴾

۱۰۳۔ اور تیرے ربّ کی گرفت اسی طرح ہوتی ہے جب وہ بستیوں کو اس حال میں پکڑتا ہے کہ وہ ظالم ہوتی ہیں۔ یقیناً اس کی پکڑ بڑی اذیّت ناک (اور) بڑی سخت ہے۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿۱۰۴﴾

۱۰۴۔ یقیناً اس بات میں ایک عظیم نشان ہے اُس کے لئے جو آخرت کے عذاب سے ڈرتا ہو۔ یہ وہ دن ہے جس کے لئے لوگوں کو جمع کیا جائے گا اور یہ وہ دن ہے جس کی شہادت دی گئی ہے۔

وَمَا نُؤَخِّرُهٗۤ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ﴿۱۰۵﴾ؕ

۱۰۵۔ اور ہم اُسے پیچھے نہیں ڈالیں گے مگر ایک گِنے ہوئے معیّن وقت تک۔

يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ﴿۱۰۶﴾

۱۰۶۔ جس دن وہ آ جائے گا تو کوئی جان بھی اس کے اِذن کے بغیر کلام نہ کر سکے گی۔ پس ان میں سے بدبخت بھی ہیں اور خوش نصیب بھی۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ﴿۱۰۷﴾ۙ

۱۰۷۔ پس وہ لوگ جو بدبخت ہوئے تو وہ آگ میں ہوں گے۔ اس میں ان کے لئے چلّانا اور چیخنا ہے۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَاشَآءَ رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۰۸﴾

۱۰۸۔ وہ اس میں رہنے والے ہیں جب تک کہ آسمان اور زمین باقی ہیں سوائے اس کے جو تیرا ربّ چاہے۔ یقیناً تیرا ربّ جس چیز کا ارادہ کرے اسے ضرور کر کے رہتا ہے۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِى الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَاشَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿۱۰۹﴾

۱۰۹۔ اور وہ لوگ جو خوش نصیب بنائے گئے تو وہ جنت میں ہوں گے۔ وہ اس میں رہنے والے ہیں جب تک کہ آسمان اور زمین باقی ہیں سوائے اس کے جو تیرا ربّ چاہے۔ یہ ایک نہ کاٹی جانے والی جزا کے طور پر ہوگا۔ ﴿۱﴾

فَلَا تَكُ فِىْ مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ ؕ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ﴿۱۱۰﴾

۱۱۰۔ پس یہ لوگ جس (باطل) کی عبادت کرتے ہیں اس کے متعلق تُو کسی شک میں مبتلا نہ ہو۔ یہ عبادت نہیں کرتے مگر ویسی ہی جیسی پہلے سے ان کے آباء و اجداد کرتے رہے ہیں اور یقیناً ہم انہیں ان کا حصّہ کم کئے بغیر پورا پورا ادا کریں گے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِىَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِىْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۱۱۱﴾ وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ ؕ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۱۲﴾

۱۱۱۔ اور ہم نے یقیناً موسیٰ کو بھی کتاب دی تھی تو اس میں بھی اختلاف کیا گیا۔ اور اگر تیرے ربّ کی طرف سے پہلے ہی ایک فرمان گزر نہ چکا ہوتا تو ضرور ان کے درمیان فیصلہ چکا دیا جاتا۔ اور وہ یقیناً اس کے متعلق ایک بے چین کرنے والے شک میں مبتلا ہیں۔
۱۱۲۔ اور یقیناً تیرا ربّ ان سب کو ان کے اعمال کا ضرور پورا پورا بدلہ دے گا۔ ﴿۲﴾ یقیناً وہ اس سے جو وہ کرتے ہیں ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

﴿۱﴾ آیات ۱۰۸-۱۰۹ : ان دونوں آیات سے بظاہر یہ شبہ پڑتا ہے کہ جنت کی طرح جہنم بھی دائمی ہے مگر جہنم کے ذکر والی آیت میں اِلَّا مَاشَآءَ رَبُّکَ کہہ کر بات ختم کر دی گئی ہے جبکہ جنت کے ذکر والی آیت نمبر ۱۰۹ میں ساتھ ہی عَطَآءً غَیْرَ مَجْذُوْذٍ بھی فرما دیا کہ وہ ایک ایسی عطا ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوگی۔ نیز لفظ خُلُود لمبے عرصہ کے لئے بولا جاتا ہے۔ لازم نہیں ہے کہ اس کا معنی ہمیشگی کا ہی ہو۔

﴿۲﴾ دیکھئے: اِملاء ما منّ به الرحمٰن۔

فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ؕ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱۳﴾

۱۱۳۔ پس جیسے تجھے حکم دیا جاتا ہے (اس پر) مضبوطی سے قائم ہو جا اور وہ بھی (قائم ہو جائیں) جنہوں نے تیرے ساتھ توبہ کی ہے۔ اور حد سے نہ بڑھو۔ یقیناً وہ اس پر جو تم کرتے ہو گہری نظر رکھنے والا ہے۔

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۴﴾

۱۱۴۔ اور ان لوگوں کی طرف نہ جھکو جنہوں نے ظلم کیا ورنہ تمہیں بھی آگ آ پکڑے گی۔ اور اللہ کو چھوڑ کر تمہارے کوئی سرپرست نہ ہوں گے۔ پھر تم کوئی مدد نہیں دیئے جاؤ گے۔

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ۚ

۱۱۵۔ اور دن کے دونوں کناروں پر نماز کو قائم کر اور رات کے کچھ ٹکڑوں میں بھی۔ یقیناً نیکیاں بدیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ نصیحت کرنے والوں کے لئے ایک بہت بڑی نصیحت ہے۔

وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۶﴾

۱۱۶۔ اور صبر کر۔ پس اللہ احسان کرنے والوں کا اجر ہرگز ضائع نہیں کرتا۔

فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۷﴾

۱۱۷۔ پس کیوں نہ تم سے پہلے زمانوں میں کچھ ایسے صاحبِ عقل لوگ ہوئے جو زمین میں فساد سے روکتے۔ ہاں مگر اُن چند ایک کا معاملہ الگ ہے جن کو ہم نے اُن میں سے نجات دی۔ اور جن لوگوں نے ظلم کیا انہوں نے اُس کی پیروی کی جس کی بِنا پر وہ (پہلے لوگ) سرکش ٹھہرائے گئے اور وہ مجرم (لوگ) تھے۔

وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱۸﴾

۱۱۸۔ اور تیرا ربّ ایسا نہیں کہ بستیوں کو از رہِ ظلم ہلاک کر دے جبکہ ان کے رہنے والے اصلاح کر رہے ہوں۔

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ﴿۱۱۹﴾

۱۱۹۔ اور اگر تیرا ربّ چاہتا تو لوگوں کو ایک ہی اُمّت بنا دیتا مگر وہ ہمیشہ اختلاف کرتے رہیں گے۔

اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ؕ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ؕ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۲۰﴾

۱۲۰۔ سوائے اس کے جس پر تیرا ربّ رحم کرے اور اِسی خاطر اس نے انہیں پیدا کیا تھا۔ اور تیرے ربّ کی یہ بات بھی پوری ہوئی کہ میں ضرور جہنم کو جنّوں اور عوام النّاس سب سے بھر دوں گا۔

وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾

۱۲۱۔ اور وہ سب جو ہم انبیاء کی خبروں میں سے تیرے سامنے بیان کرتے ہیں وہ ہے جس کے ذریعہ سے ہم تیرے دل کو تقویت دیتے ہیں۔ اور ان (خبروں) میں تیرے پاس حق آ چکا ہے اور نصیحت کی بات بھی اور مومنوں کے لئے ایک بڑی عبرت بھی۔

وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ؕ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ﴿۱۲۲﴾

۱۲۲۔ اور تُو ان سے کہہ دے جو ایمان نہیں لاتے کہ اپنی جگہ جو کر سکتے ہو کرتے رہو۔ ہم بھی یقیناً کچھ کرنے والے ہیں۔

وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

۱۲۳۔ اور انتظار کرو۔ ہم بھی یقیناً انتظار کرنے والے ہیں۔

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ ع

۱۲۴۔ اور آسمانوں اور زمین کا غیب اللہ ہی کا ہے اور اسی کی طرف معاملہ تمام تر لوٹایا جاتا ہے۔ پس اس کی عبادت کر اور اس پر توکّل کر۔ اور تیرا ربّ اس سے غافل نہیں ہے جو تم لوگ کرتے ہو۔

۱۲۔ یوسف

یہ مکی سورت ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی ایک سو بارہ آیات ہیں۔

اس کا آغاز بھی الٓرٰ کے مقطعات سے ہو رہا ہے اور وہی معنے رکھتا ہے جو پہلے بیان کئے جا چکے ہیں۔

اس کے معاً بعد تمام قَصَص میں سے اُس بہترین قصے کا ذکر آیا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشاشتِ قلب کا موجب بنا تھا۔ سورۃ ہود میں مذکور واقعات سے پہنچنے والے صدمہ کا یہ بہترین ازالہ ہے۔ ضروری ہے کہ یہاں قَصَص کی وضاحت کی جائے۔ قَصَص سے مراد قِصہ کہانی نہیں بلکہ ماضی کے وہ واقعات ہیں جو کھوج لگانے پر بعینہٖ درست ثابت ہوتے ہیں۔

اس سورت کا آغاز حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک رؤیا کے ذکر سے کیا گیا ہے جس میں آپؑ کے ساتھ پیش آمدہ تمام واقعات کا ذکر موجود ہے اور جس کی تعبیر حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فرمائی کہ حضرت یوسفؑ کو ان کے بھائیوں سے سخت نقصان کا خطرہ ہے۔ اس لئے آپؑ نے نصیحت فرمائی کہ یہ رؤیا اپنے بھائیوں کے سامنے بیان نہیں کرنی۔

یہ تمام سورت حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو تعبیر رؤیا کا علم دیا گیا تھا اس سے تعلق رکھتی ہے۔ مثلاً آپؑ کے ساتھ جو دو قیدی تھے ان دونوں کی رؤیا کی حضرت یوسفؑ نے ایسی تعبیر فرمائی جو بعینہٖ پوری ہوئی اور اسی وجہ سے وہ قیدی جس کے بچنے کی خوشخبری دی گئی تھی وہ ذریعہ بن گیا کہ بادشاہ کی اس رؤیا کے متعلق حضرت یوسفؑ سے تعبیر طلب کرتا جس کو درباری علماء نے محض نفس کے خیالات سے تعبیر کیا تھا۔ اور حضرت یوسفؑ کی تعبیر ہی کے نتیجہ میں یہ عظیم الشان واقعہ ہوا کہ مصر اور اس کے اردگرد ایسے غرباء جنہوں نے یقیناً فاقوں سے مر جانا تھا فاقہ کشی کے عذاب سے بچائے گئے اور مسلسل سات برس تک ان کو غذا مہیا کی گئی اور اس انتظام کے نگران خود حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام بنائے گئے اور اسی وجہ سے بالآخر آپؑ کے والدین اور بھائیوں کو آپؑ ہی کی پناہ میں آنا پڑا اور وہ آپؑ کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوگئے۔

یہ تاریخ کے ایسے واقعات ہیں جن کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی صورت ذاتی علم نہیں ہوسکتا تھا۔ اس لئے فرمایا کہ تُو ان لوگوں میں موجود نہیں تھا جب یہ سب کچھ رونما ہو رہا تھا۔ یہ محض ایک علیم و خبیر اللہ ہی ہے جو تجھے ان واقعات کی حقیقت سے آگاہ فرما رہا ہے۔

اس سورت کا اختتام اس آیت کریمہ پر کیا جا رہا ہے کہ ان واقعات کا بیان ایسا نہیں جیسے قصّے کہانیاں بیان کی جاتی ہیں بلکہ اہلِ عقل کے لئے ان واقعات میں بہت سی عبرتیں پوشیدہ ہیں۔ اور بلاشبہ سورۃ یوسف تمام تر اَن گنت عبرتوں کی طرف متوجہ کر رہی ہے۔

☆☆☆

سُوْرَةُ يُوْسُفَ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ مِائَةٌ وَّاثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً وَّ اثْنَا عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

الٓرٰ ۟ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ②

۲۔ أَنَا اللّٰهُ أَرٰى : میں اللہ ہوں۔ میں دیکھتا ہوں۔ یہ ایک کُھلی کُھلی کتاب کی آیات ہیں۔

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ③

۳۔ یقیناً ہم نے اسے عربی قرآن کے طور پر نازل کیا تاکہ تم عقل کرو۔

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ④

۴۔ ہم نے جو یہ قرآن تجھ پر وحی کیا اس کے ذریعہ ہم تیرے سامنے ثابت شدہ تاریخی حقائق میں سے بہترین بیان کرتے ہیں جبکہ اس سے پہلے (اس بارہ میں) تُو غافلوں میں سے تھا۔

اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ⑤

۵۔ (یاد کرو) جب یوسف نے اپنے باپ سے کہا اے میرے باپ! یقیناً میں نے (رؤیا میں) گیارہ ستارے اور سورج اور چاند دیکھے ہیں۔ (اور) میں نے انہیں اپنے لئے سجدہ ریز دیکھا۔

قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ⑥

۶۔ اس نے کہا اے میرے پیارے بیٹے! اپنی رؤیا اپنے بھائیوں کے سامنے بیان نہ کرنا ورنہ وہ تیرے خلاف کوئی چال چلیں گے۔ یقیناً شیطان انسان کا کھلا کھلا دشمن ہے۔

وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ

۷۔ اور اسی طرح تیرا ربّ تجھے (اپنے لئے) چُن لے گا اور تجھے معاملات کی تہ تک پہنچنے کا علم سکھادے گا اور اپنی نعمت تجھ پر تمام کرے گا

وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۷ ع

اور آلِ یعقوب پر بھی جیسا کہ اس نے اُسے تیرے باپ دادا ابراہیم اور اسحاق پر پہلے تمام کیا تھا۔ یقیناً تیرا ربّ دائمی علم رکھنے والا (اور) حکمت والا ہے۔

لَقَدْ كَانَ فِىْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ ۝۸

۸۔ یقیناً یوسف اور اس کے بھائیوں (کے واقعہ) میں پوچھنے والوں کے لئے کئی نشانات ہیں۔

اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ اِنَّ اَبَانَا لَفِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِۚ ۝۹

۹۔ (یاد کرو) جب انہوں نے کہا کہ یقیناً یوسف اور اس کا بھائی ہمارے باپ کو ہم سے زیادہ پیارے ہیں حالانکہ ہم ایک مضبوط ٹولی ہیں۔ یقیناً ہمارا باپ ایک ظاہر و باہر غلطی میں مبتلا ہے۔

اقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ۝۱۰

۱۰۔ یوسف کو قتل کر ڈالو یا اُسے کسی جگہ پھینک آؤ تو تمہارے باپ کی توجہ صرف تمہارے لئے رہ جائے گی اور تم اس کے بعد نیک لوگ بن جانا۔

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِىْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝۱۱

۱۱۔ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا یوسف کو قتل نہ کرو بلکہ اُسے کسی کنویں کی اوجھل تہوں میں پھینک دو جو چراگاہ کے پاس واقع ہو۔ اسے کوئی قافلہ اُٹھا لے جائے گا۔ (یہی کرو) اگر تم کچھ کرنے والے ہو۔

قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَالَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ۝۱۲

۱۲۔ انہوں نے کہا اے ہمارے باپ! تجھے کیا ہوا ہے کہ تو یوسف کے بارہ میں ہم پر اعتماد نہیں کرتا جبکہ ہم تو یقیناً اس کے خیر خواہ ہیں۔

اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝۱۳

۱۳۔ اسے کل ہمارے ساتھ بھیج دے تا وہ کھاتا پھرے اور کھیلے جبکہ ہم اس کے یقیناً محافظ ہوں گے۔

قَالَ اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ یَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ﴿۱۴﴾

۱۴۔ اس نے کہا یقیناً مجھے یہ بات فکر میں ڈالتی ہے کہ تم اسے لے جاؤ اور میں ڈرتا ہوں کہ کہیں اسے بھیڑیا نہ کھا جائے جبکہ تم اس سے غافل ہو۔

قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّآ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ انہوں نے کہا اگر اسے بھیڑیا کھا جائے جبکہ ہم ایک مضبوط ٹولی ہیں تب تو ہم یقیناً بہت نقصان اُٹھانے والے ہوں گے۔

فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَاَجْمَعُوْٓا اَنْ یَّجْعَلُوْهُ فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَاَوْحَیْنَآ اِلَیْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ پس جب وہ اسے لے گئے اور اس بات پر متفق ہو گئے کہ اسے ایسے کنویں کی اوجھل تہوں میں پھینک دیں جو چراہ گاہ کے پاس واقع تھا تو ہم نے اس کی طرف وحی کی کہ تُو (ایک دن) یقیناً انہیں ان کی اس کارستانی سے آگاہ کرے گا اور انہیں کچھ پتہ نہ ہوگا (کہ تُو کون ہے)۔

وَجَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً یَّبْكُوْنَ ﴿۱۷﴾ؕ

۱۷۔ اور رات کے وقت وہ اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے آئے۔

قَالُوْا یٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا یُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِیْنَ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ انہوں نے کہا اے ہمارے باپ! یقیناً ہم ایک دوسرے سے دوڑ لگاتے ہوئے (دُور) چلے گئے اور یوسف کو ہم نے اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا پس اسے بھیڑیا کھا گیا اور تُو کبھی ہماری ماننے والا نہیں خواہ ہم سچے ہی ہوں۔

وَجَآءُوْ عَلٰی قَمِیْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ ؕ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ اور وہ اس کی قمیص پر جھوٹا خون لگا لائے۔ اس نے کہا بلکہ تمہارے نفوس نے ایک بہت سنگین بات تمہارے لئے معمولی اور آسان بنا دی ہے۔ پس صبر جمیل (کے سوا میں کیا کر سکتا ہوں) اور اللہ ہی ہے جس سے اس (بات) پر مدد مانگی جائے جو تم بیان کرتے ہو۔

وَجَآءَتۡ سَيَّارَةٌ فَاَرۡسَلُوۡا وَارِدَهُمۡ فَاَدۡلٰى دَلۡوَهٗ‌ ؕ قَالَ يٰبُشۡرٰى هٰذَا غُلٰمٌ‌ ؕ وَاَسَرُّوۡهُ بِضَاعَةً‌ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِمَا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ اور ایک قافلہ آیا اور انہوں نے اپنا پانی نکالنے والا بھیجا تو اس نے اپنا ڈول ڈال دیا۔ اس نے کہا اے (قافلہ والو) خوشخبری! یہ تو ایک لڑکا ہے۔ اور انہوں نے اسے ایک پونجی کے طور پر چھپا لیا اور اللہ اسے خوب جانتا تھا جو وہ کرتے تھے۔

وَشَرَوۡهُ بِثَمَنٍۢ بَخۡسٍ دَرَاهِمَ مَعۡدُوۡدَةٍ‌ ۚ وَكَانُوۡا فِيۡهِ مِنَ الزَّاهِدِيۡنَ ﴿۲۱﴾ ع

۲۱۔ اور انہوں نے اسے معمولی قیمت چند دراہم کے عوض فروخت کر دیا اور وہ اس کے بارہ میں بالکل بے رغبت تھے۔

وَقَالَ الَّذِى اشۡتَرٰٮهُ مِنۡ مِّصۡرَ لِامۡرَاَتِهٖۤ اَكۡرِمِىۡ مَثۡوٰٮهُ عَسٰٓى اَنۡ يَّنۡفَعَنَاۤ اَوۡ نَـتَّخِذَهٗ وَلَدًا‌ ؕ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوۡسُفَ فِى الۡاَرۡضِ وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنۡ تَاۡوِيۡلِ الۡاَحَادِيۡثِ‌ ؕ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤى اَمۡرِهٖ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ اور جس نے اُسے مصر سے خریدا اپنی بیوی سے کہا اسے عزت کے ساتھ ٹھہراؤ۔ ہوسکتا ہے کہ یہ ہمیں فائدہ پہنچائے یا ہم اسے اپنا بیٹا بنا لیں۔ اور اس طریقہ سے ہم نے یوسف کے لئے زمین میں جگہ بنادی اور (یہ خاص انتظام اس لئے کیا) تاکہ ہم اسے معاملات کی تہہ تک پہنچنے کا علم سکھا دیں اور اللہ اپنے فیصلہ پر غالب رہتا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيۡنٰهُ حُكۡمًا وَّعِلۡمًا‌ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ اور جب وہ اپنی مضبوطی کی عمر کو پہنچا تو اسے ہم نے حکمت اور علم عطا کئے اور اسی طرح ہم احسان کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔

وَرَاوَدَتۡهُ الَّتِىۡ هُوَ فِىۡ بَيۡتِهَا عَنۡ نَّـفۡسِهٖ وَغَلَّقَتِ الۡاَبۡوَابَ وَقَالَتۡ هَيۡتَ لَكَ‌ ؕ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ‌ اِنَّهٗ رَبِّىۡۤ اَحۡسَنَ مَثۡوَاىَ‌ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفۡلِحُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ اور اُس عورت نے جس کے گھر میں وہ تھا اسے اس کے نفس کے بارہ میں پھسلانے کی کوشش کی اور دروازے بند کر دیئے اور کہا تم میری طرف آؤ۔ اس (یوسف) نے کہا خدا کی پناہ! یقیناً میرا ربّ وہ ہے جس نے میرا ٹھکانا بہت اچھا بنایا۔ یقیناً ظالم کامیاب نہیں ہوا کرتے۔

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ؕ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ اور یقیناً وہ اس کا پختہ ارادہ کر چکی تھی اور وہ (یعنی یوسف) بھی اس کا ارادہ کر لیتا اگر اپنے ربّ کی ایک عظیم بُرہان نہ دیکھ چکا ہوتا۔ یہ طریق اس لئے اختیار کیا تا کہ ہم اس سے بدی اور فحشاء کو دور رکھیں۔ یقیناً وہ ہمارے خالص کئے گئے بندوں میں سے تھا۔ (۱)

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّ اَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ؕ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۶﴾

۲۶۔ اور وہ دونوں دروازے کی طرف لپکے اور اس (عورت) نے پیچھے سے (اُسے کھینچتے ہوئے) اس کی قمیص پھاڑ دی اور ان دونوں نے اس کے سرتاج کو دروازے کے پاس پایا۔ اُس (عورت) نے کہا جو تیرے گھر والی سے بدی کا ارادہ کرے اس کی جزا قید کئے جانے یا دردناک عذاب کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے۔

قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ اس (یعنی یوسف) نے کہا اِسی نے مجھے میرے نفس کے بارہ میں پھسلانے کی کوشش کی تھی۔ اور اس کے گھر والوں ہی میں سے ایک گواہ نے گواہی دی کہ اگر اُس کی قمیص سامنے سے پھٹی ہوئی ہے تو یہی سچ کہتی ہے اور وہ جھوٹوں میں سے ہے۔

وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ اور اگر اُس کی قمیص پیچھے سے پھٹی ہوئی ہے تو یہ جھوٹ بول رہی ہے اور وہ سچوں میں سے ہے۔

فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ؕ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ پس جب اس نے اس کی قمیص پیچھے سے پھٹی ہوئی دیکھی تو (بیوی سے) کہا یقیناً یہ (واقعہ) تمہاری چالبازی سے ہوا۔ یقیناً تمہاری چالبازی (اے عورتو!) بہت بڑی ہوتی ہے۔

---

(۱) اس آیت میں هَمَّ بِهَا کا یہ مطلب نہیں کہ حضرت یوسفؑ نے بھی بدی کا ارادہ کیا تھا بلکہ اسے لَوْلَا اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ کے ساتھ اکٹھا پڑھنا چاہئے۔ اس کا مطلب ہے کہ یوسف بھی اس کے ساتھ برا ارادہ کر لیتا اگر اس نے اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کی برہان نہ دیکھی ہوتی۔ اور برہان سے مراد کوئی ایسی برہان نہیں جو عین اس وقت آپ نے دیکھی ہو جیسا کہ بعض مفسرین نے لکھا ہے بلکہ بچپن سے ہی حضرت یوسفؑ کو اللہ کی براہین دکھائی گئی تھیں اور اس کے بعد ان کا کسی بد ارادے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ٚ وَاسْتَغْفِرِىْ لِذَنْۢبِكِ ۖ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ۝۳۰ ع

۳۰۔ اے یوسف! اس سے اِعراض کر اور تُو (اے عورت!) اپنے گناہ کی وجہ سے استغفار کر۔ یقیناً تُو ہی ہے جو خطا کاروں میں سے تھی۔

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِى الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۳۱

۳۱۔ اور شہر کی عورتوں نے کہا کہ سردار کی بیوی اپنے غلام کو اس کے نفس کے بارہ میں پھسلاتی ہے۔ اس نے محبت کے اعتبار سے اس کے دل میں گھر کر لیا ہے۔ یقیناً ہم اسے ضرور ایک کھلی کھلی گمراہی میں پاتی ہیں۔

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ۝۳۲

۳۲۔ پس جب اُس نے اُن کی مکّاری کی بات سنی تو اُنہیں بُلا بھیجا اور اُن کے لئے ایک ٹیک لگا کر بیٹھنے کی جگہ تیار کی اور ان میں سے ہر ایک کو ایک ایک چُھری پکڑا دی اور اس (یعنی یوسف) سے کہا کہ ان کے سامنے جا۔ پس جب انہوں نے اسے دیکھا اسے بہت عالی مرتبہ پایا اور اپنے ہاتھ کاٹ لئے اور کہا پاک ہے اللہ۔ یہ انسان نہیں۔ یہ تو ایک معزز فرشتہ کے سوا کچھ نہیں۔ [۱]

قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِىْ لُمْتُنَّنِىْ فِيْهِ ؕ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ؕ وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَاۤ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝۳۳

۳۳۔ وہ بولی یہی وہ شخص ہے جس کے بارہ میں تم مجھے ملامت کرتی تھیں اور یقیناً میں نے اسے اس کے نفس کے بارہ میں پھسلانے کی کوشش کی تو وہ بچ گیا اور اگر اس نے وہ نہ کیا جو مَیں اسے حکم دیتی ہوں تو وہ ضرور قید کیا جائے گا اور ضرور ذلیل لوگوں میں سے ہو جائے گا۔

قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَىَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِىْۤ اِلَيْهِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّىْ

۳۴۔ اس نے کہا اے میرے ربّ! قید خانہ مجھے زیادہ پیارا ہے اس سے جس کی طرف وہ مجھے بلاتی ہیں۔ اور

---

[۱] قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ سے یہ مراد نہیں ہے کہ یوسفؑ کی خوبصورتی میں کھو کر ان عورتوں نے اپنے ہاتھوں پر چھریاں چلا دیں بلکہ اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ انہوں نے اسے اپنے ہاتھوں کی پہنچ سے بہت بالا پایا۔ اَكْبَرْنَهٗ کے الفاظ بھی اس مفہوم کی تائید کرتے ہیں۔

كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۴﴾

اگر تُو مجھ سے اُن کی تدبیر (کا مُنہ) نہ پھیر دے تو میں ان کی طرف جھک جاؤں گا اور میں جاہلوں میں سے ہو جاؤں گا۔

فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۵﴾

۳۵۔ پس اس کے ربّ نے اُس کی دعا کو سنا اور اس سے ان کی چال کو پھیر دیا۔ یقیناً وہی بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۳۶﴾ ع

۳۶۔ پھر بعد اُس کے جو آثار انہوں نے دیکھے اُن پر ظاہر ہوا کہ کچھ عرصہ کے لئے اسے ضرور قید خانہ میں ڈال دیں۔

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ؕ قَالَ اَحَدُهُمَاۤ اِنِّيْۤ اَرٰىنِيْۤ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْۤ اَرٰىنِيْۤ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ؕ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۷﴾

۳۷۔ اور اس کے ساتھ قید خانہ میں دو نوجوان بھی داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ یقیناً میں (رؤیا میں) اپنے آپ کو دیکھتا ہوں کہ میں شراب بنانے کی خاطر رَس نچوڑ رہا ہوں اور دوسرے نے کہا کہ میں (رؤیا میں) اپنے آپ کو دیکھتا ہوں کہ اپنے سر پر روٹیاں اُٹھائے ہوئے ہوں جس میں سے پرندے کھا رہے ہیں۔ ہمیں ان کی تعبیر سے مطلع کر۔ یقیناً ہم تجھے احسان کرنے والے لوگوں میں سے دیکھ رہے ہیں۔

قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖۤ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ ؕ اِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۸﴾

۳۸۔ اس نے کہا کہ تم دونوں تک وہ کھانا نہیں آئے گا جو تمہیں دیا جاتا ہے مگر میں تمہارے پاس اُس کے آنے سے پہلے ہی اِن (خوابوں) کی تعبیر سے تم دونوں کو مطلع کر چکا ہوں گا۔ یہ (تعبیر) اس (علم) میں سے ہے جو میرے ربّ نے مجھے سکھایا۔ یقیناً میں اس قوم کے مسلک کو چھوڑ بیٹھا ہوں جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے تھے اور وہ آخرت کا انکار کرتے تھے۔

وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ مَا كَانَ لَنَاۤ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ

۳۹۔ اور میں نے اپنے آباء و اجداد ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کے دین کی پیروی کی۔ ہمارے

مِنْ شَیْءٍؕ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَیْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ۝۳۹

لئے ممکن نہ تھا کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہراتے۔ یہ اللہ کے فضل ہی سے تھا جو اس نے ہم پر اور (مومن) انسانوں پر کیا لیکن اکثر انسان شکر نہیں کرتے۔

یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُؕ۝۴۰

۴۰۔ اے قید خانہ کے دونوں ساتھیو! کیا کئی مختلف ربّ بہتر ہیں یا ایک صاحبِ جبروت اللہ ؟

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ۝۴۱

۴۱۔ تم اُس کے سوا عبادت نہیں کرتے مگر ایسے ناموں کی جو تم نے اور تمہارے آباء واجداد نے خود ہی اُن (فرضی خداؤں) کو دے رکھے ہیں جن کی تائید میں اللہ نے کوئی غالب آنے والی بُرہان نہیں اُتاری۔ فیصلے کا اختیار اللہ کے سوا کسی کو نہیں۔ اس نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا تم کسی کی عبادت نہ کرو۔ یہ قائم رہنے والا اور قائم رکھنے والا دین ہے لیکن اکثر انسان نہیں جانتے۔

یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ اَمَّاۤ اَحَدُكُمَا فَیَسْقِیْ رَبَّهٗ خَمْرًاۚ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَیُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّیْرُ مِنْ رَّاْسِهٖؕ قُضِیَ الْاَمْرُ الَّذِیْ فِیْهِ تَسْتَفْتِیٰنِؕ۝۴۲

۴۲۔ اے قید خانہ کے دونوں ساتھیو! جہاں تک تم دونوں میں سے ایک کا تعلّق ہے تو وہ اپنے آقا کو شراب پلائے گا اور جہاں تک دوسرے کا تعلق ہے تو وہ سُولی پر چڑھایا جائے گا پس پرندے اس کے سر میں سے کچھ (نوچ نوچ کر) کھائیں گے۔ اُس بات کا فیصلہ سنا دیا گیا ہے جس کے بارہ میں تم دونوں استفسار کر رہے تھے۔

وَقَالَ لِلَّذِیْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِیْ عِنْدَ رَبِّكَ٘ فَاَنْسٰىهُ الشَّیْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِی السِّجْنِ بِضْعَ سِنِیْنَؕ۝۴۳ ع ۱۵

۴۳۔ اور اس نے اُس شخص سے جس کے متعلق خیال کیا تھا کہ ان دونوں میں سے وہ بچ جائے گا کہا کہ اپنے آقا کے پاس میرا ذکر کرنا مگر شیطان نے اُسے بُھلا دیا کہ اپنے آقا کے پاس (یہ) ذکر کرے۔ پس وہ چند سال تک قید خانہ میں پڑا رہا۔

وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّیْۤ اَرٰی سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّ سَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّ اُخَرَ یٰبِسٰتٍ ؕ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِیْ فِیْ رُءْیَایَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْیَا تَعْبُرُوْنَ ﴿۴۴﴾

۴۴۔ اور بادشاہ نے (دربار میں) بیان کیا کہ میں سات موٹی گائیں دیکھتا ہوں جنہیں سات دُبلی پتلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات سرسبز بالیاں اور کچھ دوسری سوکھی ہوئی بھی (دیکھتا ہوں)۔ اے سردارو! مجھے میری رؤیا کے بارہ میں تعبیر سمجھاؤ اگر تم خوابوں کی تعبیر کر سکتے ہو۔

قَالُوْۤا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَ مَا نَحْنُ بِتَاْوِیْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِیْنَ ﴿۴۵﴾

۴۵۔ انہوں نے کہا یہ پراگندہ خیالات پر مشتمل نفسانی خوابیں ہیں اور ہم نفسانی خوابوں کی تعبیر کا علم نہیں رکھتے۔

وَقَالَ الَّذِیْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِیْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ﴿۴۶﴾

۴۶۔ اور اس شخص نے جو اُن دونوں (قیدیوں) میں سے بچ گیا تھا اور ایک طویل مدّت کے بعد اس نے (یوسف کو) یاد کیا، یہ کہا کہ میں تمہیں اس کی تعبیر بتاؤں گا پس مجھے (یوسف کی طرف) بھیج دو۔

یُوْسُفُ اَیُّهَا الصِّدِّیْقُ اَفْتِنَا فِیْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّ سَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّ اُخَرَ یٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّیْۤ اَرْجِعُ اِلَی النَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۷﴾

۴۷۔ یوسف اے راستباز! ہمیں سات موٹی گائیوں کا جنہیں سات دُبلی گائیں کھا رہی ہوں اور سات سبز و شاداب بالیوں اور دوسری سوکھی ہوئی بالیوں کے بارہ میں مسئلہ سمجھا تا کہ میں لوگوں کی طرف واپس جاؤں شاید کہ وہ (اس کی تعبیر) معلوم کر لیں۔

قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِیْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِیْ سُنْۢبُلِهٖۤ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ﴿۴۸﴾

۴۸۔ اس نے کہا کہ تم مسلسل سات سال تک کاشت کرو گے۔ پس جو تم کاٹو اسے اس کی بالیوں میں رہنے دو سوائے تھوڑی مقدار کے جو تم اس میں سے کھاؤ گے۔

ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ﴿۴۹﴾

۴۹۔ پھر اس کے بعد سات بہت سخت (سال) آئیں گے جو وہ کھا جائیں گے جو تم نے ان کے لئے آگے بھیجا ہوگا سوائے اس میں سے تھوڑے سے حصہ کے جو تم (آئندہ کاشت کے لئے) سنبھال رکھو گے۔

ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَ فِيْهِ يَعْصِرُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع ۶ ۱۶

۵۰۔ پھر اس کے بعد ایک سال آئے گا جس میں لوگ خوب سیراب کئے جائیں گے اور اس میں وہ رس نچوڑیں گے۔

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْـَٔلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ؕ اِنَّ رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ ﴿۵۱﴾

۵۱۔ بادشاہ نے کہا اسے میرے پاس لاؤ۔ پس جب ایلچی اس (یعنی یوسف) کے پاس پہنچا تو اس نے کہا اپنے آقا کی طرف لوٹ جاؤ اور اس سے پوچھو اُن عورتوں کا کیا قصہ ہے جو اپنے ہاتھ کاٹ بیٹھی تھیں۔ یقیناً میرا ربّ ان کی چال کو خوب جانتا ہے۔

قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ٞ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۵۲﴾

۵۲۔ اس (بادشاہ) نے پوچھا (اے عورتو!) بتاؤ تمہارا کیا معاملہ تھا جب تم نے یوسف کو اس کے نفس کے بارہ میں پھسلانا چاہا تھا۔ انہوں نے کہا پاک ہے اللہ۔ ہمیں تو اس کے خلاف کسی بُرائی کا علم نہیں۔ سردار کی بیوی نے کہا اب سچائی ظاہر ہو چکی ہے۔ میں نے ہی اسے اس کے نفس کے بارہ میں پھسلانا چاہا تھا اور یقیناً وہ صادقوں میں سے ہے۔

ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ﴿۵۳﴾

۵۳۔ یہ اس لئے ہوا تاکہ وہ (عزیزِ مصر) جان لے کہ میں (یعنی یوسف) نے اس کی عدم موجودگی میں اس کی کوئی خیانت نہیں کی اور یقیناً اللہ خیانت کرنے والوں کی چال کو سرے نہیں چڑھاتا۔

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفۡسِیۡ ۚ اِنَّ النَّفۡسَ لَاَمَّارَۃٌۢ بِالسُّوۡٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیۡ ؕ اِنَّ رَبِّیۡ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۵۴﴾

۵۴۔ اور میں اپنے نفس کو بَری قرار نہیں دیتا یقیناً نفس تو بدی کا بہت حکم دینے والا ہے سوائے اس کے جس پر میرا ربّ رحم کرے۔ یقیناً میرا ربّ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَقَالَ الۡمَلِکُ ائۡتُوۡنِیۡ بِہٖۤ اَسۡتَخۡلِصۡہُ لِنَفۡسِیۡ ۚ فَلَمَّا کَلَّمَہٗ قَالَ اِنَّکَ الۡیَوۡمَ لَدَیۡنَا مَکِیۡنٌ اَمِیۡنٌ ﴿۵۵﴾

۵۵۔ اور بادشاہ نے کہا اسے میرے پاس لے آؤ میں اسے اپنے لئے چُن لوں۔ پھر جب وہ اس سے ہم کلام ہوا تو کہا یقیناً آج (سے) تُو ہمارے حضور بہت تمکنت والا (اور) قابلِ اعتماد ہے۔

قَالَ اجۡعَلۡنِیۡ عَلٰی خَزَآئِنِ الۡاَرۡضِ ۚ اِنِّیۡ حَفِیۡظٌ عَلِیۡمٌ ﴿۵۶﴾

۵۶۔ اس نے کہا مجھے ملک کے خزانوں پر مقرر کردے۔ میں یقیناً بہت حفاظت کرنے والا (اور) صاحبِ علم ہوں۔

وَکَذٰلِکَ مَکَّنَّا لِیُوۡسُفَ فِی الۡاَرۡضِ ۚ یَتَبَوَّاُ مِنۡہَا حَیۡثُ یَشَآءُ ؕ نُصِیۡبُ بِرَحۡمَتِنَا مَنۡ نَّشَآءُ وَلَا نُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۵۷﴾

۵۷۔ اور اس طرح ہم نے یوسف کو ملک میں تمکنت دی۔ وہ اس میں جہاں چاہتا ٹھہرتا۔ ہم اپنی رحمت جسے چاہیں پہنچاتے ہیں۔ اور ہم احسان کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کیا کرتے۔

وَلَاَجۡرُ الۡاٰخِرَۃِ خَیۡرٌ لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَکَانُوۡا یَتَّقُوۡنَ ﴿۵۸﴾ ع

۵۸۔ اور آخرت کا اجر یقیناً ان لوگوں کے لئے بہتر ہے جو ایمان لے آئے اور تقویٰ سے کام لیتے رہے۔

وَجَآءَ اِخۡوَۃُ یُوۡسُفَ فَدَخَلُوۡا عَلَیۡہِ فَعَرَفَہُمۡ وَہُمۡ لَہٗ مُنۡکِرُوۡنَ ﴿۵۹﴾

۵۹۔ اور یوسف کے بھائی آئے تو اس کے حضور پیش ہوئے۔ پس اُس نے انہیں پہچان لیا جبکہ وہ اس سے ناواقف رہے۔

وَلَمَّا جَہَّزَہُمۡ بِجَہَازِہِمۡ قَالَ ائۡتُوۡنِیۡ بِاَخٍ لَّکُمۡ مِّنۡ اَبِیۡکُمۡ ۚ اَلَا تَرَوۡنَ اَنِّیۡۤ اُوۡفِی الۡکَیۡلَ وَاَنَا خَیۡرُ الۡمُنۡزِلِیۡنَ ﴿۶۰﴾

۶۰۔ اور جب اُس نے اُنہیں اُن کے سامان کے ساتھ (رخصت کے لئے) تیار کیا تو کہا تمہارے باپ کی طرف سے جو تمہارا بھائی ہے اُسے بھی میرے پاس لاؤ۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ میں بھرپور ماپ دیتا ہوں اور میں بہترین میزبان ہوں۔

فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِيْ بِهٖ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِيْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ﴿٦١﴾

٦١۔ پس اگر تم اسے میرے پاس نہ لائے تو پھر تمہارے لئے میرے پاس کچھ ماپ نہیں ہوگا اور تم میرے قریب بھی نہ آنا۔

قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ﴿٦٢﴾

٦٢۔انہوں نے کہا ہم اس کے بارہ میں اس کے باپ کو ضرور پھسلائیں گے اور ہم یقیناً ضرور کر گزرنے والے ہیں۔

وَقَالَ لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُوْنَهَآ اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٣﴾

٦٣۔ اور اس نے اپنے کارندوں سے کہا کہ ان کی پونجی ان کے سامان ہی میں رکھ دو تا کہ وہ اس بات کا پاس کریں جب وہ اپنے گھر والوں کی طرف واپس جائیں تا کہ شاید وہ پھر لوٹ آئیں۔

فَلَمَّا رَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَآ اَخَانَا نَكْتَلْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿٦٤﴾

٦٤۔ پس جب وہ اپنے باپ کی طرف لوٹے تو انہوں نے کہا اے ہمارے باپ! ہم سے ماپ روک دیا گیا ہے۔ پس ہمارے بھائی کو ہمارے ساتھ بھیج تا کہ ہم ماپ حاصل کر سکیں اور یقیناً ہم اس کے ضرور محافظ رہیں گے۔

قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ؕ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۪ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿٦٥﴾

٦٥۔اس نے کہا کیا میں اس کے متعلق اس کے سوا بھی تم پر کوئی اعتماد کر سکتا ہوں جیسا کہ میں نے اس کے بھائی کے بارہ میں (اس سے) پہلے تم پر کیا تھا؟ پس اللہ ہی ہے جو بہترین حفاظت کرنے والا اور وہی سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ؕ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا نَبْغِيْ ؕ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ۚ وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ؕ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ﴿٦٦﴾

٦٦۔ پھر جب انہوں نے اپنا سامان کھولا تو اپنی پونجی کو اپنی طرف واپس کیا ہوا پایا۔ انہوں نے کہا اے ہمارے باپ! ہمیں (اور) کیا چاہئے یہ ہے ہماری پُونجی (جو) ہمیں واپس لوٹا دی گئی ہے۔ اور ہم اپنے گھر والوں کے لئے غلہ لائیں گے اور اپنے بھائی کی حفاظت کریں گے اور ایک اونٹ کا بوجھ مزید حاصل کر لیں گے۔ یہ تو بہت آسان سودا ہے۔

قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ فَلَمَّاۤ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿۶۷﴾

۶۷۔ اس نے کہا میں ہرگز اسے تمہارے ساتھ نہیں بھیجوں گا یہاں تک کہ تم اللہ کے حوالہ سے مجھے پختہ عہد دو کہ تم ضرور اسے میرے پاس (واپس) لے آؤ گے سوائے اس کے کہ تمہیں گھیر لیا جائے۔ پس جب انہوں نے اسے اپنا پختہ عہد دے دیا تو اس نے کہا اللہ اُس پر جو ہم کہہ رہے ہیں نگران ہے۔

وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ وَمَاۤ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۶۸﴾

۶۸۔ اور اس نے کہا اے میرے بیٹو! ایک ہی دروازے سے داخل نہ ہونا بلکہ متفرق دروازوں سے داخل ہونا اور میں تمہیں اللہ (کی تقدیر) سے کچھ بھی بچا نہیں سکتا۔ حکم اللہ ہی کا چلتا ہے۔ اسی پر میں توکّل کرتا ہوں اور پھر چاہئے کہ اسی پر سب توکّل کرنے والے توکل کریں۔

وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ؕ وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۹﴾ ع ۸

۶۹۔ پس جب وہ جہاں سے ان کے باپ نے حکم دیا تھا داخل ہوئے۔ وہ اللہ کی تقدیر سے تو انہیں قطعاً بچا نہیں سکتا تھا مگر محض یعقوب کے دل کی ایک خواہش تھی جو اس نے پوری کی۔ اور یقیناً وہ صاحبِ علم تھا اس لئے کہ ہم نے اسے اچھی طرح علم سکھایا تھا مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔

وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰۤى اِلَيْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّيْۤ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۷۰﴾

۷۰۔ پس جب وہ یوسف کے سامنے پیش ہوئے اس نے اپنے بھائی کو اپنے قریب جگہ دی (اور) کہا یقیناً میں تیرا بھائی ہوں۔ پس جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں اس پر غمگین نہ ہو۔

فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ

۷۱۔ پھر جب اس نے اُنہیں ان کے سامان سمیت

السِّقَايَةَ فِىْ رَحْلِ اَخِيْهِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ ﴿۷۱﴾

(رخصت کے لئے) تیار کیا تو اس نے (بے خیالی میں) اپنے بھائی کے سامان میں پینے کا برتن رکھ دیا۔ پھر ایک اعلان کرنے والے نے اعلان کیا کہ اے قافلہ والو! تم ضرور چور ہو۔

قَالُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ ﴿۷۲﴾

۷۲۔ انہوں نے ان کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے جواب دیا تم کیا گم پاتے ہو۔

قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ وَّاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ ﴿۷۳﴾

۷۳۔ انہوں نے کہا ہم بادشاہ کا ماپ تول کا پیمانہ گم کیا ہوا پاتے ہیں اور جو بھی اسے لائے گا اسے ایک اُونٹ کا بوجھ (انعام میں) دیا جائے گا اور میں اس بات کا ذمہ دار ہوں۔ ①

قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِى الْاَرْضِ وَمَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ ﴿۷۴﴾

۷۴۔ انہوں نے (جواباً) کہا اللہ کی قسم! تم یقیناً جان چکے ہو کہ ہم اس لئے نہیں آئے کہ زمین میں فساد کریں اور ہم ہرگز چور نہیں ہیں۔

قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿۷۵﴾

۷۵۔ انہوں نے پوچھا پھر اس کی کیا جزا ہوگی اگر تم جھوٹے نکلے؟

قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِىْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷۶﴾

۷۶۔ انہوں نے جواب دیا اس کی جزا یہ ہے کہ جس کے سامان میں وہ (پیمانہ) پایا جائے وہی اس کی جزا ہوگا۔ اسی طرح ہم ظالموں کو جزا دیا کرتے ہیں۔

فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ؕ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ؕ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِىْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَفَوْقَ كُلِّ ذِىْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ﴿۷۷﴾

۷۷۔ پھر اس (اعلان کرنے والے) نے اس (یعنی یوسف) کے بھائی کے بورے سے پہلے ان کے بوروں سے شروع کیا پھر اس کے بھائی کے بورے میں سے اس (پیمانہ) کو نکال لیا۔ اس طرح ہم نے یوسف کے لئے تدبیر کی۔ اس کے لئے ممکن نہ تھا کہ اپنے بھائی کو بادشاہ کی حکمرانی میں روک لیتا سوائے اس کے کہ اللہ چاہتا۔ ہم جسے چاہیں درجات کے لحاظ سے بلند کرتے ہیں اور ہر علم رکھنے والے سے برتر ایک صاحبِ علم ہے۔

① بادشاہ کا یہ پیمانہ بالارادہ نہیں رکھا گیا تھا بلکہ غلطی سے ایسا ہوا تھا۔ ورنہ خدا تعالیٰ یہ نہ فرماتا کہ اس طرح ہم نے یوسف کے لئے تدبیر کی۔ اگر یہ تدبیر یوسف کی ہوتی تو اللہ اسے اپنی طرف منسوب نہ فرماتا۔

قَالُوْٓا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ﴿۷۸﴾

۷۸۔ انہوں نے کہا اگر اس نے چوری کی ہے تو اس کے ایک بھائی نے بھی اس سے پہلے چوری کی تھی تو یوسف نے اس (الزام کے اثر) کو اپنے دل میں چھپالیا اور اُسے ان پر ظاہر نہ کیا۔ (ہاں دل ہی دل میں) کہا تم مقام کے لحاظ سے بدترین ہو اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے جو تم بیان کرتے ہو۔

قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗٓ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۷۹﴾

۷۹۔ انہوں نے کہا اے صاحبِ اختیار! یقیناً اس کا باپ بہت بوڑھا شخص ہے۔ پس اس کی بجائے ہم میں سے کسی ایک کو رکھ لے۔ یقیناً ہم تجھے احسان کرنے والوں میں سے دیکھتے ہیں۔

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ﴿۸۰﴾ ع ۱۱

۸۰۔ اس نے کہا اللہ کی پناہ! کہ جس کے پاس ہم اپنا سامان پائیں اس کے سوا کسی اور کو پکڑیں۔ تب تو ہم یقیناً ظلم کرنے والے بن جائیں گے۔

فَلَمَّا اسْتَيْـَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ؕ قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْٓ اَبِيْٓ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۱﴾

۸۱۔ پس جب وہ اس سے مایوس ہو گئے تو مشورہ کے لئے علیحدہ ہوئے۔ ان کے بڑے نے کہا کہ کیا تم جانتے نہیں کہ تمہارے باپ نے اللہ کے حوالہ سے تم پر واجب پختہ عہد لیا تھا اور (اس سے) پہلے بھی جو تم یوسف کے معاملہ میں زیادتی کر چکے ہو۔ پس میں ہرگز یہ ملک نہیں چھوڑوں گا یہاں تک کہ میرا باپ مجھے اجازت دے یا میرے لئے اللہ کوئی فیصلہ کر دے اور وہ فیصلہ کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَآ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ﴿۸۲﴾

۸۲۔ اپنے باپ کی طرف واپس جاؤ اور اسے کہو کہ اے ہمارے باپ! یقیناً تیرے بیٹے نے چوری کی ہے اور ہم سوائے اس کے جس کا ہمیں علم ہے کوئی گواہی نہیں دے رہے اور ہم یقیناً غیب کے محافظ نہیں۔

وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ۭ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۸۳﴾

۸۳۔ پس اس بستی (والوں) سے پوچھ جس میں ہم تھے اور اس قافلہ سے بھی جس میں شامل ہو کر ہم آئے ہیں اور یقیناً ہم سچے ہیں۔

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۸۴﴾

۸۴۔ اس نے کہا (نہیں) بلکہ تمہارے نفسوں نے ایک بہت بڑے معاملہ کو تمہارے لئے ہلکا اور معمولی بنا دیا ہے۔ پس صبر جمیل (کے سوا میں کیا کر سکتا ہوں)۔ عین ممکن ہے کہ اللہ ان سب کو میرے پاس لے آئے۔ یقیناً وہی ہے جو دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰٓاَسَفٰى عَلٰي يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۸۵﴾

۸۵۔ اور اس نے ان سے توجہ پھیر لی اور کہا وائے افسوس یوسف پر! اور اس کی آنکھیں غم سے ڈبڈبا آئیں اور وہ اپنا غم دبانے والا تھا۔ ﴿۱﴾

قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ﴿۸۶﴾

۸۶۔ انہوں نے کہا خدا کی قسم! تُو ہمیشہ یوسف ہی کا ذکر کرتا رہے گا یہاں تک کہ تُو (غم سے) نڈھال ہو جائے یا ہلاک ہو جانے والوں میں سے ہو جائے۔

قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۷﴾

۸۷۔ اس نے کہا میں تو اپنے رنج واَلم کی صرف اللہ کے حضور فریاد کرتا ہوں اور اللہ کی طرف سے میں وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۸﴾

۸۸۔ اے میرے بیٹو! جاؤ اور یوسف اور اس کے بھائی کے متعلق کھوج لگاؤ اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ یقیناً اللہ کی رحمت سے کوئی مایوس نہیں ہوتا مگر کافر لوگ۔

﴿۱﴾ اِبْيَضَّتْ عَيْنَاهُ : آنکھوں کے سفید ہو جانے سے مراد اندھا ہو جانا نہیں ہے بلکہ آنکھوں کا آنسوؤں سے بھر جانا اور ڈبڈبا آنا مراد ہے۔ حضرت امام رازیؒ نے لکھا ہے کہ اِبْيَضَّتْ عَيْنَاهُ کثرتِ گریہ کی طرف کنایہ ہے۔ نیز لکھتے ہیں عِنْدَ غَلَبَةِ الْبُكَاءِ يَكْثُرُ الْمَاءُ فِي الْعَيْنِ فَتَصِيْرُ الْعَيْنُ كَاَنَّهَا ابْيَضَّتْ مِنْ بَيَاضِ ذٰلِكَ الْمَاءِ. (تفسیرِ کبیر رازیؒ) كَظِيْمٌ کا لفظ بھی اس مفہوم کی تائید کرتا ہے کیونکہ یہ كَظْم سے ہے جس کا مطلب ہے: غم کے جذبات برداشت کرنا۔ اس کی وجہ سے حضرت یعقوب علیہ السلام کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں۔

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِى الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿۸۹﴾

۸۹۔ پس جب وہ اس کی جناب میں حاضر ہوئے انہوں نے کہا اے صاحب اختیار! ہمیں اور ہمارے گھر والوں کو بہت تکلیف پہنچی ہے اور ہم تھوڑی سی پونجی لائے ہیں۔ پس ہمیں بھرپور تول عطا کر اور ہم پر صدقہ کر۔ یقیناً اللہ صدقہ خیرات کرنے والوں کو جزا دیتا ہے۔

قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ﴿۹۰﴾

۹۰۔ اس نے کہا کیا تم جانتے ہو جو تم نے یوسف اور اس کے بھائی سے کیا تھا جب تم جاہل لوگ تھے۔

قَالُوْۤا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ؕ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَاۤ اَخِىْ ؗ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ؕ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۱﴾

۹۱۔ انہوں نے کہا کیا واقعی تو ہی یوسف ہے؟ اس نے کہا میں ہی یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے۔ اللہ نے یقیناً ہم پر بہت احسان کیا ہے۔ یقیناً جو بھی تقویٰ کرے اور صبر کرے تو اللہ ہرگز احسان کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۲﴾

۹۲۔ انہوں نے کہا اللہ کی قسم! اللہ نے یقیناً تجھے ہم پر فضیلت دی ہے اور یقیناً ہم ہی خطا کار تھے۔

قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ؕ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ؗ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۹۳﴾

۹۳۔ اس نے کہا آج کے دن تم پر کوئی ملامت نہیں۔ اللہ تمہیں بخش دے گا اور وہ سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِىْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِىْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِىْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۴﴾ ع ۱۰ / ۱۴

۹۴۔ میری یہ قمیص ساتھ لے جاؤ اور میرے باپ کے سامنے اسے ڈال دو، اس پر حقیقت واضح ہوجائے گی اور (بعد میں) میرے پاس اپنے سب گھر والوں کو لے آؤ۔

وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّىْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَاۤ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۵﴾

۹۵۔ پس جب قافلہ روانہ ہوا تو ان کے باپ نے کہا یقیناً مجھے یوسف کی خوشبو آ رہی ہے خواہ تم مجھے دیوانہ ٹھہراتے رہو۔

قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ﴿۹۶﴾

۹۶۔ انہوں نے کہا اللہ کی قسم! یقیناً تُو اپنی اسی پرانی غلطی میں مبتلا ہے۔

فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۙۚ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۷﴾

۹۷۔ پھر جب خوشخبری دینے والا آیا (اور) اس نے اُس (قمیص) کو اس کے سامنے ڈال دیا تو اس پر حقیقت واضح ہوگئی۔ اس نے کہا کیا میں تمہیں نہیں کہتا تھا کہ میں یقیناً اللہ کی طرف سے ان باتوں کا علم رکھتا ہوں جو تم نہیں جانتے؟

قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِــِٕيْنَ ﴿۹۸﴾

۹۸۔ انہوں نے کہا اے ہمارے باپ! ہمارے لئے ہمارے گناہوں کی بخشش طلب کر۔ یقیناً ہم خطا کار تھے۔

قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۹۹﴾

۹۹۔ اس نے کہا میں ضرور تمہارے لئے اپنے ربّ سے بخشش طلب کروں گا۔ یقیناً وہی بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ؕ

۱۰۰۔ پس جب وہ یوسف کے سامنے پیش ہوئے تو اس نے اپنے والدین کو اپنے قریب جگہ دی اور کہا کہ اگر اللہ چاہے تو مصر میں امن کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ يٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ ۫ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ؕ وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْٓ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۰۱﴾

۱۰۱۔ اور اس نے اپنے والدین کو عزت کے ساتھ تخت پر بٹھایا اور وہ سب اس کی خاطر سجدہ ریز ہو گئے۔ اور اس نے کہا اے میرے باپ! یہ تعبیر تھی میری پہلے سے دیکھی ہوئی رؤیا کی۔ میرے ربّ نے اسے یقیناً سچ کر دکھایا اور مجھ پر بہت احسان کیا جب اس نے مجھے قید خانہ سے نکالا اور تمہیں صحرا سے لے آیا بعد اس کے کہ شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان رخنہ ڈال دیا تھا۔ یقیناً میرا ربّ جس کے لئے چاہے بہت لطف و احسان کرنے والا ہے۔ بے شک وہی دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۫ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿١٠٢﴾

١٠٢۔ اے میرے ربّ! تو نے مجھے امورِ سلطنت میں سے حصہ دیا اور باتوں کی اصلیّت سمجھنے کا علم بخشا۔ اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! تُو دنیا اور آخرت میں میرا دوست ہے۔ مجھے فرمانبردار ہونے کی حالت میں وفات دے اور مجھے صالحین کے زُمرہ میں شامل کر۔

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ﴿١٠٣﴾

١٠٣۔ یہ غیب کی خبروں میں سے ہے جسے ہم تیری طرف وحی کرتے ہیں اور تُو ان کے پاس نہیں تھا جب انہوں نے اپنی بات پر اتفاق کر لیا تھا جبکہ وہ (بُرے) منصوبے بنا رہے تھے۔

وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٤﴾

١٠٤۔ اور اکثر انسان، خواہ تُو کتنا بھی چاہے، ایمان لانے والے نہیں بنیں گے۔

وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٥﴾ ع ١١

١٠٥۔ اور تو اُن سے اس (خدمت) پر کوئی اجر نہیں مانگتا۔ یہ تو محض تمام جہانوں کے لئے ایک نصیحت ہے۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿١٠٦﴾

١٠٦۔ اور آسمانوں اور زمین میں کتنے ہی نشان ہیں جن پر وہ گزرتے رہتے ہیں اس حال میں کہ وہ ان سے منہ پھیرے ہوئے ہوتے ہیں۔

وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴿١٠٧﴾

١٠٧۔ اور ان میں سے اکثر اللہ پر ایمان نہیں لاتے مگر اس طرح کہ وہ شرک کر رہے ہوتے ہیں۔

اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٠٨﴾

١٠٨۔ پس کیا وہ اس بات سے امن میں ہیں کہ ان کے پاس اللہ کے عذاب میں سے کوئی ڈھانپ دینے والی (مصیبت) آئے یا (انقلاب کی) گھڑی اچانک آ جائے جب کہ وہ (اس کا) کوئی شعور نہ رکھتے ہوں۔

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ؀ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝۱۰۹

۱۰۹۔ تُو کہہ دے کہ یہ میرا راستہ ہے۔ میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔ میں بصیرت پر ہوں اور وہ بھی جس نے میری پیروی کی۔ اور پاک ہے اللہ اور میں مشرکوں میں سے نہیں۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ۭ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۱۱۰

۱۱۰۔ اور ہم نے تجھ سے پہلے بستیوں کے باشندوں میں سے کبھی کسی کو نہیں بھیجا مگر مَردوں کو جن کی طرف ہم وحی کیا کرتے تھے۔ پس کیا انہوں نے زمین میں سیر نہیں کی کہ وہ دیکھ سکتے کہ اُن لوگوں کا انجام کیسا تھا جو ان سے پہلے تھے۔ اور آخرت کا گھر ہی اُن لوگوں کے لئے بہتر ہے جنہوں نے تقویٰ سے کام لیا۔ پس کیا تم عقل نہیں کرتے؟

حَتّٰٓى اِذَا اسْتَيْـَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَاۗءَهُمْ نَصْرُنَا ۙ فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَاۗءُ ۭ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝۱۱۱

۱۱۱۔ یہاں تک کہ جب پیغمبر (ان سے) مایوس ہو گئے اور (لوگوں نے) خیال کیا کہ اُن سے جھوٹ بولا گیا ہے۝۱ تو ہماری مدد اُن تک پہنچی۔ پس جسے ہم نے چاہا وہ بچا لیا گیا۔ اور ہمارا عذاب مجرم قوم سے ٹالا نہیں جا سکتا۔

لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۭ مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝۱۱۲ ع

۱۱۲۔ یقیناً ان کے تاریخی واقعات کے بیان میں اہلِ عقل کے لئے ایک بڑی عبرت ہے۔ یہ کوئی جھوٹے طور پر بنایا ہوا قصّہ نہیں بلکہ اس کی تصدیق ہے جو اس کے سامنے ہے اور ہر چیز کی خوب وضاحت ہے اور ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں۔

۝۱ کُذِبُوا کا مطلب ہے ان سے جھوٹ بولا گیا۔ یہاں کُذِبُوا سے مراد یہ ہے کہ انہوں نے یہ سمجھا کہ ہم سے نبیوں نے جھوٹ بولا ہے۔ یہاں تک کہ جب اللہ کی مدد نبیوں کو مل گئی تو ان لوگوں کو سمجھ آ گئی کہ جو بھی ان نبیوں نے کہا تھا وہ سچ تھا۔

۱۳۔ الرّعد

یہ مکی سورت ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی چوالیس آیات ہیں۔

یہاں الٓمّٓ کے علاوہ حرف 'ر' آتا ہے اور الٓمّٓرٰ کا مطلب ہے اَنَا اللّٰہُ اَعْلَمُ وَاَرٰی یعنی مَیں اللہ سب سے زیادہ جاننے والا ہوں اور دیکھتا ہوں۔

اس سورت میں کائنات کے ایسے مخفی رازوں سے پردہ اٹھایا جا رہا ہے جن کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو براہِ راست کوئی بھی خبر نہیں تھی۔ اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ اس سے پہلے جو خبریں تیرے سامنے بیان کی گئی ہیں وہ بھی یقیناً ایک عالم الغیب اللہ کی طرف سے بیان کی گئی تھیں جن میں شک کی کوئی گنجائش نہیں۔

کائنات کے رازوں میں سے سب سے بنیادی بات جو یہاں پیش کی گئی ہے وہ کششِ ثقل (Gravity) کی حقیقت ہے۔ فرمایا کہ زمین و آسمان از خود اتفاقاً اپنے مدار پر قائم نہیں بلکہ تمام اجرامِ فلکی کے درمیان ایک ایسی پنہاں قوت کام کر رہی ہے جسے تم آنکھوں سے دیکھ نہیں سکتے۔ اس قوت کے نتیجہ میں اپنے مدار پر قائم سارے اجرامِ فلکی گویا ستونوں پر اٹھائے ہوئے ہیں۔ علم فلکیات کے ماہرین کششِ ثقل کی یہی تعبیر کرتے ہیں۔ اس کے تفصیلی بیان کا یہاں موقعہ نہیں۔

ایک دوسرا اہم مضمون اس سورت میں یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے شفاف پانی سے زمین کی ہر چیز کو زندگی عطا کی ہے۔ سمندر کا پانی تو انتہائی کھاری ہوتا ہے کہ اس سے خشکی پر بسنے والے جانور اور نباتات زندگی حاصل کرنے کی بجائے موت کا شکار ہو جاتے۔ اس میں سمندر کے پانی کو نتھار کر بلند پہاڑوں کی طرف لے جانے اور پھر وہاں سے اس کے برسنے اور سمندر کی طرف واپس پہنچتے پہنچتے ہر طرف زندگی بکھیرنے کے نظام کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ اس نظام کا بہت گہرا تعلق آسمانی بجلیوں سے ہے جو سمندر سے بخارات اٹھنے کے نتیجہ ہی میں پیدا ہوتی ہیں اور پانی بھی بادلوں کے درمیان بجلی کے لپکوں کے بغیر قطروں کی صورت میں زمین پر نہیں برس سکتا۔ یہ بجلی کے کڑکے بعض دفعہ ایسے ہولناک ہوتے ہیں کہ بعضوں کے لئے وہ زندگی بخش ہونے کی بجائے ان کی ہلاکت کا موجب بن جاتے ہیں۔ اس لئے فرمایا کہ فرشتے ایسے وقتوں میں اللہ تعالیٰ کے حضور لرزہ براَندام ہو جاتے ہیں۔ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے یہ ذکر بھی فرما دیا کہ ہر انسان کی حفاظت کے لئے اس کے آگے اور پیچھے ایسے مخفی محافظ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہی اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہ ایک بہت ہی گہرا

سائنسی مضمون ہے جس کی تفاصیل کی یہاں گنجائش نہیں لیکن جس کو بھی توفیق ہے اس کے بحر معانی میں غوطے لگا کر حکمت کے موتی نکال سکتا ہے۔

پھر اس سورت میں یہ بھی فرمایا گیا کہ ہم نے ہر چیز کو جوڑا جوڑا پیدا کیا ہے۔عرب اتنا تو جانتے تھے کہ کھجور کے جوڑے ہوتے ہیں مگر دیگر درختوں اور پھلوں کے متعلق ان کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ یہ بھی جوڑے جوڑے ہیں۔پس یہ ایک نیا مضمون بیان فرمادیا گیا جس کو آج کے سائنسدانوں نے اس گہرائی سے سمجھ لیا ہے کہ ان کے بیان کے مطابق صرف ہر زندہ نباتات کے جوڑے نہیں بلکہ مالیکیولز اور ایٹمز میں بھی جوڑے ملتے ہیں۔ مادہ (Matter) کے مقابل پر ضد مادہ (Anti-matter) کا بھی ایک جوڑا ہے۔گویا اگر ساری کائنات کو سمیٹ دیا جائے تو اس کا مثبت مادہ اس کے منفی مادہ سے مل کر کالعدم ہوجائے اور عدم سے وجود کا فلسفہ بھی ان آیات میں مضمر معانی سے حل ہوجاتا ہے۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں پر حجت تمام کرنے کے لئے ایک زبردست دلیل دی جارہی ہے کہ یہ عظیم الشان نبیؐ اور اس کے صحابہؓ کیسے مغلوب ہوسکتے ہیں جبکہ ان کی زمین بڑھتی چلی جارہی ہے اور ان کے دشمنوں کی زمین کم ہوتی چلی جارہی ہے۔اس کے بعد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ تسلّی دی گئی کہ بالآخر خواہ اسلام کی عظیم الشان فتح تُو اپنی آنکھ سے دیکھ سکے یا نہ دیکھ سکے ہم بہرحال تیرے دین کو سب دنیا پر غالب کردیں گے۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الرَّعْدِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اَرْبَعٌ وَّ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّ سِتَّةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

الٓمّٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ؕ وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۲

۲۔ أَنَا اللّٰهُ أَعْلَمُ وَأَرٰى: میں اللہ ہوں۔ سب سے زیادہ جاننے والا ہوں۔ اور میں دیکھتا ہوں۔ یہ کامل کتاب کی آیات ہیں۔ اور جو تیری طرف تیرے ربّ کی طرف سے اُتارا گیا حق ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ۝۳

۳۔ اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ایسے ستونوں کے بلند کیا جنہیں تم دیکھ سکو۔ پھر اس نے عرش پر قرار پکڑا اور سورج اور چاند کو خدمت پر مامور کیا۔ ہر چیز ایک معین مدت تک کے لئے حرکت میں ہے۔ وہ ہر معاملہ کو تدبیر سے کرتا ہے (اور) اپنے نشانات کو کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم اپنے ربّ سے ملاقات کا یقین کرو۔

وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا ؕ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝۴

۴۔ اور وہی ہے جس نے زمین کو پھیلا دیا اور اس میں پہاڑ اور دریا بنائے اور ہر قسم کے پھلوں میں سے اس نے اس میں دو دو جوڑے بنائے۔ وہ رات سے دن کو ڈھانپ دیتا ہے۔ یقیناً اس میں غور و فکر کرنے والے لوگوں کے لئے نشانات ہیں۔

وَفِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ۚ

۵۔ اور زمین میں ایک دوسرے سے مُلحق خطے ہیں اور انگوروں کے باغات اور کھیتیاں اور کھجور کے درخت بھی، ایک جڑ سے ایک سے زائد کونپلیں نکالنے والے اور ایک جڑ سے زائد کونپلیں نہ نکالنے والے۔ یہ (سب کچھ) ایک

وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝

ہی پانی سے سیراب کیا جاتا ہے۔اور ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر پھلوں کے لحاظ سے فضیلت بخشی ہے۔ اس میں یقیناً صاحبِ عقل لوگوں کے لئے نشانات ہیں۔

وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ؕ۬ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

۶۔ اور اگر تو تعجب کرے تو ان کا یہ قول بھی تو بہت عجیب ہے کہ کیا جب ہم مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم ضرور ایک نئی تخلیق میں ڈھالے جائیں گے؟ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے ربّ کا انکار کیا اور یہی ہیں وہ جن کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور یہی آگ والے لوگ ہیں۔ وہ اس میں لمبا عرصہ رہنے والے ہیں۔

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ؕ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

۷۔ اور وہ تجھ سے بدی کو بھلائی سے پہلے جلدتر طلب کرتے ہیں۔ جبکہ ان سے پہلے بہت سی عبرتناک مثالیں گزر چکی ہیں۔ اور یقیناً تیرا ربّ لوگوں کے لئے اُن کے ظلم کے باوجود بہت مغفرت والا ہے اور یقیناً تیرا ربّ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝ ع

۸۔ اور وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا کہتے ہیں ایسا کیوں نہ ہوا کہ اس کے ربّ کی طرف سے اس پر کوئی ایک نشان ہی اُتارا جاتا۔ یقیناً تُو محض ایک ڈرانے والا ہے اور ہر قوم کے لئے ایک راہنما ہوتا ہے۔

اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ؕ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝

۹۔ اللہ جانتا ہے جو ہر مادہ (بطور حمل) اُٹھاتی ہے اور (اُسے بھی) جو رِحم کم کرتے ہیں اور جو وہ بڑھاتے ہیں۔ اور ہر چیز اس کے ہاں ایک خاص اندازے کے مطابق ہوتی ہے۔

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۝

۱۰۔ وہ غیب اور حاضر کا جاننے والا ہے۔ بہت بڑا (اور) بہت رفیع الشان ہے۔

سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۭ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ﴿۱۱﴾

١١۔ برابر ہے تم میں سے وہ جس نے بات چھپائی اور جس نے بات کو ظاہر کیا اور وہ جو رات کو چھپ جاتا ہے اور دن کو (سرعام) چلتا پھرتا ہے۔

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ﴿۱۲﴾

١٢۔ اُس کے لئے اُس کے آگے اور پیچھے چلنے والے محافظ (مقرر) ہیں جو اللہ کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ یقیناً اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اُسے تبدیل نہ کریں جو اُن کے نفوس میں ہے۔ اور جب اللہ کسی قوم کے بدانجام کا فیصلہ کرلے تو کسی صورت اس کا ٹالنا ممکن نہیں۔ اور اس کے سوا اُن کے لئے کوئی کارساز نہیں۔ (١)

هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۚ ﴿۱۳﴾

١٣۔ وہی ہے جو تمہیں آسمانی بجلی دکھاتا ہے جس سے کبھی تم خوف اور کبھی طمع میں مبتلا ہو جاتے ہو اور بوجھل بادلوں کو (اونچا) اٹھا دیتا ہے۔

وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ؕ ﴿۱۴﴾

١٤۔ اور بجلی کی گھن گرج اس کی حمد کے ساتھ (اس کی) تسبیح کرتی ہے اور فرشتے بھی اس کے خوف سے (تسبیح کر رہے ہوتے ہیں)۔ اور وہ کڑکتی ہوئی بجلیاں بھیجتا ہے اور ان کے ذریعہ جسے چاہے مصیبت میں ڈالتا ہے۔ جبکہ وہ اللہ کے بارہ میں جھگڑ رہے ہوتے ہیں اور وہ گرفت میں بہت سخت ہے۔

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا

١٥۔ سچی دعا اُسی سے کی جاتی ہے۔ اور جنہیں وہ اُس کے سوا پکارتے ہیں وہ ان کی کسی بات کا جواب نہیں دیتے ہاں مگر (وہ) اس شخص کی طرح (ہیں) جو اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف بڑھائے

---

(١) مِنْ اَمْرِ اللّٰه ۔ بظاہر عربی محاورہ کے لحاظ سے بِاَمْرِ اللّٰه ہونا چاہئے تھا یعنی اللہ کے حکم سے۔ لیکن یہ خاص اسلوب دو معنے رکھتا ہے کہ اللہ کے حکم سے اللہ ہی کی تقدیر سے بچانے کے لئے اللہ کا امر ظاہر ہوتا ہے۔

هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۱۵﴾

تاکہ وہ اس کے منہ تک پہنچ جائے حالانکہ وہ کسی صورت اس تک پہنچنے والا نہیں۔ اور کافروں کی دعا گمراہی میں بھٹکنے کے سوا اَور کچھ نہیں۔

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ ظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ﴿۱۶﴾ السجدۃ

۱۶۔ اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں خواہ مرضی سے کریں خواہ مجبوری سے، اور ان کے سائے بھی صبح کو بھی اور شاموں (کے اوقات) میں بھی۔

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ تو پوچھ آسمانوں اور زمین کا ربّ کون ہے؟ (اور) کہہ دے کہ اللہ ہی ہے۔ تُو کہہ دے کیا پھر تم اس کے سوا ایسے دوست پکڑ بیٹھے ہو جو خود اپنے لئے بھی نہ نفع کی اور نہ نقصان کی کچھ قدرت رکھتے ہیں؟ تو پوچھ کیا اندھا اور دیکھنے والا برابر ہو سکتے ہیں؟ اور اندھیرے اور روشنی ایک جیسے ہو سکتے ہیں؟ یا کیا انہوں نے اللہ کے سوا ایسے شرکاء بنا رکھے ہیں جنہوں نے اس کی تخلیق کی طرح تخلیق کی ہے پس ان پر تخلیق مشتبہ ہوگئی؟ تُو کہہ دے کہ اللہ ہی ہر چیز کا خالق ہے اور وہ یکتا (اور) صاحبِ جبروت ہے۔

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۬ؕ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ

۱۸۔ اس نے آسمان سے پانی اُتارا تو وادیاں اپنے ظرف کے مطابق بہہ پڑیں اور سیلاب نے اوپر آ جانے والی جھاگ کو اُٹھا لیا۔ اور وہ جس چیز کو آگ میں ڈال کر دہکاتے ہیں تاکہ زیور یا دوسرے سامان بنائیں اس سے بھی اسی طرح کی جھاگ اٹھتی ہے اسی طرح اللہ سچ اور جھوٹ کی تمثیل بیان کرتا ہے۔ پس جو جھاگ ہے وہ تو

جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ۗ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ﴿۱۸﴾

بے کار چلی جاتی ہے اور جو انسانوں کو فائدہ پہنچاتا ہے تو وہ زمین میں ٹھہر جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ مثالیں بیان کرتا ہے۔

لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ۗ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ۗ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۗ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ ان لوگوں کے لئے جو اپنے ربّ کی آواز پر لبیک کہتے ہیں بھلائی ہے۔ اور وہ لوگ جو اُسے لبیک نہیں کہتے اگر وہ سب کا سب اُن کا ہو جو زمین میں ہے اور اس کے برابر اور بھی ہو تو وہ اس کو دے کر ضرور اپنی جانیں چھڑانے کی کوشش کریں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے بہت بُرا حساب (مقدر) ہے اور ان کا ٹھکانا جہنّم ہے اور کیا ہی بُرا ٹھکانا ہے۔

اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ۗ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ تو کیا وہ جو جانتا ہے کہ جو تیرے ربّ کی طرف سے تیری طرف اُتارا گیا ہے حق ہے، اس کی طرح ہو سکتا ہے جو اندھا ہو؟ یقیناً نصیحت صرف عقل والے لوگ ہی پکڑتے ہیں۔

الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ﴿۲۱﴾

۲۱۔ (یعنی) وہ لوگ جو اللہ کے (ساتھ کئے ہوئے) عہد کو پورا کرتے ہیں اور میثاق کو نہیں توڑتے۔

وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ اور وہ لوگ جو اُسے جوڑتے ہیں جسے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا اور اپنے ربّ سے ڈرتے ہیں اور برے حساب سے خوف کھاتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ

۲۳۔ اور وہ لوگ جنہوں نے اپنے ربّ کی رضا کی خاطر صبر کیا اور نماز کو قائم کیا اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا اس میں سے چھپا کر بھی اور علانیہ بھی خرچ کیا

سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً وَّ يَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝۲۳

اور جو نیکیوں کے ذریعہ بُرائیوں کو دور کرتے رہتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے گھر کا (بہترین) انجام ہے۔

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۝۲۴

۲۴ـ (یعنی) دوام کی جنتیں ہیں۔ان میں وہ داخل ہوں گے اور وہ بھی جو اُن کے آباءواَجداداوران کے اَزواج اور ان کی اولادوں میں سے اصلاح پذیر ہوئے۔ اور فرشتے ان پر ہر دروازے سے داخل ہورہے ہوں گے۔

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۝۲۵

۲۵ـ سلام ہوتم پر بسبب اس کے جوتم نے صبر کیا۔ پس کیا ہی اچھا ہے گھر کا انجام۔

وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ۝۲۶

۲۶ـ اور وہ لوگ جو اللہ کے عہد کو پختگی سے باندھنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور اُسے قطع کرتے ہیں جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور زمین میں فساد کرتے پھرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے لعنت ہے اور اُن کے لئے بدتر گھر ہوگا۔

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ۝۲۷ ع

۲۷ـ اللہ جس کے لئے چاہے رزق کشادہ کرتا ہے اور تنگ بھی کرتا ہے۔اور وہ لوگ دنیا کی زندگی پر ہی خوش ہو گئے ہیں اور آخرت میں دنیا کی زندگی کی حقیقت ایک معمولی سامانِ عیش کے سوا کچھ (یاد) نہ رہے گی۔

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ۝۲۸

۲۸ـ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا کہتے ہیں کیوں نہ اس پر اس کے ربّ کی طرف سے کوئی ایک نشان ہی اتارا گیا۔تو کہہ دے یقیناً اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ ٹھہراتا ہے اور اپنی طرف (صرف) اسے ہدایت دیتا ہے جو (اس کی طرف) جھکتا ہے۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ

۲۹ـ (یعنی) وہ لوگ جو ایمان لائے اوران کے دل

اللّٰهِ ۭ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ ۭ﴿٢٩﴾

اللہ کے ذکر سے مطمئن ہو جاتے ہیں۔ سنو! اللہ ہی کے ذکر سے دل اطمینان پکڑتے ہیں۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ﴿٣٠﴾

٣٠۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ان کے لئے بہت پاکیزہ مقام اور بہت ہی عمدہ لوٹنے کی جگہ ہے۔

كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا۟ عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ۭ قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ ﴿٣١﴾

٣١۔ اسی طرح ہم نے تجھے ایک ایسی اُمّت میں بھیجا جس سے پہلے کئی اُمّتیں گزر چکی تھیں تاکہ تُو اُن پر وہ تلاوت کرے جو ہم نے تیری طرف وحی کیا حالانکہ وہ رحمان کا انکار کر رہے ہیں۔ تو کہہ دے وہ میرا ربّ ہے۔ کوئی معبود اس کے سوا نہیں۔ اُسی پر میں توکّل کرتا ہوں اور اسی کی طرف میرا عاجزانہ جھکنا ہے۔

وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ۭ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ۭ اَفَلَمْ يَايْــــَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَاۗءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿٣٢﴾ ع

٣٢۔ اور اگر قرآن ایسا ہوتا کہ اس سے پہاڑ چلائے جا سکتے یا اس سے زمین پھاڑی جا سکتی یا اس کے ذریعہ مُردوں سے کلام کیا جا سکتا (تو بھی وہ شک کرتے)۔ حقیقت یہ ہے کہ فیصلہ تمام تر اللہ ہی کا ہوتا ہے۔ پس کیا وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اس بات سے باخبر نہیں ہوئے کہ اگر اللہ چاہتا تو سب کے سب انسانوں کو ہدایت دے دیتا؟ اور وہ لوگ جو کافر ہوئے انہیں ان کی کارگزاریوں کے سبب سے (دلوں کو) کھٹکھٹانے والی ایک آفت پہنچتی رہے گی یا وہ (تنبیہ) ان کے گھروں کے قریب نازل ہوگی یہاں تک کہ اللہ کا وعدہ آپہنچے۔ یقیناً اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ ﴿١﴾

﴿١﴾ قرآن کریم کی تلاوت سے نہ تو پہاڑ ٹلتے ہیں، نہ زمین پھاڑی جا سکتی ہے، نہ مُردوں سے کلام کیا جا سکتا ہے بلکہ یہ چیزیں اللہ کے حکم سے ممکن ہیں۔ اس میں اشارہ اس طرف بھی ہے کہ حضرت مسیحؑ کے کہنے پر بھی نہ پہاڑ ٹلتے تھے، نہ زمین پھاڑی جاتی تھی، نہ مُردے زندہ کئے جاتے تھے بلکہ اللہ ہی کا حکم چلتا تھا۔

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿۳۳﴾

۳۳۔ اور یقیناً تجھ سے پہلے رسولوں سے بھی تمسخر کیا گیا۔ پس میں نے انہیں، جنہوں نے کفر کیا، کچھ مہلت دی پھر میں نے انہیں پکڑ لیا۔ پس میری سزا کیسی (عبرتناک) تھی؟

اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۚ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ قُلْ سَمُّوْهُمْ ؕ اَمْ تُنَبِّئُوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ؕ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۴﴾

۳۴۔ پس کیا وہ جو ہر نفس پر نگران ہے کہ اس نے کیا کمایا (برحق محاسبہ کا اہل نہیں؟)۔ اور انہوں نے اللہ کے شریک ٹھہرائے ہیں۔ تو کہہ دے ان کے نام تو گنواؤ۔ یا کیا پھر تم اُسے ایسی بات سے آگاہ کرو گے جس کا وہ ساری زمین میں کوئی علم نہیں رکھتا؟ یا (یہ) محض دکھاوے کی باتیں ہیں؟ حقیقت یہ ہے کہ جن لوگوں نے کفر کیا اُن کے لئے اُن کے فریب خوبصورت بنا دیئے گئے۔ اور وہ (ہدایت کی) راہ سے روک دئے جائیں گے۔ اور جسے اللہ گمراہ قرار دے دے اسے ہدایت دینے والا کوئی نہیں۔

لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۳۵﴾

۳۵۔ ان کے لئے دنیا کی زندگی میں عذاب ہے اور آخرت کا عذاب سخت تر ہے اور اللہ سے انہیں بچانے والا کوئی نہیں۔

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا ؕ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۖ وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ﴿۳۶﴾

۳۶۔ اس جنت کی مثال جس کا متقیوں سے وعدہ کیا گیا ہے (یہ ہے) کہ اس کے دامن میں نہریں بہتی ہیں، اُس کا پھل دائمی ہے اور اُس کا سایہ بھی۔ یہ ان لوگوں کا انجام ہے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا جبکہ کافروں کا انجام آگ ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ؕ قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ ؕ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ ﴿۳۷﴾

۳۷۔ اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی وہ اس سے جو تیری طرف اُتارا جاتا ہے خوش ہوتے ہیں۔ اور متفرق گروہوں میں سے بعض ایسے ہیں جو اس کے بعض حصوں کا انکار کر دیتے ہیں۔ تُو کہہ دے کہ یقیناً مجھے یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں اور اس کا کوئی شریک نہ ٹھہراؤں۔ اسی کی طرف میں بلاتا ہوں اور اسی کی طرف میرا لَوٹنا ہے۔

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ ﴿۳۸﴾ ع

۳۸۔ اور اسی طرح ہم نے اُسے ایک فصیح و بلیغ حکم کے طور پر اُتارا ہے۔ اور اگر تو ان کی خواہشات کی پیروی کرے بعد اس کے کہ تیرے پاس علم آچکا ہے تو تجھے اللہ کی طرف سے کوئی دوست اور کوئی بچانے والا نہ ملے گا۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ﴿۳۹﴾

۳۹۔ اور ہم نے یقیناً تجھ سے پہلے بہت سے رسول بھیجے اور ہم نے ان کے لئے بیویاں بنائیں اور ذرّیّت بھی۔ اور کسی رسول کے لئے یہ ممکن نہیں کہ کوئی ایک آیت بھی اللہ کے اِذن کے بغیر لا سکے۔ اور ہر مقدّر وقت کے لئے ایک نوشتۂ تحریر ہے۔

يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۚۖ وَعِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿۴۰﴾

۴۰۔ اللہ جو چاہے مٹا دیتا ہے اور قائم بھی رکھتا ہے اور اس کے پاس تمام نوشتوں کا منبع ہے۔

وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾

۴۱۔ اور اگر ہم تجھے ان اِنذاری وعدوں میں سے کچھ دکھا دیں جو ہم ان سے کرتے ہیں یا تجھے وفات دے دیں تو (ہر صورت) تیرا کام صرف کھول کھول کر پہنچا دینا ہے اور حساب ہمارے ذمہ ہے۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ؕ وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝٤٢

۴۲۔ کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ یقیناً ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹائے چلے آ رہے ہیں۔ اور اللہ ہی فیصلہ کرتا ہے۔ اس کے فیصلہ کو ٹالنے والا کوئی نہیں اور وہ حساب (لینے) میں بہت تیز ہے۔

وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ؕ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ؕ وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ۝٤٣

۴۳۔ اور یقیناً ان سے پہلے لوگوں نے بھی مکر کئے تھے۔ پس ہر مکر کلیۃً اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔ وہ جانتا ہے جو ہر جان کماتی ہے۔ اور ضرور انکار کرنے والے جان لیں گے کہ گھر کا (بہترین) انجام کس کا ہے۔

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ؕ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًاۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ۝٤٤ ع

۴۴۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا کہتے ہیں کہ تُو مُرسَل نہیں ہے۔ تُو کہہ دے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ بطور گواہ کافی ہے اور وہ بھی (گواہ ہے) جس کے پاس کتاب کا علم ہے۔ ع ٦ ١٢

۱۴ - ابراھیم

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی ترپن آیات ہیں۔

اس سورت کا آغاز بھی مقطعات سے ہو رہا ہے اور سورت یونس میں جہاں الٓرٰ پہلے آچکا ہے وہی تشریح اس پر بھی اطلاق پاتی ہے۔

اس سے پہلی سورت کا اختتام اس آیت کریمہ پر ہے:- ''اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا کہتے ہیں کہ تُو مرسل نہیں ہے۔ تُو کہہ دے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ بطور گواہ کافی ہے اور وہ بھی (گواہ ہے) جس کے پاس کتاب کا علم ہے''۔

پس اس سورت کا آغاز بھی کتاب کے ذکر سے ہوا اور کتاب کے نزول کی یہ حکمت بیان فرمائی گئی کہ یہ تجھ پر اس لئے نازل کی جارہی ہے تاکہ لوگوں کو اندھیروں سے نور کی طرف نکالا جائے۔ پھر یہ بھی ذکر فرمایا گیا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اس غرض سے کتاب دی گئی تھی۔ پھر حضرت موسیؑ کے اُس انتباہ کا ذکر ہے جس سے آپؑ نے اپنی قوم کو ڈرایا کہ اگر تم اور وہ تمام جو زمین میں بستے ہیں میرا انکار کردو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے انکار سے مستغنی ہے اور تم اس کی حمد نہ بھی کرو تو وہ اپنی ذات میں صاحبِ حمد ہے۔

اس کے بعد مختلف انبیاء کا ذکر ہے کہ ان کی قوموں نے انکار کیوں کیا۔ ان کے انکار کی بنا یہی تھی کہ وہ رسولوں کو اپنے جیسا ایک انسان سمجھتے تھے جن پر خدا تعالیٰ کی پاک وحی نازل ہو ہی نہیں سکتی۔

اس سورت میں ایک نئی بات یہ بھی پائی جاتی ہے کہ قتلِ مرتد کے عقیدے کی بحث اٹھائی گئی ہے اور فرمایا گیا ہے کہ قتلِ مرتد کا عقیدہ رسولوں کا انکار کرنے والوں کا اجماعی عقیدہ تھا۔ چنانچہ انہوں نے ہر رسول کو اپنے زعم میں مرتد سمجھتے ہوئے اس کے عواقب سے آگاہ کیا کہ ہم مرتد کو ضرور سزا دیا کرتے ہیں جو اپنی زمین سے دیس نکالا ہے جب تک واپس ہماری ملت میں نہ لوٹ آئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے رسولوں پر وحی فرمائی کہ تمہاری ہلاکت کا دعویٰ کرنے والے خود ہی ہلاک کردیئے جائیں گے یہاں تک کہ جن زمینوں کے وہ مالک بنے بیٹھے ہیں ان کے بعد تم ان کے وارث بنا دیئے جاؤ گے۔

اسی سورت میں لفظ **کلمة** کی ایک عظیم الشان تشریح پیش فرمائی گئی ہے اور اسی طرح **شجرہ** کے معنے بھی خوب کھول دیئے گئے ہیں۔ شجرۂ طیبہ کی مثال پاک انسانوں یعنی انبیاء کی طرح ہے جن کی جڑیں بظاہر زمین میں پیوست ہوتی ہیں لیکن وہ اپنی روحانی غذا آسمان سے حاصل کرتے ہیں اور ہر حال میں ان کو یہ غذا عطا کی جاتی ہے

خواہ موسم بہار ہو یا موسم خزاں ہو۔ اور شجرۂ خبیثہ سے مراد انبیاء کے مخالفین ہیں جو اس طرح زمین سے اکھاڑ پھینک دیئے جائیں گے جیسے وہ پودے جو تیز ہواؤں کے نتیجہ میں زمین سے اکھڑ جاتے ہیں اور ہوائیں انہیں اسی حالت میں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرتی رہتی ہیں۔ پس انبیاء کے مخالفین کا بھی یہی حال ہوگا۔ وہ بار بار اپنے مؤقف تبدیل کریں گے اور بالآخر خاک میں ملا دیئے جائیں گے۔

اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ دعا ہے جو خانہ کعبہ سے متعلق ہے اور اللہ تعالیٰ سے اس میں یہ بھی التجا کی گئی ہے کہ خانہ کعبہ کے پاس رہنے والوں کو دُور دراز سے ہر قسم کے پھل عطا کئے جائیں۔ یہ واقعہ اسی طرح رونما ہوا۔ انہیں جسمانی پھل بھی عطا کئے گئے اور روحانی پھل بھی اور اس کا مختصر ذکر سورۃ قریش میں فرمایا گیا ہے۔ روحانی پھلوں میں سے سب سے بڑا پھل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں ظاہر ہوا یعنی آپ وہ کلمۂ طیبہ بن کر ابھرے جو بنی نوع انسان کو آسمانی پھل عطا کرتا تھا۔

اس سورت کے آخر پر فرمایا گیا ہے کہ کفّار، اسلام کے خلاف یا رسولوں کے خلاف جس قدر مکر بھی کرنا چاہیں یہاں تک کہ اُن کے مکر کے ذریعہ پہاڑ جڑوں سے اکھیڑ پھینکے جائیں تب بھی وہ اللہ کے رسولوں کو ناکام نہیں کر سکتے۔

یہاں پہاڑوں کی مثال اس لئے دی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی عظیم ترین پہاڑ سے مشابہت رکھنے والے ایک رسول کی صورت میں پیش فرمایا گیا ہے۔ پس اس سورت کا اختتام ان الفاظ پر ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار کرنے والوں کی زمین اور ان کے آسمان تبدیل کر دیئے جائیں گے اور نئے زمین و آسمان بنائے جائیں گے جس کے نتیجہ میں وہ غالب خدا کے حضور گروہ در گروہ نکل کھڑے ہوں گے۔

☆☆☆

سُوْرَةُ اِبْرَاهِيْمَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ ثَلَاثٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ②

۲۔ أَنَا اللّٰهُ أَرٰى : میں اللہ ہوں۔ میں دیکھتا ہوں۔ یہ ایک کتاب ہے جو ہم نے تیری طرف اُتاری ہے تا کہ تُو لوگوں کو ان کے ربّ کے حکم سے اندھیروں سے نور کی طرف نکالتے ہوئے اس راستہ پر ڈال دے جو کامل غلبہ والے (اور) صاحبِ حمد کا راستہ ہے۔

اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِ ۙ③

۳۔ یعنی اللہ (کا راستہ) جس کا وہ سب کچھ ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اور کافروں کے لئے ایک سخت عذاب سے ہلاکت (مقدر) ہے۔

الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍۭ بَعِيْدٍ ④

۴۔ (یعنی) ان کے لئے جو آخرت کے مقابل پر دنیا کی زندگی سے زیادہ محبت رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اسے ٹیڑھا چاہتے ہیں۔ یہ لوگ ایک دُور کی گمراہی میں مبتلا ہیں۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ؕ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ⑤

۵۔ اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس کی قوم کی زبان میں تا کہ وہ انہیں خوب کھول کر سمجھا سکے۔ پس اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ ٹھہراتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور وہ کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَاۤ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ وَ ذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝٦

۶۔ اور یقیناً ہم نے موسیٰ کو اپنے نشانات کے ساتھ (یہ اِذن دے کر) بھیجا کہ اپنی قوم کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال لا اور انہیں اللہ کے دن یاد کرا۔ یقیناً اس میں ہر بہت صبر کرنے والے (اور) بہت شکر کرنے والے کے لئے بہت سے نشانات ہیں۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَ يَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَ فِىْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝٧ ع

۷۔ اور (یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ کی نعمت کو یاد کرو جو اس نے تم پر کی جب اس نے تمہیں فرعون کی قوم سے نجات بخشی۔ وہ تمہیں بدترین عذاب دیتے تھے اور تمہارے بیٹوں کو تو ہلاک کر دیتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ رکھتے تھے۔ اور اس میں تمہارے ربّ کی طرف سے (تمہارے لئے) بہت بڑا ابتلا تھا۔

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِىْ لَشَدِيْدٌ ۝٨

۸۔ اور جب تمہارے ربّ نے یہ اعلان کیا کہ اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں ضرور تمہیں بڑھاؤں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے۔

وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِىٌّ حَمِيْدٌ ۝٩

۹۔ اور موسیٰ نے کہا اگر تم اور وہ جو زمین میں (بستے) ہیں سب کے سب ناشکری کریں تو اللہ یقیناً بے نیاز (اور) صاحبِ حمد ہے۔

اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۬ۛ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۛؕ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ؕ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فِىْٓ

۱۰۔ کیا تم تک ان لوگوں کی خبر نہیں آئی جو تم سے پہلے تھے یعنی نوح کی قوم کی اور عاد اور ثمود کی اور ان لوگوں کی جو اُن کے بعد تھے۔ انہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ ان کے پاس ان کے رسول کھلے کھلے نشانات لے کر آئے تو انہوں نے (تکبر کرتے ہوئے) اپنے ہاتھ اپنے مونہوں میں رکھ لئے اور کہا یقیناً ہم

اَفۡوَاهِهِمۡ وَقَالُوۡۤا اِنَّا كَفَرۡنَا بِمَاۤ اُرۡسِلۡتُمۡ بِهٖ وَاِنَّا لَفِىۡ شَكٍّ مِّمَّا تَدۡعُوۡنَنَاۤ اِلَيۡهِ مُرِيۡبٍ ۝۱۰

اس چیز کا جس کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو انکار کرتے ہیں اور یقیناً ہم اس کے بارہ میں، جس کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو، بے چین کر دینے والے شک میں مبتلا ہیں۔

قَالَتۡ رُسُلُهُمۡ اَفِى اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ‌ؕ يَدۡعُوۡكُمۡ لِيَـغۡفِرَ لَـكُمۡ مِّنۡ ذُنُوۡبِكُمۡ وَيُؤَخِّرَكُمۡ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى‌ ؕ قَالُوۡۤا اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُنَا ؕ تُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ تَصُدُّوۡنَا عَمَّا كَانَ يَعۡبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاۡتُوۡنَا بِسُلۡطٰنٍ مُّبِيۡنٍ ۝۱۱

۱۱۔ ان کے رسولوں نے کہا کیا اللہ کے بارہ میں شک ہے جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے؟ وہ تمہیں بلاتا ہے تا کہ وہ تمہارے گناہ بخش دے اور تمہیں آخری معیّن مدت تک کچھ اور مہلت دیدے۔ انہوں نے کہا کہ تم نہیں ہو مگر ہماری طرح کے بشر۔ تم چاہتے ہو کہ ہمیں اُن (بتوں) سے روک دو جن کی ہمارے باپ دادا عبادت کیا کرتے تھے۔ پس ہمارے پاس کوئی کھلی کھلی غالب آنے والی حجت تو لاؤ۔

قَالَتۡ لَهُمۡ رُسُلُهُمۡ اِنۡ نَّحۡنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ‌ ؕ وَمَا كَانَ لَنَاۤ اَنۡ نَّاۡتِيَكُمۡ بِسُلۡطٰنٍ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ‌ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۝۱۲

۱۲۔ ان کے رسولوں نے ان سے کہا ہم تمہاری طرح کے بشر ہونے کے سوا کچھ نہیں لیکن اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے احسان کرتا ہے۔ اور ہم میں طاقت نہیں کہ کوئی غالب آنے والا نشان لے آئیں مگر اللہ کے اِذن سے۔ اور اللہ ہی پر پھر چاہئے کہ مومن توکّل کریں۔

وَمَا لَنَاۤ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدۡ هَدٰٮنَا سُبُلَنَا‌ ؕ وَلَنَصۡبِرَنَّ عَلٰى مَاۤ اٰذَيۡتُمُوۡنَا‌ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ الۡمُتَوَكِّلُوۡنَ ۝۱۳

۱۳۔ اور ہمیں کیا ہوا ہے کہ ہم اللہ پر توکّل نہ کریں جب کہ اس نے ہماری راہوں کی طرف (خود) ہمیں ہدایت دی ہے۔ اور ہم یقیناً اس پر صبر کریں گے جو تم ہمیں تکلیف پہنچاؤ گے اور اللہ ہی پر پھر چاہئے کہ توکّل کرنے والے توکّل کریں۔

وَقَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لِرُسُلِهِمۡ

۱۴۔ اور ان لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا اپنے

لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٤﴾

رسولوں سے کہا کہ ہم ضرور تمہیں اپنے ملک سے نکال دیں گے یا تم لازماً ہماری ملت میں واپس آجاؤ گے۔ تب ان کے ربّ نے ان کی طرف وحی کی کہ یقیناً ہم ظالموں کو ہلاک کردیں گے۔

وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ ﴿١٥﴾

١٥۔ اور ضرور ہم تمہیں ان کے بعد ملک میں بسا دیں گے۔ یہ اس کے لئے ہے جو میرے مقام سے خوف کھاتا ہے اور میری تنبیہ سے ڈرتا ہے۔

وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿١٦﴾

١٦۔ اور انہوں نے (اللہ سے) فتح مانگی اور ہر جابر دشمن ہلاک ہوگیا۔

مِّنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ﴿١٧﴾

١٧۔ اس سے پرے جہنم ہے اور وہ پیپ ملا پانی پلایا جائے گا۔

يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ﴿١٨﴾

١٨۔ وہ اُسے گھونٹ گھونٹ پیئے گا اور آسانی سے اُسے نگل نہ سکے گا اور ہر سمت سے موت اس کی طرف لپکے گی جبکہ وہ مر نہیں سکے گا۔ اور اس سے پرے ایک اور سخت عذاب ہے۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ِۨاشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿١٩﴾

١٩۔ ان لوگوں کی مثال، جنہوں نے اپنے ربّ کا کفر کیا، یہ ہے کہ ان کے اعمال اس راکھ کی طرح ہیں جس پر ایک آندھی والے دن تیز ہوا چلے۔ جو کچھ انہوں نے کمایا اُس میں سے کسی چیز پر وہ مقدرت نہیں رکھتے۔ یہی ہے وہ جو بہت دور کی گمراہی ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿٢٠﴾

٢٠۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ اگر وہ چاہے تو (اے انسانو!) تمہیں لے جائے اور نئی مخلوق لے آئے۔ ①

① یہاں اس بات کا احتمال ظاہر فرمایا گیا ہے کہ اگر اللہ چاہے تو بنی نوع انسان کو کلیۃً نابود کر کے ایک نئی مخلوق کو زمین کا وارث بنا سکتا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی مشکل کام نہیں۔

وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ۝۲۱

۲۱۔ اور اللہ پر وہ کچھ مشکل نہیں۔

وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ۭ سَوَاۗءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ۝۲۲

۲۲۔ اور اللہ کے حضور وہ اجتماعی طور پر نکل کھڑے ہوں گے۔ پس کمزور لوگ اُن سے جنہوں نے استکبار کیا کہیں گے ہم تو تمہارے ہی پیچھے چلنے والے تھے تو کیا تم اللہ کے عذاب میں سے کچھ تھوڑا سا ہم سے ٹال سکتے ہو۔ وہ کہیں گے اگر اللہ ہمیں ہدایت دیتا تو ہم تمہیں بھی ضرور ہدایت دے دیتے۔ (اب) ہم پر برابر ہے خواہ ہم جزع فزع کریں یا صبر کریں۔ بچ نکلنے کی ہمیں کوئی راہ میسر نہیں۔

وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ۭ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ۭ اِنِّىْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ۭ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۲۳

۲۳۔ اور شیطان کہے گا جبکہ فیصلہ نپٹا دیا جائے گا کہ یقیناً اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا جب کہ میں ہمیشہ تم سے وعدہ کرتا پھر خلاف ورزی کرتا رہا۔ اور مجھے تم پر کوئی غلبہ نصیب نہ تھا سوائے اس کے کہ میں نے تمہیں بلایا تو تم نے میری دعوت کو قبول کر لیا۔ پس مجھے ملامت نہ کرو بلکہ اپنے آپ کو ملامت کرو۔ نہ میں تمہاری فریاد رَسی کر سکتا ہوں اور نہ تم میری فریاد رَسی کر سکتے ہو۔ یقیناً میں اس کا انکار کرتا ہوں جو تم مجھے پہلے شریک بنایا کرتے تھے۔ یقیناً ظالم لوگ ہی ہیں جن کے لئے دردناک عذاب (مقدر) ہے۔

وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

۲۴۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ایسے باغات میں داخل کئے جائیں گے جن

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ؕ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ﴿۲۴﴾

کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ وہ اپنے ربّ کے حکم کے ساتھ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ اُن کا تحفہ اُن (جنّتوں) میں سلام ہوگا۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِى السَّمَآءِ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ کیا تو نے غور نہیں کیا کہ کس طرح اللہ نے مثال بیان کی ہے ایک کلمۂ طیّبہ کی ایک شجرۂ طیّبہ سے۔ اس کی جڑ مضبوطی سے پیوستہ ہے اور اس کی چوٹی آسمان میں ہے۔

تُؤْتِىْۤ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۶﴾

۲۶۔ وہ ہر گھڑی اپنے ربّ کے حکم سے اپنا پھل دیتا ہے۔ اور اللہ انسانوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔

وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ِۨاجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ اور ناپاک کلمے کی مثال ناپاک درخت کی سی ہے جو زمین پر سے اُکھاڑ دیا گیا ہو۔ اس کے لئے (کسی ایک مقام پر) قرار مقدّر نہ ہو۔

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ۙ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ﴿۲۸﴾ ع ۱۶

۲۸۔ اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے مستحکم قول کے ساتھ دنیوی زندگی میں اور آخرت میں استحکام بخشتا ہے جبکہ اللہ ظالموں کو گمراہ ٹھہراتا ہے۔ اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ کیا تُو نے اُن لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت کو کفر میں تبدیل کر دیا اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر میں اُتار دیا۔

جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ؕ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۳۰﴾

۳۰۔ یعنی جہنم میں۔ وہ اس میں داخل ہوں گے اور کیا ہی بُرا قرار (کا مقام) ہے۔

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ ﴿۳۱﴾

۳۱۔ اور انہوں نے اللہ کے لئے شریک بنا لئے تا کہ وہ اس کے رستہ سے بہکائیں۔ تو کہہ دے کہ کچھ فائدہ اُٹھا لو پس یقیناً تمہارا سفر آگ ہی کی طرف ہے۔ ①

قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ﴿۳۲﴾

۳۲۔ تو میرے اُن بندوں سے کہہ دے جو ایمان لائے ہیں کہ وہ نماز قائم کریں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے مخفی طور پر بھی اور علانیہ طور پر بھی خرچ کریں پیشتر اس کے کہ وہ دن آ جائے جس میں کوئی خرید وفروخت نہیں ہوگی اور نہ کوئی دوستی (کام آئے گی)۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ﴿۳۳﴾

۳۳۔ اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے پانی اُتارا، پھر اس کے ذریعہ کئی پھل نکالے (جو) تمہارے لئے رزق کے طور پر (ہیں)۔ اور تمہارے لئے کشتیاں مسخر کیں تا کہ وہ اس کے حکم سے سمندر میں چلیں۔ اور تمہارے لئے دریاؤں کو مسخر کر دیا۔

وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ﴿۳۴﴾

۳۴۔ اور تمہارے لئے سورج اور چاند کو مسخر کیا اس حال میں کہ وہ دونوں ہمیشہ گردش کر رہے ہیں۔ اور تمہارے لئے رات اور دن کو مسخر کیا۔

وَاٰتٰكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ﴿۳۵﴾ ع ۱۷ ۷

۳۵۔ اور اُس نے ہر چیز میں سے تمہیں دیا جو تم نے اس سے مانگی اور اگر تم اللہ کی نعمتیں گنو تو کبھی اُن کا شمار نہ کر سکو گے۔ یقیناً انسان بہت ظلم کرنے والا (اور) بہت ناشکرا ہے۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ

۳۶۔ اور (یاد کرو) جب ابراہیم نے کہا اے میرے

① دیکھیں مفردات امام راغبؒ۔

اٰمِنًا وَّ اجْنُبْنِىْ وَبَنِىَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ؕ﴿۳۶﴾

ربّ! اس شہر کو امن کی جگہ بنا دے اور مجھے اور میرے بیٹوں کو اس بات سے بچا کہ ہم بتوں کی عبادت کریں۔

رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِىْ فَاِنَّهٗ مِنِّىْ ۚ وَمَنْ عَصَانِىْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۷﴾

۳۷۔اے میرے ربّ! انہوں نے یقیناً لوگوں میں سے بہتوں کو گمراہ بنا دیا ہے۔ پس جس نے میری پیروی کی تو وہ یقیناً مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو یقیناً تُو بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

رَبَّنَآ اِنِّىْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِىْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِىْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِىْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۸﴾

۳۸۔ اے ہمارے ربّ! یقیناً میں نے اپنی اولاد میں سے بعض کو ایک بے آب و گیاہ وادی میں تیرے معزز گھر کے پاس آباد کر دیا ہے۔ اے ہمارے ربّ! تاکہ وہ نماز قائم کریں۔ پس لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے اور انہیں پھلوں میں سے رزق عطا کرتا کہ وہ شکر کریں۔

رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِىْ وَمَا نُعْلِنُ ؕ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَىْءٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ ﴿۳۹﴾

۳۹۔ اے ہمارے ربّ! یقیناً تو جانتا ہے جو ہم چھپاتے ہیں اور جو ہم ظاہر کرتے ہیں۔ اور یقیناً اللہ سے نہ زمین میں کچھ چھپ سکتا ہے اور نہ آسمان میں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ وَهَبَ لِىْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبِّىْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۴۰﴾

۴۰۔ سب حمد اللہ ہی کے لئے ہے جس نے مجھے بڑھاپے کے باوجود اسماعیل اور اسحاق عطا کئے۔ یقیناً میرا ربّ دعا کو بہت سننے والا ہے۔

رَبِّ اجْعَلْنِىْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۱﴾

۴۱۔اے میرے ربّ! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری نسلوں کو بھی۔ اے ہمارے ربّ! اور میری دعا قبول کر۔

رَبَّنَا اغۡفِرۡ لِیۡ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَوۡمَ یَقُوۡمُ الۡحِسَابُ ﴿۴۲﴾

۴۲۔ اے ہمارے ربّ! مجھے بخشش دے اور میرے والدین کو بھی اور مومنوں کو بھی جس دن حساب برپا ہوگا۔

ع ۶/۱۸

وَلَا تَحۡسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا یَعۡمَلُ الظّٰلِمُوۡنَ ۬ؕ اِنَّمَا یُؤَخِّرُهُمۡ لِیَوۡمٍ تَشۡخَصُ فِیۡهِ الۡاَبۡصَارُ ﴿۴۳﴾

۴۳۔ اور تو اللہ کو ہرگز اس عمل سے غافل گمان نہ کر جو ظالم کرتے ہیں۔ وہ انہیں صرف اس دن تک مہلت دے رہا ہے جس دن آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔

مُهۡطِعِیۡنَ مُقۡنِعِیۡ رُءُوۡسِهِمۡ لَا یَرۡتَدُّ اِلَیۡهِمۡ طَرۡفُهُمۡ ۚ وَاَفۡـِٕدَتُهُمۡ هَوَآءٌ ﴿۴۴﴾

۴۴۔ وہ اپنے سر اُٹھائے ہوئے خوف سے دوڑتے پھر رہے ہوں گے۔ ان کی نظر اُن کی طرف لَوٹ کر نہیں آئے گی (یعنی کچھ دکھائی نہ دے گا) اور ان کے دل ویران ہوں گے۔

وَاَنۡذِرِ النَّاسَ یَوۡمَ یَاۡتِیۡهِمُ الۡعَذَابُ فَیَقُوۡلُ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا رَبَّنَاۤ اَخِّرۡنَاۤ اِلٰۤی اَجَلٍ قَرِیۡبٍ ۙ نُّجِبۡ دَعۡوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ؕ اَوَلَمۡ تَكُوۡنُوۡۤا اَقۡسَمۡتُمۡ مِّنۡ قَبۡلُ مَا لَكُمۡ مِّنۡ زَوَالٍ ﴿۴۵﴾

۴۵۔ اور لوگوں کو اس دن سے ڈرا جس دن اُن پر عذاب آئے گا تو وہ لوگ جنہوں نے ظلم کئے کہیں گے کہ اے ہمارے ربّ! ہمیں تھوڑی سی مدّت تک مہلت دے ہم تیری دعوت قبول کریں گے اور رسولوں کی پیروی کریں گے۔ کیا تم اس سے پہلے قسمیں نہیں کھایا کرتے تھے کہ تم پر کوئی زوال نہیں آئے گا۔

وَّسَكَنۡتُمۡ فِیۡ مَسٰكِنِ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ وَتَبَیَّنَ لَكُمۡ كَیۡفَ فَعَلۡنَا بِهِمۡ وَضَرَبۡنَا لَكُمُ الۡاَمۡثَالَ ﴿۴۶﴾

۴۶۔ اور تم ان کے گھروں میں بس رہے تھے جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور تم پر خوب روشن ہو چکا تھا کہ ہم نے ان سے کیسا سلوک کیا اور ہم نے تمہارے سامنے خوب کھول کر مثالیں بیان کیں۔

وَقَدۡ مَكَرُوۡا مَكۡرَهُمۡ وَعِنۡدَ اللّٰهِ مَكۡرُهُمۡ ؕ وَاِنۡ كَانَ مَكۡرُهُمۡ لِتَزُوۡلَ مِنۡهُ الۡجِبَالُ ﴿۴۷﴾

۴۷۔ اور انہوں نے (مقدور بھر) اپنا مکر کر دیکھا اور اُن کا مکر اللہ کے سامنے ہے۔ خواہ اُن کا مکر ایسا ہوتا کہ اس سے پہاڑ ٹل سکتے۔

فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۴۸﴾

۴۸۔ پس تو ہرگز اللہ کو اپنے رسولوں سے کئے ہوئے وعدوں کی خلاف ورزی کرنے والا نہ سمجھ۔ یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور) ایک سخت انتقام لینے والا ہے۔

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۴۹﴾

۴۹۔ جس دن زمین ایک مختلف زمین میں تبدیل کر دی جائے گی اور آسمان بھی اور وہ اللہ واحد و یگانہ، صاحبِ جبروت کے حضور (حاضر ہونے کے لئے) نکل کھڑے ہوں گے۔

وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ﴿۵۰﴾ۚ

۵۰۔ اور تو اس دن مجرموں کو زنجیروں میں جکڑے ہوئے دیکھے گا۔

سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ﴿۵۱﴾ۙ

۵۱۔ ان کے لباس کول تار سے (بنے ہوئے) ہوں گے اور ان کے چہروں کو آگ ڈھانپ لے گی۔

لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۵۲﴾

۵۲۔ تا کہ اللہ ہر نفس کو (اس کی) جزا دے جو اس نے کمایا۔ یقیناً اللہ حساب (لینے) میں بہت تیز ہے۔

هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۵۳﴾ ع ۷/۱۱/۱۹

۵۳۔ یہ لوگوں کے لئے ایک کھلا کھلا پیغام ہے اور (مقصد یہ ہے) تا کہ وہ اس کے ذریعہ ڈرائے جائیں اور تا کہ وہ جان لیں کہ وہی ہے جو ایک ہی معبود ہے اور تا کہ صاحبِ عقل لوگ نصیحت پکڑیں۔

۱۵۔ الحِجر

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی ایک سو آیات ہیں۔

اس سورت کا آغاز الٓرٰ سے ہوتا ہے اور اس کے بعد اِن مقطعات کو نہیں دہرایا گیا۔

گزشتہ سورت میں مذکور جلالی و جمالی نشانات کے نتیجہ میں بعض اوقات کفار کے دل پر بھی رعب طاری ہو جاتا ہے، اس کا ذکر یوں فرمایا گیا کہ وہ بھی دل ہی دل میں کبھی تو حسرت کرتے ہیں کہ کاش ہم تسلیم کرنے والوں میں سے ہو جاتے۔لیکن اس کے بعد پھر اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹ جاتے ہیں اور رسولوں کے غلبے کا تو انکار کر نہیں سکتے، الزام یہ لگاتے ہیں کہ شاید یہ ہماری آنکھوں پر جادو کر دیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ بڑی تحدی سے یہ اعلان فرماتا ہے کہ دشمن خواہ کچھ بھی کہے یقیناً ہم نے ہی اس کتاب کو نازل فرمایا ہے اور آئندہ بھی اس کی حفاظت کرتے چلے جائیں گے۔

اس کے بعد کی آیات میں بروج کا ذکر فرمایا گیا ہے جو سورۃ البروج کی یاد دلاتا ہے اور ''ہم ہی اس کلام کی حفاظت کریں گے'' کے مضمون پر سے پردہ اٹھاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے لوگ مامور ہوتے رہیں گے جو قرآن کریم کی حفاظت کے لئے ہمہ وقت مستعد رہیں گے۔ یہاں بروج میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ جو مجددین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بارہ برجوں کے طور پر آتے رہے وہ بھی اسی کام پر مامور تھے۔

جس طرح قرآن کریم کے مضامین نہ ختم ہونے والے ہیں اسی طرح بنی نوع انسان کی تمام ضرورتیں پوری کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ وقتاً فوقتاً ایسے خزائن عطا فرماتا رہتا ہے جو نہ ختم ہونے والے ہیں۔ چنانچہ ایندھن کا نظام اس کی ایک عظیم مثال ہے۔کبھی انسان کو فکر تھی کہ لکڑی ختم ہو جائے گی تو کیا کریں گے۔کبھی یہ فکر لاحق ہوئی کہ کوئلہ ختم ہو جائے گا تو کیا کریں گے۔کبھی یہ فکر لاحق ہوئی کہ تیل ختم ہو جائے گا تو کیا کریں گے۔لیکن اس سے پہلے کہ تیل ختم ہو اللہ تعالیٰ نے ایک اور نہ ختم ہونے والی قوت کے ذریعہ کی طرف انسان کی توجہ مبذول فرما دی ہے یعنی ایٹمی توانائی۔ انسان اگر اس توانائی سے پورا استفادہ کرنے کے قابل ہو جائے اور اس کے منفی اثرات سے بچاؤ کی تدبیریں سوچ لے تو یہ وہ توانائی ہے جو قیامت تک کبھی ختم نہیں ہو سکتی۔ پس قرآن کے روحانی خزائن کی طرح انسان کی بقا کے مادی خزائن بھی نہ ختم ہونے والے ہیں۔

اس کے بعد یہ بھی ذکر ہے کہ یہ دونوں قسم کے خزائن جو انسان کے لئے قیامت تک نازل کئے جاتے رہیں گے ان کے نتیجہ میں شیطان وسوسے بھی پیدا کرتا رہے گا اور وساوس کا یہ سلسلہ بھی قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔

اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ بعض دیگر انبیاء اور ان کی قوموں کا ذکر ملتا ہے۔ اس سلسلہ میں **اصحابُ الْاَیْکَہ** اور **اصحابُ الْحِجْر** قوموں کی مثال بھی دی گئی ہے یہ بتانے کے لئے کہ اسی طرح آئندہ زمانہ میں بھی اللہ تعالیٰ رسولوں کے مخالفوں کو ختم کرتا چلا جائے گا۔

اسی طرح اس میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک بیٹے کی پیدائش کی خوشخبری کا بھی ذکر ہے۔ اس پیشگوئی میں اگرچہ حضرت اسحاقؑ اور حضرت یعقوبؑ وغیرہ کا بھی ذکر ہے لیکن اوّل طور پر یہ پیشگوئی حضرت اسماعیلؑ پر چسپاں ہوتی ہے جن کی جسمانی اور روحانی ذرّیت میں سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا ہونا تھا۔

پس آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ تسلی دی گئی ہے کہ تجھ پر جو تمسخر کرتے ہیں اُن سے درگزر کر۔ ہم خود ہی اُن سے نپٹنے والے ہیں اور جب بھی تیرے دل کو ان کی باتوں سے تکلیف پہنچے تو صبر کے ساتھ اپنے ربّ کی حمد کرتا چلا جا۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ مِائَةُ اٰيَةٍ وَّ سِتَّةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

ا۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ②

۲۔ أَنَا اللّٰهُ أَرٰى: میں اللہ ہوں۔ میں دیکھتا ہوں۔ یہ کتاب اور ایک کھلے کھلے قرآن کی آیات ہیں۔

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ③

۳۔ بسا اوقات وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا چاہیں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے۔

ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ④

۴۔ انہیں (اپنے حال پر) چھوڑ دے۔ وہ کھائیں، پئیں اور عارضی فائدہ اٹھائیں اور امید اُنہیں غافل کئے رکھے۔ پس وہ عنقریب جان لیں گے۔

وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ⑤

۵۔ اور ہم نے کسی بستی کو ہلاک نہیں کیا مگر اس کے لئے ایک معلوم کتاب (بطور تنبیہ) تھی۔

مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ⑥

۶۔ کوئی اُمّت اپنے مقررہ وقت سے آگے نہیں بڑھ سکتی اور نہ وہ پیچھے ہٹ سکتے ہیں۔

وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ⑦

۷۔ اور انہوں نے کہا اے وہ شخص جس پر ذکر اُتارا گیا ہے! یقیناً تو مجنون ہے۔

لَوْ مَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ⑧

۸۔ تو ہمارے پاس فرشتے لئے ہوئے کیوں نہیں آتا اگر تو سچوں میں سے ہے۔

مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوْٓا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ ۝٩

٩۔ ہم فرشتے نہیں اُتارا کرتے مگر حق کے ساتھ اور اس وقت وہ مہلت نہیں دیئے جاتے۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝١٠

١٠۔ یقیناً ہم نے ہی یہ ذکر اُتارا ہے اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ (١)

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ ۝١١

١١۔ اور ہم نے تجھ سے قبل بھی پہلے گروہوں میں (رسول) بھیجے تھے۔

وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝١٢

١٢۔ اور کوئی رسول ان کے پاس نہیں آتا تھا مگر وہ اس سے تمسخر کیا کرتے تھے۔

كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝١٣

١٣۔ اسی طرح ہم مجرموں کے دلوں میں اس (بیباکی) کو داخل کرتے ہیں۔

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ۝١٤

١٤۔ وہ اس (رسول) پر ایمان نہیں لاتے حالانکہ اس سے پہلے لوگوں کا مآل گزر چکا ہے۔

وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ۝١٥

١٥۔ اور اگر ہم آسمان کا کوئی دَر اُن پر کھول دیتے پھر وہ اس پر چڑھنے بھی لگتے (تاکہ بچشمِ خود رسول کی صداقت کا نشان دیکھ لیتے)۔

لَقَالُوْٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ۝١٦ ع ١

١٦۔ تب بھی وہ ضرور کہتے کہ ہماری آنکھیں تو (کسی نشے سے) مدہوش کر دی گئی ہیں بلکہ ہم تو ایک ایسی قوم ہیں جن پر جادو کر دیا گیا ہے۔

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ۝١٧

١٧۔ اور یقیناً ہم نے آسمان میں ستاروں کی منازل بنائی ہیں اور اُس (آسمان) کو دیکھنے والوں کے لئے مزین کر دیا ہے۔

---

(١) آنحضرت ﷺ سے قرآن کی حفاظت کا جو وعدہ فرمایا گیا ہے یہ ابدی ہے۔ جب بھی قرآن کریم کی طرف غلط معنے منسوب کئے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کسی روحانی وجود کو اُن کی اصلاح کے لئے مبعوث فرما دیتا ہے۔

وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ اور اُس کی ہم نے ہر ایک دھتکارے ہوئے شیطان سے حفاظت کی ہے۔

اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ سوائے اُس کے جو سننے کی کوئی بات اُچک لے تو آگ کا ایک روشن شعلہ اس کا تعاقب کرتا ہے۔

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ اور زمین کو ہم نے بچھا دیا اور اُس میں ہم نے مضبوطی سے گڑے ہوئے (پہاڑ) ڈال دیئے اور اس میں ہر قسم کی متناسب چیز اگائی۔

وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ﴿۲۱﴾

۲۱۔ اور ہم نے اس میں تمہارے لئے معیشت کے سامان بنائے ہیں اور ان کے لئے بھی جن کے تم رازق نہیں۔

وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ اور کوئی چیز نہیں مگر ہمارے پاس اس کے خزانے ہیں اور ہم اسے نازل نہیں کرتے مگر ایک معلوم اندازے کے مطابق۔

وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ وَمَآ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ اور ہم نے (پانی سے) لدی ہوئی ہواؤں کو بھیجا۔ پس آسمان سے ہم نے پانی اتارا اور تمہیں اس سے سیراب کیا جبکہ تم اس کو ذخیرہ کر لینے پر قادر نہیں تھے۔

وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ اور یقیناً ہم ہی ہیں جو زندہ بھی کرتے ہیں اور مارتے بھی ہیں اور ہم ہی ہیں جو (ہر چیز کے) وارث ہوں گے۔

وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ اور ہم نے یقیناً تم میں سے سبقت لے جانے والوں کو جان لیا ہے اور ان کو بھی جان لیا ہے جو پیچھے رہتے ہیں۔

وَاِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶﴾ ع ۲

۲۶۔ اور تیرا ربّ انہیں ضرور اکٹھا کرے گا۔ یقیناً وہ بہت حکمت والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿٢٧﴾

۲۷۔ اور یقیناً ہم نے انسان کو گلے سڑے کیچڑ سے بنی ہوئی خشک کھنکتی ہوئی ٹھیکریوں سے پیدا کیا ہے۔

وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ﴿٢٨﴾

۲۸۔ اور جنّوں کو ہم نے اُس سے پہلے سخت گرم ہوا کی آگ سے بنایا۔

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿٢٩﴾

۲۹۔ اور (یاد کر) جب تیرے ربّ نے فرشتوں سے کہا کہ میں گلے سڑے کیچڑ سے بنی ہوئی خشک کھنکتی ہوئی ٹھیکریوں سے بشر پیدا کرنے والا ہوں۔

فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿٣٠﴾

۳۰۔ پس جب میں اسے ٹھیک ٹھاک کرلوں اور اس میں اپنا کلام پھونکوں تو اس کی اطاعت میں سجدہ ریز ہو جانا۔ ①

فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿٣١﴾

۳۱۔ تو تمام فرشتوں نے سجدہ کیا۔

اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ﴿٣٢﴾

۳۲۔ سوائے ابلیس کے۔ اس نے انکار کردیا کہ سجدہ کرنے والوں کے ساتھ شامل ہو۔

قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ﴿٣٣﴾

۳۳۔ اس نے کہا اے ابلیس! تجھے کیا ہوا کہ تو سجدہ کرنے والوں کے ساتھ شامل نہیں ہوا؟

---

① آیات ۲۷ تا ۳۰ : ان آیات کریمہ میں دو باتیں بطور خاص قابل غور ہیں۔ اوّل یہ کہ انسان کو محض گیلی مٹی سے پیدا نہیں کیا گیا بلکہ ایسی گیلی مٹی سے جس میں عفونت پیدا ہو چکی تھی اور پھر وہ کھنکتی ہوئی ٹھیکریاں بن گئی۔ یہ وہ مضمون ہے جو از خود حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کے ذہن کے کسی گوشے میں بھی نہیں آسکتا تھا۔ کسی اور الٰہی کتاب میں بھی کھنکتی ہوئی ٹھیکریوں سے انسان کی پیدائش کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ یہ مسئلہ اس دور میں سائنسدانوں نے حل کیا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ انسان کی پیدائش کے آغاز سے پہلے جنّ کو آسمان سے برسنے والی ایسی سخت گرم ہوا سے جو آگ کی طرح گرم تھی پیدا کیا گیا ہے۔ یہ امر بھی ایسا ہے جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا تھا جب تک عالم الغیب خدا اس کی اطلاع نہ فرماتا۔ نَارُ السَّمُوم سے پیدا ہونے والے جنّوں سے مراد بیکٹیریا ہیں اور اس سے یہ مسئلہ بھی حل ہو گیا کہ گلا سڑا کیچڑ کیسے بنا۔ جب تک بیکٹیریا موجود نہ ہوں گیلی مٹی میں سڑاند پیدا نہیں ہوسکتی۔

قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿٣٤﴾

۳۴۔ اس نے کہا میں ایسا نہیں کہ میں ایک ایسے بشر کے لئے سجدہ کروں جسے تو نے گلے سڑے کیچڑ سے بنی ہوئی خشک کھنکتی ہوئی ٹھیکریوں سے پیدا کیا ہے۔

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿٣٥﴾

۳۵۔ اس نے کہا اس (مقام) میں سے نکل جا۔ یقیناً تُو دھتکارا ہوا ہے۔

وَّ اِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿٣٦﴾

۳۶۔ اور یقیناً تجھ پر جزا سزا کے دن تک لعنت رہے گی۔

قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿٣٧﴾

۳۷۔ اس نے کہا اے میرے ربّ! مجھے اس دن تک مہلت دے جب وہ (بشر) اُٹھائے جائیں گے۔

قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿٣٨﴾

۳۸۔ اس نے کہا پس یقیناً تُو مہلت دیئے جانے والوں میں سے ہے۔

اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿٣٩﴾

۳۹۔ ایک معلوم وقت کے دن تک۔

قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٤٠﴾

۴۰۔ اس نے کہا اے میرے ربّ! چونکہ تو نے مجھے گمراہ ٹھہرا دیا ہے سو میں ضرور زمین میں (قیام) ان کے لئے خوبصورت کر کے دکھاؤں گا اور میں ضرور ان سب کو گمراہ کر دوں گا۔

اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٤١﴾

۴۱۔ سوائے اُن میں سے تیرے چنیدہ بندوں کے۔

قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ ﴿٤٢﴾

۴۲۔ اس نے کہا یہ سیدھی راہ (دکھانا) میرے ذمہ ہے۔

اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿٤٣﴾

۴۳۔ یقیناً (جو) میرے بندے (ہیں) ان پر تجھے کوئی غلبہ نصیب نہ ہوگا سوائے گمراہوں میں سے اُن کے جو (از خود) تیری پیروی کریں گے۔

وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٤٤﴾

۴۴۔ اور یقیناً جہنم اُن سب کا موعود ٹھکانا ہے۔

لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ؕ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ﴿٤٥﴾

۴۵۔ اس کے سات دروازے ہیں ہر دروازے کے لئے ان (گمراہوں) کا ایک مقررہ حصّہ ہے۔

ع ٣ ١٩ ٣

اِنَّ الۡمُتَّقِيۡنَ فِىۡ جَنّٰتٍ وَّعُيُوۡنٍؕ‏ ﴿٤٦﴾

۴۶۔ یقیناً متقی باغوں اور چشموں میں (متمکن) ہوں گے۔

اُدۡخُلُوۡهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيۡنَ‏ ﴿٤٧﴾

۴۷۔ ان میں سلامتی کے ساتھ مطمئن اور بے خوف ہوتے ہوئے داخل ہو جاؤ۔

وَنَزَعۡنَا مَا فِىۡ صُدُوۡرِهِمۡ مِّنۡ غِلٍّ اِخۡوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيۡنَ‏ ﴿٤٨﴾

۴۸۔ اور ہم ان کے دلوں سے جو بھی کینے ہیں نکال باہر کریں گے۔ بھائی بھائی بنتے ہوئے تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔

لَا يَمَسُّهُمۡ فِيۡهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمۡ مِّنۡهَا بِمُخۡرَجِيۡنَ‏ ﴿٤٩﴾

۴۹۔ انہیں ان میں نہ کوئی تھکان چھوئے گی اور نہ وہ کبھی ان میں سے نکالے جائیں گے۔

نَبِّئۡ عِبَادِىۡۤ اَنِّىۡۤ اَنَا الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُۙ‏ ﴿٥٠﴾

۵۰۔ میرے بندوں کو مطلع کر دے کہ یقیناً میں ہی بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہوں۔

وَاَنَّ عَذَابِىۡ هُوَ الۡعَذَابُ الۡاَلِيۡمُ‏ ﴿٥١﴾

۵۱۔ اور یہ بھی کہ یقیناً میرا عذاب ہی بہت دردناک عذاب ہے۔

وَنَبِّئۡهُمۡ عَنۡ ضَيۡفِ اِبۡرٰهِيۡمَ‌ۘ‏ ﴿٥٢﴾

۵۲۔ اور انہیں ابراہیم کے مہمانوں کے متعلق آگاہ کر دے۔

اِذۡ دَخَلُوۡا عَلَيۡهِ فَقَالُوۡا سَلٰمًا ؕ قَالَ اِنَّا مِنۡكُمۡ وَجِلُوۡنَ‏ ﴿٥٣﴾

۵۳۔ جب وہ اس کے پاس آئے تو انہوں نے کہا سلام۔ اس نے کہا ہم تو تم سے خائف ہیں۔

قَالُوۡا لَا تَوۡجَلۡ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيۡمٍ‏ ﴿٥٤﴾

۵۴۔ انہوں نے کہا خوف نہ کر۔ ہم یقیناً تجھے ایک صاحبِ علم بیٹے کی خوشخبری دیتے ہیں۔

قَالَ اَبَشَّرۡتُمُوۡنِىۡ عَلٰٓى اَنۡ مَّسَّنِىَ الۡكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوۡنَ‏ ﴿٥٥﴾

۵۵۔ اس نے کہا کیا تم نے مجھے خوشخبری دی ہے باوجود اس کے کہ مجھے بڑھاپے نے آ لیا ہے۔ پس تم کس بنا پر خوشخبری دے رہے ہو؟

قَالُوۡا بَشَّرۡنٰكَ بِالۡحَـقِّ فَلَا تَكُنۡ مِّنَ الۡقٰنِطِيۡنَ‏ ﴿٥٦﴾

۵۶۔ انہوں نے کہا ہم نے تجھے برحق خوشخبری دی ہے۔ پس مایوس ہونے والوں میں سے نہ ہو۔

قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ﴿٥٧﴾

۵۷۔ اس نے کہا بھلا گمراہوں کے سوا کون ہے جو اَپنے ربّ کی رحمت سے مایوس ہو جائے۔

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٥٨﴾

۵۸۔اس نے کہا اے بھیجے ہوؤ! تمہارا اصل مقصد کیا ہے؟

قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿٥٩﴾

۵۹۔ انہوں نے کہا یقیناً ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔

اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ؕ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٦٠﴾

۶۰۔سوائے آلِ لوط کے۔ہم ان سب کو ضرور بچا لیں گے۔

اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَآ ۙ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٦١﴾ ع

۶۱۔ اس کی بیوی کے سوا۔ ہم نے (اس کا انجام) جانچ لیا ہے کہ وہ ضرور پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہوگی۔

فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ِۨالْمُرْسَلُوْنَ ﴿٦٢﴾

۶۲۔ پس جب آلِ لوط کے پاس پیغامبر پہنچے۔

قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿٦٣﴾

۶۳۔ اس نے کہا تم یقیناً اجنبی لوگ ہو۔

قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿٦٤﴾

۶۴۔ انہوں نے جواب دیا بلکہ ہم تو تیرے پاس وہ (خبر) لائے ہیں جس کے متعلق وہ شک میں مبتلا رہتے تھے۔

وَاَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿٦٥﴾

۶۵۔ اور ہم تیرے پاس حق کے ساتھ آئے ہیں اور یقیناً ہم سچے ہیں۔

فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ﴿٦٦﴾

۶۶۔ پس اپنے اہل کو لے کر رات کے ایک حصے میں نکل کھڑا ہو اور ان کے پیچھے چل اور تم میں سے کوئی پیچھے مُڑ کر نہ دیکھے اور تم چلتے رہو جس طرف (چلنے کا) تمہیں حکم دیا جاتا ہے۔

وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ ﴿٦٧﴾

۶۷۔ اور ہم نے اُسے یہ فیصلہ سنا دیا کہ ان لوگوں کی جڑ صبح ہوتے وقت کاٹی جا چکی ہوگی۔

وَجَآءَ اَهۡلُ الۡمَدِيۡنَةِ يَسۡتَبۡشِرُوۡنَ ﴿۶۸﴾

۶۸۔اور شہر کے رہنے والے خوشیاں مناتے ہوئے آئے۔

قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيۡفِىۡ فَلَا تَفۡضَحُوۡنِ ﴿۶۹﴾

۶۹۔اس نے کہا یہ میرے مہمان ہیں پس مجھے رُسوا نہ کرو۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخۡزُوۡنِ ﴿۷۰﴾

۷۰۔اور اللہ سے ڈرو اور مجھے ذلیل نہ کرو۔

قَالُوۡۤا اَوَلَمۡ نَنۡهَكَ عَنِ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۷۱﴾

۷۱۔انہوں نے کہا کیا ہم نے تجھے سب جہانوں (سے راہ ورسم رکھنے) سے منع نہیں کیا تھا؟

قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِىۡۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ فٰعِلِيۡنَ ﴿۷۲﴾

۷۲۔اس نے کہا (دیکھو) یہ میری بیٹیاں ہیں (ان کی حیا کرو) اگر تم کچھ کرنے والے ہو۔

لَعَمۡرُكَ اِنَّهُمۡ لَفِىۡ سَكۡرَتِهِمۡ يَعۡمَهُوۡنَ ﴿۷۳﴾

۷۳۔(اللہ نے وحی کی کہ) تیری عمر کی قسم! یقیناً وہ اپنی بدمستی میں بھٹک رہے ہیں۔

فَاَخَذَتۡهُمُ الصَّيۡحَةُ مُشۡرِقِيۡنَ ﴿۷۴﴾

۷۴۔پس انہیں ایک گونج دار عذاب نے صبح ہوتے آ پکڑا۔

فَجَعَلۡنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمۡطَرۡنَا عَلَيۡهِمۡ حِجَارَةً مِّنۡ سِجِّيۡلٍ ﴿۷۵﴾

۷۵۔پس ہم نے اس (بستی) کو تہ و بالا کر دیا اور ان پر ہم نے کنکروں والی مٹی سے بنے ہوئے پتھروں کی بارش برسائی۔

اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلۡمُتَوَسِّمِيۡنَ ﴿۷۶﴾

۷۶۔یقیناً اس (واقعہ) میں کھوج لگانے والوں کے لئے نشانات ہیں۔

وَاِنَّهَا لَبِسَبِيۡلٍ مُّقِيۡمٍ ﴿۷۷﴾

۷۷۔اور وہ (بستی) یقیناً ایک مستقل شاہراہ پر (واقع) ہے۔

اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۷۸﴾

۷۸۔یقیناً اس میں مومنوں کے لئے ایک بہت بڑا نشان ہے۔

وَاِنۡ كَانَ اَصۡحٰبُ الۡاَيۡكَةِ لَظٰلِمِيۡنَ ﴿۷۹﴾

۷۹۔اور گھنے درختوں کے علاقہ (میں بسنے) والے بھی یقیناً ظالم تھے۔

فَانۡتَقَمۡنَا مِنۡهُمۡ‌ۘ وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۸۰﴾

وقف لازم ع ۵ ۱۹

۸۰۔پس ہم نے ان سے انتقام لیا اور یہ دونوں (بستیاں) ایک نمایاں شاہراہ پر (واقع) ہیں۔

وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۸۱﴾

۸۱۔ اور یقیناً حجر (کے رہنے) والوں نے بھی پیغمبروں کو جھٹلا دیا تھا۔

وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿۸۲﴾

۸۲۔ اور ہم نے ان کو اپنے نشانات دیئے تو وہ ان سے اِعراض کرتے رہے۔

وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ ﴿۸۳﴾

۸۳۔ اور وہ پہاڑوں میں بے خطر گھر تراشتے تھے۔

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ ﴿۸۴﴾

۸۴۔ پس انہیں بھی ایک گونج دار عذاب نے صبح ہوتے میں آ پکڑا۔

فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۵﴾

۸۵۔ پس اُن کے کام نہ آ سکا جو کسب وہ کیا کرتے تھے۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ﴿۸۶﴾

۸۶۔ اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے نہیں پیدا کیا مگر حق کے ساتھ اور ساعت ضرور آنے والی ہے۔ پس بہت عمدہ طریق پر درگزر کر۔

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۷﴾

۸۷۔ تیرا ربّ ہی یقیناً بہت باکمال خالق (اور) صاحبِ علم ہے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ﴿۸۸﴾

۸۸۔ اور یقیناً ہم نے تجھے سات بار بار دہرائی جانے والی (آیات) اور قرآنِ عظیم عطا کئے ہیں۔ ﴿۱﴾

لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۹﴾

۸۹۔ اپنی آنکھیں اس عارضی متاع کی طرف نہ پسار جو ہم نے ان میں سے بعض گروہوں کو عطا کی ہے اور اُن پر غم نہ کھا اور مومنوں کے لئے اپنے (شفقت کے) پَر جھکا دے۔

﴿۱﴾ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ سے مراد سورۃ فاتحہ کی آیات معلوم ہوتی ہیں جن کے معانی قرآن کریم میں بکثرت دہرائے گئے ہیں اور تمام مقطّعات بھی سورۃ فاتحہ ہی سے لئے گئے ہیں۔ مقطّعات میں ایک حرف بھی ایسا نہیں جو سورۃ فاتحہ سے باہر ہو جبکہ سورۃ فاتحہ میں ان کے علاوہ سات حروف ایسے ہیں جن کو مقطّعات میں استعمال نہیں فرمایا گیا۔

وَقُلْ اِنِّيْٓ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ۟ۚ	۹۰۔اور کہہ دے کہ میں تو یقیناً ایک کھلا کھلا ڈرانے والا ہوں۔
كَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ۟ۙ	۹۱۔ (اس عذاب سے) جیسا ہم نے باہم بٹ جانے والوں پر نازل کیا تھا۔
الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ ۟	۹۲۔ جنہوں نے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔
فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۟ۙ	۹۳۔ پس تیرے ربّ کی قسم! ہم یقیناً ان سب سے ضرور پوچھیں گے۔
عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۟	۹۴۔ اس کے متعلق جو وہ کیا کرتے تھے۔
فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ۟	۹۵۔ پس خوب کھول کر بیان کر جو تجھے حکم دیا جاتا ہے اور شرک کرنے والوں سے اعراض کر۔
اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ۟ۙ	۹۶۔ یقیناً ہم استہزاء کرنے والوں کے مقابل پر تجھے بہت کافی ہیں۔
الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۟	۹۷۔ جنہوں نے اللہ کے ساتھ ایک دوسرا معبود بنا لیا ہے پس عنقریب وہ جان لیں گے۔
وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ۟ۙ	۹۸۔ اور یقیناً ہم جانتے ہیں کہ تیرا سینہ اُن باتوں سے تنگ ہوتا ہے جو وہ کہتے ہیں۔
فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۟ۙ	۹۹۔ پس اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ تسبیح کر اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جا۔
وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ۟ ع	۱۰۰۔ اور اپنے ربّ کی عبادت کرتا چلا جا یہاں تک کہ تجھے یقین آ جائے۔

۱۶۔ النّحل

یہ مکی سورت ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی ایک سو انتیس آیات ہیں۔

گزشتہ سورت کی آخری آیت میں جس یقین کا ذکر فرمایا گیا ہے اس کے ایک معنے موت کے بھی لئے گئے ہیں مگر پہلا معنی بہرحال یقین ہی ہے۔ اس سورت کا آغاز ہی اس امر سے فرمایا گیا ہے کہ جس یقینی امر کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا وہ آیا ہی چاہتا ہے۔ پس اے منکرو! تم اس کے طلب کرنے میں جلدی نہ کرو اور یقین رکھو کہ آسمان سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے، اپنے فرشتے نازل فرماتا ہے۔

اس کے بعد ہر قسم کے جانوروں کی تخلیق کا ذکر فرمانے کے بعد یہ عظیم الشان پیشگوئی فرمائی گئی ہے کہ اس قسم کی اور سواریاں بھی اللہ تعالیٰ پیدا فرمائے گا جن کا تمہیں اِس وقت کوئی علم نہیں۔ چنانچہ فی زمانہ ایجاد ہونے والی نئی نئی سواریوں کی پیشگوئی اس آیت میں فرمادی گئی ہے۔

اسی طرح ہر قسم کے جانداروں کی بقا کے متعلق فرمایا کہ وہ آسمان سے اُترنے والے پانی ہی کے ذریعہ ہوتی ہے جس سے زمین سے سبزہ اگتا ہے اور ہر قسم کے درخت اور پھل پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن آسمانی پانی کا ایک پہلو وہ بھی ہے جسے وہ اَنْعَام نہیں جانتے جو گھاس وغیرہ چرتے تو ہیں لیکن اس کی کُنہ کو نہیں سمجھتے۔ پس روحانی پانی سے جو زندگی اللہ کے رسول پاتے ہیں اور اس فیض کو آگے جاری کرتے ہیں اسے وہ لوگ نہیں سمجھ سکتے جن کی مثال قرآن کریم نے اَنْعام سے دی ہے بلکہ ان کو اَشَرّ قرار دیا ہے کہ ان کا تو جانداروں سے بھی بدتر حال ہے کیونکہ اَنْعام تو اس کو سمجھنے کی بھی اہلیت ہی نہیں رکھتے مگر یہ دین کو بظاہر سمجھنے کے باوجود پھر بھی اس کے فیض سے محروم رہتے ہیں۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے سمندر میں پائی جانے والی نعمتوں اور سمندر میں کھارے پانی میں پلنے والی مچھلیوں وغیرہ کا بھی ذکر فرمادیا جو کھارا پانی پیتی ہیں، اسی میں گزر بسر کرتی ہیں لیکن ان کے گوشت میں کھار کا کوئی ادنیٰ سا بھی نشان نہیں پایا جاتا۔ اور اس طرف بھی توجہ دلائی کہ پانی کے ذریعہ اس بقا کے نظام کا انحصار ان پہاڑوں پر ہے جو بڑی مضبوطی سے زمین میں گڑے ہوتے ہیں۔ اگر یہ پہاڑ نہ ہوتے تو سمندر سے شفاف پانی کے اٹھنے اور اس کے برسنے کا یہ نظام جاری رہ ہی نہیں سکتا تھا۔

قرآن کریم نے سایوں کے زمین پر بچھے ہونے کا ذکر اس رنگ میں فرمایا ہے گویا وہ سجدہ ریز ہیں۔ لیکن دابّة اور ملائکہ بھی اللہ کی عظمت کے حضور سجدہ ریز رہتے ہیں۔ دَابَّة زمین سے اپنی زندگی کا سامان پانے کے نتیجہ میں زبانِ حال سے ہمیشہ اللہ کے حضور سجدہ ریز رہتے ہیں اور فرشتے آسمان سے اترنے والے پانی کی معرفت حاصل ہونے کی وجہ سے سربسجود رہتے ہیں۔

آیت کریمہ نمبر ۶۲ میں یہ حیرت انگیز مضمون بیان فرمایا گیا ہے کہ اگر اللہ انسانوں کے ہر ظلم پر فوراً گرفت فرمانا شروع کردے تو زمین پر چلنے پھرنے والے جانوروں کی صف لپیٹ دی جائے۔ دراصل انسان کو اس پر غور کرنے کی طرف متوجہ فرمایا گیا ہے کہ اگر دَابَّۃ نہ ہوتے تو انسان کی بقا ممکن ہی نہ تھی۔ اسی لئے پھر معاً بعد یہ فرمایا کہ مویشیوں میں تمہارے لئے بہت بڑا عبرت کا سامان ہے۔

اس کے بعد وحی کی عظمت کا بیان شہد کی مکھی کی مثال دے کر فرمایا گیا۔ کسی دوسرے جانور پر وحی کے نزول کا ذکر نہیں ملتا۔ دیکھا جائے تو شہد کی مکھی اُسی طرح ایک مکھی ہی ہے جیسے عام گندگی پر پلنے والی مکھی ہوتی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ وحی کے ذریعہ خدا نے اس کو ہر گندگی سے پاک کردیا۔ یہ اپنے گھر بھی پہاڑوں پر اور بلند درختوں پر اور اُن بیلوں پر بناتی ہے جو بلند سہاروں پر چڑھائی جاتی ہیں۔ پھر اس پر وحی کی گئی کہ وہ ہر پھول کا رس چوسے اگرچہ لفظ ثمر استعمال فرمایا ہے مگر اس میں دوہری حکمت یہ ہے کہ مکھی کے اس پھول کو چوسنے کے نتیجہ میں ہی اس میں سے ثمر پیدا ہوتا ہے اور ہر پھل کا عرق اور نچوڑ بھی وہ پھول سے ہی چوستی ہے اور اس کے نتیجہ میں جو شہد بناتی ہے اس میں انسانوں کے لئے ایک عظیم الشان شفا رکھ دی گئی ہے۔

یہاں یَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا فرما کر اس طرف اشارہ فرمادیا گیا کہ شہد صرف پھولوں کے رس سے نہیں بنتا بلکہ شہد کی مکھی کے بطن سے جو لُعاب نکلتا ہے اسے وہ پھولوں کے رس سے ملا کر اور بار بار زبان ہوا میں نکال کر اسے گاڑھا کر کے شہد میں تبدیل کرنے کے بعد چھتوں میں محفوظ کرتی ہے۔

پھر اس کے بعد دو غلاموں کی مثال دی گئی ہے ایک ایسا احمق غلام جس کے کاموں میں کوئی بھی بھلائی نہیں ہوتی اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ رزقِ حسن عطا فرماتا ہے اور پھر وہ اسے آگے بھی بنی نوع انسان کے فائدے کے لئے خرچ کرتا ہے۔ اس کا بھی شہد کی مکھی سے ایک بہت گہرا جوڑ ہے۔ عام مکھی تو ایسے مملوک کی طرح ہے جس کے اندر کوئی فائدہ نہیں اور شہد کی مکھی ایسے مملوک کی طرح ہے جسے رزقِ حسن عطا کیا جاتا ہے اور پھر وہ آگے بھی بنی نوع انسان کے فوائد کے لئے یہ رزق تقسیم کرتی ہے۔

اس کے بعد مختلف قسم کے غلاموں کی مثال کو آگے بڑھا کر انسانوں پر چسپاں فرمایا گیا ہے۔ وہ مملوک جو اللہ کی وحی سے فیضیاب نہیں ہوتا اور اللہ کو گونگا سمجھتا ہے وہ خود ہی اَبْکَمُ یعنی گونگا ہے۔ وہ تو ایسا ہی ہے کہ جس کام میں بھی ہاتھ ڈالے گا نقصان ہی کا سودا کرے گا۔ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ۔ اور دوسرے مملوک خدا کے انبیاء ہوتے ہیں جو بنی نوع انسان کو عدل کی تعلیم دیتے ہیں اور ہمیشہ صراطِ مستقیم پر رواں رہتے ہیں۔ یاد رکھنا چاہئے کہ شہد کی مکھی کے متعلق بھی یہی فرمایا تھا کہ اپنے ربّ کے رستوں پر چل۔ تو انبیاء اس پہلو سے اس پر بہت بڑی فضیلت رکھتے ہیں کہ اُس ایک سیدھے رستے پر چلتے ہیں جو لازماً اللہ تک پہنچا دیتا ہے۔

اس کے بعد اسی سورت میں پرندوں کے متعلق یہ فرمایا گیا کہ یہ جو آسمان پر اڑتے پھرتے ہیں یہ خیال مت کرو کہ محض اتفاقاً اُن کو پَر عطا ہوگئے اور اڑنے کی صلاحیت پیدا ہوگئی۔ صرف پروں کا پیدا ہونا ہی پرندوں میں اڑنے کی صلاحیت پیدا نہیں کرسکتا تھا جب تک اس کی کھوکھلی ہڈیاں، اس کی چھاتی کی خاص بناوٹ اور چھاتی کے دونوں طرف نہایت مضبوط عضلات نہ بنائے جاتے جو بہت بڑا بوجھ اٹھا کر انہیں بلند پروازی کی توفیق بخشتے ہیں۔ یہ ایک ایسا حیرت انگیز کرشمہ ہے کہ انتہائی وزنی مگھ بھی مسلسل کئی ہزار میل تک اڑتے چلے جاتے ہیں اور اڑتے وقت ان کی جو اندرونی ترکیب ہے وہ اس طرح ہے کہ جیسے جیٹ جہاز کا سامنے کا حصہ ہوا کو منتشر کرتا ہے اسی طرح ہوا کا دباؤ ان پر اس بناوٹ کی وجہ سے کم سے کم پڑتا ہے۔ اور جو مگھ سب سے زیادہ اس دباؤ کو برداشت کرنے کے لئے دوسروں کے آگے ہوتا ہے، کچھ دیر کے بعد پیچھے سے ایک اَور مگھ آ کر اس کی جگہ لے لیتا ہے۔ پھر یہی پرندے آبی پرندے بھی بنتے ہیں اور ڈوبتے نہیں حالانکہ ان کو اپنے وزن کی وجہ سے ڈوب جانا چاہئے تھا۔ نہ ڈوبنے کی وجہ یہ ہے کہ ان کے جسم کے اوپر چھوٹے چھوٹے پَر ہوا کو سمیٹے ہوئے ہوتے ہیں اور پَروں میں قید ہوا ان کو ڈوبنے سے بچاتی ہے۔ اور یہ خود بخود ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ ضروری ہے کہ ان پَروں کے گرد کوئی ایسا چکنا مادہ ہو جو پانی کو پَروں میں جذب ہونے سے روکے۔ آپ دیکھتے ہیں کہ پرندے سارے پَر اپنی چونچوں میں سے گزارتے ہیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ اس وقت ان کے جسم میں سے اللہ تعالیٰ گرِیس (Grease) کی طرح کا وہ مادہ نکالتا ہے جسے پَروں پر مَلنا لازمی ہے۔ وہ مادہ کیسے ازخود پیدا ہوا اور ان کے منہ تک کیسے پہنچا اور ان پرندوں کو کیسے شعور ہوا کہ جسم تک پانی کے سرایت کرنے کو روکنا لازمی ہے ورنہ وہ ڈوب جائیں گے؟

آگے قرآنِ کریم کے اس حیرت انگیز معجزے کا ذکر فرمایا گیا ہے کہ ہر چیز کی وہ تفصیل بیان فرما رہا ہے۔ اور دوسری کتابوں پر اس پہلو سے قرآنِ کریم کو جو فضیلت حاصل ہے وہی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیگر انبیاء پر ہے۔ اسی وجہ سے جیسے وہ اپنی قوموں پر شہید تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خود ان انبیاء پر بھی شہید مقرر فرمایا گیا۔

قرآن کریم کی تعلیم ہر چیز پر حاوی ہے۔ اس کی مثال آیت کریمہ نمبر ۹۱ ہے جو خود تمام اخلاقی اور روحانی تعلیمات کو سمیٹے ہوئے ہے اور ان پر حاوی ہے۔ سب سے پہلے **عدل** کا ذکر فرمایا گیا جس کے بغیر دنیا میں کوئی اصلاح ممکن نہیں۔ پھر **احسان** کا ذکر فرمایا گیا جو انسان کو عدل سے ایک بالا مقام عطا کرتا ہے۔ پھر **اِیْتَاءِ ذِی الْقُرْبٰی** فرما کر اس مضمون کو آخری بلندی تک پہنچا دیا گیا کہ وہ بنی نوع انسان کی ہمدردی میں اس طرح خرچ کرتے ہیں کہ جیسے ماں اپنے بچوں پر کرتی ہے اور اس کے بدلہ میں کسی خدمت یا صلہ کا واہمہ تک اس کے دل سے نہیں گزرتا۔ اور یہ

اعلیٰ ترین مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوا تھا کہ آپ ہر قسم کے عوض کے تصور سے پاک رہ کر سارے بنی نوع انسان کو فیض پہنچا رہے تھے۔

اس سورت کے آخری رکوع میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو ایک فرد تھے، پوری امّت کے طور پر پیش کیا گیا ہے کیونکہ آپ ہی سے بہت سی امتوں نے پیدا ہونا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ کر یہ مضمون اپنے معراج تک پہنچ جاتا ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی وحی فرمائی گئی کہ اس ابراہیمی سنت پر عمل پیرا ہو۔ اور اس کا خلاصہ یہ پیش فرمادیا گیا کہ اپنے ربّ کی طرف حکمت اور موعظہ حسنہ سے بلاؤ۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان انتہائی صبر سے کام لینے والا ہو۔ لَاتَسْتَعْجِلْ میں جو ارشاد ہے اس میں بھی اس مضمون کی طرف اشارہ ہے۔ عظیم روحانی انقلاب آناً فاناً برپا نہیں ہوا کرتے بلکہ اس کے لئے بے انتہا صبر کی ضرورت ہے۔ پس یہ صبر تو تقویٰ کے بغیر نصیب نہیں ہوسکتا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ان لوگوں کو عطا ہوتا ہے جو احسان کرنے والے ہیں۔

یہاں احسان کا ایک مضمون تو یَـأمُرُ بِـالْعَدْلِ وَالْاِحْسَـانِ میں بیان فرمادیا گیا ہے اور دوسرا اس کی وہ تشریح ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بیان فرمائی کہ احسان یہ ہے کہ جب تُو عبادت کے لئے کھڑا ہو تو ایسے کھڑا ہو گویا تُو اللہ کو دیکھ رہا ہے اور احسان کا کم سے کم تقاضا یہ ہے کہ تُو اس طرح باادب کھڑا ہو جیسے وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

☆☆☆

سُوْرَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ مِائَةٌ وَّ تِسْعٌ وَّ عِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّ سِتَّةَ عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

ا۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اَتٰۤى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ②

۲۔ اللہ کا حکم آنے ہی کو ہے پس اس کی طلب میں جلدی نہ کرو۔ پاک ہے وہ اور بالا ہے اس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اَنْ اَنْذِرُوْۤا اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ③

۳۔ وہ اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے فرشتوں کو روح القدس کے ساتھ اُتارتا ہے کہ خبردار کرو کہ یقیناً میرے سوا کوئی معبود نہیں پس مجھ ہی سے ڈرو۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ④

۴۔ اس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ وہ بہت بالا ہے اس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ⑤

۵۔ اس نے انسان کو نطفہ سے پیدا کیا پھر اچانک وہ کُھلا کُھلا جھگڑالو بن گیا۔

وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّ مَنَافِعُ وَ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ⑥

۶۔ اور مویشیوں کو بھی اس نے پیدا کیا تمہارے لئے ان میں گرمی حاصل کرنے کے سامان ہیں اور بہت سے فوائد ہیں اور ان میں سے بعض کو تم کھاتے (بھی) ہو۔

وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ⑦

۷۔ اور تمہارے لئے ان میں خوبصورتی ہے جب تم انہیں شام کو چرا کر لاتے ہو اور جب تم انہیں (صبح) چرنے کے لئے کُھلا چھوڑ دیتے ہو۔

وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا

۸۔ اور وہ تمہارے بوجھ اُٹھائے ہوئے ایسی بستی کی

بٰلِغِيۡهِ اِلَّا بِشِقِّ الۡاَنۡفُسِ ؕ اِنَّ رَبَّكُمۡ لَرَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ ۙ﴿۸﴾

طرف چلتے ہیں جسے تم جانوں کو مشقّت میں ڈالے بغیر نہیں پہنچ سکتے۔ یقیناً تمہارا ربّ بہت ہی مہربان (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَّالۡخَيۡلَ وَالۡبِغَالَ وَالۡحَمِيۡرَ لِتَرۡكَبُوۡهَا وَزِيۡنَةً ؕ وَيَخۡلُقُ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۹﴾

۹۔ اور گھوڑے اور خچر اور گدھے (پیدا کئے) تاکہ تم ان پر سواری کرو اور (وہ) بطور زینت (بھی) ہوں۔ نیز وہ (تمہارے لئے) وہ بھی پیدا کرے گا جسے تم نہیں جانتے۔

وَعَلَى اللّٰهِ قَصۡدُ السَّبِيۡلِ وَمِنۡهَا جَآئِرٌ ؕ وَلَوۡ شَآءَ لَهَدٰٮكُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۱۰﴾ ع

۱۰۔ اور سیدھی راہ دکھانا اللہ پر (بندوں کا) حق ہے جبکہ اُن (راہوں) میں سے بعض ٹیڑھی بھی ہیں۔ اور اگر وہ چاہتا تو ضرور تم سب کو ہدایت دے دیتا۔

هُوَ الَّذِىۡۤ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّـكُمۡ مِّنۡهُ شَرَابٌ وَّمِنۡهُ شَجَرٌ فِيۡهِ تُسِيۡمُوۡنَ ﴿۱۱﴾

۱۱۔ وہی ہے جس نے تمہارے لئے آسمان سے پانی اُتارا اس میں پینے کا سامان ہے اور اسی سے پودے نکلتے ہیں جن میں تم (مویشی) چراتے ہو۔

يُنۡۢبِتُ لَـكُمۡ بِهِ الزَّرۡعَ وَالزَّيۡتُوۡنَ وَالنَّخِيۡلَ وَالۡاَعۡنَابَ وَمِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰ لِكَ لَاٰيَةً لِّقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ ﴿۱۲﴾

۱۲۔ وہ تمہارے لئے اس کے ذریعہ سے کھیتی نکالتا ہے اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل۔ یقیناً اس میں ایسی قوم کے لئے جو غور کرتی ہے بہت بڑا نشان ہے۔

وَسَخَّرَ لَـكُمُ الَّيۡلَ وَالنَّهَارَ ۙ وَالشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ ؕ وَالنُّجُوۡمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمۡرِهٖ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰ لِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ ۙ﴿۱۳﴾

۱۳۔ اور اس نے تمہارے لئے رات کو اور دن کو اور سورج اور چاند کو مسخر کیا اور ستارے بھی اسی کے حکم سے مسخر ہیں۔ یقیناً اس میں ایسی قوم کے لئے جو عقل رکھتی ہے بہت بڑے نشانات ہیں۔

وَمَا ذَرَاَ لَـكُمۡ فِى الۡاَرۡضِ مُخۡتَلِفًا اَلۡوَانُهٗ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰ لِكَ لَاٰيَةً لِّقَوۡمٍ يَّذَّكَّرُوۡنَ ﴿۱۴﴾

۱۴۔ اور جو مختلف اقسام کی چیزیں اس نے تمہارے لئے زمین میں پیدا کی ہیں (وہ سب تمہارے لئے مسخر ہیں)۔ اس میں نصیحت پکڑنے والے لوگوں کے لئے یقیناً بہت بڑا نشان ہے۔

وَهُوَ الَّذِيْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿١٥﴾

۱۵۔ اور وہی ہے جس نے سمندر کو مسخر کیا تا کہ تم اس میں سے تازہ گوشت کھاؤ اور اس میں سے تم زینت کی چیزیں نکالو جنہیں تم پہنتے ہو۔ اور تُو کشتیوں کو دیکھتا ہے کہ وہ اس میں پانی کو چیرتی ہوئی چلتی ہیں، اور تا کہ تم اس کے فضل کو تلاش کرو اور تا کہ تم شکر کرو۔

وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿١٦﴾

۱۶۔ اور اس نے زمین میں پہاڑ رکھ دیئے تا کہ تمہارے لئے کھانے کا سامان مہیا کریں اور دریا اور راستے بھی تا کہ تم ہدایت پاؤ۔

وَعَلٰمٰتٍ ؕ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿١٧﴾

۱۷۔ اور بہت سے رہنمائی کرنے والے نشان۔ اور وہ ستاروں سے بھی رہنمائی لیتے ہیں۔

اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿١٨﴾

۱۸۔ تو کیا وہ جو پیدا کرتا ہے اس جیسا ہے جو پیدا نہیں کرتا؟ پس کیا تم نصیحت نہیں پکڑو گے ؟

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٩﴾

۱۹۔ اور اگر تم اللہ کی نعمت کو شمار کرنا چاہو تو اسے احاطہ میں نہ لا سکو گے۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿٢٠﴾

۲۰۔ اور اللہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو۔

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿٢١﴾

۲۱۔ اور جن کو وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ کچھ پیدا نہیں کرتے جبکہ وہ خود پیدا کئے جاتے ہیں۔

اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿٢٢﴾ ع

۲۲۔ مُردے ہیں، زندہ نہیں اور شعور نہیں رکھتے کہ وہ کب اُٹھائے جائیں گے۔ ①

① اس آیت میں ان مشرکین کا ردّ ہے جو فرضی خداؤں پر ایمان لاتے تھے جو مُردہ کی طرح تھے اور زندگی کے کوئی آثار ان میں نہیں پائے جاتے تھے۔

اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّ هُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ پس وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ان کے دل انکاری ہیں اور وہ استکبار کرنے والے ہیں۔

لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ﴿۲٤﴾

۲۴۔ کوئی شک نہیں کہ اللہ یقیناً جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔ یقیناً وہ استکبار کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَّاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۙ قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ اور جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ وہ کیا ہے جو تمہارے ربّ نے اُتارا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔

لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۙ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ اَلَا سَاۗءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿۲٦﴾ ع

۲۶۔ (گویا وہ چاہتے ہیں) کہ قیامت کے دن اپنے تمام تر بوجھ بھی اُٹھائیں اور ان لوگوں کے بوجھ بھی جنہیں وہ بغیر علم کے گمراہ کیا کرتے تھے۔ خبردار! بہت ہی بُرا ہے جو وہ اٹھاتے ہیں۔

قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ یقیناً اُن لوگوں نے بھی جو اُن سے پہلے تھے مکر کئے تو اللہ نے ان کی عمارتیں بنیادوں سے اکھیڑ دیں تب اُن پر چھت ان کے اوپر سے آ پڑی اور ان کے پاس عذاب وہاں سے آیا جہاں سے اُن کو گمان تک نہ تھا۔

ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَاۗءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَاۗقُّوْنَ فِيْهِمْ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْۗءَ عَلَي الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ پھر قیامت کے دن وہ انہیں رُسوا کردے گا اور کہے گا کہاں ہیں میرے وہ شریک جن کی خاطر تم مخالفت کیا کرتے تھے؟ وہ لوگ جنہیں علم دیا گیا تھا کہیں گے کہ یقیناً آج کے دن ذلّت اور خرابی کافروں پر (پڑ رہی) ہے۔

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۠ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ (اُن پر) جن کو فرشتے اس حال میں وفات دیتے ہیں کہ وہ لوگ اپنے نفسوں پر ظلم کر رہے ہوتے ہیں اور وہ (یہ کہتے ہوئے) صلح کی پیشکش کرتے ہیں کہ ہم تو کوئی بُرائی نہیں کیا کرتے تھے۔ کیوں نہیں! یقیناً اللہ اس کا خوب علم رکھتا ہے جو تم کیا کرتے تھے۔

فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۳۰﴾

۳۰۔ پس جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ لمبا عرصہ اُس میں رہتے چلے جاؤ، پس تکبر کرنے والوں کا ٹھکانہ یقیناً بہت بُرا ہے۔

وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوْا خَيْرًا ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ؕ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۱﴾

۳۱۔ اور ان لوگوں سے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا کہا جائے گا کہ وہ کیا ہے جو تمہارے ربّ نے اتارا ہے؟ وہ کہیں گے سراپا خیر! ۔ ان لوگوں کے لئے جنہوں نے اس دنیا میں نیک اعمال کئے بھلائی (مقدر) ہے اور آخرت کا گھر بہت بہتر ہے۔ اور کیا ہی عمدہ ہے متقیوں کا گھر۔

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ ؕ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۲﴾

۳۲۔ ہمیشہ رہنے والے باغات ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے جن کے دامن میں نہریں بہتی ہوں گی۔ ان کے لئے ان میں وہی کچھ ہوگا جو وہ چاہیں گے۔ اسی طرح اللہ متقیوں کو جزا دیا کرتا ہے۔

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۳﴾

۳۳۔ (یعنی) وہ لوگ جن کو فرشتے اس حالت میں وفات دیتے ہیں کہ وہ پاک ہوتے ہیں وہ (انہیں) کہتے ہیں تم پر سلام ہو۔ جنّت میں داخل ہو جاؤ اُس کی بنا پر جو تم عمل کرتے تھے۔

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ

۳۴۔ کیا وہ اس کے سوا کوئی راہ دیکھ رہے ہیں کہ فرشتے ان کے پاس آئیں یا تیرے ربّ کا فیصلہ آ پہنچے۔ اسی طرح ان لوگوں نے کیا تھا جو اُن سے

مِنْ قَبْلِهِمْ ۗ وَ مَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝٣٤

پہلے تھے۔ اور اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنے نفسوں پر ظلم کیا کرتے تھے۔

فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٣٥ ع

۳۵۔ پس انہیں ان کے اعمال کی بُرائیاں پہنچیں اور اُنہیں اُس نے گھیر لیا جس کے ساتھ وہ تمسخر کیا کرتے تھے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ۗ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝٣٦

۳۶۔ اور اُن لوگوں نے جنہوں نے شرک کیا کہا اگر اللہ چاہتا تو ہم نے اس کے سوا کسی چیز کی عبادت نہ کی ہوتی، نہ ہم نے نہ ہمارے آباء واجداد نے۔ اور نہ ہی ہم نے اُس کے سوا کسی چیز کو حرمت دی ہوتی۔ اسی طرح ان لوگوں نے کیا تھا جو اُن سے پہلے تھے۔ پس کیا پیغمبروں پر کھلا کھلا پیغام پہنچانے کے سوا بھی کچھ فرض ہے؟

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ۗ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝٣٧

۳۷۔ اور یقیناً ہم نے ہر اُمّت میں ایک رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور بتوں سے اجتناب کرو۔ پس ان میں سے بعض ایسے ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت دی اور انہی میں ایسے بھی ہیں جن پر گمراہی واجب ہوگئی۔ پس زمین میں سیر کرو پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا تھا۔

اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝٣٨

۳۸۔ اگر تو ان کی ہدایت پر حریص ہے تو اللہ ان کو ہدایت نہیں دیتا جو گمراہ کرتے ہیں اور ان کے کوئی مددگار نہیں ہوں گے۔

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ

۳۹۔ اور انہوں نے اللہ کی پکی قسمیں کھائی ہیں کہ

اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ ؕ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾

اللہ اسے پھر کبھی نہیں اٹھائے گا جو مر جائے گا۔ کیوں نہیں! یہ ایسا وعدہ ہے جسے پورا کرنا اس پر واجب ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِىْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ﴿۴۰﴾

۴۰۔ تاکہ وہ ان پر وہ چیز خوب کھول دے جس میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے اور تاکہ وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا جان لیں کہ وہ جھوٹے ہیں۔

اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَىْءٍ اِذَاۤ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۱﴾ ع

۴۱۔ کسی چیز کے لئے ہمارا محض یہ قول ہوتا ہے جب ہم اس کا ارادہ کرتے ہیں کہ ہم اُسے کہتے ہیں کہ ''ہو جا'' تو وہ ہونے لگتی ہے اور ہو کر رہتی ہے۔

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِى اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۲﴾

۴۲۔ اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی خاطر ہجرت کی اس کے بعد کہ ان پر ظلم کیا گیا ہم ضرور اُنہیں دنیا میں بہترین مقام عطا کریں گے اور آخرت کا اجر تو سب (اجروں) سے بڑا ہے۔ کاش وہ علم رکھتے۔

الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۴۳﴾

۴۳۔ (یہ اجر اُن کے لئے ہے) جنہوں نے صبر کیا اور وہ اپنے ربّ پر توکل کرتے ہیں۔

وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِىْۤ اِلَيْهِمْ فَسْئَلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۴﴾

۴۴۔ اور ہم نے تجھ سے پہلے کسی کو نہیں بھیجا مگر ایسے مَردوں کو جن کی طرف ہم وحی کیا کرتے تھے۔ پس اہلِ ذکر سے پوچھ لو اگر تم نہیں جانتے۔

بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ؕ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۵﴾ النصف

۴۵۔ (انہیں ہم نے) کھلے کھلے نشانات اور صحیفوں کے ساتھ (بھیجا)۔ اور ہم نے تیری طرف بھی ذکر اُتارا ہے تاکہ تُو اچھی طرح لوگوں پر اس کی وضاحت کردے جو اُن کی طرف نازل کیا گیا تھا اور تاکہ وہ تفکر کریں۔

اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ

۴۶۔ کیا وہ لوگ جنہوں نے بُری تدبیریں کیں امن

اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٤٦﴾

میں ہیں کہ اللہ انہیں زمین میں دھنسا دے یا ان کے پاس عذاب وہاں سے آ جائے جہاں سے وہ گمان تک نہ کرتے ہوں۔

اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿٤٧﴾

۴۷۔ یا انہیں ان کے چلنے پھرنے کی حالت میں آ پکڑے۔ پس وہ (اللہ کو اس کے مقاصد میں) عاجز کرنے والے نہیں۔

اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ ؕ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٤٨﴾

۴۸۔ یا انہیں تدریجاً گھٹانے کے ذریعہ پکڑ لے۔ پس یقیناً تمہارا ربّ بہت ہی مہربان (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ﴿٤٩﴾

۴۹۔ کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ جو چیز بھی اللہ نے پیدا کی ہے اُس کے سائے کبھی دائیں طرف سے اور کبھی بائیں اطراف سے جگہ بدلتے ہوئے اللہ کے حضور سجدہ ریز ہوتے ہیں اور وہ تذلّل اختیار کرنے والے ہوتے ہیں۔

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٥٠﴾

۵۰۔ اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جو بھی آسمانوں میں اور زمین میں جاندار ہیں اور تمام فرشتے بھی اور وہ استکبار نہیں کرتے۔

يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿٥١﴾

ع ۱۲ السجدة

۵۱۔ وہ اپنے اوپر غالب ربّ سے ڈرتے ہیں اور وہی کچھ کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔

وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿٥٢﴾

۵۲۔ اور اللہ نے کہا کہ دو دو معبود مت پکڑ بیٹھو۔ یقیناً وہ ایک ہی معبود ہے۔ پس صرف مجھ سے ہی ڈرو۔

وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ؕ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ﴿٥٣﴾

۵۳۔ اور اسی کا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور اطاعت اُسی کی واجب ہے۔ تو کیا تم غیر اللہ سے ڈرتے رہو گے۔

وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْـَٔرُوْنَ ۟ۚ

۵۴۔ اور جو بھی تمہارے پاس نعمت ہے وہ اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ پھر جب تمہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اُسی کی طرف تم زاری کرتے (ہوئے جھکتے) ہو۔

ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ۟ۙ

۵۵۔ پھر جب وہ تم سے تکلیف کو دور کر دیتا ہے تو تم میں سے ایک گروہ فوراً اپنے ربّ کا شریک ٹھہرانے لگتا ہے۔

لِيَكْفُرُوْا بِمَاۤ اٰتَيْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا ۫ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۟

۵۶۔ تاکہ جو ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس کی ناشکری کریں۔ پس کچھ فائدہ اُٹھا لو تم ضرور (اس کا نتیجہ) جان لو گے۔

وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ؕ تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ۟

۵۷۔ اور وہ اس کے لئے جسے وہ جانتے نہیں اس رزق میں سے جو ہم نے اُن کو عطا کیا ایک حصہ بنا بیٹھتے ہیں۔ اللہ کی قسم! ضرور تم اس بارہ میں پوچھے جاؤ گے جو تم افترا کرتے رہے ہو۔

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ۟

۵۸۔ اور انہوں نے اللہ کے لئے بیٹیاں بنا لی ہیں۔ پاک ہے وہ۔ جبکہ اُن کے لئے وہ کچھ ہے جو وہ پسند کرتے ہیں۔

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ۟ۚ

۵۹۔ اور جب ان میں سے کسی کو لڑکی کی بشارت دی جائے تو اس کا چہرہ غم سے سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ (اسے) ضبط کرنے کی کوشش کر رہا ہوتا ہے۔

يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۟

۶۰۔ وہ لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے اس (خبر) کی تکلیف کی وجہ سے جس کی بشارت اُسے دی گئی۔ کیا وہ رسوائی کے باوجود (اللہ کے) اُس (احسان) کو روک رکھے یا اسے مٹی میں گاڑ دے؟ خبردار! بہت ہی بُرا ہے جو وہ فیصلہ کرتے ہیں۔

لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ

۶۱۔ ان لوگوں کیلئے جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے

السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٦١﴾ ع ۷ / ۱۳

بہت بُری مثال ہے اور سب سے عالی مثال اللہ ہی کے لئے ہے اور وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٦٢﴾

۶۲۔ اور اگر اللہ انسانوں کا اُن کے ظلم کی بنا پر مؤاخذہ کرتا تو اس (زمین) پر کوئی جاندار باقی نہ چھوڑتا لیکن وہ انہیں ایک طے شدہ میعاد تک مہلت دیتا ہے۔ پس جب ان کی میعاد آ پہنچے تو نہ وہ (اس سے) ایک لمحہ پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ﴿٦٣﴾

۶۳۔ اور وہ اللہ کی طرف وہ منسوب کرتے ہیں جس سے وہ خود کراہت کرتے ہیں اور ان کی زبانیں جھوٹ بولتی ہیں کہ بہترین چیز انہی کے لئے ہے۔ بلاشبہ اُن کیلئے آگ (مقدر) ہے اور یقیناً وہ بے یار و مددگار چھوڑ دیئے جائیں گے۔

تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦٤﴾

۶۴۔ اللہ کی قسم! ہم نے یقیناً تجھ سے پہلی قوموں کی طرف رسول بھیجے تو شیطان نے ان کے اعمال انہیں خوبصورت بنا کر دکھائے پس آج وہ ان کا ولی (بنا بیٹھا) ہے حالانکہ ان کے لئے دردناک عذاب (مقدر) ہے۔

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٦٥﴾

۶۵۔ اور ہم نے تجھ پر کتاب نہیں اُتاری مگر اس لئے کہ جس بارہ میں وہ اختلاف کرتے ہیں تُو اُن کے لئے خوب کھول کر بیان کردے اور (اس لئے کہ یہ کتاب) ایمان لانے والی قوم کے لئے ہدایت اور رحمت کا سامان ہو۔

وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿٦٦﴾ ع ۸ / ۱۴

۶۶۔ اور اللہ نے آسمان سے پانی اُتارا تو اس سے زمین کو اس کے مَر جانے کے بعد زندہ کر دیا۔ یقیناً اس میں ان لوگوں کے لئے بہت بڑا نشان ہے جو (بات) سنتے ہیں۔

وَاِنَّ لَكُمۡ فِى الۡاَنۡعَامِ لَعِبۡرَةً ؕ نُسۡقِيۡكُمۡ مِّمَّا فِىۡ بُطُوۡنِهٖ مِنۡۢ بَيۡنِ فَرۡثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيۡنَ ۞٦٧

٦٧۔ اور یقیناً تمہارے لئے چوپایوں میں بھی ایک بڑا نشان ہے۔ ہم تمہیں اس میں سے جو ان کے پیٹوں میں گوبر اور خون کے درمیان سے پیدا ہوتا ہے وہ خالص دودھ پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لئے خوشگوار ہے۔

وَمِنۡ ثَمَرٰتِ النَّخِيۡلِ وَالۡاَعۡنَابِ تَتَّخِذُوۡنَ مِنۡهُ سَكَرًا وَّرِزۡقًا حَسَنًا ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ ۞٦٨

٦٨۔ اور کھجوروں کے پھلوں اور انگوروں سے بھی (ہم پلاتے ہیں)۔ تم اس سے نشہ بناتے ہو[١] اور بہترین رزق بھی۔ یقیناً اس میں عقل رکھنے والوں کے لئے ایک بڑا نشان ہے۔

وَاَوۡحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحۡلِ اَنِ اتَّخِذِىۡ مِنَ الۡجِبَالِ بُيُوۡتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعۡرِشُوۡنَ ۙ۞٦٩

٦٩۔ اور تیرے ربّ نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی کہ پہاڑوں میں بھی اور درختوں میں بھی اور ان (بیلوں) میں جو وہ اونچے سہاروں پر چڑھاتے ہیں گھر بنا۔

ثُمَّ كُلِىۡ مِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسۡلُكِىۡ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ يَخۡرُجُ مِنۡۢ بُطُوۡنِهَا شَرَابٌ مُّخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُهٗ فِيۡهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ ۞٧٠

٧٠۔ پھر ہر قسم کے پھلوں میں سے کھا اور اپنے ربّ کے رستوں پر عاجزی کرتے ہوئے چل۔ ان کے پیٹوں میں سے ایسا مشروب نکلتا ہے جس کے رنگ مختلف ہیں اور اس میں انسانوں کے لئے ایک بڑی شفا ہے۔ یقیناً اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے بہت بڑا نشان ہے۔

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمۡ ثُمَّ يَتَوَفّٰٮكُمۡ ۛ وَمِنۡكُمۡ مَّنۡ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرۡذَلِ الۡعُمُرِ لِكَىۡ لَا يَعۡلَمَ بَعۡدَ عِلۡمٍ شَيۡـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌ قَدِيۡرٌ ۞٧١ ع

٧١۔ اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا پھر وہ تمہیں وفات دے گا اور تم ہی میں سے وہ بھی ہے جو ہوش و حواس کھو دینے کی عمر تک پہنچایا جاتا ہے تاکہ علم حاصل کرنے کے بعد کلیۃً علم سے عاری ہو جائے۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) دائمی قدرت رکھنے والا ہے۔

وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعۡضَكُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ فِى

٧٢۔ اور اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض دوسروں پر

---

[١] محاورہ ہے: ''نشہ اس نے پیا خمار تمہیں چڑھا''۔ دیکھئے جامع اللغات۔

الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ؕ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۷۲﴾

رزق میں فضیلت بخشی ہے۔ پس وہ لوگ جنہیں فضیلت دی گئی وہ کبھی اپنے رزق کو اُن کی طرف جو اُن کے ماتحت ہیں اس طرح لَوٹانے والے نہیں کہ وہ اس میں ان کے برابر ہو جائیں۔ پھر کیا وہ (اس) حقیقت کے جاننے کے باوجود اللہ کی نعمت کا انکار کرتے ہیں؟

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ۙ

۷۳۔ اور اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے تمہاری جنس میں سے ہی جوڑے پیدا کئے اور تمہیں تمہارے جوڑوں میں سے ہی بیٹے اور پوتے عطا کئے اور تمہیں پاکیزہ چیزوں میں سے رزق دیا۔ تو پھر کیا وہ باطل پر تو ایمان لائیں گے اور اللہ کی نعمتوں کا انکار کر دیں گے؟

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۷۴﴾ۚ

۷۴۔ اور وہ اللہ کے سوا اس کی عبادت کرتے ہیں جو اُن کے لئے آسمانوں اور زمین میں کسی رزق کا کچھ بھی مالک نہیں اور وہ تو کوئی استطاعت نہیں رکھتے۔

فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾

۷۵۔ پس اللہ کے بارہ میں مثالیں نہ بیان کرو۔ یقیناً اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّ جَهْرًا ؕ هَلْ يَسْتَوٗنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۶﴾

۷۶۔ نیز اللہ مثال بیان کرتا ہے ایک بندے کی جو کسی کی ملکیت ہو اور وہ کسی چیز پر کوئی قدرت نہ رکھتا ہو اور اس کی بھی جسے ہم نے اپنی جناب سے اچھا رزق عطا کیا ہو اور وہ اس میں سے خفیہ طور پر بھی خرچ کرتا ہو اور علانیہ بھی۔ کیا وہ برابر ہو سکتے ہیں؟ تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اکثر اُن میں سے نہیں جانتے۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ

۷۷۔ نیز اللہ دو شخصوں کی مثال بیان کرتا ہے۔ ان

اَبۡكَمُ لَا يَقۡدِرُ عَلٰى شَىۡءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوۡلٰٮهُ ۙ اَيۡنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاۡتِ بِخَيۡرٍ‌ ؕ هَلۡ يَسۡتَوِىۡ هُوَ ۙ وَمَنۡ يَّاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ‌ ۙ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ۝٧٧

دونوں میں سے ایک گونگا ہے جو کسی چیز پر کوئی قدرت نہیں رکھتا اور وہ اپنے مالک پر ایک بوجھ ہے۔ وہ اسے جس طرف بھی بھیجے وہ کوئی خیر (کی خبر) نہیں لاتا۔ کیا وہ شخص اور وہ برابر ہو سکتے ہیں جو عدل کا حکم دیتا ہے اور سیدھے راستے پر (گامزن) ہے؟

وَلِلّٰهِ غَيۡبُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ ؕ وَمَاۤ اَمۡرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمۡحِ الۡبَصَرِ اَوۡ هُوَ اَقۡرَبُ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۝٧٨

٧٨۔ اور آسمانوں اور زمین کا غیب اللہ ہی کی ملکیت ہے۔ اور ساعت کا معاملہ نہیں مگر آنکھ جھپکنے کی طرح یا اس سے بھی جلد تر۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

وَاللّٰهُ اَخۡرَجَكُمۡ مِّنۡۢ بُطُوۡنِ اُمَّهٰتِكُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ شَيۡـًٔـا ۙ وَّجَعَلَ لَـكُمُ السَّمۡعَ وَالۡاَبۡصَارَ وَالۡاَفۡـِٕدَةَ‌ ۙ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ۝٧٩

٧٩۔ اور اللہ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے نکالا جب کہ تم کچھ نہیں جانتے تھے اور اس نے تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور دل بنائے تا کہ تم شکر ادا کرو۔

اَلَمۡ يَرَوۡا اِلَى الطَّيۡرِ مُسَخَّرٰتٍ فِىۡ جَوِّ السَّمَآءِ ؕ مَا يُمۡسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ‌ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ۝٨٠

٨٠۔ کیا انہوں نے پرندوں کو آسمان کی فضا میں مسخر کیا ہوا نہیں دیکھا؟ اُنہیں کوئی تھامے ہوئے نہیں ہوتا مگر اللہ۔ یقیناً اس میں بہت سے نشانات ہیں اُن لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَـكُمۡ مِّنۡۢ بُيُوۡتِكُمۡ سَكَنًا وَّجَعَلَ لَـكُمۡ مِّنۡ جُلُوۡدِ الۡاَنۡعَامِ بُيُوۡتًا تَسۡتَخِفُّوۡنَهَا يَوۡمَ ظَعۡنِكُمۡ وَيَوۡمَ اِقَامَتِكُمۡ‌ ۙ وَمِنۡ اَصۡوَافِهَا وَاَوۡبَارِهَا وَاَشۡعَارِهَاۤ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيۡنٍ ۝٨١

٨١۔ اور اللہ نے تمہارے لئے تمہارے گھروں میں سکینت رکھ دی اور تمہارے لئے مویشیوں کی کھالوں کے ایک طرح کے گھر بنا دیئے جنہیں تم کوچ کے دن اور پڑاؤ کے دن ہلکا پاتے ہو اور ان کی پشم اور ان کی اُون اور ان کے بالوں سے بہت سا ساز و سامان بنایا اور ایک مدت تک فائدہ اُٹھانا مقدر کیا۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ﴿۸۲﴾

۸۲۔ اور اللہ نے جو کچھ پیدا کیا ہے اس میں سے تمہارے لئے سایہ دار چیزیں[۱] بھی بنائیں اور تمہارے واسطے پہاڑوں میں پناہ گاہیں بنائیں اور تمہاری خاطر اوڑھنے کا سامان بنایا جو تمہیں گرمی سے بچاتا ہے اور اوڑھنے کا وہ سامان بھی جو جنگ کے وقت تمہارا بچاؤ کرتا ہے۔ اسی طرح وہ تم پر اپنی نعمت تمام کرتا ہے تاکہ تم فرمانبردار ہو جاؤ۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۸۳﴾

۸۳۔ پس اگر وہ پھر جائیں تو تجھ پر تو محض کھلا کھلا پیغام پہنچانا فرض ہے۔

يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۴﴾ ع

۸۴۔ وہ اللہ کی نعمت کو پہچانتے ہیں پھر بھی اس کا انکار کر دیتے ہیں اور ان میں سے اکثر کافر لوگ ہیں۔

وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۸۵﴾

۸۵۔ اور جب ہم ہر اُمّت میں سے ایک گواہ کھڑا کریں گے پھر وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا ان کو (کچھ کہنے کی) اجازت نہیں دی جائے گی اور نہ وہ دہلیز تک رسائی پائیں گے۔

وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۶﴾

۸۶۔ اور وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا جب وہ عذاب دیکھیں گے تو وہ ان سے ہلکا نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی وہ مہلت دیئے جائیں گے۔

وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰۤؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ ۚ فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۸۷﴾ ج

۸۷۔ اور جب وہ لوگ جنہوں نے شرک کیا اپنے (بنائے ہوئے) شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے کہ اے ہمارے ربّ! یہ ہیں ہمارے شریک جن کو ہم تیرے سوا پکارا کرتے تھے تو وہ (ان کی) یہ بات ان پر ہی دے ماریں گے کہ یقیناً تم جھوٹے ہو۔

[۱] ظِلال کے ان معنوں کے لئے دیکھیں مفردات امام راغبؒ۔

وَاَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذِ ِۨالسَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۸۸﴾

۸۸۔ پس اس دن وہ اللہ کی طرف صلح کی طرح ڈالیں گے اور جو کچھ وہ افترا کیا کرتے تھے ان سے کھو چکا ہوگا۔

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ﴿۸۹﴾

۸۹۔ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کے رستہ سے روکا ہم انہیں عذاب پر عذاب میں بڑھاتے چلے جائیں گے بسبب اس کے کہ وہ فساد کیا کرتے تھے۔

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۭ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۹۰﴾ ع ۱۲/۱۶/۱۸

۹۰۔ اور جس دن ہم ہر اُمّت میں اُنہی میں سے اُن پر ایک گواہ کھڑا کریں گے اور تجھے ہم ان (سب) پر گواہ بنا کر لائیں گے۔ اور ہم نے تیری طرف کتاب اُتاری ہے اس حال میں کہ وہ ہر بات کو کھول کھول کر بیان کرنے والی ہے اور ہدایت اور رحمت کے طور پر ہے اور فرمانبرداروں کے لئے خوشخبری ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۹۱﴾

۹۱۔ یقیناً اللہ عدل کا اور احسان کا اور اقرباء پر کی جانے والی عطا کی طرح عطا کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں اور بغاوت سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم عبرت حاصل کرو۔

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۹۲﴾

۹۲۔ اور تم اللہ کے عہد کو پورا کرو جب تم عہد کرو اور قسموں کو ان کی پختگی کے بعد نہ توڑو جبکہ تم اللہ کو اپنے اوپر کفیل بنا چکے ہو۔ اللہ یقیناً جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ

۹۳۔ اور اس عورت کی طرح مت بنو جس نے

بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝٩٣

اپنے کاتے ہوئے سُوت کو مضبوط ہو جانے کے بعد پارہ پارہ کر دیا۔ تم اپنی قسموں کو آپس میں دھوکہ دہی کے لئے استعمال کرتے ہو مبادا ایک قوم دوسری قوم پر فوقیت لے جائے۔ یقیناً اللہ تمہیں اس ذریعہ سے آزماتا ہے اور وہ ضرور تم پر قیامت کے دن وہ کھول دے گا جس کے متعلق تم اختلاف کیا کرتے تھے۔

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٩٤

۹۴۔ اور اگر اللہ چاہتا تو ضرور تمہیں اُمّتِ واحدہ بنا دیتا لیکن وہ جسے چاہتا ہے گمراہ ٹھہراتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور تم یقیناً پوچھے جاؤ گے اُن اعمال کے بارہ میں جو تم کرتے تھے۔

وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝٩٥

۹۵۔ اور تم اپنی قسموں کو آپس میں دھوکہ دہی کا ذریعہ نہ بناؤ مبادا (تمہارا) قدم جم جانے کے بعد اُکھڑ جائے اور تم بدی (کا مزا) چکھو بسبب اس کے کہ تم اللہ کی راہ سے روکتے رہے اور تمہارے لئے ایک بڑا عذاب (مقدر) ہو۔

وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝٩٦

۹۶۔ اور اللہ کا عہد تھوڑی قیمت پر فروخت نہ کیا کرو۔ یقیناً جو اللہ کے پاس ہے وہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے۔

مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٩٧

۹۷۔ جو تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جائے گا اور جو اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے اور ضرور ہم ان لوگوں کو جنہوں نے صبر کیا ان کے بہترین اعمال کے مطابق جزا دیں گے جو وہ کیا کرتے تھے۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۸﴾

۹۸۔ مرد یا عورت میں سے جو بھی نیکیاں بجا لائے بشرطیکہ وہ مومن ہو تو اُسے ہم یقیناً ایک حیاتِ طیّبہ کی صورت میں زندہ کر دیں گے اور انہیں ضرور اُن کا اجر اُن کے بہترین اعمال کے مطابق دیں گے جو وہ کرتے رہے۔

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿۹۹﴾

۹۹۔ پس جب تُو قرآن پڑھے تو دھتکارے ہوئے شیطان سے اللہ کی پناہ مانگ۔

اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

۱۰۰۔ یقیناً اسے ان لوگوں پر کوئی غلبہ نہیں جو ایمان لائے ہیں اور اپنے ربّ پر توکّل کرتے ہیں۔

اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ ع ۱۳/۱۱/۱۹

۱۰۱۔ اس کا غلبہ تو صرف ان لوگوں پر ہے جو اسے دوست بناتے ہیں اور اُن پر جو اُس (یعنی اللہ) کا شریک ٹھہراتے ہیں۔

وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

۱۰۲۔ اور جب ہم کوئی آیت بدل کر اس کی جگہ دوسری آیت لے آتے ہیں، اور اللہ بہتر جانتا ہے جو وہ نازل کرتا ہے، تو وہ کہتے ہیں کہ تُو محض ایک افترا کرنے والا ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔

قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۰۳﴾

۱۰۳۔ تُو کہہ دے کہ اسے روح القدس نے تیرے ربّ کی طرف سے حق کے ساتھ اُتارا ہے تاکہ وہ اُن لوگوں کو ثبات بخشے جو ایمان لائے اور فرمانبرداروں کے لئے ہدایت اور خوشخبری ہو۔

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ؕ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۴﴾

۱۰۴۔ اور یقیناً ہم جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں اسے کسی بشر نے سکھایا ہے۔ اس کی زبان، جس کی طرف یہ بات منسوب کرتے ہیں، اعجمی (یعنی غیر فصیح) ہے جبکہ یہ (قرآن کی زبان) ایک صاف اور روشن عربی زبان ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٠٥﴾

۱۰۵۔ یقیناً وہ لوگ جو اللہ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے اللہ انہیں ہدایت نہیں دے گا اور ان کے لئے بڑا دردناک عذاب (مقدر) ہے۔

اِنَّمَا يَفْتَرِى الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿١٠٦﴾

۱۰۶۔ جھوٹ صرف وہی لوگ گھڑتے ہیں جو اللہ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے اور یہی وہ لوگ ہیں جو جھوٹے ہیں۔

مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿١٠٧﴾

۱۰۷۔ جو بھی اپنے ایمان لانے کے بعد اللہ کا انکار کرے سوائے اس کے کہ جو مجبور کر دیا گیا ہو حالانکہ اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو (وہ بری الذمہ ہے)۔ لیکن وہ لوگ جو شرحِ صدر سے کفر پر راضی ہو گئے ان پر اللہ کا غضب ہو گا اور اُن کے لئے ایک بڑا عذاب (مقدر) ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٠٨﴾

۱۰۸۔ یہ اس لئے ہے کہ انہوں نے آخرت پر (ترجیح دیتے ہوئے) دنیا کی زندگی کو پسند کر لیا اور اس وجہ سے (بھی) ہے کہ اللہ ہرگز کافر قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿١٠٩﴾

۱۰۹۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے مہر کر دی اور ان کے کانوں پر اور ان کی آنکھوں پر۔ اور یہی ہیں جو غافل لوگ ہیں۔

لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿١١٠﴾

۱۱۰۔ کوئی شک نہیں کہ آخرت میں یقیناً یہی لوگ گھاٹا پانے والے ہوں گے۔

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١١﴾ ع

۱۱۱۔ پھر تیرا ربّ یقیناً ان لوگوں کو جنہوں نے ہجرت کی بعد اس کے کہ وہ فتنہ میں مبتلا کئے گئے پھر انہوں نے جہاد کیا اور صبر کیا تو یقیناً تیرا ربّ اس کے بعد بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

يَوْمَ تَأْتِي كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

۱۱۲۔ جس دن ہر نفس اپنی جان کے دفاع میں جھگڑتا ہوا آئے گا اور ہر نفس کو جو کچھ اُس نے کیا پورا پورا دیا جائے گا اور وہ ظلم نہیں کئے جائیں گے۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّأْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۱۳﴾

۱۱۳۔ اور اللہ ایک ایسی بستی کی مثال بیان کرتا ہے جو بڑی پُرامن اور مطمئن تھی۔ اس کے پاس ہر طرف سے اس کا رزق بافراغت آتا تھا پھر اُس (کے مکینوں) نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی تو اللہ نے اُنہیں بھوک اور خوف کا لباس پہنا دیا ان کاموں کی وجہ سے جو وہ کیا کرتے تھے۔

وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۱۴﴾

۱۱۴۔ اور یقیناً ان کے پاس انہی میں سے ایک رسول آیا تو انہوں نے اسے جھٹلا دیا۔ سو عذاب نے ان کو آ پکڑا جبکہ وہ ظلم کرنے والے تھے۔

فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۱۵﴾

۱۱۵۔ پس جو کچھ تمہیں اللہ نے رزق عطا کیا ہے اس میں سے حلال (اور) طیّب کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکر ادا کرو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۶﴾

۱۱۶۔ اس نے تم پر صرف مُردار اور خون اور سؤر کا گوشت اور وہ (کھانا) حرام کیا ہے جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔ ہاں جو سخت مجبور ہو جائے، نہ رغبت رکھنے والا ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا، تو یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ

۱۱۷۔ اور تم ان چیزوں کے بارہ میں جن کے متعلق

الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّ هٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ؕ﴿۱۱۷﴾

تمہاری زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں یہ نہ کہا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام تاکہ تم اللہ پر بہتان تراشو۔ یقیناً وہ لوگ جو اللہ پر جھوٹ گھڑتے ہیں کامیاب نہیں ہوا کرتے۔

مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۪ وَّ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۱۸﴾

۱۱۸۔ ایک تھوڑا سا فائدہ ہے اور (پھر) ان کے لئے ایک بڑا دردناک عذاب (مقدّر) ہے۔

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۹﴾

۱۱۹۔ اور ان لوگوں پر بھی جو یہودی ہوئے ہم نے وہ چیزیں حرام قرار دی تھیں جن کا ذکر ہم تجھ سے پہلے کر چکے ہیں اور اُن پر ہم نے ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْۤا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۰﴾ ع ۱۵/۹/۲۱

۱۲۰۔ پھر تیرا ربّ یقیناً ان لوگوں کے لئے جنہوں نے لاعلمی میں بُرے اعمال کئے پھر اس کے بعد توبہ کر لی اور اصلاح کی یقیناً تیرا ربّ اس (پاک تبدیلی) کے بعد بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ؕ وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ﴿۱۲۱﴾

۱۲۱۔ یقیناً ابراہیم (فی ذاتہٖ) ایک امّت تھا جو ہمیشہ اللہ کا فرمانبردار، اسی کی طرف جُھکا رہنے والا تھا اور وہ مشرکین میں سے نہیں تھا۔

شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ؕ اِجْتَبٰهُ وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۲۲﴾

۱۲۲۔ اس کی نعمتوں کا شکر کرنے والا تھا۔ اُس (اللہ) نے اسے چُن لیا اور اسے صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت دی۔

وَاٰتَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ؕ﴿۱۲۳﴾

۱۲۳۔ اور ہم نے اُسے دنیا میں حَسَنہ عطا کی اور آخرت میں وہ یقیناً صالحین میں سے ہوگا۔

ثُمَّ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۴﴾

۱۲۴۔ پھر ہم نے تیری طرف وحی کی کہ تُو ابراہیمِ حنیف کی ملّت کی پیروی کر اور وہ مشرکین میں سے نہ تھا۔

اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۲۵﴾

۱۲۵۔ یقیناً سبت ان لوگوں پر (آزمائش) بنایا گیا جنہوں نے اس کے متعلق اختلاف کیا اور تیرا ربّ یقیناً ان کے درمیان قیامت کے دن اُن باتوں کا ضرور فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۲۶﴾

۱۲۶۔ اپنے ربّ کے راستہ کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دے اور ان سے ایسی دلیل کے ساتھ بحث کر جو بہترین ہو۔ یقیناً تیرا ربّ ہی اسے، جو اس کے راستے سے بھٹک چکا ہو، سب سے زیادہ جانتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کا بھی سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔

وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ؕ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۲۷﴾

۱۲۷۔ اور اگر تم سزا دو تو اتنی ہی سزا دو جتنی تم پر زیادتی کی گئی تھی اور اگر تم صبر کرو تو یقیناً صبر کرنے والوں کے لئے یہ بہتر ہے۔

وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۸﴾

۱۲۸۔ اور تو صبر کر اور تیرا صبر اللہ کے سوا اور کسی کی خاطر نہیں اور تُو ان پر غم نہ کر اور تُو اس سے تنگی میں نہ پڑ جو وہ مکر کرتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ ع

۱۲۹۔ یقیناً اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور جو احسان کرنے والے ہیں۔

ع ١٦ ٩ ٢٢

۱۷۔ بنی اسرائیل

یہ مکی سورت ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی ایک سو بارہ آیات ہیں۔اسے سُورَۃُالْاِسْرَاء بھی کہا جاتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی ارتقاء کا مضمون جو گزشتہ سورت میں جاری تھا اسی کا ذکر اس سورت میں مذکور ہے۔اس میں آنحضرت ﷺ کو یہ دکھایا گیا کہ جن نبوتوں کا اختتام فلسطین پر ہوا تیرا سفر وہاں ختم نہیں ہوتا بلکہ وہاں سے اور بلندیوں کی طرف شروع ہوتا ہے۔چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کا ذکر فرمایا کہ گو حضرت موسیٰؑ بھی بہت بلندیوں تک پہنچے لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارتقاء اس سے بھی بہت بلند تر تھا۔

یہ سورت اب یہود کے ذکر کو اس طرح بیان کر رہی ہے کہ ان کو اپنے جرائم کی بنا پر اپنے وطن فلسطین سے نکال دیا گیا تھا اور اللہ تعالیٰ کے بہت ہی سخت نگران بندے ان پر مسلط کئے گئے تھے جو اُن کے شہر کی گلیوں میں داخل ہو کر تیزی سے آگے بڑھے اور تمام شہر کو ملیا میٹ کر دیا۔لیکن اللہ تعالیٰ پھر ان پر رحم فرمائے گا اور ایک اور موقع انہیں دے گا کہ وہ دوبارہ فلسطین پر قابض ہو جائیں جیسا کہ فی زمانہ ہو چکا ہے۔لیکن یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر انہوں نے توبہ نہ کی اور اللہ کے بندوں کے ساتھ رحم کے ساتھ پیش نہ آئے تو پھر اللہ تعالیٰ انہیں فلسطین سے خود نکالے گا نہ کہ مسلمانوں سے جنگ کے نتیجہ میں،اور ان کی بجائے اللہ اپنے صالح بندوں کو فلسطین کا بادشاہ بنا دے گا۔ظاہر ہے کہ مسلمانوں کو تب تک فلسطین پر غلبہ عطا نہیں ہو سکتا جب تک وہ اس شرط کو پورا نہ کریں کہ اللہ کے صالح بندے بن جائیں۔

اس کے بعد ان برائیوں کا ذکر ہے جو یہودیوں میں ان کی سخت دلی کے زمانہ میں راسخ ہو گئی تھیں یعنی بخل، فضول خرچی،زنا،قتل و غارت،یتیم کا مال کھا جانا،بدعہدی،تکبر وغیرہ اور مسلمانوں کو ان سے باز رہنے کی تلقین ہے۔

پھر اس سورت میں فرمایا گیا کہ جب تُو اس عظیم قرآن کی تلاوت کرتا ہے تو یہ اس کو سمجھنے سے عاری رہتے ہیں اور ان میں شرک اتنا سرایت کر چکا ہے کہ جب تُو صرف اللہ کی وحدانیت کا ذکر کرے تو پیٹھ پھیر کر چلے جاتے ہیں۔ان کو کلمہ توحید میں کوئی دلچسپی نہیں رہتی۔چونکہ ان کے دلوں میں دہریت گھر کر جاتی ہے اس لئے یومِ آخرت پر سے بھی ان کا ایمان کلیۃً اٹھ جاتا ہے۔اور جو قوم آخرت پر یقین نہ رکھے اور اپنی جوابدہی کی قائل نہ ہو وہ اپنے جرائم اور گناہوں میں ہمیشہ بلا روک ٹوک بڑھتی چلی جاتی ہے۔

اس کے بعد اُسی رؤیا کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کشف کے ذریعہ فلسطین کی حالت دکھائی گئی اور پھر مزید روحانی بلندیوں کی طرف آپ کا اِسراء ہوا۔

پھر جس شجرۂ ملعونہ کا ذکر ہے اس سے مراد یہودی ہیں جن کا سورۃ فاتحہ کی آخری آیت میں ذکر ہے کہ وہ

ہمیشہ اللہ کے غضب کے نیچے بھی رہیں گے اور بندوں کے غضب کے نیچے بھی۔ جو لوگ غضب اور انتقام کے عادی ہوں ان کی مثال آگ کی سی ہے جو نشو ونما کو بھسم کر دیتی ہے اور جو منکسر مزاج بندے طین کی خاصیت رکھتے ہیں، ہر قسم کی نشو ونما انہی کے ذریعہ ہوتی ہے۔ پس اس ذکر کا یہ مطلب بنتا ہے کہ یہود ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعمیری کوششوں کو ختم کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے اور یہ سوچیں گے کہ یہ مٹی سے نشو ونما پانے والے کیسے ہمارا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ مگر تمام دنیا کی نشو ونما اس بات کا ثبوت ہے کہ آگ کبھی اللہ کی قدرت سے پیدا ہونے والی نشو ونما کو بھسم نہیں کر سکی۔ تمام لہلہاتے ہوئے باغات اور سبزہ زار اس بات کے گواہ ہیں۔

اس کے بعد قرآن کریم کی وہ آیات ہیں جو **اَقِمِ الصَّلٰوۃَ** سے شروع ہوتی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے **مقامِ محمود** کا ذکر کرتی ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین جو کوشش آپ کو مذموم کرنے کی کر سکتے ہیں کرتے چلے جائیں مگر اس کے نتیجہ میں ہمیشہ اللہ تعالیٰ آپؐ کو بلند تر مقام کی طرف اٹھاتا چلا جائے گا۔ گویا آپؐ کے روحانی ارتقاء کو اس رنگ میں بھی اونچا فرمایا یہاں تک کہ آپ اس **مقامِ محمود** تک پہنچ جائیں گے جس تک کسی دوسرے کی رسائی نہیں ہوئی۔ مگر یہ مقام یونہی نصیب نہیں ہوا کرتا اس کے لئے **فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ** فرما دیا کہ اس کے لئے راتوں کو اٹھ کر ہمیشہ دعائیں کرتا چلا جا۔

یہ دعویٰ کہ آپ واقعی مقامِ محمود تک پہنچائے جائیں گے عملاً بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں دشمن نے پورا ہوتا ہوا دیکھ لیا کہ جب آپ بظاہر مغلوب ہو کر مکہ سے نکلے تو اسی سورت میں ایک دعا کی صورت میں یہ پیشگوئی تھی کہ تُو دوبارہ اس شہر میں داخل ہوگا اور یہ اعلان کرے گا کہ **جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا** کہ حق آ گیا اور باطل بھاگ گیا اور باطل کے مقدر میں ہی بھاگنا ہے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے روشنی آ جائے تو اندھیرا بھاگ جاتا ہے۔

اس کے بعد آیت نمبر ۸۶ روح کے متعلق ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب لوگوں نے کہا کہ ہمیں بتا کہ روح کیا چیز ہے اللہ تعالیٰ نے یہ جواب عطا فرمایا کہ ان سے کہہ دے کہ روح میرے ربّ کے امر کے سوا اور کچھ نہیں۔

عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو **روح اللہ** مانتے ہیں اور یہی لقب مسلمان بھی آپؑ کو دیتے ہیں مگر اس بات میں حضرت عیسیٰ کو کوئی خصوصیت حاصل نہیں کیونکہ آپؑ بھی محض اسی طرح امرِ الٰہی سے پیدا ہوئے ہیں جیسا کہ آغاز میں تمام زندگی امرِ الٰہی سے پیدا ہوئی ہے۔

سورت کے آخر پر اس مضمون کو مزید کھول دیا ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو محض اس لئے کہ وہ بن باپ کے تھا اللہ کا بیٹا قرار دینا بہت بڑا ظلم ہے۔ پس تمام حمد اللہ ہی کی ہے جس کو کسی بیٹے کی کوئی ضرورت نہیں اور نہ اس کا کوئی ملکیت میں شریک ہے اور اسے کبھی ایسے ساتھی کی ضرورت نہیں پڑی جو گویا کمزوری کی حالت میں اس کا مددگار بنتا۔

سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ مَکِّیَّۃٌ وَّ ھِیَ مَعَ الْبَسْمَلَۃِ مِائَۃٌ وَّ اثْنَتَا عَشْرَۃَ اٰیَۃً وَّ اثْنَاعَشَرَ رُکُوْعًا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝۱

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۝۲

۲۔ پاک ہے وہ جو رات کے وقت اپنے بندے کو مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ کی طرف لے گیا جس کے ماحول کو ہم نے برکت دی ہے۔ تا کہ ہم اسے اپنے نشانات میں سے کچھ دکھائیں۔ یقیناً وہ بہت سننے والا (اور) گہری نظر رکھنے والا ہے۔ ۝۱

وَاٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ وَجَعَلْنٰہُ ھُدًی لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِیْ وَکِیْلًا ۝۳ؕ

۳۔ اور ہم نے موسیٰ کو بھی کتاب دی تھی اور اسے بنی اسرائیل کے لئے ہدایت بنایا تھا کہ تم میرے سوا کسی کو اپنا کارساز نہ بنانا۔

ذُرِّیَّۃَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ؕ اِنَّہٗ کَانَ عَبْدًا شَکُوْرًا ۝۴

۴۔ (یہ لوگ) اُن کی ذرّیت تھے جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا تھا۔ یقیناً وہ بہت ہی شکرگزار بندہ تھا۔

وَقَضَیْنَآ اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ فِی الْکِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِی الْاَرْضِ مَرَّتَیْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا کَبِیْرًا ۝۵

۵۔ اور ہم نے کتاب میں بنی اسرائیل کو اس قضا سے کھول کر آگاہ کر دیا تھا کہ تم ضرور زمین میں دو مرتبہ فساد کرو گے اور یقیناً ایک بڑی سرکشی کرتے ہوئے چھا جاؤ گے۔

۝۱ قرآن کریم میں رسول اللہ ﷺ کے روحانی سفر کے دو واقعات بیان ہوئے ہیں۔ ایک کو اِسراء کہا جاتا ہے اور دوسرے کو معراج. اِسراء کے روحانی سفر میں آپ کو فلسطین کی زیارت کروائی گئی جو ظاہری جسم کے فلسطین جانے پر دلالت نہیں کرتی بلکہ روحانی زیارت مراد ہے۔ اسی لئے جب کسی نے کھڑے ہو کر پوچھا کہ بتائیں فلسطین کی فلاں عمارت کس کس طرح کی ہے تو حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی آنکھوں کے سامنے اس وقت وہ عمارت ظاہر ہوئی اور آپ دیکھ دیکھ کر اس کے سوال کا جواب بتانے لگے۔ چنانچہ بخاری میں ہے: لَمَّا کَذَّبَنِی قُرَیْشٌ قُمْتُ فِی الْحِجْرِ فَجَلَّی اللّٰہُ لِي بَیْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ أُخْبِرُھُمْ عَنْ آیَاتِہٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْہِ. (بخاری. کتاب التفسیر. تفسیر سورۃ بنی اسرائیل)

فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِىْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ ؕ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ۞

٦۔ پس جب ان دونوں میں سے پہلے وعدے کا وقت آ پہنچا، ہم نے تمہارے خلاف اپنے ایسے بندوں کو کھڑا کر دیا جو سخت جنگجو تھے پس وہ بستیوں کے بیچوں بیچ تباہی مچاتے ہوئے داخل ہو گئے (۱) اور یہ پورا ہو کر رہنے والا وعدہ تھا۔

ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا ۞

٧۔ پھر ہم نے تمہیں دوبارہ ان پر غلبہ عطا کیا اور ہم نے اموال اور اولاد کے ذریعہ تمہاری مدد کی اور تمہیں ہم نے ایک بہت بڑا جتھا بنا دیا۔

اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ ۟ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ؕ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا ۞

٨۔ اگر تم اچھے اعمال بجالاؤ تو اپنی خاطر ہی اچھے اعمال بجالاؤ گے۔ اور اگر تم بُرا کرو تو خود اپنے لئے ہی بُرا کرو گے۔ پس جب آخرت والا وعدہ آئے گا (تب بھی یہی مقدر ہے) کہ وہ تمہارے چہرے بگاڑ دیں اور وہ مسجد میں اسی طرح داخل ہو جائیں جیسا کہ پہلی مرتبہ داخل ہوئے تھے اور تا کہ وہ جس پر غلبہ پائیں اُسے تہس نہس کر دیں۔

عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ۞ ۛ

٩۔ ہوسکتا ہے کہ تمہارا ربّ تم پر رحم کرے۔ اور اگر تم نے تکرار کی تو ہم بھی تکرار کریں گے۔ اور ہم نے جہنّم کافروں کو گھیر لینے والی بنائی ہے۔ (۲)

---

(۱) ان معنوں کے لئے دیکھیں "المنجد"۔

(۲) آیات ۵ تا ۹: بنی اسرائیل کے متعلق خدا تعالیٰ کی یہ تقدیر جاری ہوئی تھی کہ جب وہ بداعمالیوں میں بہت بڑھ گئے تو ان پر بابل کے بادشاہ نبوکدنضر کو غلبہ عطا ہوا۔ وہ لوگ ان کی گلیوں میں بھی گھس گئے اور عملاً ان کو ملیامیٹ کر دیا یا ہجرت کے ذریعہ باہر منتقل ہونے پر مجبور کر دیا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے جب پہلی بار بنی اسرائیل کو دوبارہ فلسطین پر غلبہ عطا فرمایا تو ان پر رحم فرماتے ہوئے ان کی تعداد میں بھی برکت دی اور ان کے اموال میں بھی برکت دی اور یہ نصیحت فرمائی کہ اگر تم نے حسن سلوک سے کام لیا تو تمہارے اپنے ہی فائدے میں ہے اور اگر تم نے سابقہ بداعمالیوں کو دہرایا تو خود اپنے مفاد کے خلاف ہی ایسا کرو گے۔ پس جب آخری زمانہ میں ان کو فلسطین پر دوبارہ غلبہ عطا کیا جائے گا تو اس کی وجہ فلسطین پر قابض مسلمانوں کی بداعمالیاں ہوں گی اور یہود کو پھر آزمائش میں ڈالا جائے گا۔ اگر وہ مفتوح علاقوں میں انصاف اور رحمت کا سلوک کریں گے تو ان کا یہ غلبہ لمبا ہو جائے گا اور اس کے برعکس عمل کے نتیجہ میں کوئی دنیاوی قوم ان کو مغلوب نہیں کرے گی بلکہ اللہ تعالیٰ اپنی تقدیر سے ایسے سامان پیدا فرمائے گا کہ بڑی طاقتیں یہود کو فلسطین میں پناہ دینے سے باز رہیں گی۔

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ﴿۱۰﴾

۱۰۔ یقیناً یہ قرآن اس (راہ) کی طرف ہدایت دیتا ہے جو سب سے زیادہ قائم رہنے والی ہے اور اُن مومنوں کو جو نیک کام کرتے ہیں بشارت دیتا ہے کہ اُن کے لئے بہت بڑا اجر (مقدر) ہے۔

وَّاَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۱﴾ ع ۱۱

۱۱۔ اور یہ کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے اُن کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کیا ہے۔

وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ﴿۱۲﴾

۱۲۔ اور انسان شرّ ایسے مانگتا ہے جیسے خیر مانگ رہا ہو۔ اور انسان بہت جلد باز ہے۔

وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ﴿۱۳﴾

۱۳۔ اور ہم نے رات اور دن کے دو نشان بنائے ہیں۔ پس ہم رات کے نشان کو مٹا دیتے ہیں اور دن کے نشان کو روشنی عطا کرنے والا بنا دیتے ہیں تاکہ تم اپنے ربّ کے فضل کی تلاش کرو اور تاکہ تم سالوں کی گنتی اور حساب سیکھ سکو۔ اور ہر بات ہم نے خوب کھول کھول کر بیان کردی ہے۔

وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰۗىِٕرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ۭ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ﴿۱۴﴾

۱۴۔ اور ہر انسان کا اعمال نامہ ہم نے اُس کی گردن سے چمٹا دیا ہے اور ہم قیامت کے دن اس کے لئے اُسے ایک ایسی کتاب کی صورت میں نکالیں گے جسے وہ کھلی ہوئی پائے گا۔ ﴿۱﴾

اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ۭ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ﴿۱۵﴾ۭ

۱۵۔ اپنی کتاب پڑھ! آج کے دن تیرا نفس تیرا حساب لینے کے لئے کافی ہے۔

﴿۱﴾ یہاں طائر سے مراد پرندہ نہیں ہے کہ گویا ہر انسان کی گردن میں ایک پرندہ لٹک رہا ہے۔ بلکہ اس کا اعمال نامہ مراد ہے جو ظاہری شکل میں لٹکا ہوا نہیں ہوتا مگر قیامت کے دن اسے ظاہر کر دیا جائے گا۔ یہ ایسا ہی محاورہ ہے جیسے اردو میں کہا جاتا ہے کہ گریبان میں منہ ڈال کر دیکھو کہ تم کیسے ہو۔

مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِىْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ﴿۱۶﴾

۱۶۔ جو ہدایت پا جائے وہ خود اپنی جان ہی کے لئے ہدایت پاتا ہے اور جو گمراہ ہو تو وہ اسی کے مفاد کے خلاف گمراہ ہوتا ہے۔ اور کوئی بوجھ اُٹھانے والی کسی دوسری کا بوجھ نہیں اُٹھائے گی۔ اور ہم ہرگز عذاب نہیں دیتے یہاں تک کہ کوئی رسول بھیج دیں (اور حجّت تمام کر دیں)۔

وَاِذَاۤ اَرَدْنَاۤ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ﴿۱۷﴾

۱۷۔ اور جب ہم ارادہ کر لیتے ہیں کہ کسی بستی کو تباہ کر دیں تو اُس کے خوشحال لوگوں کو حکم دے دیتے ہیں (کہ من مانی کارروائیاں کرتے پھریں) پھر وہ اس میں فسق و فجور کرتے ہیں تو اس پر فرمان صادق آ جاتا ہے سو ہم اس کو ملیامیٹ کر دیتے ہیں۔

وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ﴿۱۸﴾

۱۸۔ اور کتنے ہی زمانوں کے لوگ ہیں جنہیں ہم نے نوح کے بعد ہلاک کیا اور تیرا ربّ اپنے بندوں کے گناہوں کی خبر رکھنے (اور) اُن پر نظر رکھنے کے لحاظ سے بہت کافی ہے۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۱۹﴾

۱۹۔ جو ورلی زندگی کی آرزو رکھتا ہے اسے ہم اسی زندگی میں (وہ) جلد عطا کر دیتے ہیں جو ہم چاہیں اور جس کیلئے ہم ارادہ کریں۔ پھر ہم نے اس کے لئے جہنّم بنا رکھی ہے وہ اس میں مذمّت کیا ہوا (اور) دھتکارا ہوا داخل ہوگا۔

وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۲۰﴾

۲۰۔ اور وہ جس نے آخرت کا ارادہ کیا ہو اور اس کے لئے جیسا کہ اس کا حق ہے کوشش کی ہو بشرطیکہ وہ مومن ہو تو یہی ہیں وہ لوگ جن کی کوشش مشکور ہوگی۔

كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ؕ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴿۲۱﴾

۲۱۔ ہر ایک کو ہم تیرے ربّ کی عطا سے مدد دیتے ہیں اُن کو بھی اور اِن کو بھی اور تیرے ربّ کی عطا روکی نہیں جاتی۔

اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّ اَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ﴿۲۲﴾

۲۲۔ دیکھ ہم نے کس طرح ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی اور آخرت درجات کے اعتبار سے بھی بہت بڑی ہے اور فضیلت عطا کرنے کے اعتبار سے بھی بہت بڑی ہے۔

لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ﴿۲۳﴾ ع

۲۳۔ تُو اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ بنا ورنہ تو مذمّت کیا ہوا (اور) بے یار و مددگار بیٹھا رہ جائے گا۔

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ﴿۲۴﴾

۲۴۔ اور تیرے ربّ نے فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ تم اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے احسان کا سلوک کرو۔ اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک تیرے پاس بڑھاپے کی عمر کو پہنچے یا وہ دونوں ہی، تو اُنہیں اُف تک نہ کہہ اور انہیں ڈانٹ نہیں اور انہیں نرمی اور عزت کے ساتھ مخاطب کر۔

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿۲۵﴾ ط

۲۵۔ اور ان دونوں کے لئے رحم سے عجز کا پَر جھکا دے اور کہہ کہ اے میرے ربّ! ان دونوں پر رحم کر جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی۔

رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ﴿۲۶﴾

۲۶۔ تمہارا ربّ سب سے زیادہ جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے۔ اگر تم نیک ہو تو وہ یقیناً بکثرت توبہ کرنے والوں کو بہت بخشنے والا ہے۔

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ﴿۲۷﴾

۲۷۔ اور قرابت دار کو اس کا حق دے اور مسکین کو بھی اور مسافر کو بھی مگر فضول خرچی نہ کر۔

اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴿۲۸﴾

۲۸۔ یقیناً فضول خرچ لوگ شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے ربّ کا بہت ناشکرا ہے۔

وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ﴿۲۹﴾

۲۹۔ اور اگر تجھے ان سے اعراض کرنا ہی پڑے تو اپنے ربّ کی رحمت کے حصول کی خاطر، جس کی تُو امید رکھتا ہے، اُن سے نرم بات کہہ۔

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ﴿۳۰﴾

۳۰۔ اور اپنی مُٹھی (بخل کے ساتھ) بھینچتے ہوئے گردن سے نہ لگالے اور نہ ہی اُسے پُورے کا پُورا کھول دے کہ اس کے نتیجہ میں تُو ملامت زدہ (اور) حسرت زدہ ہوکر بیٹھ رہے۔

اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ﴿۳۱﴾ ع ۳ ۸

۳۱۔ تیرا ربّ یقیناً جس کے لئے چاہتا ہے رزق کو وسعت بھی دیتا ہے اور تنگ بھی کرتا ہے۔ یقیناً وہ اپنے بندوں سے بہت باخبر ہے (اور) گہری نظر رکھنے والا ہے۔

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ؕ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْـًٔا كَبِيْرًا ﴿۳۲﴾

۳۲۔ اور اپنی اولاد کو کنگال ہونے کے ڈر سے قتل نہ کرو۔ ہم ہی ہیں جو انہیں رزق دیتے ہیں اور تمہیں بھی۔ ان کو قتل کرنا یقیناً بہت بڑی خطا ہے۔

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿۳۳﴾

۳۳۔ اور زنا کے قریب نہ جاؤ۔ یقیناً یہ بے حیائی ہے اور بہت بُرا رستہ ہے۔

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّى الْقَتْلِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ﴿۳۴﴾

۳۴۔ اور اُس جان کو ناحق قتل نہ کرو جسے اللہ نے حُرمت بخشی ہو۔ اور جو مظلوم ہونے کی حالت میں قتل کیا جائے تو ہم نے اُس کے ولی کو (بدلے کا) قوی حق عطا کیا ہے۔ پس وہ قتل کے معاملہ میں زیادتی نہ کرے۔ یقیناً وہ تائید یافتہ ہے۔

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۪ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۵﴾

۳۵۔ اور یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر ایسے طریق پر کہ وہ بہترین ہو یہاں تک کہ وہ اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ جائے۔ اور عہد کو پورا کرو یقیناً عہد کے بارہ میں پوچھا جائے گا۔

وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿۳۶﴾

۳۶۔ اور جب تم ماپ کرو تو پورا ماپ کرو اور سیدھی ڈنڈی سے تولو۔ یہ بات بہت بہتر اور انجام کار سب سے اچھی ہے۔

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۷﴾

۳۷۔ اور وہ موقف اختیار نہ کر جس کا تجھے علم نہیں۔☆ یقیناً کان اور آنکھ اور دل میں سے ہر ایک سے متعلق پوچھا جائے گا۔

وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۸﴾

۳۸۔ اور زمین میں اکڑ کر نہ چل۔ تُو یقیناً زمین کو پھاڑ نہیں سکتا اور نہ قامت میں پہاڑوں کی بلندی تک پہنچ سکتا ہے۔

كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ﴿۳۹﴾

۳۹۔ یہ تمام ایسی باتیں ہیں جن کی بُرائی تیرے ربّ کے نزدیک سخت ناپسندیدہ ہے۔

ذٰلِكَ مِمَّاۤ اَوْحٰۤى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ؕ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۴۰﴾

۴۰۔ یہ اُن حکمت کی باتوں میں سے ہے جو تیرے ربّ نے تیری طرف وحی کیں۔ اور تُو اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ بنا ورنہ تُو جہنّم میں ملامت زدہ (اور) دھتکارا ہوا پھینک دیا جائے گا۔

☆ دیکھئے: مفردات امام راغبؒ۔

اَفَاَصۡفٰىكُمۡ رَبُّكُمۡ بِالۡبَنِيۡنَ وَ اتَّخَذَ مِنَ الۡمَلٰٓـئِكَةِ اِنَاثًا ؕ اِنَّكُمۡ لَتَقُوۡلُوۡنَ قَوۡلًا عَظِيۡمًا ﴿۴۱﴾ ع

۴۱۔ کیا تمہیں تو تمہارے ربّ نے بیٹوں کے لئے چُن لیا اور خود فرشتوں میں سے بیٹیاں بنا بیٹھا؟ تم یقیناً بہت بڑی بات کر رہے ہو۔

وَلَقَدۡ صَرَّفۡنَا فِىۡ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ لِيَذَّكَّرُوۡا ؕ وَمَا يَزِيۡدُهُمۡ اِلَّا نُفُوۡرًا ﴿۴۲﴾

۴۲۔ اور یقیناً ہم نے اس قرآن میں (آیات کو) بار بار بیان کیا ہے تا کہ وہ نصیحت پکڑیں بایں ہمہ یہ اُنہیں نفرت سے دور بھاگنے کے سوا کسی اور چیز میں نہیں بڑھاتا۔

قُلْ لَّوۡ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوۡلُوۡنَ اِذًا لَّابۡتَغَوۡا اِلٰى ذِى الۡعَرۡشِ سَبِيۡلًا ﴿۴۳﴾

۴۳۔ تُو کہہ دے کہ اگر اُس کے ساتھ کچھ اور معبود ہوتے جیسا یہ کہتے ہیں تو وہ بھی ضرور صاحبِ عرش تک پہنچنے کی راہ بڑی خواہش سے ڈھونڈتے۔

سُبۡحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوۡلُوۡنَ عُلُوًّا كَبِيۡرًا ﴿۴۴﴾

۴۴۔ پاک ہے وہ اور بہت بلند ہے ان باتوں سے جو وہ کہتے ہیں۔

تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبۡعُ وَالۡاَرۡضُ وَمَنۡ فِيۡهِنَّ ؕ وَاِنۡ مِّنۡ شَىۡءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمۡدِهٖ وَلٰـكِنۡ لَّا تَفۡقَهُوۡنَ تَسۡبِيۡحَهُمۡ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيۡمًا غَفُوۡرًا ﴿۴۵﴾

۴۵۔ اُسی کی تسبیح کر رہے ہیں سات آسمان اور زمین اور جو بھی ان میں ہے۔ اور کوئی چیز نہیں مگر وہ اُس کی حمد کے ساتھ تسبیح کر رہی ہے لیکن حال یہ ہے کہ تم ان کی تسبیح کو سمجھتے نہیں۔ وہ یقیناً بہت بُردبار (اور) بہت بخشنے والا ہے۔

وَاِذَا قَرَاۡتَ الۡقُرۡاٰنَ جَعَلۡنَا بَيۡنَكَ وَبَيۡنَ الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسۡتُوۡرًا ۙ﴿۴۶﴾

۴۶۔ اور جب تُو قرآن کی تلاوت کرتا ہے تو ہم تیرے درمیان اور اُن لوگوں کے درمیان جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ایک مخفی پردہ ڈال دیتے ہیں۔

وَّجَعَلۡنَا عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ اَكِنَّةً اَنۡ يَّفۡقَهُوۡهُ وَفِىۡۤ اٰذَانِهِمۡ وَقۡرًا ؕ وَاِذَا ذَكَرۡتَ رَبَّكَ فِى الۡقُرۡاٰنِ وَحۡدَهٗ وَلَّوۡا عَلٰٓى اَدۡبَارِهِمۡ نُفُوۡرًا ﴿۴۷﴾

۴۷۔ اور ہم اُن کے دلوں پر پردے ڈال دیتے ہیں کہ وہ اُسے سمجھ نہ سکیں اور اُن کے کانوں میں بوجھ۔ اور جب تُو قرآن میں اپنے ربِّ یگانہ کا ذکر کرتا ہے تو وہ نفرت سے پیٹھ پھیرتے ہوئے پلٹ جاتے ہیں۔

نَحۡنُ اَعۡلَمُ بِمَا یَسۡتَمِعُوۡنَ بِہٖۤ اِذۡ یَسۡتَمِعُوۡنَ اِلَیۡكَ وَ اِذۡ ہُمۡ نَجۡوٰۤی اِذۡ یَقُوۡلُ الظّٰلِمُوۡنَ اِنۡ تَتَّبِعُوۡنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسۡحُوۡرًا ﴿۴۸﴾

۴۸۔ ہم سب سے زیادہ جانتے ہیں کہ وہ کیا بات سُننا چاہتے ہیں جب وہ تیری طرف کان دھرتے ہیں اور جب وہ خفیہ مشوروں میں مصروف ہوتے ہیں۔ جب ظالم لوگ کہتے ہیں کہ تم محض ایک ایسے شخص کی پیروی کر رہے ہو جو سحر زدہ ہے۔

اُنۡظُرۡ کَیۡفَ ضَرَبُوۡا لَكَ الۡاَمۡثَالَ فَضَلُّوۡا فَلَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ سَبِیۡلًا ﴿۴۹﴾

۴۹۔ دیکھ تیرے بارہ میں وہ کیسی کیسی مثالیں بیان کرتے ہیں۔ پس وہ رستہ سے بھٹک گئے ہیں اور سیدھی راہ تک نہیں پہنچ سکتے۔

وَ قَالُوۡۤا ءَاِذَا کُنَّا عِظَامًا وَّ رُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبۡعُوۡثُوۡنَ خَلۡقًا جَدِیۡدًا ﴿۵۰﴾

۵۰۔ اور وہ کہتے ہیں کہ جب ہم محض ہڈیاں رہ جائیں گے اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا ہم ضرور ایک نئی تخلیق کی صورت میں اُٹھائے جائیں گے؟

قُلۡ کُوۡنُوۡا حِجَارَۃً اَوۡ حَدِیۡدًا ﴿ۙ۵۱﴾

۵۱۔ تو کہہ دے تم پتھر بن جاؤ یا لوہا،

اَوۡ خَلۡقًا مِّمَّا یَکۡبُرُ فِیۡ صُدُوۡرِکُمۡ ۚ فَسَیَقُوۡلُوۡنَ مَنۡ یُّعِیۡدُنَا ؕ قُلِ الَّذِیۡ فَطَرَکُمۡ اَوَّلَ مَرَّۃٍ ۚ فَسَیُنۡغِضُوۡنَ اِلَیۡكَ رُءُوۡسَہُمۡ وَ یَقُوۡلُوۡنَ مَتٰی ہُوَ ؕ قُلۡ عَسٰۤی اَنۡ یَّکُوۡنَ قَرِیۡبًا ﴿۵۲﴾

۵۲۔ یا ایسی مخلوق جو تمہاری دانست میں (سختی میں) اس سے بھی بڑھ کر ہو۔ تو اس پر وہ ضرور کہیں گے کہ کون (ہے جو) ہمیں لوٹائے گا؟ تُو کہہ دے وہی جس نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا۔ تو وہ تیری طرف (منہ کر کے) اپنے سر مٹکائیں گے اور کہیں گے ایسا کب ہوگا؟ تُو کہہ دے ہوسکتا ہے کہ جلد ایسا ہو۔

یَوۡمَ یَدۡعُوۡکُمۡ فَتَسۡتَجِیۡبُوۡنَ بِحَمۡدِہٖ وَ تَظُنُّوۡنَ اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ اِلَّا قَلِیۡلًا ﴿۵۳﴾ ع ۵/۱۲

۵۳۔ جس دن وہ تمہیں بُلائے گا اور تم اس کی حمد کے ساتھ لبیک کہو گے اور تم گمان کرو گے کہ تم تھوڑی سی مدت کے سوا نہیں رہے۔

وَ قُلۡ لِّعِبَادِیۡ یَقُوۡلُوا الَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ ؕ اِنَّ الشَّیۡطٰنَ یَنۡزَغُ بَیۡنَہُمۡ ؕ اِنَّ الشَّیۡطٰنَ کَانَ لِلۡاِنۡسَانِ عَدُوًّا مُّبِیۡنًا ﴿۵۴﴾

۵۴۔ اور تُو میرے بندوں سے کہہ دے کہ ایسی بات کیا کریں جو سب سے اچھی ہو۔ یقیناً شیطان اُن کے درمیان فساد ڈالتا ہے۔ شیطان بے شک انسان کا کھلا کھلا دشمن ہے۔

رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ۭ اِنْ يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ ۭ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ۝۵۵

۵۵۔ تمہارا ربّ تمہیں سب سے زیادہ جانتا ہے۔ اگر وہ چاہے تو تم پر رحم کرے اور اگر چاہے تو تمہیں عذاب دے۔ اور ہم نے تجھے ان پر داروغہ بنا کر نہیں بھیجا۔

وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰي بَعْضٍ وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۝۵۶

۵۶۔ اور تیرا ربّ سب سے زیادہ اُسے جانتا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اور یقیناً ہم نے نبیوں میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی اور داؤد کو ہم نے زبور عطا کی۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ۝۵۷

۵۷۔ تُو کہہ دے پکارو اُن لوگوں کو جنہیں تم اُس کے سوا گمان کیا کرتے تھے۔ پس وہ تم سے تکلیف دور کرنے کی کوئی طاقت نہیں رکھتے اور نہ اسے تبدیل کرنے کی۔

اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ۭ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ۝۵۸

۵۸۔ یہی لوگ جنہیں یہ پکارتے ہیں وہ تو خود اپنے ربّ کی طرف جانے کا وسیلہ ڈھونڈیں گے کہ کون ہے ان میں سے جو (وسیلہ بننے کا) زیادہ حقدار ہے اور وہ اُس کی رحمت کی توقع رکھیں گے اور اُس کے عذاب سے ڈریں گے۔ یقیناً تیرے ربّ کا عذاب اس لائق ہے کہ اس سے بچا جائے۔

وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝۵۹

۵۹۔ اور کوئی بستی نہیں مگر اسے ہم قیامت کے دن سے پہلے ہلاک کرنے والے یا اُسے بہت سخت عذاب دینے والے ہیں۔ یہ بات کتاب میں لکھی ہوئی ہے۔

وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ۭ وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ

۶۰۔ اور کسی بات نے ہمیں نہیں روکا کہ ہم اپنی آیات بھیجیں سوائے اس کے کہ پہلوں نے ان کا انکار کر دیا تھا۔ اور ہم نے ثمود کو بھی ایک بصیرت افروز نشان

مُبۡصِرَةً فَظَلَمُوۡا بِهَا ؕ وَمَا نُرۡسِلُ بِالۡاٰيٰتِ اِلَّا تَخۡوِيۡفًا ﴿۶۰﴾

کے طور پر اُونٹنی عطا کی تھی۔ پس وہ اس سے ظلم کے ساتھ پیش آئے۔ اور ہم نشانات نہیں بھیجتے مگر تدریجاً ڈرانے کی خاطر۔

وَاِذۡ قُلۡنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ وَمَا جَعَلۡنَا الرُّءۡيَا الَّتِىۡۤ اَرَيۡنٰكَ اِلَّا فِتۡنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الۡمَلۡعُوۡنَةَ فِى الۡقُرۡاٰنِ ؕ وَنُخَوِّفُهُمۡ ۙ فَمَا يَزِيۡدُهُمۡ اِلَّا طُغۡيَانًا كَبِيۡرًا ﴿۶۱﴾ ع ۶ ۸

۶۱۔ اور (یاد کر) جب ہم نے تجھے کہا یقیناً تیرے ربّ نے انسانوں کو گھیر لیا ہے۔ اور وہ خواب جو ہم نے تجھے دکھایا اُسے ہم نے نہیں بنایا مگر لوگوں کے لئے آزمائش اور اس درخت کو بھی جو قرآن میں ملعون قرار دیا گیا۔ اور ہم انہیں تدریجاً ڈراتے ہیں مگر وہ اُنہیں سوائے بڑی سرکشی کے اور کسی چیز میں نہیں بڑھاتا۔

وَاِذۡ قُلۡنَا لِلۡمَلٰٓـئِكَةِ اسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوۡۤا اِلَّاۤ اِبۡلِيۡسَ ؕ قَالَ ءَاَسۡجُدُ لِمَنۡ خَلَقۡتَ طِيۡنًا ﴿۶۲﴾ ج

۶۲۔ اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا آدم کے لئے سجدہ ریز ہو جاؤ تو اُنہوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔ اُس نے کہا کیا میں اس کے لئے سجدہ کروں جسے تُو نے گیلی مٹی سے پیدا کیا ہے؟

قَالَ اَرَءَيۡتَكَ هٰذَا الَّذِىۡ كَرَّمۡتَ عَلَىَّ لَـئِنۡ اَخَّرۡتَنِ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ لَاَحۡتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗۤ اِلَّا قَلِيۡلًا ﴿۶۳﴾

۶۳۔ اس نے کہا مجھے بتا تو سہی کہ کیا یہ وہ (چیز) ہے جسے تُو نے مجھ پر فضیلت دی ہے؟ اگر تُو مجھے قیامت کے دن تک مہلت دے دے تو میں ضرور اس کی نسلوں کو ہلاک کر دوں گا سوائے چند ایک کے۔

قَالَ اذۡهَبۡ فَمَنۡ تَبِعَكَ مِنۡهُمۡ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمۡ جَزَآءً مَّوۡفُوۡرًا ﴿۶۴﴾

۶۴۔ اُس نے کہا جا! پس جو بھی ان میں سے تیری پیروی کرے گا تو یقیناً جہنّم تم سب کا پُورا پُورا بدلہ ہوگی۔

وَاسۡتَفۡزِزۡ مَنِ اسۡتَطَعۡتَ مِنۡهُمۡ بِصَوۡتِكَ وَاَجۡلِبۡ عَلَيۡهِمۡ بِخَيۡلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكۡهُمۡ فِى الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَوۡلَادِ وَعِدۡهُمۡ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيۡطٰنُ اِلَّا غُرُوۡرًا ﴿۶۵﴾

۶۵۔ پس اپنی آواز سے ان میں سے جسے چاہے بہکا اور ان پر اپنے سوار اور پیادے چڑھا لا اور اموال میں اور اولاد میں ان کا شریک بن جا اور ان سے وعدے کر۔ اور شیطان دھوکے کے سوا ان سے کوئی وعدہ نہیں کرتا۔

اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ ؕ وَ كَفٰى بِرَبِّكَ وَكِیْلًا ﴿۶۶﴾

۶۶۔ یقیناً (جو) میرے بندے (ہیں) ان پر تجھے کوئی غلبہ نصیب نہ ہوگا اور تیرا ربّ ہی کارساز کے طور پر کافی ہے۔

رَبُّكُمُ الَّذِیْ یُزْجِیْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِی الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا ﴿۶۷﴾

۶۷۔ تمہارا ربّ وہ ہے جو تمہارے لئے سمندر میں کشتیاں چلاتا ہے تاکہ تم اُس کے فضلوں کی تلاش کرو۔ یقیناً وہ تمہارے حق میں بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِی الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّاۤ اِیَّاهُ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ؕ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ﴿۶۸﴾

۶۸۔ اور جب تمہیں سمندر میں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اُس کے سوا ہر وہ ذات جسے تم بلاتے ہو ساتھ چھوڑ جاتی ہے۔ پھر جب وہ تمہیں خشکی کی طرف بچا کر لے جاتا ہے تو تم (اُس سے) اِعراض کرتے ہو۔ اور انسان بہت ہی ناشکرا ہے۔

اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ یَّخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ یُرْسِلَ عَلَیْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ وَكِیْلًا ۙ﴿۶۹﴾

۶۹۔ پس کیا تم اس بات سے امن میں ہو کہ وہ تمہیں خشکی کے کنارے لے جا کر دھنسا دے یا تم پر تیز جھکّڑ چلائے پھر تم اپنے لئے کوئی کارساز نہ پاؤ۔

اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ یُّعِیْدَكُمْ فِیْهِ تَارَةً اُخْرٰى فَیُرْسِلَ عَلَیْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّیْحِ فَیُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ عَلَیْنَا بِهٖ تَبِیْعًا ﴿۷۰﴾

۷۰۔ یا کیا تم امن میں ہو کہ وہ تمہیں اسی میں دوبارہ لَوٹا دے اور پھر تم پر تند و تیز ہوائیں چلائے اور تمہیں تمہاری ناشکریوں کی وجہ سے غرق کردے۔ پھر تم ہمارے خلاف اپنی خاطر اس کا کوئی بدلہ لینے والا نہ پاؤ۔

وَ لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْۤ اٰدَمَ وَ حَمَلْنٰهُمْ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ رَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَ فَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِیْلًا ﴿۷۱﴾ ع

۷۱۔ اور یقیناً ہم نے ابنائے آدم کو عزت دی اور انہیں خشکی اور تری میں سواری عطا کی اور انہیں پاکیزہ چیزوں میں سے رزق دیا اور اکثر چیزوں پر جو ہم نے پیدا کیں انہیں بہت فضیلت بخشی۔

یَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ ۚ فَمَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَاُولٰٓىِٕكَ یَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَ لَا یُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا ﴿۷۲﴾

۷۲۔ وہ دن (یاد کرو) جب ہم ہر قوم کو اُس کے امام کے حوالے سے بلائیں گے۔ پس جس کو اُس کا اعمال نامہ اُس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو یہی وہ لوگ ہوں گے جو اپنا اعمال نامہ پڑھیں گے اور وہ ایک تاگے کے برابر بھی ظلم نہیں کئے جائیں گے۔

وَ مَنْ كَانَ فِیْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَ اَضَلُّ سَبِیْلًا ﴿۷۳﴾

۷۳۔ اور جو اِسی دنیا میں اندھا ہو وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا اور راہ کے اعتبار سے سب سے زیادہ بھٹکا ہوا۔ ﴿۱﴾

وَ اِنْ كَادُوْا لَیَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ لِتَفْتَرِیَ عَلَیْنَا غَیْرَهٗ ۖۗ وَ اِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِیْلًا ﴿۷۴﴾

۷۴۔ اور قریب تھا کہ وہ تجھے اس کے بارہ میں جو ہم نے تیری طرف وحی کی ہے فتنہ میں مبتلا کر دیتے تاکہ تو اس کے سوا کچھ اَور ہمارے خلاف گھڑ لیتا تب وہ ضرور بلا تاخیر تجھے دوست بنا لیتے۔

وَ لَوْ لَاۤ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَیْهِمْ شَیْـًٔا قَلِیْلًا ﴿۷۵﴾

۷۵۔ اور اگر ہم نے تجھے اِستقامت نہ عطا کی ہوتی تو ہوسکتا تھا کہ تُو ان کی طرف کچھ نہ کچھ جُھک جاتا۔

اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَیٰوةِ وَ ضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَیْنَا نَصِیْرًا ﴿۷۶﴾

۷۶۔ پھر ہم ضرور تجھے زندگی کا بھی دُہرا عذاب چکھاتے اور موت کا بھی دُہرا عذاب۔ تب تُو ہمارے خلاف اپنے لئے کوئی مددگار نہ پاتا۔

وَ اِنْ كَادُوْا لَیَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِیُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَ اِذًا لَّا یَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۷۷﴾

۷۷۔ اور ان سے بعید نہیں تھا کہ وطن سے تیرے پاؤں اُکھاڑ دیتے تاکہ تجھے اُس سے باہر نکال دیں۔ ایسی صورت میں وہ بھی تیرے بعد زیادہ دیر نہ رہ سکتے۔

سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَ لَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِیْلًا ﴿۷۸﴾ ع ۸/۷

۷۸۔ یہ سنّت ہمارے اُن رسولوں کے متعلق تھی جو ہم نے تجھ سے پہلے بھیجے اور تُو ہماری سنّت میں کوئی تبدیلی نہیں پائے گا۔

﴿۱﴾ یہاں اَعْمٰی سے مراد یہ نہیں کہ ظاہری آنکھ سے جو اندھا ہو وہ قیامت کے دن بھی اندھا ہی ہوگا بلکہ ظاہری آنکھیں رکھنے والے جو بصیرت سے محروم ہیں وہ قیامت کے دن بھی بصیرت سے محروم ہوں گے۔

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوۡكِ الشَّمۡسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيۡلِ وَقُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ‌ؕ اِنَّ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ كَانَ مَشۡهُوۡدًا ﴿۷۹﴾

۷۹۔ سورج کے ڈھلنے سے شروع ہوکر رات کے چھا جانے تک نماز کو قائم کر اور فجر کی تلاوت کو اہمیت دے۔ یقیناً فجر کو قرآن پڑھنا ایسا ہے کہ اُس کی گواہی دی جاتی ہے۔

وَمِنَ الَّيۡلِ فَتَهَجَّدۡ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ‌ۖ عَسٰٓى اَنۡ يَّبۡعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا ﴿۸۰﴾

۸۰۔ اور رات کے ایک حصہ میں بھی اس (قرآن) کے ساتھ تہجّد پڑھا کر۔ یہ تیرے لئے نفل کے طور پر ہوگا۔ قریب ہے کہ تیرا ربّ تجھے مقامِ محمود پر فائز کردے۔

وَقُلْ رَّبِّ اَدۡخِلۡنِىۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّاَخۡرِجۡنِىۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّاجۡعَلْ لِّىۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ سُلۡطٰنًا نَّصِيۡرًا ﴿۸۱﴾

۸۱۔ اور تُو کہہ اے میرے ربّ! مجھے اس طرح داخل کر کہ میرا داخل ہونا سچائی کے ساتھ ہو اور مجھے اس طرح نکال کہ میرا نکلنا سچائی کے ساتھ ہو اور اپنی جناب سے میرے لئے طاقتور مددگار عطا کر۔

وَقُلۡ جَآءَ الۡحَـقُّ وَزَهَقَ الۡبَاطِلُ‌ؕ اِنَّ الۡبَاطِلَ كَانَ زَهُوۡقًا ﴿۸۲﴾

۸۲۔ اور کہہ دے حق آ گیا اور باطل بھاگ گیا۔ یقیناً باطل بھاگ جانے والا ہی ہے۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الۡقُرۡاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحۡمَةٌ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ‌ۙ وَلَا يَزِيۡدُ الظّٰلِمِيۡنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۳﴾

۸۳۔ اور ہم قرآن میں سے وہ نازل کرتے ہیں جو شفاء ہے اور مومنوں کے لئے رحمت ہے اور وہ ظالموں کو گھاٹے کے سوا کسی اور چیز میں نہیں بڑھاتا۔

وَاِذَاۤ اَنۡعَمۡنَا عَلَى الۡاِنۡسَانِ اَعۡرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ‌ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَــُٔوۡسًا ﴿۸۴﴾

۸۴۔ اور جب ہم انسان پر انعام کرتے ہیں تو وہ اعراض کرتا ہے اور اپنا پہلو کتراتے ہوئے پرے ہٹ جاتا ہے اور جب اسے کوئی شر پہنچے تو سخت مایوس ہوجاتا ہے۔

قُلۡ كُلٌّ يَّعۡمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖؕ فَرَبُّكُمۡ اَعۡلَمُ بِمَنۡ هُوَ اَهۡدٰى سَبِيۡلًا ﴿۸۵﴾ ع ۹/۷/۹

۸۵۔ تُو کہہ دے کہ ہر ایک اپنی جِبلّت کے مطابق عمل کرتا ہے۔ پس تمہارا ربّ اسے سب سے زیادہ جاننے والا ہے جو رستے کے اعتبار سے سب سے زیادہ صحیح ہے۔

وَ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ؕ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَاۤ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۶﴾

۸۶۔ اور وہ تجھ سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ تُو کہہ دے کہ روح میرے ربّ کے حکم سے ہے اور تمہیں معمولی علم کے سوا کچھ نہیں دیا گیا۔

وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِیْۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا ۙ﴿۸۷﴾

۸۷۔ اور اگر ہم چاہتے تو یقیناً اُسے واپس لے جاتے جو ہم نے تیری طرف وحی کیا ہے پھر تُو اپنے لئے ہمارے خلاف اس پر کوئی کارساز نہ پاتا۔

اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيْرًا ﴿۸۸﴾

۸۸۔ مگر محض اپنے ربّ کی رحمت کے ساتھ (تُو بچایا گیا)۔ یقیناً تجھ پر اُس کا فضل بہت بڑا ہے۔

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ﴿۸۹﴾

۸۹۔ تُو کہہ دے کہ اگر جنّ و انس سب اکٹھے ہو جائیں کہ اس قرآن کی مثل لے آئیں تو وہ اس کی مثل نہیں لاسکیں گے خواہ ان میں سے بعض بعض کے مددگار ہوں۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؗ فَاَبٰۤى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۹۰﴾

۹۰۔ اور ہم نے یقیناً اس قرآن میں لوگوں کی خاطر ہر قسم کی مثالیں خوب پھیر پھیر کر بیان کی ہیں۔ پس اکثر انسانوں نے انکار کردیا محض ناشکری کرتے ہوئے۔

وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا ۙ﴿۹۱﴾

۹۱۔ اور وہ کہتے ہیں کہ ہم ہرگز تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے یہاں تک کہ تُو ہمارے لئے زمین سے کوئی چشمہ پھاڑ لائے۔

اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ۙ﴿۹۲﴾

۹۲۔ یا تیرے لئے کھجوروں اور انگوروں کا کوئی باغ ہو پھر تُو اس کے بیچوں بیچ خوب نہریں کھود ڈالے۔

اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا ﴿۹۳﴾

۹۳۔ یا جیسا کہ تُو گمان کرتا ہے ہم پر آسمان کو ٹکڑوں کی صورت گرا دے یا اللہ اور فرشتوں کو سامنے لے آئے۔

اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَآءِ ؕ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؕ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۴﴾ ع

۹۴۔ یا تیرے لئے سونے کا کوئی گھر ہو یا تُو آسمان میں چڑھ جائے۔ مگر ہم تیرے چڑھنے پر بھی ہرگز ایمان نہیں لائیں گے یہاں تک کہ تُو ہم پر ایسی کتاب اُتارے جسے ہم پڑھ سکیں۔ تُو کہہ دے کہ میرا ربّ (ان باتوں سے) پاک ہے (اور) میں تو ایک بشر رسول کے سوا کچھ نہیں۔

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓى اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۵﴾

۹۵۔ اور لوگوں کو جب ان کے پاس ہدایت آئی اس کے سوا کسی چیز نے ایمان لانے سے نہیں روکا کہ انہوں نے کہا کیا اللہ نے ایک بشر کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟

قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ﴿۹۶﴾

۹۶۔ تُو کہہ دے کہ اگر زمین میں اطمینان سے چلنے پھرنے والے فرشتے ہوتے تو یقیناً ہم ان پر آسمان سے فرشتہ ہی بطور رسول اُتارتے۔

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا ﴿۹۷﴾

۹۷۔ تو کہہ دے کہ اللہ میرے اور تمہارے درمیان گواہ کے طور پر کافی ہے۔ یقیناً وہ اپنے بندوں سے ہمیشہ باخبر (اور ان پر) گہری نظر رکھنے والا ہے۔

وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ

۹۸۔ اور جسے اللہ ہدایت دے تو وہی ہدایت پانے والا ہے اور جسے وہ گمراہ ٹھہرا دے تو ایسوں کے لئے تُو اس کے بالمقابل کوئی ساتھی نہ پائے گا اور قیامت کے دن ہم انہیں ان کے چہروں کے بل اوندھے اکٹھا کریں گے،

عُمْيًا وَّ بُكْمًا وَّ صُمًّا ؕ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ﴿۹۸﴾

اندھے اور گونگے اور بہرے۔ ان کا ٹھکانا جہنّم ہوگا۔ جب کبھی وہ (ان پر) دھیمی پڑنے لگے گی ہم انہیں جلن میں بڑھا دیں گے۔

ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّ رُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿۹۹﴾

۹۹۔ یہ ان کی جزا ہے کیونکہ انہوں نے ہماری آیات کا انکار کیا اور کہا جب ہم ہڈیاں ہو جائیں گے اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا پھر بھی ہم ضرور ایک نئی تخلیق کی صورت میں اُٹھائے جائیں گے؟

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۱۰۰﴾

۱۰۰۔ کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اس بات پر قادر ہے کہ ان جیسے پیدا کر دے اور اس نے ان کے لئے ایک ایسی مدت مقرر کی ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ پس ظالموں نے انکار کر دیا محض ناشکری کرتے ہوئے۔

قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّيْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ﴿۱۰۱﴾

۱۰۱۔ تُو کہہ دے کہ اگر تم میرے ربّ کی رحمت کے خزانوں کے مالک ہوتے تب بھی تم ان کے خرچ ہو جانے کے ڈر سے انہیں روک رکھتے۔ اور انسان یقیناً بہت کنجوس واقع ہوا ہے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ فَسْئَلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِذْ جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ﴿۱۰۲﴾

۱۰۲۔ اور یقیناً ہم نے موسیٰ کو نو کھلے کھلے نشانات عطا کئے تھے۔ پس بنی اسرائیل سے پوچھ (کر دیکھ لے) کہ جب وہ اُن کے پاس آیا تو فرعون نے اُسے کہا کہ اے موسیٰ! میں تو تجھے محض سحر زدہ سمجھتا ہوں۔

قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَآئِرَ ۚ وَاِنِّيْ

۱۰۳۔ اس نے کہا تُو جان چکا ہے کہ یہ نشانات جو بصیرت افروز ہیں آسمانوں اور زمین کے ربّ کے سوا کسی نے نہیں اُتارے اور اے فرعون! میں تجھے یقیناً

لَاَظُنُّكَ يٰفِرۡعَوۡنُ مَثۡبُوۡرًا ﴿١٠٢﴾

ہلاک شدہ سمجھتا ہوں۔

فَاَرَادَ اَنۡ يَّسۡتَفِزَّهُمۡ مِّنَ الۡاَرۡضِ فَاَغۡرَقۡنٰهُ وَمَنۡ مَّعَهٗ جَمِيۡعًا ۙ﴿١٠٣﴾

١٠۴۔ پس اُس نے ارادہ کیا کہ انہیں زمین سے اُکھاڑ ڈالے تو ہم نے اُسے اور جو اُس کے ساتھ تھے سب کے سب کو غرق کر دیا۔

وَّقُلۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ لِبَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ اسۡكُنُوا الۡاَرۡضَ فَاِذَا جَآءَ وَعۡدُ الۡاٰخِرَةِ جِئۡنَا بِكُمۡ لَفِيۡفًا ؕ﴿١٠۴﴾

١٠۵۔ اور اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے کہا کہ موعودہ سرزمین میں سکونت اختیار کرو۔ پس جب آخرت کا وعدہ آئے گا تو ہم تمہیں پھر اکٹھا کر کے لے آئیں گے۔

وَبِالۡحَقِّ اَنۡزَلۡنٰهُ وَبِالۡحَقِّ نَزَلَ ؕ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيۡرًا ۘ﴿١٠۵﴾

وقف لازم

١٠٦۔ اور ہم نے حق کے ساتھ اِسے اُتارا ہے اور ضرورتِ حقّہ کے ساتھ یہ اُترا ہے۔ اور ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر ایک مبشر اور ایک نذیر کے طور پر۔

وَقُرۡاٰنًا فَرَقۡنٰهُ لِتَقۡرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكۡثٍ وَّنَزَّلۡنٰهُ تَنۡزِيۡلًا ﴿١٠٦﴾

١٠٧۔ اور قرآن وہ ہے کہ اسے ہم نے ٹکڑوں میں تقسیم کیا ہے تاکہ تُو اسے لوگوں کے سامنے ٹھہر ٹھہر کر پڑھے اور ہم نے اسے بڑی قوّت اور تدریج کے ساتھ اتارا ہے۔

قُلۡ اٰمِنُوۡا بِهٖۤ اَوۡ لَا تُؤۡمِنُوۡا ؕ اِنَّ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ مِنۡ قَبۡلِهٖۤ اِذَا يُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ يَخِرُّوۡنَ لِلۡاَذۡقَانِ سُجَّدًا ۙ﴿١٠٧﴾

١٠٨۔ تُو کہہ دے کہ تم اس پر ایمان لاؤ یا نہ ایمان لاؤ۔ یقیناً وہ لوگ جو اس سے پہلے علم دیئے گئے تھے جب اُن پر اس کی تلاوت کی جاتی تھی تو وہ ٹھوڑیوں کے بَل سجدہ ریز ہوتے ہوئے گِر جاتے تھے۔

وَّيَقُوۡلُوۡنَ سُبۡحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنۡ كَانَ وَعۡدُ رَبِّنَا لَمَفۡعُوۡلًا ﴿١٠٨﴾

١٠٩۔ اور وہ کہتے تھے ہمارا ربّ پاک ہے یقیناً ہمارے ربّ کا وعدہ تو بہرحال پورا ہو کر رہنے والا ہے۔

وَيَخِرُّوۡنَ لِلۡاَذۡقَانِ يَبۡكُوۡنَ وَيَزِيۡدُهُمۡ خُشُوۡعًا ۩﴿١٠٩﴾

السجدۃ

١١٠۔ وہ ٹھوڑیوں کے بَل روتے ہوئے گِر جاتے تھے اور یہ اُنہیں انکساری میں بڑھا دیتا تھا۔

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّامَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿١١١﴾

١١١۔ تُو کہہ دے کہ خواہ اللہ کو پکارو خواہ رحمان کو۔ جس نام سے بھی تُم پکارو سب اچھے نام اُسی کے ہیں۔ اور اپنی نماز نہ بہت اُونچی آواز میں پڑھ اور نہ اُسے بہت دھیما کر اور اِن کے درمیان کی راہ اختیار کر۔

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِى الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِىٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ﴿١١٢﴾ ع ١٢ ١١ ١٢

١١٢۔ اور کہہ کہ تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے کبھی کوئی بیٹا اختیار نہیں کیا اور جس کی بادشاہت میں کبھی کوئی شریک نہیں ہوا اور کبھی اُسے ایسے ساتھی کی ضرورت نہیں پڑی جو (گویا) کمزوری کی حالت میں اُس کا مددگار بنتا۔ اور تُو بڑے زور سے اُس کی بڑائی بیان کیا کر۔

۱۸۔ الکھف

یہ مکی سورت ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی ایک سو گیارہ آیات ہیں۔ اس کا زمانہ نزول نبوّت کا چوتھا یا پانچواں سال ہے۔

سورۃ الکہف کا آغاز سورۃ بنی اسرائیل کے اسی مضمون سے ہوا ہے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بندہ ہونے کو بڑی صراحت اور جلال سے پیش فرمایا گیا ہے اور بہت ہی سادہ الفاظ میں یہ اعلان فرمادیا گیا کہ انہیں علم ہی کوئی نہیں کہ حضرت عیسیٰ کیسے پیدا ہوئے اور نہ یہ علم ہے کہ اللہ تعالیٰ تولید کے نظام سے کلیۃً پاک ہے۔ وہ اللہ پر بہت ہی بڑا جھوٹ بولتے ہیں۔ ان کے دعویٰ کی کوئی بھی حیثیت نہیں۔

اس کے بعد ابتدائی عیسائیوں کا ذکر فرمایا گیا کہ کس طرح وہ توحید کی حفاظت کی خاطر سطح زمین کو چھوڑ کر غاروں میں چلے گئے۔ اصحابِ کہف کے ذکر سے پہلے ان ابتدائی آیات میں یہ فرمایا گیا تھا کہ دنیا کی جو ظاہری نعمتیں بنی نوع انسان کو عطا کی گئی ہیں وہ ان کی آزمائش کی خاطر ہیں لیکن ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ یہ نعمتیں ان سے چھین لی جائیں گی اور اُن لوگوں کو عطا کردی جائیں گی جنہوں نے اللہ کی خاطر سطح زمین کی زینت کی بجائے غاروں میں زندگی بسر کرنے کو ترجیح دی۔

اس کے بعد دو ایسی جنتوں یعنی باغوں کی مثال دی گئی ہے جن کی وجہ سے ایک شخص دوسرے پر فخر کرتا ہے کہ مجھے تو یہ سب کچھ عطا ہوا ہے اور میرے مقابل پر تم تہی دست ہو۔ لیکن ساتھ ہی یہ تنبیہ بھی فرمادی گئی کہ جب اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے بگولے تمہاری نعمتوں پر اُتریں گے تو تمہیں خاکستر کردیں گے۔ وہی صَعِيْدًا جُرُزًا والا مضمون دوسرے لفظوں میں دہرایا گیا ہے۔

اسی سورت میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس سفر کا ذکر ملتا ہے جس میں انہیں اپنی امت کی آخری حدیں دکھادی گئیں اور اُس مقام کی نشان دہی فرمادی گئی جہاں روحانی غذا کی مچھلی واپس سمندر میں چلی گئی اور یہ عیسائیت کے ظہورِ اسلام سے پہلے کے اُس دَور کی طرف اشارہ ہے جب وہ روحانیت کھو چکی تھی۔

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک تمثیل میں اُس بزرگ کی صورت میں دکھایا گیا ہے جسے عوام الناس حضرت خضر کہتے ہیں اور بتایا گیا کہ جو حکمتیں اس کو عطا کی جائیں گی وہ موسیٰ علیہ السلام کی پہنچ سے بالا ہیں اور ان کی کُنہ تک پہنچنے کے لئے جس صبر کی ضرورت ہے وہ موسیٰ علیہ السلام کو عطا نہیں ہوا تھا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت موسیٰؑ پر یہ فضیلت عطا ہوئی کہ آپ اللہ تعالیٰ کی حکمتوں کے ہمراز بنائے گئے۔

اس کے بعد ذوالقرنین کا ذکر آتا ہے جو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ آپؐ کو دو زمانوں کی بادشاہی دی جائے گی۔ ایک اوّلین کی اور ایک آخرِین کی۔ اس میں جو ذوالقرنین کے سفر کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں وہ اپنے اندر بہت سے اشارے رکھتی ہیں جن کی تفصیل یہاں بیان نہیں کی جاسکتی مگر ایک بات بہرحال حتمی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا پھیلاؤ مغرب تک بھی ہوگا جہاں اہل مغرب کے باطل خیالات کے گدلے پانی میں سورج غروب ہوتا دکھائی دیتا ہے اور مشرق میں سفر اس سرزمین تک ہوگا جس سے پرے سورج اور زمین کے درمیان کوئی اوٹ نہیں۔

اس سورت کے آخر پر قطعیت سے ثابت ہوجاتا ہے کہ اس میں عیسائیت کے عروج و زوال کا قصہ بیان فرمایا گیا ہے۔ عروج ابتدائی موحدین کی وجہ سے ہوا تھا اور زوال اس وقت ہوا جبکہ ایک اللہ کا عقیدہ بگڑتے بگڑتے سینکڑوں بلکہ ہزاروں اولیاء کو خدا ماننے پر منتج ہوا۔ چنانچہ عملاً آج فرضی Saints کو جو الوہیت کا رتبہ دیا جارہا ہے اس کا اس سورت کے آخر پر یوں ذکر ہے کہ أَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِىْ مِنْ دُوْنِىْ اَوْلِيَآءَ ۔ کہ وہ لوگ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کر رہے ہیں کیا وہ سمجھتے ہیں کہ اللہ کے بندوں کو اس کے سوا اولیاء بنالیں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا واضح عرفان عطا کیا گیا تھا کہ اس سورت کا تعلق دجّال سے ہے۔ چنانچہ آپ نے یہ نصیحت فرمائی کہ جو شخص اس سورت کی پہلی دس آیات اور آخری دس آیات کی تلاوت کیا کرے گا وہ دجّال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ اور باوجود اس کے کہ آپؐ بھی ایک بشر ہی تھے آپ کی زبان سے یہ اعلان کروایا گیا کہ مَیں بشر تو ہوں مگر ہر قسم کے شرک سے پاک۔ پس اگر تم بھی چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کی لقاء تمہیں بھی نصیب ہو تو اپنے آپ کو ہر قسم کے شرک سے پاک کرلو۔ یہاں وحی الٰہی کے جاری رہنے کی پیشگوئی بھی فرمائی گئی ہے۔ اللہ کے پاک بندے جو اپنے آپ کو شرک سے پاک رکھیں گے، اللہ تعالیٰ اُن سے بھی ہمکلام ہوگا۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ مِائَةٌ وَّ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً وَّ اثْنَاعَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝١

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۝٢

۲۔ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے اپنے بندے پر کتاب اُتاری اور اس میں کوئی کجی نہیں رکھی۔

قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۝٣

۳۔ مضبوطی سے قائم اور قائم رکھنے والا تا کہ وہ اس کی طرف سے سخت عذاب سے ڈرائے اور مومنوں کو جو نیکیاں بجا لاتے ہیں خوشخبری دے کہ ان کے لئے بہت اچھا اجر (مقدر) ہے۔

مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا ۝٤

۴۔ وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۝٥

۵۔ اور وہ ان لوگوں کو ڈرائے جنہوں نے کہا اللہ نے بیٹا بنا لیا ہے۔

مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ؕ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ۝٦

۶۔ ان کو اس کا کچھ بھی علم نہیں، نہ ہی ان کے آباء واجداد کو تھا۔ بہت بڑی بات ہے جو ان کے مونہوں سے نکلتی ہے۔ وہ جھوٹ کے سوا کچھ نہیں کہتے۔

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ۝٧

۷۔ پس کیا تُو شدتِ غم کے باعث اُن کے پیچھے اپنی جان کو ہلاک کر دے گا اگر وہ اس بات پر ایمان نہ لائیں۔

اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۝٨

۸۔ یقیناً ہم نے جو کچھ زمین پر ہے اس کے لئے زینت کے طور پر بنایا ہے تا کہ ہم انہیں آزمائیں کہ ان میں سے کون بہترین عمل کرنے والا ہے۔

وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ؕ﴿۹﴾

۹۔ اور یقیناً ہم جو کچھ اس پر ہے اسے خشک بنجر مٹی بنا دیں گے۔

اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ ۙ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ﴿۱۰﴾

۱۰۔ کیا تُو گمان کرتا ہے کہ غاروں والے اور تحریروں والے ہمارے نشانات میں سے ایک عجب نشان تھے؟ ①

اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَاۤ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ﴿۱۱﴾

۱۱۔ جب چند نوجوانوں نے ایک غار میں پناہ لی تو انہوں نے کہا اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنی جناب سے رحمت عطا کر اور ہمارے معاملے میں ہمیں ہدایت عطا کر۔

فَضَرَبْنَا عَلٰۤى اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ۙ﴿۱۲﴾

۱۲۔ پس ہم نے غار کے اندر ان کے کانوں کو چند سالوں تک (باہر کے حالات سے) منقطع رکھا۔ ②

ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَىُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْۤا اَمَدًا ﴿۱۳﴾ ع ۱۳

۱۳۔ پھر ہم نے اُنہیں اُٹھایا تاکہ ہم جان لیں کہ دونوں گروہوں میں سے کون زیادہ صحیح شمار کرتا ہے کہ وہ کتنا عرصہ (اس میں) رہے۔

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ۖ﴿۱۴﴾

۱۴۔ ہم تیرے سامنے ان کی خبر سچائی کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ یقیناً وہ چند نوجوان تھے جو اپنے ربّ پر ایمان لے آئے اور ہم نے انہیں ہدایت میں ترقی دی۔

وَّرَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا۟

۱۵۔ اور ہم نے ان کے دلوں کو تقویت بخشی جب وہ کھڑے ہوئے۔ پھر انہوں نے کہا کہ ہمارا ربّ تو آسمانوں اور زمین کا ربّ ہے۔ ہم ہرگز اس کے سوا

① اصحابُ الرّقیم کا مطلب ہے تحریروں والے۔ ان لوگوں نے اپنی کہف میں نہایت ہی اہم تحریریں چھوڑی تھیں جن پر فی زمانہ اہلِ یورپ نے بہت تحقیق کی ہے۔ یہ آیت بھی ایک اعجاز رکھتی ہے۔ آنحضرت ﷺ کو اصحابِ کہف کا تو علم ہوا ہوگا لیکن ان کو اصحاب الرقیم کہنا یہ عالم الغیب کے سوا کوئی آپ کو بتا نہیں سکتا۔

② یہاں سِنِیْنَ سے مراد نو سال تک کا عرصہ ہے کیونکہ یہ سَنَةٌ کی جمع قلت ہے جو تین سے نو تک کے عدد کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اگرچہ موحد عیسائیوں کا غاروں میں جا کر اپنے ایمان کو بچانے کا پورا عرصہ تین سو سال سے کچھ زائد ہے لیکن عملاً وہ نو سال سے زیادہ غاروں میں نہیں رہے۔ کیونکہ اس تین سو سال کے عرصہ میں جب مخالفت کم ہو جاتی تھی تو وہ غاروں سے باہر آ جاتے تھے۔

مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا ﴿١٥﴾

کسی کو معبود نہیں پکاریں گے۔ اگر ایسا ہو تو ہم یقیناً اعتدال سے ہٹی ہوئی بات کہنے والے ہوں گے۔

هٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ؕ لَوْلَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۭ بَيِّنٍ ؕ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ﴿١٦﴾

١٦۔ یہ ہیں ہماری قوم، جنہوں نے اس کے سوا معبود بنا رکھے ہیں۔ وہ کیوں ان کے حق میں کوئی غالب روشن دلیل نہیں لاتے؟ پس اس سے زیادہ ظالم کون ہوسکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ گھڑے۔

وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗٓا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ﴿١٧﴾

١٧۔ پس جبکہ تم نے اُنہیں اور ان کو جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے ہیں ترک کر دیا ہے تو غار کی طرف پناہ لینے کے لئے چلے جاؤ۔ تمہارا ربّ تمہارے لئے اپنی رحمت پھیلائے گا اور تمہارا کام تمہارے لئے آسان کر دے گا۔

وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ﴿١٨﴾ ع ٢ ١٤

١٨۔ اور تو سورج کو دیکھتا ہے کہ جب وہ چڑھتا ہے تو اُن کی غار سے دائیں طرف ہٹ جاتا ہے اور جب وہ غروب ہوتا ہے تو ان سے راستہ کتراتا ہوا بائیں طرف سے گزرتا ہے اور وہ اس کے بیچ میں ایک کھلی جگہ میں ہیں۔ یہ اللہ کے نشانات میں سے ہے۔ جسے اللہ ہدایت دے تو وہی ہے جو ہدایت پانے والا ہے اور جسے وہ گمراہ ٹھہرا دے تو اس کے حق میں تُو کوئی ہدایت دینے والا دوست نہ پائے گا۔

وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ۖۗ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖۗ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ؕ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا

١٩۔ اور تُو انہیں جاگا ہوا گمان کرتا ہے جبکہ وہ سوئے ہوئے ہیں اور ہم انہیں دائیں اور بائیں ادلتے بدلتے رہتے ہیں اور ان کا کتّا چوکھٹ پر اپنی اگلی دونوں ٹانگیں پھیلائے ہوئے ہے۔ اگر تو انہیں جھانک کر دیکھے تو ضرور پیٹھ پھیر کر ان سے بھاگ جائے

وَّلَمُلِئۡتَ مِنۡهُمۡ رُعۡبًا ﴿۱۹﴾

اور ان کے رعب سے بھر جائے۔ ﴿۱﴾

وَكَذٰلِكَ بَعَثۡنٰهُمۡ لِيَتَسَآءَلُوۡا بَيۡنَهُمۡ‌ؕ قَالَ قَآئِلٌ مِّنۡهُمۡ كَمۡ لَبِثۡتُمۡ‌ؕ قَالُوۡا لَبِثۡنَا يَوۡمًا اَوۡ بَعۡضَ يَوۡمٍ‌ؕ قَالُوۡا رَبُّكُمۡ اَعۡلَمُ بِمَا لَبِثۡتُمۡ ؕ فَابۡعَثُوۡۤا اَحَدَكُمۡ بِوَرِقِكُمۡ هٰذِهٖۤ اِلَى الۡمَدِيۡنَةِ فَلۡيَنۡظُرۡ اَيُّهَاۤ اَزۡكٰى طَعَامًا فَلۡيَاۡتِكُمۡ بِرِزۡقٍ مِّنۡهُ وَلۡيَتَلَطَّفۡ وَلَا يُشۡعِرَنَّ بِكُمۡ اَحَدًا ﴿۲۰﴾

نصف القرآن باعتبار عدد الحروف بان التاء بعد الیاء من النصف الاول واللام الثانیة من النصف الاخیر

۲۰۔ اور اسی طرح ہم نے انہیں (غفلت سے) بیدار کیا تا کہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے سوال کریں۔ ان میں سے ایک کہنے والے نے پوچھا تم کتنی دیر رہے تو انہوں نے کہا ہم تو محض ایک دن یا اس کا کچھ حصہ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا تمہارا ربّ ہی بہتر جانتا ہے کہ تم کتنی مدت رہے ہو۔ پس اپنے میں سے کسی کو یہ اپنا سِکّہ دے کر شہر کی طرف بھیجو۔ پس وہ دیکھے کہ سب سے اچھا کھانا کونسا ہے تو پھر اس میں سے وہ تمہارے پاس کچھ کھانا لے آئے اور حیلہ کرتے ہوئے اُن کے راز معلوم کرے اور تمہارے بارہ میں ہرگز کسی کو آگاہ نہ کرے۔

اِنَّهُمۡ اِنۡ يَّظۡهَرُوۡا عَلَيۡكُمۡ يَرۡجُمُوۡكُمۡ اَوۡ يُعِيۡدُوۡكُمۡ فِىۡ مِلَّتِهِمۡ وَلَنۡ تُفۡلِحُوۡۤا اِذًا اَبَدًا ﴿۲۱﴾

۲۱۔ یقیناً وہ ایسے لوگ ہیں کہ اگر تم پر غالب آ گئے تو تمہیں سنگسار کر دیں گے یا تمہیں اپنی ملت میں واپس لے جائیں گے اور نتیجۃً تم کبھی فلاح نہیں پا سکو گے۔

وَكَذٰلِكَ اَعۡثَرۡنَا عَلَيۡهِمۡ لِيَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيۡبَ فِيۡهَا ۚۖ اِذۡ يَتَنَازَعُوۡنَ بَيۡنَهُمۡ اَمۡرَهُمۡ فَقَالُوا ابۡنُوۡا عَلَيۡهِمۡ بُنۡيَانًا‌ؕ رَبُّهُمۡ اَعۡلَمُ بِهِمۡ‌ؕ

۲۲۔ اور اسی طرح ہم نے ان کے حالات پر آگاہی بخشی تا کہ وہ لوگ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور یہ کہ انقلاب کی گھڑی وہ ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ جب وہ آپس میں بحث کر رہے تھے تو ان میں سے بعض نے کہا کہ ان پر کوئی یادگار عمارت تعمیر کرو۔ اُن کا ربّ ان کے بارہ میں سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔

﴿۱﴾ ''تُو انہیں جاگا ہوا سمجھتا ہے حالانکہ وہ سوئے ہوئے ہیں'' سے مفسرین کے نزدیک ظاہری نیند مراد ہے جو درست نہیں۔ یہ اس لئے فرمایا گیا ہے کہ وہ باہر کے حالات سے ناواقف تھے گویا یہ عرصہ ان کے لئے نیند کا عرصہ تھا۔ اگر ظاہری طور پر سویا ہوا مراد ہوتا تو یہ ذکر نہ آتا کہ تُو ان کو دیکھے تو ان سے خوف کھائے اور تیرا دل رعب سے بھر جائے۔ سوئے ہوئے آدمی کو دیکھ کر تو انسان نہ رعب سے بھرتا ہے نہ خوف کھاتا ہے۔ دراصل وہ سخت جفاکش لوگ تھے اور جب بھی اہل روم نے غاروں میں اتر کر اُن کو پکڑنے کی کوشش کی تو غار کے منہ پر ایک کتا ان کی حفاظت کرتا ہوا پایا۔ اس کے بھونکنے سے ان کو سمجھ آجاتی تھی کہ حملہ ہوا ہے اور وہ اپنے دفاع کے لئے اور چھپنے کے لئے پہلے ہی سے تیار ہو جاتے تھے۔

قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا ۝۲۲

اُن لوگوں نے جو اپنے فیصلہ میں غالب آ گئے کہا کہ ہم تو یقیناً ان پر ایک مسجد تعمیر کریں گے۔

سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًۢا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ؕ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ۬ فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا ۠ وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ۝۲۳

۲۳۔ضرور وہ کہیں گے کہ وہ تین تھے اور چوتھا ان کا کتا تھا اور وہ بن دیکھے تخمیناً کہیں گے کہ وہ پانچ تھے اور چھٹا ان کا کتا تھا اور کہیں گے کہ وہ سات تھے اور آٹھواں ان کا کتا تھا۔ تُو کہہ دے میرا ربّ ہی ان کی گنتی کو بہتر جانتا ہے اور (اس کے سوا) کوئی ایک بھی انہیں نہیں جانتا۝۱ ۔ پس تُو ان کے بارہ میں سرسری گفتگو کے سوا بحث نہ کر اور ان سے متعلق ان میں سے کسی سے بھی کوئی بات نہ پوچھ۔۝۲

وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَايْءٍ اِنِّيْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ۝۲۴

۲۴۔اور ہرگز کسی چیز سے متعلق یہ نہ کہا کر کہ میں کل اسے ضرور کروں گا۔

اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۫ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ وَقُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ۝۲۵

۲۵۔سوائے اس کے کہ اللہ چاہے۔ اور جب تُو بھول جائے تو اپنے ربّ کو یاد کیا کر اور کہہ دے کہ بعید نہیں کہ میرا ربّ اس سے زیادہ درست بات کی طرف میری راہنمائی کر دے۔

۝۱ ”اِلَّا قَلِيْلٌ“ کے اس معنی کے لئے دیکھیں: اقرب الموارد۔

۝۲ اصحاب کہف کی تعداد کے متعلق مختلف روایتیں ملتی ہیں لیکن ہر جگہ معیّنہ تعداد کے ساتھ ان کے کتے کا بھی ذکر ہے۔ عیسائی قومیں جو کتے سے محبت کرتی ہیں ان کو ابھی تک یہ علم نہیں کہ وہ کیوں کتے سے محبت کرتی ہیں۔ بائیبل میں تو کوئی ایسا ذکر نہیں ملتا۔ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ ایک بہت لمبے عرصہ تک سچے عیسائی اپنی حفاظت کے لئے کتے کو استعمال کرتے رہے اس لئے ان کو اپنے وفادار دوست سے محبت پیدا ہونا ایک طبعی امر ہے۔

جہاں تک ان کی تعداد کا تعلق ہے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرمایا گیا کہ اصحاب کہف کے بارہ میں تفصیلی علم کسی کو نہیں دیا گیا اس لئے ان سے اس بارہ میں سرسری بات کیا کر، تفصیلی بحث میں نہ پڑا کر۔

وَلَبِثُوْا فِیْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِیْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ﴿۲۶﴾

۲۶۔ اور وہ اپنی غار میں تین سو سال کے دوران گنتی کے چند سال رہے اور اس پر انہوں نے مزید نو کا اضافہ کیا۔

قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۚ لَهٗ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ ؗ وَّلَا یُشْرِكُ فِیْ حُكْمِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۷﴾

۲۷۔ تُو کہہ دے کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کتنی مدت رہے۔ آسمانوں اور زمین کا غیب اسی کا ہے۔ کیا ہی خوب دیکھنے والا اور کیا ہی خوب سننے والا ہے۔ اس کے سوا ان کا کوئی دوست نہیں اور وہ اپنی حکومت میں کسی کو شریک نہیں بناتا۔

وَاتْلُ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۚۛ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ۫ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۸﴾

۲۸۔ اور تلاوت کر اُس کی جو تیرے ربّ کی کتاب میں سے تیری طرف وحی کیا جاتا ہے۔ اس کے کلمات کو کوئی تبدیل نہیں کر سکتا اور تُو اس کے سوا ہرگز کوئی پناہ گاہ نہ پائے گا۔

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَیْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِیْدُ زِیْنَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿۲۹﴾

۲۹۔ اور تُو خود بھی صبر کر اُن لوگوں کے ساتھ جو صبح بھی اور شام کو بھی اپنے ربّ کو، اس کی رضا چاہتے ہوئے، پکارتے ہیں۔ اور تیری نگاہیں اُن سے تجاوز نہ کریں اس حال میں کہ تو دنیا کی زندگی کی زینت چاہتا ہو۔ اور اس کی پیروی نہ کر جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر رکھا ہے اور وہ اپنی ہوس کے پیچھے لگ گیا ہے اور اس کا معاملہ حد سے بڑھا ہوا ہے۔

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۫ فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْیَكْفُرْ ۙ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ

۳۰۔ اور کہہ دے کہ حق وہی ہے جو تمہارے ربّ کی طرف سے ہو۔ پس جو چاہے وہ ایمان لے آئے اور جو چاہے سو انکار کر دے۔ یقیناً ہم نے ظالموں کے لئے ایسی آگ تیار کر رکھی ہے جس کی دیواریں انہیں

سُرَادِقُهَا ۭ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَاۗءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ۭ بِئْسَ الشَّرَابُ ۭ وَسَاۗءَتْ مُرْتَفَقًا ۝۳۰

گھیرے میں لے لیں گی اور اگر وہ پانی مانگیں گے تو اُنہیں ایسا پانی دیا جائے گا جو پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہوگا جو اُن کے چہروں کو جھلسا دے گا۔ بہت ہی بُرا مشروب ہے اور بہت ہی بُری آرام گاہ ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ۝۳۱

۳۱۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لے آئے اور نیک اعمال بجا لائے (سُن لیں کہ) ہم ہرگز اُس کا اجر ضائع نہیں کرتے جس نے عمل کو اچھا بنایا ہو۔

اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـــِٕيْنَ فِيْهَا عَلَي الْاَرَاۗىِٕكِ ۭ نِعْمَ الثَّوَابُ ۭ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ۝۳۲ ع ۹ ۱۶

۳۲۔ یہی ہیں وہ جن کے لئے ہمیشہ کے باغات ہیں۔ ان کے (قدموں کے) نیچے نہریں بہتی ہیں۔ انہیں وہاں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور وہ باریک ریشم اور موٹے ریشم کے سبز کپڑے پہنیں گے۔ اُن میں وہ تختوں پر ٹیک لگائے ہوں گے۔ بہت ہی عمدہ جزا ہے اور بہت ہی اچھی آرام گاہ ہے۔

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ۝۳۳ۭ

۳۳۔ اور ان کے سامنے دو شخصوں کی مثال بیان کر جن میں سے ایک کے لئے ہم نے انگوروں کے دو باغ بنائے تھے اور ان دونوں کو کھجوروں سے گھیر رکھا تھا اور ان دونوں کے درمیان کھیت بنائے تھے۔

كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْــــًٔا ۙ وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ۝۳۴ۙ

۳۴۔ وہ دونوں باغ اپنا پھل لاتے تھے اور اس میں کوئی کمی نہیں کرتے تھے اور ان کے درمیان ہم نے ایک نہر جاری کی تھی۔

وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ

۳۵۔ اور اس کے بہت پھل (والے باغ) تھے۔ پس

يُحَاوِرُهٗٓ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ﴿۳۵﴾

اُس نے اپنے ساتھی سے جب کہ وہ اس سے گفتگو کر رہا تھا کہا کہ میں تجھ سے مال میں زیادہ اور جتھے میں قوی تر ہوں۔

وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَآ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖٓ اَبَدًا ﴿۳۶﴾

۳۶۔اور وہ اپنے باغ میں اس حال میں داخل ہوا کہ وہ اپنے نفس پر ظلم کرنے والا تھا۔ اس نے کہا میں تو یہ خیال بھی نہیں کرسکتا کہ یہ کبھی برباد ہو جائے گا۔

وَّمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿۳۷﴾

۳۷۔اور میں یقین نہیں کرتا کہ قیامت برپا ہوگی اور اگر میں اپنے ربّ کی طرف لَوٹایا بھی گیا تو ضرور اِس سے بہتر لَوٹنے کی جگہ پاؤں گا۔

قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ﴿۳۸﴾

۳۸۔اُس سے اس کے ساتھی نے، جبکہ وہ اس سے گفتگو کر رہا تھا، کہا کیا تو اُس ذات کا انکار کرتا ہے جس نے تجھے مٹی سے پیدا کیا پھر نطفے سے بنایا پھر تجھے ایک چلنے پھرنے والے انسان کی صورت میں ٹھیک ٹھاک کردیا؟

لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ﴿۳۹﴾

۳۹۔لیکن (میں کہتا ہوں ☆) میرا ربّ تو وہی اللہ ہے اور مَیں اپنے ربّ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤں گا۔

وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿۴۰﴾

۴۰۔اور جب تُو اپنے باغ میں داخل ہوا تو کیوں تُو نے ماشاء اللّٰہ نہ کہا اور یہ کہ اللہ کے سوا کسی کو کوئی قوّت حاصل نہیں۔ اگر تو مجھے مال اور اولاد کے اعتبار سے اپنے سے کم تر دیکھ رہا ہے۔

فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ﴿۴۱﴾

۴۱۔تو بعید نہیں کہ میرا ربّ مجھے تیرے باغ سے بہتر عطا کردے اور اس (تیرے باغ) پر آسمان سے بطور محاسبہ کوئی عذاب اُتارے۔ پس وہ چٹیل بنجر زمین میں تبدیل ہو جائے۔

☆ یہ معنی تفسیر روح المعانی سے لیا گیا ہے۔

اَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿٤٢﴾

۴۲۔ یا اس کا پانی بہت نیچے اُتر جائے پھر تُو ہرگز طاقت نہیں رکھے گا کہ اسے (واپس) کھینچ لائے۔

وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَآ اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ﴿٤٣﴾

۴۳۔ اور اس کے پھل کو (آفات کے ذریعہ) گھیر لیا گیا اور وہ اُس سرمایہ پر اپنے دونوں ہاتھ ملتا رہ گیا جو اُس نے اُس میں لگایا تھا جبکہ وہ (باغ) اپنے سہاروں سمیت زمین بوس ہو چکا تھا اور وہ کہنے لگا اے کاش! میں کسی کو اپنے ربّ کا شریک نہ ٹھہراتا۔

وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ﴿٤٤﴾ؕ

۴۴۔ اور اُس کے لئے کوئی جماعت نہ تھی جو اللہ کے مقابل پر اس کی مدد کر سکتی اور وہ کسی قسم کا انتقام نہ لے سکا۔

هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ؕ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا ﴿٤٥﴾ؑ ١٣ ١٧

۴۵۔ اس وقت اختیار کلیۃً اللہ ہی کا تھا جو حق ہے۔ وہ جزا دینے میں بھی اچھا اور نیک انجام تک پہنچانے میں بھی اچھا ہے۔

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿٤٦﴾

۴۶۔ اور ان کے سامنے دنیا کی زندگی کی مثال بیان کر جو ایسے پانی کی طرح ہے جسے ہم نے آسمان سے اُتارا پھر اس کے ساتھ زمین کی روئیدگی شامل ہوگئی۔ پھر وہ چُورا چُورا ہوگئی جسے ہوائیں اُڑائے لئے پھرتی ہیں۔ اور اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ﴿٤٧﴾

۴۷۔ مال اور اولاد دنیا کی زندگی کی زینت ہیں اور باقی رہنے والی نیکیاں تیرے ربّ کے نزدیک ثواب کے طور پر بہتر اور اُمنگ کے لحاظ سے بہت اچھی ہیں۔

وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ۚ﴿۴۸﴾

۴۸۔اور جس دن ہم پہاڑوں کو حرکت دیں گے اور تو زمین کو دیکھے گا کہ وہ اپنا اندرونہ ظاہر کردے گی اور ہم (اس آفت میں) ان سب کو اکٹھا کریں گے اور ان میں سے کسی ایک کو بھی نہیں چھوڑیں گے۔

وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۢ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ﴿۴۹﴾

۴۹۔اور وہ تیرے ربّ کے حضور صف بہ صف پیش کئے جائیں گے۔ یقیناً تم ہمارے سامنے حاضر ہو گئے ہو جس طرح ہم نے پہلی مرتبہ تمہیں پیدا کیا تھا لیکن تم گمان کر بیٹھے تھے کہ ہم ہرگز تمہارے لئے کوئی موعود دن مقرر نہیں کریں گے۔

وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّاۤ اَحْصٰهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ؕ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ﴿۵۰﴾ ع

۵۰۔اور کتاب پیش کی جائے گی تو مجرموں کو تُو دیکھے گا کہ جو کچھ اس میں ہے وہ اس سے ڈر رہے ہوں گے اور کہیں گے: افسوس ہم پر! اس کتاب کو کیا ہوا ہے کہ نہ یہ کوئی چھوٹی چیز چھوڑتی ہے اور نہ کوئی بڑی چیز مگر اس نے ان سب کو شمار کر لیا ہے۔ اور وہ جو کچھ کرتے رہے ہیں اسے حاضر پائیں گے اور تیرا ربّ کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِيْسَ ؕ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗۤ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ﴿۵۱﴾

۵۱۔اور جب ہم نے فرشتوں کو کہا کہ آدم کے لئے سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔ وہ جنّوں میں سے تھا پس وہ اپنے ربّ کے حکم سے رُوگردان ہو گیا۔ تو کیا تم اسے اور اس کے چیلوں کو میرے سوا دوست پکڑ بیٹھو گے جبکہ وہ تمہارے دشمن ہیں؟ ظالموں کے لئے یہ تو بہت ہی بُرا بدل ہے۔

مَاۤ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۪ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ

۵۲۔میں نے انہیں آسمانوں اور زمین کی پیدائش پر گواہ نہیں بنایا اور نہ ہی ان کی اپنی پیدائش پر اور نہ ہی میں

الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ﴿۵۲﴾

ایسا ہوں کہ گمراہ کرنے والوں کو دست و بازو بناؤں۔

وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ﴿۵۳﴾

۵۳۔ اور جس دن وہ کہے گا کہ اُنہیں پکارو جنہیں تم میرا شریک گمان کیا کرتے تھے تو وہ انہیں پکاریں گے لیکن وہ انہیں جواب نہ دیں گے اور ہم ان کے درمیان ایک ہلاکت کی دیوار حائل کر دیں گے۔

وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿۵۴﴾ ع ۱۹

۵۴۔ اور مجرم آگ کو دیکھیں گے تو سمجھ جائیں گے کہ وہ اس میں پڑنے والے ہیں اور وہ اس سے نکل بھاگنے کی کوئی راہ نہ پائیں گے۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ﴿۵۵﴾

۵۵۔ اور ہم نے خوب پھیر پھیر کر لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی مثالیں بیان کی ہیں جبکہ انسان ہر چیز سے زیادہ جھگڑالو ہے۔

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَيَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿۵۶﴾

۵۶۔ اور کسی چیز نے لوگوں کو نہیں روکا کہ جب ہدایت ان کے پاس آ جائے تو ایمان لے آئیں اور اپنے ربّ سے استغفار کریں سوائے اس کے کہ (وہ چاہتے تھے کہ) ان پر پہلوں کی تاریخ دہرائی جائے یا پھر ان کی طرف تیزی سے بڑھنے والا عذاب انہیں آ پکڑے۔

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَمَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ﴿۵۷﴾

۵۷۔ اور ہم پیغمبر نہیں بھیجتے مگر اس حیثیت میں کہ وہ بشارت دینے والے اور انذار کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا وہ باطل کا سہارا لے کر جھگڑتے ہیں تاکہ اس کے ذریعہ حق کو جھٹلا دیں۔ اور انہوں نے میرے نشانات کو اور ان باتوں کو جن سے وہ ڈرائے گئے مذاق کا نشانہ بنا لیا۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ

۵۸۔ اور اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جسے اس کے

فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِیَ مَا قَدَّمَتْ یَدٰهُ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَفِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَی الْهُدٰی فَلَنْ یَّهْتَدُوْۤا اِذًا اَبَدًا ﴿۵۸﴾

ربّ کی آیات یاد دلائی گئیں پھر بھی وہ ان سے منحرف ہو گیا اور اُسے بھول گیا جو اس کے دونوں ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے۔ یقیناً ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں کہ وہ اسے سمجھ نہ سکیں اور ان کے کانوں میں بوجھ رکھ دیا ہے اور اگر تو انہیں ہدایت کی طرف بلائے بھی تو ہرگز کبھی ہدایت نہیں پائیں گے۔

وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ لَوْ یُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ؕ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ یَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْىِٕلًا ﴿۵۹﴾

۵۹۔ اور تیرا ربّ بہت بخشنے والا اور بڑی رحمت والا ہے۔ اگر وہ ان کا مؤاخذہ کرے اس پر جو وہ کسب کرتے ہیں تو ان پر جلد تر عذاب لے آئے لیکن ان کے لئے ایک وقت مقرر ہے جس سے بچ نکلنے کی وہ کوئی راہ نہیں پائیں گے۔

وَتِلْكَ الْقُرٰۤی اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ﴿۶۰﴾ ع ۸

۶۰۔ اور یہ وہ بستیاں ہیں جنہوں نے جب ظلم کیا تو ہم نے انہیں ہلاک کر دیا اور ہم نے ان کی ہلاکت کے لئے ایک وقت مقرر کر رکھا ہے۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِفَتٰىهُ لَاۤ اَبْرَحُ حَتّٰۤی اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَیْنِ اَوْ اَمْضِیَ حُقُبًا ﴿۶۱﴾

۶۱۔ اور جب موسیٰ نے اپنے جوان ساتھی سے کہا میں رُکوں گا نہیں جب تک دو سمندروں کے ملنے کی جگہ تک نہ پہنچ جاؤں خواہ مجھے صدیوں چلنا پڑے۔

فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَیْنِهِمَا نَسِیَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ سَرَبًا ﴿۶۲﴾

۶۲۔ پس جب وہ دونوں اُن (سمندروں) کے سنگم تک پہنچے تو وہ اپنی مچھلی بھول گئے اور اُس نے چپکے سے سمندر کے اندر اپنی راہ بنالی۔ (۱)

فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا ؗ لَقَدْ لَقِیْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ﴿۶۳﴾

۶۳۔ پس جب وہ دونوں آگے نکل گئے تو اس نے اپنے جوان ساتھی سے کہا ہمیں ہمارا کھانا لا دے۔ یقیناً اپنے اس سفر سے ہمیں بہت تھکان ہوگئی ہے۔

---

(۱) آیات ۶۱-۶۲: ان آیات میں حضرت موسیٰ کے ایک کشف کی طرف اشارہ ہے جس میں ان کی اُمت میں ظاہر ہونے والے عیسیٰ کو اُن کے ساتھ سفر پر دکھایا گیا۔ حُوت سے مراد روحانی تعلیم ہے جو روحانی غذا کا موجب بنتی ہے۔ مَجْمَعُ الْبَحْرَیْن سے مراد آنحضرت ﷺ کی اُمّت اور موسوی اُمّت کا سنگم ہے۔ یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والوں سمیت موسوی اُمّت رسول اللہ ﷺ کے زمانہ تک چلے گی۔ لیکن اس سے بہت پہلے عیسائیت بگڑ چکی ہوگی۔ مچھلی کے ہاتھ سے نکل جانے سے مراد یہی ہے۔

قَالَ اَرَءَيۡتَ اِذۡ اَوَيۡنَاۤ اِلَى الصَّخۡرَةِ فَاِنِّىۡ نَسِيۡتُ الۡحُوۡتَ وَمَاۤ اَنۡسٰنِيۡهُ اِلَّا الشَّيۡطٰنُ اَنۡ اَذۡكُرَهٗ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِيۡلَهٗ فِى الۡبَحۡرِ ۖ عَجَبًا ﴿۶۴﴾

۶۴۔ اس نے کہا کیا تجھے پتہ چلا کہ جب ہم نے چٹان پر پناہ لی تھی تو میں مچھلی بھول گیا؟ اور مجھے شیطان کے سوا کسی نے یہ بات نہ بُھلائی کہ میں اسے یاد رکھتا۔ پس اس نے سمندر میں عجب طریق سے اپنی راہ بنا لی۔

قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبۡغِ ۖ فَارۡتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ۙ﴿۶۵﴾

۶۵۔ اس نے کہا یہی تو ہم چاہتے تھے۔ پس وہ دونوں اپنے نقوشِ قدم کا کھوج لگاتے ہوئے لوٹ گئے۔

فَوَجَدَا عَبۡدًا مِّنۡ عِبَادِنَاۤ اٰتَيۡنٰهُ رَحۡمَةً مِّنۡ عِنۡدِنَا وَعَلَّمۡنٰهُ مِنۡ لَّدُنَّا عِلۡمًا ﴿۶۶﴾

۶۶۔ پس وہاں انہوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک عظیم بندے کو پایا جسے ہم نے اپنی طرف سے بڑی رحمت عطا کی تھی اور اُسے خود اپنی جناب سے علم بخشا تھا۔

قَالَ لَهٗ مُوۡسٰى هَلۡ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنۡ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمۡتَ رُشۡدًا ﴿۶۷﴾

۶۷۔ موسیٰ نے اُس سے کہا کیا میں اس غرض سے تیری پیروی کرسکتا ہوں کہ مجھے بھی اس ہدایت میں سے کچھ سکھا دے جو تجھے سکھلائی گئی ہے؟

قَالَ اِنَّكَ لَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ مَعِىَ صَبۡرًا ﴿۶۸﴾

۶۸۔ اس نے کہا یقیناً تُو ہرگز میرے ساتھ صبر کی استطاعت نہیں رکھے گا۔

وَكَيۡفَ تَصۡبِرُ عَلٰى مَا لَمۡ تُحِطۡ بِهٖ خُبۡرًا ﴿۶۹﴾

۶۹۔ اور تُو کیسے اس پر صبر کر سکے گا جس کا تو تجربہ کے ذریعہ احاطہ نہیں کر سکا۔

قَالَ سَتَجِدُنِىۡۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَاۤ اَعۡصِىۡ لَكَ اَمۡرًا ﴿۷۰﴾

۷۰۔ اس نے کہا اگر اللہ نے چاہا تو مجھے تُو صبر کرنے والا پائے گا اور میں کسی امر میں تیری نافرمانی نہیں کروں گا۔

قَالَ فَاِنِ اتَّبَعۡتَنِىۡ فَلَا تَسۡـَٔلۡنِىۡ عَنۡ شَىۡءٍ حَتّٰۤى اُحۡدِثَ لَكَ مِنۡهُ ذِكۡرًا ﴿۷۱﴾ ع ۹ ۱۱ ۲۱

۷۱۔ اس نے کہا پس اگر تُو میرے پیچھے چلے تو مجھ سے کسی چیز کے متعلق سوال نہیں کرنا یہاں تک کہ میں خود تجھ سے اس کا کوئی ذکر چھیڑوں۔

فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰۤى اِذَا رَكِبَا فِى السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا ؕ قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔـا اِمْرًا ﴿۷۲﴾

۷۲۔ پس وہ دونوں روانہ ہوئے یہاں تک کہ وہ ایسی کشتی میں سوار ہوئے جسے (بعد ازاں) اُس نے اکھیڑ پکھیڑ دیا۔ اس نے کہا کیا تُو نے اس لئے اسے توڑا پھوڑا ہے کہ تُو اس کے اہل کو غرق کر دے؟ یقیناً تُو نے ایک بہت بُری بات کی ہے۔

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِىَ صَبْرًا ﴿۷۳﴾

۷۳۔ اس نے کہا کیا میں نے کہا نہیں تھا کہ تو ہرگز میرے ساتھ صبر کی استطاعت نہیں رکھ سکے گا۔

قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِىْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِىْ مِنْ اَمْرِىْ عُسْرًا ﴿۷۴﴾

۷۴۔ اس نے کہا جو میں بھول گیا اُس کا مجھ سے مؤاخذہ نہ کر اور میرے بارہ میں سختی کرتے ہوئے مجھے مشقت میں نہ ڈال۔

فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰۤى اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً ۢ بِغَيْرِ نَفْسٍ ؕ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔـا نُّكْرًا ﴿۷۵﴾

۷۵۔ وہ دونوں پھر روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب وہ ایک لڑکے سے ملے تو اُس نے اُسے قتل کر دیا۔ اس نے کہا کیا تُو نے ایک معصوم جان کو جس نے کسی کی جان نہیں لی قتل کر دیا ہے؟ یقیناً تو نے ایک سخت ناپسندیدہ بات کی ہے۔

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِىَ صَبْرًا ﴿۷۶﴾

۷۶۔ اس نے کہا کیا تجھے میں نے کہا نہیں تھا کہ تو ہرگز میرے ساتھ صبر کی استطاعت نہیں رکھ سکے گا۔

قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَىْءٍۢ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِىْ ۚ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّىْ عُذْرًا ﴿۷۷﴾

۷۷۔ اس نے کہا اگر اس کے بعد میں تجھ سے کوئی سوال پوچھوں تو پھر مجھے اپنے ساتھ نہ رہنے دینا۔ یقیناً میری طرف سے تُو ہر جواز پا چکا ہے۔

فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَيَاۤ اَهْلَ قَرْيَةِ ۣاسْتَطْعَمَاۤ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ

۷۸۔ وہ دونوں پھر روانہ ہوئے۔ یہاں تک کہ جب وہ ایک بستی والوں کے پاس پہنچے تو اُس کے مکینوں سے انہوں نے کھانا مانگا۔ پس انہوں نے انکار کر دیا کہ ان کی میزبانی کریں۔ وہاں انہوں نے ایک دیوار

فَاَقَامَهٗ ؕ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ﴿٧٨﴾

دیکھی جو گرا ہی چاہتی تھی۔ تو اُس نے اُسے سیدھا کر دیا۔ اس نے کہا اگر تُو چاہتا تو ضرور اس کام پر اُجرت لے سکتا تھا۔

قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٧٩﴾

۷۹۔ اس نے کہا یہ میرے اور تمہارے درمیان جدائی (کا وقت) ہے۔ اب میں تجھے اس کی حقیقت بتاتا ہوں جس پر تو صبر نہیں کر سکا۔

اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا ﴿٨٠﴾

۸۰۔ جہاں تک کشتی کا تعلق ہے تو وہ چند غریبوں کی ملکیت تھی جو سمندر میں محنت مزدوری کرتے تھے۔ پس میں نے چاہا کہ اس میں نقص ڈال دوں کیونکہ ان کے پیچھے پیچھے ایک بادشاہ (آ رہا) تھا جو ہر کشتی کو غصب کر لیتا تھا۔

وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَآ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ ﴿٨١﴾

۸۱۔ اور جہاں تک لڑکے کا تعلق ہے تو اس کے ماں باپ دونوں مومن تھے۔ پس ہم ڈرے کہ کہیں وہ سرکشی اور ناشکری کرتے ہوئے ان پر ناقابلِ برداشت بوجھ نہ ڈال دے۔

فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا ﴿٨٢﴾

۸۲۔ پس ہم نے چاہا کہ اُن کا ربّ انہیں پاکبازی کے اعتبار سے اس سے بہتر اور زیادہ رحم کرنے والا متبادل عطا کرے۔

وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً

۸۳۔ اور جہاں تک دیوار کا تعلق ہے تو وہ شہر میں رہنے والے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اس کے نیچے ان کے لئے خزانہ تھا اور اُن کا باپ ایک نیک شخص تھا۔ پس تیرے ربّ نے ارادہ کیا کہ وہ دونوں اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ جائیں اور اپنا خزانہ نکالیں۔ یہ

مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِیْ ؕ ذٰلِكَ تَاْوِیْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَیْهِ صَبْرًا ؕ﴿۸۳﴾ ع ۱۰/۱۲

تیرے ربّ کی طرف سے بطور رحمت تھا۔ اور میں نے ایسا اپنی مرضی سے نہیں کیا۔ یہ حکمت تھی ان باتوں کی جن پر تجھے صبر کی استطاعت نہ تھی۔

وَیَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِی الْقَرْنَیْنِ ؕ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَیْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ؕ﴿۸۴﴾

۸۴۔اور وہ تجھ سے ذوالقرنین کے بارہ میں سوال کرتے ہیں۔ کہہ دے کہ میں ضرور اس کا کچھ ذکر تم پر پڑھوں گا۔

اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِی الْاَرْضِ وَاٰتَیْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ سَبَبًا ۙ﴿۸۵﴾

۸۵۔ہم نے یقیناً اُسے زمین میں تمکنت بخشی تھی اور اُسے ہر قسم کے کاموں کے وسائل عطا کئے تھے۔

فَاَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۸۶﴾

۸۶۔پس وہ ایک رستے پر چل پڑا۔

حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِیْ عَیْنٍ حَمِئَةٍ وَّ وَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ؕ۬ قُلْنَا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ اِمَّاۤ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّاۤ اَنْ تَتَّخِذَ فِیْهِمْ حُسْنًا ﴿۸۷﴾

۸۷۔ یہاں تک کہ جب وہ سورج کے غروب ہونے کی جگہ تک پہنچا اُس نے اسے ایک بدبودار کیچڑ کے منبع میں غروب ہوتے دیکھا اور اس کے پاس ہی ایک قوم کو پایا۔ہم نے کہا اے ذوالقرنین چاہے تو عذاب دے اور چاہے تو ان کے معاملہ میں اچھا رویہ اختیار کر۔ (۱)

قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ یُرَدُّ اِلٰی رَبِّهٖ فَیُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿۸۸﴾

۸۸۔اس نے کہا جس نے بھی ظلم کیا ہم اُسے ضرور عذاب دیں گے۔ پھر وہ اپنے ربّ کی طرف لَوٹایا جائے گا تو وہ اُسے (اور بھی) زیادہ سخت عذاب دے گا۔

---

(۱) آیات ۸۴تا۸۷: ذوالقرنین سے اصل مراد تو آنحضرت ﷺ ہیں جنہوں نے ایک زمانہ تو حضرت موسیٰ اور ان کی امّت کا پایا اور ایک آئندہ زمانہ میں آپ کی امّت کے احیائے نو کے لئے اللہ آپ کے کسی خادم و مطیع کو مبعوث فرمائے گا۔اس طرح یہ دونوں زمانے رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔لیکن اس بات کو جس تصویری زبان میں بیان کیا گیا ہے وہ ایک تاریخی واقعہ ہے جس سے غالباً خورس (Cyrus) بادشاہ مراد ہے جس کے متعلق بائبل میں بھی ذکر ہے۔ وہ غیر معمولی طور پر روحانی قوتوں والا انسان تھا اور موحّد تھا۔اس کے مشرق و مغرب کے سفروں کا ذکر اِن آیات کریمہ میں ملتا ہے۔اور دیوار بنانے کا جو ذکر ہے وہ ایک نہیں بلکہ کئی دیواریں ہیں جو قدیم زمانے سے حملہ آوروں کو روکنے اور ایسی قوموں کو بچانے کی خاطر بنائی گئیں جو براہ راست دفاع کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔ان میں سے ایک دیوار تو روس میں ہے اور ایک دیوارِ چین بھی ہے۔یعنی دیواروں کے ذریعہ حفاظت کرنا اس زمانہ کا رواج تھا۔

وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ۟ الْحُسْنٰی ۚ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ﴿٨٩﴾

۸۹۔ اور وہ جو ایمان لایا اور اس نے نیک عمل کئے تو اس کیلئے جزا کے طور پر سراسر بھلائی ہوگی اور ہم اس کیلئے اپنے حکم سے آسانی کا فیصلہ صادر کریں گے۔

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٩٠﴾

۹۰۔ پھر وہ ایک اور رستے پر چل پڑا۔

حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ﴿٩١﴾

۹۱۔ یہاں تک کہ وہ جب سورج کے طلوع ہونے کی جگہ پہنچا تو اُس نے اُسے ایک ایسی قوم پر طلوع ہوتے پایا جن کے لئے ہم نے اُس (یعنی سورج) سے وَرے کوئی روک نہیں بنائی تھی۔

كَذٰلِكَ ؕ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿٩٢﴾

۹۲۔ اسی طرح ہُوا۔ ہم اس کے ہر تجربہ کا احاطہ کئے ہوئے تھے۔

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٩٣﴾

۹۳۔ پھر وہ ایک اَور رستے پر چل پڑا۔

حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ﴿٩٤﴾

۹۴۔ یہاں تک کہ جب وہ دو دیواروں کے درمیان پہنچا تو ان دونوں کے وَرے اُس نے ایک اور قوم کو پایا جن کے لئے بات سمجھنا مشکل تھا۔

قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰۤى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿٩٥﴾

۹۵۔ انہوں نے کہا اے ذوالقرنین! یقیناً یاجوج اور ماجوج زمین میں فساد کرنے والے ہیں۔ پس کیا ہم تیرے لئے اس پر کوئی خراج مقرر کر دیں کہ تو ان کے اور ہمارے درمیان کوئی روک بنا دے۔

قَالَ مَا مَكَّنِّىْ فِيْهِ رَبِّىْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِىْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ﴿٩٦﴾

۹۶۔ اس نے کہا میرے ربّ نے جو مجھے تمکنت بخشی ہے وہ بہتر ہے۔ پس تم صرف قوّت کے ذریعہ میری مدد کرو میں تمہارے اور ان کے درمیان ایک بڑی روک بنا دوں گا۔

اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ ؕ حَتّٰۤی اِذَا سَاوٰی بَیْنَ الصَّدَفَیْنِ قَالَ انْفُخُوْا ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِیْۤ اُفْرِغْ عَلَیْهِ قِطْرًا ﴿۹۷﴾

۹۷۔ مجھے لوہے کے ٹکڑے لا دو۔ یہاں تک کہ جب اس نے دونوں پہاڑوں کی درمیانی جگہ کو (بھر کر) برابر کر دیا تو اس نے کہا اب آگ دھونکو۔ یہاں تک کہ جب اس نے اسے آگ بنا دیا اس نے کہا مجھے دو کہ میں اس پر تانبا ڈالوں۔ ﴿۱﴾

فَمَا اسْطَاعُوْۤا اَنْ یَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴿۹۸﴾

۹۸۔ پس اُسے پھلانگنے کی اُن میں قدرت نہ تھی اور نہ وہ استطاعت رکھتے تھے کہ اس میں نقب لگا سکیں۔

قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّیْ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّیْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّیْ حَقًّا ﴿۹۹﴾

۹۹۔ اس نے کہا یہ میرے ربّ کی رحمت ہے۔ پس جب میرے ربّ کا وعدہ آئے گا تو وہ اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا اور یقیناً میرے ربّ کا وعدہ سچا ہے۔ ﴿۲﴾

وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ یَوْمَئِذٍ یَّمُوْجُ فِیْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ۙ ﴿۱۰۰﴾

۱۰۰۔ اور اس دن ہم ان میں سے بعض کو بعض پر موج در موج چڑھائی کرنے دیں گے اور صور پھونکا جائے گا اور ہم اُن سب کو اکٹھا کریں گے۔

وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ یَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِیْنَ عَرْضَا ۙ ﴿۱۰۱﴾

۱۰۱۔ پھر ہم اس دن جہنّم کو کافروں کے سامنے لا کھڑا کریں گے۔

﴿۱﴾ آیات ۹۴ تا ۹۷: ان آیات میں جس دیوار کا ذکر چل رہا ہے وہ ترکی اور روس کے درمیان دربند کی دیوار ہے جس کے ذریعہ بحیرہ اخضر اور کوہِ قاف کے درمیانی راستہ کو بند کر دیا گیا تھا جو بعض کمزور قوموں کو مغربی قوموں کے حملے سے بچانے کے لئے خورس نے تعمیر کی تھی۔ خورس نے اس کے بدلے ان سے کوئی معاوضہ نہیں مانگا بلکہ محنت اور لوہا اور تانبا طلب کیا اور تعمیری کام بھی خورس بادشاہ کی ہدایت کے مطابق انہوں نے ہی سرانجام دیا۔

﴿۲﴾ وہ زمانہ جس میں یاجوج ماجوج کا دنیا میں خروج ہوگا اس زمانہ میں یہ دیواریں بے معنی ہو چکی ہوں گی۔ اور یاجوج ماجوج کے سب دنیا پر غلبہ کا ذکر اس طرح ملتا ہے جس طرح سمندری لہریں موج در موج بڑھتی ہیں۔ پس ان کا غلبہ دراصل سمندری غلبہ کے نتیجہ میں شروع ہونا تھا۔

اَلَّذِیۡنَ کَانَتۡ اَعۡیُنُہُمۡ فِیۡ غِطَآءٍ عَنۡ ذِکۡرِیۡ وَ کَانُوۡا لَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ سَمۡعًا ﴿١٠٢﴾ ع

١٠٢۔ جن کی آنکھیں میرے ذکر سے پردے میں تھیں اور وہ سننے کی بھی توفیق نہیں رکھتے تھے۔

اَفَحَسِبَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اَنۡ یَّتَّخِذُوۡا عِبَادِیۡ مِنۡ دُوۡنِیۡۤ اَوۡلِیَآءَ ؕ اِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا جَہَنَّمَ لِلۡکٰفِرِیۡنَ نُزُلًا ﴿١٠٣﴾

١٠٣۔ پس کیا وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا گمان کرتے ہیں کہ وہ میری بجائے میرے بندوں کو اپنے ولی بنا لیں گے؟ یقیناً ہم نے کافروں کے لئے مہمانی کے طور پر جہنّم تیار کر رکھی ہے۔

قُلۡ ہَلۡ نُنَبِّئُکُمۡ بِالۡاَخۡسَرِیۡنَ اَعۡمَالًا ﴿١٠٤﴾ؕ

١٠٤۔ کہہ دے کہ کیا ہم تمہیں اُن کی خبر دیں جو اعمال کے لحاظ سے سب سے زیادہ گھاٹا کھانے والے ہیں۔

اَلَّذِیۡنَ ضَلَّ سَعۡیُہُمۡ فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَ ہُمۡ یَحۡسَبُوۡنَ اَنَّہُمۡ یُحۡسِنُوۡنَ صُنۡعًا ﴿١٠٥﴾

١٠٥۔ جن کی تمام تر کوششیں دُنیوی زندگی کی طلب میں گُم ہوگئیں اور وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ صنعت کاری میں کمال دکھا رہے ہیں۔

اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِاٰیٰتِ رَبِّہِمۡ وَ لِقَآئِہٖ فَحَبِطَتۡ اَعۡمَالُہُمۡ فَلَا نُقِیۡمُ لَہُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ وَزۡنًا ﴿١٠٦﴾

١٠٦۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے ربّ کی آیات اور اس کی لقاء سے انکار کر دیا۔ پس ان کے اعمال ضائع ہو گئے اور قیامت کے دن ہم ان لوگوں کو کوئی اہمیت نہیں دیں گے۔

ذٰلِکَ جَزَآؤُہُمۡ جَہَنَّمُ بِمَا کَفَرُوۡا وَ اتَّخَذُوۡۤا اٰیٰتِیۡ وَ رُسُلِیۡ ہُزُوًا ﴿١٠٧﴾

١٠٧۔ یہ ہے ان کی جزا جہنّم بسبب اس کے کہ انہوں نے کفر کیا اور میری آیات اور میرے رسولوں کو مذاق بنا بیٹھے۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَانَتۡ لَہُمۡ جَنّٰتُ الۡفِرۡدَوۡسِ نُزُلًا ﴿١٠٨﴾ۙ

١٠٨۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ان کے لئے مہمانی کے طور پر فردوس کی جنّتیں ہیں۔

خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا لَا یَبۡغُوۡنَ عَنۡہَا حِوَلًا ﴿١٠٩﴾

١٠٩۔ وہ ہمیشہ ان میں رہنے والے ہیں۔ کبھی ان سے جُدا ہونا نہیں چاہیں گے۔

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿١١٠﴾

١١٠۔ کہہ دے کہ اگر سمندر میرے ربّ کے کلمات کے لئے روشنائی بن جائیں تو سمندر ضرور ختم ہو جائیں گے پیشتر اس کے کہ میرے ربّ کے کلمات ختم ہوں خواہ ہم بطور مدد اس جیسے اور (سمندر) لے آئیں۔

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿١١١﴾ ع ١٢/٩/٣

١١١۔ کہہ دے کہ میں تو محض تمہاری طرح ایک بشر ہوں۔ میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود بس ایک ہی معبود ہے۔ پس جو کوئی اپنے ربّ کی لقاء چاہتا ہے وہ (بھی) نیک عمل بجالائے اور اپنے ربّ کی عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔

۱۹ - مریم

یہ مکی سورت ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی ننانوے آیات ہیں۔ اس کا زمانہ نزول ہجرت حبشہ سے قبل نبوت کا چوتھا یا پانچواں سال ہے۔

اس سورت میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بے باپ کے پیدائش کا ذکر ہے اور بتایا گیا ہے کہ یہ پیدائش ایک ایسے معجزے کے طور پر تھی جس کو دنیا اُس وقت نہیں سمجھ سکتی تھی۔ ضمناً یہ ذکر ضروری ہے کہ آجکل خود عیسائی محققین نے یہ بات قطعیت سے ثابت کر دی ہے کہ مرد سے تعلق قائم کئے بغیر بھی ایک کنواری کے بطن سے بچہ پیدا ہوسکتا ہے۔ پہلے خیال تھا کہ صرف لڑکی پیدا ہوسکتی ہے لیکن آخری تحقیق سے ثابت ہے کہ لڑکا بھی پیدا ہوسکتا ہے۔

جہاں تک اعجازی پیدائش کا تعلق ہے وہ بعض دفعہ اس رنگ میں ہوتی ہے کہ باپ اور ماں کے ملنے سے ہی بچہ پیدا ہوتا ہے مگر اس عمر میں کہ بظاہر اولاد ہونا ناممکن ہو۔ یہی صورت حضرت زکریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیش آئی۔ آپ کو اولاد کی خواہش تھی مگر خود اتنے بوڑھے ہو چکے تھے کہ سفیدی سے گویا سر بھڑک اٹھا تھا اور بیوی نہ صرف بوڑھی بلکہ بانجھ تھی پس اعجازی پیدائش کی ایک مثال یہ بھی ہے کہ آپ کو ان دونوں باتوں کے باوجود حضرت یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام عطا فرمائے گئے۔ اور بیٹے کی خواہش ان کو حضرت مریم علیہا الصلوٰۃ والسلام کے حالات پر غور کرنے سے پیدا ہوئی تھی جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بِن باپ کی پیدائش کا معجزہ دکھانا تھا۔

اس کے بعد ان تفاصیل کا ذکر ہے جن میں حضرت مریم علیہا الصلوٰۃ والسلام فلسطین کو چھوڑ کر اس کے مشرق میں کسی طرف چلی گئی تھیں اور وہاں دن رات ذکرِ الٰہی میں مصروف رہتی تھیں اور وہیں آپ کو پہلی بار ایک فرشتے کے ذریعہ جو انسان کے روپ میں متمثّل ہوا تھا ایک بیٹے کی خوشخبری دی گئی۔

پیدائش کے بعد جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت مریم علیہا الصلوٰۃ والسلام ساتھ لے کر فلسطین پہنچیں تو یہود نے بہت شور مچایا کہ نعوذ باللہ، یہ ناجائز اولاد ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم علیہا الصلوٰۃ والسلام کو یہ ارشاد فرمایا کہ تم اللہ کی خاطر چُپ کا روزہ رکھو اور یہ بیٹا (جو اُس وقت ابھی پنگھوڑے میں تھا یعنی دو تین سال کی عمر کا تھا) خود جواب دے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہودی علماء کے سامنے معرفت کی وہ باتیں کیں جو ایک ناپاک بچہ سوچ بھی نہیں سکتا۔ اور ان باتوں میں اپنے آئندہ نبی بننے کی پیشگوئی بھی شامل تھی۔ اور آپؑ نے یہ بھی پیشگوئی فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مجھے تمہاری قتل کی سازشوں سے نجات بخشے گا۔ چنانچہ فرمایا: ''وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُ وَ يَوْمَ اَمُوْتُ وَ يَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا''۔ جب مَیں پیدا کیا گیا اس وقت بھی مجھے اللہ کی طرف سے سلامتی نصیب

تھی اور جب میں وفات پاؤں گا تو طبعی موت سے وفات پاؤں گا اور پھر جب میرا احیاءِ نَو ہوگا اس وقت بھی مجھ پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہوگی۔

اس سے بہت ملتی جلتی آیت حضرت یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بھی آتی ہے جس میں فرمایا: ’’سَلَامٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا‘‘ کہ اس پر سلامتی تھی جب اس کی ولادت ہوئی اور اس پر سلامتی ہوگی جب وہ وفات پائے گا اور سلامتی ہوگی جب اس کا احیاءِ نَو ہوگا۔ اس آیت سے مَیں استنباط کرتا ہوں کہ حضرت یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی قتل نہیں کئے گئے تھے۔

اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر فرماتے ہوئے آپ کی اعجازی اولاد کا ذکر فرمادیا گیا جب کہ بڑھاپے میں آپ کو حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی عطا ہوئے اور حضرت اسحاق علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اور آپ کے بعد آپؑ کی نسل سے حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

اس کے بعد دیگر انبیاء کا ذکر ملتا ہے جس میں روحانی ولادت کی مختلف صورتیں بیان فرمائی گئی ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رفع کی مثال بھی حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رفع کی صورت میں پیش فرمائی گئی ہے۔ یہ تمام اللہ تعالیٰ کے وہ نیک بندے تھے جن کی بعد کی نسلیں پاکباز نہ رہ سکیں اور اپنی نمازیں ضائع کردیں اور نفسانی خواہشات کی پیروی کی۔ پس ان کے لئے وعید ہے کہ وہ ضرور اپنی کجی کا بدلہ پائیں گے۔

اس سورت میں صفتِ رحمانیت کا بکثرت بیان ہے۔ رحمٰن کے معنے ہیں: بے انتہا رحم کرنے والا اور بن مانگے عطا کرنے والا۔ اور اس سورت کا مضمون بعینہٖ اس صفت کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے۔

اس کے آخر پر رحمان خدا کی طرف بیٹا منسوب کرنے کو ایک بہت ہی بڑا گناہ قرار دیا گیا ہے جس کے نتیجہ میں قریب ہے کہ زمین و آسمان پھٹ جائیں۔ مراد یہ ہے کہ یہی لوگ انتہائی خوفناک جنگوں میں مبتلا کئے جائیں گے جو ایسی ہولناک ہوں گی کہ گویا آسمان اُن پر پھٹ پڑا ہے۔

اس کے برعکس اس کی آخری آیات میں ان لوگوں کا ذکر ہے جو متقی ہیں اور نیک اعمال بجالاتے ہیں۔ ان کے دلوں میں رحمان خدا باہمی محبت پیدا کردے گا، نہ کہ آپس کا وہ بغض و عناد جس کا پہلے ذکر گزر چکا ہے۔

☆☆☆

سُوْرَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ تِسْعٌ وَّ تِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّ سِتَّةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

كٓهٰيٰعٓصٓ ﴿۲﴾

۲۔ أَنْتَ كَافٍ وَ هَادٍ يَا عَالِمُ يَا صَادِقُ: تُو کافی ہے اور ہادی ہے، اے جاننے والے، اے صادق۔

ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ﴿۳﴾

۳۔ یہ ذکر ہے تیرے ربّ کی رحمت کا اُس کے بندے زکریا پر۔

اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ﴿۴﴾

۴۔ جب اس نے اپنے ربّ کو دھیمی آواز میں پکارا۔

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ﴿۵﴾

۵۔ کہا اے میرے ربّ! یقیناً میری ہڈیاں کمزور پڑ گئی ہیں اور سر بڑھاپے سے بھڑک اُٹھا ہے۔ پھر بھی میرے ربّ! میں تجھ سے دعا مانگتے ہوئے کبھی بدنصیب نہیں ہوا۔

وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ﴿۶﴾

۶۔ اور میں یقیناً اپنے بعد اپنے شرکاء سے ڈرتا ہوں جبکہ میری بیوی بھی بانجھ ہے۔ پس مجھے خود اپنی جناب سے ایک وارث عطا کر۔

يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ﴿۷﴾

۷۔ جو میرا ورثہ بھی پائے اور آل یعقوب کا ورثہ بھی پائے اور اے میرے ربّ! اسے بہت پسندیدہ بنا۔

يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ِۨاسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ﴿۸﴾

۸۔ اے زکریا! یقیناً ہم تجھے ایک عظیم بیٹے کی بشارت دیتے ہیں جس کا نام یحیٰی ہوگا۔ ہم نے اس کا پہلے کوئی ہمنام نہیں بنایا۔

قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِىْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ﴿٩﴾

٩۔ اس نے کہا اے میرے ربّ! میرے بیٹا کیسے ہوگا جبکہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں بڑھاپے کی انتہائی حد کو پہنچ گیا ہوں؟

قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَىَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْـًٔا ﴿١٠﴾

١٠۔ اس نے کہا اسی طرح۔ تیرے ربّ نے کہا ہے کہ یہ مجھ پر آسان ہے۔ اور یقیناً میں تجھے بھی تو پہلے پیدا کر چکا ہوں جبکہ تُو کچھ چیز نہ تھا۔

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّىْٓ اٰيَةً ۗ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ﴿١١﴾

١١۔ اس نے کہا اے میرے ربّ! میرے لئے کوئی نشان بنادے۔ اس نے کہا تیرا نشان یہ ہے کہ تُو لوگوں سے مسلسل تین راتوں تک کلام نہ کرے۔

فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿١٢﴾

١٢۔ پس وہ اپنی قوم پر محراب سے ظاہر ہوا اور انہیں اشارہ کیا کہ صبح و شام تسبیح کرو۔

يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ۗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ﴿١٣﴾

١٣۔ اے یحیٰی! کتاب کو مضبوطی سے پکڑ لے۔ اور ہم نے اسے بچپن ہی سے حکمت عطا کی تھی۔

وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ۗ وَكَانَ تَقِيًّا ﴿١٤﴾

١٤۔ نیز اپنی جناب سے نرم دلی اور پاکیزگی بخشی تھی اور وہ پرہیزگار تھا۔

وَّبَرًّا ۢبِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ﴿١٥﴾

١٥۔ اور اپنے والدین سے حُسنِ سلوک کرنے والا تھا اور ہرگز سخت گیر (اور) نافرمان نہیں تھا۔

وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ﴿١٦﴾ ع

١٦۔ اور سلامتی ہے اس پر جس دن وہ پیدا ہوا اور جس دن وہ مرے گا اور جس دن اسے دوبارہ زندہ کر کے اُٹھایا جائے گا۔

وَاذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ﴿١٧﴾

١٧۔ اور (اس) کتاب میں مریم کا ذکر کر جب وہ اپنے گھر والوں سے جدا ہو کر جانبِ مشرق ایک جگہ چلی گئی۔

فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۗ فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿١٨﴾

۱۸۔ پس اس نے اپنے اور ان کے درمیان ایک حجاب حائل کردیا۔ تب ہم نے اُس کی طرف اپنا فرشتہ بھیجا اور اس نے اس کے لئے ایک متناسب بشر کا تمثّل اختیار کیا۔

قَالَتْ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ﴿١٩﴾

۱۹۔ اس نے کہا میں تجھ سے رحمان کی پناہ میں آتی ہوں اگر تُو تقویٰ شعار ہے۔

قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ﴿٢٠﴾

۲۰۔ اس نے کہا میں تو تیرے ربّ کا محض ایک ایلچی ہوں تا کہ تجھے ایک پاک خُو لڑکا عطا کروں۔

قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ﴿٢١﴾

۲۱۔ اس نے کہا میرے کوئی لڑکا کیسے ہوگا جبکہ مجھے کسی بشر نے چھُوا تک نہیں اور میں کوئی بدکار نہیں؟

قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ﴿٢٢﴾

۲۲۔ اس نے کہا اسی طرح۔ تیرے ربّ نے کہا ہے کہ یہ بات مجھ پر آسان ہے اور (ہم اسے پیدا کریں گے☆) تا کہ ہم اسے لوگوں کے لئے نشان اور اپنی طرف سے مجسم رحمت بنادیں اور یہ ایک طے شدہ امر ہے۔

فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿٢٣﴾

۲۳۔ پس اسے اس کا حمل ہوگیا اور وہ اُسے لئے ہوئے ایک دور کی جگہ کی طرف ہٹ گئی۔

فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ﴿٢٤﴾

۲۴۔ پھر دردِ زِہ اسے کھجور کے تنے کی طرف لے گیا۔ اس نے کہا اے کاش! میں اس سے پہلے مر جاتی اور بھولی بسری ہوچکی ہوتی۔

☆ بریکٹ والے الفاظ علّامہ قرطبی کے نزدیک اس کے مفہوم میں شامل ہیں۔ دیکھئے: تفسیر القرطبی۔

فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿٢٥﴾

۲۵۔ تب (ایک پکارنے والے نے) اسے اس کی زیریں طرف سے پکارا کہ کوئی غم نہ کر۔ تیرے ربّ نے تیرے نشیب میں ایک چشمہ جاری کر دیا ہے۔

وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿٢٦﴾

۲۶۔ اور کھجور کی ساق کو تُو اپنی سمت جنبش دے وہ تجھ پر تازہ پکی ہوئی کھجوریں گرائے گی۔

فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ﴿٢٧﴾ ۚ

۲۷۔ پس تُو کھا اور پی اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر اور اگر تو کسی شخص کو دیکھے تو کہہ دے کہ یقیناً میں نے رحمان کے لئے روزے کی منت مانی ہوئی ہے پس آج میں کسی انسان سے گفتگو نہیں کروں گی۔

فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ۭ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا ﴿٢٨﴾

۲۸۔ پھر وہ اسے اُٹھائے ہوئے اپنی قوم کی طرف لے آئی۔ انہوں نے کہا اے مریم! یقیناً تُو نے تو بہت بُرا کام کیا ہے۔

يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ﴿٢٩﴾ ۚ

۲۹۔ اے ہارون کی بہن! تیرا باپ تو بُرا آدمی نہ تھا اور نہ تیری ماں بدکار تھی۔ ①

فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ۭ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ﴿٣٠﴾

۳۰۔ تو اس نے اس کی طرف اشارہ کیا۔ انہوں نے کہا ہم کیسے اس سے بات کریں جو ابھی پنگھوڑے میں پلنے والا بچہ ہے۔

قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ۣ اٰتٰىنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ﴿٣١﴾ ۙ

۳۱۔ اُس نے کہا یقیناً میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اس نے مجھے کتاب عطا کی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔

---

① یہاں حضرت مریم کو جو اُختِ ھارون کہا گیا ہے اسی سورت کے آخر سے پتہ چلتا ہے کہ وہ موسیٰ کے بھائی ہارون نہیں تھے۔ وہاں واضح طور پر حضرت موسیٰ کے بھائی ہارون کا نام لیا گیا ہے اور حضرت مریم بہت بعد کی ہیں۔ یا تو قوم نے طنز کے طور پر اُختِ ہارون کہا ہے یا مریم کا کوئی بھائی ہارون ہوگا جو حضرت موسیٰ کا بھائی بہر حال نہیں ہے۔

وَّجَعَلَنِیۡ مُبٰرَكًا اَیۡنَ مَا كُنۡتُ ۪ وَاَوۡصٰنِیۡ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمۡتُ حَیًّا ﴿۳۲﴾	۳۲۔ نیز مجھے مبارک بنا دیا ہے جہاں کہیں میں ہوں اور مجھے نماز کی اور زکوٰۃ کی تلقین کی ہے جب تک میں زندہ رہوں۔
وَّبَرًّۢا بِوَالِدَتِیۡ ۫ وَلَمۡ یَجۡعَلۡنِیۡ جَبَّارًا شَقِیًّا ﴿۳۳﴾	۳۳۔ اور اپنی ماں سے حسنِ سلوک کرنے والا (بنایا) اور مجھے سخت گیر اور سخت دل نہیں بنایا۔
وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوۡمَ وُلِدۡتُّ وَیَوۡمَ اَمُوۡتُ وَیَوۡمَ اُبۡعَثُ حَیًّا ﴿۳۴﴾	۳۴۔ اور سلامتی ہے مجھ پر جس دن مجھے جَنم دیا گیا اور جس دن میں مروں گا اور جس دن میں زندہ کر کے مبعوث کیا جاؤں گا۔
ذٰلِكَ عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ ۚ قَوۡلَ الۡحَقِّ الَّذِیۡ فِیۡهِ یَمۡتَرُوۡنَ ﴿۳۵﴾	۳۵۔ یہ ہے عیسٰی بن مریم۔ (یہ) وہ حق بات ہے جس میں وہ شک کر رہے ہیں۔
مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنۡ یَّتَّخِذَ مِنۡ وَّلَدٍ ۙ سُبۡحٰنَهٗ ؕ اِذَا قَضٰۤی اَمۡرًا فَاِنَّمَا یَقُوۡلُ لَهٗ كُنۡ فَیَكُوۡنُ ﴿ؕ۳۶﴾	۳۶۔ اللہ کی شان نہیں کہ وہ کوئی بیٹا بنا لے۔ پاک ہے وہ۔ جب وہ کسی امر کا فیصلہ کر لیتا ہے تو وہ اسے محض ''ہو جا'' کہتا ہے تو وہ ہونے لگتا ہے اور ہو کر رہتا ہے۔
وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّیۡ وَرَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِیۡمٌ ﴿۳۷﴾	۳۷۔ اور یقیناً اللہ ہی میرا ربّ اور تمہارا ربّ ہے۔ پس تم اس کی عبادت کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔
فَاخۡتَلَفَ الۡاَحۡزَابُ مِنۡۢ بَیۡنِهِمۡ ۚ فَوَیۡلٌ لِّلَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ مَّشۡهَدِ یَوۡمٍ عَظِیۡمٍ ﴿۳۸﴾	۳۸۔ پس ان کے اندر ہی سے گروہوں نے اختلاف کیا۔ پھر ہلاکت ہوگی اُن کے لئے جنہوں نے کفر کیا ایک بہت بڑے دن میں حاضری کے نتیجہ میں۔
اَسۡمِعۡ بِهِمۡ وَاَبۡصِرۡ ۙ یَوۡمَ یَاۡتُوۡنَنَا لٰكِنِ	۳۹۔ کیا خوب ان کا سننا اور کیا خوب اُن کا دیکھنا ہوگا

الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۹﴾

جس دن وہ ہمارے پاس آئیں گے۔ لیکن ظالم لوگ تو آج ایک کھلی کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔

وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِیَ الْاَمْرُ ۘ وَهُمْ فِیْ غَفْلَةٍ وَّ هُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۰﴾

۴۰۔ اور انہیں (اس) حسرت کے دن سے ڈرا جب فیصلہ چکا دیا جائے گا۔ حال یہ ہے کہ وہ غفلت میں ہیں اور وہ ایمان نہیں لاتے۔

اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۴۱﴾

۴۱۔ یقیناً زمین کے ہم ہی وارث ہوں گے اور اُن کے بھی جو اُس پر ہیں اور ہماری طرف ہی وہ لوٹائے جائیں گے۔

وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۬ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿۴۲﴾

۴۲۔ اور (اس) کتاب میں ابراہیم کا ذکر بھی کر۔ یقیناً وہ ایک صدیق نبی تھا۔

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِیْ عَنْكَ شَيْـًٔا ﴿۴۳﴾

۴۳۔ جب اس نے اپنے باپ سے کہا اے میرے باپ! تو کیوں اس کی عبادت کرتا ہے جو نہ سنتا ہے اور نہ دیکھتا ہے اور تیرے کسی کام نہیں آتا۔

يٰۤاَبَتِ اِنِّیْ قَدْ جَآءَنِیْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِیْۤ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿۴۴﴾

۴۴۔ اے میرے باپ! یقیناً میرے پاس وہ علم آچکا ہے جو تیرے پاس نہیں آیا۔ پس میری پیروی کر۔ میں ٹھیک راستے کی طرف تیری رہنمائی کروں گا۔

يٰۤاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ﴿۴۵﴾

۴۵۔ اے میرے باپ! شیطان کی عبادت نہ کر۔ شیطان یقیناً رحمان کا نافرمان ہے۔

يٰۤاَبَتِ اِنِّیْۤ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ﴿۴۶﴾

۴۶۔ اے میرے باپ! یقیناً میں ڈرتا ہوں کہ رحمان کی طرف سے تجھے کوئی عذاب پہنچے۔ پس تُو (اُس وقت) شیطان کا دوست نکلے۔

قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِیْ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ

۴۷۔ اس نے کہا کیا تُو میرے معبودوں سے انحراف کر رہا ہے اے ابراہیم! اگر تُو باز نہ آیا تو یقیناً میں تجھے

وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ﴿۴۷﴾	سنگسار کردوں گا اور تُو مجھے لمبے عرصہ تک تنہا چھوڑ دے۔
قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ﴿۴۸﴾	۴۸۔ اس نے کہا تجھ پر سلام۔ میں ضرور اپنے ربّ سے تیرے لئے مغفرت طلب کروں گا۔ یقیناً وہ مجھ پر بہت مہربان ہے۔
وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّيْ ڮ عَسٰٓى اَلَّآ اَكُوْنَ بِدُعَاۗءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ﴿۴۹﴾	۴۹۔ اور میں تمہیں چھوڑ کر چلا جاؤں گا اور ان کو بھی جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو۔ اور میں اپنے ربّ سے دعا کروں گا۔ عین ممکن ہے کہ میں اپنے ربّ سے دعا کرتے ہوئے بدنصیب نہ رہوں۔
فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿۵۰﴾	۵۰۔ پس جب اس نے انہیں چھوڑ دیا اور اُن کو بھی جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے تھے ہم نے اسے اسحاق اور یعقوب عطا کئے اور سب کو ہم نے نبی بنایا۔
وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ﴿۵۱﴾ ع	۵۱۔ اور ہم نے انہیں اپنی رحمت سے نوازا اور اُنہیں ایک بلند مرتبہ زبانِ صدق عطا کی۔
وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰٓى ۡ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿۵۲﴾	۵۲۔ اور (اس) کتاب میں موسیٰ کا ذکر بھی کر۔ یقیناً وہ خالص کیا گیا تھا اور ایک پیغمبر نبی تھا۔
وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ﴿۵۳﴾	۵۳۔ اور ہم نے اسے طُور کے دائیں کنارے سے آواز دی اور اسے سرگوشی کرتے ہوئے اپنے قریب کرلیا۔
وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَآ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ﴿۵۴﴾	۵۴۔ اور ہم نے اسے اپنی رحمت سے اس کا بھائی ہارون بطور نبی عطا کیا۔
وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۡ اِنَّهٗ كَانَ	۵۵۔ اور (اس) کتاب میں اسماعیل کا ذکر بھی کر۔

صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۝٥٥

یقیناً وہ سچے وعدے والا اور رسول (اور) نبی تھا۔

وَكَانَ يَأْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۠ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ۝٥٦

۵۶۔ اور وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا کرتا تھا اور اپنے ربّ کے حضور بہت ہی پسندیدہ تھا۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ ۫ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ۝٥٧

۵۷۔ اور (اس) کتاب میں ادریس کا ذکر بھی کر۔ یقیناً وہ بہت سچا (اور) نبی تھا۔

وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ۝٥٨

۵۸۔ اور ہم نے اس کا ایک بلند مقام کی طرف رفع کیا تھا۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ۗ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۫ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ ۫ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ۭ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ۩ ۝٥٩

۵۹۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے انعام کیا جو آدم کی ذرّیّت میں سے نبی تھے اور اُن میں سے تھے جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا اور ابراہیم اور اسرائیل کی ذرّیّت میں سے تھے اور اُن میں سے تھے جنہیں ہم نے ہدایت دی اور چُن لیا۔ جب ان پر رحمان کی آیات تلاوت کی جاتی تھیں وہ سجدہ کرتے ہوئے اور روتے ہوئے گر جاتے تھے۔

السجدة

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝٦٠

۶۰۔ پھر ان کے بعد ایسے جانشینوں نے (ان کی) جگہ لی جنہوں نے نماز کو ضائع کر دیا اور خواہشات کی پیروی کی۔ پس ضرور وہ گمراہی کا نتیجہ دیکھ لیں گے۔

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا ۝٦١

۶۱۔ سوائے اُس کے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل بجا لایا تو یہی وہ لوگ ہیں جو جنّت میں داخل ہوں گے اور ذرا بھی ظلم نہیں کئے جائیں گے۔

جَنّٰتِ عَدۡنِ ِۨالَّتِیۡ وَعَدَ الرَّحۡمٰنُ عِبَادَہٗ بِالۡغَیۡبِ ؕ اِنَّہٗ کَانَ وَعۡدُہٗ مَاۡتِیًّا ﴿۶۲﴾	٦٢۔ ہمیشگی کی جنّتوں میں جن کا رحمان نے اپنے بندوں سے غیب سے وعدہ کیا ہے۔ یقیناً اس کا وعدہ ضرور پورا کیا جاتا ہے۔
لَا یَسۡمَعُوۡنَ فِیۡہَا لَغۡوًا اِلَّا سَلٰمًا ؕ وَلَہُمۡ رِزۡقُہُمۡ فِیۡہَا بُکۡرَۃً وَّعَشِیًّا ﴿۶۳﴾	٦٣۔ وہ ان میں کوئی لغو (بات) نہیں سنیں گے مگر (صرف) سلام۔ اور ان کے لئے اُن کا رزق ان میں صبح وشام میسّر ہوگا۔
تِلۡکَ الۡجَنَّۃُ الَّتِیۡ نُوۡرِثُ مِنۡ عِبَادِنَا مَنۡ کَانَ تَقِیًّا ﴿۶۴﴾	٦٤۔ یہ وہ جنّت ہے جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے اس کو بنائیں گے جو متّقی ہو۔
وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمۡرِ رَبِّکَ ۚ لَہٗ مَا بَیۡنَ اَیۡدِیۡنَا وَمَا خَلۡفَنَا وَمَا بَیۡنَ ذٰلِکَ ۚ وَمَا کَانَ رَبُّکَ نَسِیًّا ﴿ۚ۶۵﴾	٦٥۔ اور (فرشتے کہتے ہیں کہ) ہم نازل نہیں ہوتے مگر تیرے ربّ کے حکم سے۔ اُسی کا ہے جو ہمارے سامنے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے اور جو اُن کے درمیان ہے۔ اور تیرا ربّ بھولنے والا نہیں۔
رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَیۡنَہُمَا فَاعۡبُدۡہُ وَاصۡطَبِرۡ لِعِبَادَتِہٖ ؕ ہَلۡ تَعۡلَمُ لَہٗ سَمِیًّا ﴿۶۶﴾ ع ۱۵/۷	٦٦۔ (وہ) آسمانوں اور زمین کا ربّ ہے اور اس کا بھی جو اُن دونوں کے درمیان ہے۔ پس اس کی عبادت کر اور اس کی عبادت پر صبر سے قائم رہ۔ کیا تُو اس کا کوئی ہمنام جانتا ہے؟
وَیَقُوۡلُ الۡاِنۡسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوۡفَ اُخۡرَجُ حَیًّا ﴿۶۷﴾	٦٧۔ اور انسان کہتا ہے کیا جب میں مر جاؤں گا تو پھر زندہ کر کے نکالا جاؤں گا؟
اَوَلَا یَذۡکُرُ الۡاِنۡسَانُ اَنَّا خَلَقۡنٰہُ مِنۡ قَبۡلُ وَلَمۡ یَکُ شَیۡـًٔا ﴿۶۸﴾	٦٨۔ تو کیا انسان یاد نہیں کرتا کہ ہم نے اُسے پہلے بھی اس حال میں پیدا کیا تھا کہ وہ کچھ بھی نہ تھا۔
فَوَرَبِّکَ لَنَحۡشُرَنَّہُمۡ وَالشَّیٰطِیۡنَ ثُمَّ لَنُحۡضِرَنَّہُمۡ حَوۡلَ جَہَنَّمَ جِثِیًّا ﴿ۚ۶۹﴾	٦٩۔ پس تیرے ربّ کی قسم! ہم انہیں ضرور اکٹھا کریں گے اور شیطانوں کو بھی۔ پھر ہم انہیں لازماً جہنم کے گرد اس طرح حاضر کریں گے کہ وہ گھٹنوں کے بل گرے ہوئے ہوں گے۔

ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ﴿٧٠﴾	۷۰۔تب ہم ہر گروہ میں سے اُسے کھینچ نکالیں گے جو رحمان کے خلاف بغاوت میں سب سے زیادہ سخت تھا۔
ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ﴿٧١﴾	۷۱۔ پھر ہم ہی تو ہیں جو اُن لوگوں کو سب سے زیادہ جانتے ہیں جو اُس میں جلنے کے زیادہ سزاوار ہیں۔
وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿٧٢﴾	۷۲۔ اور تم (ظالموں) میں سے کوئی نہیں مگر وہ ضرور اُس پر اُترنے والا ہے۔ یہ تیرے ربّ پر ایک طے شدہ فیصلہ کے طور پر فرض ہے۔ (۱)
ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ﴿٧٣﴾	۷۳۔ پھر ہم ان کو بچالیں گے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا اور ہم ظالموں کو اُس میں گھٹنوں کے بَل گرے ہوئے چھوڑ دیں گے۔
وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ۙ اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا ﴿٧٤﴾	۷۴۔اور جب ان پر ہماری روشن آیات پڑھی جاتی ہیں تو جن لوگوں نے کفر کیا وہ ان لوگوں سے جو ایمان لائے کہتے ہیں دونوں فریقوں میں سے کون مقام کے لحاظ سے بہتر اور مجلس کے لحاظ سے زیادہ اچھا ہے؟
وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِءْيًا ﴿٧٥﴾	۷۵۔ اور ہم نے کتنی ہی ایسی نسلیں ان سے پہلے ہلاک کر دیں جو سازوسامان اور نمودونمائش میں (ان سے) بہتر تھیں۔
قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ ؕ	۷۶۔تُو کہہ دے جو گمراہی میں ہوتا ہے رحمان اُسے ضرور کچھ مہلت دیتا ہے یہاں تک کہ آخر جب وہ اُسے دیکھ لیں گے جس کا وہ وعدہ دیئے جاتے ہیں، خواہ وہ عذاب ہو یا قیامت کی گھڑی، تو وہ ضرور جان

---

(۱) اس آیت میں اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا سے یہ مراد نہیں ہے کہ ہر شخص ضرور جہنم میں داخل ہوگا۔قرآن کریم تو پاک لوگوں کے متعلق فرماتا ہے کہ وہ جہنم کی ہلکی سی آواز بھی نہیں سنیں گے۔اس جہنم سے مراد دنیا کی جہنم ہے جسے نیک لوگ لِلّٰہ برداشت کرتے ہیں۔بعض دفعہ گنہگاروں کو بھی مرنے سے پہلے اذیت ناک تکلیف پہنچتی ہے، وہ بھی ایک قسم کی جہنم ہی ہے جو اسی دنیا میں مل جاتی ہے۔

فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضْعَفُ جُنْدًا ۝٧٦

لیں گے کہ کون مرتبے کے لحاظ سے بدترین اور جتھے کے لحاظ سے سب سے زیادہ کمزور تھا۔

وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ؕ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ۝٧٧

٧٧۔ اور اللہ اُنہیں ہدایت میں بڑھادے گا جو ہدایت پا چکے ہیں اور باقی رہنے والی نیکیاں تیرے ربّ کے نزدیک اجر کے لحاظ سے بھی بہتر اور انجام کے لحاظ سے بھی بہتر ہیں۔

اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ؕ ۝٧٨

٧٨۔ کیا تو نے اس پر غور کیا جس نے ہماری آیات کا انکار کر دیا اور کہا کہ ضرور میں مال اور اولاد دیا جاؤں گا۔

اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۙ ۝٧٩

٧٩۔ کیا اس نے غیب پر اطلاع پائی ہے یا رحمان کی جناب سے کوئی عہد لے لیا ہے؟

كَلَّا ؕ سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ۙ ۝٨٠

٨٠۔ خبردار! ہم ضرور لکھ رکھیں گے جو وہ کہتا ہے اور ہم اس کے لئے عذاب کو بڑھاتے چلے جائیں گے۔

وَّنَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا ۝٨١

٨١۔ اور اُس کے وارث ہو جائیں گے جس کی وہ باتیں کرتا ہے جبکہ ہمارے پاس وہ اکیلا آئے گا۔

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ۙ ۝٨٢

٨٢۔ اور انہوں نے اللہ کے سوا معبود بنا رکھے ہیں تا کہ ان کے لئے وہ عزت کا باعث بنیں۔

كَلَّا ؕ سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ۝٨٣ ع ١٧ ٨

٨٣۔ خبردار! وہ ضرور ان کی عبادت کا انکار کردیں گے اوران کے خلاف ہو جائیں گے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّاۤ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ۙ ۝٨٤

٨٤۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ ہم شیطانوں کو کافروں کے خلاف بھیجتے ہیں جو انہیں طرح طرح سے اُکساتے ہیں۔

فَلَا تَعۡجَلۡ عَلَيۡهِمۡ ؕ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمۡ عَدًّا ۚ﴿۸۵﴾	۸۵۔ پس تُو ان کے بارہ میں جلدی نہ کر۔ ہم ان کا لحہ لحہ شمار کر رہے ہیں۔
يَوۡمَ نَحۡشُرُ الۡمُتَّقِيۡنَ اِلَى الرَّحۡمٰنِ وَفۡدًا ۙ﴿۸۶﴾	۸۶۔ وہ دن جب ہم متّقیوں کو رحمان کی طرف ایک (معزز) وفد کی صورت میں اکٹھا کر کے لے جائیں گے۔
وَّنَسُوۡقُ الۡمُجۡرِمِيۡنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرۡدًا ۘ﴿۸۷﴾	۸۷۔ اور ہم مجرموں کو جہنم کی طرف ایک گھاٹ پر اترنے والی قوم کے طور پر ہانک کر لے جائیں گے۔
لَا يَمۡلِكُوۡنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنۡدَ الرَّحۡمٰنِ عَهۡدًا ۘ﴿۸۸﴾	۸۸۔ وہ کسی شفاعت کا اختیار نہ رکھیں گے سوائے اُس کے جس نے رحمان کی جناب سے عہد لے رکھا ہو۔
وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحۡمٰنُ وَلَدًا ؕ﴿۸۹﴾	۸۹۔ اور وہ کہتے ہیں رحمان نے بیٹا اپنا لیا ہے۔
لَقَدۡ جِئۡتُمۡ شَيۡـًٔـا اِدًّا ۙ﴿۹۰﴾	۹۰۔ یقیناً تم ایک بہت بیہودہ بات بنا لائے ہو۔
تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرۡنَ مِنۡهُ وَتَنۡشَقُّ الۡاَرۡضُ وَتَخِرُّ الۡجِبَالُ هَدًّا ۙ﴿۹۱﴾	۹۱۔ قریب ہے کہ آسمان اس سے پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ لرزتے ہوئے گر پڑیں۔
اَنۡ دَعَوۡا لِلرَّحۡمٰنِ وَلَدًا ۚ﴿۹۲﴾	۹۲۔ کہ انہوں نے رحمان کے لئے بیٹے کا دعویٰ کیا ہے۔
وَمَا يَنۡۢبَغِىۡ لِلرَّحۡمٰنِ اَنۡ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ؕ﴿۹۳﴾	۹۳۔ حالانکہ رحمان کے شایانِ شان نہیں کہ وہ کوئی بیٹا اپنائے۔
اِنۡ كُلُّ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ اِلَّاۤ اٰتِى الرَّحۡمٰنِ عَبۡدًا ؕ﴿۹۴﴾	۹۴۔ یقیناً آسمانوں اور زمین میں کوئی نہیں مگر وہ رحمان کے حضور ایک بندے کے طور پر آنے والا ہے۔
لَقَدۡ اَحۡصٰىهُمۡ وَعَدَّهُمۡ عَدًّا ؕ﴿۹۵﴾	۹۵۔ اس نے یقیناً ان کا احاطہ کیا ہوا ہے اور انہیں خوب گن رکھا ہے۔
وَكُلُّهُمۡ اٰتِيۡهِ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ فَرۡدًا ﴿۹۶﴾	۹۶۔ اور ان میں سے ہر ایک قیامت کے دن اُس کے حضور اکیلا آئے گا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿۹۷﴾

۹۷۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے اُن کے لئے رحمان محبت پیدا کر دے گا۔

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ﴿۹۸﴾

۹۸۔ پس یقیناً ہم نے اِسے تیری زبان پر رواں کر دیا ہے تا کہ تو متّقیوں کو اس کے ذریعہ خوشخبری دے اور جھگڑالو قوم کو اس کے ذریعہ ڈرائے۔

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ؕ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿۹۹﴾ ع ٦ ١٦ ٩ النصف

۹۹۔ اور کتنی ہی نسلیں ہیں جنہیں ہم نے اُن سے پہلے ہلاک کر دیا۔ کیا تُو ان میں سے کسی کو محسوس کرتا ہے یا اُن کی آہٹ سنتا ہے۔

۲۰۔ طٰہٰ

یہ مکی سورت ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی ایک سو چھتیس آیات ہیں۔

یہ طٰـــہٰ کے حروفِ مقطعات سے شروع ہوتی ہے اور یہ مقطعات کسی اَور سورت کے آغاز میں بیان نہیں ہوئے۔اس کے معانی ہیں: اے پاک رسول اور ہادیٔ کامل۔

اس سے پہلی سورت میں جن ہولناک جنگوں کی خبر دی گئی ہے لازماً یہ خبریں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل پر گراں گزرتی ہوں گی اس لئے اللہ تعالیٰ نے تاکیداً فرمایا کہ ان کے نتیجہ میں تُو کسی دکھ میں مبتلا نہ ہو۔ یہ اُس کی طرف سے تنزیل ہے جس نے زمین و آسمان کو پیدا فرمایا اور وہ رحمان ہے جس نے عرش پر قرار پکڑا۔

چونکہ تمام رسالتیں رحمانیت کے نتیجہ میں ہی عطا کی جاتی ہیں اور گزشتہ سورت کی طرح اس سورت میں بھی رحمانیت ہی کا مضمون جاری ہے اس لئے ایک دفعہ پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے رحمانیت کے سبب آپ کو اپنا رسول بنایا۔ وہ تمام احسانات جو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر فرمائے گئے وہ تمام تر رحمانیت کے نتیجہ میں تھے۔

اسی سورت میں جادوگروں کے سجدہ ریز ہونے کا ذکر ہے اور فرعون کی طرف سے ان کو انتہائی خطرناک سزاؤں کی دھمکی کا بھی۔ لیکن جنہوں نے رحمان خدا کے جلوے دیکھ لئے ہوں وہ ایسی دھمکیوں سے مرعوب نہیں ہوتے۔ پس ان کا حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان ہر قسم کی دھمکی کے باوجود پوری طرح قائم رہا۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تجھ سے وہ پہاڑوں کے بارہ میں سوال کرتے ہیں۔ پہاڑوں کے بارہ میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی سوال نہیں کیا گیا تھا۔ ہاں پہاڑوں جیسی بلند طاقتوں کے متعلق مشرکین پوچھتے تھے کہ ان کے ہوتے ہوئے تُو کیسے کامیاب ہوگا۔ ایک طرف کسریٰ کی حکومت کا پہاڑ تھا اور دوسری طرف قیصر کی حکومت کا پہاڑ تھا۔ تو اس کا یہ جواب سکھایا گیا کہ دنیا کی بڑی بڑی متکبر قومیں خواہ پہاڑوں کی طرح سربلند ہوں اس وقت تک ایمان نہیں لاتیں جب تک ان کا تکبّر توڑ نہ دیا جائے اور وہ ایسے صحرا کی ریت کی طرح نہ ہو جائیں جو پوری طرح ہموار ہو اور اس میں کوئی بلندی اور پستی دکھائی نہ دے۔ جب یہ ہوگا تو پھر وہ ایک ایسے رسول کی پیروی کریں گے جس میں کوئی کجی نہیں پائی جاتی۔

آیت نمبر ۱۰۹ میں بھی صفتِ رحمان کی تکرار ہے اور اس کے بعد آنے والی آیت نمبر ۱۱۰ میں بھی رحمان ہی کے جلوے کا ذکر ہے جس کے رعب اور شان کے حضور تمام آوازیں مدھم پڑ جائیں گی گویا سب اگر گفتگو کرتے بھی ہیں تو سرگوشیوں میں۔

اس کے بعد حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پھر ذکر چھیڑا گیا ہے کیونکہ آپ کی پیدائش بھی رحمانیت کے جلوے کے تابع تھی۔ اور پہلی بار آپ کی شریعت کے چار بنیادی پہلو بیان فرمائے گئے ہیں یعنی یہ کہ جو کوئی بھی حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کرے گا اس کے لئے ضمانت ہے کہ نہ وہ بھوکا رہے گا اور نہ ننگا اور نہ پیاسا رہے گا اور نہ دھوپ میں جلے گا۔

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دفعہ پھر صبر کی تعلیم دی گئی ہے کہ دشمن کی ایذا دہی پر صبر سے کام لے اور اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ تسبیح، سورج نکلنے سے پہلے بھی کر اور اس کے غروب سے پہلے بھی اور رات کی گھڑیوں میں بھی اور دن کے دونوں کناروں پر بھی۔ اس آیت کریمہ میں دن رات کی تمام نمازوں کا ذکر فرما دیا گیا ہے۔

اس سورت کے آخر پر فرمایا کہ کہو کہ سب انتظار کر رہے ہیں کہ اس کشمکش کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ تم بھی انتظار کرو۔ پس تم پر خوب کھول دیا جائے گا کہ سیدھے راستے پر چلنے والا کون ہے اور وہ کون ہے جو ہدایت پاتا ہے۔

☆☆☆

سُوْرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ مِائَةٌ وَّ سِتٌّ وَّ ثَلَاثُوْنَ اٰيَةً وَّ ثَمَانِيَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

١۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

طٰهٰ ②

٢۔ طَيِّبٌ. هَادِيٌّ : اے پاک (رسول) اور ہادیٔ کامل!

مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ③

٣۔ ہم نے تجھ پر قرآن اس لئے نہیں اُتارا کہ تُو دکھ میں مبتلا ہو۔

اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ④

۴۔ مگر (یہ) محض نصیحت کے طور پر ہے اُس کے لئے جو ڈرتا ہے۔

تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَ السَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ⑤

۵۔ اس کا اُتارا جانا اس کی طرف سے ہے جس نے زمین اور بلند آسمانوں کو پیدا کیا۔

اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ⑥

٦۔ رحمٰن۔ وہ عرش پر متمکّن ہوا۔

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا وَ مَا تَحْتَ الثَّرٰى ⑦

٧۔ اسی کے لئے ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور جو اِن دونوں کے درمیان ہے اور وہ بھی جو زمین کی گہرائیوں میں ہے۔

وَ اِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَ اَخْفٰى ⑧

٨۔ اور اگر تو اونچی آواز میں بات کرے تو یقیناً وہ تو ہر پوشیدہ اور پوشیدہ تر کو بھی جانتا ہے۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ⑨

٩۔ اللّٰہ۔ اس کے سوا کوئی اور معبود نہیں۔ اسی کے تمام خوبصورت نام ہیں۔

وَ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ⑩ وقف لازم

١٠۔ اور کیا موسیٰ کی سرگزشت تجھ تک پہنچی ہے۔

اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ⑪

١١۔ جب اس نے آگ دیکھی تو اپنے اہل سے کہا ذرا ٹھہرو، میں نے ایک آگ سی دیکھی ہے۔ امید ہے کہ میں تمہارے پاس اس میں سے کوئی انگارہ لے آؤں یا اس آگ کے پاس مجھے رہنمائی مل جائے۔

فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ يٰمُوْسٰى ⑫

١٢۔ پس جب وہ اس تک پہنچا تو آواز دی گئی کہ اے موسیٰ!

اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ⑬

١٣۔ یقیناً میں تیرا ربّ ہوں۔ پس اپنے دونوں جوتے اُتار دے۔ یقیناً تو طُوٰی کی مقدس وادی میں ہے۔ ①

وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ⑭

١٤۔ اور میں نے تجھے چن لیا ہے۔ پس اُسے غور سے سُن جو وحی کیا جاتا ہے۔

اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ⑮

١٥۔ یقیناً میں ہی اللہ ہوں۔ میرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ پس میری عبادت کر اور میرے ذکر کے لئے نماز کو قائم کر۔

اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا تَسْعٰى ⑯

١٦۔ ساعت ضرور آنے والی ہے۔ بعید نہیں کہ میں اسے چھپائے رکھوں تاکہ ہر نفس کو اس کی جزا دی جائے جو وہ کوشش کرتا ہے۔

فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ⑰

١٧۔ پس ہرگز تجھے اُس (کے تقاضے پورے کرنے) سے وہ نہ روک سکے جو اس پر ایمان نہیں لاتا اور اپنی خواہش کی پیروی کرتا ہے ورنہ تُو ہلاک ہو جائے گا۔

وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ⑱

١٨۔ اور یہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے؟ اے موسیٰ!

قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ⑲

١٩۔ اس نے کہا یہ میرا عصا ہے، میں اس پر سہارا لیتا ہوں اور اس کے ذریعے اپنی بھیڑ بکریوں پر پتے جھاڑتا ہوں اور اس میں میرے لئے اور بھی بہت سے فوائد ہیں۔

① آیات ١٠ تا ١٣: حضرت موسیٰؑ نے جو آگ کی سی روشنی دیکھنے پر دوسرا امکان ظاہر کیا تھا کہ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى یعنی ممکن ہے کہ اس آگ کے پاس سے میں ہدایت لے کر آؤں، وہی سچا ثابت ہوا۔ کیونکہ وہ کوئی ایسی آگ تو نہیں تھی جس کا انگارہ لے کر وہ واپس پہنچے ہوں۔

قَالَ اَلۡقِهَا يٰمُوۡسٰى ⑳

٢٠۔ اس نے کہا اسے پھینک دے اے موسیٰ!

فَاَلۡقٰىهَا فَاِذَا هِىَ حَيَّةٌ تَسۡعٰى ㉑

٢١۔ پس اُس نے اسے پھینک دیا تو اچانک گویا وہ ایک حرکت کرتا ہوا سانپ سا بن گیا۔

قَالَ خُذۡهَا وَلَا تَخَفۡ سَنُعِيۡدُهَا سِيۡرَتَهَا الۡاُوۡلٰى ㉒

٢٢۔ اس نے کہا اسے پکڑ لے اور ڈر نہیں۔ ہم اسے اس کی پہلی حالت پر لوٹا دیں گے۔

وَاضۡمُمۡ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخۡرُجۡ بَيۡضَآءَ مِنۡ غَيۡرِ سُوۡٓءٍ اٰيَةً اُخۡرٰى ㉓

٢٣۔ اور تُو اپنے ہاتھ کو اپنے پہلو میں بھینچ لے، وہ بغیر بیماری کے سفید نکلے گا۔ یہ دوسرا نشان ہے۔

لِنُرِيَكَ مِنۡ اٰيٰتِنَا الۡكُبۡرٰى ㉔

٢٤۔ تا کہ آئندہ ہم تجھے اپنے بڑے بڑے نشانات میں سے بھی بعض دکھائیں۔

اِذۡهَبۡ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ اِنَّهٗ طَغٰى ㉕ ع

٢٥۔ فرعون کی طرف جا، یقیناً اس نے سرکشی اختیار کی ہے۔

قَالَ رَبِّ اشۡرَحۡ لِىۡ صَدۡرِىۡ ㉖

٢٦۔ اس نے کہا اے میرے ربّ! میرا سینہ میرے لئے کشادہ کردے۔

وَيَسِّرۡ لِىۡۤ اَمۡرِىۡ ㉗

٢٧۔ اور میرا معاملہ مجھ پر آسان کردے۔

وَاحۡلُلۡ عُقۡدَةً مِّنۡ لِّسَانِىۡ ㉘

٢٨۔ اور میری زبان کی گرہ کھول دے۔

يَفۡقَهُوۡا قَوۡلِىۡ ㉙

٢٩۔ تا کہ وہ میری بات سمجھ سکیں۔

وَاجۡعَلۡ لِّىۡ وَزِيۡرًا مِّنۡ اَهۡلِىۡ ㉚

٣٠۔ اور میرے لئے میرے اہل میں سے میرا نائب بنا دے۔

هٰرُوۡنَ اَخِى ㉛

٣١۔ ہارون میرے بھائی کو۔

اشۡدُدۡ بِهٖۤ اَزۡرِىۡ ㉜

٣٢۔ اس کے ذریعے میری پُشت مضبوط کر۔

وَاَشۡرِكۡهُ فِىۡۤ اَمۡرِىۡ ㉝

٣٣۔ اور اسے میرے کام میں شریک کردے۔

كَىۡ نُسَبِّحَكَ كَثِيۡرًا ㉞

٣٤۔ تا کہ ہم کثرت سے تیری تسبیح کریں۔

وَّنَذۡكُرَكَ كَثِيۡرًا ؕ‏ ﴿۳۵﴾

۳۵۔اور تجھے بہت یاد کریں۔

اِنَّكَ كُنۡتَ بِنَا بَصِيۡرًا‏ ﴿۳۶﴾

۳۶۔یقیناً تُو ہمارے حال پر گہری نظر رکھنے والا ہے۔

قَالَ قَدۡ اُوۡتِيۡتَ سُؤۡلَكَ يٰمُوۡسٰى‏ ﴿۳۷﴾

۳۷۔ اس نے کہا اے موسیٰ! تجھے تیری مُنہ مانگی (مراد) دے دی گئی۔

وَلَقَدۡ مَنَنَّا عَلَيۡكَ مَرَّةً اُخۡرٰٓى ۙ‏ ﴿۳۸﴾

۳۸۔اور یقیناً ہم نے ایک اور مرتبہ بھی تجھ پر احسان کیا تھا۔

اِذۡ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوۡحٰٓى ۙ‏ ﴿۳۹﴾

۳۹۔ جب ہم نے تیری ماں کی طرف وہ وحی کی جو وحی کی جاتی ہے۔

اَنِ اقۡذِفِيۡهِ فِى التَّابُوۡتِ فَاقۡذِفِيۡهِ فِى الۡيَمِّ فَلۡيُلۡقِهِ الۡيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَاۡخُذۡهُ عَدُوٌّ لِّىۡ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ‌ؕ وَاَلۡقَيۡتُ عَلَيۡكَ مَحَبَّةً مِّنِّىۡ ۚ وَلِتُصۡنَعَ عَلٰى عَيۡنِىۡ‌ ۘ‏ ﴿۴۰﴾

۴۰۔ کہ اسے صندوق میں ڈال دے پھر اسے دریا میں ڈال دے پھر دریا اسے ساحل پر جا پھینکے تاکہ میرا دشمن اور اس کا دشمن اسے اٹھا لے۔ اور میں نے تجھ پر اپنی محبت انڈیل دی اور تاکہ یہ بھی ہو کہ تو میری آنکھ کے سامنے پروان چڑھے۔

وقف لازم

اِذۡ تَمۡشِىۡۤ اُخۡتُكَ فَتَقُوۡلُ هَلۡ اَدُلُّكُمۡ عَلٰى مَنۡ يَّكۡفُلُهٗ‌ ؕ فَرَجَعۡنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَىۡ تَقَرَّ عَيۡنُهَا وَلَا تَحۡزَنَ ؕ وَقَتَلۡتَ نَفۡسًا فَنَجَّيۡنٰكَ مِنَ الۡغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوۡنًا ۚ فَلَبِثۡتَ سِنِيۡنَ فِىۡۤ اَهۡلِ مَدۡيَنَ ۙ ثُمَّ جِئۡتَ عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوۡسٰى‏ ﴿۴۱﴾

۴۱۔ (تصور کر کہ) جب تیری بہن چل رہی تھی پس کہتی جا رہی تھی کیا میں تمہیں بتاؤں کہ کون ہے جو اس بچے کی پرورش کر سکے گا؟ پھر ہم نے تجھے تیری ماں کی طرف لَوٹا دیا تاکہ اس کی آنکھ ٹھنڈی ہو اور وہ غم نہ کرے۔ نیز تُو نے ایک جان کو قتل کیا تو ہم نے تجھے غم سے نجات بخشی اور طرح طرح کی آزمائشوں میں ڈالا۔ پھر تو اہلِ مدین میں چند سال رہا۔ پھر اے موسیٰ! تُو (نبوت کے لئے) ایک موزوں عمر کو پہنچ گیا۔

وَاصۡطَنَعۡتُكَ لِنَفۡسِىۡ‌ ۚ‏ ﴿۴۲﴾

۴۲۔اور میں نے تجھے اپنے لئے چن لیا۔☆

☆ دیکھیں ''لسان العرب''۔

اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ ﴿۴۳﴾	۴۳۔ تُو اور تیرا بھائی میرے نشانات کے ساتھ جاؤ اور میرے ذکر میں سُستی نہ دکھانا۔
اِذْهَبَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۴۴﴾	۴۴۔ تم دونوں فرعون کی طرف جاؤ۔ یقیناً اس نے سرکشی کی ہے۔
فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ﴿۴۵﴾	۴۵۔ پس اس سے نرم بات کہو۔ ہوسکتا ہے وہ نصیحت پکڑے یا ڈر جائے۔
قَالَا رَبَّنَاۤ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَاۤ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ﴿۴۶﴾	۴۶۔ ان دونوں نے کہا اے ہمارے ربّ! یقیناً ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں وہ ہم پر زیادتی کرے یا سرکشی کرے۔
قَالَ لَا تَخَافَاۤ اِنَّنِيْ مَعَكُمَاۤ اَسْمَعُ وَاَرٰى ﴿۴۷﴾	۴۷۔ اس نے کہا کہ تم ڈرو نہیں۔ یقیناً میں تم دونوں کے ساتھ ہوں۔ سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔
فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَاۤ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ۙ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ؕ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ؕ وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ﴿۴۸﴾	۴۸۔ پس تم دونوں اس کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ ہم تیرے ربّ کے دو ایلچی ہیں۔ پس ہمارے ساتھ تُو بنی اسرائیل کو بھیج دے اور انہیں عذاب نہ دے۔ یقیناً ہم تیرے ربّ کی طرف سے ایک بہت بڑا نشان لے کر آئے ہیں اور جو بھی ہدایت کی پیروی کرے اس پر سلامتی ہو۔
اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَاۤ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۴۹﴾	۴۹۔ یقیناً ہماری طرف وحی کی گئی ہے کہ جو جھوٹ بولتا ہے اور اُلٹا پھر جاتا ہے اس پر عذاب ہوگا۔
قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ﴿۵۰﴾	۵۰۔ اس نے کہا تم دونوں کا ربّ ہے کون؟ اے موسیٰ!
قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْۤ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ﴿۵۱﴾	۵۱۔ اس نے کہا ہمارا ربّ وہ ہے جس نے ہر چیز کو اُس کی خِلقت عطا کی پھر ہدایت کی راہ پر ڈال دیا۔

قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ﴿۵۲﴾

۵۲۔ اس نے کہا پھر پہلی قوموں کا کیا حال ہوا؟

قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتٰبٍ ۚ لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسَى ﴿۵۳﴾

۵۳۔ اس نے جواب دیا کہ اُن کا علم میرے ربّ کے پاس ایک کتاب میں ہے۔ میرا ربّ نہ بھٹکتا ہے نہ بُھولتا ہے۔

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّ سَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۭ فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ﴿۵۴﴾

۵۴۔ (وہ) جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنایا اور تمہاری خاطر اس میں کئی راستے جاری کئے اور اس نے آسمان سے پانی اُتارا۔ پھر ہم نے اس سے کئی ایک جوڑے نباتات کی مختلف قسموں سے پیدا کئے۔

كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿۵۵﴾ ع

۵۵۔ کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو چراؤ۔ اس میں یقیناً صاحبِ عقل لوگوں کے لئے کئی بڑے نشانات ہیں۔

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ﴿۵۶﴾

۵۶۔ اسی سے ہم نے تمہیں پیدا کیا ہے اور اسی میں ہم تمہیں لَوٹا دیں گے اور اسی سے تمہیں ہم دوسری مرتبہ نکالیں گے۔ ①

وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ﴿۵۷﴾

۵۷۔ اور یقیناً ہم نے اُسے اپنے تمام نشانات دکھائے مگر اس نے جھٹلا دیا اور انکار کر دیا۔

قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى ﴿۵۸﴾

۵۸۔ اُس نے کہا کیا تُو ہمارے پاس آیا ہے کہ ہمیں ہمارے وطن سے اپنے جادو کے ذریعہ باہر نکال دے، اے موسیٰ؟

فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿۵۹﴾

۵۹۔ پس ہم ضرور تیرے سامنے ایک ایسا ہی جادو لائیں گے۔ پس تُو اپنے اور ہمارے درمیان وعدے کا دن اور جگہ مقرر کر جس کی نہ ہم خلاف ورزی کریں گے نہ تُو۔ یہ (دونوں کے لئے) برابر کا مقام ہو۔

---

① اس آیت کریمہ میں جو یہ فرمایا گیا ہے کہ اسی زمین سے تم پیدا کئے گئے ہو اور اسی میں سے تم نکلو گے اس پر یہ اعتراض کیا جا سکتا ہے کہ آج کل کے زمانہ میں جو لوگ فضا میں راکٹس وغیرہ میں مر جاتے ہیں، ان پر اس کا اطلاق کیسے ہو سکتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ انسان جہاں تک بھی چلا جائے وہ زمینی ہَوا اور زمینی خوراک وغیرہ ساتھ رکھتا ہے اور کبھی بھی اس سے باہر نہیں نکل سکتا۔

قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿٦٠﴾

٦٠۔ اس نے کہا تمہارے لئے مقررہ دن تہوار کا دن ہے اور یوں ہو کہ لوگوں کو کچھ دن چڑھے اکٹھا کیا جائے۔

فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿٦١﴾

٦١۔ پس فرعون منہ موڑ کر چلا گیا پھر اُس نے اپنا منصوبہ مکمل کیا پھر دوبارہ آیا۔

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿٦٢﴾

٦٢۔ موسیٰ نے ان سے کہا وائے افسوس تم پر! اللہ پر جھوٹ نہ گھڑو ورنہ وہ تمہیں عذاب سے تہس نہس کر دے گا۔ اور یقیناً وہ نامراد ہو جاتا ہے جو افترا کرتا ہے۔

فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ﴿٦٣﴾

٦٣۔ پس وہ اپنے معاملہ میں ایک دوسرے سے جھگڑتے رہے اور چھُپ چھُپ کر پوشیدہ مشورے کرتے رہے۔

قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴿٦٤﴾

٦٤۔ انہوں نے کہا یقیناً یہ دونوں تو محض جادوگر ہیں جو چاہتے ہیں کہ تمہیں اپنے جادو کے ذریعہ تمہارے وطن سے نکال دیں اور تمہارے مثالی طور طریق کو نابود کر دیں۔

فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ﴿٦٥﴾

٦٥۔ پس اپنی تدبیروں کو مجتمع کر لو پھر صف بہ صف چلے آؤ اور یقیناً آج وہی کامیاب ہوگا جو بالا ہوگا۔

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ﴿٦٦﴾

٦٦۔ انہوں نے کہا اے موسیٰ! کیا تُو ڈالے گا یا پھر ہم پہلے ہوں جو (اپنا جادو) ڈالیں۔

قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ﴿٦٧﴾

٦٧۔ اس نے کہا بلکہ تم ہی ڈالو۔ پس اچانک ان کے جادو کی وجہ سے اسے خیال دلایا گیا کہ ان کی رسیاں اور ان کی سونٹیاں دوڑ رہی ہیں۔

فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ۝٦٨

٦٨۔ تو موسیٰ نے اپنے جی میں خوف محسوس کیا۔

قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ۝٦٩

٦٩۔ ہم نے کہا مت ڈر۔ یقیناً تو ہی غالب آنے والا ہے۔

وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ؕ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ؕ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى ۝٧٠

٧٠۔ اور جو تیرے داہنے ہاتھ میں ہے اسے پھینک دے جو کچھ انہوں نے بنایا یہ اسے نگل جائے گا۔ انہوں نے جو بنایا ہے وہ محض ایک جادوگر کا شعبدہ ہے اور جادوگر جس جہت سے بھی آئے کامیاب نہیں ہوا کرتا۔

فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ۝٧١

٧١۔ پس تمام جادوگر سجدے کی حالت میں گرا دیئے گئے۔ انہوں نے کہا ہم ہارون اور موسیٰ کے ربّ پر ایمان لے آئے ہیں۔

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ؕ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ۫ وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰى ۝٧٢

٧٢۔ اس نے کہا کیا تم اس پر ایمان لے آئے پیشتر اس کے کہ میں تمہیں اجازت دیتا؟ یقیناً یہ تمہارا ہی سردار ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے۔ پس لازماً میں تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ دوں گا اور ضرور تمہیں کھجور کے تنوں پر سُولی چڑھاؤں گا اور تم یقیناً جان لو گے کہ ہم میں سے کون عذاب دینے میں زیادہ سخت اور باقی رہنے والا ہے۔

قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ ؕ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ؕ ۝٧٣

٧٣۔ انہوں نے کہا ہم ہرگز تجھے ان روشن نشانات پر ترجیح نہیں دیں گے جو ہم تک پہنچے ہیں اور نہ ہی اس پر (ترجیح دیں گے) جس نے ہمیں پیدا کیا۔ پس کر گزر جو تُو کرنے والا ہے۔ تُو محض اس دنیا کی زندگی کا فیصلہ کر سکتا ہے۔

اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَآ

٧٤۔ یقیناً ہم اپنے ربّ پر ایمان لے آئے ہیں

اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ؕ وَ اللّٰهُ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى ﴿٧٤﴾

تا کہ وہ ہمیں ہماری خطائیں اور ہمارے جادو کے کام جن پر تو نے ہمیں مجبور کیا تھا بخش دے اور اللہ بہتر اور سب سے بڑھ کر باقی رہنے والا ہے۔

اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿٧٥﴾

۷۵۔ یقیناً وہ جو اپنے ربّ کے حضور مجرم کے طور پر آئے گا تو لازماً اس کے لئے جہنم ہے۔ نہ وہ اس میں مرے گا اور نہ زندہ رہے گا۔

وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ﴿٧٦﴾

۷۶۔ اور جو مومن ہوتے ہوئے اس کے پاس آئے گا اس حال میں کہ وہ نیک اعمال بجا لایا ہو تو یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے بہت بلند درجات ہیں۔

جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ﴿٧٧﴾

۷۷۔ (وہ) ہمیشگی کی جنتیں ہیں جن کے دامن میں نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔ اور یہ جزا ہے اس کی جس نے پاکیزگی اختیار کی۔

وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ۙ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى ﴿٧٨﴾

۷۸۔ اور یقیناً ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی تھی کہ میرے بندوں کو رات کے وقت لے چل اور ان کے لئے سمندر میں ایسی راہ اختیار کر جو خشک ہو۔ نہ تجھے پکڑے جانے کا خوف ہوگا اور نہ تو ڈرے گا۔

فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ﴿٧٩﴾

۷۹۔ پس فرعون نے اپنی فوجوں کے ساتھ ان کا پیچھا کیا تو سمندر میں سے اس چیز نے انہیں ڈھانپ لیا جس نے اُنہیں ڈھانپ لیا۔

وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى ﴿٨٠﴾

۸۰۔ اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کر دیا اور ہدایت نہ دی۔

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ﴿٨١﴾

۸۱۔ اے بنی اسرائیل! یقیناً ہم نے تمہیں تمہارے دشمن سے نجات بخشی اور تم سے طُور کے دائیں جانب ایک معاہدہ کیا اور تم پر مَنّ اور سَلوٰی اُتارے۔

كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا

۸۲۔ جو رزق ہم نے تمہیں عطا کیا ہے اس میں سے

فِيۡهِ فَيَحِلَّ عَلَيۡكُمۡ غَضَبِىۡ‌ ۚ وَمَنۡ يَّحۡلِلۡ عَلَيۡهِ غَضَبِىۡ فَقَدۡ هَوٰى ﴿۸۲﴾

طیّب چیزیں کھاؤ اور اس بارہ میں حد سے تجاوز نہ کرو ورنہ تم پر میرا غضب نازل ہوگا اور جس پر میرا غضب نازل ہوتو وہ یقیناً ہلاک ہوگیا۔

وَاِنِّىۡ لَغَفَّارٌ لِّمَنۡ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهۡتَدٰى ﴿۸۳﴾

۸۳۔ اور یقیناً میں بہت بخشنے والا ہوں اُسے جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل بجا لائے پھر ہدایت پر قائم رہے۔

وَمَاۤ اَعۡجَلَكَ عَنۡ قَوۡمِكَ يٰمُوۡسٰى ﴿۸۴﴾

۸۴۔ اور اے موسیٰ! کس بات نے تجھے اپنی قوم سے جلدی میں الگ ہونے پر مجبور کیا؟

قَالَ هُمۡ اُولَاۤءِ عَلٰٓى اَثَرِىۡ وَعَجِلۡتُ اِلَيۡكَ رَبِّ لِتَرۡضٰى ﴿۸۵﴾

۸۵۔ اس نے کہا وہ میرے ہی نقش قدم پر ہیں اور اے میرے ربّ! میں اس لئے جلد تیری طرف چلا آیا کہ تُو راضی ہو جائے۔

قَالَ فَاِنَّا قَدۡ فَتَنَّا قَوۡمَكَ مِنۡۢ بَعۡدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِىُّ ﴿۸۶﴾

۸۶۔ اُس نے کہا ہم نے یقیناً تیری قوم کو تیری غیر حاضری میں آزمایا اور سامری نے انہیں گمراہ کردیا۔

فَرَجَعَ مُوۡسٰٓى اِلٰى قَوۡمِهٖ غَضۡبَانَ اَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوۡمِ اَلَمۡ يَعِدۡكُمۡ رَبُّكُمۡ وَعۡدًا حَسَنًا ؕ اَفَطَالَ عَلَيۡكُمُ الۡعَهۡدُ اَمۡ اَرَدۡتُّمۡ اَنۡ يَّحِلَّ عَلَيۡكُمۡ غَضَبٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ فَاَخۡلَفۡتُمۡ مَّوۡعِدِىۡ ﴿۸۷﴾

۸۷۔ تب موسیٰ اپنی قوم کی طرف سخت غصے اور افسوس کی حالت میں واپس لَوٹا۔ اس نے کہا اے میری قوم! کیا تمہارے ربّ نے تم سے ایک بہت اچھا وعدہ نہیں کیا تھا پھر کیا تم پر عہد کی مدت بہت طویل ہو گئی یا تم یہ تہیہ کر چکے تھے کہ تم پر تمہارے ربّ کا غضب نازل ہو؟ پس تم نے میرے ساتھ کئے ہوئے عہد کے برخلاف کیا۔

قَالُوۡا مَاۤ اَخۡلَفۡنَا مَوۡعِدَكَ بِمَلۡكِنَا وَلٰـكِنَّا حُمِّلۡنَاۤ اَوۡزَارًا مِّنۡ زِيۡنَةِ الۡقَوۡمِ فَقَذَفۡنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلۡقَى السَّامِرِىُّ ۙ ﴿۸۸﴾

۸۸۔ انہوں نے کہا ہم نے تیرے عہد کی خلاف ورزی اپنے اختیار سے نہیں کی لیکن ہم پر قوم کے زیورات کا بوجھ لادا گیا تھا تو ہم نے اُسے اُتار پھینکا۔ پس اس طرح سامری نے طَرَح ڈالی۔ ﴿۱﴾

﴿۱﴾ حضرت موسیٰ کی قوم اپنے ساتھ جو زیورات اُٹھائے پھرتی تھی وہ بہت بوجھل تھے تو اس پر سامری نے یہ لالچ دی کہ وہ زیورات میرے سپرد کرو، مَیں ان سے تمہارے لئے ایک بچھڑا بنا دوں گا جو دراصل تمہارا خدا ہے۔ اس قوم نے سامری کو زیور دینے کا حضرت موسیٰ کے سامنے یہ بہانہ بنایا کہ وہ ہم پر بوجھ تھا جو ہم نے اُتار دیا۔

فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى ۙ فَنَسِيَ ؕ﴿۸۹﴾

۸۹۔ پھر وہ ان کے لئے ایک ایسا بچھڑا نکال لایا جو ایک (بے جان) جسم تھا جس کی گائے جیسی آواز تھی۔ تب انہوں نے کہا یہ ہے تمہارا معبود اور موسیٰ کا بھی، پس اُس سے بھول ہوگئی۔

اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا ۙ وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ﴿۹۰﴾ ع ١٣

۹۰۔ کیا وہ دیکھ نہیں رہے تھے کہ وہ انہیں کسی بات کا جواب نہیں دیتا اور ان کے لئے نہ کسی نقصان کا اختیار رکھتا ہے اور نہ نفع کا؟

وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ ﴿۹۱﴾

۹۱۔ حالانکہ ہارون ان سے پہلے سے کہہ چکا تھا کہ اے میری قوم! تم اس کے ذریعہ آزمائے گئے ہو اور یقیناً تمہارا ربّ بے انتہا رحم کرنے والا ہے۔ پس تم میری پیروی کرو اور میری بات مانو۔

قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ﴿۹۲﴾

۹۲۔ انہوں نے کہا ہم اس کے سامنے ضرور بیٹھے رہیں گے یہاں تک کہ موسیٰ ہماری طرف لَوٹ آئے۔

قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ۙ﴿۹۳﴾

۹۳۔ اس نے کہا اے ہارون! تجھے کس بات نے (ان کے مؤاخذہ سے) روکا تھا، جب تو نے انہیں دیکھا کہ وہ گمراہ ہوگئے ہیں،

اَلَّا تَتَّبِعَنِ ؕ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ﴿۹۴﴾

۹۴۔ کہ تُو میری اتباع نہ کرتا؟ پس کیا تو نے میرے حکم کی نافرمانی کی؟

قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ ۚ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ ﴿۹۵﴾

۹۵۔ اس نے کہا اے میری ماں کے بیٹے! تُو میری داڑھی اور میرا سر نہ پکڑ۔ میں تو اس بات سے ڈر گیا کہ کہیں تُو یہ نہ کہے کہ تُو نے بنی اسرائیل کے درمیان تفرقہ ڈال دیا اور میرے فیصلے کا انتظار نہ کیا۔

قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ ﴿۹۶﴾

۹۶۔ اس نے کہا پس اے سامری! تیرا کیا معاملہ ہے؟

قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ ﴿۹۷﴾

۹۷۔ اس نے کہا میں نے وہ بات جان لی تھی جسے یہ نہیں پا سکے۔ تو میں نے رسول کے نقشِ قدم سے کچھ اپنا لیا پھر اسے پھینک دیا اور میرے نفس نے میرے لئے یہی کچھ اچھا کر کے دکھایا۔ (۱)

قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ ۠ وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ؕ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ﴿۹۸﴾

۹۸۔ اس نے کہا پس چلا جا۔ یقیناً تیرے لئے زندگی بھر یہی کہنا ہے کہ "ہرگز نہیں چھونا"۔ اور یقیناً تیرے لئے ایک مقررہ وقت کا وعدہ ہے جس کی تجھ سے خلاف ورزی نہیں کی جائے گی۔ اور اپنے اس معبود کی طرف نظر کر جس کے حضور تُو بیٹھا رہا۔ ہم ضرور اُسے بھسم کر دیں گے پھر اُسے سمندر میں اچھی طرح بکھیر دیں گے۔ (۲)

اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿۹۹﴾

۹۹۔ یقیناً تمہارا معبود صرف اللہ ہی ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ وہ علم کے لحاظ سے ہر چیز پر حاوی ہے۔

كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ﴿۱۰۰﴾

۱۰۰۔ اسی طرح ہم اُس کی خبریں تیرے سامنے بیان کرتے ہیں جو گزر چکا اور ہم نے یقیناً اپنی جناب سے تجھے ذکر عطا کیا ہے۔

مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ﴿۱۰۱﴾

۱۰۱۔ جس نے بھی اس سے اعراض کیا تو قیامت کے دن یقیناً وہ ایک بڑا بوجھ اٹھائے گا۔

---

(۱) سامری نے اپنا عذر یہ پیش کیا کہ مَیں نے نبوت کے متعلق محسوس کر لیا کہ یہ چالاکی ہے اور اس لئے مَیں نے اسے ایک طرف پھینک دیا۔ اور میرے اس فعل کو میرے نفس نے اچھا کر کے دکھایا۔

(۲) سامری کی اس حرکت کی سزا کے طور پر حضرت موسیٰ نے اس کو کہا کہ اب تُو اس حال میں زندہ رہ کہ خود کہا کر کہ مجھے کوئی نہ چھوئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو کوڑھ ہو گیا تھا اور لوگوں کو اپنی بیماری سے بچانے کے لئے وہ خود آواز دیا کرتا تھا کہ میرے قریب نہ پھٹکو اور مجھے ہاتھ نہ لگانا۔ یہ رواج یورپ میں پچھلی صدی تک رائج رہا ہے کہ کوڑھیوں کو حکم ہوتا تھا کہ وہ اپنے گلے میں گھنٹی باندھ کر چلیں تا کہ سڑک کے دوسری طرف بھی لوگوں کو پتہ چل جائے کہ کوڑھی گزر رہا ہے۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهِ ؕ وَ سَآءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ۙ﴿۱۰۲﴾

۱۰۲۔ وہ لمبے عرصہ تک اس (حال) میں رہنے والے ہیں۔ اور وہ اُن کے لئے قیامت کے دن ایک بہت بُرا بوجھ (ثابت) ہوگا۔

يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ وَ نَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ۚۖ﴿۱۰۳﴾

۱۰۳۔ جس دن صور میں پھونکا جائے گا اور اُس دن ہم مجرموں کو اکٹھا کریں گے یعنی (بکثرت) نیلی آنکھوں والوں کو۔ (۱)

يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ﴿۱۰۴﴾

۱۰۴۔ وہ آپس میں آہستہ آہستہ باتیں کر رہے ہوں گے کہ تم نہیں رہے مگر دس (یوم تک)۔ (۲)

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا ﴿۱۰۵﴾ ع

۱۰۵۔ ہم سب سے زیادہ جانتے ہیں جو وہ کہیں گے۔ جب اُن میں سب سے اچھا طریق اختیار کرنے والا کہے گا کہ تم بس ایک یوم کے سوا نہیں رہے۔

وَ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ۙ﴿۱۰۶﴾

۱۰۶۔ اور وہ تجھ سے پہاڑوں کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ تُو کہہ دے کہ انہیں میرا ربّ ریزہ ریزہ کر دے گا۔

فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ۙ﴿۱۰۷﴾

۱۰۷۔ پس وہ انہیں ایک صاف چٹیل میدان بنا چھوڑے گا۔

لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّ لَاۤ اَمْتًا ؕ﴿۱۰۸﴾

۱۰۸۔ تُو اس میں نہ کوئی کجی دیکھے گا اور نہ نشیب و فراز۔

يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ وَ خَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ﴿۱۰۹﴾

۱۰۹۔ اس دن وہ اس دعوت دینے والے کی پیروی کریں گے جس میں کوئی کجی نہیں۔ اور رحمان کے احترام میں آوازیں نیچی ہو جائیں گی اور تُو سرگوشی کے سوا کچھ نہ سنے گا۔

---

(۱) یہاں زُرْقًا سے مراد نیلی آنکھوں والے لوگ ہیں اور غالباً عیسائی قوموں کا ذکر ہے جن کی بھاری اکثریت نیلی آنکھوں والی ہے۔

(۲) وہ قیامت کے دن اپنے عظیم الشان دنیوی غلبہ کو اتنی دیر اور دُور سے دیکھ رہے ہوں گے کہ آپس میں باتیں کریں گے کہ گویا ان کا غلبہ دس سے زیادہ نہیں رہا۔ مراد ہے دس صدیاں یعنی ہزار سال سے زیادہ۔ عیسائیت کے غلبہ کی تاریخ یہی بتاتی ہے کہ ان کو ہزار سالہ غلبہ نصیب ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی پہلی تین صدیوں کے بعد مغربی عیسائی قوموں کا قریباً ہزار سالہ غلبہ ہی رہا ہے اور اس کے بعد تنزل کے آثار شروع ہو گئے۔

يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَ رَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ﴿١١٠﴾

۱۱۰۔ اس دن شفاعت فائدہ نہیں دے گی مگر اُسے جس کے لئے رحمان اجازت دے اور جس کے حق میں بات کرنے کو وہ پسند کرے۔

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ﴿١١١﴾

۱۱۱۔ وہ جانتا ہے جو اُن کے سامنے ہے اور جو اُن کے پیچھے ہے جبکہ وہ اس کا علم کے ذریعہ کوئی احاطہ نہیں کر سکتے۔

وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ؕ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿١١٢﴾

۱۱۲۔اور چہرے حَیّ و قیّوم کے حضور جھک جائیں گے اور وہ نامراد ہوگا جس نے کوئی ظلم کا بوجھ اُٹھایا ہوگا۔

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ﴿١١٣﴾

۱۱۳۔ اور وہ جس نے اس حال میں نیکیاں کی ہوں گی کہ وہ مومن تھا تو وہ کسی ظلم یا حق تلفی کا خوف نہیں کرے گا۔

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿١١٤﴾

۱۱۴۔اور اسی طرح ہم نے اُسے فصیح و بلیغ قرآن کی صورت میں اُتارا ہے اور اُس میں ہر قسم کے وعید بیان کئے ہیں تاکہ ہو سکے تو وہ تقویٰ اختیار کریں یا وہ اُن کے لئے کوئی عبرت کا نشان ظاہر کردے۔

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۫ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ﴿١١٥﴾

۱۱۵۔ پس اللہ سچا بادشاہ بہت رفیع الشان ہے۔ پس قرآن (کے پڑھنے) میں جلدی نہ کیا کر پیشتر اس کے کہ اُس کی وحی تجھ پر مکمل کردی جائے اور یہ کہا کر کہ اے میرے ربّ! مجھے علم میں بڑھا دے۔

وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿١١٦﴾ ع

۱۱۶۔ اور یقیناً ہم نے قبل ازیں آدم سے بھی عہد باندھا تھا پس وہ بھول گیا۔ اور ہم نے (اسے توڑنے کا) اس کا کوئی ارادہ نہیں پایا۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى ﴿١١٧﴾

۱۱۷۔ اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کے لئے سجدہ ریز ہو جاؤ تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔ اس نے انکار کر دیا۔

فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿١١٨﴾

١١٨۔ پس ہم نے کہا اے آدم! یقیناً یہ تیرا اور تیری بیوی کا دشمن ہے۔ پس یہ ہرگز تم دونوں کو جنت سے نکال نہ دے ورنہ تُو بدنصیب ہو جائے گا۔

اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ﴿١١٩﴾

١١٩۔ تیرے لئے مقدر ہے کہ نہ تُو اس میں بھوکا رہے اور نہ ننگا۔

وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ﴿١٢٠﴾

١٢٠۔ اور یہ (بھی) کہ نہ تُو اُس میں پیاسا رہے اور نہ دھوپ میں جلے۔

فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿١٢١﴾

١٢١۔ پس شیطان نے اُسے وسوسہ ڈال دیا۔ کہا اے آدم! کیا میں ایک ایسے درخت پر تجھے آگاہ کروں جو ہمیشگی کا درخت ہے اور ایک ایسے مُلک پر جو کبھی بوسیدہ نہیں ہوگا۔

فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿١٢٢﴾

١٢٢۔ پس دونوں نے اس میں سے کچھ کھایا اور ان کے ننگ ان پر ظاہر ہو گئے اور وہ جنت کے پتوں سے اپنے آپ کو ڈھانپنے لگے۔ اور آدم نے اپنے ربّ کی نافرمانی کی اور راہ سے بھٹک گیا۔

ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ﴿١٢٣﴾

١٢٣۔ پھر اس کے ربّ نے اسے چن لیا اور توبہ قبول کرتے ہوئے اس پر جھکا اور اسے ہدایت دی۔

قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ﴿١٢٤﴾

١٢٤۔ اس نے کہا تم دونوں سب ساتھیوں سمیت اس میں سے نکل جاؤ اس حال میں کہ تم میں سے بعض بعض کے دشمن ہو چکے ہیں۔ پس لازم ہے کہ جب بھی میری طرف سے تم تک ہدایت آئے تو جو میری ہدایت کی پیروی کرے گا تو نہ وہ گمراہ ہوگا اور نہ بدنصیب۔

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿١٢٥﴾

١٢٥۔ اور جو میری یاد سے اعراض کرے گا یقیناً اس کے لئے تنگی کی زندگی ہوگی اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا اُٹھائیں گے۔

قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿۱۲۶﴾

١٢٦۔ وہ کہے گا اے میرے ربّ! تُو نے مجھے اندھا کیوں اُٹھایا ہے جبکہ میں بینا ہوا کرتا تھا۔

قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ﴿۱۲۷﴾

١٢٧۔ اس نے کہا اسی طرح (ہوگا)۔ تیرے پاس ہماری آیات آتی رہیں پھر بھی تُو انہیں فراموش کرتا رہا۔ پس آج کے دن تُو بھی اسی طرح بھلا دیا جائیگا۔

وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ﴿۱۲۸﴾

١٢٨۔ اور اسی طرح ہم اسے جزا دیتے ہیں جس نے اسراف سے کام لیا اور وہ اپنے ربّ کی آیات پر ایمان نہیں لایا۔ اور آخرت کا عذاب زیادہ سخت اور باقی رہنے والا ہے۔

اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿۱۲۹﴾ ع

١٢٩۔ پس کیا یہ بات ان کی ہدایت کا موجب نہیں بنی کہ ان سے پہلے کتنے ہی زمانوں کے لوگوں کو ہم نے ہلاک کر دیا جن کے مساکن میں وہ چلتے پھرتے ہیں۔ یقیناً اس میں صاحبِ عقل لوگوں کے لئے نشانات ہیں۔

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿۱۳۰﴾

١٣٠۔ اور اگر تیرے ربّ کی طرف سے ایک قول اور ایک مقررہ میعاد طے نہ ہو چکے ہوتے تو وہ ایک چمٹ رہنے والا (عذاب) بن جاتا۔

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَاۗئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ﴿۱۳۱﴾

١٣١۔ پس جو وہ کہتے ہیں اس پر صبر کر اور اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ تسبیح کر۔ سورج نکلنے سے پہلے اور اس کے غروب سے پہلے نیز رات کی گھڑیوں میں بھی تسبیح کر اور دن کے کناروں میں بھی تاکہ تو راضی ہو جائے۔

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ڏ

١٣٢۔ اور اپنی آنکھیں اس عارضی متاع کی طرف نہ پسار جو ہم نے اُن میں سے بعض گروہوں کو دنیوی

لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ۚ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّأَبْقٰى ﴿١٣٢﴾

زندگی کی زینت کے طور پر عطا کی ہے تا کہ ہم اس میں ان کی آزمائش کریں۔ اور تیرے ربّ کا رزق بہت اچھا اور زیادہ باقی رہنے والا ہے۔

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۖ لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا ۖ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ۗ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿١٣٣﴾

۱۳۳۔ اور اپنے گھر والوں کو نماز کی تلقین کرتا رہ اور اس پر ہمیشہ قائم رہ۔ ہم تجھ سے کسی قسم کا رزق طلب نہیں کرتے۔ ہم ہی تو تجھے رزق عطا کرتے ہیں اور نیک انجام تقویٰ ہی کا ہوتا ہے۔

وَقَالُوا لَوْلَا يَأْتِينَا بِآيَةٍ مِّنْ رَّبِّهِ ۚ أَوَلَمْ تَأْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْأُولٰى ﴿١٣٤﴾

۱۳۴۔ اور وہ کہتے ہیں کہ وہ اپنے ربّ کی طرف سے ہمارے پاس کیوں کوئی ایک نشان بھی نہیں لاتا۔ کیا ان کے پاس وہ کھلی کھلی روشن دلیل نہیں آئی جو پہلے صحیفوں میں موجود ہے؟

وَلَوْ أَنَّا أَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهِ لَقَالُوا رَبَّنَا لَوْلَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ آيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ﴿١٣٥﴾

۱۳۵۔ اور اگر ہم انہیں اس سے پہلے کسی عذاب سے ہلاک کر دیتے تو وہ ضرور کہتے اے ہمارے ربّ! کیوں نہ تُو نے ہماری طرف رسول بھیجا کہ ہم تیری آیات کی پیروی کرتے پیشتر اس کے کہ ہم ذلیل اور رُسوا ہو جاتے۔

قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوا ۚ فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ أَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ﴿١٣٦﴾ ع ٨/٧ ١٧

۱۳۶۔ تُو کہہ دے کہ ہر ایک منتظر ہے، پس تم بھی انتظار کرو۔ پھر تم ضرور جان لوگے کہ کون سیدھے راستے والے ہیں اور وہ کون ہے جس نے ہدایت پائی۔

۲۱ ۔ الانبیاء

یہ مکی سورت ہے اور اس کا زمانہ نزول نبوت کا چوتھا یا پانچواں سال ہے۔ بسم اللہ سمیت اس کی ایک سو تیرہ آیات ہیں۔

جس حساب کا پچھلی سورت کے آخر پر ذکر تھا کہ لوگ جوابدہ ہوں گے اور تجھ پر یہ بات کھل جائے گی کہ تُو ہی ہدایت پر قائم ہے، اس سورت کے آغاز میں یہ ذکر فرمایا گیا کہ وہ حساب کی گھڑی آ پہنچی ہے لیکن اکثر اس بات سے غافل ہیں۔

پھر اس سورت میں فرمایا گیا کہ تجھ سے پہلے بھی ہم نے مَردوں ہی میں سے رسول مبعوث فرمائے تھے اور انہیں ایسے جسد عطا نہیں کئے گئے جو بغیر کھانے کے زندہ رہ سکیں۔ یہاں ضمناً حضرت مسیحؑ کی الوہیت کا بھی ردّ کر دیا گیا ہے کیونکہ وہ تو زندگی بھر کھاتے پیتے رہے۔

اس کے معاً بعد یہ بیان کیا گیا کہ جاہل لوگوں نے زمین سے ہی معبود گھڑ لئے ہیں۔ اور پھر ایک عظیم الشان دلیل اس امر پر دی ہے کہ دو خدا ہو ہی نہیں سکتے۔ اگر ایسا ہوتا تو زمین و آسمان میں فساد پھیل جاتا اور ہر خدا اپنی پیدا کردہ تخلیق کو لے کر الگ ہو جاتا اور کائنات میں ایسا رخنہ اور فساد پڑتا کہ پھر کبھی دور نہ ہو سکتا۔ حالانکہ کائنات میں جدھر بھی نظر دوڑاؤ اس میں کوئی دوئی کا نشان تک نہیں ملتا۔ اسی لئے فرمایا کہ ہم نے اس سے پہلے بھی جتنے رسول بھیجے ان کی طرف بھی وحی کرتے رہے کہ ایک اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔

آیت نمبر ۲۷ میں ان کے جھوٹے دعویٰ کا ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹا پکڑ لیا ہے۔ مگر جب بھی ایک بیٹے کو فرضی معبود بنایا جائے تو پھر وہ ایک فرضی معبود نہیں رہتا بلکہ اَور بھی اس مفروضے میں شامل کر دیئے جاتے ہیں۔ چنانچہ معاً بعد فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح اَور بھی اللہ تعالیٰ کے بہت سے پاک بندے ہیں جن کو اللہ کا شریک ٹھہرایا گیا۔

اس کے معاً بعد ایک ایسی آیت ہے جو کائنات کے اسرار پر سے ایسا پردہ اٹھاتی ہے جو اُس زمانے کے انسان کے وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتا تھا۔ فرمایا: یہ ساری کائنات ایک مضبوطی سے بند کئے ہوئے ایسے گیند کی شکل میں تھی جس میں سے کوئی چیز باہر نہیں نکل سکتی تھی۔ پھر ہم نے اس کو پھاڑا اور اچانک ساری کائنات اس میں سے پھوٹ پڑی اور پھر پانی کے ذریعہ ہر زندہ چیز کو پیدا فرمایا۔ اور پانی کے معاً بعد ''رَوَاسِــی'' کے ساتھ اس پانی کے نازل ہونے کے نظام کا ذکر فرما دیا۔ اور پھر یہ ذکر فرمایا کہ کس طرح آسمان، زمین اور اہلِ زمین کی حفاظت کرتا ہے۔ پھر زمین و آسمان اور تمام اجرام کی دائمی گردش کا ذکر فرمایا اور جس طرح زمین اور آسمان دائمی نہیں ہیں اسی

طرح یہ بھی متوجہ فرمایا کہ انسان بھی دائم رہنے والا نہیں اور اے رسول! تجھ سے پہلے جتنے لوگ زندہ تھے ان میں سے کسی کو بھی دوام نہیں بخشا گیا۔

پھر اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کے تمام انبیاء کا ذکر ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی رحمانیت کا فیض پہنچایا۔ اور یہ نہ ٹلنے والا مضمون بیان فرمادیا کہ جب کسی بستی کے بسنے والوں کو ایک دفعہ ہلاک کر دیا جائے تو وہ دوبارہ کبھی اس کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے۔ یہاں تک کہ یاجوج ماجوج کے زمانہ میں بھی جب بظاہر سائنسدان مُردوں کو زندہ کرنے کا دعویٰ کریں گے ایسا نہیں ہو سکے گا۔

اس سورت میں آگے چل کر زمین و آسمان کی صف لپیٹ دینے کا ذکر ہے اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا گیا کہ یہ ہمیشہ کے لئے نہیں بلکہ اسی کائنات سے جو ایک دفعہ عدم میں ڈوب جائے گی، نئی کائنات پیدا کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ اس کا اعادہ کرتا رہے۔

اس سورت کے آخری رکوع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کل عالم کے لئے رحمان خدا کا مظہر قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ تجھے بھی ہم نے تمام جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

اس سورت کی آخری آیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ربّ کے حضور یہ عرض کرتے ہیں کہ تُو میرے درمیان اور میرے مکذبین کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ فرما۔ اور چونکہ آپؐ رحمان کے نمائندہ ہیں اس لئے سب دنیا کو متنبہ کر رہے ہیں کہ ربِّ رحمان اپنے اس بندے کو تنہا نہیں چھوڑے گا جو اُس کی رحمانیت کا کل عالم کے لئے مظہر ہے۔

اس کے بعد سورۃ الحج آتی ہے جو اس بات کا کامل ثبوت ہے کہ تمام دنیا کے انسانوں کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بطور رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِيْن مبعوث ہوئے تھے اور بیت اللہ وہ واحد جگہ ہے جہاں تمام دنیا سے بنی نوع انسان ادائیگی حج کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآءِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ مِائَةٌ وَّ ثَلَاثَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّ سَبْعَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

ا۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ②

٢۔ لوگوں کے لئے ان کا حساب قریب آ چکا ہے اور وہ باوجود اس کے غفلت کی حالت میں منہ پھیرے ہوئے ہیں۔

مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ③

٣۔ ان کے پاس کوئی نیا ذکر ان کے ربّ کی طرف سے نہیں آتا مگر وہ اسے اس طرح سنتے ہیں کہ گویا وہ شغل کر رہے ہوں۔

لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى ۖ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ هَلْ هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ④

٤۔ اس حال میں کہ اُن کے دل غافل ہوتے ہیں۔ اور جن لوگوں نے ظلم کیا انہوں نے اپنے مخفی مشوروں کو چھپا رکھا ہے۔ کیا یہ تُم جیسے بشر کے سوا بھی کچھ ہے؟ پس کیا تم جادو کی طرف بڑھے جاتے ہو حالانکہ تم دیکھ رہے ہو؟

قٰلَ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۫ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ⑤

۵۔ اس نے کہا میرا ربّ ہر قول کو جو آسمان میں ہے اور زمین میں ہے خوب جانتا ہے اور وہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

بَلْ قَالُوْۤا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۚۖ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَاۤ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ⑥

٦۔ اس کے برعکس انہوں نے کہا کہ یہ پراگندہ خوابیں ہیں بلکہ اُس نے یہ بھی افترا کیا ہے در حقیقت یہ تو محض ایک شاعر ہے۔ پس چاہئے کہ یہ ہمارے پاس کوئی بڑا نشان لائے جس طرح پہلے پیغمبر بھیجے گئے تھے۔

مَاۤ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ ⑦

٧۔ ان سے پہلے کوئی بستی جسے ہم نے ہلاک کر دیا ہو ایمان نہیں لائی تھی تو پھر کیا یہ ایمان لے آئیں گے؟

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا قَبۡلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوۡحِیۡۤ اِلَیۡهِمۡ فَسۡـَٔلُوۡۤا اَهۡلَ الذِّكۡرِ اِنۡ كُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۝۸

۸۔ اور تجھ سے پہلے ہم نے کبھی کسی کو نہیں بھیجا مگر مَردوں کو جن کی طرف ہم وحی کرتے تھے۔ پس اہلِ ذکر سے پوچھ لو اگر تم نہیں جانتے۔

وَمَا جَعَلۡنٰهُمۡ جَسَدًا لَّا یَاۡكُلُوۡنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوۡا خٰلِدِیۡنَ ۝۹

۹۔ اور ہم نے انہیں ایسا جسم نہیں بنایا تھا کہ وہ کھانا نہ کھاتے ہوں اور وہ ہمیشہ رہنے والے نہیں تھے۔ (۱)

ثُمَّ صَدَقۡنٰهُمُ الۡوَعۡدَ فَاَنۡجَیۡنٰهُمۡ وَمَنۡ نَّشَآءُ وَاَهۡلَكۡنَا الۡمُسۡرِفِیۡنَ ۝۱۰

۱۰۔ پھر ہم نے ان سے کیا ہوا وعدہ سچا کر دکھایا۔ پس ہم نے ان کو اور اُسے جسے ہم نے چاہا نجات بخشی اور حد سے بڑھنے والوں کو ہلاک کر دیا۔

لَقَدۡ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡكُمۡ كِتٰبًا فِیۡهِ ذِكۡرُكُمۡ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ۝۱۱ ع

۱۱۔ یقیناً ہم نے تمہاری طرف وہ کتاب اُتاری ہے جس میں تمہارا ذکر موجود ہے۔ پس کیا تم عقل نہیں کرتے؟

وَكَمۡ قَصَمۡنَا مِنۡ قَرۡیَةٍ كَانَتۡ ظَالِمَةً وَّاَنۡشَاۡنَا بَعۡدَهَا قَوۡمًا اٰخَرِیۡنَ ۝۱۲

۱۲۔ اور کتنی ہی بستیاں ہم نے ہلاک کر دیں جو ظلم کرنے والی تھیں اور اُن کے بعد ہم نے دوسرے لوگوں کو پیدا کر دیا۔

فَلَمَّاۤ اَحَسُّوۡا بَاۡسَنَاۤ اِذَا هُمۡ مِّنۡهَا یَرۡكُضُوۡنَ ۝۱۳ ؕ

۱۳۔ پس جب انہوں نے ہمارے عذاب کو محسوس کیا تو اچانک وہ اس سے بھاگنے لگے۔

لَا تَرۡكُضُوۡا وَارۡجِعُوۡۤا اِلٰی مَاۤ اُتۡرِفۡتُمۡ فِیۡهِ وَمَسٰكِنِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تُسۡـَٔلُوۡنَ ۝۱۴

۱۴۔ بھاگو مت اور واپس جاؤ اس جگہ کی طرف جہاں تمہیں آسودگی عطا کی گئی تھی اور اپنے گھروندوں کی طرف تاکہ تم سے جواب طلبی کی جائے۔

قَالُوۡا یٰوَیۡلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِیۡنَ ۝۱۵

۱۵۔ انہوں نے کہا وائے افسوس ہم پر! ہم یقیناً ظلم کرنے والے تھے۔

---

(۱) اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ کوئی نبی بھی دنیا میں ایسا نہیں گزرا جو کھائے بغیر زندہ رہتا تھا۔ پس کسی نبی کو جو کھانا کھاتا رہا ہو غیر طبعی طور پر لمبی عمر حاصل نہیں ہوئی۔

فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ﴿١٦﴾

١٦۔ پس یہی ان کی پکار رہی۔ یہاں تک کہ ہم نے انہیں کٹی ہوئی ویران کھیتیوں کی طرح کر دیا۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿١٧﴾

١٧۔ اور ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کھیل تماشہ کرتے ہوئے پیدا نہیں کیا۔

لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ۖ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿١٨﴾

١٨۔ اگر ہم چاہتے کہ کوئی مشغلہ بنائیں تو ہم اسے اپنی ذات ہی میں اختیار کر لیتے، اگر ہم (یہ) کرنے والے ہوتے۔

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۚ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ﴿١٩﴾

١٩۔ بلکہ ہم حق کو باطل پر پٹکتے ہیں تو وہ اسے کچل ڈالتا ہے اور اچانک وہ زائل ہو جاتا ہے۔ اور تم پر ہلاکت ہو اس سبب سے جو تم باتیں بناتے ہو۔

وَلَهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ﴿٢٠﴾

٢٠۔ اور اُسی کا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اور جو اس کے حضور رہتے ہیں وہ اس کی عبادت کرنے میں استکبار سے کام نہیں لیتے اور نہ کبھی تھکتے ہیں۔

يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿٢١﴾

٢١۔ وہ رات اور دن تسبیح کرتے ہیں (اور) کوئی کوتاہی نہیں کرتے۔

اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ﴿٢٢﴾

٢٢۔ کیا انہوں نے زمین میں سے ایسے معبود بنا لئے ہیں جو پیدا (بھی) کرتے ہیں۔

لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿٢٣﴾

٢٣۔ اگر ان دونوں میں اللہ کے سوا کوئی معبود ہوتے تو دونوں تباہ ہو جاتے۔ پس پاک ہے اللہ، عرش کا ربّ اُس سے جو وہ بیان کرتے ہیں۔

لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَ هُمْ يُسْـَٔلُوْنَ ۝۲۴

۲۴۔ وہ پوچھا نہیں جاتا اُس پر جو وہ کرتا ہے جبکہ وہ پوچھے جائیں گے۔

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَ ذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝۲۵

۲۵۔ کیا انہوں نے اس کے سوا کوئی معبود بنا رکھے ہیں؟ تُو کہہ دے کہ اپنی قطعی دلیل لاؤ۔ یہ ذکر اُن کا ہے جو میرے ساتھ ہیں اور اُن کا ذکر ہے جو مجھ سے پہلے تھے۔ لیکن ان میں سے اکثر لوگ حق کا علم نہیں رکھتے اور وہ اِعراض کرنے والے ہیں۔

وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْۤ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ۝۲۶

۲۶۔ اور ہم نے تجھ سے پہلے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر ہم اُس کی طرف وحی کرتے تھے کہ یقیناً میرے سوا کوئی معبود نہیں پس میری ہی عبادت کرو۔

وَ قَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ۝۲۷

۲۷۔ اور انہوں نے کہا کہ رحمان نے بیٹا اختیار کر لیا ہے۔ پاک ہے وہ۔ بلکہ وہ قابلِ احترام بندے ہیں۔

لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَ هُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ۝۲۸

۲۸۔ وہ قول میں اُس سے آگے نہیں بڑھتے اور وہ اُسی کے حکم سے کام کرتے ہیں۔

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ وَ لَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَ هُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ۝۲۹

۲۹۔ وہ جانتا ہے جو اُن کے سامنے ہے اور جو اُن کے پیچھے ہے اور وہ شفاعت نہیں کرتے مگر اسی کی جس سے وہ راضی ہو اور وہ اُس کے رعب سے ڈرتے رہتے ہیں۔

وَ مَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْۤ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝۳۰ ع

۳۰۔ اور اُن میں سے جو کہے کہ میں اس کے سوا معبود ہوں تو وہی ہے جسے ہم جہنم کی جزا دیں گے۔ اسی طرح ہم ظالموں کو جزا دیا کرتے ہیں۔

اَوَلَمۡ يَرَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ كَانَتَا رَتۡقًا فَفَتَقۡنٰهُمَا ؕ وَجَعَلۡنَا مِنَ الۡمَآءِ كُلَّ شَىۡءٍ حَىٍّ ؕ اَفَلَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۳۱﴾

۳۱۔ کیا انہوں نے دیکھا نہیں جنہوں نے کفر کیا کہ آسمان اور زمین دونوں مضبوطی سے بند تھے پھر ہم نے اُن کو پھاڑ کر الگ کر دیا اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز پیدا کی۔ تو کیا وہ ایمان نہیں لائیں گے؟

وَجَعَلۡنَا فِى الۡاَرۡضِ رَوَاسِىَ اَنۡ تَمِيۡدَ بِهِمۡ ۖ وَجَعَلۡنَا فِيۡهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمۡ يَهۡتَدُوۡنَ ﴿۳۲﴾

۳۲۔ اور ہم نے زمین میں پہاڑ بنائے تا کہ وہ ان کے لئے غذا فراہم کریں اور ہم نے اس میں کھلے رستے بنائے تا کہ وہ ہدایت پاویں۔

وَجَعَلۡنَا السَّمَآءَ سَقۡفًا مَّحۡفُوۡظًا ۚۖ وَّهُمۡ عَنۡ اٰيٰتِهَا مُعۡرِضُوۡنَ ﴿۳۳﴾

۳۳۔ اور ہم نے آسمان کو محفوظ چھت کے طور پر بنایا اور وہ اس کے نشانات سے منہ پھیرے ہوئے ہیں۔

وَهُوَ الَّذِىۡ خَلَقَ الَّيۡلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ ؕ كُلٌّ فِىۡ فَلَكٍ يَّسۡبَحُوۡنَ ﴿۳۴﴾

۳۴۔ اور وہی ہے جس نے رات اور دن کو اور سورج اور چاند کو پیدا کیا۔ سب (اپنے اپنے) مدار میں رواں دواں ہیں۔

وَمَا جَعَلۡنَا لِبَشَرٍ مِّنۡ قَبۡلِكَ الۡخُلۡدَ ؕ اَفَاۡئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الۡخٰلِدُوۡنَ ﴿۳۵﴾

۳۵۔ اور ہم نے کسی بشر کو تجھ سے پہلے ہمیشگی عطا نہیں کی۔ پس اگر تُو مر جائے تو کیا وہ ہمیشہ رہنے والے ہوں گے؟ (۱)

كُلُّ نَفۡسٍ ذَآئِقَةُ الۡمَوۡتِ ؕ وَنَبۡلُوۡكُمۡ بِالشَّرِّ وَالۡخَيۡرِ فِتۡنَةً ؕ وَاِلَيۡنَا تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۳۶﴾

۳۶۔ ہر جان موت کا مزا چکھنے والی ہے اور ہم تمہیں شر اور خیر کے ذریعہ سخت آزمائیں گے اور ہماری طرف (ہی) تم لوٹائے جاؤ گے۔

---

(۱) رسول اللہ ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا گیا ہے کہ تجھ سے پہلے کسی کو بھی ہم نے غیر معمولی لمبی زندگی عطا نہیں فرمائی، یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ تُو فوت ہو جائے جب کہ دوسرے غیر طبعی لمبی زندگی پائیں؟ اس آیت سے حضرت عیسیٰ کی وفات بھی قطعیت کے ساتھ ثابت ہوتی ہے۔

وَ اِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِيْ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ ۚ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾

۳۷۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا جب بھی تجھے دیکھتے ہیں تو تجھے نہیں بناتے مگر ہنسی کا نشانہ۔ (یہ کہتے ہوئے) کیا یہی وہ شخص ہے جو تمہارے معبودوں کے بارہ میں باتیں کرتا ہے؟ اور یہ وہی لوگ ہیں جو رحمان کے ذکر سے منکر ہیں۔

خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ؕ سَاُورِيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۳۸﴾

۳۸۔ انسان جلد بازی کے خمیر سے پیدا کیا گیا ہے۔ میں ضرور تمہیں اپنے نشانات دکھاؤں گا پس مجھ سے جلدی کرنے کا مطالبہ نہ کرو۔

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۹﴾

۳۹۔ اور وہ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا اگر تم سچے ہو۔

لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۰﴾

۴۰۔ کاش وہ لوگ جو کافر ہوئے علم رکھتے (کہ ان کی کچھ پیش نہ جائے گی) جب وہ آگ کو نہ اپنے چہروں سے روک سکیں گے اور نہ اپنی پیٹھوں سے اور نہ ہی وہ مدد دیئے جائیں گے۔

بَلْ تَاْتِيْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۴۱﴾

۴۱۔ بلکہ وہ (گھڑی) اُن تک اچانک آئے گی اور انہیں مبہوت کر دے گی اور وہ اسے (اپنے سے) پرے کر دینے کی طاقت نہیں رکھیں گے اور نہ ہی وہ مہلت دیئے جائیں گے۔

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۲﴾ ع ۳

۴۲۔ اور رسولوں سے تجھ سے پہلے بھی تمسخر کیا گیا۔ پس اُن کو جنہوں نے ان (رسولوں) سے تمسخر کیا انہی باتوں نے گھیر لیا جن سے وہ تمسخر کیا کرتے تھے۔

قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ؕ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۳﴾

۴۳۔ تُو کہہ دے کون ہے جو رات کو اور دن کو تمہیں رحمان کی گرفت سے بچا سکتا ہے؟ بلکہ وہ تو اپنے ربّ کے ذکر سے ہی منہ موڑے بیٹھے ہیں۔

اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ؕ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا یُصْحَبُوْنَ ﴿۴۴﴾

۴۴۔ کیا ان کے کوئی ایسے معبود ہیں جو ہمارے مقابل پر ان کا دفاع کرسکیں؟ وہ تو خود اپنی مدد کی بھی استطاعت نہیں رکھتے اور نہ ہی ہماری طرف سے ان کا ساتھ دیا جائے گا۔

بَلْ مَتَّعْنَا هٰۤؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰی طَالَ عَلَیْهِمُ الْعُمُرُ ؕ اَفَلَا یَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۵﴾

۴۵۔ بلکہ ہم نے ان کو بھی اور ان کے آباء واجداد کو بھی کچھ فائدہ پہنچایا یہاں تک کہ عمر اُن پر دراز ہوگئی۔ پس کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے آتے ہیں؟ تو کیا وہ پھر بھی غالب آسکتے ہیں؟

قُلْ اِنَّمَاۤ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْیِ ۖؗ وَلَا یَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا یُنْذَرُوْنَ ﴿۴۶﴾

۴۶۔ تُو کہہ دے کہ میں تو تمہیں محض وحی کے ذریعہ متنبّہ کرتا ہوں اور بہرے لوگ بُلاوا نہیں سنتے جب وہ ڈرائے جاتے ہیں۔

وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَیَقُوْلُنَّ یٰوَیْلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ ﴿۴۷﴾

۴۷۔ اور اگر انہیں تیرے ربّ کے عذاب کی کوئی لَپٹ چھوئے گی تو ضرور کہیں گے کہ وائے ہماری ہلاکت! ہم یقیناً ظلم کرنے والے تھے۔

وَنَضَعُ الْمَوَازِیْنَ الْقِسْطَ لِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَیْئًا ؕ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَیْنَا بِهَا ؕ وَكَفٰی بِنَا حٰسِبِیْنَ ﴿۴۸﴾

۴۸۔ اور ہم انصاف کے ترازو نصب کریں گے قیامت کے دن کی خاطر۔ پس کسی جان پر ذرا بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ خواہ رائی کے دانے کے برابر بھی کچھ ہو ہم اسے لا حاضر کریں گے اور ہم حساب لینے کے لحاظ سے کافی ہیں۔

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِیَآءً وَّ ذِكْرًا لِّلْمُتَّقِیْنَ ﴿۴۹﴾

۴۹۔ اور یقیناً ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فرقان اور روشنی اور متّقیوں کے لئے ذکر عطا کیا۔

الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ وَهُمْ مِّنَ

۵۰۔ (یعنی) ان لوگوں کے لئے جو اپنے ربّ سے غیب

السَّاعَةِ مُشۡفِقُوۡنَ ۝۵۰	میں ڈرتے رہتے ہیں اور ساعت کا خوف رکھتے ہیں۔
وَهٰذَا ذِكۡرٌ مُّبٰرَكٌ اَنۡزَلۡنٰهُ ؕ اَفَاَنۡتُمۡ لَهٗ مُنۡكِرُوۡنَ ۝۵۱ ع	۵۱۔اور یہ برکت دیا ہوا ذکر ہے جسے ہم نے اُتارا ہے، تو کیا تم اس کا انکار کر رہے ہو؟
وَلَقَدۡ اٰتَيۡنَاۤ اِبۡرٰهِيۡمَ رُشۡدَهٗ مِنۡ قَبۡلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيۡنَ ۝۵۲	۵۲۔اور یقیناً ہم نے ابراہیم کو پہلے ہی سے اُس کی رُشد عطا کی تھی اور ہم اُس کے بارہ میں خوب علم رکھتے تھے۔
اِذۡ قَالَ لِاَبِيۡهِ وَقَوۡمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيۡلُ الَّتِىۡۤ اَنۡتُمۡ لَهَا عٰكِفُوۡنَ ۝۵۳	۵۳۔ جب اس نے اپنے باپ سے اور اس کی قوم سے کہا یہ بُت کیا چیز ہیں جن کی خاطر تم وقف ہوئے بیٹھے ہو؟
قَالُوۡا وَجَدۡنَاۤ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيۡنَ ۝۵۴	۵۴۔انہوں نے کہا ہم نے اپنے باپ دادا کو اِن کی پوجا کرتے ہوئے پایا۔
قَالَ لَقَدۡ كُنۡتُمۡ اَنۡتُمۡ وَاٰبَآؤُكُمۡ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ۝۵۵	۵۵۔اس نے کہا تو پھر تم بھی اور تمہارے باپ دادا بھی کھلی کھلی گمراہی میں مبتلا رہے۔
قَالُوۡۤا اَجِئۡتَنَا بِالۡحَقِّ اَمۡ اَنۡتَ مِنَ اللّٰعِبِيۡنَ ۝۵۶	۵۶۔انہوں نے کہا کیا تُو ہمارے پاس کوئی حق لایا ہے یا تُو محض شغل کرنے والوں میں سے ہے؟
قَالَ بَلۡ رَّبُّكُمۡ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ الَّذِىۡ فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمۡ مِّنَ الشّٰهِدِيۡنَ ۝۵۷	۵۷۔اس نے کہا بلکہ تمہارا ربّ آسمانوں اور زمین کا ربّ ہے جس نے ان کو پیدا کیا اور میں تمہارے لئے اس پر گواہی دینے والوں میں سے ہوں۔
وَتَاللّٰهِ لَاَكِيۡدَنَّ اَصۡنَامَكُمۡ بَعۡدَ اَنۡ تُوَلُّوۡا مُدۡبِرِيۡنَ ۝۵۸	۵۸۔اور خدا کی قسم! میں ضرور تمہارے بتوں سے کچھ تدبیر کروں گا بعد اس کے کہ تم پیٹھ پھیرتے ہوئے چلے جاؤ گے۔

فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۹﴾

۵۹۔ پس اس نے ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا سوائے ان کے سردار کے تا کہ وہ اس کی طرف رجوع کریں۔

قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۰﴾

۶۰۔ انہوں نے کہا ہمارے معبودوں سے یہ کس نے کیا ہے؟ یقیناً وہ ظالموں میں سے ہے۔

قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ﴿۶۱﴾

۶۱۔ انہوں نے کہا ہم نے ایک نوجوان کو سنا تھا جو اُن کا ذکر کر رہا تھا۔ اُسے ابراہیم کہتے ہیں۔

قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ﴿۶۲﴾

۶۲۔ انہوں نے کہا پس اُسے لوگوں کی نظروں کے سامنے لے آؤ تا کہ وہ دیکھ لیں۔

قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿۶۳﴾

۶۳۔ انہوں نے کہا کیا تو نے ہمارے معبودوں سے یہ کچھ کیا ہے؟ اے ابراہیم!

قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ﴿۶۴﴾

۶۴۔ اس نے کہا بلکہ ان کے اس سردار نے یہ کام کیا ہے۔ پس ان سے پوچھ لو اگر وہ بول سکتے ہیں۔ (۱)

فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۶۵﴾

۶۵۔ پھر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف چلے گئے اور کہا کہ یقیناً تم ہی ظالم ہو۔

ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ ۚ لَقَدْ عَلِمْتَ

۶۶۔ پس وہ سر بہ گریباں کر دیئے گئے (اور بولے)

---

(۱) اس آیت کے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ بَلْ فَعَلَهٗ کے بعد وقف کیا جائے تا کہ یہ نتیجہ نکلے کہ کسی نے کیا ہے۔ مگر میرے نزدیک اس کی قطعاً ضرورت نہیں ہے کیونکہ حضرت ابراہیمؑ نے خود ہی سب کو بتا دیا تھا کہ مَیں تمہارے معبودوں کے ساتھ کچھ کرنے والا ہوں۔ اس لئے یہ جھوٹ نہیں۔ بلکہ ایک ناممکن بات کو ممکن کی طرح پیش کرنا ایک طرزِ استدلال ہے جو خصوصیت سے حضرت ابراہیمؑ کو عطا ہوا تھا۔ آپ کے مخالفین میں سے ایک بھی اس بات کو نہیں مانا کہ اُن بتوں میں سے بڑے بت نے سب کو مارا ہے اور اس بات کو ناممکن سمجھنا اُن کے اس عقیدہ کو جھوٹا ثابت کرتا ہے کہ اُن کے معبودوں میں کچھ طاقت ہے۔

مَا هٰۤؤُلَآءِ یَنۡطِقُوۡنَ ﴿۶۶﴾

تُو یقیناً جانتا ہے کہ یہ کلام نہیں کرتے۔

قَالَ اَفَتَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ مَا لَا یَنۡفَعُکُمۡ شَیۡئًا وَّ لَا یَضُرُّکُمۡ ﴿ؕ۶۷﴾

٦٧۔ اس نے کہا پھر کیا تم اللہ کے سوا اس کی عبادت کرتے ہو جو نہ تمہیں ذرّہ بھر فائدہ پہنچا سکتا ہے اور نہ تمہیں نقصان پہنچا سکتا ہے؟

اُفٍّ لَّکُمۡ وَ لِمَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۸﴾

٦٨۔ تُف ہے تم پر اور اس پر جس کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو۔ پس کیا تم عقل نہیں کرتے؟

قَالُوۡا حَرِّقُوۡہُ وَ انۡصُرُوۡۤا اٰلِہَتَکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ فٰعِلِیۡنَ ﴿۶۹﴾

٦٩۔ انہوں نے کہا اس کو جلا ڈالو اور اپنے معبودوں کی مدد کرو اگر تم کچھ کرنے والے ہو۔

قُلۡنَا یٰنَارُ کُوۡنِیۡ بَرۡدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰۤی اِبۡرٰہِیۡمَ ﴿ۙ۷۰﴾

٧٠۔ ہم نے کہا اے آگ! تُو ٹھنڈی پڑ جا اور سلامتی بن جا ابراہیم پر۔ ①

وَ اَرَادُوۡا بِہٖ کَیۡدًا فَجَعَلۡنٰہُمُ الۡاَخۡسَرِیۡنَ ﴿ۚ۷۱﴾

٧١۔ اور انہوں نے اُس سے ایک چال چلنے کا ارادہ کیا تو ہم نے خود انہی کو کلیۃً نامراد کر دیا۔

وَ نَجَّیۡنٰہُ وَ لُوۡطًا اِلَی الۡاَرۡضِ الَّتِیۡ بٰرَکۡنَا فِیۡہَا لِلۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۷۲﴾

٧٢۔ اور ہم نے اسے اور لوط کو ایک ایسی زمین کی طرف نجات دی جس میں ہم نے تمام جہانوں کے لئے برکت رکھی تھی۔

وَ وَہَبۡنَا لَہٗۤ اِسۡحٰقَ ؕ وَ یَعۡقُوۡبَ نَافِلَۃً ؕ وَ کُلًّا جَعَلۡنَا صٰلِحِیۡنَ ﴿۷۳﴾

٧٣۔ اور اُسے ہم نے اسحاق عطا کیا اور پوتے کے طور پر یعقوب۔ اور سب کو ہم نے پاکباز بنایا تھا۔

وَ جَعَلۡنٰہُمۡ اَئِمَّۃً یَّہۡدُوۡنَ بِاَمۡرِنَا وَ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡہِمۡ فِعۡلَ الۡخَیۡرٰتِ وَ اِقَامَ

٧٤۔ اور ہم نے انہیں ایسے امام بنایا جو ہمارے حکم سے ہدایت دیتے تھے اور ہم نے انہیں اچھی باتیں کرنے

① یہاں آگ سے مراد مخالفت کی آگ بھی ہے اور حقیقی آگ بھی مراد ہو سکتی ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ الہام ہوا تھا کہ "مجھے آگ سے مت ڈراؤ کیونکہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے"۔ (اربعین نمبر٣۔ روحانی خزائن جلد١٧ صفحہ ٤٢٩) آگ کے ٹھنڈا پڑ جانے سے مراد یہ ہے کہ اس کی تپش کو ہلاک کرنے کی توفیق نہیں ملے گی بلکہ وہ آگ خود ٹھنڈی ہو جائے گی۔

الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَ كَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿٧٤﴾

اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے کی وحی کرتے تھے۔ اور وہ ہماری عبادت کرنے والے تھے۔

وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّ عِلْمًا وَّ نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿٧٥﴾

۷۵۔ اور لوط کو ہم نے حکمت اور علم عطا کئے اور ہم نے اسے ایسی بستی سے نجات بخشی جو پلید کام کیا کرتی تھی۔ یقیناً وہ ایک بڑی بدی میں مبتلا بدکار لوگ تھے۔

وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٧٦﴾

۷۶۔ اور ہم نے اسے اپنی رحمت میں داخل کیا۔ یقیناً وہ صالحین میں سے تھا۔

وَ نُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَ اَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٧﴾

۷۷۔ اور نوح (کا بھی ذکر کر) جب قبل ازیں اُس نے پکارا تو ہم نے اسے اس کی پکار کا جواب دیا اور اسے اور اس کے اہل کو ایک بڑی بے چینی سے نجات بخشی۔

وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٧٨﴾

۷۸۔ اور ہم نے اُس کی اُن لوگوں کے مقابل مدد کی جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلا دیا تھا۔ یقیناً وہ ایک بڑی بدی میں مبتلا لوگ تھے پس ہم نے ان سب کو غرق کر دیا۔

وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ﴿٧٩﴾

۷۹۔ اور داؤد اور سلیمان (کا بھی ذکر کر) جب وہ دونوں ایک کھیت کے متعلق فیصلہ کر رہے تھے جبکہ اس میں لوگوں کی بھیڑ بکریاں رات کو چَر گئی تھیں اور ہم ان کے فیصلے کی نگرانی کر رہے تھے۔

فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۫ وَّ سَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ

۸۰۔ پس ہم نے سلیمان کو وہ بات سمجھا دی اور ہر ایک کو ہم نے حکمت اور علم عطا کئے اور ہم نے داؤد کے ساتھ تسبیح کرتے ہوئے پہاڑوں کو مسخر کر دیا اور پرندوں کو

يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ۭ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿٨٠﴾

بھی۔ اور ہم ہی (یہ سب کچھ) کرنے والے تھے۔ ①

وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿٨١﴾

٨١۔ اور تمہارے لئے ہم نے اُسے زرہیں بنانے کی صنعت سکھائی تاکہ وہ تمہیں تمہاری لڑائیوں (کے ضرر) سے بچائیں۔ پس کیا تم شکر کرنے والے ہو گے۔

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖٓ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۭ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿٨٢﴾

٨٢۔ اور سلیمان کے لئے (ہم نے) تیز ہوا (مسخر کی) جو اس کے حکم سے اُس زمین کی طرف چلتی تھی جس میں ہم نے برکت رکھی تھی جبکہ ہم ہر چیز کا علم رکھنے والے تھے۔ ②

وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٨٣﴾ۙ

٨٣۔ اور شیطانوں میں سے ایسے بھی تھے جو اس کے لئے غوطے لگاتے تھے اور اس کے سوا بھی کام کرتے تھے اور ہم اُن کی حفاظت کرنے والے تھے۔ ③

وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿٨٤﴾ۚۖ

٨٤۔ اور ایوب (کا بھی ذکر کر) جب اس نے اپنے ربّ کو پکارا کہ مجھے سخت اذیت پہنچی ہے اور تُو رحم کرنے والوں میں سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿٨٥﴾

٨٥۔ پس ہم نے اس کی دعا قبول کر لی اور اس کو جو بھی تکلیف تھی اسے دور کر دیا۔ اور ہم نے اُسے اُس کے گھر والے عطا کر دیئے اور ان کے ساتھ اور بھی اُن جیسے دیئے جو ہماری طرف سے ایک رحمت کے طور پر تھا اور نصیحت تھی عابدوں کے لئے۔

---

① یہاں پہاڑوں کو مسخر کرنے سے مراد پہاڑی قوموں کو آپ کا مطیع بنانا ہے۔ اسی طرح حضرت سلیمان کے لشکر میں طیور کے لشکر کا ذکر ملتا ہے۔ یہ بھی استعارہ ہے۔ اس کے دو معنے ہیں: وہ انسان جن کو روحانی طور پر اُڑنے کی طاقت دی گئی اور وہ تیز رفتار سوار جو پرندوں کی طرح تیزی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچتے تھے۔ حضرت سلیمانؑ کی فوج کے سب سے تیز رسالہ کو بھی پرندوں کا لشکر قرار دیا گیا ہے۔

② حضرت سلیمانؑ کی خاطر ہواؤں کو مسخر کرنے سے مراد یہ ہے کہ فلسطین کے ساحلی علاقے میں ایک ایک مہینہ کے بعد ہوا کا رُخ بدلتا تھا اور اس پر حضرت سلیمانؑ کے سمندری جہاز ان ہواؤں کے زور سے چلتے تھے۔ اور ایک مہینہ کے بعد پھر دوسری طرف کی ہوا چل پڑتی تھی۔

③ یہاں شیاطین سے مراد آگ کے بنے ہوئے شیطان نہیں ہیں ورنہ سمندروں میں غوطہ مارنے سے یہ آگ بجھ جاتی۔ بلکہ سرکش قومیں مراد ہیں جو حضرت سلیمانؑ نے مسخر کی تھیں ان میں سے کچھ غوطہ خور بھی تھے۔

وَ اِسۡمٰعِیۡلَ وَ اِدۡرِیۡسَ وَ ذَا الۡکِفۡلِ ؕ کُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِیۡنَ ﴿ۚۖ۸۶﴾

٨٦۔ اور اسماعیل اور ادریس اور ذوالکفل (کا بھی ذکر کر۔ وہ) سب صبر کرنے والوں میں سے تھے۔

وَ اَدۡخَلۡنٰہُمۡ فِیۡ رَحۡمَتِنَا ؕ اِنَّہُمۡ مِّنَ الصّٰلِحِیۡنَ ﴿۸۷﴾

٨٧۔ اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا۔ یقیناً وہ نیک لوگوں میں سے تھے۔

وَ ذَا النُّوۡنِ اِذۡ ذَّہَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنۡ لَّنۡ نَّقۡدِرَ عَلَیۡہِ فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنۡ لَّاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنۡتَ سُبۡحٰنَکَ ٭ۖ اِنِّیۡ کُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿ۚۖ۸۸﴾

٨٨۔ اور مچھلی والے (کا بھی ذکر کر) جب وہ غصے سے بھرا ہوا چلا اور اُس نے گمان کیا کہ ہم اُس پر گرفت نہیں کریں گے۔ پس اندھیروں میں گھرے ہوئے اُس نے پکارا کہ کوئی معبود نہیں تیرے سوا۔ تُو پاک ہے۔ یقیناً میں ہی ظالموں میں سے تھا۔ ﴿١﴾

فَاسۡتَجَبۡنَا لَہٗ ۙ وَ نَجَّیۡنٰہُ مِنَ الۡغَمِّ ؕ وَ کَذٰلِکَ نُـۨۡجِی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۸۹﴾

٨٩۔ پس ہم نے اس کی دعا قبول کر لی اور اُسے غم سے نجات بخشی اور اسی طرح ہم ایمان لانے والوں کو نجات دیا کرتے ہیں۔

وَ زَکَرِیَّاۤ اِذۡ نَادٰی رَبَّہٗ رَبِّ لَا تَذَرۡنِیۡ فَرۡدًا وَّ اَنۡتَ خَیۡرُ الۡوٰرِثِیۡنَ ﴿ۚۖ۹۰﴾

٩٠۔ اور زکریا (کا بھی ذکر کر) جب اس نے اپنے ربّ کو پکارا کہ اے میرے ربّ! مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تُو سب وارثوں سے بہتر ہے۔

فَاسۡتَجَبۡنَا لَہٗ ۫ وَ وَہَبۡنَا لَہٗ یَحۡیٰی وَ اَصۡلَحۡنَا لَہٗ زَوۡجَہٗ ؕ اِنَّہُمۡ کَانُوۡا یُسٰرِعُوۡنَ فِی الۡخَیۡرٰتِ وَ یَدۡعُوۡنَنَا رَغَبًا وَّ رَہَبًا ؕ وَ کَانُوۡا لَنَا خٰشِعِیۡنَ ﴿۹۱﴾

٩١۔ پس ہم نے اس کی دعا کو قبول کیا اور اسے یحییٰ عطا کیا اور ہم نے اس کی بیوی کو اس کی خاطر تندرست کر دیا۔ یقیناً وہ نیکیوں میں بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے اور ہمیں چاہت اور خوف سے پکارا کرتے تھے اور ہمارے سامنے عاجزی سے جھکنے والے تھے۔

﴿١﴾ حضرت یونسؑ نے جب دیکھا کہ اُن کی انذاری پیشگوئی پوری نہیں ہوئی تو چونکہ ان کو یہ علم نہیں تھا کہ انذار کی پیشگوئیاں اللہ تعالیٰ گریہ وزاری کے نتیجہ میں ٹال دیا کرتا ہے اس لئے وہ رُوٹھ کر سمندر کی طرف چلے گئے جہاں ان کو وھیل مچھلی نے پہلے نگلا اور پھر زندہ ہی اُگل دیا۔ اس اندھیرے کے وقت ان کے دل سے یہ دعا نکلی تھی کہ اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تُو پاک ہے اور مَیں یقیناً ظلم کرنے والوں میں سے تھا۔

وَالَّتِیۡۤ اَحۡصَنَتۡ فَرۡجَہَا فَنَفَخۡنَا فِیۡہَا مِنۡ رُّوۡحِنَا وَ جَعَلۡنٰہَا وَ ابۡنَہَاۤ اٰیَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ﴿٩٢﴾

٩٢۔اور وہ خاتون جس نے اپنی عصمت کو اچھی طرح بچائے رکھا تو ہم نے اس میں اپنے امر میں سے کچھ پھونکا اور اُسے اور اس کے بیٹے کو ہم نے تمام جہانوں کے لئے ایک نشان بنا دیا۔

اِنَّ ہٰذِہٖۤ اُمَّتُکُمۡ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً ۫ۖ وَّ اَنَا رَبُّکُمۡ فَاعۡبُدُوۡنِ ﴿٩٣﴾

٩٣۔ یقیناً یہی تمہاری امت ہے جو امتِ واحدہ ہے اور میں تمہارا ربّ ہوں پس تم میری عبادت کرو۔

وَتَقَطَّعُوۡۤا اَمۡرَہُمۡ بَیۡنَہُمۡ ؕ کُلٌّ اِلَیۡنَا رٰجِعُوۡنَ ﴿٩٤﴾ ع ١٨/٦

٩٤۔اور (بعد میں) انہوں نے اپنا مسلک آپس میں ٹکڑے ٹکڑے بانٹ لیا۔ سبھی ہماری طرف لَوٹ کر آنے والے ہیں۔

فَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَ ہُوَ مُؤۡمِنٌ فَلَا کُفۡرَانَ لِسَعۡیِہٖ ۚ وَ اِنَّا لَہٗ کٰتِبُوۡنَ ﴿٩٥﴾

٩٥۔ پس جو بھی کچھ نیکیاں بجا لائے گا اور وہ مومن ہوگا تو اس کی کوشش کی ناقدری نہیں کی جائے گی اور یقیناً ہم اس کے حق میں (یہ بات) لکھنے والے ہیں۔

وَحَرٰمٌ عَلٰی قَرۡیَۃٍ اَہۡلَکۡنٰہَاۤ اَنَّہُمۡ لَا یَرۡجِعُوۡنَ ﴿٩٦﴾

٩٦۔ اور قطعاً لازم ہے کسی بستی کے لئے جسے ہم نے ہلاک کر دیا ہو کہ وہ لوگ پھر لَوٹ کر نہیں آئیں گے۔

حَتّٰۤی اِذَا فُتِحَتۡ یَاۡجُوۡجُ وَ مَاۡجُوۡجُ وَ ہُمۡ مِّنۡ کُلِّ حَدَبٍ یَّنۡسِلُوۡنَ ﴿٩٧﴾

٩٧۔ یہاں تک کہ جب یاجوج ماجوج کو کھولا جائے گا اور وہ ہر اونچی جگہ سے دوڑے چلے آئیں گے۔ (١)

وَ اقۡتَرَبَ الۡوَعۡدُ الۡحَقُّ فَاِذَا ہِیَ شَاخِصَۃٌ اَبۡصَارُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا ؕ یٰوَیۡلَنَا قَدۡ کُنَّا فِیۡ غَفۡلَۃٍ مِّنۡ ہٰذَا بَلۡ کُنَّا ظٰلِمِیۡنَ ﴿٩٨﴾

٩٨۔اور اٹل وعدہ قریب آجائے گا تو وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ان کی آنکھیں اچانک پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔ (وہ کہیں گے) اے وائے ہماری ہلاکت! کہ ہم اس بات سے غفلت میں تھے بلکہ ہم تو ظلم کرنے والے تھے۔

---

(١) آیات ٩٦، ٩٧ : ان آیات میں قَـرْیَةً سے مراد اہلِ قریہ ہیں۔ کوئی قوم بھی جب ہلاک کر دی جائے تو دوبارہ دنیا میں واپس نہیں آیا کرتی۔ "حتّٰی" سے مراد یہ نہیں کہ یاجوج ماجوج کے زمانہ میں مردہ قومیں واپس آجائیں گی بلکہ حتّٰی ان معنوں میں ہے کہ یاجوج ماجوج کے زمانہ میں بھی کبھی مُردوں کو واپس آنے کی توفیق نہیں ملے گی۔ پس ظاہری طور پر یہ لوگ اس قسم کے کرشمے دکھاتے ہیں کہ گویا مُردوں کو زندہ کر دیتے ہیں لیکن حقیقی مُردوں کو کبھی زندہ نہیں کر سکتے۔

اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ﴿۹۹﴾

۹۹۔ یقیناً تم اور وہ جس کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے تھے جہنم کا ایندھن ہو۔ تم اس میں اُترنے والے ہو۔

لَوْ كَانَ هٰۤؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ؕ وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

۱۰۰۔ اگر یہ واقعۃً معبود ہوتے تو کبھی اُس میں وارد نہ ہوتے۔ اور سبھی اس میں لمبے عرصہ تک رہنے والے ہیں۔

لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۱﴾

۱۰۱۔ اس کے اندر اُن کے مقدر میں چیخ و پکار ہوگی اور وہ اس میں (کچھ) نہ سن سکیں گے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰۤى ۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ۙ

۱۰۲۔ یقیناً وہ لوگ جن کے حق میں ہماری طرف سے بھلائی کا فرمان صادر ہو چکا ہے یہی وہ لوگ ہیں جو اُس سے دُور رکھے جائیں گے۔

لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ۚ

۱۰۳۔ وہ اس کی سرسراہٹ بھی نہ سنیں گے۔ اور جو بھی اُن کے دل چاہا کرتے تھے وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔

لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۴﴾

۱۰۴۔ انہیں سب سے بڑی گھبراہٹ بھی بے چین نہیں کرے گی اور فرشتے ان سے بکثرت ملیں گے (یہ کہتے ہوئے کہ) یہی وہ تمہارا دن ہے جس کا تم وعدہ دیئے جاتے تھے۔

يَوْمَ نَطْوِى السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ؕ كَمَا بَدَاْنَاۤ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ؕ وَعْدًا عَلَيْنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۱۰۵﴾

۱۰۵۔ جس دن ہم آسمان کو لپیٹ دیں گے جیسے دفتر تحریروں کو لپیٹتے ہیں۔ جس طرح ہم نے پہلی تخلیق کا آغاز کیا تھا اس کا اعادہ کریں گے۔ یہ وعدہ ہم پر فرض ہے۔ یقیناً ہم یہ کر گزرنے والے ہیں۔

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۶﴾

۱۰۶۔ اور یقیناً ہم نے زبور میں ذکر کے بعد یہ لکھ رکھا تھا کہ لازماً موعود زمین کو میرے صالح بندے ہی ورثہ میں پائیں گے۔ ﴿۱﴾

﴿۱﴾ یہاں حضرت داؤدؑ کی اس پیشگوئی کی طرف اشارہ ہے جو زبور، باب ۳۷ میں مذکور ہے

اِنَّ فِیۡ ہٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوۡمٍ عٰبِدِیۡنَ ﴿۱۰۷﴾	۱۰۷۔ اس میں یقیناً ایک اہم پیغام ہے عبادت کرنے والے لوگوں کے لئے۔
وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۰۸﴾	۱۰۸۔ اور ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت کے طور پر۔
قُلۡ اِنَّمَا یُوۡحٰۤی اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰـہُکُمۡ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ۚ فَہَلۡ اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿۱۰۹﴾	۱۰۹۔ تو کہہ دے کہ یقیناً میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ پس کیا تم فرمانبردار بنو گے؟
فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ اٰذَنۡتُکُمۡ عَلٰی سَوَآءٍ ؕ وَ اِنۡ اَدۡرِیۡۤ اَقَرِیۡبٌ اَمۡ بَعِیۡدٌ مَّا تُوۡعَدُوۡنَ ﴿۱۱۰﴾	۱۱۰۔ پس اگر وہ منہ موڑ لیں تو کہہ دے کہ میں نے تم سب کو برابر اطلاع کر دی ہے اور میں نہیں جانتا کہ جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو وہ قریب ہے یا دُور۔
اِنَّہٗ یَعۡلَمُ الۡجَہۡرَ مِنَ الۡقَوۡلِ وَ یَعۡلَمُ مَا تَکۡتُمُوۡنَ ﴿۱۱۱﴾	۱۱۱۔ یقیناً وہ اونچی آواز میں بات کا بھی علم رکھتا ہے اور اس کا بھی علم رکھتا ہے جو تم چھپاتے ہو۔
وَ اِنۡ اَدۡرِیۡ لَعَلَّہٗ فِتۡنَۃٌ لَّکُمۡ وَ مَتَاعٌ اِلٰی حِیۡنٍ ﴿۱۱۲﴾	۱۱۲۔ اور میں نہیں جانتا شاید کہ وہ تمہارے لئے آزمائش ہو اور ایک مدّت تک عارضی فائدہ اُٹھانا ہو۔
قٰلَ رَبِّ احۡکُمۡ بِالۡحَقِّ ؕ وَ رَبُّنَا الرَّحۡمٰنُ الۡمُسۡتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوۡنَ ﴿۱۱۳﴾ ع	۱۱۳۔ اُس (یعنی رسول) نے کہا اے میرے ربّ! تُو حق کے ساتھ فیصلہ کر۔ اور ہمارا ربّ وہ رحمان ہے جس سے مدد کی استدعا کی جاتی ہے اُس کے خلاف جو تم باتیں بناتے ہو۔

۲۲ ۔ الحج

یہ مدنی سورت ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی اناسی آیات ہیں۔

اس کی پہلی آیت میں تمام بنی نوع انسان کو قیامت کے زلزلے سے ڈرایا گیا ہے کیونکہ ایک ایسا رسول آچکا ہے جس نے تمام بنی نوع انسان کو رحمان خدا کی حفاظت میں چلے آنے کی دعوت دی تھی جس کو قبول نہ کرنے کے نتیجہ میں ایسی ہولناک جنگوں سے ایک بار پھر ڈرایا جا رہا ہے گویا تمام زمین پر قیامت ٹوٹ پڑے گی، وہ ایسی ہولناک تباہی ہوگی کہ مائیں اپنے دودھ پیتے بچوں کی حفاظت کا خیال بھول جائیں گی اور ہر حاملہ کا حمل ساقط ہو جائے گا اور تُو لوگوں کو ایسے دیکھے گا جیسے وہ نشے سے مدہوش ہو چکے ہیں حالانکہ مدہوش نہیں ہوں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والے سخت عذاب کی وجہ سے وہ اپنے حواس کھو چکے ہوں گے۔

قیامت سے یہ بھی خیال گزرتا ہے کہ جب سب بنی نوع انسان ہلاک ہوگئے تو دوبارہ پھر کیسے زندہ کئے جائیں گے۔ فرمایا جس اللہ نے تمہیں اس سے پہلے مٹی سے پیدا کیا اور پھر رحمِ مادر میں مختلف شکلوں میں سے گزارا وہی اللہ ہے جو تمہیں پھر زندہ کر دے گا۔

پھر فرمایا لوگوں میں سے وہ بھی ہے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت ایسے کرتا ہے گویا وہ کسی گڑھے کے کنارے پر کھڑا ہو۔ جب تک اس کو خیر پہنچتی رہتی ہے وہ مطمئن رہتا ہے اور جب وہ فتنے میں مبتلا کیا جاتا ہے تو اوندھے منہ گڑھے میں جا پڑتا ہے۔ یہ ایسا شخص ہے جو دنیا و آخرت دونوں میں خسارہ میں رہتا ہے۔

اس کے بعد تمام ادیان کے پیروکاروں کا اختصار سے ذکر فرما دیا گیا کہ ان کے درمیان اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فیصلہ فرمائے گا۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا یہ تاکیدی حکم ہے کہ حجِ بیت اللہ کے لئے آنے والوں کو خانہ کعبہ تک پہنچنے سے ہرگز نہ روکو۔ اس کے معاً بعد بیت اللہ کا ذکر ہے اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے جو تاکید فرمائی ہے اس کا ذکر ہے کہ میرے گھر کو ہمیشہ حج پر آنے والے اور اعتکاف کرنے والے کی خاطر پاک وصاف رکھو۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو یہ تاکید کی گئی یہ صرف آپ کی ذات کو نہیں بلکہ آپ کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکاروں کو قیامت تک کے لئے ہے۔

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ تمام بنی نوع انسان کو حج کی غرض سے خانہ کعبہ آنے کے لئے ایک دعوتِ عام دو۔ اس کے بعد قربانیوں وغیرہ کا ذکر فرمایا گیا کہ وہ بھی خانہ کعبہ کی طرح شعائر اللہ میں داخل ہیں، اگر اُن کی بے حرمتی کرو گے تو گویا خانہ کعبہ کی بے حرمتی کرو گے۔ لیکن خانہ کعبہ کی خاطر کی جانے والی ساری قربانیاں اس وقت قبول ہوں گی جب تقویٰ کے ساتھ کی جائیں گی کیونکہ اللہ تعالیٰ کو نہ تو قربانیوں کا گوشت پہنچتا ہے نہ ان کا خون بلکہ محض

قربانی کرنے والوں کا تقویٰ پہنچتا ہے۔

اس کے بعد جہاد بالسیف کے مضمون پر بڑی وضاحت سے روشنی ڈالی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ صرف ان لوگوں کو اپنے دفاع میں جہاد بالسیف کی اجازت دی جارہی ہے جن پر اس سے پہلے دشمن کی طرف سے تلوار اٹھائی گئی اور ان کو اپنے گھروں سے نکال دیا گیا محض اس لئے کہ وہ یہ اعلان کرتے تھے کہ اللہ ہمارا ربّ ہے۔ اس کے بعد یہ عظیم الشان مضمون بھی بیان فرمایا گیا کہ اگر دفاع کی اجازت نہ دی جاتی تو صرف مسلمانوں کی مسجدیں ہی منہدم نہ کردی جاتیں بلکہ یہود اور عیسائیوں وغیرہ کے معابد اور خانقاہوں کو بھی برباد کردیا جاتا۔

اس کے بعد گزشتہ انبیاء کی منکر قوموں کی ہلاکت کا ذکر کرتے ہوئے اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ اگر انسان زمین کی سیر کرے اور آنکھیں کھول کر اُن ہلاک شدہ قوموں کے مدفن تلاش کرے تو یقیناً وہ ان کے بدانجام سے آگاہی پائے گا۔ آجکل ماہرینِ آثارِ قدیمہ یہی کام سرانجام دے رہے ہیں اور بہت سی گزشتہ قوموں کے مدفن دریافت کر چکے ہیں۔

اس کے بعد آیت نمبر ۵۳ میں یہ فرمایا گیا ہے کہ رسول کی خواہشات میں اگر کوئی دل کی خواہش شامل ہو بھی جائے تو اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعہ اس خواہش کو کالعدم کر دیتا ہے۔ یہاں شیطان سے مراد معروف شیطانِ لعین نہیں بلکہ انسان کی رگوں میں خون کی طرح دوڑتے پھرتے رہنے والا شیطان مراد ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ **(مسند احمد بن حنبل، مسند بنی ھاشم)** کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف میری مدد فرمائی ہے اور وہ مسلمان ہوگیا ہے۔ پس اس آیت کریمہ سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ واقعۃً کوئی شیطان انبیاء کے دلوں میں کوئی فتنہ پیدا کرتا ہے کیونکہ ایک دوسری جگہ **(الشعراء: ۲۲۲-۲۲۳)** پر بڑی وضاحت سے فرمادیا گیا ہے کہ شیطان کو رسولوں کے قریب بھی پھٹکنے کی اجازت نہیں ہوسکتی۔ یہ تو انتہائی جھوٹے اور بدکردار لوگوں پر نازل ہوتا ہے اور رسولوں پر یہ بیان کسی صورت اطلاق نہیں پاسکتا۔

اس سورت کے آخری رکوع میں یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ جنہیں یہ لوگ اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں اُن فرضی شرکاء کو تو اتنی استطاعت بھی نہیں کہ ایک مکھی اگر کسی چیز کو چاٹ جائے تو اسے اس کے منہ سے واپس لے سکیں۔ واقعۃً ایک مکھی کے منہ میں کسی چیز کے داخل ہوتے ہی اس کے لعاب کے اثر سے نیز اس کے پیٹ میں کیمیائی تبدیلیوں کے نتیجہ میں وہ چیز اصل حالت میں رہ ہی نہیں سکتی۔

اس سورت کی آخری آیت میں اللہ کی راہ میں وہ جہاد کرنے کی تلقین فرمائی گئی ہے جس کی وضاحت اس سے پہلے فرمادی گئی ہے اور یہ بھی فرمایا گیا کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے متبعین کو اللہ تعالیٰ نے ہی مسلم قرار دیا ہے۔ وہ سب سے بہتر جانتا ہے کہ اس کے سامنے کون کلیۃً سرِتسلیم خم کرتا ہے۔

آخر پر اس اعلان کا اعادہ فرمایا گیا کہ یہ رسول یعنی **محمد** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عالمی رسول ہیں۔

سُوْرَةُ الْحَجِّ مَدَنِيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ تِسْعٌ وَّ سَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّ عَشَرَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝١

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ۝٢

۲۔ اے لوگو! اپنے ربّ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً ساعت کا زلزلہ ایک بہت بڑی چیز ہوگی۔

يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّاۤ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۝٣

۳۔ جس دن تم اُسے دیکھو گے، ہر دودھ پلانے والی اسے بھول جائے گی جسے وہ دودھ پلاتی تھی اور ہر حاملہ اپنا حمل گرا دے گی اور تُو لوگوں کو مدہوش دیکھے گا حالانکہ وہ مدہوش نہیں ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب بہت سخت ہوگا۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ۝٤

۴۔ اور لوگوں میں سے ایسا بھی ہے جو بغیر کسی علم کے اللہ کے بارہ میں جھگڑا کرتا ہے اور ہر سرکش شیطان کی پیروی کرتا ہے۔

كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝٥

۵۔ اُس پر یہ بات مقدر کر دی گئی ہے کہ جو اس سے دوستی کرے گا تو وہ یقیناً اُسے بھی گمراہ کر دے گا اور اسے بھڑکتی آگ کے عذاب کی طرف لے جائے گا۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ؕ

۶۔ اے لوگو! اگر تم جی اُٹھنے کے بارہ میں شک میں مبتلا ہو تو یقیناً ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا تھا پھر نطفہ سے پھر لوتھڑے سے پھر گوشت کے ٹکڑے سے جسے خاص تخلیقی عمل یا عام تخلیقی عمل سے بنایا گیا تا کہ ہم تم پر (تخلیق کے راز) کھول دیں۔

وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا ؕ وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۞

اور ہم جو چاہیں رِحموں کے اندر ایک مقررہ مدّت تک ٹھہراتے ہیں پھر ہم تمہیں ایک بچے کے طور پر نکالتے ہیں تا کہ پھر تم اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچو۔ اور تم ہی میں سے وہ ہے جس کو وفات دے دی جاتی ہے اور تم ہی میں سے وہ بھی ہے جو ہوش وحواس کھودینے کی عمر تک پہنچایا جاتا ہے تا کہ علم حاصل کرنے کے بعد کلیتہً علم سے عاری ہو جائے۔ اور تُو زمین کو بے آب وگیاہ پاتا ہے پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ (نمو کے لحاظ سے) متحرک ہو جاتی ہے اور پھولنے لگتی ہے اور ہر قسم کے ہرے بھرے پُر رونق جوڑے اُگاتی ہے۔ ۞۱

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۞

۷۔ یہ اس لئے ہے کہ یقیناً اللہ ہی حق ہے اور وہی ہے جو مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہ یقیناً ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ۞

۸۔ اور قیامت ضرور آ کر رہے گی۔ اُس میں کوئی شک نہیں۔ اور یقیناً اللہ اُنہیں اُٹھائے گا جو قبروں میں پڑے ہوئے ہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۞

۹۔ اور لوگوں میں سے ایسا بھی ہے جو بغیر علم کے اور بغیر ہدایت کے اور بغیر کسی روشن کتاب کے اللہ کے بارہ میں جھگڑا کرتا ہے۔

۞۱ اس آیت میں سب سے پہلے تو قابل ذکر بات یہ ہے کہ انسانی ارتقاء کے سب مراحل اس میں بیان فرما دیئے ہیں یہاں تک کہ ماں کے پیٹ میں جنین میں جو تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں وہ بھی علی الترتیب بعینہٖ اسی طرح بیان فرمائی ہیں جیسا کہ سائنسدانوں نے فی زمانہ دریافت کیا ہے۔ یہ آیت اس بات کا قطعی ثبوت ہے کہ آنحضرت ﷺ کو اِن امور کا کوئی ذاتی علم نہیں تھا اور عالم الغیب کے سوا کوئی ذات آپؐ کو ان باتوں کی خبر نہیں دے سکتی تھی۔

پھر آگے چل کر اس آیت کریمہ میں یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ زمین کو بھی ہم نے خشک مٹی پر پانی برسا کر زندگی بخشی تھی۔ یہ عجیب حیرت انگیز دریافت ہے کہ بقول سائنسدانوں کے خشک زمین پر جب پانی برستا ہے تو واقعۃً اس میں زندگی کی علامتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ یہاں اصل اشارہ اس طرف ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر جو آسمانی پانی برسا ہے اس نے ایک مُردہ زمین یعنی روحانی لحاظ سے مُردہ قوم کو زندہ کر دیا۔

ثَانِيَ عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ ⑩

۱۰۔ (تکبر سے) اپنا پہلو موڑتے ہوئے تاکہ اللہ کے رستے سے گمراہ کردے۔ اس کے لئے دنیا میں ذلت ہوگی اور قیامت کے دن بھی ہم اسے آگ کا عذاب چکھائیں گے۔

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ⑪ ع

۱۱۔ یہ اُس کے باعث ہے جو تیرے دونوں ہاتھوں نے آگے بھیجا اور یقیناً اللہ بندوں پر ذرا بھی ظلم کرنے والا نہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ۨاطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ۨانْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ⑫

۱۲۔ اور لوگوں میں سے وہ بھی ہے جو اللہ کی محض سرسری عبادت کرتا ہے۔ پس اگر اسے کوئی بھلائی پہنچ جائے تو اس سے مطمئن ہو جاتا ہے اور اگر اسے کوئی ابتلا آئے تو وہ منہ پھیر لیتا ہے۔ وہ دنیا بھی گنوا بیٹھا اور آخرت بھی۔ یہ تو بہت کھلا کھلا نقصان ہے۔

يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ⑬

۱۳۔ وہ اللہ کے سوا اُسے پکارتا ہے جو نہ اسے نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ اُسے فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ یہی ہے پرلے درجہ کی گمراہی۔

يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗٓ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ؕ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ⑭

۱۴۔ وہ اُسے پکارتا ہے جس کا نقصان پہنچانا زیادہ قرینِ قیاس ہے بہ نسبت اس کے نفع پہنچانے کے۔ کیا ہی بُرا سرپرست ہے اور کیا ہی بُرا ساتھی ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ⑮

۱۵۔ یقیناً اللہ اُنہیں جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ایسی جنّتوں میں داخل کرے گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ یقیناً اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا

۱۶۔ جو شخص یہ گمان کرنے لگا ہے کہ اللہ اِس (رسول)

وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ﴿۱۶﴾

کی دنیا اور آخرت میں مدد نہیں کرے گا تو چاہئے کہ وہ آسمان کی طرف رستہ بنائے پھر (اس مدد کو) کاٹ دے پھر دیکھ لے کہ کیا اس کی تدبیر وہ بات دور کرسکتی ہے جو (اسے) غصہ دلاتی ہے۔

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ اور اسی طرح ہم نے اسے کھلی کھلی روشن آیات کی صورت میں اُتارا ہے۔ اور (حق یہ ہے کہ) اللہ اسے ہدایت دیتا ہے جو (ہدایت) چاہتا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـِٕيْنَ وَالنَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا ۖ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ جو یہودی ہوئے اور صابئین اور نصاریٰ اور مجوسی اور وہ لوگ جنہوں نے شرک کیا اللہ ضرور ان کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کرے گا۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ۭ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۭ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ﴿۱۹﴾ ۩

۱۹۔ کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہی ہے کہ اسے سجدہ کرتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور شمس و قمر بھی اور نجوم بھی اور پہاڑ اور درخت بھی اور چلنے پھرنے والے تمام جاندار اور بکثرت انسان بھی۔ جبکہ بہت سے ایسے ہیں جن پر اس کا عذاب لازم ہو چکا ہے۔ اور جسے اللہ رسوا کر دے تو اس کو عزت دینے والا کوئی نہیں۔ یقیناً اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ۡ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ۭ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ﴿۲۰﴾ ج

۲۰۔ یہ دو جھگڑالو ہیں جنہوں نے اپنے ربّ کے بارہ میں جھگڑا کیا۔ پس وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا ان کے لئے آگ کے کپڑے کاٹے جائیں گے۔ ان کے سروں کے اوپر سے سخت گرم پانی انڈیلا جائے گا۔

يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ؕ﴿۲۱﴾

۲۱۔ اس سے جو کچھ ان کے پیٹوں میں ہے گلا دیا جائے گا اور ان کی جلدیں بھی۔

وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ اور ان کے لئے لوہے کے ہتھوڑے ہوں گے۔

كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا ۗ وَ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۲۳﴾ ع ۲ ۱۲ ۹

۲۳۔ جب کبھی وہ ارادہ کریں گے کہ غم کی شدت کی وجہ سے اس میں سے نکل جائیں وہ اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے اور (اُن سے کہا جائے گا کہ) تم آگ کا عذاب چکھو۔

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ؕ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ یقیناً اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہوں گی۔ ان میں انہیں سونے کے کڑے اور موتی پہنائے جائیں گے اور اُن میں اُن کا لباس ریشم ہوگا۔

وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ۚۖ وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ اور پاک قول کی طرف ان کی رہنمائی کی جائے گی اور صاحبِ حمد (اللہ) کی راہ کی طرف ان کی رہنمائی کی جائے گی۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ ۨالْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ ؕ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۢ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۶﴾ ع ۳ ۱۳ ۱۰

۲۶۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور وہ اللہ کی راہ سے اور اُس مسجدِ حرام سے روکتے ہیں جسے ہم نے سب انسانوں کے فائدہ کے لئے بنایا ہے اس طرح کہ اس میں (خدا کی خاطر) بیٹھ رہنے والے اور بادیہ نشین (سب) برابر ہیں، اور جو بھی ظلم کی راہ سے اس میں کجی پیدا کرنے کی کوشش کرے گا اسے ہم دردناک عذاب چکھائیں گے۔

وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ

۲۷۔ اور جب ہم نے ابراہیم کے لئے خانہ کعبہ کی جگہ بنائی (یہ کہتے ہوئے کہ) میرا کسی کو شریک نہ ٹھہرا اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام کرنے

وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿٢٧﴾

والوں اور رکوع کرنے والوں (اور) سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک وصاف رکھ۔

وَاَذِّنْ فِى النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ﴿٢٨﴾

٢٨۔ اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دے وہ تیرے پاس پاپیادہ آئیں گے اور ہر ایسی سواری پر بھی جو لمبے سفر کی تکان سے دبلی ہوگئی ہو۔ وہ (سواریاں اور چیزیں) ہر گہرے اور دور کے رستے سے آئیں گی۔

لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِىْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ﴿٢٩﴾

٢٩۔ تاکہ وہ وہاں پر اپنے فوائد کا مشاہدہ کرسکیں اور چند معروف دنوں میں اللہ کے نام کا ذکر (بلند) کریں اس (احسان) پر کہ اس نے مویشی چوپایوں کے ذریعہ انہیں رزق عطا کیا ہے۔ پس ان میں سے (خود بھی) کھاؤ اور محتاج ناداروں کو بھی کھلاؤ۔

ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿٣٠﴾

٣٠۔ پھر چاہئے کہ وہ اپنی (بدیوں کی) میل کو دور کریں اور اپنی منتوں کو پورا کریں اور اس قدیم گھر کا طواف کریں۔

ذٰلِكَ ۖ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۗ وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿٣١﴾

٣١۔ یہ (ہم نے حکم دیا)۔ اور جو بھی اُن چیزوں کی تعظیم کرے گا جنہیں اللہ نے حرمت بخشی ہے تو یہ اس کے لئے اس کے ربّ کے نزدیک بہتر ہے۔ اور تمہارے لئے چوپائے حلال کر دیئے گئے سوائے ان کے جن کا ذکر تم سے کیا جاتا ہے۔ پس بتوں کی پلیدی سے احتراز کرو اور جھوٹ کہنے سے بچو۔

حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ۗ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِىْ بِهِ الرِّيْحُ فِىْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ﴿٣٢﴾

٣٢۔ ہمیشہ اللہ کی طرف جھکتے ہوئے اس کا شریک نہ ٹھہراتے ہوئے۔ اور جو بھی اللہ کا شریک ٹھہرائے گا تو گویا وہ آسمان سے گر گیا۔ پس یا تو اسے پرندے اُچک لیں گے یا ہوا اسے کسی دور جگہ جا پھینکے گی۔

ذٰلِكَ ۚ وَ مَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿۳۳﴾

۳۳۔ یہ (اہم بات ہے) اور جو کوئی شعائراللہ کو عظمت دے گا تو یقیناً یہ بات دلوں کے تقویٰ کی علامت ہے۔

لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿۳۴﴾ ع ۸ ۱۱

۳۴۔تمہارے لئے ان (قربانی کے مویشیوں) میں ایک مقررہ مدت تک فوائد وابستہ ہیں پھر انہیں قدیم گھر تک پہنچانا ہے۔

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ؕ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا ؕ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ﴿۳۵﴾

۳۵۔ اور ہم نے ہر اُمّت کے لئے قربانی کا طریق مقرر کیا ہے تا کہ وہ اللہ کا نام اُس پر پڑھیں جو اس نے انہیں مویشی چوپائے عطا کئے ہیں۔ پس تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ پس اس کے لئے فرمانبردار ہو جاؤ۔ اور عاجزی کرنے والوں کو بشارت دے دے۔

الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِى الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳۶﴾

۳۶۔ان لوگوں کو کہ جب اللہ کا ذکر بلند کیا جاتا ہے تو ان کے دل مرعوب ہو جاتے ہیں اور جو اس تکلیف پر جو انہیں پہنچی ہو صبر کرنے والے ہیں اور نماز کو قائم کرنے والے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۳۷﴾

۳۷۔ اور قربانی کے اونٹ جنہیں ہم نے تمہارے لئے شعائراللہ میں شامل کر دیا ہے ان میں تمہارے لئے بھلائی ہے۔ پس ان پر قطار میں کھڑا کر کے اللہ کا نام پڑھو۔ پس جب (ذبح کرنے کے بعد) ان کے پہلو زمین سے لگ جائیں تو ان میں سے کھاؤ اور قناعت کرنے والوں کو بھی کھلاؤ اور سوال کرنے والوں کو بھی۔ اسی طرح ہم نے انہیں تمہاری خدمت پر لگا رکھا ہے تا کہ تم شکر کرو۔

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا

۳۸۔ ہرگز اللہ تک نہ ان کے گوشت پہنچیں گے اور نہ ان

وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ؕ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٣٨﴾

کے خون لیکن تمہارا تقویٰ اس تک پہنچے گا۔ اِسی طرح اُس نے تمہارے لئے اُنہیں مسخر کردیا ہے تا کہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اس بنا پر کہ جو اُس نے تمہیں ہدایت عطا کی۔ اور احسان کرنے والوں کو خوشخبری دیدے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ﴿٣٩﴾ ع ١٢

٣٩۔ یقیناً اللہ اُن کی جو ایمان لائے مدافعت کرتا ہے۔ یقیناً اللہ کسی خیانت کرنے والے ناشکرے کو پسند نہیں کرتا۔

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۙ ﴿٤٠﴾

٤٠۔ اُن لوگوں کو جن کے خلاف قتال کیا جا رہا ہے (قتال کی) اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کئے گئے۔ اور یقیناً اللہ اُنکی مدد پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّاۤ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ؕ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿٤١﴾

٤١۔ (یعنی) وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا محض اس بنا پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا ربّ ہے۔ اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع اُن میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بِھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے۔ اور یقیناً اللہ ضرور اُس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے۔

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿٤٢﴾

٤٢۔ جنہیں اگر ہم زمین میں تمکنت عطا کریں تو وہ نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور نیک باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بُری باتوں سے روکتے ہیں اور ہر بات کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔

وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ

٤٣۔ اور اگر وہ تجھے جھٹلا دیں تو اُن سے پہلے

قَوۡمُ نُوۡحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُوۡدُ ﴿۴۳﴾	قومِ نوح نے بھی جھٹلا دیا تھا اور عاد اور ثمود نے بھی۔
وَقَوۡمُ اِبۡرٰهِيۡمَ وَقَوۡمُ لُوۡطٍ ﴿۴۴﴾	۴۴۔ اور ابراہیم کی قوم نے بھی اور لوط کی قوم نے بھی۔
وَّاَصۡحٰبُ مَدۡيَنَ‌ ۚ وَكُذِّبَ مُوۡسٰى فَاَمۡلَيۡتُ لِلۡكٰفِرِيۡنَ ثُمَّ اَخَذۡتُهُمۡ‌ ۚ فَكَيۡفَ كَانَ نَكِيۡرِ ﴿۴۵﴾	۴۵۔ نیز اصحابِ مدین نے۔ اور موسیٰ کو بھی جھٹلایا گیا۔ پس میں نے کافروں کو کچھ مہلت دی پھر میں نے انہیں پکڑ لیا۔ پس کیسی تھی میری عقوبت!
فَكَاَيِّنۡ مِّنۡ قَرۡيَةٍ اَهۡلَكۡنٰهَا وَهِىَ ظَالِمَةٌ فَهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوۡشِهَا وَبِئۡرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصۡرٍ مَّشِيۡدٍ ﴿۴۶﴾	۴۶۔ اور کتنی ہی بستیاں ہیں جنہیں ہم نے ہلاک کر دیا جبکہ وہ ظلم کرنے والی تھیں۔ پس اب وہ اپنی چھتوں کے بل گری پڑی ہیں اور کتنے ہی متروک کنوئیں ہیں اور مضبوط بنائے ہوئے محل ہیں (جن سے ایسا ہی سلوک کیا گیا)۔
اَفَلَمۡ يَسِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ فَتَكُوۡنَ لَهُمۡ قُلُوۡبٌ يَّعۡقِلُوۡنَ بِهَاۤ اَوۡ اٰذَانٌ يَّسۡمَعُوۡنَ بِهَا‌ ۚ فَاِنَّهَا لَا تَعۡمَى الۡاَبۡصَارُ وَلٰـكِنۡ تَعۡمَى الۡقُلُوۡبُ الَّتِىۡ فِى الصُّدُوۡرِ ﴿۴۷﴾	۴۷۔ پس کیا وہ زمین میں نہیں پھرے تا انہیں وہ دل ملتے جن سے وہ عقل سے کام لیتے یا ایسے کان نصیب ہوتے جن سے وہ سن سکتے۔ پس آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل اندھے ہوتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔
وَيَسۡتَعۡجِلُوۡنَكَ بِالۡعَذَابِ وَلَنۡ يُّخۡلِفَ اللّٰهُ وَعۡدَهٗ‌ ؕ وَاِنَّ يَوۡمًا عِنۡدَ رَبِّكَ كَاَلۡفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوۡنَ ﴿۴۸﴾	۴۸۔ اور وہ تجھ سے جلد تر عذاب مانگتے ہیں جبکہ اللہ ہرگز اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرے گا اور یقیناً تیرے ربّ کے پاس ایسا بھی دن ہے جو اس شمار کے مطابق جو تم کرتے ہو ایک ہزار برس کا ہے۔
وَكَاَيِّنۡ مِّنۡ قَرۡيَةٍ اَمۡلَيۡتُ لَهَا وَهِىَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذۡتُهَا‌ ۚ وَاِلَىَّ الۡمَصِيۡرُ ﴿۴۹﴾ ع ۶ / ۱۰ / ۱۲	۴۹۔ اور کتنی ہی بستیاں ہیں جنہیں میں نے مہلت دی جبکہ وہ ظالم تھیں۔ پھر میں نے اُن کو پکڑ لیا۔ اور میری ہی طرف لوٹنا ہے۔
قُلۡ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَاۤ اَنَا لَـكُمۡ	۵۰۔ تو کہہ دے کہ اے تمام انسانو! میں تمہارے

نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۵۰

لئے محض ایک کھلا کھلا ڈرانے والا ہوں۔

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝۵۱

۵۱۔ پس وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ان کے لئے بخشش ہے اور ایک عزت والا رزق ہے۔

وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝۵۲

۵۲۔ اور وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیات کو عاجز کرنے کی کوشش کرتے ہوئے بہت بھاگ دوڑ کی یہی دوزخ والے ہیں۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۵۳

۵۳۔ اور ہم نے تجھ سے پہلے نہ کوئی رسول بھیجا اور نہ نبی مگر جب بھی اُس نے (کوئی) تمنّا کی (نفس کے) شیطان نے اس کی تمنّا میں (بطور ملاوٹ کچھ) ڈال دیا۔ تب اللہ اُسے منسوخ کر دیتا ہے جو شیطان ڈالتا ہے۔ پھر اللہ اپنی آیات کو مستحکم کر دیتا ہے۔ اور اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ۗ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ۝۵۴

۵۴۔ (یہ اس لئے ہے) تا کہ وہ اسے جو شیطان اپنی طرف سے ڈالے صرف ان لوگوں کے لئے فتنہ بنا دے جن کے دلوں میں بیماری ہے اور جن کے دل سخت ہو چکے ہیں۔ اور یقیناً ظلم کرنے والے بہت دور کی مخالفت میں پڑے ہوئے ہیں۔

وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ۗ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۵۵

۵۵۔ اور (یہ اس لئے ہے) تا کہ وہ لوگ جنہیں علم عطا کیا گیا جان لیں کہ یہ تیرے ربّ کی طرف سے حق ہے پس وہ اُس پر ایمان لے آئیں اور اُس کی طرف اُن کے دل جھک جائیں۔ اور یقیناً اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے سیدھے رستے کی طرف ہدایت دینے والا ہے۔

وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ﴿۵٦﴾

۵٦۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہمیشہ اس کے متعلق شک میں مبتلا رہیں گے یہاں تک کہ اچانک ان تک انقلاب کی گھڑی آپہنچے گی یا ایسے دن کا عذاب انہیں آلے گا جو خوشیوں سے عاری ہوگا۔

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۵٧﴾

۵٧۔ سلطنت اس دن اللہ ہی کی ہوگی۔ وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے گا۔ پس وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل بجا لائے نعمتوں والی جنّتوں میں ہوں گے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۵٨﴾ ع ٧ / ٩ / ١٤

۵٨۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور ہمارے نشانات کو جھٹلایا تو یہی ہیں وہ جن کے لئے رُسوا کُن عذاب (مقدر) ہے۔

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۵٩﴾

۵٩۔ اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی پھر وہ قتل کئے گئے یا طبعی موت مر گئے اللہ ان کو یقیناً رزقِ حسن عطا کرے گا اور یقیناً اللہ ہی ہے جو رزق دینے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿٦٠﴾

٦٠۔ وہ ضرور انہیں ایسے مقام میں داخل کرے گا جسے وہ پسند کریں گے۔ اور یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بردبار ہے۔

ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿٦١﴾

٦١۔ یہ اسی طرح ہوگا۔ اور جو (کسی پر) ویسی ہی سختی کرے جیسی سختی اس پر کی گئی ہو اور پھر اُس کے خلاف (اس کے نتیجہ میں) سرکشی کی جائے تو یقیناً اللہ اُس کی ضرور مدد کرے گا۔ اللہ یقیناً بہت عفو کرنے والا (اور) بہت بخشش کرنے والا ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿٦٢﴾

٦٢۔ یہ اس لئے ہے کہ اللہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اللہ بہت سننے والا (اور) گہری نظر رکھنے والا ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۶۳﴾

۶۳۔ یہ اسی طرح ہے کیونکہ اللہ ہی حق ہے اور جسے وہ اس کے سوا پکارتے ہیں وہی باطل ہے اور یقیناً اللہ ہی بہت بلند شان والا ہے (اور) بہت بڑا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۡ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿۶۴﴾

۶۴۔ کیا تو نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے آسمان سے پانی اُتارا تو زمین اس سے سرسبز ہو جاتی ہے۔ یقیناً اللہ بہت باریک بین (اور) ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِىُّ الْحَمِيْدُ ﴿۶۵﴾

۶۵۔ اسی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور یقیناً اللہ ہی ہے جو غنی ہے (اور) صاحبِ حمد ہے۔

ع ۸ ۱۵

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِىْ فِى الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ؕ وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۶﴾

۶۶۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے جو کچھ زمین میں ہے تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے اور کشتیوں کو بھی۔ وہ اس کے حکم سے سمندر میں چلتی ہیں۔ اور وہ آسمان کو روکے ہوئے ہے کہ زمین پر گرے مگر اس کے حکم سے۔ یقیناً اللہ انسانوں پر بہت ہی مہربان (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَهُوَ الَّذِىْۤ اَحْيَاكُمْ ۡ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ﴿۶۷﴾

۶۷۔ اور وہی ہے جس نے تمہیں زندہ کیا ہے پھر وہ تمہیں مارے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا۔ یقیناً انسان بہت ناشکرا ہے۔

لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِى الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ؕ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۶۸﴾

۶۸۔ ہر ملت کے لئے ہم نے قربانی کا طریق مقرر کیا ہے جس کے مطابق وہ قربانی کرتے ہیں۔ پس وہ اس بارہ میں تجھ سے ہرگز کوئی جھگڑا نہ کریں اور تو اپنے ربّ کی طرف بلا۔ یقیناً تو ہدایت کی سیدھی راہ پر (گامزن) ہے۔

وَاِنْ جٰدَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٦٩﴾

۶۹۔ اور اگر وہ تجھ سے جھگڑا کریں تو کہہ دے کہ اللہ اُسے خوب جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٧٠﴾

۷۰۔ اللہ قیامت کے دن تمہارے درمیان اس بارہ میں فیصلہ کرے گا جس میں تم اختلاف کرتے تھے۔

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿٧١﴾

۷۱۔ کیا تجھے علم نہیں کہ اللہ اُسے جانتا ہے جو آسمان اور زمین میں ہے۔ یقیناً یہ (سب کچھ) ایک کتاب میں ہے۔ یقیناً یہ بات اللہ پر آسان ہے۔

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿٧٢﴾

۷۲۔ اور وہ اللہ کے سوا اُس کی عبادت کرتے ہیں جس کے بارہ میں اس نے کوئی فیصلہ کُن دلیل نہیں اُتاری اور جس کا انہیں کوئی علم نہیں۔ اور ظالموں کے لئے کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ؕ يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ؕ قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ اَلنَّارُ ؕ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿٧٣﴾

۷۳۔ اور جب اُن پر ہماری کھلی کھلی آیات پڑھی جاتی ہیں تو اُن کے چہروں پر جنہوں نے انکار کیا تُو ناپسندیدگی (کے آثار) پہچان لیتا ہے۔ قریب ہے کہ وہ ان پر جھپٹ پڑیں جو اُن کے سامنے ہماری آیات پڑھتے ہیں۔ پس تُو کہہ دے کہ کیا میں تمہیں اس سے زیادہ شر والی بات سے آگاہ کروں۔ آگ۔ اس کا اللہ نے ان سے وعدہ کیا ہے جنہوں نے کفر کیا اور بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے۔

ع ۹ ۸ ۱۶

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ

۷۴۔ اے انسانو! ایک اہم مثال بیان کی جا رہی ہے پس اسے غور سے سنو۔

اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ؕ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ﴿٧٤﴾

یقیناً وہ لوگ جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو ہرگز ایک مکھی بھی نہ بنا سکیں گے خواہ وہ اِس کے لئے اکٹھے ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کچھ چھین لے تو وہ اُس کو اس سے چھڑا نہیں سکتے۔ کیا ہی بے بس ہے (فیض کا) طالب اور وہ جس سے (فیض) طلب کیا جاتا ہے۔

مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِيْزٌ ﴿٧٥﴾

۷۵۔ انہوں نے اللہ کی ویسی قدر نہ کی جیسا اس کی قدر کا حق تھا۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے۔

اَللّٰهُ يَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿٧٦﴾ۚ

۷۶۔ اللہ فرشتوں میں سے رسول چُنتا ہے اور انسانوں میں سے بھی۔ یقیناً اللہ بہت سننے والا (اور) گہری نظر رکھنے والا ہے۔ (۱)

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿٧٧﴾

۷۷۔ وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو اُن کے پیچھے ہے۔ اور اللہ ہی کی طرف معاملات لَوٹائے جائیں گے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٧٨﴾۩

السجدة عند الامام الشافعی

۷۸۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے ربّ کی عبادت کرو اور اچھے کام کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

وَجَاهِدُوْا فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِی الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ؕ هُوَ

۷۹۔ اور اللہ کے تعلق میں جہاد کرو جیسا کہ اس کے جہاد کا حق ہے۔ اس نے تمہیں چُن لیا ہے اور تم پر دین کے معاملات میں کوئی تنگی نہیں ڈالی۔ یہی تمہارے باپ ابراہیم کا مذہب تھا۔ اُس (یعنی اللہ)

---

(۱) اس آیت کریمہ میں ایک الٰہی سنت کو بطور قاعدہ کلیہ بیان فرمایا گیا ہے جس کے منقطع ہونے کا کوئی ذکر نہیں یعنی یہ کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کو یا انسانوں کو اپنا رسول بنا کر بھیجا کرتا ہے۔

سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَ فِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۖ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿۷۹﴾ ع ۱۰ ۱۷

نے تمہارا نام مسلمان رکھا (اس سے) پہلے بھی اور اس (قرآن) میں بھی تا کہ رسول تم سب پر نگران ہو جائے اور تا کہ تم تمام انسانوں پر نگران ہو جاؤ۔ پس نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ وہی تمہارا آقا ہے۔ پس کیا ہی اچھا آقا اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔ ①

① اس آیت میں پہلی غور طلب بات تو یہ ہے کہ لفظ "مُسلم" پر کسی کی اجارہ داری نہیں۔ اسلام کے ظہور سے بہت پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو اور آپ کی قوم کو مسلم قرار دیا تھا۔

اس کے بعد آنحضرت ﷺ کے تمام مسلمانوں پر شہید یعنی نگران ہونے کا ذکر ہے اور مسلمانوں کا باقی دوسری قوموں پر شہید ہونے کا ذکر ملتا ہے۔ جن معنوں میں رسول اللہ ﷺ اپنے وقت میں شہید تھے بعینہٖ آپؐ کی پیروی میں مسلمان دوسروں پر شہید ہیں۔ لیکن شہید ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ دوسروں کو زبردستی اپنی پسند کا مسلمان بنایا جائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے شہید ہوتے ہوئے بھی کبھی جارحانہ جنگ نہیں لڑی، نہ ہی کسی کو زبردستی مسلمان بنایا۔

۲۳۔ المؤمنون

یہ مکہ میں نازل ہونے والی آخری سورتوں میں سے ہے۔بسم اللہ سمیت اس کی ایک سو اُنیس آیات ہیں۔

پچھلی سورت کے آخر پر یہ ذکر ہے کہ اصل کامیابی قیامِ نماز اور قیامِ زکوٰۃ سے ہے اور اس امر سے کہ اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے تھام لیا جائے۔پس جس فلاحِ عظیم کا اس میں اشارہ ملتا ہے اس کی تفصیل سورۃ المؤمنون کی ابتدائی آیات میں مذکور ہے کہ فلاح پانے والے وہ مومن ہیں جو محض نماز کو قائم نہیں کرتے اور زکوٰۃ نہیں دیتے بلکہ اور بھی ان میں بہت سی صفات پائی جاتی ہیں۔ وہ دونوں قسم کی صفات ہیں یعنی کن کن چیزوں سے بچتے ہیں اور کیا نیکیاں بجالاتے ہیں۔

اس کے بعد یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ اگرچہ زندگی کا پانی آسمان سے اُترتا ہے اور اس کے بار بار آسمان سے نازل کرنے کا نظام موجود ہے لیکن اگر کسی بنا پر بنی نوع انسان کو اللہ تعالیٰ سبق سکھانا چاہے تو وہ اس بات پر قادر ہے کہ اس پانی کو لے جائے۔اس کی دو صورتیں ہیں یا تو یہ کہ پانی بار بار آسمان کی بلندیوں سے واپس کرنے کا جو نظام ہے اس میں اللہ تعالیٰ کوئی تبدیلی فرمادے جیسا کہ ابتدائے آفرینش میں زمین کا پانی مسلسل بخارات کی صورت میں آسمانوں کی طرف بلند ہوتا رہا اور جب برستا تھا تو درمیانی گرم فضا کے نتیجہ میں پھر واپس عروج کر جاتا تھا۔ اور دوسری صورت وہ ہے جو عام مشاہدہ میں آتی ہے کہ جب پانی زمین میں گہرا اُتر جائے تو پھر گہرے کنوؤں کی تہ سے بھی نیچے غائب ہو جاتا ہے۔

اس کے بعد پھر پانی کے مضمون کو آگے بڑھا کر اُن کشتیوں کا ذکر ہے جو پانیوں پر چلتی ہیں اور اس نسبت سے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کشتی کا ذکر بھی آیا ہے کہ پانی کی سطح پر بلند رہنے کی استطاعت کشتیوں کو تبھی نصیب ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ کا اِذن ہو۔ بلند سے بلند طوفان میں بھی کشتیاں پانی کی سطح پر بلند ہوتی رہتی ہیں اور معمولی سے طوفان سے بھی غرق ہو جاتی ہیں۔ جب قومیں آسمانی پانی سے جو روحانی طور پر ان پر نازل کیا جاتا ہے ناشکری سے پیش آتی ہیں تو دنیاوی پانی کی طرح اس سے بھی اللہ انہیں محروم کر دیتا ہے اور یہ امر بھی ان کو فائدہ نہیں پہنچاتا کہ موسلادھار بارش کی طرح مسلسل رسول ان میں آتے رہے ہیں بلکہ سب کے انکار پر وہ مُصر رہتے ہیں۔

پھر ایسے پہاڑی علاقے کا ذکر فرمایا جہاں پانی کے چشمے اُبلتے تھے اور امن اور تسکینِ قلب کا موجب بنتے تھے۔ اسی وادی میں حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اُن کی والدہ کو دشمنوں سے نجات دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ لے گیا۔ قرائن و آثار بتاتے ہیں کہ یہ وادیٔ کشمیر ہی ہے۔

اس کے بعد آیت ۷۹ میں یہ مضمون بیان فرمایا گیا ہے کہ ارتقائی منازل میں سب سے پہلے قوتِ شنوائی عطا ہوئی تھی اور اس کے بعد بصارت اور پھر وہ دل انسان کو عطا کئے گئے جو گہری بصیرت رکھتے ہیں اور ہر قسم کے روحانی مضامین کو سمجھنے کی استطاعت رکھتے ہیں۔

اس کے بعد کچھ ایسی آیات آتی ہیں جن کے مضامین اُن آیات سے ملتے جلتے ہیں جن پر تفصیلی بحث پہلے گزر چکی ہے۔ پھر ایک ایسی آیت ہے جو ایک نئے مضمون کو پیش فرما رہی ہے۔ قیامت کے دن جب انسانوں سے یہ سوال کیا جائے گا کہ تم زمین میں کتنی دیر رہے ہو تو وہ کہیں گے کہ شاید ایک دن یا اس کا بھی کچھ حصہ۔ اللہ تعالیٰ اس کا جواب یہ دے گا کہ دراصل تم اس سے بھی بہت تھوڑا عرصہ وہاں ٹھہرے ہو۔ اس سے موت کے بعد جی اٹھنے تک کے زمانے کی طوالت کی طرف اشارہ ہے۔ دنیا اتنی دُور دکھائی دے گی کہ جیسے آناً فاناً گزر گئی اور یہ وہ مضمون ہے جو روزمرہ انسانی تجربہ میں آیا ہے کہ بہت دُور کے ستارے جو اپنے حجم میں چاند اور سورج کے تمام نظام شمسی سے بھی بہت بڑے ہیں محض چھوٹے چھوٹے نقطوں کی صورت میں دکھائی دے رہے ہیں۔

اس سورت کی آخری آیت ایک دعا کی صورت میں ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان الفاظ میں سکھائی گئی کہ اپنے ربّ کو مخاطب ہو کر یہ عرض کیا کر کہ اے میرے ربّ! بخش دے اور رحم فرما اور تُو سب رحم کرنے والوں سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ مِائَةٌ وَّ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّ سِتَّةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

١۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ②

٢۔ یقیناً مومن کامیاب ہوگئے۔

الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ③

٣۔ وہ جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ④

٤۔ اور وہ جو لغو سے اِعراض کرنے والے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ⑤

٥۔ اور وہ جو زکوٰۃ (کا حق) ادا کرنے والے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ⑥

٦۔ اور وہ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ⑦

٧۔ مگر اپنی بیویوں سے نہیں یا اُن سے (بھی نہیں) جن کے اُن کے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ پس یقیناً وہ ملامت نہیں کئے جائیں گے۔

فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ⑧

٨۔ پس جو اس سے ہٹ کر کچھ چاہے تو یہی لوگ ہیں جو حد سے تجاوز کرنے والے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ⑨

٩۔ اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی نگرانی کرنے والے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ⑩

١٠۔ اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں پر محافظ بنے رہتے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ⑪

١١۔ یہی ہیں وہ جو وارث بننے والے ہیں۔

الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ⑫

١٢۔ (یعنی) وہ جو فردوس کے وارث ہوں گے۔ وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ﴿١٣﴾

١٣۔ اور یقیناً ہم نے انسان کو گیلی مٹی کے خلاصے سے پیدا کیا۔

ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿١٤﴾

١٤۔ پھر ہم نے اسے نطفہ کے طور پر ایک ٹھہرنے کی محفوظ جگہ میں رکھا۔

ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ﴿١٥﴾

١٥۔ پھر ہم نے اس نطفے کو ایک لوتھڑا بنایا پھر لوتھڑے کو مُضغہ (یعنی گوشت کے مشابہ جما ہوا خون) بنا دیا پھر اس مُضغہ کو ہڈیاں بنایا پھر ہڈیوں کو گوشت پہنایا پھر ہم نے اسے ایک نئی خِلقت کی صورت میں پروان چڑھایا۔ پس ایک وہی اللہ برکت والا ثابت ہوا جو سب تخلیق کرنے والوں سے بہتر ہے۔

ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ﴿١٦﴾

١٦۔ پھر یقیناً تم اس کے بعد مر جانے والے ہو۔

ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ﴿١٧﴾

١٧۔ پھر ضرور تم قیامت کے روز اُٹھائے جاؤ گے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ﴿١٨﴾

١٨۔ اور یقیناً ہم نے تمہارے اوپر سات راستے بنائے ہیں اور ہم خلق سے غافل رہنے والے نہیں۔ ⁽¹⁾

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِي الْاَرْضِ وَاِنَّا عَلٰى ذَهَابٍۢ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ﴿١٩﴾

١٩۔ اور ہم نے آسمان سے ایک اندازے کے مطابق پانی اُتارا پھر اُسے زمین میں ٹھہرا دیا اور ہم اُسے لے جانے پر بھی یقیناً قدرت رکھتے ہیں۔

فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٢٠﴾

٢٠۔ پھر ہم نے اس کے ذریعے تمہارے لئے کھجوروں اور انگوروں کے باغات پروان چڑھائے۔ اُن میں تمہارے لئے بہت پھل (لگتے) ہیں اور اُن میں سے تم کھاتے بھی ہو۔

⁽¹⁾ یہاں انسانوں کے اوپر سات آسمانی رستوں کا ذکر ملتا ہے۔ سات کے عدد سے مراد ایسا عدد ہے جو بار بار دہرایا جاتا ہے جیسا کہ ہفتہ ہر سات دن کے بعد دہرایا جاتا ہے۔ پس سَبْعَ طَرَآئِق سے مراد اَن گنت آسمانی رستے ہیں۔

وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿۲۱﴾

۲۱۔ اور ایک ایسا درخت اُگایا جو طورسیناء میں نکلتا ہے اور وہ تیل اور کھانے والوں کے لئے ایک طرح کا سالن لئے ہوئے اُگتا ہے۔

وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۙ﴿۲۲﴾

۲۲۔ اور یقیناً تمہارے لئے چوپایوں میں ایک سبق ہے۔ ہم تمہیں اس میں سے جو اُن کے پیٹوں میں ہے پلاتے ہیں۔ اور تمہارے لئے اُن میں بہت سے فوائد ہیں اور انہی میں سے کچھ تم کھاتے بھی ہو۔

وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۲۳﴾ ع

۲۳۔ اور اُن پر اور کشتیوں پر بھی تم سوار کئے جاتے ہو۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ اور یقیناً ہم نے نوح کو اُس کی قوم کی طرف بھیجا تو اس نے کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو۔ تمہارے لئے اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ پس کیا تم تقویٰ اختیار نہیں کرو گے؟

فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ۚۖ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِىْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ۚ﴿۲۵﴾

۲۵۔ پس ان سرداروں نے جنہوں نے اس کی قوم میں سے کفر کیا، کہا یہ تو تمہاری طرح کے ایک بشر کے سوا کچھ نہیں۔ یہ چاہتا ہے کہ تم پر اپنی فضیلت قائم کرے۔ اور اگر اللہ چاہتا تو فرشتے اُتار دیتا۔ ہم نے تو اپنے گزشتہ آباء و اجداد کے تعلق میں ایسا نہیں سنا۔

اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۲۶﴾

۲۶۔ یہ تو محض ایک انسان ہے جسے جنون ہو گیا ہے۔ پس کچھ عرصہ تک اس کے (انجام کے) بارہ میں انتظار کرو۔

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِىْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ اس نے کہا اے میرے ربّ! میری مدد کر کیونکہ انہوں نے مجھے جھٹلا دیا ہے۔

فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا

۲۸۔ پس ہم نے اس کی طرف وحی کی کہ ہماری آنکھوں

وَوَحۡيِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمۡرُنَا وَفَارَ التَّنُّوۡرُ ۙ فَاسۡلُكۡ فِيۡهَا مِنۡ كُلٍّ زَوۡجَيۡنِ اثۡنَيۡنِ وَاَهۡلَكَ اِلَّا مَنۡ سَبَقَ عَلَيۡهِ الۡقَوۡلُ مِنۡهُمۡ‌ۚ وَلَا تُخَاطِبۡنِىۡ فِى الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا‌ۚ اِنَّهُمۡ مُّغۡرَقُوۡنَ ۝۲۸

کے سامنے اور ہماری وحی کے مطابق ایک کشتی بنا۔ پس جب ہمارا فرمان آجائے اور (زمین کا) سوتا پھوٹ پڑے تو اس میں ہر ایک (ضرورت کے جانور) میں سے جوڑا جوڑا داخل کرلے اور اپنے گھر والوں کو بھی سوائے ان میں سے اُس کے جس کے خلاف فیصلہ صادر ہو چکا ہے۔ اور مجھ سے ان لوگوں کے بارہ میں کوئی کلام نہ کر جنہوں نے ظلم کیا۔ یقیناً وہ غرق کئے جانے والے ہیں۔

فَاِذَا اسۡتَوَيۡتَ اَنۡتَ وَمَنۡ مَّعَكَ عَلَى الۡفُلۡكِ فَقُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡ نَجّٰٮنَا مِنَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ ۝۲۹

۲۹۔ پس جب تُو اور وہ جو تیرے ساتھ ہیں کشتی پر قرار پکڑ جائیں تو یہ کہہ کہ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے ہمیں ظالم قوم سے نجات بخشی۔

وَقُلْ رَّبِّ اَنۡزِلۡنِىۡ مُنۡزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنۡتَ خَيۡرُ الۡمُنۡزِلِيۡنَ ۝۳۰

۳۰۔ اور تُو کہہ کہ اے میرے ربّ! تُو مجھے ایک مبارک اُترنے کی جگہ پر اُتار اور تُو اُتارنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ وَّاِنۡ كُنَّا لَمُبۡتَلِيۡنَ ۝۳۱

۳۱۔ یقیناً اس میں بڑے بڑے نشانات ہیں اور ہم بہرحال ابتلاء لانے والے تھے۔

ثُمَّ اَنۡشَاۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ قَرۡنًا اٰخَرِيۡنَ‌ۚ ۝۳۲

۳۲۔ پھر ہم نے ان کے بعد دوسرے زمانہ کے لوگ پیدا کر دیئے۔

فَاَرۡسَلۡنَا فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ مَا لَـكُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَيۡرُهٗ‌ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوۡنَ ۝۳۳ ع

۳۳۔ پھر ہم نے ان میں بھی انہی میں سے ایک رسول بھیجا (جو کہتا تھا) کہ اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارے لئے کوئی معبود نہیں۔ پس کیا تم تقویٰ اختیار نہیں کرو گے؟

وَقَالَ الۡمَلَاُ مِنۡ قَوۡمِهِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَكَذَّبُوۡا بِلِقَآءِ الۡاٰخِرَةِ وَاَتۡرَفۡنٰهُمۡ

۳۴۔ اور اس کی قوم کے ان سرداروں نے، جنہوں نے کفر کیا اور لقاءِ آخرت کا انکار کر دیا جبکہ ہم نے دنیا کی زندگی میں ان کو بہت آسودگی بخشی تھی، کہا کہ

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ﴿۳۴﴾

یہ تو تمہاری طرح کے ایک بشر کے سوا کچھ نہیں۔ انہی چیزوں میں سے کھاتا ہے جن میں سے تم کھاتے ہو اور انہی چیزوں میں سے پیتا ہے جن میں سے تم پیتے ہو۔

وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۳۵﴾

۳۵۔ اور اگر تم نے اپنے ہی جیسے کسی بشر کی اطاعت کی تو یقیناً تم بہت نقصان اُٹھانے والے ہو جاؤ گے۔

اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ﴿۳۶﴾

۳۶۔ کیا تمہیں یہ اس بات سے ڈراتا ہے کہ جب تم مر جاؤ گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جاؤ گے تو تم نکالے جاؤ گے۔

هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۷﴾

۳۷۔ دور کی بات ہے، بہت دور کی بات ہے جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو۔

اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿۳۸﴾

۳۸۔ ہماری تو صرف یہی دنیا کی زندگی ہے۔ ہم مرتے بھی ہیں اور زندہ بھی رہتے ہیں اور ہم ہرگز اُٹھائے نہیں جائیں گے۔

اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ ۨافْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۹﴾

۳۹۔ یہ محض ایک ایسا شخص ہے جس نے اللہ پر جھوٹ گھڑا ہے اور ہم اس پر ایمان لانے والے نہیں۔

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۴۰﴾

۴۰۔ اس نے کہا اے میرے ربّ! میری نصرت کر کیونکہ انہوں نے مجھے جھٹلا دیا ہے۔

قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ﴿۴۱﴾

۴۱۔ اس نے کہا تھوڑی دیر میں ہی وہ ضرور پشیمان ہو جائیں گے۔

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۲﴾

۴۲۔ پس ان کو ایک گرجدار آواز نے حق کے ساتھ آ پکڑا اور ہم نے انہیں کوڑا کرکٹ بنا دیا۔ پس لعنت ہو ظالم قوم پر۔

ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۴۳﴾

۴۳۔ پھر ہم نے ان کے بعد دوسرے زمانے والوں کو پیدا کیا۔

مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿٤٤﴾

۴۴۔ کوئی اُمّت اپنی مقررہ میعاد سے نہ آگے بڑھ سکتی ہے اور نہ پیچھے ہٹ سکتی ہے۔

ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ؕ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّ جَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٤٥﴾

۴۵۔ پھر ہم نے اپنے رسول پے در پے بھیجے۔ جب بھی کسی امّت کی طرف اس کا رسول آیا تو انہوں نے اسے جھٹلا دیا۔ پس ہم اُن میں سے بعض کو بعض دوسروں کے پیچھے لائے پھر ہم نے اُنہیں قصّے کہانیاں بنا دیا۔ پس لعنت ہو اَیسی قوم پر جو ایمان نہیں لاتے۔

ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَ اَخَاهُ هٰرُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٤٦﴾

۴۶۔ پھر ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی ہارون کو اپنی آیات اور کھلی کھلی غالب دلیل کے ساتھ بھیجا۔

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَاۡئِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ﴿٤٧﴾

۴۷۔ فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف، تو انہوں نے تکبر اختیار کیا اور وہ ایک سرکش قوم تھے۔

فَقَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ﴿٤٨﴾

۴۸۔ پس انہوں نے کہا کیا ہم اپنے جیسے دو انسانوں پر ایمان لے آئیں جبکہ ان دونوں کی قوم ہماری غلام ہے۔

فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ﴿٤٩﴾

۴۹۔ پس ان دونوں کو انہوں نے جھٹلا دیا اور وہ خود ہلاک کئے جانے والوں میں سے ہو گئے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿٥٠﴾

۵۰۔ اور یقیناً ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی تھی تا کہ وہ ہدایت پائیں۔

وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗۤ اٰيَةً وَّ اٰوَيْنٰهُمَاۤ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّ مَعِيْنٍ ﴿٥١﴾ ع

۵۱۔ اور ابن مریم کو اور اس کی ماں کو بھی ہم نے ایک نشان بنایا تھا اور ان دونوں کو ہم نے ایک مرتفع مقام کی طرف پناہ دی جو پُر امن اور چشموں والا تھا۔

يَاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ؕ۝۵۲

۵۲۔ اے رسولو! پاکیزہ چیزوں میں سے کھایا کرو اور نیک اعمال بجا لاؤ۔ جو کچھ تم کرتے ہو اُس کا میں یقیناً دائمًا علم رکھتا ہوں۔

وَاِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ۝۵۳

۵۳۔ اور یقیناً یہ تمہاری امّت ایک ہی امّت ہے اور میں تمہارا ربّ ہوں۔ پس مجھ سے ڈرو۔

فَتَقَطَّعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝۵۴

۵۴۔ پس انہوں نے اپنے معاملہ کو اپنے درمیان ٹکڑے ٹکڑے بانٹ لیا۔ سب گروہ، اس پر جو اُن کے پاس تھا، اِترانے لگے۔

فَذَرْهُمْ فِیْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۝۵۵

۵۵۔ پس انہیں ان کی جہالت میں کچھ مدّت کے لئے چھوڑ دے۔

اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ۙ۝۵۶

۵۶۔ کیا وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ ہم جو مال اور اولاد کے ذریعہ اُن کی مدد کرتے ہیں۔

نُسَارِعُ لَهُمْ فِى الْخَيْرٰتِ ؕ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝۵۷

۵۷۔ ہم انہیں بھلائیوں میں آگے بڑھا رہے ہیں؟ نہیں نہیں! وہ کچھ شعور نہیں رکھتے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۙ۝۵۸

۵۸۔ یقیناً وہ لوگ جو اپنے ربّ کے رعب سے ڈرنے والے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ۙ۝۵۹

۵۹۔ اور وہ لوگ جو اپنے ربّ کی آیات پر ایمان لاتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ۙ۝۶۰

۶۰۔ اور وہ لوگ جو اپنے ربّ کے ساتھ شریک نہیں ٹھہراتے۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَاۤ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۙ۝۶۱

۶۱۔ اور وہ لوگ کہ جو بھی وہ دیتے ہیں اس حال میں دیتے ہیں کہ ان کے دل (اس خیال سے) ڈرتے رہتے ہیں کہ وہ یقیناً اپنے ربّ کے پاس لوٹ کر جانے والے ہیں۔

أُولَٰٓئِكَ يُسَٰرِعُونَ فِي ٱلْخَيْرَٰتِ وَهُمْ لَهَا سَٰبِقُونَ ﴿٦٢﴾

۶۲۔ یہی وہ لوگ ہیں جو بھلائیوں میں تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں اور وہ اُن میں سبقت لے جانے والے ہیں۔

وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتَٰبٌ يَنطِقُ بِٱلْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٦٣﴾

۶۳۔ اور ہم کسی جان کو پابند نہیں کرتے مگر اُس کی استطاعت کے مطابق اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے جو سچ بولتی ہے اور وہ ظلم نہیں کئے جائیں گے۔

بَلْ قُلُوبُهُمْ فِي غَمْرَةٍ مِّنْ هَٰذَا وَلَهُمْ أَعْمَٰلٌ مِّن دُونِ ذَٰلِكَ هُمْ لَهَا عَٰمِلُونَ ﴿٦٤﴾

۶۴۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کے دل اس سے بے خبر ہیں اور اس کے علاوہ بھی ان کے ایسے اعمال ہیں جو وہ کیا کرتے ہیں۔

حَتَّىٰٓ إِذَآ أَخَذْنَا مُتْرَفِيهِم بِٱلْعَذَابِ إِذَا هُمْ يَجْـَٔرُونَ ﴿٦٥﴾

۶۵۔ یہاں تک کہ جب ہم ان کے خوشحال لوگوں کو عذاب کے ذریعہ پکڑ لیتے ہیں تو اچانک وہ چیخنے چلّانے لگتے ہیں۔

لَا تَجْـَٔرُوا ٱلْيَوْمَ إِنَّكُم مِّنَّا لَا تُنصَرُونَ ﴿٦٦﴾

۶۶۔ آج کے دن نہ چلّاؤ۔ ہرگز تم ہماری طرف سے کوئی مدد نہیں دیئے جاؤ گے۔

قَدْ كَانَتْ ءَايَٰتِي تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَكُنتُمْ عَلَىٰٓ أَعْقَٰبِكُمْ تَنكِصُونَ ﴿٦٧﴾

۶۷۔ تم پر میری آیات تلاوت کی جاتی تھیں پھر بھی تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاتے تھے۔

مُسْتَكْبِرِينَ بِهِۦ سَٰمِرًا تَهْجُرُونَ ﴿٦٨﴾

۶۸۔ (اس پر) استکبار کرتے ہوئے، اس کے متعلق راتوں کو مجلسیں لگاتے ہوئے بے ہودہ باتیں کرتے تھے۔

أَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا ٱلْقَوْلَ أَمْ جَآءَهُم مَّا لَمْ يَأْتِ ءَابَآءَهُمُ ٱلْأَوَّلِينَ ﴿٦٩﴾

۶۹۔ پس کیا انہوں نے اس بات پر غور نہیں کیا یا اُن تک کوئی ایسی بات پہنچی ہے جو اُن کے گزشتہ آباء و اجداد تک نہیں پہنچی تھی۔

أَمْ لَمْ يَعْرِفُوا رَسُولَهُمْ فَهُمْ لَهُۥ مُنكِرُونَ ﴿٧٠﴾

۷۰۔ یا کیا انہوں نے اپنے رسول کو پہچانا نہیں پس وہ اس کے منکر ہو گئے ہیں۔

أَمْ يَقُولُونَ بِهِۦ جِنَّةٌۢ بَلْ جَآءَهُم بِٱلْحَقِّ وَأَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كَٰرِهُونَ ﴿٧١﴾

۷۱۔ یا وہ کہتے ہیں کہ اسے جنون ہو گیا ہے؟ نہیں! بلکہ وہ ان کے پاس حق لے کر آیا ہے جبکہ ان میں سے اکثر حق کو ناپسند کرنے والے ہیں۔

وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ؕ﴿۷۲﴾

۷۲۔ اور اگر حق ان کی خواہشات کی پیروی کرتا تو ضرور سب آسمان اور زمین بگڑ جاتے اور وہ بھی جو اُن میں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم انہی کا ذکر ان کے پاس لائے ہیں اور وہ اپنے ہی ذکر سے منہ پھیر رہے ہیں۔

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖۗ وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۷۳﴾

۷۳۔ کیا تو ان سے کوئی اُجرت طلب کرتا ہے؟ پس (وہ یاد رکھیں کہ) تیرے ربّ کی عطا بہت بہتر ہے اور وہ رزق دینے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۴﴾

۷۴۔ اور یقیناً تو انہیں سیدھے راستے کی طرف بُلا رہا ہے۔

وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ﴿۷۵﴾

۷۵۔ اور یقیناً وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے سیدھے رستے سے بہک جانے والے ہیں۔

وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۶﴾

۷۶۔ اور اگر ہم ان پر رحم کرتے اور جو تکلیف انہیں ہے وہ دور کر دیتے تو وہ ضرور اپنی سرکشی میں بھٹکنے لگتے۔

وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۷۷﴾

۷۷۔ اور یقیناً ہم نے انہیں عذاب کے ذریعہ پکڑ لیا۔ پس نہ انہوں نے اپنے ربّ کے حضور عاجزی اختیار کی اور نہ وہ گریہ وزاری کرتے تھے۔

حَتّٰۤى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ؑ﴿۷۸﴾

۷۸۔ یہاں تک کہ جب ہم نے سخت عذاب کا دَر اُن پر کھول دیا تو اچانک وہ اس میں کلیۃً مایوس ہو گئے۔

وَهُوَ الَّذِيْۤ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۹﴾

۷۹۔ اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور دل پیدا کئے۔ بہت تھوڑا ہے جو تم شکر کرتے ہو۔

وَهُوَ الَّذِیْ ذَرَاَكُمْ فِی الْاَرْضِ وَ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۸۰﴾

۸۰۔اور وہی ہے جس نے زمین میں تمہاری تخم ریزی کی اور اسی کی طرف تم اکٹھے کئے جاؤ گے۔

وَهُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّیْلِ وَ النَّهَارِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۸۱﴾

۸۱۔ اور وہی ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور رات اور دن کا اختلاف بھی اسی کے اختیار میں ہے۔ پس کیا تم عقل نہیں کرتے؟

بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ﴿۸۲﴾

۸۲۔ بلکہ انہوں نے ویسی ہی بات کہی جیسی پہلے لوگ کہا کرتے تھے۔

قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَ اِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۸۳﴾

۸۳۔ وہ کہتے تھے کہ کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر بھی ضرور اٹھائے جائیں گے؟

لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَ اٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۸۴﴾

۸۴۔ یقیناً ہم سے اور ہمارے آباء و اجداد سے بھی اس سے پہلے یہی وعدہ کیا گیا تھا۔ یہ کچھ نہیں مگر پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔

قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَ مَنْ فِیْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۵﴾

۸۵۔تُو پوچھ کہ زمین اور جو کچھ اس میں ہے وہ کس کا ہے؟ (بتاؤ) اگر تمہیں علم ہے۔

سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۶﴾

۸۶۔ وہ کہیں گے اللہ ہی کا ہے۔ کہہ دے کہ کیا پھر تم نصیحت نہیں پکڑو گے؟

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ﴿۸۷﴾

۸۷۔ پوچھ کہ کون ہے سات آسمانوں کا ربّ اور عرشِ عظیم کا ربّ؟

سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۸۸﴾

۸۸۔ وہ کہیں گے اللہ ہی کے ہیں۔ کہہ کیا پھر تم تقویٰ اختیار نہیں کرو گے؟

قُلْ مَنْۢ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّ هُوَ یُجِیْرُ وَ لَا یُجَارُ عَلَیْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾

۸۹۔تُو پوچھ کہ وہ کون ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت ہے اور وہ پناہ دیتا ہے لیکن اس کے مقابلہ میں پناہ نہیں دی جاتی؟ (بتاؤ) اگر تم جانتے ہو۔

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ﴿٩٠﴾

٩٠۔ وہ کہیں گے اللہ ہی کی ہے۔ پوچھ پھر تم کہاں بہکائے جا رہے ہو؟

بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿٩١﴾

٩١۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم ان کے پاس حق لائے ہیں اور یقیناً وہ جھوٹ بولنے والے ہیں۔

مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّ مَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍ بِمَا خَلَقَ وَ لَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿٩٢﴾

٩٢۔ اللہ نے کوئی بیٹا نہیں اپنایا اور نہ ہی اس کے ساتھ کوئی اور معبود ہے۔ ایسا ہوتا تو یقیناً ہر معبود اپنی مخلوق کو لے کر الگ ہو جاتا اور ضرور ان میں سے بعض بعض دوسروں پر چڑھائی کرتے۔ پاک ہے اللہ اُس سے جو وہ بیان کرتے ہیں۔

عٰلِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٩٣﴾ ع

٩٣۔ جو غیب اور حاضر کا جاننے والا ہے اور وہ اُس سے بہت بالا ہے جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔

قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ﴿٩٤﴾

٩٤۔ تُو کہہ اے میرے ربّ! اگر تو مجھے وہ دکھا ہی دے جس سے ان کو ڈرایا جاتا ہے (تو یہ ایک التجا ہے)۔

رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٩٥﴾

٩٥۔ اے میرے ربّ! پس مجھے ظالم قوم میں سے نہ بنا دینا۔

وَ اِنَّا عَلٰٓى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ﴿٩٦﴾

٩٦۔ اور یقیناً ہم اس پر ضرور قادر ہیں کہ تجھے وہ دکھا دیں جس سے ہم ان کو ڈراتے ہیں۔

اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ؕ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ﴿٩٧﴾

٩٧۔ اُس (طریق) سے جو بہترین ہے بدی کو ہٹا دے۔ ہم اُسے سب سے زیادہ جانتے ہیں جو وہ باتیں بناتے ہیں۔

وَ قُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿٩٨﴾

٩٨۔ اور تُو کہہ کہ اے میرے ربّ! مَیں شیطانوں کے وَسوَسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴿٩٩﴾

٩٩۔ اور (اس بات سے) میں تیری پناہ مانگتا ہوں اے میرے ربّ! کہ وہ میرے قریب پھٹکیں۔

حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴿١٠٠﴾

١٠٠۔ یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آجاتی ہے تو کہتا ہے اے میرے ربّ! مجھے لَوٹا دیجیئے۔

لَعَلِّیْۤ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿١٠١﴾

١٠١۔ شاید کہ میں اچھے کام کروں اُس (دنیا) میں جسے چھوڑ آیا ہوں۔ ہرگز نہیں۔ یہ تو محض ایک بات ہے جو وہ کہہ رہا ہے۔ اور اُن کے پیچھے ایک روک حائل رہے گی اس دن تک کہ وہ اُٹھائے جائیں گے۔

فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَاۤ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿١٠٢﴾

١٠٢۔ پس جب بگل میں پھونکا جائے گا تو اس دن ان کے درمیان کوئی رشتے نہیں رہیں گے اور نہ ہی وہ ایک دوسرے سے سوال کرسکیں گے۔

فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿١٠٣﴾

١٠٣۔ پس وہ جس کے (اعمال کے) پلڑے بھاری ہوئے تو یہی لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فِیْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿١٠٤﴾

١٠٤۔ اور وہ جن کے (اعمال کے) پلڑے ہلکے ہوئے تو یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو نقصان پہنچایا۔ جہنم میں وہ لمبے عرصہ تک رہنے والے ہوں گے۔

تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ﴿١٠٥﴾

١٠٥۔ آگ ان کے چہروں کو جھلسائے گی اور اس میں (چہرے کے اذیت ناک کھچاؤ سے) ان کی کچلیاں نظر آنے لگیں گی۔

اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِیْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿١٠٦﴾

١٠٦۔ کیا تم پر میری آیات نہیں پڑھی جاتی تھیں؟ پس تم انہیں جھٹلایا کرتے تھے۔

قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ﴿١٠٧﴾

١٠٧۔ وہ کہیں گے اے ہمارے ربّ! ہم پر ہماری بدنصیبی غالب آگئی اور ہم ایک گمراہ قوم تھے۔

رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۰۸﴾

۱۰۸۔ اے ہمارے ربّ! ہمیں اس سے نکال دے۔ پس اگر ہم پھر ایسا کریں تو یقیناً ہم ظلم کرنے والے ہوں گے۔

قَالَ اخْسَـُٔوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ﴿۱۰۹﴾

۱۰۹۔ وہ کہے گا اسی میں دفع ہو جاؤ اور مجھ سے کلام نہ کرو۔

اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۰﴾

۱۱۰۔ یقیناً میرے بندوں میں سے ایک ایسا فریق بھی تھا جو کہا کرتا تھا۔ اے ہمارے ربّ! ہم ایمان لے آئے۔ پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو رحم کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

۱۱۱۔ پس تم نے انہیں تمسخر کا نشانہ بنا لیا یہاں تک کہ انہوں نے تمہیں میری یاد سے غافل کر دیا اور تم ان سے ٹھٹھا کرتے رہے۔

اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا ۙ اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

۱۱۲۔ یقیناً آج میں نے ان کو اُس کی، جو وہ صبر کیا کرتے تھے، یہ جزا دی ہے کہ یقیناً وہی ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ﴿۱۱۳﴾

۱۱۳۔ وہ ان سے پوچھے گا تم زمین میں گنتی کے کتنے سال رہے؟

قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْـَٔلِ الْعَآدِّيْنَ ﴿۱۱۴﴾

۱۱۴۔ تو وہ کہیں گے ہم ایک دن یا دن کا کچھ حصہ رہے۔ پس شمار کرنے والوں سے پوچھ۔

قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱۵﴾

۱۱۵۔ وہ کہے گا تم نہیں رہے مگر بہت تھوڑا۔ (بہتر ہوتا) اگر تم علم رکھتے۔

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۶﴾

۱۱۶۔ پس کیا تم نے گمان کیا تھا کہ ہم نے تمہیں بے مقصد پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہرگز ہماری طرف لوٹائے نہیں جاؤ گے؟

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿۱۱۷﴾

۱۱۷۔ پس بہت بلند مرتبہ ہے اللہ سچا بادشاہ۔ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ معزز عرش کا ربّ ہے۔

وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۸﴾

۱۱۸۔ اور جو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارے جس کی اس کے پاس کوئی دلیل نہیں تو یقیناً اُس کا حساب اُس کے ربّ کے پاس ہے۔ یقیناً کافر کامیاب نہیں ہوتے۔

وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ ع ۶

۱۱۹۔ اور تُو کہہ اے میرے ربّ! بخش دے اور رحم کر اور تو رحم کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

۲۴۔ النّور

یہ مدنی سورت ہے اور یہ ہجرت کے پانچویں سال نازل ہوئی۔ بسم اللہ سمیت اس کی پینسٹھ آیات ہیں۔

اس سے پہلی سورۃ المؤمنون کے شروع میں مومنوں کی علامات میں فروج کی حفاظت کا خصوصیت سے ذکر فرمایا گیا ہے اور سورۃ النور کا مضمون بھی بنیادی طور پر اسی مضمون سے تعلق رکھتا ہے اور زانی مرد اور زانی عورت کی سزا کا ذکر ہے اور اس بات کا ذکر ہے کہ گندے لوگ گندے ساتھیوں ہی سے راہ رکھا کرتے ہیں اور مومن اس بات کا سختی سے خیال رکھتے ہیں کہ ان کو پاکیزہ ساتھی عطا ہوں۔ اس ضمن میں یہ بھی تاکید فرما دی گئی کہ وہ بدبخت جو پاکدامن عورتوں پر الزام لگاتے ہیں وہ اس کی بہت بڑی سزا پائیں گے۔ اسی سورت میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جو انتہائی پاکدامن تھیں ان پر بعض بدبختوں کے الزام کا ذکر ملتا ہے اور اس کی سزا کا بھی۔

اس کے بعد پاکبازی کی زندگی اختیار کرنے والوں کو وہ نصائح کی گئی ہیں جن پر عملدرآمد سے ان کو اللہ تعالیٰ مزید پاکیزگی عطا فرمائے گا۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب گھروں میں داخل ہو تو اس سے پہلے سلام کرلیا کرو تاکہ اہلِ خانہ کو غفلت کی حالت میں اس طرح نہ پاؤ جس سے تمہارے خیالات بھٹک جائیں۔

اور اس کی دوسری پیش بندی یہ بتائی گئی کہ مومن مرد بھی اور مومن عورتیں بھی دونوں غضِ بصر سے کام لیا کریں اور نظروں کو آوارہ بھٹکنے نہ دیا کریں۔

اس تمام ذکر کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے نُور کے ایک عظیم الشان مظہر کے طور پر پیش فرمایا ہے جس کی بنیادی صفات یہ ہیں کہ وہ نہ مشرقی ہے نہ مغربی بلکہ وہ شرق اور غرب کو برابر اپنے نور سے منور کرے گا اور ایسے چراغ کی طرح ہے جو اور بہت سے چراغوں کو روشن کرے گا۔ اس کے ساتھ صحابہ کرامؓ کے گھروں کا تذکرہ ہے کہ کس طرح ان گھروں میں بھی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چراغ روشن فرما دیئے۔

اس کے بعد کفار کی مثال دو طرح سے دی ہے۔ ایک تو یہ کہ وہ دنیا کی لذتوں کی پیروی میں اپنی پیاس بجھانے کی جو کوشش کرتے ہیں بالآخر وہ حسرتوں میں تبدیل ہو جاتی ہے جیسے بیابان میں کوئی پیاسا سراب کو پانی سمجھتا ہے لیکن جب وہ وہاں پہنچتا ہے تو اِس کے سوا اُس کا کوئی انجام نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ اس کو نفس کے اس دھوکے کی سزا دے۔ اسی طرح نور کے مقابل پر ان پر اس طرح تہ بہ تہ تاریکیاں مسلط ہوتی ہیں جیسے گہرے سمندر میں جبکہ آسمان پر گہرے بادل چھائے ہوئے ہوں ایک غرق ہونے والا تہ بہ تہ اندھیروں میں ڈوب رہا ہوتا ہے اور اس قدر تاریکی ہوتی ہے کہ اپنے ہاتھ کو دیکھنے کی بھی طاقت نہیں رکھتا۔

آیت نمبر ۵۲ میں فرمایا کہ سچے مومنوں کی تعریف یہ ہے کہ جب وہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلائے جاتے ہیں تو اس دعوت پر بلاتأمل لبیک کہتے ہیں۔ یہاں قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْن میں مذکور فلاح کا بھی ذکر فرما دیا گیا ہے کہ یہی وہ لوگ ہیں جو فلاح پانے والے ہیں۔

اسی سورت میں آیتِ استخلاف بھی ہے جو اس مضمون کو پیش فرماتی ہے کہ جس طرح گزشتہ انبیاء کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کے خلفاء مقرر فرمائے تھے اسی طرح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے خلفاء اللہ کے اذن سے ہی مقرر ہوں گے، خواہ بظاہر کسی انسانی انتخاب کے ذریعہ ہی ہوں اور ان کی ایک علامت یہ ہوگی کہ خطرات اور فساد کے دوران جبکہ قوم سمجھ رہی ہوگی کہ دشمن ان پر غالب آ رہا ہے ہم اُن کے خطرات کو پھر اَمن میں تبدیل کر دیں گے۔

مومنوں کی کامل اطاعت کا جو بار بار ذکر فرمایا گیا ہے اس اطاعت کی ایک نشانی یہ ہے کہ وہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صرف اطاعت ہی نہیں کرتے بلکہ آپ کا بے انتہا ادب کرتے ہیں یہاں تک کہ جب کسی اجتماعی امر میں غور وفکر کے لئے اکٹھے ہوں تو ہرگز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت کے بغیر مجلس سے باہر نہیں جاتے اور جاہلوں کو آداب سکھاتے ہوئے یہ فرمایا گیا کہ جس طرح ایک دوسرے کو آوازیں دیا کرتے ہو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح آوازیں دے کر نہ بلایا کرو۔

اس سورت کی آخری آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم جو بھی دعویٰ کرو وہ مخلصانہ بھی ہوسکتا ہے اور منافقانہ بھی۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ تم کس حال پر ہو۔

☆☆☆

سُوْرَةُ النُّوْرِ مَدَنِيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ خَمْسٌ وَّ سِتُّوْنَ اٰيَةً وَّ تِسْعَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

ا۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَ فَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ②

۲۔ ایک عظیم سورت جسے ہم نے نازل کیا اور اسے فرض کر دیا اور اس میں کھلی کھلی آیات اُتاریں تاکہ تم نصیحت پکڑو۔

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۪ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَ لْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ③

۳۔ زنا کار عورت اور زنا کار مرد، پس ان میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ اور اللہ کے دین کے تعلق میں اُن دونوں کے حق میں کوئی نرمی (کا رُجحان) تم پر قبضہ نہ کرلے اگر تم اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان لانے والے ہو۔ اور اُن کی سزا مومنوں میں سے ایک گروہ مشاہدہ کرے۔

اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۫ وَّ الزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ④

۴۔ اور ایک زانی (طبعًا) شادی نہیں کرتا مگر کسی زانیہ یا مشرکہ سے اور ایک زانیہ سے (طبعًا) کوئی شادی نہیں کرتا مگر زانی یا مشرک۔ اور یہ (قبیح فعل) مومنوں پر حرام کر دیا گیا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ

۵۔ وہ لوگ جو پاک دامن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں پھر چار گواہ پیش نہیں کرتے تو انہیں اَسّی کوڑے لگاؤ اور آئندہ کبھی ان کی گواہی قبول نہ کرو

وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝٥	اور یہی لوگ ہیں جو بدکردار ہیں۔ (۱)
اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ اَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٦	٦۔ مگر وہ لوگ جنہوں نے اس کے بعد توبہ کر لی اور اپنی اصلاح کر لی تو یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔
وَ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝٧	٧۔ اور وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر تہمت لگاتے ہیں اور ان کے پاس اپنی ذات کے سوا اور کوئی گواہ نہ ہوں تو ان میں سے ہر ایک کو اللہ کی قسم کھا کر چار بار گواہی دینی ہوگی کہ یقیناً وہ سچوں میں سے ہے۔
وَ الْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝٨	٨۔ اور پانچویں مرتبہ یہ (کہنا ہوگا) کہ اللہ کی اس پر لعنت ہو اگر وہ جھوٹوں میں سے ہے۔
وَ يَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝٩	٩۔ اور اس (عورت) سے یہ بات سزا ٹال دے گی کہ وہ اللہ کی قسم کھا کر چار بار گواہی دے کہ یقیناً وہ (مرد) جھوٹوں میں سے ہے۔
وَ الْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝١٠	١٠۔ اور پانچویں بار یہ (کہنا ہوگا) کہ اس (یعنی عورت) پر اللہ کا غضب نازل ہو اگر وہ (مرد) سچوں میں سے ہو۔
وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ وَ اَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ۝١١ ع ١١/٧	١١۔ اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتے اور یہ کہ اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بڑی حکمت والا ہے (تو تمہارا کیا بنتا)۔

(۱) اس آیت میں زنا کی تہمت لگانے کا سدباب کیا گیا ہے کیونکہ ایسا الزام لگانے والوں کے لئے چار عینی گواہ پیش کرنے کا حکم ہے بصورت دیگر انہیں یہ سخت سزا ملے گی۔ اس سے محض بدظنی کی بناء پر الزام لگانے والوں کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔

دوسرا اہم نکتہ اس میں یہ ہے کہ چونکہ یہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی بیوی کا معاملہ تھا اور کثرت سے لوگ سنی سنائی باتیں کر رہے تھے اس لئے جب تک اللہ تعالیٰ نے آپؐ پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بریّت ثابت نہیں کی اس وقت تک آپؐ خاموش رہے۔ حدیث سے یہی ثابت ہوتا ہے۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ جَآءُوۡ بِالۡاِفۡكِ عُصۡبَةٌ مِّنۡكُمۡ‌ ؕ لَا تَحۡسَبُوۡهُ شَرًّا لَّـكُمۡ‌ ؕ بَلۡ هُوَ خَيۡرٌ لَّـكُمۡ‌ ؕ لِكُلِّ امۡرِىٴٍ مِّنۡهُمۡ مَّا اكۡتَسَبَ مِنَ الۡاِثۡمِ‌ ۚ وَالَّذِىۡ تَوَلّٰى كِبۡرَهٗ مِنۡهُمۡ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ﴿۱۲﴾	١٢۔ یقیناً وہ لوگ جو جھوٹ گھڑ لائے تم ہی میں سے ایک گروہ ہے۔ اس (معاملہ) کو اپنے حق میں بُرا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ ان میں سے ہر شخص کے لئے ہے جو اُس نے گناہ کمایا جبکہ ان میں سے وہ جو اس کے بیشتر کا ذمہ دار ہے اس کے لئے بہت بڑا عذاب (مقدر) ہے۔
لَوۡلَاۤ اِذۡ سَمِعۡتُمُوۡهُ ظَنَّ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتُ بِاَنۡفُسِهِمۡ خَيۡرًا ۙ وَّقَالُوۡا هٰذَاۤ اِفۡكٌ مُّبِيۡنٌ ﴿۱۳﴾	١٣۔ ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب تم نے اُسے سنا تو مومن مرد اور مومن عورتیں اپنوں کے متعلق حُسنِ ظن کرتے اور کہتے کہ یہ کھلا کھلا بہتان ہے۔
لَوۡلَا جَآءُوۡ عَلَيۡهِ بِاَرۡبَعَةِ شُهَدَآءَ‌ ۚ فَاِذۡ لَمۡ يَاۡتُوۡا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰۤـئِكَ عِنۡدَ اللّٰهِ هُمُ الۡكٰذِبُوۡنَ ﴿۱۴﴾	١٤۔ کیوں نہ وہ اس بارہ میں چار گواہ لے آئے۔ پس جب وہ گواہ نہیں لائے تو وہی ہیں جو اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں۔
وَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ وَرَحۡمَتُهٗ فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمۡ فِىۡ مَاۤ اَفَضۡتُمۡ فِيۡهِ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ۖۚ ﴿۱۵﴾	١٥۔ اور اگر دنیا اور آخرت میں تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتے تو اس (فتنہ) کے نتیجہ میں جس میں تم پڑ گئے تھے ضرور تمہیں ایک بہت بڑا عذاب آ لیتا۔
اِذۡ تَلَقَّوۡنَهٗ بِاَلۡسِنَتِكُمۡ وَتَقُوۡلُوۡنَ بِاَفۡوَاهِكُمۡ مَّا لَـيۡسَ لَـكُمۡ بِهٖ عِلۡمٌ وَّتَحۡسَبُوۡنَهٗ هَيِّنًا ‌ۖ وَّهُوَ عِنۡدَ اللّٰهِ عَظِيۡمٌ ﴿۱۶﴾	١٦۔ جب تم اُس (جھوٹ) کو اپنی زبانوں پر لیتے تھے اور اپنے مونہوں سے وہ کہتے تھے جس کا تمہیں کوئی علم نہیں تھا اور تم اس کو معمولی بات سمجھتے تھے حالانکہ اللہ کے نزدیک وہ بہت بڑی تھی۔

وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ﴿١٧﴾

١٧۔ اور ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب تم نے اسے سُنا تو تم کہہ دیتے ہمیں کوئی حق نہیں کہ ہم اس معاملے میں زبان کھولیں۔ پاک ہے تُو (اے اللہ!)۔ یہ تو ایک بہت بڑا ابہتان ہے۔

يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٨﴾

١٨۔ اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے مبادا تم آئندہ کبھی ایسی بات کا اِعادہ کرو، اگر تم مومن ہو۔

وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١٩﴾

١٩۔ اور اللہ تمہارے لئے آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے اور اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٠﴾

٢٠۔ یقیناً وہ لوگ جو پسند کرتے ہیں کہ ان لوگوں میں جو ایمان لائے بے حیائی پھیل جائے اُن کے لئے دردناک عذاب ہوگا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اور اللہ جانتا ہے جبکہ تم نہیں جانتے۔

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢١﴾ ع ٢/٨

٢١۔ اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتے اور یہ کہ اللہ یقیناً بہت مہربان (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے (تو تم میں بے حیائی پھیل جاتی)۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّىْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٢﴾

٢٢۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! شیطان کے قدموں پر مت چلو۔ اور جو کوئی شیطان کے قدموں پر چلتا ہے تو وہ تو یقیناً بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں کا حکم دیتا ہے۔ اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتے تو تم میں سے کوئی ایک بھی کبھی پاک نہ ہو سکتا۔ لیکن اللہ جسے چاہتا ہے پاک کر دیتا ہے۔ اور اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوْا أُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ۗ أَلَا تُحِبُّوْنَ أَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٣﴾

۲۳۔ اور تم میں سے صاحبِ فضیلت اور صاحبِ توفیق اپنے قریبیوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہ دینے کی قسم نہ کھائیں۔ پس چاہئے کہ وہ معاف کر دیں اور درگزر کریں۔ کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں بخش دے۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

إِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۠ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٤﴾

۲۴۔ یقیناً وہ لوگ جو پاک دامن، بے خبر مومن عورتوں پر بہتان باندھتے ہیں دنیا میں بھی لعنت کئے گئے اور آخرت میں بھی اور ان کے لئے بہت بڑا عذاب (مقدر) ہے۔

يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيْهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٥﴾

۲۵۔ وہ دن (یاد کرو) جب ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کے خلاف ان باتوں کی گواہی دیں گے جو وہ کیا کرتے تھے۔

يَوْمَئِذٍ يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ أَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ﴿٢٦﴾

۲۶۔ اس دن اللہ انہیں ان کی پوری پوری جزاء دے گا جس کے وہ سزاوار ہیں اور وہ جان لیں گے کہ یقیناً اللہ ہی ہے جو ظاہر حق ہے۔

اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ أُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ۗ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٢٧﴾ ع ۳/۹

۲۷۔ ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لئے ہیں اور ناپاک مرد ناپاک عورتوں کے لئے ہیں۔ اور پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کے لئے ہیں اور پاکیزہ مرد پاکیزہ عورتوں کے لئے ہیں۔ یہ لوگ اُس سے بَرِیُّ الذِّمّہ ہیں جو وہ کہتے ہیں۔ اِنہی کے لئے مغفرت ہے اور عزت والا رزق ہے۔ ①

① یہاں ایک عمومی قاعدہ بیان کیا گیا ہے کہ جو گندے لوگ ہیں وہ عموماً گندی عورتوں سے ہی شادی کرتے ہیں۔ لیکن یہ قاعدہ کلیہ نہیں۔ اس میں استثناء بھی ہیں۔ اور جو پاکباز ہیں وہ پاکباز عورتوں ہی سے شادی کیا کرتے ہیں۔ اس میں بھی بعض دفعہ استثناء ہوتے ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو یہاں تک کہ تم اجازت لے لو اور ان کے رہنے والوں پر سلام بھیج لو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے تا کہ تم نصیحت پکڑو۔

فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ اور اگر تم ان (گھروں) میں کسی کو نہ پاؤ تو اُن میں داخل نہ ہو یہاں تک کہ تمہیں (اس کی) اجازت دی جائے۔ اور اگر تمہیں کہا جائے واپس چلے جاؤ تو واپس چلے جایا کرو۔ تمہارے لئے یہ بات زیادہ پاکیزگی کا موجب ہے۔ اور اللہ اُسے، جو تم کرتے ہو، خوب جانتا ہے۔

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۳۰﴾

۳۰۔ تم پر گناہ نہیں کہ تم ایسے گھروں میں داخل ہو جو آباد نہیں ہیں اور ان میں تمہارا سامان پڑا ہو۔ اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿۳۱﴾

۳۱۔ مومنوں کو کہہ دے کہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں۔ یہ بات ان کے لئے زیادہ پاکیزگی کا موجب ہے۔ یقیناً اللہ، جو وہ کرتے ہیں، اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ

۳۲۔ اور مومن عورتوں سے کہہ دے کہ وہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت ظاہر نہ کیا کریں سوائے اس کے کہ جو اس میں سے ازخود ظاہر ہو۔ اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈال لیا کریں۔ اور اپنی زینتیں ظاہر نہ کیا کریں مگر اپنے خاوندوں کے لئے یا اپنے باپوں

اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۖ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ۭ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٣٢﴾

یا اپنے خاوندوں کے باپوں یا اپنے بیٹوں کے لئے یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں کے لئے یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں یا اپنی بہنوں کے بیٹوں یا اپنی عورتوں یا اپنے زیرِنگیں مَردوں کے لئے یا مَردوں میں ایسے خادموں کے لئے جو کوئی (جنسی) حاجت نہیں رکھتے یا ایسے بچوں کے لئے جو عورتوں کی پردہ دار جگہوں سے بے خبر ہیں۔ اور وہ اپنے پاؤں اس طرح نہ ماریں کہ (لوگوں پر) وہ ظاہر کر دیا جائے جو (عورتیں عموماً) اپنی زینت میں سے چھپاتی ہیں۔ اور اے مومنو! تم سب کے سب اللہ کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھکو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ۭ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٣٣﴾

۳۳۔ اور تمہارے درمیان جو بیوائیں ہیں ان کی بھی شادیاں کراؤ اور اسی طرح جو تمہارے غلاموں اور لونڈیوں میں سے نیک چلن ہوں ان کی بھی شادی کراؤ۔ اگر وہ غریب ہوں تو اللہ اپنے فضل سے انہیں غنی بنا دے گا اور اللہ بہت وسعت عطا کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ڰ وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ۭ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ

۳۴۔ اور وہ لوگ جو نکاح کی توفیق نہیں پاتے انہیں چاہئے کہ اپنے آپ کو بچائے رکھیں یہاں تک کہ اللہ انہیں اپنے فضل سے مالدار بنا دے۔ اور تمہارے جو غلام تمہیں معاوضہ دے کر اپنی آزادی کا تحریری معاہدہ کرنا چاہیں اگر تم ان کے اندر صلاحیت پاؤ تو اُن کو تحریری معاہدہ کے ساتھ آزاد کر دو۔ اور وہ مال جو اللہ نے تمہیں عطا کیا ہے اس میں سے کچھ اُن کو بھی دو۔ اور اپنی لونڈیوں کو اگر وہ شادی کرنا چاہیں تو

اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣٤﴾ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٣٥﴾ ع ٨ ١٠

(روک کر مخفی) بدکاری پر مجبور نہ کرو تا کہ تم دُنیوی زندگی کا فائدہ چاہو۔ اور اگر کوئی ان کو بے بس کردے گا تو ان کے بے بس کئے جانے کے بعد یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

٣٥۔ اور ہم نے تمہاری طرف روشن کر دینے والی آیات اُتاری ہیں اور ان لوگوں کا نمونہ بھی جو تم سے پہلے گزر گئے اور متقیوں کے لئے نصیحت۔

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِىْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّىٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِىْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ۙ ﴿٣٦﴾

٣٦۔ اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ اس کے نور کی مثال ایک طاق کی سی ہے جس میں ایک چراغ ہو۔ وہ چراغ شیشے کے شمع دان میں ہو۔ وہ شیشہ ایسا ہو گویا ایک چمکتا ہوا روشن ستارہ ہے۔ وہ (چراغ) زیتون کے ایسے مبارک درخت سے روشن کیا گیا ہو جو نہ مشرقی ہو اور نہ مغربی۔ اس (درخت) کا تیل ایسا ہے کہ قریب ہے کہ وہ از خود بھڑک کر روشن ہو جائے خواہ اسے آگ کا شعلہ نہ بھی چھوا ہو۔ یہ نورٌ علٰی نور ہے۔ اللہ اپنے نور کی طرف جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور اللہ لوگوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے اور اللہ ہر چیز کا دائمی علم رکھنے والا ہے۔ (١)

---

(١) اس تمثیل میں زیتون کے تیل کا ذکر ہے۔ زیتون کے تیل کو جلایا جائے تو اس سے روشنی تو پیدا ہوتی ہے لیکن دھوُاں نہیں اٹھتا۔
لَاشَرْقِيَّةٍ وَّلَاغَرْبِيَّةٍ کا مطلب ہے کہ اللہ کا نور نہ مشرق کے لئے خاص ہے اور نہ مغرب کے لئے۔ رسول اللہ ﷺ بھی اس تمثیل کے مصداق کے طور پر مشرق و مغرب دونوں کے واحد رسول ہیں اور یہی نور ہے جو آپؐ کی وساطت سے صحابہؓ کو بھی عطا ہوا۔ یعنی رسول اللہ نے اس نور کو صرف اپنے تک محدود نہیں رکھا بلکہ اسے عام فرمایا۔ چنانچہ اگلی آیت میں اسی کا ذکر ہے کہ وہ نور صحابہؓ کے گھروں میں بھی چمکتا ہے۔
ستاروں کی مثال اس لئے دی کہ ان کا نور دُور دُور سے دکھائی دیتا ہے۔ اسی طرح رسول اللہ کا اور صحابہ کا نور بھی دُور دُور سے دکھائی دے گا۔
مشکٰوۃ اس محفوظ طاقچے کو کہتے ہیں جس میں چراغ رکھا جاتا ہے۔ اس لیمپ کی روشنی شیشے سے منعکس ہو کر صرف اس مشکٰوۃ کو روشن نہیں کرتی جس میں وہ نور ہے بلکہ باہر بھی منعکس ہوتی ہے۔ لیمپ کے گرد جو شیشہ ہوتا ہے اس کے دو مقاصد ہیں۔ اوّل یہ کہ شیشہ ہو تو پھر لیمپ میں سے دھواں نہیں نکلتا۔ دوسرے اس کی روشنی زیادہ چمک کے ساتھ باہر نکلتی اور پھیلتی ہے۔

فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَ يُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ ۙ﴿۳۷﴾

۳۷۔ ایسے گھروں میں جن کے متعلق اللہ نے اِذن دیا ہے کہ انہیں بلند کیا جائے اور ان میں اس کے نام کا ذکر کیا جائے۔ ان میں صبح وشام اس کی تسبیح کرتے ہیں۔

رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَ الْاَبْصَارُ ۙ﴿۳۸﴾

۳۸۔ ایسے عظیم مرد جنہیں نہ کوئی تجارت اور نہ کوئی خرید وفروخت اللہ کے ذکر سے یا نماز کے قیام سے یا زکوٰۃ کی ادائیگی سے غافل کرتی ہے۔ وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل (خوف سے) اُلٹ پلٹ ہو رہے ہوں گے اور آنکھیں بھی۔

لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ يَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۹﴾

۳۹۔ تا کہ اللہ اُنہیں اُن کے بہترین اعمال کے مطابق جزا دے جو وہ کرتے رہے ہیں اور اپنے فضل سے اُنہیں مزید بھی دے اور اللہ جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے۔

وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۭ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْـًٔا وَّ وَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۙ﴿۴۰﴾

۴۰۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ان کے اعمال ایسے سراب کی طرح ہیں جو چٹیل میدان میں ہو جسے سخت پیاسا پانی گمان کرے یہاں تک کہ جب وہ اس تک پہنچے اسے کچھ نہ پائے اور اللہ کو اس جگہ پائے پس وہ اسے اس کا پورا پورا حساب دے اور اللہ حساب چکانے میں تیز ہے۔

اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَاۤ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ؕ وَ مَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ﴿۴۱﴾ ع

۴۱۔ یا (ان کے اعمال) اندھیروں کی طرح ہیں جو گہرے سمندر میں ہوں جس کو موج کے اوپر ایک اور موج نے ڈھانپ رکھا ہو اور اس کے اوپر بادل ہوں۔ یہ ایسے اندھیرے ہیں کہ اُن میں سے بعض بعض پر چھائے ہوئے ہیں۔ جب وہ اپنا ہاتھ نکالتا ہے تو اسے بھی دیکھ نہیں سکتا۔ اور وہ جس کے لئے اللہ نے کوئی نور نہ بنایا ہو تو اُس کے حصہ میں کوئی نور نہیں۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۴۲﴾

۴۲۔ کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہی ہے جس کی تسبیح کرتا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور پَر پھیلائے ہوئے پرندے بھی۔ ان میں سے ہر ایک اپنی عبادت اور تسبیح کا طریقہ جان چکا ہے۔ اور اللہ اس کا خوب علم رکھنے والا ہے جو وہ کرتے ہیں۔

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۴۳﴾

۴۳۔ اور اللہ ہی کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْۢ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ؕ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ﴿۴۴﴾ؕ

۴۴۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ بادل کو چلاتا ہے پھر اُسے اکٹھا کر دیتا ہے پھر اسے تہہ بہ تہہ بنا دیتا ہے پھر تُو دیکھتا ہے کہ اس کے بیچ سے بارش نکلنے لگتی ہے۔ اور وہ بلندیوں سے یعنی ان پہاڑوں سے جو اُن میں واقع ہیں اَولے اُتارتا ہے اور پھر جس پر چاہتا ہے اس پر انہیں برساتا ہے اور جس سے چاہے ان کا رخ پھیر دیتا ہے۔ بعید نہیں کہ اس کی بجلی کی چمک (ان کی) بینائیاں اُچک لے جائے۔

يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿۴۵﴾

۴۵۔ اللہ رات اور دن کو اَدلتا بدلتا رہتا ہے۔ یقیناً اس میں اہلِ بصیرت کے لئے عبرت کا سامان ہے۔

وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ ؕ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۶﴾

۴۶۔ اور اللہ نے ہر چلنے پھرنے والے جاندار کو پانی سے پیدا کیا۔ پس ان میں سے ایسے بھی ہیں جو اپنے پیٹ کے بل چلتے ہیں اور ان میں سے ایسے بھی ہیں جو دو پاؤں پر چلتے ہیں اور ایسے بھی ہیں جو چار (پاؤں) پر چلتے ہیں۔ اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٤٧﴾

۴۷۔ یقیناً ہم نے روشن کر دینے والی آیات اُتاری ہیں اور اللہ جسے چاہتا ہے صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت دیتا ہے۔

وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٤٨﴾

۴۸۔ اور وہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور رسول پر ایمان لائے اور ہم نے اطاعت کی۔ پھر بھی ان میں سے ایک فریق اُس کے بعد پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے اور یہ لوگ ہرگز مومن نہیں ہیں۔

وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٤٩﴾

۴۹۔ اور جب وہ اللہ اور اسکے رسول کی طرف بلائے جاتے ہیں تا کہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے تو ان میں سے اچانک کچھ لوگ اِعراض کرنے لگتے ہیں۔

وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ؕ﴿٥٠﴾

۵۰۔ اور اگر ان کا کوئی حق بنتا ہو تو جلدی سے اس (یعنی رسول) کی طرف فرمانبرداری کا دم بھرتے ہوئے چلے آتے ہیں۔

اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْٓا اَمْ يَخَافُوْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ ؕ بَلْ اُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٥١﴾ ع

۵۱۔ کیا ان کے دلوں میں مرض ہے یا وہ شک میں پڑ گئے ہیں یا ڈرتے ہیں کہ اللہ اُن پر ظلم کرے گا اور اس کا رسول بھی۔ بلکہ یہی ہیں جو خود ظالم ہیں۔

اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٥٢﴾

۵۲۔ مومنوں کا قول جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تا کہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے محض یہ ہوتا ہے کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ اور یہی ہیں جو مراد پا جانے والے ہیں۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿٥٣﴾

۵۳۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اور اللہ سے ڈرے اور اس کا تقویٰ اختیار کرے تو یہی ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

وَاَقۡسَمُوۡا بِاللّٰهِ جَهۡدَ اَيۡمَانِهِمۡ لَئِنۡ اَمَرۡتَهُمۡ لَيَخۡرُجُنَّ ؕ قُلۡ لَّا تُقۡسِمُوۡا ۚ طَاعَةٌ مَّعۡرُوۡفَةٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۵۴﴾

۵۴۔ اور انہوں نے اللہ کی پختہ قسمیں کھائیں کہ اگر تُو انہیں حکم دے تو وہ ضرور نکل کھڑے ہوں گے۔ تُو کہہ دے کہ قسمیں نہ کھاؤ۔ دستور کے مطابق اطاعت (کرو)۔ یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

قُلۡ اَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوا الرَّسُوۡلَ ۚ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّمَا عَلَيۡهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيۡكُمۡ مَّا حُمِّلۡتُمۡ ؕ وَاِنۡ تُطِيۡعُوۡهُ تَهۡتَدُوۡا ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوۡلِ اِلَّا الۡبَلٰغُ الۡمُبِيۡنُ ﴿۵۵﴾

۵۵۔ کہہ دے کہ اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔ پس اگر تم پھر جاؤ تو اُس پر صرف اتنی ہی ذمہ داری ہے جو اُس پر ڈالی گئی ہے اور تم پر بھی اتنی ہی ذمہ داری ہے جتنی تم پر ڈالی گئی ہے۔ اور اگر تم اس کی اطاعت کرو تو ہدایت پا جاؤ گے۔ اور رسول پر کھول کھول کر پیغام پہنچانے کے سوا کچھ ذمہ داری نہیں۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡكُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسۡتَخۡلِفَنَّهُمۡ فِى الۡاَرۡضِ كَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ۖ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمۡ دِيۡنَهُمُ الَّذِى ارۡتَضٰى لَهُمۡ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِهِمۡ اَمۡنًا ؕ يَعۡبُدُوۡنَنِىۡ لَا يُشۡرِكُوۡنَ بِىۡ شَيۡـئًا ؕ وَمَنۡ كَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ﴿۵۶﴾

۵۶۔ تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔ [1]

---

[1] اس آیت کو آیتِ استخلاف کہا جاتا ہے جس میں یہ بات ظاہر فرمائی گئی ہے کہ جس طرح خدا نے پہلے انبیاء کے بعد خلافت کا سلسلہ جاری فرمایا تھا اسی طرح آنحضور ﷺ کے بعد بھی جاری فرمائے گا اور وہ خلافت نبی کے نور کو لے کر آگے بڑھے گی۔ اور ہر دفعہ جب کوئی خلیفہ گزرے گا تو جماعت کو ایک خوف کا سامنا کرنا پڑے گا جو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ خلافت کی برکت سے امن میں بدل جائے گا۔ پس سچی خلافت کی نشانی یہ ہے کہ وہ مومنوں کی جماعت کو بدامنی سے امن کی طرف لے کر آئے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الوصیت میں یہی فرمایا ہے کہ ایک نبی یا خلیفہ کے گزرنے کے بعد وقتی طور پر یہی محسوس ہوتا ہے کہ اب دشمن اس نور کو بجھا دے گا لیکن آیت استخلاف میں قطعی وعدہ ہے کہ دشمن ہر دفعہ ناکام رہے گا۔

نبوت کی آمد کا مقصد دنیا میں توحید کا قیام ہے۔ چنانچہ خلافتِ حقّہ کی بھی یہی نشانی رکھی ہے کہ اس کا آخری مقصد توحید کا قیام ہوگا۔

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٥٧﴾

۵۷۔ اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿٥٨﴾ ع ٧ ١٣

۵۸۔ ہرگز گمان نہ کر کہ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا وہ (مومنوں کو) زمین میں بے بس کرتے پھریں گے جبکہ ان کا ٹھکانا آگ ہے اور بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ۭ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَاۗءِ ۫ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ۭ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ۭ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٥٩﴾

۵۹۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم میں سے وہ جو تمہارے زیرِنگیں ہیں اور وہ جو تم میں سے ابھی بالغ نہیں ہوئے، چاہئے کہ وہ تین اوقات میں (تمہاری خوابگاہوں میں داخل ہونے سے پہلے) تم سے اجازت لیا کریں۔ صبح کی نماز سے قبل اور اس وقت جب تم قیلولے کے وقت (زائد) کپڑے اُتار دیتے ہو اور عشاء کی نماز کے بعد۔ یہ تین تمہارے پردے کے اوقات ہیں۔ ان کے علاوہ (بغیر اجازت آنے جانے پر) نہ تم پر کوئی گناہ ہے نہ اُن پر۔ تم میں سے بعض بعض کے پاس اکثر آتے جاتے رہتے ہیں۔ اسی طرح اللہ آیات کو تمہارے لئے کھول کھول کر بیان کرتا ہے اور اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٦٠﴾

۶۰۔ اور جب تم میں سے بچے بلوغت کو پہنچ جائیں تو اسی طرح اجازت لیا کریں جس طرح اُن سے پہلے لوگ اجازت لیتے رہے۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کو کھول کھول کر بیان کرتا ہے اور اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَا یَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَیْسَ عَلَیْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ یَّضَعْنَ ثِیَابَهُنَّ غَیْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِیْنَةٍ ؕ وَاَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿٦١﴾

٦١۔اور بیٹھی رہ جانے والی عورتیں جو نکاح کی امید نہ رکھتی ہوں ان پر کوئی گناہ نہیں اگر وہ اپنے (زائد) کپڑے زینت کی نمائش نہ کرتے ہوئے اُتار دیں اور اگر وہ احتیاط کریں تو ان کے لئے بہتر ہے اور اللہ بہت سننے والا (اور) بہت جاننے والا ہے۔

لَیْسَ عَلَی الْاَعْمٰی حَرَجٌ وَّلَا عَلَی الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَی الْمَرِیْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰۤی اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُیُوْتِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اٰبَآىِٕكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗۤ اَوْ صَدِیْقِكُمْ ؕ لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِیْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ؕ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِكُمْ تَحِیَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَیِّبَةً ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٢﴾ ع ٨ ١٤

٦٢۔اندھے پر کوئی حرج نہیں اور نہ لُولے لنگڑے پر حرج ہے اور نہ مریض پر اور نہ تم لوگوں پر کہ تم اپنے گھروں سے یا اپنے باپ دادا کے گھروں سے کھانا کھاؤ یا اپنی ماؤں کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچوں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا اُس (گھر) سے جس کی چابیاں تمہارے قبضے میں ہیں یا اپنے دوستوں کے گھروں سے۔تم پر کوئی گناہ نہیں خواہ تم اکٹھے کھانا کھاؤ یا الگ الگ۔پس جب تم گھروں میں داخل ہوا کرو تو اپنے لوگوں پر اللہ کی طرف سے ایک بابرکت پاکیزہ سلامتی کا تحفہ بھیجا کرو۔اسی طرح اللہ تمہارے لئے آیات کو کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ تم عقل کرو۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَ اِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰۤى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٦٣﴾

۶۳۔ سچے مومن تو وہی ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لائیں اور جب کسی اہم اجتماعی معاملے پر (غور کے لئے) اس کے پاس اکٹھے ہوں تو جب تک اس سے اجازت نہ لے لیں، اُٹھ کر نہ جائیں۔ یقیناً وہ لوگ جو تجھ سے اجازت لیتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے والے ہیں۔ پس جب وہ تجھ سے اپنے بعض کاموں کی خاطر اجازت لیں تو ان میں سے جسے چاہے اجازت دے دے اور ان کے لئے اللہ سے مغفرت طلب کرتا رہ۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦٤﴾

۶۴۔ تمہارے درمیان رسول کا (تمہیں) بلانا اس طرح نہ بناؤ جیسے تم ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔ اللہ یقیناً اُن لوگوں کو جانتا ہے جو تم میں سے نظر بچا کر چُپکے سے نکل جاتے ہیں۔ پس وہ لوگ جو اُس کے حکم کی مخالفت کرنے والے ہیں وہ اس بات سے ڈریں کہ انہیں کوئی ابتلا آ جائے یا دردناک عذاب آ پہنچے۔

اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ قَدْ يَعْلَمُ مَاۤ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ؕ وَ يَوْمَ يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٦٥﴾ ع ۹ ۳ ۱۵

۶۵۔ خبردار اللہ ہی کا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔ وہ جانتا ہے جس (حال) پر تم ہو۔ اور جس دن وہ (لوگ) اس کی طرف لوٹائے جائیں گے تب وہ انہیں اس سے باخبر کرے گا جو وہ کیا کرتے تھے اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

۲۵ - الفرقان

یہ سورت مکی دور کے آخر میں نازل ہوئی اور بسم اللہ سمیت اس کی اٹھہتر آیات ہیں۔

اس سورت کے آغاز میں یہ ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ **فرقان** یعنی عظیم کسوٹی عطا فرمائی ہے جو سچے اور جھوٹے کے درمیان بہت نمایاں فرق دکھاتی ہے۔ یہ وہی کسوٹی ہے جس کا بار بار سورۃ النّور میں ذکر گزر چکا ہے۔اب اس سورت میں اس کی مزید مثالیں پیش کی جائیں گی۔

ایک تو یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صرف اپنے اردگرد موجود لوگوں ہی میں نمایاں فرق کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے تھے بلکہ تمام جہانوں کے سچوں اور جھوٹوں کو پرکھنے کے لئے بھی آپ کو ایک عظیم فرقان،قرآن کی صورت میں عطا ہوئی ہے۔

دشمن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آپؑ کے حیرت انگیز معجزات کے جواب میں سچی رسالت کی یہ من گھڑت کسوٹی پیش کرتے تھے کہ اس رسول کو کیا ہوگیا ہے کہ کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں بھی پھرتا ہے۔اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہ اتارا گیا تاکہ اس کے ساتھ مل کر وہ بھی ڈراتا۔اسی طرح انہوں نے ایک یہ پیمانہ بنا رکھا تھا کہ رسول پر آسمان سے کوئی ظاہری خزانہ اُترنا چاہئے تھا۔حالانکہ رسول پر اس کی تعلیم کا لامتناہی خزانہ اُترا کرتا ہے نہ کہ کوئی ظاہری خزانہ۔

اسی طرح ان کے نزدیک رسول کے پاس عظیم الشان باغات ہونے چاہئیں جن میں سے وہ بغیر کسی محنت کے جتنا چاہے کھاتا پھرے۔اللہ تعالیٰ اس کا جواب یہ دیتا ہے کہ ہم نے جو تیرے لئے جنت کے باغات مقدر کر رکھے ہیں ان کا یہ جاہل تصور بھی نہیں کرسکتے اور ان باغات میں وہ روحانی محل بھی ہوں گے جو تیرے ہی لئے بنائے گئے ہیں۔

اسی طرح کفار کے دعویٰ کے ردّ میں یہ بھی فرمایا گیا کہ اس سے پہلے جتنے بھی رسول گزرے ہیں ان میں کوئی ایک بھی دکھاؤ جو انسانوں کی طرح گلیوں میں چلتے پھرتے نہ ہوں۔اگر نہیں دکھا سکتے تو یہ کلیۃً رسالت ہی کا انکار ہے کہ گویا خدا کسی کو رسول بنا ہی نہیں سکتا۔اور جہاں تک ان کفار پر نزولِ ملائکہ کا تعلق ہے تو اُن دشمنوں پر ضرور فرشتے نازل ہوں گے مگر ان کی ہلاکت کا پیغام لے کر اور ایسے عذاب کی خبر دیتے ہوئے جس سے پھر کوئی نجات نہیں۔

ایک یہ اعتراض بھی اٹھایا گیا کہ قرآنِ کریم اکٹھا کیوں نازل نہیں کیا گیا؟ حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم اکٹھا نہ نازل کئے جانے میں بہت سی حکمتیں پوشیدہ ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ اُس زمانہ کے گردوپیش کا تقاضا یہ تھا کہ جوں جوں اُن کی بیماریاں ظاہر ہوتی چلی جائیں اُن کے مطابق قرآنِ کریم کی ایسی آیات کا نزول ہو جو اُس مضمون سے تعلق رکھتی ہوں۔ دوسرے ہر گھڑی نئے نشانوں کے ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو گہری استقامت عطا ہو اور ایک نہیں بلکہ لامتناہی نشانات تمام عرصۂ نزولِ قرآن کے دوران آپ دیکھتے چلے جائیں۔ پھر یہ بھی کہ تیئس سالہ عرصہ میں پھیلا ہوا قرآن کریم اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بنایا ہوتا تو اس میں آیات کی ایسی ترتیل اور ترتیب نہ ہوتی۔ جو لکھنا پڑھنا بھی نہ جانتا ہو اس کی تیئس سال کے زمانہ پر کیسے نظر پڑ سکتی ہے۔

اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس حکمت کی طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ اس پورے تیئس سال کے عرصہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انتہائی خطرناک حالات کا سامنا رہا۔ بڑے بڑے ہولناک حالات میں صحابہ سے آگے بڑھ کر عین خطرات کے درمیان دشمن سے نبرد آزما رہے۔ زہر کے ذریعہ بھی آپؐ کو ہلاک کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن جب تک پوری شریعت مکمل نہ ہوئی اللہ تعالیٰ نے آپ کو نہ اٹھایا۔ پس قرآنِ کریم کا رفتہ رفتہ نازل ہونا ایک انتہائی عظیم الشان معجزہ ہے۔

اسی طرح **عبادالرحمٰن** کی علامات بیان فرماتے ہوئے سورت کے آخر پر یہ ذکر فرمایا ہے کہ جس طرح آسمان پر بارہ برج ہیں اسی طرح تیرے بعد بارہ مجددین تیرے دین کے دفاع کے لئے پیدا ہوں گے۔ اور پھر تیرے نور سے کامل روشنی پانے والا چودھویں کا چاند بھی آئے گا۔

اسی رکوع میں **عبادالرحمٰن** کی صفات میں سے ان کی میانہ روی، ان کا عجز، ان کا قیام و سجود میں زندگی بسر کرنا مذکور ہے جس کے نتیجہ میں ہی ان کو تمام فضیلتیں عطا ہوتی ہیں۔ اور اس سورت کی آخری آیت یہ بتاتی ہے کہ وہ کیوں سجود و قیام میں دعائیں کرتے ہوئے زندگی بسر کرتے ہیں، اس لئے کہ دعا کے بغیر اللہ تعالیٰ سے زندگی پانے کا کوئی وسیلہ نہیں اور جو اس کو جھٹلا دیں اور اللہ سے قطع تعلق کرلیں ان کو ان گنت قسم کی ہولناک بیماریاں لاحق ہو جائیں گی جو اُن کا پیچھا نہیں چھوڑیں گی۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ ثَمَانٍ وَّ سَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّ سِتَّةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

ا۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ۙ﴿۲﴾

۲۔ بس ایک وہی برکت والا ثابت ہوا جس نے اپنے بندے پر فرقان اُتارا تاکہ وہ سب جہانوں کے لئے ڈرانے والا بنے۔

الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ﴿۳﴾

۳۔ وہی جس کی آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اور اس نے کوئی بیٹا نہیں اپنایا اور نہ بادشاہت میں کوئی اس کا شریک ہے اور اس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور اسے ایک بہت عمدہ اندازے کے مطابق ڈھالا۔

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ﴿۴﴾

۴۔ اور انہوں نے اس کے سوا ایسے معبود بنا رکھے ہیں جو کچھ پیدا نہیں کرتے جبکہ وہ خود پیدا کئے گئے ہیں اور وہ اپنے لئے بھی نہ نقصان کی طاقت رکھتے ہیں نہ نفع کی اور نہ ان کے اختیار میں موت ہے نہ زندگی اور نہ ہی حشر نشر۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُ ۨافْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۛۚ فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ۛۚ﴿۵﴾

معانقة: عند المتأخرين

۵۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا انہوں نے کہا کہ یہ جھوٹ کے سوا کچھ نہیں جو اُس نے گھڑ لیا ہے اور اس بارہ میں اس کی دوسرے لوگوں نے مدد کی ہے۔ پس یقیناً وہ سراسر ظلم اور جھوٹ بنا لائے ہیں۔

وَقَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۶﴾

۶۔ اور انہوں نے کہا کہ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں جو اس نے لکھوا لی ہیں پس یہ صبح و شام اس پر پڑھی جاتی ہیں۔

قُلۡ اَنۡزَلَهُ الَّذِیۡ یَعۡلَمُ السِّرَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ اِنَّهٗ کَانَ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا ﴿۷﴾

۷۔ تُو کہہ دے کہ اِسے اُس نے نازل کیا ہے جو آسمانوں اور زمین کے بھید جانتا ہے۔ یقیناً وہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَقَالُوۡا مَالِ هٰذَا الرَّسُوۡلِ یَاۡکُلُ الطَّعَامَ وَیَمۡشِیۡ فِی الۡاَسۡوَاقِ ؕ لَوۡلَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡهِ مَلَکٌ فَیَکُوۡنَ مَعَهٗ نَذِیۡرًا ۙ﴿۸﴾

۸۔ اور وہ کہتے ہیں کہ اس رسول کو کیا ہو گیا ہے کہ کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا ہے۔ کیوں نہ اس کی طرف کوئی فرشتہ اُتارا گیا جو اس کے ساتھ مل کر (لوگوں کو) ڈرانے والا ہوتا۔

اَوۡ یُلۡقٰۤی اِلَیۡهِ کَنۡزٌ اَوۡ تَکُوۡنُ لَهٗ جَنَّةٌ یَّاۡکُلُ مِنۡهَا ؕ وَقَالَ الظّٰلِمُوۡنَ اِنۡ تَتَّبِعُوۡنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسۡحُوۡرًا ﴿۹﴾

۹۔ یا اس کی طرف کوئی خزانہ اُتارا جاتا یا اس کا کوئی باغ ہوتا جس سے یہ کھاتا۔ اور ظالموں نے کہا کہ تم لوگ یقیناً ایک ایسے آدمی کے سوا کسی کی پیروی نہیں کر رہے جو سحر زدہ ہے۔

اُنۡظُرۡ کَیۡفَ ضَرَبُوۡا لَکَ الۡاَمۡثَالَ فَضَلُّوۡا فَلَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ سَبِیۡلًا ﴿۱۰﴾ ع ۱ ۱۶

۱۰۔ دیکھ تیرے بارے میں وہ کیسی مثالیں بیان کرتے ہیں۔ پس وہ گمراہ ہو چکے ہیں اور کسی راہ کی استطاعت نہیں رکھتے۔

تَبٰرَکَ الَّذِیۡۤ اِنۡ شَآءَ جَعَلَ لَکَ خَیۡرًا مِّنۡ ذٰلِکَ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ۙ وَیَجۡعَلۡ لَّکَ قُصُوۡرًا ﴿۱۱﴾

۱۱۔ بس ایک وہی برکت والا ثابت ہوا جو اگر چاہتا تو تیرے لئے اس سے بہت بہتر چیزیں بنا تا یعنی ایسے باغات جن کے دامن میں نہریں بہتیں اور تیری خاطر بہت سے عظیم الشان محل بنا دیتا۔

بَلۡ کَذَّبُوۡا بِالسَّاعَةِ ۟ وَاَعۡتَدۡنَا لِمَنۡ کَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِیۡرًا ﴿ۚ۱۲﴾

۱۲۔ بلکہ وہ تو ساعت ہی کو جھٹلا بیٹھے ہیں اور ہم نے ان کے لئے جو ساعت کو جھٹلا دیں ایک بھڑکتی ہوئی آگ تیار کی ہے۔

اِذَا رَاَتۡهُمۡ مِّنۡ مَّکَانٍۭ بَعِیۡدٍ سَمِعُوۡا لَهَا تَغَیُّظًا وَّزَفِیۡرًا ﴿۱۳﴾

۱۳۔ جب وہ اُنہیں ابھی دُور کے مقام پر ہی دیکھے گی تو وہ اس کی غیظ سے کھولتی ہوئی آواز اور چیخیں سنیں گے۔

وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ﴿۱۴﴾

۱۴۔ جب وہ اس میں تنگ مقام پر زنجیروں میں جکڑے ہوئے ڈالے جائیں گے تو اس وقت وہ ہلاکت کو پکاریں گے۔

لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّ ادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ﴿۱۵﴾

۱۵۔ آج کے دن تم صرف ایک ہی ہلاکت کو نہ پکارو بلکہ بکثرت ہلاکتوں کو پکارو۔

قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَّمَصِيْرًا ﴿۱۶﴾

۱۶۔ تُو پوچھ کہ کیا یہ (چیز) اچھی ہے یا دائمی جنّت جس کا متقیوں سے وعدہ کیا گیا ہے جو اُن کے لئے جزا ہوگی اور لوٹ کر آنے کی جگہ۔

لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ خٰلِدِيْنَ ؕ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔوْلًا ﴿۱۷﴾

۱۷۔ اُس میں وہ جو چاہیں گے ان کو ملے گا ہمیشہ (اس میں) رہتے ہوئے۔ یہ ایسا وعدہ ہے جو (پورا کرنا) تیرے ربّ پر لازم ہے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ﴿۱۸﴾ؕ

۱۸۔ اور (یاد کرو) جس دن وہ ان کو اکٹھا کرے گا اور ان کو بھی جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے تھے پھر ان سے کہے گا کہ کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کر دیا تھا یا وہ خود رستے سے ہٹ گئے تھے۔

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿۱۹﴾

۱۹۔ وہ کہیں گے پاک ہے تُو۔ ہمیں زیب نہیں دیتا کہ ہم تجھے چھوڑ کر کوئی دوسرے آقا بنا لیتے۔ لیکن تو نے ان کو اور ان کے آباء کو کچھ فائدہ پہنچایا یہاں تک کہ وہ (تیرے) ذکر کو بھول گئے اور ہلاک ہو جانے والی قوم بن گئے۔

فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا وَّلَا نَصْرًا ۚ وَمَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ﴿۲۰﴾

۲۰۔ پس وہ تو' جو تم کہتے ہو' اُسے جھٹلا چکے ہیں۔ پس نہ تم (عذاب) ٹالنے کی استطاعت رکھو گے نہ مدد (حاصل کرنے) کی۔ اور تم میں سے جو ظلم کرے ہم اُسے ایک بڑا عذاب چکھائیں گے۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ؕ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ؕ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ﴿۲۱﴾

۲۱۔ اور ہم نے تجھ سے پہلے کوئی رسول نہیں بھیجے مگر وہ بالضرور کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے تھے۔ اور ہم نے تم میں سے بعض کو بعض کے لئے ابتلاء کا ذریعہ بنا دیا۔ کیا تم صبر کرو گے؟ اور تیرا ربّ گہری نگاہ رکھنے والا ہے۔

ع ۲ / ۱۱ / ۱۷

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ؕ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ﴿۲۲﴾

۲۲۔ اور اُن لوگوں نے کہا جو ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے کہ ہم پر فرشتے کیوں نہ اُتارے گئے یا ہم اپنے ربّ کو دیکھ لیتے۔ یقیناً انہوں نے اپنے تئیں بہت بڑا سمجھا ہے اور بہت بڑی سرکشی کی ہے۔

يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَ يَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۲۳﴾

۲۳۔ جس دن وہ فرشتوں کو دیکھیں گے اس دن مجرموں کے لئے کوئی خوشخبری نہیں ہوگی اور وہ کہیں گے (عذاب کے ان فرشتوں سے) ایسی روک ہی بہتر ہے جو پاٹی نہ جاسکے۔

وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿۲۴﴾

۲۴۔ اور جو عمل بھی انہوں نے کیا ہم اس کی طرف پیش قدمی کریں گے اور ہم اسے پراگندہ خاک بنا دیں گے۔

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا ﴿۲۵﴾

۲۵۔ جنت کے رہنے والے اس دن مستقل ٹھکانے کے لحاظ سے بھی سب سے اچھے ہوں گے اور عارضی آرام کی جگہ کے لحاظ سے بھی بہترین۔

وَ يَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ﴿۲۶﴾

۲۶۔ اور (یاد کرو) جس دن آسمان بادلوں (کی گھن گرج) سے پھٹنے لگے گا اور فرشتے جوق در جوق اتارے جائیں گے۔

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ِالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ؕ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ﴿۲۷﴾

۲۷۔ سچی بادشاہت اُس دن رحمان کے لئے ہوگی اور کافروں کے لئے وہ بہت دشوار دن ہوگا۔

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِى اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿۲۸﴾

۲۸۔ اور (یاد کرو) جس دن ظالم (حسرت سے) اپنے ہاتھ کاٹے گا اور کہے گا کاش! میں نے رسول کے ساتھ ہی راہ اختیار کی ہوتی۔

يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِىْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿۲۹﴾

۲۹۔ اے وائے ہلاکت! کاش میں فلاں شخص کو گہرا دوست نہ بناتا۔

لَقَدْ اَضَلَّنِىْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِىْ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ﴿۳۰﴾

۳۰۔ اس نے یقیناً مجھے (اللہ کے) ذکر سے منحرف کر دیا بعد اس کے کہ وہ میرے پاس آیا اور شیطان تو انسان کو بے یار و مددگار چھوڑ جانے والا ہے۔

وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِى اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ﴿۳۱﴾

۳۱۔ اور رسول کہے گا اے میرے ربّ! یقیناً میری قوم نے اس قرآن کو متروک کر چھوڑا ہے۔ ①

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِىٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ﴿۳۲﴾

۳۲۔ اور اسی طرح ہم ہر نبی کے لئے مجرموں میں سے دشمن بنا دیتے ہیں۔ اور بہت کافی ہے تیرا ربّ بطور ہادی اور بطور مددگار۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۛ كَذٰلِكَ ۛ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ﴿۳۳﴾

معانقہ ۷ عند المتقدمین

۳۳۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا وہ کہیں گے کہ اس پر قرآن یک دفعہ کیوں نہ اُتارا گیا۔ اسی طرح (اُتارا جانا تھا) تا کہ ہم اس کے ذریعہ تیرے دل کو ثبات عطا کریں اور (اسی طرح) ہم نے اسے بہت مستحکم اور سلیس بنایا ہے۔

وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ﴿۳۴﴾ ؕ

۳۴۔ اور وہ تیرے سامنے کوئی حجت نہیں لاتے مگر ہم (اسے ردّ کرنے کے لئے) تیرے پاس حق لے آتے ہیں اور (اُس کی) بہترین تفسیر بھی۔

---

① یہ آیت صحابہ کے متعلق تو یقیناً نہیں ہے کیونکہ آنحضور ﷺ کی زندگی میں بلکہ اس کے بعد تین صدیوں تک آنے والے صحابہ اور تابعین و تبع تابعین نے قرآن کو نہیں چھوڑا۔ لازماً یہ ایک پیشگوئی ہے جو آئندہ زمانہ میں پوری ہونے والی تھی جب آنحضرت ﷺ کی قوم عملاً قرآن کو چھوڑ دے گی اور رسول اللہ ﷺ، اللہ تعالیٰ سے اس کی شکایت کریں گے۔

الَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۳۵﴾ ع ۳ / ۱۴

۳۵۔ وہ لوگ جو اوندھے مُنہ اکٹھے جہنّم کی طرف لے جائے جائیں گے یہی وہ لوگ ہیں جو مقام کے لحاظ سے سب سے بُرے اور راہ کے لحاظ سے سب سے زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗٓ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيْرًا ﴿۳۶﴾

۳۶۔ اور یقیناً ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی اور اس کے ساتھ ہم نے اس کے بھائی ہارون کو (اس کا) وزیر بنایا۔

فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ﴿۳۷﴾

۳۷۔ پس ہم نے کہا تم دونوں اس قوم کی طرف جاؤ جس نے ہماری آیات کو جھٹلا دیا ہے۔ پس ہم نے اُن (لوگوں) کو بُری طرح ہلاک کر دیا۔

وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۳۸﴾

۳۸۔ اور نوح کی قوم کو بھی جب انہوں نے رسولوں کو جھٹلایا ہم نے انہیں غرق کر دیا اور انہیں ہم نے لوگوں کے لئے ایک نشان بنا دیا۔ اور ظالموں کے لئے ہم نے بہت دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

وَّ عَادًا وَّ ثَمُوْدَاۡ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ﴿۳۹﴾

۳۹۔ اور عاد اور ثمود اور کنویں والوں کو بھی اور بہت سی اُن قوموں کو بھی جو اس (عرصہ) کے درمیان تھیں۔

وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ۫ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ﴿۴۰﴾

۴۰۔ اور ہر ایک کے لئے ہم نے (عبرت آموز) مثالیں بیان کیں اور سب کو ہم نے (بالآخر) بُری طرح ہلاک کر دیا۔

وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْٓ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ؕ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ﴿۴۱﴾

۴۱۔ اور وہ (تیرے مخالف) ایسی بستی پر (بارہا) گزر چکے ہیں جس پر بُری بارش برسائی گئی تھی۔ پس کیا وہ اس پر غور نہ کر سکے؟ حقیقت یہ ہے کہ وہ اُٹھائے جانے کی امید ہی نہیں رکھتے۔

وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ

۴۲۔ اور جب وہ تجھے دیکھتے ہیں تو تجھے محض تمسخر کا

اَهٰذَا الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ﴿۴۲﴾

نشانہ بناتے ہیں (یہ کہتے ہوئے کہ) کیا یہ ہے وہ شخص جسے اللہ نے رسول بنا کر مبعوث کیا ہے؟

اِنْ كَادَ لَیُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْ لَاۤ اَنْ صَبَرْنَا عَلَیْهَا ؕ وَ سَوْفَ یَعْلَمُوْنَ حِیْنَ یَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِیْلًا ﴿۴۳﴾

۴۳۔ قریب تھا کہ یہ ہمیں اپنے معبودوں سے بھٹکا دیتا اگر ہم اُن پر صبر نہ کئے رہتے۔ اور وہ ضرور جان لیں گے جب عذاب کو دیکھیں گے کہ کون راستے کے اعتبار سے سب سے زیادہ بھٹکا ہوا تھا۔

اَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَیْهِ وَكِیْلًا ﴿۴۴﴾

۴۴۔ کیا تُو نے اُس پر غور کیا جس نے اپنی خواہش ہی کو اپنا معبود بنا لیا۔ پس کیا تُو اس کا بھی ضامن بن سکتا ہے؟

اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ یَسْمَعُوْنَ اَوْ یَعْقِلُوْنَ ؕ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِیْلًا ﴿۴۵﴾ ع

۴۵۔ کیا تو گمان کرتا ہے کہ ان میں سے اکثر سنتے ہیں یا عقل رکھتے ہیں؟ وہ نہیں ہیں مگر مویشیوں کی طرح بلکہ وہ (ان سے بھی) زیادہ راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں۔

اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَ لَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَیْهِ دَلِیْلًا ﴿۴۶﴾

۴۶۔ کیا تُو نے اپنے ربّ کی طرف نہیں دیکھا کہ وہ کیسے سائے کو پھیلاتا جاتا ہے اور اگر وہ چاہتا تو اُسے ساکن بنا دیتا۔ پھر ہم نے سورج کو اس پر نشاندہی کرنے والا بنایا ہے۔

ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَیْنَا قَبْضًا یَّسِیْرًا ﴿۴۷﴾

۴۷۔ پھر ہم اس (سائے) کو اپنی طرف آہستہ آہستہ سمیٹ لیتے ہیں۔

وَ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِبَاسًا وَّ النَّوْمَ سُبَاتًا وَّ جَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ﴿۴۸﴾

۴۸۔ اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے رات کو لباس بنایا اور نیند کو آرام کا ذریعہ اور دن کو پھیلاؤ کا۔

وَ هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ بُشْرًۢا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَ اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ﴿۴۹﴾

۴۹۔ اور وہی ہے جس نے اپنی رحمت کے آگے آگے ہواؤں کو خوشخبری دیتے ہوئے بھیجا اور ہم نے آسمان سے پاکیزہ پانی اُتارا۔

لِّنُحۡیِۦَ بِهٖ بَلۡدَةً مَّیۡتًا وَّ نُسۡقِیَهٗ مِمَّا خَلَقۡنَاۤ اَنۡعَامًا وَّ اَنَاسِیَّ کَثِیۡرًا ﴿۵۰﴾

۵۰۔ تا کہ ہم اس کے ذریعہ ایک مُردہ سرزمین کو زندہ کریں اور اس (پانی) سے انہیں سیراب کریں جنہیں ہم نے بکثرت مویشیوں اور انسانوں کی صورت میں پیدا کیا۔

وَلَقَدۡ صَرَّفۡنٰهُ بَیۡنَهُمۡ لِیَذَّکَّرُوۡا ۫ۖ فَاَبٰۤی اَکۡثَرُ النَّاسِ اِلَّا کُفُوۡرًا ﴿۵۱﴾

۵۱۔ اور یقیناً ہم نے اسے ان کے درمیان پھیر پھیر کر بیان کیا تا کہ وہ نصیحت پکڑیں مگر اکثر لوگوں نے محض ناشکری کرتے ہوئے انکار کر دیا۔

وَلَوۡ شِئۡنَا لَبَعَثۡنَا فِیۡ کُلِّ قَرۡیَةٍ نَّذِیۡرًا ﴿۵۲﴾ۖ

۵۲۔ اور اگر ہم چاہتے تو ہر بستی میں کوئی ڈرانے والا ضرور مبعوث کر دیتے۔

فَلَا تُطِعِ الۡکٰفِرِیۡنَ وَجَاهِدۡهُمۡ بِهٖ جِهَادًا کَبِیۡرًا ﴿۵۳﴾

۵۳۔ پس کافروں کی پیروی نہ کر اور اس (قرآن) کے ذریعہ اُن سے ایک بڑا جہاد کر۔

وَهُوَ الَّذِیۡ مَرَجَ الۡبَحۡرَیۡنِ هٰذَا عَذۡبٌ فُرَاتٌ وَّ هٰذَا مِلۡحٌ اُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ بَیۡنَهُمَا بَرۡزَخًا وَّ حِجۡرًا مَّحۡجُوۡرًا ﴿۵۴﴾

۵۴۔ اور وہی ہے جو دو سمندروں کو ملا دے گا۔ یہ بہت میٹھا اور یہ سخت کھارا (اور) کڑوا ہے اور اُس نے ان دونوں کے درمیان (سرِ دست) ایک روک اور جدائی ڈال رکھی ہے جو پاٹی نہیں جا سکتی۔ ①

وَهُوَ الَّذِیۡ خَلَقَ مِنَ الۡمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّ صِهۡرًا ؕ وَکَانَ رَبُّکَ قَدِیۡرًا ﴿۵۵﴾

۵۵۔ اور وہی ہے جس نے پانی سے بشر کو پیدا کیا اور اسے آبائی اور سسرالی رشتوں میں باندھا اور تیرا ربّ دائمی قدرت رکھتا ہے۔

وَیَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَا لَا یَنۡفَعُهُمۡ وَلَا یَضُرُّهُمۡ ؕ وَکَانَ الۡکَافِرُ عَلٰی رَبِّهٖ ظَهِیۡرًا ﴿۵۶﴾

۵۶۔ اور وہ اللہ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کرتے ہیں جو نہ انہیں فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور نہ انہیں نقصان پہنچا سکتے ہیں اور کافر اپنے ربّ کے بالمقابل (دوسروں کی) پشت پناہی کرنے والا ہے۔

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِیۡرًا ﴿۵۷﴾

۵۷۔ اور ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر ایک خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے کی حیثیت سے۔

① اس میں بحرالکاہل اور بحر اوقیانوس کا ذکر ہے۔ بحرالکاہل نسبتاً میٹھے پانی کا سمندر ہے اور بحر اوقیانوس کڑوے پانی کا۔ اور ان دونوں کے درمیان ایک روک ہے جس کے متعلق ایک دوسری آیت میں فرمایا گیا ہے کہ یہ روک دُور کر دی جائے گی اور ان دونوں سمندروں کو ملا دیا جائے گا۔

قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝٥٨

٥٨۔ تُو کہہ دے کہ میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا مگر جو چاہے اپنے ربّ کی طرف جانے والی راہ اختیار کرسکتا ہے۔

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ؕ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرَا ۝٥٩

٥٩۔ اور توکل کر اُس زندہ پر جو کبھی نہیں مرے گا اور اس کی حمد کے ساتھ اس کی پاکیزگی بیان کر اور وہ اپنے بندوں کے گناہوں پر خبر رکھنے کے لحاظ سے بہت کافی ہے۔

معانقۃ / عند المتقدمین

الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ اَلرَّحْمٰنُ فَسْـَٔلْ بِهٖ خَبِيْرًا ۝٦٠

٦٠۔ جس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دنوں میں پیدا کیا پھر اس نے عرش پر قرار پکڑا۔ وہ رحمان ہے پس اس کے متعلق کسی واقفِ حال سے سوال کر۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ ۗ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ۝٦١

٦١۔ اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ رحمان کے حضور سجدہ کرو تو وہ کہتے ہیں کہ رحمان ہے کیا چیز؟ کیا ہم اسے سجدہ کریں جس کا تُو ہمیں حکم دیتا ہے اور ان کو اس (بات) نے نفرت میں اور بھی بڑھا دیا۔

السجدۃ ع ٣

تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا ۝٦٢

٦٢۔ بس ایک وہی برکت والا ثابت ہوا جس نے آسمان میں بُرج بنائے اور اس (آسمان) میں ایک روشن چراغ (یعنی سورج) اور ایک چمکتا ہوا چاند بنایا۔

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ۝٦٣

٦٣۔ اور وہی ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے بعد آنے والا بنایا اُس کے لئے جو چاہے کہ نصیحت حاصل کرے یا شکر کرنا چاہے۔

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۝٦٤

٦٤۔ اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو (جواباً) کہتے ہیں ”سلام“۔

وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِيَامًا ﴿۶۵﴾

۶۵۔ اور وہ لوگ جو اپنے ربّ کے لئے راتیں سجدہ کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے گزارتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿۶۶﴾

۶۶۔ اور وہ لوگ جو کہتے ہیں اے ہمارے ربّ! ہم سے جہنم کا عذاب ٹال دے یقیناً اس کا عذاب چمٹ جانے والا ہے۔

اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ﴿۶۷﴾

۶۷۔ یقیناً وہ عارضی ٹھکانے کے طور پر بھی بہت بُری ہے اور مستقل ٹھکانے کے طور پر بھی۔

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿۶۸﴾

۶۸۔ اور وہ لوگ کہ جب خرچ کرتے ہیں تو اِسراف نہیں کرتے اور نہ بخل سے کام لیتے ہیں بلکہ اس کے درمیان اعتدال ہوتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ﴿۶۹﴾

۶۹۔ اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسی جان کو جسے اللہ نے حرمت بخشی ہو ناحق قتل نہیں کرتے اور زنا نہیں کرتے۔ اور جو کوئی ایسا کرے گا گناہ (کی سزا) پائے گا۔

يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ﴿۷۰﴾

۷۰۔ اس کے لئے قیامت کے دن عذاب بڑھایا جائے گا اور وہ اس میں لمبے عرصہ تک ذلیل وخوار حالت میں رہے گا۔

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۱﴾

۷۱۔ سوائے اس کے جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل بجا لائے۔ پس یہی وہ لوگ ہیں جن کی بدیوں کو اللہ خوبیوں میں بدل دے گا۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ﴿۷۲﴾

۷۲۔ اور جو توبہ کرے اور نیک اعمال بجا لائے تو وہی ہے جو اللہ کی طرف توبہ کرتے ہوئے رجوع کرتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَ اِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ﴿۷۳﴾

۷۳۔ اور وہ لوگ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب وہ لغویات ☆ کے پاس سے گزرتے ہیں تو وقار کے ساتھ گزرتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّ عُمْيَانًا ﴿۷۴﴾

۷۴۔ اور وہ لوگ کہ جب انہیں ان کے ربّ کی آیات یاد کروائی جاتی ہیں تو ان پر وہ بہرے اور اندھے ہوکر نہیں گرتے۔

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿۷۵﴾

۷۵۔ اور وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنادے۔

اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّ سَلٰمًا ۙ ﴿۷۶﴾

۷۶۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اس باعث کہ انہوں نے صبر کیا بالاخانے بطور جزا دیئے جائیں گے اور وہاں ان کا خیر مقدم کیا جائے گا اور سلام پہنچائے جائیں گے۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ﴿۷۷﴾

۷۷۔ وہ ہمیشہ اُن (جنتوں) میں رہنے والے ہوں گے۔ وہ کیا ہی اچھی ہیں عارضی ٹھکانے کے طور پر بھی اور مستقل ٹھکانے کے طور پر بھی۔

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ﴿۷۸﴾ ع

۷۸۔ تُو کہہ دے کہ اگر تمہاری دعا نہ ہوتی تو میرا ربّ تمہاری کوئی پرواہ نہ کرتا۔ پس تم اُسے جھٹلا چکے ہو سو ضرور اس کا وبال تم سے چمٹ جانے والا ہے۔

☆ یہاں "اللغو" اسم جنس کے طور پر لیا گیا ہے۔

۲۶۔ الشعراء

یہ مکی سورت ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی دوسو اٹھائیس آیات ہیں۔

اس سورت کا آغاز ایک دفعہ پھر بعض مقطعات سے کیا گیا ہے اور اس میں لفظ ’’س‘‘ بطور حرف مقطعہ پہلی بار نازل فرمایا گیا ہے۔ اس کے مختلف معانی ہوسکتے ہیں اور ہیں لیکن بعض اہل علم ان مقطعات کی تشریح اس طرح کرتے ہیں کہ ’’**ط**‘‘ سے مراد طیب اور ’’**س**‘‘ سے مراد سمیع اور ’’**م**‘‘ سے مراد علیم ہے۔

گزشتہ سورت کے آخر میں بتایا گیا تھا کہ جب انسان دعا کا انکار کر کے اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق قطع کر لیتا ہے تو اسے اس کے نتیجہ میں ہر قسم کی روحانی بیماریاں چمٹ جاتی ہیں۔ اس سورت میں اسی کی مثال کے طور پر ان قوموں کا ذکر ہے جن سے دعا کے انکار کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے یہی سلوک فرمایا۔ ان سب منکر قوموں کے ذکر کے بعد **اَلْعَزِیْزُ الرَّحِیْم** کی جو تکرار آئی ہے وہ بتاتی ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ نے اُن کو رحیم ہونے کے سبب سے دوبارہ موقع عطا فرمایا کہ شاید وہ رجوع کریں مگر پَے بہ پَے ایسا ہوتا رہنے کے باوجود انجام کار وہ حق کو ٹھکراتے رہے اور پھر اللہ تعالیٰ نئی رحمت کے ذریعہ ان پر نازل ہوتا رہا۔

یہاں ’’**اَلْعَزِیْز**‘‘ کی تکرار بتا رہی ہے کہ اللہ کے دشمنوں نے تو انبیاء کو ذلیل اور رسوا کرنے کی کوشش کی مگر اُن کے ربِّ عزیز نے ان کو دائمی عزت عطا فرمائی۔

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا گیا ہے کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو اُن کے بدانجام سے ڈرا اور جو روحانی رشتہ دار تجھے عطا فرمائے گئے ہیں ان پر اپنی رحمت کے پَر جھکا دے۔ اگر کفر کرنے والے اپنے کفر پر مُصِر رہیں تو اعلان کر دے کہ مَیں تمہارے کفر سے بیزار ہوں اور میرا توکل تو محض اللہ ہی پر ہے جو بہت غالب اور حکمت والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے اور دعاؤں کو بہت سننے والا اور بہت جاننے والا ہے۔

اس کے بعد ایک ایسی دلیل دی گئی ہے جس سے قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ انبیاء پر بہر حال شیطان نہیں اتر سکتے کیونکہ نہ وہ ’’**اَفَّاک**‘‘ ہوتے ہیں اور نہ ’’**اَثِیم**‘‘۔ یعنی وہ نہ تو جھوٹ بولنے والے ہوتے ہیں اور نہ گنہگار ہوتے ہیں اور ان کے سچے ہونے پر اُن کے گرد و پیش رہنے والے سب گواہ ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والے کلام کی عظمت میں ایک یہ بات بھی داخل ہے کہ یہ عظیم الشان شعریت سے پُر ہے اور قرآن کریم کی شعری فصاحت و بلاغت سے متاثر ہو کر بہت سے شعراء نے شعر کہنے ہی چھوڑ دیئے تھے۔ لیکن اس کے نتیجہ میں یہ گمان کرنا کہ نعوذ باللہ من ذٰلک، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود ایک اعلیٰ درجہ کے شاعر تھے اس لئے غلط ہے کہ شاعر تو ہر وادی میں بھٹکتا پھرتا ہے مگر قرآن تو ایسی کتاب نہیں جو بے سبب ہر وادی میں بھٹکتی پھرے۔

اس کے ساتھ ہی ان شعر کہنے والے مسلمانوں کی بطور استثناء بریت فرما دی کہ جو ایمان لائے، نیک عمل بجالائے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرتے ہیں اور جب اُن پر ظلم کیا گیا تو اس کا بدلہ لیتے ہیں۔ یہاں اُن مسلمان شعراء کی طرف اشارہ ہے جنہوں نے اُس وقت اپنے شعروں کے ذریعہ بدلہ لیا جب کفار کے بدگو شعراء نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کیا۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ مِائَتَانِ وَثَمَانٍ وَّ عِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّ اَحَدَ عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

طٰسٓمّٓ ﴿۲﴾

۲۔ طَيِّبٌ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ : پاک، بہت سننے والا، بہت جاننے والا۔

تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۳﴾

۳۔ یہ ایک روشن کر دینے والی کتاب کی آیات ہیں۔

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۴﴾

۴۔ کیا تو اپنی جان کو اس لئے ہلاک کر دے گا کہ وہ مومن نہیں ہوتے۔

اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ﴿۵﴾

۵۔ اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان سے ایک ایسا نشان اُتاریں جس کے سامنے ان کی گردنیں جُھک جائیں۔

وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ﴿۶﴾

۶۔ اور ان کے پاس رحمان کی طرف سے کوئی تازہ نصیحت نہیں آتی مگر وہ اس سے اِعراض کرنے والے ہوتے ہیں۔

فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَيَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۷﴾

۷۔ پس یقیناً انہوں نے (ہر تازہ نشان کو) جُھٹلا دیا ہے۔ سو ضرور انہیں ان (باتوں کے پورا ہونے) کی خبریں ملیں گی جن کا وہ مذاق اُڑایا کرتے تھے۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ﴿۸﴾

۸۔ کیا انہوں نے زمین کو نہیں دیکھا کہ ہم نے اس میں کتنے ہی (نباتات کے) اعلیٰ درجے کے جوڑے اُگائے ہیں۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹﴾

۹۔ یقیناً اس میں ایک بہت بڑا نشان ہے جبکہ اکثر اُن میں سے ایمان لانے والے نہیں۔

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۰﴾ ع

۱۰۔ اور یقیناً تیرا ربّ ہی ہے جو کامل غلبہ والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰٓى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۱﴾

۱۱۔ اور جب تیرے ربّ نے موسیٰ کو ندا دی کہ تو ظالم قوم کی طرف جا۔

قَوْمَ فِرْعَوْنَ ؕ اَلَا يَتَّقُوْنَ ﴿۱۲﴾

۱۲۔ (یعنی) فرعون کی قوم کی طرف (یہ کہتے ہوئے کہ) کیا وہ تقویٰ اختیار نہیں کریں گے؟

قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ اس نے کہا اے میرے ربّ! یقیناً میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے جھٹلا دیں گے۔

وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ﴿۱۴﴾

۱۴۔ اور میرا سینہ تنگی محسوس کرتا ہے اور میری زبان نہیں چلتی۔ پس ہارون کی طرف اپنی رسالت بھیج۔

وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ نیز مجھ پر ان کا ایک جرم بھی ہے پس میں ڈرتا ہوں کہ مجھے وہ قتل کر دیں گے۔

قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ اس نے کہا ہرگز نہیں! پس تم دونوں ہمارے نشانات کے ساتھ جاؤ۔ یقیناً ہم تمہارے ساتھ خوب سننے والے ہیں۔

فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ پس دونوں فرعون کے پاس جاؤ اور (اسے) کہو کہ ہم یقیناً تمام جہانوں کے ربّ کی طرف سے پیغمبر ہیں۔

اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ (یہ پیغام دینے کے لئے) کہ ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دے۔

قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ اس نے کہا کیا ہم نے تجھے بچپن سے اپنے درمیان نہیں پالا جبکہ تو اپنی عمر کے کئی سال ہمارے درمیان رہا؟

وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٠﴾

٢٠۔ اور تو نے وہ فعل کیا جو تو نے کیا اور تُو ناشکروں میں سے ہے۔

قَالَ فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّ اَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿٢١﴾

٢١۔ اس نے کہا میں نے وہ فعل اس وقت کیا جب میں گم گشتہ راہ تھا۔

فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢٢﴾

٢٢۔ پس میں تم سے فرار ہو گیا جب میں تم سے ڈرا۔ تب میرے ربّ نے مجھے حکمت عطا کی اور مجھے پیغمبروں میں سے بنا دیا۔

وَ تِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿٢٣﴾

٢٣۔ اور (کیا تیرا) یہ احسان ہے جو تُو مجھ پر جتا رہا ہے کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنا ڈالا؟۔

قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٤﴾

٢٤۔ فرعون نے کہا اور وہ سب جہانوں کا ربّ ہے کیا چیز؟

قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿٢٥﴾

٢٥۔ اس نے کہا آسمانوں اور زمین کا ربّ اور اُس کا جو ان دونوں کے درمیان ہے۔ (بہتر ہوتا) اگر تم یقین کرنے والے ہوتے۔

قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ﴿٢٦﴾

٢٦۔ اس نے اُن سے جو اُس کے اردگرد تھے کہا کیا تم سن نہیں رہے؟

قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٧﴾

٢٧۔ اس (یعنی موسیٰ) نے کہا (وہ) تمہارا بھی ربّ ہے اور تمہارے پہلے آباء و اجداد کا بھی ربّ ہے۔

قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ﴿٢٨﴾

٢٨۔ اُس (یعنی فرعون) نے کہا یقیناً یہ تمہارا رسول جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے ضرور پاگل ہے۔

قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٢٩﴾

٢٩۔ اس (یعنی موسیٰ) نے کہا (وہ) مشرق کا بھی ربّ ہے اور مغرب کا بھی اور اس کا بھی جو اِن دونوں کے درمیان ہے۔ (بہتر ہوتا) اگر تم عقل کرتے۔

قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ﴿۳۰﴾

۳۰۔ اس نے کہا اگر تُو نے میرے سوا کسی کو معبود پکڑا تو میں ضرور تجھے قیدی بنا دوں گا۔

قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۱﴾

۳۱۔ اس نے کہا کیا اس صورت میں بھی کہ میں تیرے سامنے کوئی کھلی کھلی چیز پیش کروں؟

قَالَ فَاْتِ بِهٖۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۳۲﴾

۳۲۔ اس نے کہا پھر لے آ اُسے اگر تُو سچوں میں سے ہے۔

فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿۳۳﴾

۳۳۔ تب اس نے اپنا عصا پھینکا تو اچانک وہ صاف صاف دکھائی دینے والا اژدھا بن گیا۔

وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۳۴﴾ ع

۳۴۔ پھر اس نے اپنا ہاتھ نکالا تو اچانک وہ دیکھنے والوں کو سفید دکھائی دینے لگا۔

قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗۤ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۵﴾

۳۵۔ اس نے اپنے اردگرد سرداروں سے کہا یقیناً یہ کوئی بڑا ماہرِ فن جادوگر ہے۔

يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ ۖ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۳۶﴾

۳۶۔ یہ چاہتا ہے کہ اپنے جادو کے زور سے تمہیں تمہارے وطن سے نکال دے۔ پس تم کیا مشورہ دیتے ہو۔

قَالُوْۤا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۳۷﴾

۳۷۔ انہوں نے کہا اس کو اور اس کے بھائی کو کچھ مہلت دے اور شہروں میں اکٹھا کرنے والے بھیج دے۔

يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ﴿۳۸﴾

۳۸۔ وہ تیرے پاس ہر قسم کے بڑے ماہرِ فن جادوگر لے آئیں گے۔

فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۳۹﴾

۳۹۔ پس جادوگروں کو ایک معین دن کے مقررہ وقت پر اکٹھا کیا گیا۔

وَّقِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ﴿۴۰﴾

۴۰۔ اور لوگوں سے کہا گیا کہ کیا تم جمع ہوسکو گے؟

لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۴۱﴾

۴۱۔ تا کہ ہم جادوگروں کے پیچھے چلیں اگر وہی غالب آ جائیں۔

فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِیْنَ ﴿۴۲﴾

۴۲۔ پس جب جادوگر آ گئے تو انہوں نے فرعون سے کہا کیا ہمارے لئے کوئی اجر بھی ہوگا اگر ہم ہی غالب آنے والے ہوئے؟

قَالَ نَعَمْ وَ اِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ﴿۴۳﴾

۴۳۔ اس نے کہا ہاں اور یقیناً تم اس صورت میں مقربین میں بھی شامل ہو جاؤ گے۔

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا مَاۤ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿۴۴﴾

۴۴۔ موسیٰ نے ان سے کہا جو (جادو) تم ڈالنے والے ہو ڈال دو۔

فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَ عِصِیَّهُمْ وَ قَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۵﴾

۴۵۔ تب انہوں نے اپنی رسیاں اور اپنی سونٹیاں (زمین پر) ڈال دیں اور کہا فرعون کی عزت کی قسم! یقیناً ہم ہی غالب آنے والے ہیں۔

فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِیَ تَلْقَفُ مَا یَاْفِكُوْنَ ﴿۴۶﴾

۴۶۔ تب موسیٰ نے اپنا عصا پھینکا تو اچانک وہ اس جھوٹ کو نگلنے لگا جو انہوں نے گھڑا تھا۔

فَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ سٰجِدِیْنَ ﴿۴۷﴾

۴۷۔ پس جادوگر سجدہ کرتے ہوئے (زمین پر) گرا دیئے گئے۔

قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۸﴾

۴۸۔ انہوں نے کہا ہم تمام جہانوں کے ربّ پر ایمان لے آئے ہیں۔

رَبِّ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿۴۹﴾

۴۹۔ موسیٰ اور ہارون کے ربّ پر۔

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّهٗ لَكَبِیْرُكُمُ الَّذِیْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؕ لَاُقَطِّعَنَّ اَیْدِیَكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّ لَاُوصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۵۰﴾

۵۰۔ اُس (یعنی فرعون) نے کہا کیا تم اس پر ایمان لے آئے ہو پیشتر اس کے کہ میں تمہیں اجازت دیتا؟ یقیناً یہ تمہارا بڑا ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا تھا۔ پس تم عنقریب (اس کا نتیجہ) جان لو گے۔ میں ضرور تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ ڈالوں گا اور یقیناً میں تم سب کو صلیب پر لٹکا دوں گا۔

قَالُوْا لَا ضَيْرَ ۡ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ۚ﴿۵۱﴾

۵۱۔ انہوں نے کہا کوئی مضائقہ نہیں۔ ہم یقیناً اپنے ربّ ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَاۤ اَنْ كُنَّاۤ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۟﴿۵۲﴾ ع ۳ ۱۸ ۷

۵۲۔ یقیناً ہم اُمید لگائے بیٹھے ہیں کہ ہمارا ربّ ہماری خطائیں بخش دے گا کیونکہ ہم اوّلین ایمان لانے والوں میں سے ہو گئے۔

وَاَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْۤ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۵۳﴾

۵۳۔ اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ رات کو کسی وقت ہمارے بندوں کو یہاں سے لے چل۔ یقیناً تمہارا پیچھا کیا جائے گا۔

فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ۚ﴿۵۴﴾

۵۴۔ پس فرعون نے مختلف شہروں میں اکٹھا کرنے والے بھیجے۔

اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ۙ﴿۵۵﴾

۵۵۔ (یہ اعلان کرتے ہوئے کہ) یقیناً یہ لوگ ایک کم تعداد حقیر جماعت ہیں۔

وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ۙ﴿۵۶﴾

۵۶۔ اور اس کے باوجود یہ ضرور ہمیں طیش دلا کر رہتے ہیں۔

وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ؕ﴿۵۷﴾

۵۷۔ جبکہ ہم سب یقیناً چوکس رہنے والے ہیں۔

فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۙ﴿۵۸﴾

۵۸۔ پس ہم نے انہیں باغات اور چشموں (کی سرزمین) سے نکال دیا۔

وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ۙ﴿۵۹﴾

۵۹۔ اور خزانوں اور عزّت والے مقام سے بھی۔

كَذٰلِكَ ؕ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ؕ﴿۶۰﴾

۶۰۔ اسی طرح (ہوا)۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو اس (سرزمین) کا وارث بنا دیا۔

فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ﴿۶۱﴾

۶۱۔ پس وہ نُور کے تڑکے ان کے پیچھے لگ گئے۔

فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰۤى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ۚ﴿۶۲﴾

۶۲۔ پس جب دونوں گروہوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تو موسیٰ کے ساتھیوں نے کہا یقیناً ہم تو پکڑے گئے۔

قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿۶۳﴾

۶۳۔ اس (یعنی موسیٰ) نے کہا ہرگز نہیں۔ یقیناً میرا ربّ میرے ساتھ ہے (اور) ضرور میری رہنمائی کرے گا۔

فَاَوۡحَیۡنَاۤ اِلٰی مُوۡسٰۤی اَنِ اضۡرِبۡ بِّعَصَاکَ الۡبَحۡرَ ؕ فَانۡفَلَقَ فَکَانَ کُلُّ فِرۡقٍ کَالطَّوۡدِ الۡعَظِیۡمِ ﴿ۚ۶۴﴾

۶۴۔ پس ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ اپنے عصا سے سمندر پر ضرب لگا تو (سمندر) پھٹ گیا اور ہر ٹکڑا ایسا ہو گیا جیسے کوئی بڑا ٹیلہ ہو۔ (۱)

وَ اَزۡلَفۡنَا ثَمَّ الۡاٰخَرِیۡنَ ﴿ۚ۶۵﴾

۶۵۔ اور اس جگہ ہم نے دوسروں کو (پہلوں کے) قریب کر دیا۔

وَ اَنۡجَیۡنَا مُوۡسٰی وَ مَنۡ مَّعَہٗۤ اَجۡمَعِیۡنَ ﴿ۚ۶۶﴾

۶۶۔ اور ہم نے موسیٰ کو نجات بخشی اور اُن سب کو بھی جو اُس کے ساتھ تھے۔

ثُمَّ اَغۡرَقۡنَا الۡاٰخَرِیۡنَ ﴿ؕ۶۷﴾

۶۷۔ پھر ہم نے دوسروں کو غرق کر دیا۔

اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً ؕ وَ مَا کَانَ اَکۡثَرُہُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿۶۸﴾

۶۸۔ یقیناً اس میں ایک بہت بڑا نشان تھا اور (باوجود اس کے) ان میں سے اکثر مومن نہ بنے۔

وَ اِنَّ رَبَّکَ لَہُوَ الۡعَزِیۡزُ الرَّحِیۡمُ ﴿۶۹﴾ ع ۱۷/۸

۶۹۔ اور یقیناً تیرا ربّ ہی کامل غلبہ والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَ اتۡلُ عَلَیۡہِمۡ نَبَاَ اِبۡرٰہِیۡمَ ﴿ۘ۷۰﴾ وقف لازم

۷۰۔ اور ان پر ابراہیم کی خبر پڑھ۔

اِذۡ قَالَ لِاَبِیۡہِ وَ قَوۡمِہٖ مَا تَعۡبُدُوۡنَ ﴿۷۱﴾

۷۱۔ جب اس نے اپنے باپ اور اس کی قوم سے کہا تم کس چیز کی عبادت کرتے ہو؟

قَالُوۡا نَعۡبُدُ اَصۡنَامًا فَنَظَلُّ لَہَا عٰکِفِیۡنَ ﴿۷۲﴾

۷۲۔ انہوں نے کہا ہم بتوں کی عبادت کرتے ہیں اور ان کی (عبادت کی) خاطر بیٹھے رہتے ہیں۔

قَالَ ہَلۡ یَسۡمَعُوۡنَکُمۡ اِذۡ تَدۡعُوۡنَ ﴿ۙ۷۳﴾

۷۳۔ اس نے کہا جب تم (انہیں) پکارتے ہو تو کیا وہ تمہاری پکار سنتے ہیں؟

---

(۱) اس آیت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سمندر کو اس جگہ سے پار کرنے کا ذکر ہے جہاں دریائے نیل اور سمندر ملتے ہیں۔ بعض اوقات دریائے نیل میں اوپر سے طغیانی کا پانی بہت تیزی سے آ رہا ہوتا ہے اور لگتا ہے کہ پانی کی ایک دیوار چلی آ رہی ہے۔ اسی طرح سمندر بھی مدّ کے وقت طوفانی لہروں کے ساتھ اٹھ کر بڑھتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ نے دریا اور سمندر کا یہ سنگم بحفاظت پار کروا دیا جبکہ یہ دونوں پانی ابھی ملے نہیں تھے لیکن پیچھے جو فرعون کی قوم ان کو پکڑنے کے لئے آ رہی تھی وہ سب فرعون سمیت اس وقت غرق ہو گئے جب یہ دونوں متقابل طوفان ایک دوسرے سے مل گئے۔

اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ ﴿٧٤﴾	٧٤۔ یا تمہیں فائدہ پہنچاتے ہیں یا کوئی نقصان پہنچاتے ہیں؟
قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿٧٥﴾	٧٥۔ انہوں نے کہا بلکہ ہم نے اپنے آباء واجداد کو دیکھا کہ وہ اسی طرح کیا کرتے تھے۔
قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿٧٦﴾	٧٦۔ اس نے کہا کیا تم نے غور کیا کہ تم کس کی عبادت کرتے رہے ہو؟
اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ﴿٧٧﴾	٧٧۔ (یعنی) تم اور تمہارے پہلے آباء واجداد۔
فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْٓ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٨﴾	٧٨۔ پس یقیناً یہ (تمام) میرے دشمن ہیں سوائے ربّ العالمین کے۔
الَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ ﴿٧٩﴾	٧٩۔ جس نے مجھے پیدا کیا۔ پس وہی ہے جو میری رہنمائی کرتا ہے۔
وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ ﴿٨٠﴾	٨٠۔ اور وہی ہے جو مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔
وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ﴿٨١﴾	٨١۔ اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی ہے جو مجھے شفا دیتا ہے۔
وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ ﴿٨٢﴾	٨٢۔ اور جو مجھے مارے گا اور پھر زندہ کرے گا۔
وَالَّذِيْٓ اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓئَتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿٨٣﴾	٨٣۔ اور جس سے میں اُمید رکھتا ہوں کہ جزا سزا کے دن میری خطائیں بخش دے گا۔
رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٤﴾	٨٤۔ اے میرے ربّ! مجھے حکمت عطا کر اور مجھے نیک لوگوں میں شامل کر۔
وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿٨٥﴾	٨٥۔ اور میرے لئے آخرین میں سچ کہنے والی زبان مقدّر کر دے۔
وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ﴿٨٦﴾	٨٦۔ اور مجھے نعمتوں والی جنت کے وارثوں میں سے بنا۔
وَاغْفِرْ لِاَبِيْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿٨٧﴾	٨٧۔ اور میرے باپ کو بھی بخش دے۔ یقیناً وہ گمراہوں میں سے تھا۔

وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۸۸﴾	۸۸۔ اور مجھے اُس دن رُسوا نہ کرنا جس دن وہ (سب) اُٹھائے جائیں گے۔
يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ﴿۸۹﴾	۸۹۔ جس دن نہ کوئی مال فائدہ دے گا اور نہ بیٹے۔
اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۹۰﴾	۹۰۔ مگر وہی (فائدہ میں رہے گا) جو اللہ کے حضور اطاعت شعار دل لے کر حاضر ہوگا۔
وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۹۱﴾	۹۱۔ اور جنّت متّقیوں کے قریب کر دی جائے گی۔
وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ﴿۹۲﴾	۹۲۔ اور جہنّم گمراہوں کے سامنے لا کھڑی کی جائے گی۔
وَقِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿۹۳﴾	۹۳۔ اور اُن سے کہا جائے گا وہ کہاں ہیں جن کی تم عبادت کیا کرتے تھے؟
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿۹۴﴾	۹۴۔ اللہ کے سوا۔ کیا وہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں یا (اپنا) انتقام لے سکتے ہیں؟
فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ﴿۹۵﴾	۹۵۔ پس وہ اس میں اوندھے گرا دیئے جائیں گے نیز سرکش لوگ بھی۔
وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ ﴿۹۶﴾	۹۶۔ اور ابلیس کے تمام لشکر بھی۔
قَالُوْا وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۹۷﴾	۹۷۔ وہ کہیں گے جبکہ وہ اس میں آپس میں جھگڑ رہے ہوں گے۔
تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۹۸﴾	۹۸۔ اللہ کی قسم! ہم تو یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔
اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۹﴾	۹۹۔ جب ہم تمہیں ربّ العالمین کے برابر ٹھہراتے تھے۔
وَمَآ اَضَلَّنَآ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۰۰﴾	۱۰۰۔ اور ہمیں کسی نے گمراہ نہیں کیا مگر مجرموں نے۔
فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ ﴿۱۰۱﴾	۱۰۱۔ پس ہمارے لئے (اب) کوئی سفارش کرنے والا نہیں ہے۔
وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ﴿۱۰۲﴾	۱۰۲۔ اور نہ کوئی جگری دوست ہے۔

فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾

۱۰۳۔ پس اے کاش! ہمارے لئے ایک بار لَوٹ کر جانا ہوتا تو ہم ایمان لانے والوں میں سے ہو جاتے۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۴﴾

۱۰۴۔ اس میں یقیناً ایک بڑا نشان ہے اور ان میں اکثر مومن نہیں تھے۔

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۵﴾ ع

۱۰۵۔ اور یقیناً تیرا ربّ ہی ہے جو کامل غلبہ والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ ۚ

۱۰۶۔ نوح کی قوم نے بھی پیغمبروں کو جھٹلا دیا تھا۔

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ ۚ

۱۰۷۔ جب ان کے بھائی نوح نے ان سے کہا تھا کیا تم تقویٰ سے کام نہیں لو گے؟

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۰۸﴾ ۙ

۱۰۸۔ یقیناً میں تمہارے لئے ایک امانت دار پیغمبر ہوں۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۰۹﴾ ۚ

۱۰۹۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔

وَمَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۱۰﴾ ۚ

۱۱۰۔ اور میں اس پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ میرا اجر تو صرف تمام جہانوں کے ربّ پر ہے۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۱۱﴾ ؕ

۱۱۱۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔

قَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ ؕ

۱۱۲۔ انہوں نے کہا کیا ہم تیری بات مان لیں؟ جبکہ سب سے نچلے درجہ کے لوگوں نے تیری پیروی کی ہے۔

قَالَ وَمَا عِلْمِيْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ ۚ

۱۱۳۔ اس نے کہا مجھے اس کا کیا علم ہے جو کام وہ کیا کرتے تھے؟

اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰى رَبِّيْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ ۚ

۱۱۴۔ ان کا حساب صرف میرے ربّ کے ذمہ ہے۔ کاش! تم شعور رکھتے۔

وَمَاۤ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ ۚ

۱۱۵۔ اور میں تو ایمان لانے والوں کو دھتکارنے والا نہیں ہوں۔

اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۱۶﴾ ؕ

۱۱۶۔ میں تو صرف ایک کھلا کھلا ڈرانے والا ہوں۔

قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ﴿۱۱۷﴾

۱۱۷۔ انہوں نے کہا اے نوح! اگر تُو باز نہ آیا تو ضرور تو سنگسار کئے جانے والوں میں سے ہو جائے گا۔

قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ كَذَّبُوْنِ ﴿۱۱۸﴾

۱۱۸۔ اس نے کہا اے میرے ربّ! میری قوم نے مجھے جھٹلا دیا ہے۔

فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّ نَجِّنِيْ وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۹﴾

۱۱۹۔ پس میرے درمیان اور ان کے درمیان واضح فیصلہ کر دے اور مجھے نجات بخش اور اُن کو بھی جو مومنوں میں سے میرے ساتھ ہیں۔

فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۲۰﴾

۱۲۰۔ پس ہم نے اسے اور اُن کو جو اس کے ساتھ تھے ایک بھری ہوئی کشتی میں نجات دی۔

ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِيْنَ ﴿۱۲۱﴾

۱۲۱۔ پھر ہم نے بعد میں باقی رہنے والوں کو غرق کر دیا۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۲﴾

۱۲۲۔ یقیناً اس میں ایک بڑا نشان ہے اور ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے۔

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۳﴾

۱۲۳۔ اور یقیناً تیرا ربّ ہی ہے جو کامل غلبہ والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

كَذَّبَتْ عَادُ ۨالْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۴﴾

۱۲۴۔ عاد نے (بھی) پیغمبروں کو جھٹلا دیا۔

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۵﴾

۱۲۵۔ جب ان کے بھائی ہود نے ان سے کہا کیا تم تقویٰ اختیار نہیں کرو گے؟

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۲۶﴾

۱۲۶۔ یقیناً میں تمہارے لئے ایک امانت دار پیغمبر ہوں۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۲۷﴾

۱۲۷۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔

وَمَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۸﴾

۱۲۸۔ اور میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا۔ میرا اجر تو محض تمام جہانوں کے ربّ پر ہے۔

اَتَبۡنُوۡنَ بِکُلِّ رِیۡعٍ اٰیَۃً تَعۡبَثُوۡنَ ﴿۱۲۹﴾

۱۲۹۔ کیا تم ہر اونچے مقام پر (محض) بے فائدہ (اپنی عظمت کی) یادگار تعمیر کرتے ہو؟

وَ تَتَّخِذُوۡنَ مَصَانِعَ لَعَلَّکُمۡ تَخۡلُدُوۡنَ ﴿۱۳۰﴾

۱۳۰۔ اور تم (طرح طرح کے) کارخانے لگاتے ہو تا کہ تم ہمیشہ رہو۔

وَ اِذَا بَطَشۡتُمۡ بَطَشۡتُمۡ جَبَّارِیۡنَ ﴿۱۳۱﴾

۱۳۱۔ اور جب تم گرفت کرتے ہو تو زبردست بنتے ہوئے گرفت کرتے ہو۔

فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوۡنِ ﴿۱۳۲﴾

۱۳۲۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔

وَ اتَّقُوا الَّذِیۡۤ اَمَدَّکُمۡ بِمَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۳۳﴾

۱۳۳۔ اور اس سے ڈرو جس نے ایسی چیزوں سے تمہاری مدد کی جنہیں تم جانتے ہو۔

اَمَدَّکُمۡ بِاَنۡعَامٍ وَّ بَنِیۡنَ ﴿۱۳۴﴾

۱۳۴۔ اس نے مویشیوں اور اولاد (کی عطا) سے تمہاری مدد کی۔

وَ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوۡنٍ ﴿۱۳۵﴾

۱۳۵۔ اور باغوں اور چشموں کی صورت میں بھی۔

اِنِّیۡۤ اَخَافُ عَلَیۡکُمۡ عَذَابَ یَوۡمٍ عَظِیۡمٍ ﴿۱۳۶﴾

۱۳۶۔ یقیناً میں تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

قَالُوۡا سَوَآءٌ عَلَیۡنَاۤ اَوَعَظۡتَ اَمۡ لَمۡ تَکُنۡ مِّنَ الۡوٰعِظِیۡنَ ﴿۱۳۷﴾

۱۳۷۔ انہوں نے کہا ہم پر برابر ہے خواہ تُو ہمیں نصیحت کرے یا نصیحت کرنے والوں میں سے نہ ہو۔

اِنۡ ہٰذَاۤ اِلَّا خُلُقُ الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿۱۳۸﴾

۱۳۸۔ یہ محض پرانے لوگوں کے خُلق ہیں (جو تم ہمیں سکھاتے ہو)۔

وَ مَا نَحۡنُ بِمُعَذَّبِیۡنَ ﴿۱۳۹﴾

۱۳۹۔ اور ہم عذاب نہیں دیئے جائیں گے۔

فَکَذَّبُوۡہُ فَاَہۡلَکۡنٰہُمۡ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً ؕ وَ مَا کَانَ اَکۡثَرُہُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۴۰﴾

۱۴۰۔ پس انہوں نے اُسے جھٹلا دیا تو ہم نے ان کو ہلاک کر دیا۔ یقیناً اس میں ایک بہت بڑا نشان ہے۔ اور اُن میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے۔

وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۴۱﴾ ع ۷/۱۸ ۱۱

۱۴۱۔ اور یقیناً تیرا ربّ ہی کامل غلبہ والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۴۲﴾

۱۴۲۔ ثمود نے بھی پیغمبروں کو جھٹلا دیا تھا۔

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۴۳﴾

۱۴۳۔ جب ان کو ان کے بھائی صالح نے کہا کیا تم تقویٰ اختیار نہیں کرو گے؟

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۴۴﴾

۱۴۴۔ میں یقیناً تمہارے لئے ایک امانت دار پیغمبر ہوں۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ﴿۱۴۵﴾

۱۴۵۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۴۶﴾

۱۴۶۔ اور میں اس پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ میرا اجر تو محض تمام جہانوں کے ربّ پر ہے۔

اَتُتْرَكُوْنَ فِيْ مَا هٰهُنَآ اٰمِنِيْنَ ﴿۱۴۷﴾

۱۴۷۔ کیا تم اسی طرح یہاں امن میں رہتے ہوئے چھوڑ دیئے جاؤ گے؟

فِيْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿۱۴۸﴾

۱۴۸۔ باغات میں اور چشموں میں۔

وَّ زُرُوْعٍ وَّ نَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيْمٌ ﴿۱۴۹﴾

۱۴۹۔ اور کھیتیوں میں اور ایسی کھجوروں میں جن کے خوشے (پھل کے بوجھ سے) ٹوٹ رہے ہوں۔

وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا فٰرِهِيْنَ ﴿۱۵۰﴾

۱۵۰۔ اور تم مہارت سے کام لیتے ہوئے پہاڑوں میں گھر تراشتے ہو۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ﴿۱۵۱﴾

۱۵۱۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔

وَلَا تُطِيْعُوْٓا اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۱۵۲﴾

۱۵۲۔ اور حد سے بڑھنے والوں کے حکم کی پیروی نہ کرو۔

الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿۱۵۳﴾

۱۵۳۔ جو زمین میں فساد کرتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے۔

قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿۱۵۴﴾

۱۵۴۔ انہوں نے کہا یقیناً تُو ان میں سے ہے جو جادو سے مُختل کر دیئے جاتے ہیں۔

مَآ اَنۡتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُنَا ۚۖ فَاۡتِ بِاٰيَةٍ اِنۡ كُنۡتَ مِنَ الصّٰدِقِيۡنَ ﴿۱۵۵﴾

۱۵۵۔ تُو ہماری طرح کے ایک بشر کے سوا اور کچھ نہیں۔ پس کوئی نشان لے آ اگر تُو سچوں میں سے ہے۔

قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرۡبٌ وَّلَكُمۡ شِرۡبُ يَوۡمٍ مَّعۡلُوۡمٍ ۚ ﴿۱۵۶﴾

۱۵۶۔ اس نے کہا یہ ایک اونٹنی ہے جس کے پانی پینے کا ایک وقت مقرر کیا جاتا ہے اور تمہارے لئے بھی مقررہ دن کو پانی کی باری ہوا کرے گی۔

وَلَا تَمَسُّوۡهَا بِسُوۡٓءٍ فَيَاۡخُذَكُمۡ عَذَابُ يَوۡمٍ عَظِيۡمٍ ﴿۱۵۷﴾

۱۵۷۔ پس اُسے نقصان پہنچانے کے لئے چھوؤ تک نہیں۔ ورنہ تمہیں ایک بڑے دن کا عذاب آ پکڑے گا۔

فَعَقَرُوۡهَا فَاَصۡبَحُوۡا نٰدِمِيۡنَ ۙ ﴿۱۵۸﴾

۱۵۸۔ پھر بھی انہوں نے اس کی کونچیں کاٹ دیں۔ پس وہ سخت پشیمان ہو گئے۔

فَاَخَذَهُمُ الۡعَذَابُ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكۡثَرُهُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۵۹﴾

۱۵۹۔ پس انہیں عذاب نے آ پکڑا۔ یقیناً اس میں ایک بہت بڑا نشان ہے اور ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے۔

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الرَّحِيۡمُ ﴿۱۶۰﴾ ع ۸ ۱۹ ۱۲

۱۶۰۔ اور یقیناً تیرا ربّ ہی کامل غلبہ والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

كَذَّبَتۡ قَوۡمُ لُوۡطٍ اۨلۡمُرۡسَلِيۡنَ ۖۚ ﴿۱۶۱﴾

۱۶۱۔ لوط کی قوم نے بھی پیغمبروں کو جھٹلا دیا تھا۔

اِذۡ قَالَ لَهُمۡ اَخُوۡهُمۡ لُوۡطٌ اَلَا تَتَّقُوۡنَ ۚ ﴿۱۶۲﴾

۱۶۲۔ جب ان سے ان کے بھائی لوط نے کہا کیا تم تقویٰ اختیار نہیں کرو گے؟

اِنِّىۡ لَـكُمۡ رَسُوۡلٌ اَمِيۡنٌ ۙ ﴿۱۶۳﴾

۱۶۳۔ یقیناً میں تمہارے لئے ایک امانت دار پیغمبر ہوں۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوۡنِ ۚ ﴿۱۶۴﴾

۱۶۴۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔

وَمَاۤ اَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَيۡهِ مِنۡ اَجۡرٍ ۚ اِنۡ اَجۡرِىَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ؕ ﴿۱۶۵﴾

۱۶۵۔ اور میں اس پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ میرا اجر تو محض تمام جہانوں کے ربّ پر ہے۔

اَتَاۡتُوۡنَ الذُّكۡرَانَ مِنَ الۡعٰلَمِيۡنَ ۙ ﴿۱۶۶﴾

۱۶۶۔ کیا تم دنیا بھر میں مَردوں ہی کے پاس آتے ہو؟

وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ﴿۱۶۶﴾	۱۶۶۔ اور اسے چھوڑ دیتے ہو جو تمہارے ربّ نے تمہارے لئے تمہارے ساتھی پیدا کئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ تم حد سے تجاوز کرنے والے لوگ ہو۔
قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ ﴿۱۶۷﴾	۱۶۷۔ انہوں نے کہا اے لوط! اگر تُو باز نہ آیا تو یقیناً تُو (اس بستی سے) نکالے جانے والوں میں سے ہو جائے گا۔
قَالَ اِنِّيْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ ﴿۱۶۸﴾ؕ	۱۶۸۔ اس نے کہا یقیناً میں تمہارے کردار سے سخت بیزار ہوں۔
رَبِّ نَجِّنِيْ وَاَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾	۱۶۹۔ اے میرے ربّ! مجھے اور میرے اہل کو اُس سے نجات بخش جو وہ کرتے ہیں۔
فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۷۰﴾ۙ	۱۷۰۔ پس ہم نے اُسے اور اس کے اہل سب کو نجات عطا کی۔
اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿۱۷۱﴾ۚ	۱۷۱۔ سوائے ایک بڑھیا کے جو پیچھے رہنے والوں میں تھی۔
ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۱۷۲﴾ۚ	۱۷۲۔ پھر ہم نے دوسروں کو ہلاک کر دیا۔
وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۱۷۳﴾	۱۷۳۔ اور ان پر ہم نے ایک بارش برسائی۔ پس بہت بُری تھی ڈرائے جانے والوں کی بارش۔
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۴﴾	۱۷۴۔ یقیناً اس میں ایک بڑا نشان تھا۔ اور ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے۔
وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۷۵﴾ؑ	۱۷۵۔ اور یقیناً تیرا ربّ ہی ہے جو کامل غلبہ والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔
كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۷۶﴾ۚۖ	۱۷۶۔ بَن میں بسنے والوں نے بھی پیغمبروں کو جھٹلا دیا تھا۔
اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ۚ	۱۷۷۔ جب شعیب نے ان سے کہا کیا تم تقویٰ اختیار نہیں کرو گے؟
اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۷۸﴾ۙ	۱۷۸۔ یقیناً میں تمہارے لئے ایک امانت دار پیغمبر ہوں۔

ع ۹ ۱۶ ۱۳

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ﴿١٨٠﴾

١٨٠۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٨١﴾

١٨١۔ اور میں اس پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ میرا اجر تو محض تمام جہانوں کے ربّ پر ہے۔

اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ﴿١٨٢﴾

١٨٢۔ پورا پورا ماپ تولو اور ان میں سے نہ بنو جو کم کر کے دیتے ہیں۔

وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ﴿١٨٣﴾

١٨٣۔ اور سیدھی ڈنڈی سے تولا کرو۔

وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿١٨٤﴾

١٨۴۔ اور لوگوں کے مال ان کو کم کر کے نہ دیا کرو اور زمین میں فسادی بن کر بدامنی نہ پھیلاتے پھرو۔

وَاتَّقُوا الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٨٥﴾

١٨٥۔ اور اس سے ڈرو جس نے تمہیں پیدا کیا اور پہلی خلقت کو بھی۔

قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿١٨٦﴾

١٨٦۔ انہوں نے کہا یقیناً تُو اُن میں سے ہے جو جادو سے مختل کر دیئے جاتے ہیں۔

وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَ اِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿١٨٧﴾

١٨٧۔ اور تُو ہماری طرح کے ایک بشر کے سوا اور کچھ نہیں اور ہم تجھے ضرور جھوٹوں میں سے گمان کرتے ہیں۔

فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٨٨﴾

١٨٨۔ پس تُو ہم پر آسمان سے کچھ ٹکڑے گرا اگر تو سچوں میں سے ہے۔

قَالَ رَبِّیْٓ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٨٩﴾

١٨٩۔ اس نے کہا میرا ربّ اُسے خوب جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٩٠﴾

١٩٠۔ پس انہوں نے اُسے جھٹلا دیا اور ان کو ایک سایہ کر دینے والے مہلک بادل کے دن کے عذاب نے آ پکڑا۔ یقیناً وہ ایک بہت بڑے دن کا عذاب تھا۔

اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً ؕ وَ مَا کَانَ اَکۡثَرُہُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۹۱﴾	۱۹۱۔ یقیناً اس میں ایک بڑا نشان تھا اور ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے۔
وَ اِنَّ رَبَّکَ لَہُوَ الۡعَزِیۡزُ الرَّحِیۡمُ ﴿۱۹۲﴾ ع ۱۰ ۱۴	۱۹۲۔ اور یقیناً تیرا ربّ ہی ہے جو کامل غلبہ والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔
وَ اِنَّہٗ لَتَنۡزِیۡلُ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۹۳﴾ؕ	۱۹۳۔ اور یقیناً یہ تمام جہانوں کے ربّ کی طرف سے اتارا ہوا (کلام) ہے۔
نَزَلَ بِہِ الرُّوۡحُ الۡاَمِیۡنُ ﴿۱۹۴﴾ۙ	۱۹۴۔ جسے روح الامین لے کر اُترا ہے۔
عَلٰی قَلۡبِکَ لِتَکُوۡنَ مِنَ الۡمُنۡذِرِیۡنَ ﴿۱۹۵﴾ۙ	۱۹۵۔ تیرے دل پر تا کہ تو ڈرانے والوں میں سے ہو جائے۔ ⓵
بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیۡنٍ ﴿۱۹۶﴾ؕ	۱۹۶۔ کھلی کھلی عربی زبان میں (ہے)۔
وَ اِنَّہٗ لَفِیۡ زُبُرِ الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿۱۹۷﴾	۱۹۷۔ اور یقیناً یہ پہلوں کے صحیفوں میں (مذکور) تھا۔
اَوَ لَمۡ یَکُنۡ لَّہُمۡ اٰیَۃً اَنۡ یَّعۡلَمَہٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ ﴿۱۹۸﴾ؕ	۱۹۸۔ کیا ان کے لئے یہ بات ایک بڑا نشان نہیں ہے کہ علماءِ بنی اسرائیل اس کو جانتے ہیں؟
وَ لَوۡ نَزَّلۡنٰہُ عَلٰی بَعۡضِ الۡاَعۡجَمِیۡنَ ﴿۱۹۹﴾ۙ	۱۹۹۔ اور اگر ہم اِسے اعجمیوں (یعنی غیر فصیح لوگوں) میں سے کسی پر اُتارتے
فَقَرَاَہٗ عَلَیۡہِمۡ مَّا کَانُوۡا بِہٖ مُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۲۰۰﴾ؕ	۲۰۰۔ اور وہ انہیں اُسے پڑھ کر سناتا تو ہرگز یہ اُس پر ایمان لانے والے نہ ہوتے۔
کَذٰلِکَ سَلَکۡنٰہُ فِیۡ قُلُوۡبِ الۡمُجۡرِمِیۡنَ ﴿۲۰۱﴾ؕ	۲۰۱۔ اسی طرح ہم نے مجرموں کے دلوں میں اس (بات) کو داخل کر دیا ہے۔
لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِہٖ حَتّٰی یَرَوُا الۡعَذَابَ الۡاَلِیۡمَ ﴿۲۰۲﴾ۙ	۲۰۲۔ (کہ) وہ اس پر ایمان نہیں لائیں گے یہاں تک کہ دردناک عذاب کو دیکھ لیں۔
فَیَاۡتِیَہُمۡ بَغۡتَۃً وَّ ہُمۡ لَا یَشۡعُرُوۡنَ ﴿۲۰۳﴾ۙ	۲۰۳۔ پس وہ ان کے پاس اچانک آ جائے اور وہ کوئی شعور نہ رکھتے ہوں۔

⓵ آیات ۱۹۳ تا ۱۹۵ : قرآن کریم حضرت جبرائیلؑ کے ذریعہ نازل فرمایا گیا جن کا دوسرا نام الروح الامین بھی ہے اور اسے آنحضرت ﷺ کے قلب پر جاری کیا گیا۔

فَيَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ﴿٢٠٤﴾

۲۰۴۔ پس وہ کہیں گے کہ کیا ہم مہلت دیئے جانے والے ہیں؟

اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٢٠٥﴾

۲۰۵۔ پس کیا وہ ہمارے عذاب کو جلد طلب کرتے ہیں؟

اَفَرَءَيْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ ﴿٢٠٦﴾

۲۰٦۔ کیا تو نے غور کیا کہ اگر ہم انہیں چند سال کے لئے فائدہ پہنچا دیں۔

ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿٢٠٧﴾

۲۰۷۔ پھر وہ ان کے پاس آ جائے جس سے وہ ڈرائے جاتے تھے۔

مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ﴿٢٠٨﴾

۲۰۸۔ تو جو عارضی فائدہ وہ پہنچائے جاتے تھے وہ ان کے کچھ کام نہ آ سکے گا۔

وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ﴿٢٠٩﴾

۲۰۹۔ اور ہم نے کوئی بستی ہلاک نہیں کی مگر اس کے لئے ڈرانے والے (بھیجے جا چکے) تھے۔

معانقہ ۹ عند المتقدمین

ذِكْرٰى ۛ وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٢١٠﴾

۲۱۰۔ (یہ) ایک بڑا عبرتناک ذکر (ہے) اور ہم ہرگز ظلم کرنے والے نہیں تھے۔

وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢١١﴾

۲۱۱۔ اور شیطان یہ (وحی) لئے ہوئے نہیں اُترے۔

وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿٢١٢﴾

۲۱۲۔ اور نہ اُن کی یہ مجال ہے اور نہ ہی وہ (اس کی) استطاعت رکھتے ہیں۔

اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿٢١٣﴾

۲۱۳۔ یقیناً وہ (کلامِ الٰہی) سننے سے بلاشبہ معزول کر دیئے گئے ہیں۔

فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ﴿٢١٤﴾

۲۱۴۔ پس تو اللہ کے ساتھ کوئی معبود نہ پکار ورنہ تُو عذاب دیئے جانے والوں میں سے ہو جائے گا۔

وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴿٢١٥﴾

۲۱۵۔ اور اپنے اہلِ خاندان یعنی اقرباء کو ڈرا۔

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢١٦﴾

۲۱٦۔ اور اپنا پَر مومنوں میں سے ان کے لئے جو تیری پیروی کرتے ہیں، جھکا دے۔

فَاِنۡ عَصَوۡكَ فَقُلۡ اِنِّیۡ بَرِیۡٓءٌ مِّمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ۚ﴿۲۱۷﴾	۲۱۷۔ پس اگر وہ تیری نافرمانی کریں تو کہہ دے کہ یقیناً میں اس سے جو تم کرتے ہو بَری ہوں۔
وَتَوَکَّلۡ عَلَی الۡعَزِیۡزِ الرَّحِیۡمِ ۙ﴿۲۱۸﴾	۲۱۸۔ اور کامل غلبہ والے (اور) بار بار رحم کرنے والے (اللہ) پر توکل کر۔
الَّذِیۡ یَرٰىكَ حِیۡنَ تَقُوۡمُ ۙ﴿۲۱۹﴾	۲۱۹۔ جو تجھے دیکھ رہا ہوتا ہے جب تو کھڑا ہوتا ہے۔
وَتَقَلُّبَكَ فِی السّٰجِدِیۡنَ ﴿۲۲۰﴾	۲۲۰۔ اور سجدہ کرنے والوں میں تیری بےقراری کو بھی۔
اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۲۲۱﴾	۲۲۱۔ یقیناً وہی ہے جو بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔
هَلۡ اُنَبِّئُکُمۡ عَلٰی مَنۡ تَنَزَّلُ الشَّیٰطِیۡنُ ﴿۲۲۲﴾ؕ	۲۲۲۔ کیا میں تمہیں اس کی خبر دوں جس پر شیاطین بکثرت اُترتے ہیں؟
تَنَزَّلُ عَلٰی کُلِّ اَفَّاكٍ اَثِیۡمٍ ۙ﴿۲۲۳﴾	۲۲۳۔ وہ ہر پکے جھوٹے (اور) سخت گنہگار پر بکثرت اُترتے ہیں۔
یُّلۡقُوۡنَ السَّمۡعَ وَاَکۡثَرُهُمۡ کٰذِبُوۡنَ ﴿۲۲۴﴾ؕ	۲۲۴۔ وہ (ان کی باتوں پر) کان دَھرتے ہیں اور ان میں سے اکثر جھوٹے ہیں۔
وَالشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُهُمُ الۡغَاوٗنَ ﴿۲۲۵﴾ؕ	۲۲۵۔ اور رہے شعراء تو محض بھٹکے ہوئے ہی اُن کی پیروی کرتے ہیں۔
اَلَمۡ تَرَ اَنَّهُمۡ فِیۡ کُلِّ وَادٍ یَّهِیۡمُوۡنَ ﴿۲۲۶﴾ۙ	۲۲۶۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ وہ ہر وادی میں سرگرداں رہتے ہیں؟
وَاَنَّهُمۡ یَقُوۡلُوۡنَ مَا لَا یَفۡعَلُوۡنَ ﴿۲۲۷﴾ۙ	۲۲۷۔ اور یقیناً وہ کہتے وہ ہیں جو کرتے نہیں۔
اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَکَرُوا اللّٰهَ کَثِیۡرًا وَّانۡتَصَرُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا ظُلِمُوۡا ؕ وَسَیَعۡلَمُ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡۤا اَیَّ مُنۡقَلَبٍ یَّنۡقَلِبُوۡنَ ﴿۲۲۸﴾ع	۲۲۸۔ سوائے اُن کے جو (اُن میں سے) ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے اور کثرت سے اللہ کو یاد کیا اور ظلم کا نشانہ بننے کے بعد اس کا بدلہ لیا۔ اور وہ جنہوں نے ظلم کیا عنقریب جان لیں گے کہ وہ کس لَوٹنے کے مقام پر لَوٹ جائیں گے۔

ع ١١/٣٦ ١٥

۲۷۔ النّمل

یہ مکی سورت ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی چورانوے آیات ہیں۔

اس سورت کا آغاز طٰسٓ کے حروف مقطعات سے ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی طیّب ہیں اور طیّب پر شیاطین نہیں اُترا کرتے۔ اس لئے لازماً یہ ایسے طیّب خدا کا کلام ہے جو بہت حکمت والا ہے اور جس نے اپنے طیّب بندے پر طیّب اور پُرحکمت وحی نازل فرمائی ہے۔

اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر دُہرایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پاک بندوں کو وحی کے ذریعہ مبارک بھی بنا دیتا ہے۔ چنانچہ آیت نمبر ۹ میں فرمایا گیا کہ اللہ کے وہ نیک بندے جو نور کی تلاش میں رہتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ اپنے نور کا جلوہ دکھا کر برکتوں کی طرف بلاتا ہے۔

اس کے بعد حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کیا گیا ہے جو بہت سے ایسے امور پر مشتمل ہے جو قرآنی محاوروں پر سے پردہ اٹھاتے ہیں اور انسان کو اندھیروں سے روشنی کی طرف لے جاتے ہیں۔ لیکن اس مضمون میں بہت سی ایسی متشابہات آیات ہیں جن سے دلوں کی کجی والے اور بھی بھٹک جاتے ہیں اور مضامین کی تہ تک نہیں پہنچ سکتے۔ اس میں سب سے زیادہ قابل توجہ چیز مَنْطِقُ الطَّيْرِ ہے۔ قرآن کریم کے نزدیک مَنْطِقُ الطَّيْرِ تو اُن لوگوں کی زبان ہے جو پرندوں کی طرح آسمان میں اڑتے ہیں یعنی آسمانی زبان میں کلام کرتے ہیں۔ یہ خیال درست نہیں کہ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وہ زبان عطا فرمائی گئی تھی جو پرندے آپس میں بولتے ہیں۔ اس سورت کی بہت سی آیات اس غلط فہمی کا ازالہ کرتی ہیں۔ مثلاً یہ جو فرمایا گیا کہ نمل کی قوم آپس میں باتیں کر رہی تھی اور حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو سمجھ لیا، اگر نمل سے مراد نمل کی قوم کی بجائے بعض مفسرین کے قول کے مطابق چیونٹیاں ہی لی جائیں تو چیونٹیاں تو طیر نہیں ہوتیں۔ اس لئے حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام جن کو مَنْطِقُ الطَّيْرِ عطا کی گئی تھی، چیونٹیوں کی زبان کیسے سمجھ گئے۔

پھر یہ کہا جاتا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فوج میں ایک پرندوں کی فوج بھی شامل تھی جس کا سردار ملکہ سبا کا کھوج لگاتے ہوئے اس کے دربار تک جا پہنچا تھا۔ جب اس نے واپس آ کر اپنے غائب ہونے کی وجہ بیان کی تو وہ ساری باتیں جو ملکہ کے دربار میں کہی جا رہی تھیں وہ گویا اُن کو سمجھ رہا تھا حالانکہ ملکہ اور درباریوں کی زبان تو پرندوں کی زبان نہیں تھی۔ پھر جب اس نے حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خط ملکہ کے سامنے پیش کیا تو تب بھی ملکہ اور درباریوں کے درمیان جو گفتگو ہوئی اس ساری گفتگو کو جو انسانی زبان میں ہو رہی تھی وہ پرندہ سمجھ گیا۔

غرضیکہ اس سورت میں مَنْطِقُ الطَّیْرِ کے متعلق فرضی قصے کہانیوں کو ردّ فرما کر اس کا یہی معنی پیش فرمایا گیا ہے کہ اللہ کے بندے آسمانی زبان میں کلام کیا کرتے ہیں۔

اس کے بعد اس ملکہ کو جو سیاسی طور پر حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برتری کو تسلیم کر چکی تھی مگر ابھی حقیقتاً اپنے مذہب سے دستبردار ہو کر حضرت سلیمانؑ کے مذہبِ توحید میں داخل نہیں ہوئی تھی اس کو سمجھانے کے لئے حضرت سلیمانؑ کے کاریگروں نے آپؑ کے محل میں ایک ایسا فرش بنایا جو شیشے کی طرح چمک رہا تھا اور یوں محسوس ہوتا تھا جیسے وہ فرش نہیں بلکہ پانی ہے۔ اس پر ملکہ سبا نے پانی سے بچنے کے لئے اپنی پنڈلیوں سے کپڑا اونچا کر لیا۔ تب حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو سمجھایا کہ سورج کی بھی ایسی ہی مثال ہے کہ خود روشنی کا منبع معلوم ہوتا ہے مگر دراصل اللہ تعالیٰ کے نور سے فیضیاب ہو رہا ہوتا ہے اور سورج کو روشنی کا منبع سمجھنے والے اُسی طرح دھوکہ کھاتے ہیں جیسے ملکہ سبا کی نظر دھوکہ کھا گئی۔ یہ بات سمجھنے کے بعد وہ ملکہ اس حقیقت کو سمجھ گئی کہ ہر طرف اللہ تعالیٰ ہی کا جلوہ ہے اور باقی سب جلوے نظر کا دھوکہ ہیں۔

اس کے بعد مسلسل ایسے نبیوں کا ذکر ہے جنہوں نے توحید کا جھنڈا اٹھایا تو مشرک قوموں نے جیسا کہ سبا کی قوم مشرک تھی ان کو بار بار ردّ کر دیا اور اگرچہ اللہ تعالیٰ نے سبا کی قوم کو تو ہدایت پانے کی وجہ سے معاف فرما دیا لیکن وہ لوگ پے بہ پے شرک کا رستہ اختیار کرنے کی وجہ سے ہلاک کر دیئے گئے۔

اس کے بعد پھر یہ فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید کا مضمون انبیاء پر بارش کی طرح نازل ہوتا ہے جو زندگی کا سرچشمہ ہے۔ مادی زندگی بھی اس آسمانی پانی سے عطا ہوتی ہے اور روحانی زندگی بھی انبیاء کو اسی آسمانی بارش کے فیض سے نصیب ہوتی ہے۔

اس کے بعد یہ سوال اٹھایا ہے کہ زمین پر شفاف پانی برسانے کا جو نظام ہے کیا وہ اللہ کے سوا کوئی اور فرضی معبود بھی بنا سکتا تھا اور اس بات پر اس مضمون کو ختم کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے سمندروں کے درمیان ایک روک پیدا کی ہوئی ہے۔ یہ مضمون وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آسمانی پانی کی طرح نازل ہوا ورنہ آپ کے زمانہ میں ہرگز ایسی سائنسی یا جغرافیائی معلومات موجود نہ تھیں۔ قرآن کریم نے دو سمندروں کے درمیان روک کا جو مضمون بیان فرمایا، دراصل اس میں ایک پیشگوئی مضمر تھی جو ظاہر ہونے پر اہلِ علم کے لئے بہت ایمان افروز ثابت ہونی چاہئے تھی۔ یعنی جن سمندروں کے درمیان ایک ناقابل عبور روک بنا دی گئی تھی، اللہ تعالیٰ ان سمندروں کو ملا دے گا۔ اس مضمون کی واضح پیشگوئی دو دوسری آیات میں مذکور ہے۔

اب وہی دعا کا مضمون جو گزشتہ چند سورتوں میں مسلسل جاری ہے، پھر چھیڑتے ہوئے فرمایا کہ جب ایک مضطر دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے قبول فرما لیتا ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ اس مضمون کا بھی سمندروں سے تعلق

ہے جیسا کہ دوسری آیات میں بیان فرمایا کہ جب سمندروں کے طوفان میں گھر کر بعض لوگ مایوس ہو جاتے ہیں اور سخت بے چینی اور بے قراری کی حالت میں اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں تو وہ ان کو ہولناک طوفانوں سے بچا کر خشکی تک پہنچا دیتا ہے۔ مگر اس نجات کے باوجود جب ان میں سے بعض پھر واپس شرک کی طرف لوٹ آتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ انہیں خشکی میں ہی غرق کر دے۔ اس مضمون کو تفصیل سے بعض دوسری آیات میں بیان فرمایا گیا ہے اور خشک زمین میں دھنسائے جانے والوں کا ذکر بھی قرآن کریم میں ملتا ہے جیسا کہ آجکل بھی ہم زلزلوں کی صورت میں یہ دیکھتے ہیں کہ بعض دفعہ انسانوں کی بڑی بڑی آبادیاں زمین پھٹنے سے زمین میں دفن ہو جاتی ہیں۔

اس مضمون کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ انسان کو چاہئے کہ غور کرے کہ سمندر اور خشکی کے اندھیروں میں کون ہے جو اسے ہر قسم کے خطرات سے نجات دیتا ہے۔ کیا اللہ کے سوا بھی کوئی معبود ہے؟ اسی طرح فرمایا گیا کہ کون ہے جو پہلی بار تخلیق کرتا ہے اور پھر اس تخلیق کو دہراتا چلا جاتا ہے۔ کیا اللہ کے سوا بھی کوئی معبود ہے؟ اس میں یہ سبق ہے کہ جب کہ وہ دیکھتے ہیں پہلی بار بھی اللہ تعالیٰ ہی پیدا فرماتا ہے (ورنہ پیدائش کے آغاز کا کوئی حل نہیں) اور پھر روزانہ یہی عمل دہراتا چلا جاتا ہے کہ ہر وقت، تمام دنیا میں پانی کی برکت سے مٹی سے طرح طرح کی زندگی پیدا کرتا ہے تو وہ اس بات سے کیسے عاجز ہوسکتا ہے کہ مرنے کے بعد انسان کو جس طرح چاہے پھر دوبارہ زندگی عطا فرما دے۔ لیکن کیونکہ ان لوگوں کو آخرت کا کوئی علم نہیں اس لئے اپنے احیاءِ نو سے متعلق ہمیشہ شک میں مبتلا رہتے ہیں۔ اس پس منظر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ کفار اور مشرکین کی مثال تو مُردوں کی سی ہے اور مُردوں تک تیری پکار نہیں پہنچ سکتی۔ پس جب تُو ان کو ہدایت کی طرف بلاتا ہے تو ان عقل کے بہروں کو تیری پکار سنائی ہی نہیں دیتی۔ اسی طرح اندھوں کو بھی تیرا نور کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا کیونکہ نور کے پیچھے چلنے کے لئے آنکھوں میں بھی تو روشنی ہونی چاہئے۔

پھر آیت ۸۳ میں زمین پر جانوروں کی سی زندگی بسر کرنے والوں کے لئے بہت بڑا اِنذار فرمایا گیا کہ زمین پر چلنے پھرنے والا ہی ایک جانور ان کو سزا دینے کے لئے مقرر کیا جائے گا۔ تُكَلِّمُهُمْ کے دونوں معانی یہاں اطلاق پاتے ہیں۔ ایک معنی تو یہ ہے کہ وہ ان سے کلام کرے گا۔ یعنی زبانِ حال سے ان سے کلام کرے گا۔ اور دوسرا معنی ہے ان کو کاٹے گا جس کی وجہ سے وہ نہایت ہولناک بیماری کا شکار ہو جائیں گے۔ پس اس آیتِ کریمہ میں دَابَّةُ الْاَرْض یعنی اُن چوہوں کا ذکر ہے جو دابّة بھی ہیں اور زمین میں طاعون پھیلانے کا سبب بنتے ہیں۔ ان کی پیٹھوں پر وہ کیڑے سوار ہوتے ہیں جن کے کاٹنے سے طاعون پھیلتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگ پہاڑوں کو جامد سمجھتے تھے مگر اس سورت کی آیت نمبر ۸۹ بیان کرتی ہے کہ وہ بادلوں کی طرح مسلسل اُڑ رہے ہیں حالانکہ بہت مضبوطی سے زمین میں گڑے ہوئے بھی ہیں۔ اس کا

اس کے سوا کوئی استنباط نہیں ہوسکتا کہ زمین سمیت وہ بادلوں کی طرح گھوم رہے ہیں۔ اس آیت کے آخری ٹکڑے نے قطعی طور پر ثابت کر دیا کہ اللہ تعالیٰ کی صنعت جس نے مضبوطی سے ان پہاڑوں کو زمین میں گاڑا ہوا ہے کیسے تنقید کا نشانہ بنائی جاسکتی ہے؟ یہاں اس وہم کا ازالہ فرما دیا گیا کہ یہ واقعہ قیامت کے دن ہوگا۔ قیامت کے دن تو کوئی آنکھ ان پہاڑوں کو اُڑتا ہوا نہیں دیکھے گی اور اگر پہاڑ اُڑے بھی تو اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ کے دعویٰ کے برخلاف ہوگا اس لئے سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں رہتا کہ انسان یہ تسلیم کرے کہ پہاڑ زمین میں ایسے گردش کر رہے ہیں جیسے آسمان پر بادل رواں دواں ہیں۔ یہ باتیں اس لئے بیان کی گئی ہیں کہ اہلِ علم کو کامل یقین ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ ان کا ربِّ ایک عظیم صنّاع ہے۔

اس سورت کی آخری آیت میں یہ وعدہ فرما دیا گیا ہے کہ جن نشانات کا ذکر گزرا ہے وہ ضرور بنی نوع انسان کو دکھا دیئے جائیں گے جس میں زمینی نشانات بھی ہیں اور آسمانی نشانات بھی اور آئندہ زمانہ کے اہلِ علم اس بات کی گواہی دیں گے کہ جیسا کہ قرآنِ کریم نے فرمایا تھا بعینہٖ ویسا ہی ہوا۔

☆☆☆

سُوْرَةُ النَّمْلِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اَرْبَعٌ وَّ تِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّ سَبْعَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

طٰسٓ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۝۲

۲۔ طَيِّبٌ سَمِيْعٌ: پاک، بہت سننے والا۔ یہ قرآن کی اور ایک روشن کتاب کی آیات ہیں۔

هُدًى وَّ بُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝۳

۳۔ مومنوں کے لئے ہدایت اور خوشخبری ہیں۔

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝۴

۴۔ وہ جو نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہی ہیں جو آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ۝۵

۵۔ یقیناً وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہم نے ان کے اعمال ان کے لئے خوبصورت کر دکھائے ہیں۔ پس وہ بھٹکتے رہتے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ۝۶

۶۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے بہت بُرا عذاب (مقدر) ہے اور وہی آخرت میں سب سے زیادہ گھاٹا کھانے والے ہوں گے۔

وَ اِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ۝۷

۷۔ اور یقیناً قرآن تجھے عطا کیا جاتا ہے بہت حکمت والے (اور) بہت علم والے کی طرف سے۔

اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ؕ سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝۸

۸۔ (یاد کر) جب موسیٰ نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ میں یقیناً ایک آگ دیکھ رہا ہوں۔ پس میں یا تو اس (کے پاس) سے تمہارے پاس کوئی خبر لاؤں گا یا تمہارے پاس کوئی سُلگتا ہوا انگارہ لے آؤں گا تاکہ تم آگ تاپو۔

فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَ سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۹

۹۔ پس جب وہ اس کے پاس آیا تو نِدا دی گئی کہ برکت دیا گیا ہے جو اس آگ میں ہے اور وہ بھی جو اس کے اِردگرد ہے۔ اور پاک ہے اللہ تمام جہانوں کا ربّ۔

يٰمُوْسٰۤى اِنَّهٗۤ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۱۰ۙ

۱۰۔ اے موسیٰ! یقیناً (یہ کلام کرنے والا) میں ہی اللہ ہوں، کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا۔ ①

وَاَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ۫ اِنِّيْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ ۝۱۱ۖ

۱۱۔ اور اپنا عصا پھینک۔ پس جب اس نے اُسے دیکھا کہ ایسے حرکت کر رہا ہے جیسے وہ ایک سانپ ہو تو وہ پیٹھ پھیرتے ہوئے مُڑ گیا اور پلٹ کر بھی نہ دیکھا۔ اے موسیٰ! ڈر نہیں۔ یقیناً میں وہ ہوں کہ میرے قُرب میں پیغمبر ڈرا نہیں کرتے۔

اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۲

۱۲۔ مگر وہ جس نے کوئی ظلم کیا ہو پھر وہ (اُسے) بدی کے بعد نیکی میں تبدیل کر دے تو یقیناً مَیں بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہوں۔

وَاَدْخِلْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۫ فِيْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝۱۳

۱۳۔ اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈال وہ بغیر کسی عیب کے چمکتا ہوا نکلے گا۔ (یہ دونوں) فرعون اور اس کی قوم کی طرف (بھیجے جانے والے) نو نشانات میں سے ہیں۔ یقیناً وہ بہت ہی بدکردار لوگ ہیں۔

فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۱۴ۚ

۱۴۔ پس جب ان کے پاس ہمارے بصیرت بخشنے والے نشانات آئے تو انہوں نے کہا یہ تو کھلا کھلا جادو ہے۔

---

① آیات ۸ تا ۱۰: ان تین آیات میں حضرت موسیٰ پر وحی کے نازل ہونے کا واقعہ بیان فرمایا گیا ہے جب آپ اپنے اہل کے ساتھ مدین سے ہجرت کر کے مصر کی طرف واپس جا رہے تھے۔ اس وقت سردی کا موسم تھا اور آپ کو آگ کی ضرورت تھی۔ طُور کے پہاڑ پر آپؑ نے آگ کی طرح ایک روشن شعلہ دیکھا لیکن جب وہاں پہنچے تو کوئی آگ نہیں تھی بلکہ درخت کا ایک حصہ غیر معمولی طور پر روشن دکھائی دے رہا تھا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے آپؑ پر یہ وحی نازل فرمائی کہ جس کو تم آگ کے طور پر روشن دیکھ رہے ہو وہ آگ نہیں بلکہ میرا نور چمک رہا ہے۔ یہ ایک تمثیل ہے۔

وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ۭ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝۱۵ ع

۱۵۔ اور انہوں نے ظلم اور سرکشی کرتے ہوئے اُن کا انکار کر دیا حالانکہ ان کے دل ان پر یقین لا چکے تھے۔ پس دیکھ! فساد کرنے والوں کا کیسا انجام ہوتا ہے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۶

۱۶۔ اور ہم نے یقیناً داؤد اور سلیمان کو بڑا علم عطا کیا تھا۔ اور دونوں نے کہا تمام تعریف اللہ ہی کی ہے جس نے ہمیں اپنے بہت سے مومن بندوں پر فضیلت بخشی ہے۔

وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ۭ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ۝۱۷

۱۷۔ اور سلیمان داؤد کا وارث ہوا اور اس نے کہا اے لوگو! ہمیں پرندوں کی زبان سکھائی گئی ہے اور ہر چیز میں سے ہمیں کچھ عطا کیا گیا ہے۔ یقیناً یہ کھلا کھلا فضل ہی ہے۔

وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝۱۸

۱۸۔ اور سلیمان کے لئے جن وانس اور پرندوں میں سے اس کے لشکر اکٹھے کئے گئے اور انہیں الگ الگ صفوں میں ترتیب دیا گیا۔

حَتّٰٓى اِذَآ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰٓاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۱۹

۱۹۔ یہاں تک کہ جب وہ نمل کی وادی پر پہنچے تو نمل (قوم) کی ایک عورت نے کہا اے نمل! اپنے اپنے گھروں میں گھس جاؤ۔ سلیمان اور اس کے لشکر ہرگز تمہیں روند نہ دیں جبکہ انہیں (اس کا) احساس تک نہ ہو۔

فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ

۲۰۔ وہ (یعنی سلیمان) اس کی اس بات پر مسکرایا اور کہا اے میرے ربّ! مجھے توفیق بخش کہ میں تیری نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر کی اور میرے ماں باپ پر کی اور ایسے نیک اعمال

صَالِحًا تَرْضٰهُ وَ اَدْخِلْنِىْ بِرَحْمَتِكَ فِىْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۲۰﴾

بجالاؤں جو تجھے پسند ہوں۔ اور تُو مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیکوکار بندوں میں داخل کر۔

وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَالِىَ لَآ اَرَى الْهُدْهُدَ ۖ اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِيْنَ ﴿۲۱﴾ لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ لَاَ اذْبَحَنَّهٗٓ اَوْ لَيَاْتِيَنِّىْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۲﴾ فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ ﴿۲۳﴾

۲۱۔ اور اس نے ایک بلند خیال انسان کو غائب پایا تو اس نے کہا کہ مجھے کیا ہوا ہے کہ میں ہُد ہُد کو نہیں دیکھ رہا۔ کیا وہ غیر حاضروں میں سے ہے؟ ①
۲۲۔ میں ضرور اسے سخت عذاب دوں گا یا پھر اسے ضرور ذبح کر دوں گا یا وہ (اپنے دفاع میں) میرے پاس کوئی کھلی کھلی دلیل لے کر آئے۔
۲۳۔ پس وہ (یعنی سلیمان) زیادہ دیر نہیں ٹھہرا تھا کہ (ہدہد آ گیا اور) اس نے کہا میں نے وہ بات معلوم کر لی ہے جو آپ کو معلوم نہیں اور میں سبا سے آپ کے پاس ایک یقینی خبر لایا ہوں۔

اِنِّىْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۴﴾ وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۲۵﴾

۲۴۔ یقیناً میں نے ایک عورت کو ان پر حکمرانی کرتے پایا اور اسے ہر چیز میں سے کچھ عطا کیا گیا ہے اور اس کا ایک عظیم تخت ہے۔
۲۵۔ میں نے اسے اور اس کی قوم کو اللہ کی بجائے سورج کو سجدہ کرتے ہوئے پایا اور شیطان نے ان کے اعمال ان کو خوبصورت کر کے دکھائے ہیں پس اس نے (سچی) راہ سے ان کو روک دیا ہے۔ پس وہ ہدایت نہیں پاتے۔

اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِىْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۲۶﴾

۲۶۔ (شیطان نے ان کو انگیخت کیا) کہ وہ اللہ کو سجدہ نہ کریں جو آسمانوں اور زمین میں پوشیدہ چیزوں کو نکالتا ہے اور وہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو۔

① "طَیر" بمعنی بلند خیال انسان (غریب القرآن)
"هُدْهُدْ" عبرانی میں "هُدَد" حضرت سلیمانؑ کے لشکر کے ایک جرنیل کا نام ہے۔ (دیکھیں جیوئش انسائیکلوپیڈیا)

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۩ ﴿٢٧﴾

٢٧۔ اللہ وہ ہے کہ کوئی معبود نہیں مگر وہی عرشِ عظیم کا ربّ۔

قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٢٨﴾

٢٨۔ اس نے کہا ہم جائزہ لیں گے کہ کیا تُو نے سچ کہا ہے یا تُو جھوٹوں میں سے ہے۔

اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٩﴾

٢٩۔ یہ میرا خط لے جا اور اسے ان لوگوں کے سامنے رکھ دے پھر اُن سے ایک طرف ہٹ جا۔ پھر دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔

قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْۤ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿٣٠﴾

٣٠۔ (یہ خط دیکھ کر) اس (ملکہ) نے کہا اے سردارو! میری طرف یقیناً ایک معزز خط بھیجا گیا ہے۔

اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَ اِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿٣١﴾

٣١۔ یقیناً وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور وہ یہ ہے: اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿٣٢﴾ ع ۲ ۱۷ ۱۷

٣٢۔ (پیغام یہ ہے) کہ تم میرے خلاف سرکشی نہ کرو اور میرے پاس فرمانبردار ہوکر چلے آؤ۔

قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ فِيْۤ اَمْرِيْ ۚ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ﴿٣٣﴾

٣٣۔ اس نے کہا اے سردارو! مجھے میرے معاملہ میں مشورہ دو۔ میں کوئی اہم فیصلہ نہیں کرتی مگر اس وقت جب تم میرے پاس موجود ہو۔

قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّ اُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ ۙ وَّ الْاَمْرُ اِلَيْكِ فَانْظُرِيْ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ ﴿٣٤﴾

٣٤۔ انہوں نے کہا ہم بڑے طاقتور لوگ ہیں اور سخت جنگجو ہیں۔ دراصل فیصلہ کرنا تیرا ہی کام ہے۔ پس تُو خود ہی غور کر لے کہ تجھے (ہمیں) کیا حکم دینا چاہیے۔

قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْۤا اَعِزَّةَ اَهْلِهَاۤ اَذِلَّةً ۚ وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿٣٥﴾

٣٥۔ اس نے کہا یقیناً جب بادشاہ کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اس میں فساد برپا کر دیتے ہیں اور اس کے باشندوں میں سے معزز لوگوں کو ذلیل کر دیتے ہیں اور وہ اسی طرح کیا کرتے ہیں۔

وَاِنِّیْ مُرْسِلَةٌ اِلَیْهِمْ بِهَدِیَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ یَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۶﴾

۳۶۔ اور ضرور میں ان کی طرف ایک تحفہ بھیجنے لگی ہوں۔ پھر میں دیکھوں گی کہ ایلچی کیا جواب لاتے ہیں۔

فَلَمَّا جَآءَ سُلَیْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ ۫ فَمَاۤ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ خَیْرٌ مِّمَّاۤ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِیَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ﴿۳۷﴾

۳۷۔ پس جب وہ (وفد) سلیمان کے پاس آیا تو اس نے کہا کیا تم مجھے مال کے ذریعہ مدد دینا چاہتے ہو جبکہ اللہ نے جو مجھے عطا کیا ہے اُس سے بہتر ہے جو تمہیں عطا کیا ہے لیکن تم اپنے تحفے پر ہی اترا رہے ہو۔

اِرْجِعْ اِلَیْهِمْ فَلَنَاْتِیَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَاۤ اَذِلَّةً وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿۳۸﴾

۳۸۔ اُن کی طرف لوٹ جا۔ پس ہم ضرور اُن کے پاس ایسے لشکروں کے ساتھ آئیں گے جن کا کوئی مقابلہ ان کیلئے ممکن نہیں اور ہم انہیں ضرور اس (بستی) سے ذلیل بناتے ہوئے نکال دیں گے اور وہ بے بس ہوں گے۔

قَالَ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَؤُا اَیُّكُمْ یَاْتِیْنِیْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ یَّاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ ﴿۳۹﴾

۳۹۔ اس نے کہا اے سردارو! کون ہے تم میں سے جو اس کا تخت میرے پاس لے آئے اس سے پہلے کہ وہ میرے پاس فرمانبردار ہو کر پہنچیں؟

قَالَ عِفْرِیْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّیْ عَلَیْهِ لَقَوِیٌّ اَمِیْنٌ ﴿۴۰﴾

۴۰۔ جنّوں میں سے عفریت نے کہا میں اسے تیرے پاس لے آؤں گا پیشتر اس سے کہ تُو اپنے مقام سے پڑاؤ اُٹھا لے اور یقیناً میں اس (کام) پر بہت قوی (اور) قابلِ اعتماد ہوں۔ ﴿۱﴾

قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ ۖ لِیَبْلُوَنِیْۤ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ؕ

۴۱۔ وہ شخص جس کے پاس کتاب کا علم تھا اس نے کہا میں اسے تیرے پاس لے آؤں گا پیشتر اس سے کہ تیرا نگہبان دستہ تیری طرف لوٹ آئے۔ پس جب اس نے اسے اپنے پاس پڑا پایا تو کہا یہ محض میرے ربّ کے فضل سے ہے تا کہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری۔

﴿۱﴾ عِفْرِیت جس کو جنّ ظاہر کیا گیا ہے کوئی ایسا جنّ نہیں تھا جس کو عرفِ عام میں جنّ کہا جاتا ہے۔ پہاڑی قوموں کے جابر سرداروں کو بھی جنّ کہا جاتا ہے جو حضرت سلیمانؑ کے تابع کئے گئے تھے۔

وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ۝۴۱

اور جو بھی شکر کرتا ہے تو اپنے نفس کے فائدہ کے لئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو میرا ربّ یقیناً مستغنی اور صاحبِ اکرام ہے۔ ①

قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِيْٓ اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِيْنَ لَا يَهْتَدُوْنَ ۝۴۲

۴۲۔اس نے کہا اس کا تخت اس کے لئے ایک عام سی چیز بنا دو۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آیا وہ حقیقت کو پا جاتی ہے یا ایسے لوگوں میں سے ہو جاتی ہے جو ہدایت نہیں پاتے۔ ②

فَلَمَّا جَآءَتْ قِيْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ؕ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَاُوْتِيْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِيْنَ ۝۴۳

۴۳۔پس جب وہ آئی تو اس سے پوچھا گیا کہ کیا تیرا تخت اسی طرح کا ہے؟ تو اس نے جواب دیا گویا یہ وہی ہے اور اس سے پہلے ہی ہمیں علم دے دیا گیا تھا اور ہم فرمانبردار ہو چکے تھے۔ ③

وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ۝۴۴

۴۴۔اور اُس (یعنی سلیمان) نے اُسے اُس سے روکا جس کی وہ اللہ کے سوا عبادت کیا کرتی تھی۔ یقیناً وہ کافر قوم میں سے تھی۔

قِيْلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ ؕ۬ قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ

۴۵۔اسے کہا گیا: محل میں داخل ہو جا۔ پس جب اس نے اسے دیکھا تو اسے گہرا پانی سمجھا اور اپنی دونوں پنڈلیوں سے کپڑا اُٹھا لیا۔ اُس (یعنی سلیمان) نے کہا یہ تو ایک ایسا محل ہے جو شیشوں سے جڑا ہوا ہے۔ اس (ملکہ) نے کہا اے میرے ربّ! یقیناً میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ اور (اب) میں سلیمان کے ساتھ اللہ،

---

① اس آیت میں علم کتاب سے مراد بائیبل کا علم نہیں بلکہ سائنسی علم مراد ہے جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ علم دو قسم کے ہیں: عِلْمُ الْاَدْیَانِ وَ عِلْمُ الْاَبْدَانِ ۔ یہ اس کی ایک مثال ہے۔ وہ سائنسی علوم کا بہت بڑا ماہر تھا اور اپنے علم کے زور سے مشکل سے مشکل چیز کی بھی نقل اُتار سکتا تھا۔ ملکہ سبا کے تخت جیسا تخت بنانا بھی ایک بہت مشکل کام تھا مگر اُس نے دعویٰ کیا کہ مَیں یہ تخت بنا دوں گا اس سے پہلے کہ تیرا نگہبان دستہ سرحدوں سے واپس تجھ تک پہنچے۔

② یہ بات سن کر حضرت سلیمانؑ نے یہ حکم دیا کہ اس کا تخت اس کیلئے ایک عام سی چیز بنا کر دکھا دو۔ یہ نہیں کہ اس کا تخت وہاں سے اُٹھا کر لے آؤ۔ اس کا مطلب تھا کہ بعینہٖ ویسا تخت بنا دو تا کہ جس تخت پر وہ فخر کر رہی ہے وہ عام سی چیز دکھائی دے۔

③ اس آیت سے ساری بات کھل جاتی ہے۔ ملکہ کو یہ نہیں کہا گیا تھا کہ کیا یہی تیرا تخت ہے بلکہ یہ فرمایا گیا کہ کیا تیرا تخت اسی طرح کا ہے۔ اس کے جواب میں ملکہ سبا نے یہ نہیں کہا کہ وہی ہے بلکہ یہ کہا کہ اتنا مشابہ ہے کہ گویا وہی ہے۔

سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٥﴾ ع ٣ ١٨

تمام جہانوں کے ربّ کی فرمانبردار ہوتی ہوں۔ ①

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٤٦﴾

۴۶۔ اور ہم نے یقیناً ثمود کی طرف بھی اُن کا بھائی صالح بھیجا تھا (یہ کہتے ہوئے) کہ اللہ کی عبادت کرو۔ پس اچانک وہ دوگروہ بن کر جھگڑنے لگے۔

قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۚ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٤٧﴾

۴۷۔ اس نے کہا اے میری قوم! تم کیوں اچھی بات سے پہلے بُری بات کے لئے جلدی کرتے ہو۔ تم کیوں اللہ سے بخشش نہیں مانگتے تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ ۭ قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ﴿٤٨﴾

۴۸۔ انہوں نے کہا ہم تجھ سے اور تیرے ساتھیوں سے برا شگون لیتے ہیں۔ اُس نے کہا تمہارا شگون تو اللہ کے پاس ہے بلکہ تم تو ایک ایسی قوم ہو جسے آزمایا جائے گا۔

وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿٤٩﴾

۴۹۔ اور (اُس کے) مرکزی شہر میں نو اشخاص تھے جو ملک میں فساد کیا کرتے تھے اور اصلاح نہیں کرتے تھے۔

قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿٥٠﴾

۵۰۔ انہوں نے کہا آپس میں اللہ کی قسمیں کھاؤ کہ ہم ضرور اس پر اور اس کے گھر والوں پر شب خون ماریں گے۔ پھر ہم ضرور اس کے سرپرست سے کہیں گے کہ ہم نے تو اس کے گھر والوں کی ہلاکت کا مشاہدہ نہیں کیا اور یقیناً ہم سچے ہیں۔

---

① ملکہ سبا کو محل میں داخل ہونے کی اجازت دی گئی۔ اس کا فرش نہایت شفاف شیشوں کے ٹکڑوں سے بنا ہوا تھا اور اپنی چمک دمک میں پانی دکھائی دے رہا تھا حالانکہ عام فرش تھا اور کوئی پانی وہاں نہیں تھا۔ ملکہ نے پانی سمجھ کر اپنا لباس اڑس لیا تا کہ گیلا نہ ہو جائے۔ اس وقت حضرت سلیمانؑ نے اس کو بتایا کہ یہ بھی ایک نظر کا دھوکہ ہے جس طرح تم سورج کو روشن سمجھ کر یہی سمجھتی ہو کہ سورج ہی روشنی کا منبع ہے حالانکہ دراصل تو خدا تعالیٰ کا نور اس میں روشن ہو رہا ہوتا ہے۔ اس پر وہ سمجھ گئی کہ ہم سورج کی ناجائز پرستش کیا کرتے تھے۔

وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۱﴾

۵۱۔ اور انہوں نے بہت بڑا مکر کیا اور ہم نے بھی ایک (جوابی) مکر کیا اور وہ کچھ نہ سمجھ سکے۔

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ ۙ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۲﴾

۵۲۔ پس دیکھ کہ ان کے مکر کا کیسا انجام ہوا کہ ہم نے اُن کو اور ان کی تمام قوم کو ہلاک کر دیا۔

فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۵۳﴾

۵۳۔ پس یہ ان کے گھر ہیں جو اُس ظلم کے سبب ویران پڑے ہیں جو انہوں نے کیا۔ یقیناً اس میں ان لوگوں کے لئے ایک عظیم نشان ہے جو علم رکھتے ہیں۔

وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۴﴾

۵۴۔ اور ہم نے ان کو نجات بخشی جو ایمان لائے اور وہ تقویٰ اختیار کرنے والے تھے۔

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۵﴾

۵۵۔ اور لوط کو بھی (نجات دی) جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ کیا تم بے حیائی کے مرتکب ہوتے ہو؟ جبکہ تم اچھی طرح سمجھ رہے ہو (کہ کیا کرتے ہو)۔

اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۵۶﴾

۵۶۔ کیا تم ضرور شہوت مٹانے کے لئے عورتوں کو چھوڑ کر مَردوں کے پاس آتے ہو؟ بلکہ تم تو ایک جاہل قوم ہو۔

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْۤا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾

۵۷۔ پس اس کی قوم کا سوائے اس کے کوئی جواب نہ تھا کہ انہوں نے کہا کہ لوط کے خاندان کو اپنی بستی سے نکال دو۔ یقیناً یہ ایسے لوگ ہیں جو بڑے پاکباز بنتے ہیں۔

فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۫ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۵۸﴾

۵۸۔ پس ہم نے اس کو نجات بخشی اور اس کے گھر والوں کو بھی، سوائے اس کی بیوی کے جسے ہم نے پیچھے رہ جانے والوں میں شمار کر رکھا تھا۔

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۵۹﴾ ع

۵۹۔ اور ہم نے ان پر ایک بارش برسائی۔ پس کتنی بُری ہوتی ہے ڈرائے جانے والوں کی بارش۔

ع ١٤/١٩

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ؕ آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ؕ﴿۶۰﴾

۶۰۔ کہہ دے کہ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے اور سلام ہو اس کے بندوں پر جنہیں اس نے چُن لیا۔ کیا اللہ بہتر ہے یا وہ جنہیں وہ شریک ٹھہراتے ہیں؟

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ؕ﴿۶۱﴾

۶۱۔ یا (یہ بتاؤ کہ) کون ہے وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تمہارے لئے آسمان سے پانی اُتارا اور اس کے ذریعہ ہم نے پُر رونق باغات اُگائے۔ تمہارے بس میں تو نہ تھا کہ تم ان کے درخت پروان چڑھاتے۔ (پس) کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور) معبود ہے؟ (نہیں نہیں) بلکہ وہ ناانصافی کرنے والے لوگ ہیں۔

اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ﴿۶۲﴾

۶۲۔ یا (پھر) وہ کون ہے جس نے زمین کو قرار پکڑنے کی جگہ بنایا اور اس کے بیچ میں دریا جاری کر دیئے اور جس نے اس کے پہاڑ بنائے اور دو سمندروں کے درمیان ایک روک بنا دی۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور) معبود ہے؟ (نہیں) بلکہ ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ؕ﴿۶۳﴾

۶۳۔ یا (پھر) وہ کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین کے وارث بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور) معبود ہے؟ بہت کم ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہو۔

اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ؕ﴿۶۴﴾

۶۴۔ یا (پھر) وہ کون ہے جو خشکی اور تری کے اندھیروں میں تمہاری رہنمائی کرتا ہے اور کون ہے وہ جو اپنی رحمت کے آگے آگے خوشخبری کے طور پر ہوائیں چلاتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور) معبود ہے؟ بہت بلند ہے اللہ اُس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ ءَ اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۶۵﴾

۶۵۔ یا وہ کون ہے جو تخلیق کا آغاز کرتا ہے پھر وہ اُسے دہراتا ہے۔ اور کون ہے جو تمہیں آسمان اور زمین سے رزق عطا کرتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور) معبود ہے؟ تُو کہہ دے کہ اپنی قطعی دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو۔

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۶۶﴾

۶۶۔ تُو کہہ دے کہ کوئی بھی، جو آسمانوں اور زمین میں ہے، غیب کو نہیں جانتا مگر اللہ۔ اور وہ تو یہ بھی شعور نہیں رکھتے کہ وہ کب اُٹھائے جائیں گے۔

بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ ٚ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا ٚ بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ﴿۶۷﴾ ع ۸

۶۷۔ بلکہ آخرت کے بارہ میں ان کا علم تمام ہوا۔ بلکہ وہ تو اس کے متعلق شک میں ہیں۔ بلکہ وہ تو اُس کے بارہ میں اندھے ہو چکے ہیں۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ﴿۶۸﴾

۶۸۔ اور اُن لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا کہا کہ کیا جب ہم مٹی ہو جائیں گے اور ہمارے آباء واجداد بھی، تو کیا پھر بھی ہم ضرور نکالے جانے والے ہیں؟

لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶۹﴾

۶۹۔ یقیناً یہ وعدہ ہمیں اور ہمارے آباء واجداد کو پہلے بھی دیا گیا تھا۔ یہ تو پہلے لوگوں کی کہانیوں کے سوا کچھ نہیں۔

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۷۰﴾

۷۰۔ تُو کہہ دے زمین میں خوب سیر کرو اور پھر دیکھو کہ مجرموں کا کیسا انجام تھا۔

وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿۷۱﴾

۷۱۔ اور اُن پر غم نہ کر اور کسی تنگی میں مبتلا نہ ہو اس کے باعث جو وہ مکر کرتے ہیں۔

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۷۲﴾

۷۲۔ اور وہ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا اگر تم سچے ہو۔

قُلْ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِیْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۷۳﴾

۷۳۔ تُو کہہ دے بعید نہیں کہ ان باتوں میں سے بعض جن کو تم جلدی طلب کرتے ہو تمہارے پیچھے لگی ہوئی ہوں۔

وَ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۷۴﴾

۷۴۔ اور (یہ کہ) تیرا ربّ یقیناً لوگوں پر بہت فضل کرنے والا ہے لیکن ان میں سے اکثر شکر نہیں کرتے۔

وَ اِنَّ رَبَّكَ لَیَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَ مَا یُعْلِنُوْنَ ﴿۷۵﴾

۷۵۔ اور یقیناً تیرا ربّ خوب جانتا ہے جو اُن کے سینے چھپاتے ہیں اور جو کچھ وہ (خود) ظاہر کرتے ہیں۔

وَ مَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِی السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ﴿۷۶﴾

۷۶۔ اور آسمان اور زمین میں کوئی چھپی ہوئی چیز نہیں مگر کھلی کتاب میں موجود ہے۔

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یَقُصُّ عَلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اَكْثَرَ الَّذِیْ هُمْ فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۷۷﴾

۷۷۔ یقیناً یہ قرآن بنی اسرائیل کے سامنے اکثر وہ باتیں بیان کرتا ہے جن میں وہ اختلاف رکھتے ہیں۔ (۱)

وَ اِنَّهٗ لَهُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۷۸﴾

۷۸۔ اور یقیناً یہ مومنوں کیلئے ہدایت اور رحمت ہے۔

اِنَّ رَبَّكَ یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ ۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْعَلِیْمُ ﴿۷۹﴾

۷۹۔ ضرور تیرا ربّ ان کے درمیان اپنی حکمت کے ساتھ فیصلہ کردے گا اور وہ کامل غلبہ والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِیْنِ ﴿۸۰﴾

۸۰۔ پس اللہ پر توکل کر۔ یقیناً تُو کھلے کھلے حق پر قائم ہے۔

اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَ لَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِیْنَ ﴿۸۱﴾

۸۱۔ تو ہرگز مُردوں کو نہیں سنا سکتا اور نہ ہی بہروں کو (اپنی) پکار سنا سکتا ہے جب وہ پیٹھ دکھاتے ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں۔

---

(۱) اس سے پہلے گزرے ہوئے جو عجائبات ہیں ان کے متعلق بائیبل میں عجیب وغریب قسم کی کہانیاں بیان کی گئی ہیں۔ قرآن کریم نے اصل واقعات سے پردہ اُٹھا کر اُن کہانیوں کی اصل حقیقت بیان فرمادی جن کو بنی اسرائیل ظاہر پر محمول کرتے تھے۔

وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِی الْعُمْیِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ یُّؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۲﴾

۸۲۔ اور یقیناً تو اندھوں کو ان کی گمراہی سے ہدایت کی طرف نہیں لاسکتا۔ تُو تو محض ان کو سنا سکتا ہے جو ہمارے نشانات پر ایمان لاتے ہیں اور وہ فرمانبردار ہیں۔

وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۙ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا لَا یُوْقِنُوْنَ ﴿۸۳﴾ ع

۸۳۔ اور جب ان پر فرمان صادق آ جائے گا تو ہم ان کے لئے سطح زمین میں سے ایک جاندار نکالیں گے جو ان کو کاٹے گا (اس وجہ سے) کہ لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں لاتے تھے۔

وَیَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ یُّكَذِّبُ بِاٰیٰتِنَا فَهُمْ یُوْزَعُوْنَ ﴿۸۴﴾

۸۴۔ اور (یاد کرو) جس دن ہم ہر امّت میں سے جس نے ہماری آیات کی تکذیب کی ایک لشکر اکٹھا کریں گے اور پھر وہ الگ الگ صف بند کئے جائیں گے۔

حَتّٰۤی اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰیٰتِیْ وَلَمْ تُحِیْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّاذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾

۸۵۔ یہاں تک کہ جب وہ (اللہ کے حضور) آ جائیں گے وہ کہے گا کیا تم نے میری آیات کو جھٹلا دیا تھا جبکہ تم اُن کا بطور علم احاطہ نہیں کر سکے تھے؟ یا پھر اور کیا تھا جو تم کرتے رہے ہو۔

وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا یَنْطِقُوْنَ ﴿۸۶﴾

۸۶۔ اور ان پر فرمان صادر ہو جائے گا اس ظلم کی وجہ سے جو انہوں نے کیا۔ پس وہ (جواب میں) کچھ نہ بولیں گے۔

اَلَمْ یَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّیْلَ لِیَسْكُنُوْا فِیْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۸۷﴾

۸۷۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے رات کو بنایا تاکہ وہ اس میں آرام پائیں اور دن کو روشن کرنے والا بنایا۔ یقیناً اس میں ایمان لانے والے لوگوں کے لئے بہت سے نشانات ہیں۔

وَیَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِیْنَ ﴿۸۸﴾

۸۸۔ اور جس دن بگل میں پھونکا جائے گا تو جو بھی آسمانوں میں ہے اور جو بھی زمین میں ہے خوف سے بے چین ہو جائے گا سوائے اس کے جسے اللہ چاہے۔ اور سب اس کے حضور عاجزانہ حاضر ہوں گے۔

وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ؕ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ؕ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۸۹﴾

۸۹۔اور تُو پہاڑوں کو دیکھتا ہے اس حال میں کہ انہیں ساکن و جامد گمان کرتا ہے حالانکہ وہ بادلوں کی طرح چل رہے ہیں۔(یہ) اللہ کی صنعت ہے جس نے ہر چیز کو مضبوط بنایا۔ یقیناً وہ اُس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ﴿۹۰﴾

۹۰۔جو بھی کوئی نیکی لے کر آئے گا تو اس کے لئے اس سے بہتر (اجر) ہوگا اور وہ لوگ اس دن سخت اضطراب سے بچے رہیں گے۔

وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ؕ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۱﴾

۹۱۔اور جو بدی لے کر آئے گا تو اُن کے چہرے آگ میں جھونکے جائیں گے۔کیا تم کوئی جزا دیئے جاؤ گے مگر اُسی کی جو تم کرتے رہے ہو۔

اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ ۫ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۹۲﴾ۙ

۹۲۔مجھے صرف یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اِس شہر کے ربّ کی عبادت کروں جس نے اِسے حرمت بخشی ہے اور ہر چیز اُسی کی ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہو جاؤں۔

وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿۹۳﴾

۹۳۔اور یہ کہ میں قرآن کی تلاوت کروں۔ پس جس نے ہدایت پائی تو وہ اپنی ہی خاطر ہدایت پاتا ہے اور جو گمراہ ہوا تو کہہ دے کہ میں تو محض ڈرانے والوں میں سے ہوں۔

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۴﴾ع

۹۴۔اور کہہ دے کہ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔ وہ عنقریب تمہیں اپنے نشانات دکھائے گا۔ پس تم انہیں پہچان لو گے اور تیرا ربّ ہرگز اس سے غافل نہیں جو تم لوگ کرتے ہو۔

ع ۷ ۱۱ ۲

۲۸ - القصص

یہ مکی سورت ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی نواسی آیات ہیں۔

اس سورت کا آغاز بھی طٰسٓمٓ کے مقطعات ہی سے ہوا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ طیّب، سمیع اور علیم کے مضمون کو جاری رکھا جارہا ہے جس کی تشریح اس سے پہلے پیش کر دی گئی ہے۔

گزشتہ سورت میں جس طرح آئندہ پورے ہونے والے عظیم نشانات کا ذکر ہے اسی طرح اس سورت میں بیان فرمایا جارہا ہے کہ اللہ تعالیٰ ماضی کا بھی ویسا ہی علم رکھتا ہے جس طرح آئندہ کا علم رکھتا ہے۔ اور اس ضمن میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق وہ علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا گیا جو بہت سے معجزات پر مشتمل ہے۔ مختصراً یہ کہ وہ پانی جو ایک چھوٹے سے معصوم بچے حضرت موسیٰؑ کو غرق نہ کر سکا، وہی پانی فرعون اور اس کی فوجوں کو غرق کرنے کا موجب ہو گیا۔

اس کے بعد یہ ذکر ہے کہ اس زمانہ کے یہود تیرا انکار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر موسیٰؑ کی طرح تجھ پر نشانات نازل ہوں تو ہم انکار نہیں کریں گے۔ مگر وہ اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ موسیٰؑ کے زمانہ میں ظاہر ہونے والے نشانات کو بھی تو یہودی قوم نے جھٹلا دیا تھا ورنہ یہ سب نشان دیکھ کر وہ بت پرستی کی طرف مائل نہ ہوتے۔ سب انکار کرنے والے خواہ وہ ماضی کے ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے، بعینہٖ اُن کی ایک ہی طرح کی ٹیڑھی روش ہوتی ہے کہ پہلوں کے نشانات پر بظاہر ایمان لاتے ہیں اور اسی قسم کے نشانات کو جب آنکھوں کے سامنے نازل ہوتا ہوا دیکھتے ہیں تو ان کا انکار کر دیتے ہیں۔

اس کے بعد ان اہل کتاب کا ذکر ہے جو پہلے بھی حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر سچا ایمان لائے تھے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والے معجزات کو انہوں نے دیکھا تو اپنی پاک فطرت کی وجہ سے ان پر بھی ایمان لے آئے تو گویا دوہرے اجر کے مستحق ہو گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان کا بھی ان کو اجر ملے گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا بھی ان کو اجر عطا ہوگا۔

اس تمام بحث کا نتیجہ یہ نکالا گیا ہے کہ ہدایت کو انسان بزور بازو حاصل نہیں کر سکتا بلکہ سعید فطرت لوگوں کو اللہ تعالیٰ خود ہی ہدایت فرماتا ہے۔ اور پھر یہ بھی ذکر فرما دیا کہ اس سے پہلے جو کثرت سے ہلاک ہونے والی قوموں کا ذکر ملتا ہے وہ اس لئے نہیں کہ گویا اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم کیا بلکہ وہ خود اپنے ہی ظلموں کا نشانہ بن گئے جو وہ اپنی جان پر اور اپنے وقت کے انبیاء پر کیا کرتے تھے۔

اس کے بعد قرآن کریم یہ ذکر فرماتا ہے کہ اندھیروں کو ہمیشہ کے لئے انسان پر مسلّط نہیں کیا جاتا جیسا کہ زمین میں بھی رات اور دن آپس میں بدلتے رہتے ہیں۔ اور ایک نہایت ہی اعلیٰ درجہ کے فصیح و بلیغ کلام میں متنبہ کیا گیا کہ اگر رات ہمیشہ کے لئے مسلّط ہوتی تو اُن اندھیروں میں تم دیکھ تو نہیں سکتے تھے مگر سننے کے کان ہوتے تو سن تو سکتے تھے۔ پس ان کو ظلمات کے خطرات سے آگاہ کیا جارہا ہے۔ پھر اگر دن ہمیشہ کے لئے مسلّط ہوتا تو نہ سننے والوں کو بھی دن کی روشنی میں تو رستہ دکھائی دینا چاہئے تھا۔ پھر وہ کیوں دیکھتے نہیں؟

اس کے بعد قارون کا ذکر فرمایا گیا جسے بے شمار دولت عطا کی گئی تھی اور لوگ حسرت سے اسے دیکھتے تھے کہ کاش! ان کو بھی ویسی ہی دولت ملے لیکن اس کا انجام یہ ہوا کہ وہ اپنے خزانوں سمیت زمین میں دفن ہو گیا۔ اسی سورت کے شروع میں یہ تنبیہ کی گئی تھی کہ اللہ تعالیٰ صرف سمندروں میں غرق کرنے کی ہی طاقت نہیں رکھتا بلکہ اگر اللہ چاہے تو بعض متکبرین اپنی دولتوں سمیت ہمیشہ کے لئے زمین میں دفن کر دیئے جائیں۔ جیسا کہ فی زمانہ بھی ہم یہی دیکھتے ہیں کہ زلزلوں سے زمین پھٹتی ہے اور کثیر آبادیاں اور اس زمانہ کی بڑی بڑی بھاری ایجادات زمین میں دفن ہو جاتی ہیں اور پھر ان کا کوئی نام و نشان نہیں ملتا۔

ان آیات کے بعد ایک ایسی آیت (نمبر ٨٦) ہے جو دشمنوں پر قطعی طور پر یہ ثابت کرنے کے لئے کافی تھی کہ یہ اللہ کا کلام ہے اس نے بہر حال پورا ہو کر رہنا ہے اور وہ یہ تھی کہ تجھے ہم دوبارہ **معاد** یعنی مکہ میں داخل کریں گے۔ پس انہوں نے اپنی آنکھوں کے سامنے اس معجزہ کو پورا ہوتے ہوئے دیکھ لیا۔ پھر ماضی یا مستقبل کی پیشگوئیوں میں شک کی کونسی گنجائش رہ جاتی ہے؟ پھر نتیجہ یہی نکالا گیا کہ توحید باری تعالیٰ کے سوا کچھ بھی ثابت نہیں۔ جو ہلاکت کے ذکر گزرے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے خواہ وہ اللہ کے غضب کے نیچے آکر ہلاک ہو یا قانونِ قدرت کے تابع اپنے انجام کو پہنچے۔ صرف ایک اللہ کا جلوہ ہے جو دائمی ہے۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الْقَصَصِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ تِسْعٌ وَّ ثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّ تِسْعَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝١

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

طٰسٓمّٓ ۝٢

۲۔ طَیِّبٌ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ: پاک، بہت سننے والا، بہت جاننے والا۔

تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝٣

۳۔ یہ ایک کھلی کھلی کتاب کی آیات ہیں۔

نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَ فِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝٤

۴۔ ہم تیرے سامنے موسیٰ اور فرعون کی خبر میں سے حق کے ساتھ کچھ پڑھتے ہیں، اُن لوگوں کی خاطر جو ایمان لانے والے ہیں۔

اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَ جَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَ يَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝٥

۵۔ فرعون نے یقیناً زمین میں سرکشی کی اور اس کے باشندوں کو گروہ درگروہ بانٹ دیا۔ وہ ان میں سے کسی ایک گروہ کو بے بس کر دیتا تھا۔ ان کے بیٹوں کو ذبح کرتا تھا اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھتا تھا۔ یقیناً وہ فساد کرنے والوں میں سے تھا۔

وَ نُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَ نَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّ نَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ۝٦

۶۔ اور ہم نے ارادہ کیا کہ جو لوگ ملک میں کمزور سمجھے گئے ان پر احسان کریں اور انہیں رہنما بنادیں اور اُنہیں وارث کردیں۔

وَ نُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَ نُرِيَ فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ وَ جُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ۝٧

۷۔ اور اُنہیں زمین میں تمکنت عطا کریں اور فرعون اور ہامان اور ان دونوں کے لشکروں کو ان (بنی اسرائیل) کی طرف سے وہ کچھ دکھا دیں جس سے وہ ڈرتے تھے۔

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِى الْيَمِّ وَلَا تَخَافِىْ وَلَا تَحْزَنِىْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۸

۸۔ اور ہم نے موسیٰ کی ماں کی طرف وحی کی کہ اُسے دودھ پلا۔ پس جب تو اُس کے بارہ میں خوف محسوس کرے تو اسے دریا میں ڈال دے اور کوئی خوف نہ کر اور کوئی غم نہ کھا۔ ہم یقیناً اسے تیری طرف دوبارہ لانے والے ہیں اور اسے مُرسَلین میں سے (ایک رسول) بنانے والے ہیں۔

فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ۗ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِـِٕيْنَ ۝۹

۹۔ پس فرعون کے خاندان نے (اذنِ الٰہی کے مطابق) اسے اُٹھا لیا تاکہ وہ ان کے لئے دشمن (ثابت ہو) اور غم کا موجب بن جائے۔ یقیناً فرعون اور ہامان اور ان دونوں کے لشکر خطاکار تھے۔

وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّىْ وَلَكَ ۗ لَا تَقْتُلُوْهُ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۱۰

۱۰۔ اور فرعون کی بیوی نے کہا کہ (یہ) میرے لئے اور تیرے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک (ثابت) ہوگا، اسے قتل نہ کرو۔ ہوسکتا ہے کہ ہمیں یہ فائدہ دے یا ہم اسے بیٹا بنا لیں جبکہ وہ کچھ شعور نہیں رکھتے ہوں گے۔

وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ۗ اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِىْ بِهٖ لَوْلَآ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۱

۱۱۔ اور موسیٰ کی ماں کا دل (فکروں سے) فارغ ہوگیا۔ عین ممکن تھا کہ وہ اس (راز) کو ظاہر کر دیتی اگر ہم اس کے دل کو سنبھالے نہ رکھتے۔ (ہم نے ایسا کیا) تاکہ وہ مومنوں میں سے ہو جاتی۔

وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ ۫ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۱۲ ۙ

۱۲۔ اور اُس (یعنی موسیٰ کی ماں) نے اُس کی بہن سے کہا کہ اس کے پیچھے پیچھے جا۔ پس وہ دُور سے اُسے دیکھتی رہی اور انہیں کچھ پتہ نہ تھا۔

وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰٓى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ۝۱۳

۱۳۔ اور پہلے ہی سے ہم نے اُس (یعنی موسیٰ) پر دودھ پلانے والیاں حرام کر دی تھیں۔ پس اُس (کی بہن) نے کہا کہ کیا میں تمہیں ایسے گھر والوں کا پتہ دوں جو تمہارے لئے اس کی پرورش کر سکیں اور وہ اس کے خیر خواہ ہوں؟

فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَیْ تَقَرَّ عَیْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴﴾ ع

۱۴۔ پس ہم نے اُسے اس کی ماں کی طرف لوٹا دیا تا کہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں اور وہ غم نہ کرے اور تا کہ وہ جان لے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن اُن میں سے اکثر نہیں جانتے تھے۔

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰٓى اٰتَیْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ اور جب وہ پختگی کی عمر کو پہنچا اور متوازن ہو گیا تو ہم نے اسے حکمت اور علم عطا کیا اور اسی طرح ہم احسان کرنے والوں کو جزا دیتے ہیں۔

وَدَخَلَ الْمَدِیْنَةَ عَلٰى حِیْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِیْهَا رَجُلَیْنِ یَقْتَتِلٰنِ ۗ هٰذَا مِنْ شِیْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِیْ مِنْ شِیْعَتِهٖ عَلَى الَّذِیْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَیْهِ ۗ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ اور وہ شہر میں اس کے رہنے والوں کی غفلت کی حالت میں (ان سے چھپتا ہوا) داخل ہوا تو وہاں اس نے دو مَردوں کو دیکھا جو ایک دوسرے سے لڑ رہے تھے۔ یہ (ایک) اس کے قبیلے کا تھا اور وہ (دوسرا) اس کے دشمن قبیلے کا۔ پس وہ جو اس کے قبیلے کا تھا اس نے اس کو مخالف قبیلے والے کے خلاف مدد کے لئے آواز دی۔ پس موسیٰ نے اسے مُکّا مارا اور اس کا کام تمام کر دیا۔ اس نے (دل میں) کہا کہ یہ (جو کچھ ہوا) یہ تو شیطان کا کام تھا۔ یقیناً وہ کھلا کھلا گمراہ کرنے والا دشمن ہے۔

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَغَفَرَ لَهٗ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ اس نے کہا اے میرے ربّ! یقیناً میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ پس مجھے بخش دے۔ تو اُس نے اسے بخش دیا۔ یقیناً وہی ہے جو بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

قَالَ رَبِّ بِمَاۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِیْرًا لِّلْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ اس نے کہا اے میرے ربّ! اس وجہ سے کہ تُو نے مجھ پر انعام کیا میں آئندہ ہرگز کبھی مجرموں کا مددگار نہیں بنوں گا۔

فَاَصْبَحَ فِی الْمَدِیْنَةِ خَآئِفًا یَّتَرَقَّبُ فَاِذَا

۱۹۔ پس وہ صبح شہر میں داخل ہوا، ڈرتا ہوا اِدھر اُدھر

الَّذِی اسۡتَنۡصَرَہٗ بِالۡاَمۡسِ یَسۡتَصۡرِخُہٗ ؕ قَالَ لَہٗ مُوۡسٰۤی اِنَّکَ لَغَوِیٌّ مُّبِیۡنٌ ﴿۱۹﴾

نظر ڈالتا ہوا تو اچانک وہی شخص جس نے اُسے گزشتہ دن مدد کے لئے بلایا تھا پھر اُس سے چیخ چیخ کر مدد مانگ رہا ہے۔ موسیٰ نے اس سے کہا یقیناً تُو ہی ظاہر و باہر سخت گمراہ ہے۔

فَلَمَّاۤ اَنۡ اَرَادَ اَنۡ یَّبۡطِشَ بِالَّذِیۡ ہُوَ عَدُوٌّ لَّہُمَا ۙ قَالَ یٰمُوۡسٰۤی اَتُرِیۡدُ اَنۡ تَقۡتُلَنِیۡ کَمَا قَتَلۡتَ نَفۡسًۢا بِالۡاَمۡسِ ٭ۖ اِنۡ تُرِیۡدُ اِلَّاۤ اَنۡ تَکُوۡنَ جَبَّارًا فِی الۡاَرۡضِ وَ مَا تُرِیۡدُ اَنۡ تَکُوۡنَ مِنَ الۡمُصۡلِحِیۡنَ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ پھر جب اس نے ارادہ کیا کہ اُسے پکڑے جو اُن دونوں کا دشمن ہے تو اس نے کہا اے موسیٰ! کیا تو چاہتا ہے کہ مجھے بھی قتل کر دے جیسا تُو نے ایک شخص کو کل قتل کیا تھا۔ اس کے سوا تُو کچھ نہیں چاہتا کہ ملک میں دھونس جماتا پھرے اور تُو نہیں چاہتا کہ اصلاح کرنے والوں میں سے ہو۔

وَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنۡ اَقۡصَا الۡمَدِیۡنَۃِ یَسۡعٰی ۫ قَالَ یٰمُوۡسٰۤی اِنَّ الۡمَلَاَ یَاۡتَمِرُوۡنَ بِکَ لِیَقۡتُلُوۡکَ فَاخۡرُجۡ اِنِّیۡ لَکَ مِنَ النّٰصِحِیۡنَ ﴿۲۱﴾

۲۱۔ اور ایک شخص شہر کے پرلے کنارے سے دوڑتا ہوا آیا۔ اس نے کہا اے موسیٰ! یقیناً سردار تیرے خلاف منصوبہ بنا رہے ہیں کہ تجھے قتل کر دیں۔ پس نکل بھاگ۔ یقیناً میں تیری بھلائی چاہنے والوں میں سے ہوں۔

فَخَرَجَ مِنۡہَا خَآئِفًا یَّتَرَقَّبُ ۫ قَالَ رَبِّ نَجِّنِیۡ مِنَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۲۲﴾ ع ۲/۸

۲۲۔ پس وہ وہاں سے نکل کھڑا ہوا، خوفزدہ اور اِدھر اُدھر نگاہ ڈالتا ہوا۔ اس نے کہا اے میرے ربّ! مجھے ظالم قوم سے نجات بخش۔ ①

---

① آیات ۱۶ تا ۲۳: معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ نبوت سے پہلے اپنے گھر صبح کے اندھیرے میں آیا کرتے تھے۔ ایک دن رستے میں انہوں نے ایک اسرائیلی کو فرعون کی قوم کے ایک شخص سے لڑتے ہوئے دیکھا۔ جب اس نے حضرت موسیٰ کو مدد کے لئے پکارا تو آپ کے مکّے سے قومِ فرعون کا آدمی مر گیا۔

دوسری صبح منہ اندھیرے حضرت موسیٰ پھر گزر رہے تھے تو آپ کی قوم کے اُسی لڑاکا شخص نے، قومِ فرعون کے ایک آدمی سے لڑائی شروع کی۔ جب موسیٰ اپنے ہم قوم کی مدد کیلئے بڑھے تو قومِ فرعون کے شخص نے احتجاجاً حضرت موسیٰ سے کہا کہ کیا مجھ سے بھی وہی کرو گے جس طرح کل تم نے ہمارا ایک آدمی مار دیا تھا؟ ان دو واقعات کے بیان کے بعد وہ آیت آتی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ فرعون کی قوم کے سرداروں نے یہ فیصلہ کر لیا کہ موسیٰ کو قتل کی سزا دی جائے گی۔ اس پر حضرت موسیٰ کو ایک باخبر آدمی نے پہلے سے متنبہ کر دیا اور آپ وہاں سے مدین کی طرف چلے گئے۔

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ پس جب اس نے مدین کی جانب رخ کیا اس نے کہا قریب ہے کہ میرا ربّ مجھے صحیح راستے کی طرف ہدایت دیدے۔

وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۟ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ۭ قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ ٚ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ پس جب وہ مدین کے پانی کے گھاٹ پر اُترا۔ اس نے وہاں لوگوں کی ایک جماعت کو (اپنے جانوروں کو) پانی پلاتے ہوئے دیکھا اور ان سے پرے دو عورتوں کو بھی موجود پایا جو اپنے جانوروں کو پرے ہٹا رہی تھیں۔ اس نے پوچھا کہ تم دونوں کا کیا ماجرا ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہم پانی نہیں پلائیں گی یہاں تک کہ چرواہے لوٹ جائیں اور ہمارا باپ بہت بوڑھا ہے۔

فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ تو اس نے ان دونوں کی خاطر (اُن کے جانوروں کو) پانی پلایا۔ پھر وہ ایک سائے کی طرف مُڑ گیا اور کہا کہ اے میرے ربّ! یقیناً میں ہر اچھی چیز کے لئے، جو تُو میری طرف نازل کرے، ایک فقیر ہوں۔

فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ ۡ قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ۭ فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ٚ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۶﴾

۲۶۔ پس ان دونوں میں سے ایک اس کے پاس حیا سے لجاتی ہوئی آئی۔ اس نے کہا یقیناً میرا باپ تجھے بلاتا ہے تاکہ تجھے اس کا بدلہ دے جو تُو نے ہماری خاطر پانی پلایا۔ پس جب وہ اس کے (باپ کے) پاس آیا اور سارا واقعہ اس کے سامنے بیان کیا اس نے کہا خوف نہ کر تُو ظالم قوم سے نجات پا چکا ہے۔

قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰٓاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ۡ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ ان دونوں میں سے ایک نے کہا اے میرے باپ! اسے نوکر رکھ لے۔ یقیناً جنہیں بھی تُو نوکر رکھے اُن میں بہترین وہی (ثابت) ہوگا جو مضبوط (اور) امانت دار ہو۔

قَالَ اِنِّيْٓ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى

۲۸۔ اس نے (موسیٰ سے) کہا میں چاہتا ہوں کہ اپنی

ابۡنَتَیَّ هٰتَیۡنِ عَلٰۤی اَنۡ تَاۡجُرَنِیۡ ثَمٰنِیَ حِجَجٍ ۚ فَاِنۡ اَتۡمَمۡتَ عَشۡرًا فَمِنۡ عِنۡدِكَ ۚ وَمَاۤ اُرِیۡدُ اَنۡ اَشُقَّ عَلَیۡكَ ؕ سَتَجِدُنِیۡۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِیۡنَ ﴿۲۸﴾	اِن دونوں بیٹیوں میں سے ایک تجھ سے بیاہ دوں اس شرط پر کہ تُو آٹھ سال میری خدمت کرے۔ پس اگر تُو دس پورے کر دے تو یہ تیری طرف سے (طوعی طور پر) ہوگا اور میں تجھ پر کسی قسم کی سختی نہیں کرنا چاہتا۔ اللہ چاہے تو تُو مجھے نیک لوگوں میں سے پائے گا۔
قَالَ ذٰلِكَ بَیۡنِیۡ وَبَیۡنَكَ ؕ اَیَّمَا الۡاَجَلَیۡنِ قَضَیۡتُ فَلَا عُدۡوَانَ عَلَیَّ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی مَا نَقُوۡلُ وَكِیۡلٌ ﴿۲۹﴾ ع	۲۹۔ اس نے کہا یہ میرے اور تیرے درمیان طے ہوگیا۔ دونوں میں سے جو میعاد بھی میں پوری کروں تو میرے خلاف کوئی زیادتی نہیں ہونی چاہئے۔ اور اللہ اُس پر، جو ہم کہہ رہے ہیں، نگران ہے۔
فَلَمَّا قَضٰی مُوۡسَی الۡاَجَلَ وَسَارَ بِاَهۡلِهٖۤ اٰنَسَ مِنۡ جَانِبِ الطُّوۡرِ نَارًا ۚ قَالَ لِاَهۡلِهِ امۡكُثُوۡۤا اِنِّیۡۤ اٰنَسۡتُ نَارًا لَّعَلِّیۡۤ اٰتِیۡكُمۡ مِّنۡهَا بِخَبَرٍ اَوۡ جَذۡوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمۡ تَصۡطَلُوۡنَ ﴿۳۰﴾	۳۰۔ پس جب موسیٰ نے مقررہ مدت پوری کر دی اور اپنے گھر والوں کو لے کر چلا، اس نے طور کی طرف ایک آگ سی دیکھی۔ اس نے اپنے گھر والوں سے کہا ذرا ٹھہرو، مجھے ایک آگ سی دکھائی دے رہی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ میں اُس (کے پاس) سے کوئی خبر تمہارے پاس لے آؤں یا کوئی آگ کا انگارہ لے آؤں تاکہ تم آگ تاپ سکو۔
فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوۡدِیَ مِنۡ شَاطِیٴِ الۡوَادِ الۡاَیۡمَنِ فِی الۡبُقۡعَةِ الۡمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنۡ یّٰمُوۡسٰۤی اِنِّیۡۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۳۱﴾	۳۱۔ پس جب وہ اُس کے پاس آیا تو بابرکت وادی کے کنارے سے ندا دی گئی، درخت کے ایک مبارک حصہ میں، کہ اے موسیٰ! یقیناً میں ہی اللہ ہوں تمام جہانوں کا ربّ۔
وَاَنۡ اَلۡقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهۡتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰی مُدۡبِرًا وَّلَمۡ یُعَقِّبۡ ؕ	۳۲۔ اور (کہا گیا) کہ اپنا عصا پھینک۔ پس جب اُس نے اُس (عصا) کو دیکھا کہ وہ حرکت کررہا ہے گویا سانپ ہو تو وہ پیٹھ دکھاتا ہوا مُڑ گیا اور پلٹ کر بھی نہ دیکھا۔

يٰمُوْسٰۤى اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۫ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ﴿۳۲﴾

اے موسیٰ! آگے بڑھ اور نہ ڈر۔ تُو یقیناً سلامت رہنے والوں میں سے ہے۔

اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۫ وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۳۳﴾

۳۳۔ اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈال وہ بغیر کسی عیب کے چمکتا ہوا نکلے گا۔ پھر اپنے بازو کو خوف سے (بچنے کیلئے) اپنے ساتھ چمٹا لے۔ پس تیرے ربّ کی طرف سے یہ دو براہین فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف (بھیجی جا رہی) ہیں۔ یقیناً وہ بدکردار لوگ ہیں۔

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿۳۴﴾

۳۴۔ اس نے کہا اے میرے ربّ! یقیناً میں نے ان کا ایک شخص قتل کیا ہوا ہے۔ پس میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے قتل کر دیں گے۔

وَاَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِيْٓ ۫ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ﴿۳۵﴾

۳۵۔ اور میرا بھائی ہارون زبان کے لحاظ سے مجھ سے زیادہ فصیح ہے۔ پس میرے مددگار کے طور پر اسے میرے ساتھ بھیج دے وہ میری تصدیق کرے گا۔ یقیناً مجھے (یہ بھی) ڈر ہے کہ وہ مجھے جھٹلا دیں گے۔

قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا ۚ بِاٰيٰتِنَآ ۚ اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ﴿۳۶﴾ معانقة عند المتأخرين

۳۶۔ اس نے کہا ہم ضرور تیرے بھائی کے ذریعہ تیرا بازو مضبوط کریں گے اور تم دونوں کو ایک غالب نشان عطا کریں گے۔ پس ہمارے نشانات کے ہوتے ہوئے وہ تم دونوں تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ تم دونوں بھی اور وہ بھی جو تمہاری پیروی کریں گے غالب آنے والے ہیں۔

فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى وَّمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۷﴾

۳۷۔ پس جب موسیٰ ان کے پاس ہمارے کھلے کھلے نشانات لے کر آیا تو انہوں نے کہا یہ تو ایک گھڑا ہوا جادو ہے اور ہم نے اپنے گزشتہ آباء و اجداد میں ایسا نہیں سنا۔

وَقَالَ مُوْسٰى رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۳۸﴾

۳۸۔ اور موسیٰ نے کہا میرا ربّ سب سے زیادہ جانتا ہے کہ کون اس کی طرف سے ہدایت لے کر آیا ہے اور کون ہے جس کو آخرت کا گھر نصیب ہوگا۔ یقیناً ظالم کامیاب نہیں ہوا کرتے۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ۚ فَاَوْقِدْ لِيْ يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۳۹﴾

۳۹۔ اور فرعون نے کہا اے سردارو! میں تمہارے لئے اپنے سوا کسی اور معبود کو نہیں جانتا۔ پس اے ہامان! میرے لئے مٹی (کی اینٹوں) پر آگ بھڑکا۔ پس مجھے ایک محل بنادے تا کہ میں موسیٰ کے معبود کو جھانک کر دیکھوں تو سہی اور میں یقیناً یہی گمان رکھتا ہوں کہ وہ جھوٹا ہے۔

وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۴۰﴾

۴۰۔ اور اس نے اور اس کے لشکروں نے زمین میں ناحق تکبر کیا اور یہ گمان کیا کہ وہ ہماری طرف نہیں لَوٹائے جائیں گے۔

فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾

۴۱۔ پس ہم نے اسے اور اس کے لشکروں کو گرفت میں لے لیا اور انہیں سمندر میں پھینک دیا۔ پس دیکھ کہ ظالموں کا کیسا انجام ہوا۔

وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۲﴾

۴۲۔ اور ہم نے انہیں ایسے امام بنایا تھا جو آگ کی طرف بُلاتے تھے اور قیامت کے دن وہ مدد نہیں دیئے جائیں گے۔

وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ﴿۴۳﴾ ع ۱۴ / ۷

۴۳۔ اور ہم نے اس دنیا میں بھی ان کے پیچھے لعنت لگا دی اور قیامت کے دن بھی وہ بدحالوں میں سے ہوں گے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ

۴۴۔ اور یقیناً ہم نے، بعد اس کے کہ پہلی قوموں کو ہلاک کر دیا تھا، موسیٰ کو کتاب عطا کی۔ یہ لوگوں کے لئے آنکھیں کھولنے والی اور ہدایت اور رحمت کے

وَهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٤﴾

طور پر تھی تا کہ وہ نصیحت پکڑیں۔

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَآ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٤٥﴾

۴۵۔ اور تو (طُور کے) غربی جانب نہیں تھا جب ہم نے موسیٰ کی طرف امر بھیجا۔ اور تُو (چشم دید) گواہوں میں سے نہیں تھا۔

وَلٰكِنَّآ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۙ وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿٤٦﴾

۴۶۔ لیکن ہم نے کئی قوموں کو عروج بخشا یہاں تک کہ ان پر عُمر طویل ہوگئی۔ اور تُو اہلِ مدین میں بھی اُن پر ہماری آیات پڑھتا ہوا نہیں ٹھہرا لیکن یہ ہم ہی ہیں جو پیغمبر بھیجنے والے تھے۔

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٧﴾

۴۷۔ اور تُو طُور کے کنارے پر نہیں تھا جب ہم نے (موسیٰ کو) آواز دی لیکن (تُو) اپنے ربّ کی طرف سے ایک عظیم رحمت کے طور پر (بھیجا گیا ہے) تا کہ ایسی قوم کو جس کے پاس تجھ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا، تُو ڈرائے۔ تا کہ وہ نصیحت پکڑیں۔

وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٤٨﴾

۴۸۔ اور مبادا انہیں کوئی مصیبت پہنچے بسبب اس کے جو اُن کے ہاتھوں نے آگے بھیجا تو وہ کہیں کہ اے ہمارے ربّ! کیوں نہ تو نے ہماری طرف کوئی رسول بھیجا تا کہ ہم تیری آیات کی پیروی کرتے اور مومنوں میں سے ہو جاتے۔

فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَآ اُوْتِيَ مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى ؕ اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوْا

۴۹۔ پس جب ہماری طرف سے اُن کے پاس حق آ گیا تو انہوں نے کہا کہ اسے ویسا ہی کیوں نہ دیا گیا جیسا موسیٰ کو دیا گیا تھا۔ کیا وہ اِس سے پہلے اُس کا انکار نہیں کر چکے جو موسیٰ کو دیا گیا تھا؟ انہوں نے یہ کہا

سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۫ وَقَالُوْۤا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۹﴾

تھا کہ یہ دو بہت بڑے جادوگر ہیں جو ایک دوسرے کے مددگار ہوئے اور انہوں نے کہا ہم تو یقیناً ہر ایک کا انکار کرنے والے ہیں۔

قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَاۤ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۵۰﴾

۵۰۔ تُو کہہ دے کہ اگر تم سچے ہو تو اللہ کی طرف سے کوئی ایسی کتاب تو لاؤ جو اُن دونوں (یعنی تورات اور قرآن) سے زیادہ ہدایت دینے والی ہو تو میں اُسی کی پیروی کروں گا۔

فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ؕ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۱﴾ ع ۸

۵۱۔ پس اگر وہ تیری اس دعوت کو قبول نہ کریں تو جان لے کہ وہ محض اپنی خواہشات ہی کی پیروی کر رہے ہیں۔ اور اس سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو اللہ کی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی خواہشات کی پیروی کرے۔ اللہ ہرگز ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۲﴾

۵۲۔ اور یقیناً ہم نے اُن تک بات اچھی طرح پہنچا دی تھی تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۳﴾ نصف

۵۳۔ جنہیں ہم نے اس سے پہلے کتاب دی تھی (اُن میں سے کئی) اس (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں۔

وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِهٖۤ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَاۤ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ﴿۵۴﴾

۵۴۔ اور جب ان پر (قرآن) پڑھا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لے آئے۔ یقیناً یہ ہمارے ربّ کی طرف سے حق ہے۔ یقیناً ہم اس سے پہلے ہی فرمانبردار تھے۔

اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۵۵﴾

۵۵۔ یہی وہ لوگ ہیں جو دو مرتبہ اپنا اجر دیئے جائیں گے بسبب اس کے کہ انہوں نے صبر کیا اور وہ بھلائی کے ساتھ بُرائی کو دور کرتے ہیں اور جو کچھ ہم انہیں عطا کرتے ہیں وہ اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

وَ اِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَ قَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَ لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ؗ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ؗ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ۝۵۶

۵۶۔ اور جب وہ کسی لغو بات کو سنتے ہیں تو اس سے اعراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے لئے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لئے تمہارے اعمال۔ تم پر سلام ہو۔ ہم جاہلوں کی طرف رغبت نہیں رکھتے۔

اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝۵۷

۵۷۔ یقیناً تُو جسے چاہے ہدایت نہیں دے سکتا لیکن اللہ جسے چاہے ہدایت دے سکتا ہے اور وہ ہدایت پانے کے اہل لوگوں کو خوب جانتا ہے۔

وَ قَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ؕ اَوَ لَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۵۸

۵۸۔ اور انہوں نے کہا کہ اگر ہم تیرے ہمراہ ہدایت کی پیروی کریں گے تو ہم اپنے وطن سے نکال پھینکے جائیں گے۔ کیا ہم نے انہیں پُرامن حرم میں سکونت نہیں بخشی جس کی طرف ہر قسم کے پھل لائے جاتے ہیں (یہ) ہماری طرف سے بطور رزق (ہیں)۔ لیکن ان میں سے اکثر علم نہیں رکھتے۔

وَ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۭ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ؕ وَ كُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ۝۵۹

۵۹۔ اور ہم نے کتنی ہی بستیوں کو ہلاک کیا جو اپنی معیشت پر اِتراتی تھیں۔ پس یہ اُن کے مساکن ہیں جنہیں اُن کے بعد آباد نہ رکھا گیا مگر تھوڑا۔ اور یقیناً ہم ہی وارث ہوئے۔

وَ مَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَ مَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰٓى اِلَّا وَ اَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ۝۶۰

۶۰۔ اور تیرا ربّ بستیوں کو ہلاک نہیں کرتا یہاں تک کہ ان (بستیوں) کی ماں میں رسول مبعوث کر چکا ہوتا ہے جو اُن پر ہماری آیات پڑھتا ہے۔ اور ہم اس کے سوا بستیوں کو ہلاک نہیں کرتے کہ ان کے بسنے والے ظالم ہو چکے ہوں۔

وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَمَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَزِیْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦١﴾ ع ۶ ۹

۶۱۔اور جو کچھ بھی تم دیئے جاتے ہو یہ دنیوی زندگی کا عارضی فائدہ اور اِس (دنیا) کی زینت ہے۔ اور جو اللہ کے پاس ہے وہ بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔ پس کیا تم عقل نہیں کرو گے؟

اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِیْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ثُمَّ هُوَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِیْنَ ﴿٦٢﴾

۶۲۔پس کیا وہ جس سے ہم نے اچھا وعدہ کیا اور وہ اسے حاصل کرنے والا ہے اُس جیسا ہوسکتا ہے جسے ہم نے دنیا کی زندگی کا عارضی فائدہ پہنچایا ہو پھر وہ قیامت کے دن (جواب دہی کے لئے) حاضر کئے جانے والوں میں سے ہو۔

وَیَوْمَ یُنَادِیْهِمْ فَیَقُوْلُ اَیْنَ شُرَكَآءِیَ الَّذِیْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٦٣﴾

۶۳۔اور جس دن وہ انہیں پکارے گا اور کہے گا کہاں ہیں میرے وہ شریک جن کو تم (شریک) گمان کیا کرتے تھے؟

قَالَ الَّذِیْنَ حَقَّ عَلَیْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰۤؤُلَآءِ الَّذِیْنَ اَغْوَیْنَا ۚ اَغْوَیْنٰهُمْ كَمَا غَوَیْنَا ۚ تَبَرَّاْنَاۤ اِلَیْكَ ؗ مَا كَانُوْۤا اِیَّانَا یَعْبُدُوْنَ ﴿٦٤﴾

۶۴۔وہ جن پر فرمان صادق آ چکا ہو گا کہیں گے اے ہمارے ربّ! یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ہم نے گمراہ کیا۔ ہم نے اُن کو گمراہ کیا جیسے ہم خود گمراہ ہوئے۔ بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے (اب) ہم تیری طرف آتے ہیں۔ یہ ہرگز ہماری عبادت نہیں کیا کرتے تھے۔

وَقِیْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا یَهْتَدُوْنَ ﴿٦٥﴾

۶۵۔اور ان سے کہا جائے گا کہ اپنے (بنائے ہوئے) شرکاء کو پکارو۔ پھر وہ انہیں پکاریں گے تو وہ ان کو کوئی جواب نہ دیں گے اور وہ عذاب کو دیکھیں گے۔ کاش کہ وہ ہدایت پا جاتے۔

وَیَوْمَ یُنَادِیْهِمْ فَیَقُوْلُ مَاذَاۤ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿٦٦﴾

۶۶۔اور (یاد رکھو) وہ دن جب وہ انہیں پکارے گا اور پوچھے گا کہ تم نے مُرسَلین کو کیا جواب دیا؟

فَعَمِیَتْ عَلَیْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ یَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا یَتَسَآءَلُوْنَ ﴿٦٧﴾

۶۷۔پس اُس دن اُن پر خبریں مشتبہ ہو جائیں گی۔ پس وہ ایک دوسرے سے بھی کوئی سوال نہ کریں گے۔

فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ۝٦٨

٦٨۔ پس جہاں تک اس کا تعلق ہے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کئے تو بعید نہیں کہ وہ کامیاب ہونے والوں میں سے ہو جائے۔

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ؕ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝٦٩

٦٩۔ اور تیرا ربّ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور (اُس میں سے) اختیار کرتا ہے۔ اور اُن کو کوئی اختیار حاصل نہیں۔ پاک ہے اللہ اور بہت بلند ہے اُس سے جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔

وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝٧٠

٧٠۔ اور تیرا ربّ جانتا ہے جو اُن کے سینے چھپاتے ہیں اور جو وہ (لوگ) ظاہر کرتے ہیں۔

وَهُوَ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْحَمْدُ فِى الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝٧١

٧١۔ اور وہی ہے اللہ، اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ابتدا اور آخرت (دونوں) میں تعریف اُسی کی ہے اور اُسی کا حکم چلتا ہے اور اُسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ۝٧٢

٧٢۔ تُو کہہ دے کہ مجھے بتاؤ تو سہی کہ اگر اللہ تم پر رات قیامت کے دن تک دراز کر دے تو اللہ کے سوا کون معبود ہے جو تمہارے پاس کوئی روشنی لا سکے؟ پس کیا تم سنو گے نہیں؟

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝٧٣

٧٣۔ تُو کہہ دے کہ بتاؤ تو سہی اگر اللہ تم پر دن، قیامت کے روز تک دراز کر دے تو اللہ کے سوا کون معبود ہے جو تمہارے پاس رات کو لا سکے جس میں تم تسکین پاتے ہو؟ کیا تم بصیرت سے کام نہیں لو گے؟

وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ

٧٤۔ اور اس نے اپنی رحمت سے تمہارے لئے رات

لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۴﴾

اور دن کو اس لئے بنایا کہ تم اس میں سکینت حاصل کرو اور اس کے فضلوں کی جستجو کرو اور تا کہ تم شکر کرو۔

وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۷۵﴾

۷۵۔ اور (وہ دن یاد رکھو) جس دن وہ انہیں پکارے گا اور کہے گا کہاں ہیں میرے وہ شریک جنہیں تم (میرا شریک) گمان کیا کرتے تھے؟

وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۷۶﴾ ع

۷۶۔ اور ہم ہر اُمّت سے ایک گواہ نکال لائیں گے اور کہیں گے کہ اپنی برہان لاؤ۔ پس وہ جان لیں گے کہ حق اللہ کے اختیار میں ہے اور جو کچھ وہ افترا کیا کرتے تھے ان سے جاتا رہے گا۔

اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ۪ وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِي الْقُوَّةِ ۗ اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ﴿۷۷﴾

۷۷۔ یقیناً قارون موسیٰ کی قوم میں سے تھا۔ پس اس نے ان کے خلاف بغاوت کی اور ہم نے اسے ایسے خزانے دیئے تھے کہ ان کی چابیاں (اپنے بوجھ سے) ایک مضبوط جماعت کو بھی تھکا دیتی تھیں۔ (پھر) جب اس کی قوم نے اس سے کہا شیخی نہ بگھار، یقیناً اللہ اِترانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۷۸﴾

۷۸۔ اور جو کچھ اللہ نے تجھے عطا کیا ہے اس کے ذریعہ دارِ آخرت کمانے کی خواہش کر اور دنیا میں سے بھی اپنا معیّن حصہ نظرانداز نہ کر اور احسان کا سلوک کر جیسا کہ اللہ نے تجھ سے احسان کا سلوک کیا اور زمین میں فساد (پھیلانا) پسند نہ کر۔ یقیناً اللہ فسادیوں کو پسند نہیں کرتا۔

قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ ؕ اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ

۷۹۔ اس نے کہا مجھے تو یہ اس علم کی وجہ سے دیا گیا ہے جو مجھے حاصل ہے۔ پھر کیا اسے علم نہیں ہوا کہ یقیناً اللہ اُس سے پہلے کتنی ہی نسلوں کو ہلاک کر چکا

مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّ اَكْثَرُ جَمْعًا ؕ وَ لَا يُسْـَٔلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۷۹﴾

ہے جو قوت میں اس سے سخت تر اور جمعیت میں زیادہ تھیں؟ اور مجرموں سے ان کے گناہوں کے بارہ میں پوچھا نہیں جائے گا۔

فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِىْ زِيْنَتِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَاۤ اُوْتِىَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿۸۰﴾

۸۰۔ پس وہ اپنی قوم میں اپنی سج دھج کے ساتھ نکلا۔ ان لوگوں نے جو دنیا کی زندگی چاہتے تھے کہا کاش! ہمارے لئے بھی ویسا ہی ہوتا جو قارون کو دیا گیا۔ یقیناً وہ بڑے نصیب والا ہے۔

وَ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ﴿۸۱﴾

۸۱۔ اور اُن لوگوں نے جنہیں علم عطا کیا گیا تھا کہا وائے افسوس تم پر!۔ اللہ کا (دیا ہوا) ثواب اُس کے لئے بہت بہتر ہے جو ایمان لایا اور نیک عمل بجا لایا۔ مگر صبر کرنے والوں کے سوا کوئی نہیں جو یہ (معرفت) عطا کیا جائے۔

فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ ۫ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ﴿۸۲﴾

۸۲۔ پس ہم نے اُسے اور اُس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا۔ پس اُس کا کوئی گروہ نہ تھا جو اللہ کے مقابل پر اس کی مدد کرتے اور وہ انتقام لینے والوں میں سے نہ ہو سکا۔

وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ۚ لَوْلَاۤ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ؕ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۳﴾ ع

۸۳۔ اور ان لوگوں نے، جنہوں نے ایک دن پہلے تک اس کے مقام (کو حاصل کرنے) کی تمنّا کی تھی، اس حالت میں صبح کی کہ وہ کہہ رہے تھے وائے حسرت! اللہ اپنے بندوں میں سے جس کیلئے چاہے رزق کشادہ کر دیتا ہے اور (جس کیلئے چاہے) تنگ بھی کر دیتا ہے۔ اگر ہم پر اللہ نے احسان نہ کیا ہوتا تو وہ ہمیں بھی دھنسا دیتا۔ وائے حسرت! کافر کامیاب نہیں ہوا کرتے۔

ع ۸ / ۱۱

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٨٤﴾

٨٤۔ یہ آخرت کا گھر ہے جسے ہم ان لوگوں کے لئے بناتے ہیں جو زمین میں نہ (اپنی) بڑائی چاہتے ہیں اور نہ فساد۔ اور انجام تو متقیوں ہی کا ہے۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٨٥﴾

٨٥۔ جو بھی کوئی نیکی لے کر آئے گا تو اُس کے لئے اس سے بہتر (اجر) ہوگا۔ اور جو بدی لے کر آئے گا تو وہ لوگ جو بدیوں کے مرتکب ہوئے، جزا نہیں دیئے جائیں گے مگر اتنی ہی جو وہ کیا کرتے تھے۔

اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ؕ قُلْ رَّبِّيْۤ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَمَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٨٦﴾

٨٦۔ یقیناً وہ جس نے تجھ پر قرآن کو فرض کیا ہے تجھے ضرور ایک واپس آنے کی جگہ کی طرف واپس لے آئے گا۔ تُو کہہ دے میرا ربّ اسے زیادہ جانتا ہے جو ہدایت لے کر آتا ہے اور اسے بھی جو کھلی کھلی گمراہی میں ہے۔

وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْۤا اَنْ يُّلْقٰۤى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٧﴾

٨٧۔ اور تُو کوئی خواہش نہیں رکھتا تھا کہ تجھے کتاب عطا کی جائے مگر (یہ) تیرے ربّ کی طرف سے بطور رحمت ہے۔ پس کافروں کا ہرگز مددگار نہ بن۔

وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٨٨﴾ ۚ

٨٨۔ اور وہ ہرگز تجھے اللہ کی آیات (کی پیروی) سے نہ روک سکیں بعد اس کے کہ وہ تیری طرف نازل کی جا چکی ہوں۔ اور اپنے ربّ کی طرف بُلاتا رہ اور شرک کرنے والوں میں سے ہرگز نہ ہو۔

وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۟ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ؕ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٩﴾ ع

٨٩۔ اور اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکار۔ کوئی معبود نہیں مگر وہ۔ ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے سوائے اُس کے جلوے کے۔ اُسی کی حکومت ہے اور اُسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔

۲۹۔ العنکبوت

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی ستر آیات ہیں۔

اس سورت کا آغاز ایک دفعہ پھر الٓمّٓ سے کیا گیا ہے جس میں یہ اشارہ بھی مضمر ہوسکتا ہے کہ ایک دفعہ پھر اللہ تعالیٰ سورۃ البقرہ کے مضامین کو نئے انداز میں دہرائے گا۔ چنانچہ جیسا کہ سورۃ البقرۃ میں یہود کا ذکر تھا کہ اُن کا ایمان لانا اس وقت تک اللہ تعالیٰ کو قبول نہ ہوا جب تک وہ آزمائشوں پر پورا نہ اُترے۔ اب اِس سورت میں بھی اسی مضمون کا اعادہ ہے۔ اِس دور یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی پہلے لوگوں کی طرح محض ایمان کا دعویٰ کرنا کافی نہیں ہوگا بلکہ لازماً تمام آزمائشوں سے گزرنا ہوگا جن سے پہلی قوموں کو گزارا گیا۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بعض لوگوں کو اپنے ماں باپ کی طرف سے بھی کڑی آزمائش کا سامنا ہوتا ہے جو مشرک ہونے کی بنا پر اپنے بچوں کو شرک کی طرف بلاتے ہیں۔ مگر انسان کو یاد رکھنا چاہئے کہ ماں باپ جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے احسان کی تعلیم دی ہے ان سے بہت بڑھ کر اللہ کا اپنے بندوں پر احسان ہے اس لئے کسی قیمت پر بھی وہ ماں باپ کی خاطر شرک کو قبول نہ کریں۔

جس طرح سورۃ البقرۃ کے آغاز میں ہی منافقین کا ذکر ملتا ہے اور ان کی اندرونی بیماریوں سے پردہ اٹھایا گیا ہے اسی طرح اس سورت میں بھی اب منافقین کا ذکر چلتا ہے اور ان کی طرح طرح کی روحانی بیماریوں کا تجزیہ فرمایا جارہا ہے۔

ایمان کا دعویٰ کرنے والے اس آزمائش میں سے بھی گزرتے ہیں کہ ان کے بڑے لوگ ان کو کہتے ہیں کہ ہمارے پیچھے لگ جاؤ۔ اگر ہمارا مسلک غلط بھی ہوا تو ہم تمہارے بوجھ اٹھالیں گے۔ حالانکہ یہ دعویٰ کرنے والے تو نہ صرف اپنا بوجھ اٹھائیں گے بلکہ اپنے متبعین کو گمراہ کرنے کا بوجھ بھی اٹھائیں گے اور اس امر کا فیصلہ قیامت کے دن ہی ہوگا کہ وہ اللہ تعالیٰ پر کیسے کیسے افترا باندھا کرتے تھے۔

اس کے بعد حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت لوطؑ اور بہت سے ایسے گزشتہ انبیاء کی قوموں کا ذکر ہے جو اپنے وقت کے رسولوں کی مخالفت کی وجہ سے ہلاک کی گئیں اور ان کے نشانات اس زمین میں آج تک باقی ہیں۔ آثارِ قدیمہ کا علم رکھنے والے بہت سی قوموں کا کھوج لگا بھی چکے ہیں اور بہت سی قوموں کا کھوج لگانا ابھی باقی ہے۔ یہاں تک کہ کشتیٔ نوح کے متعلق بھی دعویٰ کیا جاتا ہے کہ آثارِ قدیمہ کے علماء اس کی کھوج سے غافل نہیں اور ضرور ایک دن کھوج نکال لیں گے۔

اس کے بعد اس سورت کی مرکزی آیت (نمبر۴۲) میں، جس کا سورت کے عنوان العنکبوت سے تعلق ہے، یہ ذکر فرمایا جا رہا ہے کہ جو لوگ بھی اللہ کے سوا معبود ٹھہراتے ہیں ان کی مثال تو ایک مکڑی کی سی ہے جو ایک بہت پیچ دار جالا بُنتی ہے۔ اسی طرح ان لوگوں کے استدلال بھی نہایت پیچ دار مگر فی الحقیقت نہایت احمقانہ ہیں۔ اور ان میں پھنسنے والوں کی مثال بھی ان احمق مکھیوں کی طرح ہے جو مکڑی کے جالے میں پھنس کر اس کا شکار ہو جاتی ہیں اور انہیں علم نہیں کہ مکڑی کے جالے سے کمزور تر اَور کوئی پھندا نہیں۔

مکڑی کے جالے میں یہ تضاد پایا جاتا ہے کہ اگر چہ اس کے لعاب سے پیدا ہونے والے دھاگے میں اتنی طاقت ہوتی ہے کہ اس موٹائی اور وزن کے لوہے کے دھاگے میں بھی ویسی طاقت نہیں ہوتی مگر اس کے باوجود وہ ایک کمزور ترین پھندا ثابت ہوتا ہے۔ پس دشمنوں کے لئے ایک چیلنج ہے کہ وہ مضبوط پھندے بھی بنا کر دیکھ لیں ان کا حشر مکڑی کے بنائے ہوئے پھندے کے سوا کچھ نہیں ہوگا جو بظاہر مضبوط ہے مگر حقیقتاً انتہائی کمزور ثابت ہوتا ہے۔

اس سورت کی آخری آیت میں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو اُسے اخلاص سے تلاش کرتے ہیں یہ خوشخبری دیتا ہے کہ ان کا کوئی بھی مسلک ہو، اگر اللہ چاہے تو انہیں بالآخر صراطِ مستقیم تک پہنچا دے گا۔ اور دنیا کے ہر مذہب میں وہ سچائیاں موجود ہیں کہ ان پر غور کرنے کے نتیجہ میں بالآخر اسلام کی سچائی اور صراطِ مستقیم کی طرف ان کی ہدایت ممکن ہے، اگر اللہ چاہے۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الْعَنْکَبُوْتِ مَکِّیَّۃٌ وَّ ھِیَ مَعَ الْبَسْمَلَۃِ سَبْعُوْنَ اٰیَۃً وَّ سَبْعَۃُ رُکُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

الٓمّٓ ②

۲۔ أَنَا اللّٰهُ أَعْلَمُ: میں اللہ سب سے زیادہ جاننے والا ہوں۔

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ③

۳۔ کیا لوگ یہ گمان کر بیٹھے ہیں کہ یہ کہنے پر کہ ہم ایمان لے آئے وہ چھوڑ دیئے جائیں گے اور آزمائے نہیں جائیں گے؟

وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ④

۴۔ اور ہم یقیناً اُن لوگوں کو جو اُن سے پہلے تھے آزمائش میں ڈال چکے ہیں۔ پس وہ لوگ جو سچے ہیں اللہ انہیں ضرور شناخت کر لے گا اور جھوٹوں کو بھی ضرور پہچان جائے گا۔

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ⑤

۵۔ کیا وہ لوگ جو بُرے اعمال بجا لاتے ہیں گمان کر بیٹھے ہیں کہ وہ (سزا سے بھاگ کر) ہم پر سبقت لے جائیں گے؟ بہت بُرا ہے جو وہ فیصلہ کرتے ہیں۔

مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ⑥

۶۔ جو بھی اللہ کی لقاء چاہتا ہے تو (اُس کے لئے) اللہ کا مقرر کردہ وقت ضرور آنے والا ہے اور وہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ⑦

۷۔ اور جو جہاد کرے تو وہ اپنی ہی خاطر جہاد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ تمام جہانوں سے مستغنی ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ⑧

۸۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ہم لازماً اُن کی بدیاں ان سے دور کر دیں گے اور ضرور اُنہیں اُن کے بہترین اعمال کے مطابق جزا دیں گے جو وہ کیا کرتے تھے۔

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ؕ وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۹

۹۔اور ہم نے انسان کو تاکیدی نصیحت کی کہ اپنے والدین سے حُسنِ سلوک کرے اور (کہا کہ) اگر وہ تجھ سے جھگڑیں کہ تو میرا شریک ٹھہرائے، جس کا تجھے کوئی علم نہیں، تو پھر اُن دونوں کی اطاعت نہ کر۔ میری ہی طرف تمہارا لَوٹ کر آنا ہے پس میں تمہیں ان باتوں سے آگاہ کروں گا جو تم کرتے تھے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ۝۱۰

۱۰۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ہم انہیں ضرور نیک لوگوں میں داخل کریں گے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَلَئِنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ؕ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۱

۱۱۔اور لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لے آئے۔مگر جب اُنہیں اللہ کی راہ میں تکلیف دی جاتی ہے تو وہ لوگوں کی آزمائش کو اللہ کے عذاب کی طرح بنا لیتے ہیں۔اور اگر تیرے ربّ کی طرف سے کوئی مدد آئی تو وہ ضرور کہیں گے کہ ہم تو یقیناً تم لوگوں کے ساتھ تھے۔کیا اللہ سب سے بڑھ کر اسے نہیں جانتا جو تمام جہانوں (میں بسنے والوں) کے دلوں میں ہے۔

وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ۝۱۲

۱۲۔ اور اللہ یقیناً مومنوں کو بھی پہچان لے گا اور منافقوں کو بھی پہچان لے گا۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝۱۳

۱۳۔اور ان لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا اُن لوگوں سے کہا جو ایمان لائے کہ ہمارے رستے کی پیروی کرو اور ہم تمہاری خطائیں (خود) اُٹھا لیں گے حالانکہ وہ اُن کی خطاؤں میں سے کچھ بھی اُٹھانے والے نہیں ہوں گے۔وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔

وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ

۱۴۔ اور وہ ضرور اپنے بوجھ اٹھائیں گے اور اپنے

اَثْقَالِهِمْ ۫ وَ لَيُسْـَٔلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۴﴾

بوجھوں کے علاوہ کچھ اور بوجھ بھی۔ اور قیامت کے دن وہ ضرور اس کے متعلق پوچھے جائیں گے جو افترا وہ کیا کرتے تھے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ؕ فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۵﴾

۱۵۔اور یقیناً ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تھا۔ پس وہ ان میں پچاس کم، ہزار برس رہا۔ پس ان کو طوفان نے آ پکڑا اور وہ ظلم کرنے والے تھے۔ ①

فَاَنْجَيْنٰهُ وَ اَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَاۤ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ پس ہم نے اس کو اور (اس کے ساتھ) کشتی سواروں کو نجات بخشی اور اس (کشتی) کو تمام جہانوں کے لئے ایک نشان بنادیا۔

وَ اِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ اور ابراہیم (کو بھی بھیجا تھا) جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ کی عبادت کرو اور اسی کا تقویٰ اختیار کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ (بہتر ہوتا) اگر تم علم رکھتے۔

اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ یقیناً تم اللہ کو چھوڑ کر محض بتوں کی عبادت کرتے ہو اور جھوٹ گھڑتے ہو۔ یقیناً وہ لوگ جن کی تم اللہ کی بجائے عبادت کرتے ہو تمہارے لئے کسی رزق کی ملکیت نہیں رکھتے۔ پس اللہ کے حضور ہی رزق چاہو اور اُس کی عبادت کرو اور اس کا شکر ادا کرو۔ اسی کی طرف تم لَوٹائے جاؤ گے۔

وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ اور اگر تم تکذیب کرو تو تم سے پہلے بھی کئی اُمّتیں تکذیب کر چکی ہیں۔ اور پیغمبر پر کھلا کھلا پیغام پہنچانے کے سوا کچھ فرض نہیں۔

① حضرت نوحؑ کی عمر جو ۹۵۰ سال بیان فرمائی گئی ہے اس سے ظاہری عمر مراد نہیں بلکہ آپؑ کی شریعت کی عمر ہے۔

اَوَلَمۡ یَرَوۡا کَیۡفَ یُبۡدِئُ اللّٰهُ الۡخَلۡقَ ثُمَّ یُعِیۡدُهٗ ؕ اِنَّ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیۡرٌ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ کس طرح پیدائش کا آغاز کرتا ہے اور پھر اسے دہراتا ہے؟ یقیناً یہ اللہ پر آسان ہے۔

قُلۡ سِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ فَانۡظُرُوۡا کَیۡفَ بَدَاَ الۡخَلۡقَ ثُمَّ اللّٰهُ یُنۡشِئُ النَّشۡاَۃَ الۡاٰخِرَۃَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿ۚ۲۱﴾

۲۱۔ تُو کہہ دے کہ زمین میں سیر کرو پھر غور کرو کہ کیسے اُس نے تخلیق کا آغاز کیا۔ پھر اللہ اُسے نشأۃِ آخرت کی صورت میں اُٹھائے گا۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

یُعَذِّبُ مَنۡ یَّشَآءُ وَ یَرۡحَمُ مَنۡ یَّشَآءُ ۚ وَ اِلَیۡهِ تُقۡلَبُوۡنَ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ وہ جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اور جس پر چاہے رحم کرتا ہے اور اُسی کی جانب تم لوٹائے جاؤ گے۔

وَ مَاۤ اَنۡتُمۡ بِمُعۡجِزِیۡنَ فِی الۡاَرۡضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ ۫ وَمَا لَکُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مِنۡ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیۡرٍ ﴿۲۳﴾ ع ۲/۹/۱۴

۲۳۔ اور نہ تم زمین میں (اللہ کو) عاجز کرنے والے ہو اور نہ آسمان میں۔ اور تمہارے لئے اللہ کے سوا نہ کوئی دوست ہے نہ کوئی مددگار۔

وَالَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ لِقَآئِهٖۤ اُولٰٓئِکَ یَئِسُوۡا مِنۡ رَّحۡمَتِیۡ وَ اُولٰٓئِکَ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی آیات اور اس سے ملاقات کا انکار کیا یہی لوگ ہیں جو میری رحمت سے مایوس ہو چکے ہیں اور یہی لوگ ہیں جن کے لئے دردناک عذاب (مقدر) ہے۔

فَمَا کَانَ جَوَابَ قَوۡمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوا اقۡتُلُوۡهُ اَوۡ حَرِّقُوۡهُ فَاَنۡجٰهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ پس اس کی قوم کا جواب اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ انہوں نے کہا اسے قتل کر دو یا جلا دو۔ پس اللہ نے اسے آگ سے نجات بخشی۔ یقیناً اس میں بہت سے نشانات ہیں ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں۔

وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۡ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۶﴾

۲۶۔ اور اس نے کہا تم تو خدا کو چھوڑ کر محض بتوں کو، دنیا کی زندگی کی باہمی محبت کی بنا پر، پکڑے بیٹھے ہو۔ پھر قیامت کے دن تم میں سے بعض، بعض کا انکار کریں گے اور بعض، بعض پر لعنت ڈالیں گے اور تمہارا ٹھکانا آگ ہوگا اور تمہارے کوئی مددگار نہیں ہوں گے۔

فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّىْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّىْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ پس لوط اس (یعنی ابراہیم) پر ایمان لے آیا۔ اور اس نے کہا کہ یقیناً میں اپنے ربّ کی طرف ہجرت کر کے جانے والا ہوں۔ یقیناً وہی کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِىْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِى الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ اور ہم نے اُسے (یعنی ابراہیم کو) اسحاق اور یعقوب عطا کئے اور اس کی ذریّت میں بھی نبوت اور کتاب (کے انعام) رکھ دیئے۔ اور اُسے ہم نے اُس کا اجر دنیا میں بھی دیا اور آخرت میں تو وہ یقیناً صالحین میں شمار ہوگا۔

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۡ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ اور لوط کو بھی (بھیجا) جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ تم یقیناً بے حیائی کی طرف (دوڑے) آتے ہو۔ تمام جہانوں میں کبھی کوئی اس میں تم پر سبقت نہ لے جاسکا۔

اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ۙ۬ وَتَاْتُوْنَ فِىْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ؕ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۳۰﴾

۳۰۔ کیا تم (شہوت کے ساتھ) مَردوں کی طرف آتے ہو اور راہزنی کرتے ہو اور اپنی مجالس میں سخت ناپسندیدہ باتیں کرتے ہو۔ پس اس کی قوم کا جواب کچھ نہ تھا مگر (یہ) کہ انہوں نے کہا ہمارے پاس اللہ کا عذاب لے آ اگر تُو سچوں میں سے ہے۔

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۳۱﴾

۳۱۔ اس نے کہا اے میرے ربّ! اس فساد کرنے والی قوم کے خلاف میری مدد کر۔

وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِیْمَ بِالْبُشْرٰی ۙ قَالُوْۤا اِنَّا مُهْلِكُوْۤا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ ۚ اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِیْنَ ﴿۳۲﴾

۳۲۔ اور جب ہمارے رسول ابراہیم کے پاس خوشخبری لے کر آئے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ یقیناً ہم (لُوط کی) اِس بستی کے رہنے والوں کو ہلاک کرنے والے ہیں۔ یقیناً اس کے باشندے ظالم لوگ ہیں۔ ﴿۱﴾

قَالَ اِنَّ فِیْهَا لُوْطًا ؕ قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِیْهَا ٚ لَنُنَجِّیَنَّهٗ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۫ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِیْنَ ﴿۳۳﴾

۳۳۔ اس نے کہا کہ اُس میں تو لُوط بھی ہے۔ انہوں نے (جواباً) کہا کہ ہم بہتر جانتے ہیں کہ اس میں کون ہے۔ ہم یقیناً اسے اور اس کے تمام اہلِ خانہ کو بچالیں گے سوائے اس کی بیوی کے، وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے۔

وَلَمَّاۤ اَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَ ضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّ قَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ۫ اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِیْنَ ﴿۳۴﴾

۳۴۔ اور جب ہمارے رسول لُوط کے پاس آئے تو وہ ان کی وجہ سے ناخوش ہوا اور دل ہی دل میں ان سے بہت تنگی محسوس کی تو انہوں نے کہا کہ ڈر نہیں اور کوئی غم نہ کر۔ ہم یقیناً تجھے اور تیرے سب گھر والوں کو بچالیں گے سوائے تیری بیوی کے، وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے۔

اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰۤی اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ﴿۳۵﴾

۳۵۔ یقیناً ہم اِس بستی کے رہنے والوں پر آسمان سے ایک عذاب اُتارنے والے ہیں اس وجہ سے کہ وہ فِسق کرتے ہیں۔

وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَاۤ اٰیَةًۢ بَیِّنَةً لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۳۶﴾

۳۶۔ اور یقیناً ہم نے اُس میں سے صرف ایک روشن نشان اُن لوگوں کے لئے باقی چھوڑا جو عقل کرتے ہیں۔

﴿۱﴾ حضرت لوطؑ کی قوم کو تباہ کرنے کے لئے جو فرشتے آئے تھے وہ اس سے پہلے حضرت ابراہیمؑ پر نازل ہوئے تھے اور حضرت ابراہیمؑ چونکہ رقیق القلب تھے اس لئے آپ نے اس قوم کی معافی کے لئے اللہ تعالیٰ سے بہت اصرار کیا۔

وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا ۙ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَارْجُوا الْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ﴿۳۷﴾

۳۷۔اور (ہم نے) مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو (بھیجا) تو اس نے کہا کہ اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اور آخری دن کی اُمید رکھو اور زمین میں فسادی بن کر بدامنی نہ پھیلاؤ۔

فَکَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ ﴿۳۸﴾

۳۸۔پس (جب) انہوں نے اُس کو جھٹلا دیا تو انہیں ایک زلزلہ نے آ پکڑا۔ پس وہ ایسے ہوگئے کہ اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل گرے ہوئے تھے۔

وَعَادًا وَّثَمُوْدَا۠ وَقَدْ تَّبَیَّنَ لَکُمْ مِّنْ مَّسٰکِنِهِمْ ۫ وَزَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِیْلِ وَکَانُوْا مُسْتَبْصِرِیْنَ ۙ﴿۳۹﴾

۳۹۔ اور عاد اور ثمود کو بھی (ہم نے زلزلوں سے ہلاک کر دیا) اور تم پر یہ بات اُن کے مساکن (کے کھنڈرات) سے خوب کھل چکی ہے۔اور شیطان نے انہیں ان کے اعمال کو اچھا بنا کر دکھایا اور اس نے انہیں (سیدھی) راہ سے روک دیا حالانکہ وہ اچھا بھلا دیکھ رہے تھے۔

وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ ۫ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰی بِالْبَیِّنٰتِ فَاسْتَکْبَرُوْا فِی الْاَرْضِ وَمَا کَانُوْا سٰبِقِیْنَ ﴿۴۰﴾

۴۰۔اور قارون اور فرعون اور ہامان کو بھی (ہم نے ان کی گمراہی کی سزا دی) اور موسیٰ ان کے پاس یقیناً کھلے کھلے نشان لا چکا تھا پھر بھی انہوں نے زمین میں تکبر سے کام لیا اور وہ (ہماری پکڑ سے) آگے بڑھ جانے والے نہ ہو سکے۔

فَکُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّیْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ

۴۱۔پس ہم نے ہر ایک کو اس کے گناہ کے سبب سے پکڑ لیا۔ پس ان میں ایسا گروہ بھی تھا جن پر ہم نے کنکر برسانے والا ایک جھکڑ بھیجا۔ اور ان میں ایسا گروہ بھی تھا جس کو ایک ہولناک گرج نے پکڑ لیا۔ اور ان میں سے ایسا گروہ بھی تھا جسے ہم نے زمین میں دھنسا دیا

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝۴۱

اور ان میں سے ایسا بھی ایک گروہ تھا جسے ہم نے غرق کر دیا۔ اور اللہ ایسا نہیں کہ ان پر ظلم کرتا لیکن وہ خود ہی اپنے اوپر ظلم کرنے والے تھے۔ (۱)

مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ۭ وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝۴۲

۴۲۔ اُن لوگوں کی مثال جنہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اَور دوست بنائے مکڑی کی طرح ہے اُس نے بھی ایک گھر بنایا اور تمام گھروں میں یقیناً مکڑی ہی کا گھر سب سے زیادہ کمزور ہوتا ہے۔ کاش وہ یہ جانتے۔

اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۴۳

۴۳۔ یقیناً اللہ ہر اس چیز کو جانتا ہے جسے وہ اس کے سوا پکارتے ہیں۔ اور وہ کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ۝۴۴

۴۴۔ اور یہ تمثیلات ہیں جو ہم لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں لیکن علم والوں کے سوا ان کو کوئی نہیں سمجھتا۔

خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝۴۵

۴۵۔ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ یقیناً اس میں مومنوں کے لئے ایک بہت بڑا نشان ہے۔

اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ۭ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ ۭ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۝۴۶

۴۶۔ تُو کتاب میں سے، جو تیری طرف وحی کیا جاتا ہے، پڑھ کر سنا اور نماز کو قائم کر۔ یقیناً نماز بے حیائی اور ہر ناپسندیدہ بات سے روکتی ہے۔ اور اللہ کا ذکر یقیناً سب (ذکروں) سے بڑا ہے۔ اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

---

(۱) نبیوں کی مخالف قوموں کے انجام کا ذکر اس آیت میں ملتا ہے کہ کس کس ذریعہ سے وہ ہلاک کی گئیں۔ بعضوں پر بہت کنکر برسانے والی آندھیاں چلیں جن سے وہ ہلاک ہوگئیں۔ بعضوں کو خوفناک گرج نے آ پکڑا۔ بعض زلازل کے نتیجہ میں زمین میں دفن کردی گئیں اور بعض غرق کردی گئیں۔ عموماً یہی چار ذریعے ہیں جو نبیوں کے مخالفوں کو ہلاک کرنے کے لئے استعمال ہوتے رہے ہیں۔

وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۖ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۷﴾

۴۷۔ اور اہلِ کتاب سے بحث نہ کرو مگر اُس (دلیل) سے جو بہترین ہو سوائے اُن کے جنہوں نے اُن میں سے ظلم کیا ہو۔ اور (اُن سے) کہو کہ ہم ایمان لے آئے ہیں اس پر جو ہماری طرف اُتارا گیا اور اُس پر (بھی) جو تمہاری طرف اُتارا گیا اور ہمارا معبود اور تمہارا معبود ایک ہی ہے اور ہم اُسی کے فرمانبردار ہیں۔

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمِنْ هٰٓؤُلَاۗءِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۸﴾

۴۸۔ اور اِسی طرح ہم نے تیری طرف کتاب اُتاری۔ پس وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس پر ایمان لاتے ہیں اور اِن (اہلِ کتاب) میں سے بھی (ایسا گروہ) ہے جو اس پر ایمان لاتا ہے۔ اور ہماری آیات کا انکار کافروں کے سوا کوئی نہیں کرتا۔

وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۹﴾

۴۹۔ اور تُو اس سے پہلے کوئی کتاب نہیں پڑھتا تھا اور نہ تُو اپنے داہنے ہاتھ سے اُسے لکھتا تھا۔ اگر ایسا ہوتا تو جھٹلانے والے (تیرے بارہ میں) ضرور شک میں پڑ جاتے۔

بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ﴿۵۰﴾

۵۰۔ بلکہ یہ وہ کھلی کھلی آیات ہیں جو اُن کے سینوں میں (درج) ہیں جن کو علم دیا گیا اور ہماری آیات کا انکار ظالموں کے سوا اور کوئی نہیں کرتا۔

وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۱﴾

۵۱۔ اور وہ کہتے ہیں کیوں نہ اُس پر اُس کے ربّ کی طرف سے کوئی نشانات اُتارے گئے۔ تُو کہہ دے کہ نشانات تو محض اللہ ہی کے پاس ہیں اور میں تو محض ایک کھلا کھلا ڈرانے والا ہوں۔

اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ

۵۲۔ کیا (یہی) اُن کے لئے کافی نہیں کہ ہم نے تجھ

يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّ ذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝۵۲ ع۷

پر ایک کتاب اُتاری ہے جو اُن پر پڑھی جاتی ہے اور یقیناً اس میں ایمان لانے والی قوم کے لئے ایک بڑی رحمت بھی ہے اور بہت بڑی نصیحت بھی۔

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۵۳

۵۳۔ تُو کہہ دے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ بطور گواہ کافی ہے۔ وہ جانتا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ لوگ جو باطل پر ایمان لے آئے اور اللہ کا انکار کر دیا یہی وہ لوگ ہیں جو نقصان اُٹھانے والے ہیں۔

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ ؕ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۵۴

۵۴۔ اور وہ تجھ سے جلد عذاب لانے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اور اگر معیّن مدت مقرر نہ ہوتی تو ضرور ان کے پاس عذاب آ جاتا اور وہ ان کے پاس یقیناً (اس طرح) اچانک آئے گا کہ وہ (اس کا) کوئی شعور نہ کر سکیں گے۔

يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ ۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝۵۵ۙ

۵۵۔ وہ تجھ سے عذاب مانگنے میں جلدی کرتے ہیں جبکہ جہنم کافروں کو ضرور گھیر لینے والی ہے۔

يَوْمَ يَغْشٰهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۵۶

۵۶۔ جس دن عذاب ان کو اوپر سے بھی ڈھانک لے گا اور ان کے پاؤں کے نیچے سے بھی اور (اللہ) کہے گا کہ جو کچھ تم کیا کرتے تھے اسے چکھو۔

يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ۝۵۷

۵۷۔ اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو! میری زمین یقیناً وسیع ہے۔ پس صرف میری ہی عبادت کرو۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۟ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝۵۸

۵۸۔ ہر جان موت کا مزا چکھنے والی ہے۔ پھر ہماری ہی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۵۹﴾	۵۹۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ہم ان کو جنّت میں بالضرور ایسے بالاخانوں میں جگہ عطا کریں گے جن کے دامن میں نہریں بہتی ہوں گی۔ وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ کیا ہی عمدہ اجر ہے عمل کرنے والوں کا۔
الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۶۰﴾	۶۰۔ (یہ وہ لوگ ہیں) جنہوں نے صبر کیا اور اپنے ربّ پر توکّل کرتے رہے۔
وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖۗ اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ۖؗ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۱﴾	۶۱۔ اور کتنے ہی زمین پر چلنے والے جاندار ہیں کہ وہ اپنا رزق نہیں اُٹھائے پھرتے۔ اللہ ہی ہے جو انہیں رزق عطا کرتا ہے اور تمہیں بھی۔ اور وہ خوب سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔
وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۲﴾	۶۲۔ اور اگر تُو ان سے پوچھے کہ کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور سورج اور چاند کو مسخر کر دیا؟ تو وہ ضرور کہیں گے: اللہ نے۔ تو پھر (وہ) کس طرف اُلٹے پھرائے جاتے ہیں؟
اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾	۶۳۔ اللہ ہی ہے جو اپنے بندوں میں سے جس کیلئے چاہتا ہے رزق فراخ کرتا ہے اور اُس کیلئے (رزق) تنگ بھی کر دیتا ہے۔ یقیناً اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔
وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۶۴﴾	۶۴۔ اور اگر تُو ان سے پوچھے کہ کس نے آسمان سے پانی نازل کیا پھر اس کے ذریعہ زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیا تو وہ ضرور کہیں گے: اللہ نے۔ تُو کہہ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے لیکن اکثر اُن میں سے عقل نہیں رکھتے۔ ع ۶/۱۲

وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ۭ وَ اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝۶۵

۶۵۔ اور یہ دنیا کی زندگی غفلت اور کھیل تماشہ کے سوا کچھ نہیں اور یقیناً آخرت کا گھر ہی دراصل حقیقی زندگی ہے۔ کاش کہ وہ جانتے۔

فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ۝۶۶

۶۶۔ پس جب وہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو وہ اللہ کو پکارتے ہیں اُسی کے لئے اپنے دین کو خالص کرتے ہوئے۔ پھر جب وہ انہیں خشکی کی طرف بچا لے جاتا ہے تو اچانک وہ شرک کرنے لگتے ہیں۔

لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۚ وَ لِيَتَمَتَّعُوْا ۫ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝۶۷

۶۷۔ تاکہ وہ ناشکری کریں اُس کی جو ہم نے انہیں عطا کیا اور تاکہ وہ کچھ عارضی فائدہ اُٹھالیں۔ پس وہ عنقریب (اس کا نتیجہ) جان لیں گے۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۭ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ۝۶۸

۶۸۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ایک امن والا حرم بنایا ہے۔ جبکہ اُن کے ارد گرد سے لوگ اُچک لئے جاتے ہیں۔ تو پھر کیا وہ جھوٹ پر ایمان لائیں گے اور اللہ کی نعمت کا انکار کر دیں گے؟

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ۭ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝۶۹

۶۹۔ اور اس سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے جو اللہ پر ایک بڑا جھوٹ گھڑے یا حق کو جھٹلا دے جب وہ اس کے پاس آئے۔ کیا کافروں کے لئے جہنم میں ٹھکانا نہیں؟

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۭ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۷۰

۷۰۔ اور وہ لوگ جو ہمارے بارہ میں کوشش کرتے ہیں ہم ضرور انہیں اپنی راہوں کی طرف ہدایت دیں گے اور یقیناً اللہ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

۳۰۔ الرّوم

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی اکسٹھ آیات ہیں۔

اس سورت کا آغاز بھی حروفِ مقطعات الٓمّ سے ہوا ہے۔ الٓمّ سے شروع ہونے والی سورتوں میں یہ ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ جانتا ہے کہ کیا ہوا اور کیا ہونے والا ہے۔

اس سے پہلی سورت کے اختتام پر یہ دعویٰ تھا کہ اللہ تعالیٰ یقیناً احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے اور سب سے بڑے احسان کرنے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ پس آپؐ کو مزید فتوحات کی خوشخبری دی جا رہی ہے جن کا ذکر اِس سورت میں متعدد جگہ ملتا ہے۔ سب سے پہلے پیشگوئی کے رنگ میں یہ بیان فرمایا گیا کہ فارس کے مشرکین کو روم کی عیسائی حکومت کے مقابل پر (جو بہرحال موحِد ہونے کا دعویٰ تو رکھتے تھے) تھوڑے سے علاقہ میں فتح میسر آئی تو اس سے مشرکین نے یہ فال نکالی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہونے والوں پر آخری فتح بھی حاصل کرلیں گے۔ اس سورت میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ ہرگز ایسا نہیں ہوگا۔ لازماً رومی اپنے کھوئے ہوئے علاقے کو مشرکینِ فارس سے دوبارہ چھڑوالیں گے اور اس پر مسلمان خوشیاں منائیں گے، یہ توقع رکھتے ہوئے کہ اب انشاءاللہ مسلمانوں کو بھی بت پرستوں پر فتح عظیم حاصل ہوگی۔

یہ پیشگوئی اُن دنوں کی ہے جب ابھی مسلمان انتہائی کمزور تھے اور کوئی ان کی فتح کا دعویٰ نہیں کرسکتا تھا۔ اس ضمن میں یہ پیشگوئی بھی اس فتح کے وعدے میں مضمر تھی کہ مسلمانوں کو مشرکوں کی عظیم الشان حکومت یعنی کسریٰ کی حکومت پر بھی فتح نصیب ہوگی۔ پس بعینہٖ ایسا ہی ہوا۔ اس اتنے واضح ثبوت کو دیکھتے ہوئے بھی لوگ اللہ تعالیٰ کی ہستی کا انکار کرتے چلے جاتے ہیں۔ پس ان کو ایک دفعہ پھر اس حقیقت کی طرف متوجہ فرمایا گیا کہ کیا وہ زمین و آسمان یا اپنے نفوس پر غور نہیں کرتے کہ ان کو اللہ تعالیٰ کے وجود کی شہادتیں خود اپنے اندر اور زمین و آسمان کے آفاق میں دکھائی دینے لگیں۔ اسی طرح ان کی توجہ پہلی قوموں کے آثار کی طرف بھی پھر مبذول کروائی گئی کہ اگر وہ اپنے حال سے بے خبر ہیں تو پھر پہلی قوموں کے انجام کو دیکھ لیں۔ دنیاوی لحاظ سے وہ کتنی عظیم قومیں تھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں موجود قوموں سے زیادہ انہوں نے زمین کو آباد کیا لیکن جب ان کے پاس رسول آئے اور انہوں نے انکار کردیا تو اُن کی عظمتیں خاک میں ملادی گئیں۔

اس کے بعد مختلف مثالوں کے ذریعہ مسلسل یہ مضمون جاری ہے کہ جدھر بھی تم نظر دوڑاؤ گے ادھر ہی تمہیں زندگی کے بعد موت اور موت کے بعد زندگی کا مضمون پھیلا ہوا دکھائی دے گا۔لیکن افسوس کہ انسان اس پر غور نہیں کرتا کہ اس سارے نظام کی آخری منزل یہ تو نہیں ہوسکتی کہ انسان کو بار بار اسی دنیا کی خاطر زندہ کیا جائے۔آخری زندگی وہی ہوگی جس میں وہ حساب دہی کے لئے اللہ کے حضور حاضر کیا جائے گا۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دفعہ پھر اس امر کی نصیحت ہے کہ تُو صبر سے کام لے۔اللہ کا وعدہ بہرحال حق ہے اور وہ لوگ جو یقین نہیں کرتے، تجھے اپنے موقف سے اکھاڑ نہ سکیں۔یہاں صبر کا مفہوم یہ ہے کہ نیکیوں سے چمٹے رہو اور کسی قیمت پر بھی حق بات کو ترک نہ کرو۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الرُّوْمِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اِحْدٰى وَ سِتُّوْنَ اٰيَةً وَّ سِتَّةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

الٓمّٓ ۝۲

۲۔ أَنَا اللّٰهُ أَعْلَمُ: میں اللہ سب سے زیادہ جاننے والا ہوں۔

غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۝۳

۳۔ اہل روم مغلوب کئے گئے۔

فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ۝۴

۴۔ قریب کی زمین میں۔ اور وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد پھر ضرور غالب آ جائیں گے۔

فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ؕ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ؕ وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۵

۵۔ تین سے نو سال کے عرصہ تک۔ حکم اللہ ہی کا (چلتا) ہے، پہلے بھی اور بعد میں بھی۔ اور اس دن مومن (بھی اپنی فتوحات سے) بہت خوش ہوں گے۔

بِنَصْرِ اللّٰهِ ؕ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝۶

۶۔ (جو) اللہ کی نصرت سے (ہوں گی)۔ وہ نصرت کرتا ہے جس کی چاہتا ہے اور وہ کامل غلبہ والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۷

۷۔ (یہ) اللہ کا وعدہ (ہے۔ اور) اللہ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (۱)

يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚۖ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ۝۸

۸۔ وہ دنیا کی زندگی کے ظاہر کو جانتے ہیں اور وہ ایسے ہیں کہ آخرت کے بارہ میں وہ غافل ہیں۔

---

(۱) (آیات ۳ تا ۷) سورۃ الروم کی ان ابتدائی آیات میں غُلِبَتِ الرُّوم سے مراد رومی حکومت کا کسریٰ کی آتش پرست حکومت سے لڑائی کے دوران قریب کی زمین میں شکست کھانے کا ذکر ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ پیشگوئی فرمائی گئی ہے کہ دوبارہ ان کو کسریٰ کی حکومت پر فتح عطا کی جائے گی اور یہ واقعہ نو سال کے اندر اندر ہوگا۔ یہ بھی حضرت رسول اللہ ﷺ کی سچائی کی ایک عظیم دلیل ہے کہ لازماً عالم الغیب خدا نے ہی آپ کو یہ خبر دی تھی۔

انہی آیات میں پھر بالآخر مسلمانوں کے غلبہ کی پیشگوئی بھی ہے جو اسی طرح بڑی شان سے پوری ہوئی۔ یہ فتح بھی بِضْعِ سِنِيْن کے اندر جنگ بدر کے موقع پر عطا ہوئی۔

اَوَلَمۡ يَتَفَكَّرُوۡا فِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ ‌ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَمَا بَيۡنَهُمَاۤ اِلَّا بِالۡحَـقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ‌ؕ وَاِنَّ كَثِيۡرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمۡ لَـكٰفِرُوۡنَ ۝۹

۹۔ کیا انہوں نے اپنے دلوں میں غور نہیں کیا (کہ) اللہ نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے پیدا نہیں کیا مگر حق کے ساتھ اور ایک معیّن مدت کے لئے۔ اور یقیناً لوگوں میں سے اکثر اپنے ربّ کی ملاقات سے ضرور منکر ہیں۔

اَوَلَمۡ يَسِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ فَيَنۡظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ‌ ؕ كَانُوۡۤا اَشَدَّ مِنۡهُمۡ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الۡاَرۡضَ وَعَمَرُوۡهَاۤ اَكۡثَرَ مِمَّا عَمَرُوۡهَا وَجَآءَتۡهُمۡ رُسُلُهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ‌ ؕ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظۡلِمَهُمۡ وَلٰـكِنۡ كَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ ؕ‏ ۝۱۰

۱۰۔ اور کیا انہوں نے زمین میں سیر نہیں کی تا کہ وہ غور کر سکتے کہ ان لوگوں کا انجام کیسا ہوا جو اُن سے پہلے تھے۔ وہ قوت میں ان سے زیادہ شدید تھے اور انہوں نے زمین کو پھاڑا اور اسے اس سے زیادہ آباد کیا تھا جیسا اِنہوں نے اُسے آباد کیا ہے اور ان کے پاس بھی ان کے رسول کھلے کھلے نشان لے کر آئے تھے۔ پس اللہ ایسا نہیں کہ ان پر ظلم کرتا بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔

ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيۡنَ اَسَآءُوا السُّوۡۤاٰى اَنۡ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوۡا بِهَا يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ۝۱۱ ع

۱۱۔ پھر وہ لوگ جنہوں نے بُرائی کی ان کا بہت بُرا انجام ہوا کیونکہ وہ اللہ کی آیات کو جھٹلاتے تھے اور ان سے تمسخر کرتے تھے۔

اَللّٰهُ يَبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ يُعِيۡدُهٗ ثُمَّ اِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ۝۱۲

۱۲۔ اللہ خَلق کا آغاز کرتا ہے پھر اُسے دہراتا ہے پھر اُسی کی طرف تم لَوٹائے جاؤ گے۔

وَيَوۡمَ تَقُوۡمُ السَّاعَةُ يُبۡلِسُ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ۝۱۳

۱۳۔ اور جس دن قیامت برپا ہو گی مجرم مایوس ہو جائیں گے۔

وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۱۴﴾

۱۴۔ اور ان کے (مزعومہ) شرکاء میں سے ان کے لئے کوئی شفاعتی نہ ہوں گے اور وہ اپنے (بنائے ہوئے) شریکوں کا (خود ہی) انکار کرنے والے ہوں گے۔

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ اور جس دن قیامت برپا ہوگی اس دن (لوگ) الگ الگ بکھر جائیں گے۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ پس وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ایک باغ میں انہیں خوشیوں کے سامان مہیا کئے جائیں گے۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ اور وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا اور ہماری آیات کو اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا۔ پس یہی وہ لوگ ہیں جو عذاب میں حاضر کئے جائیں گے۔

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ پس اللہ (ہر حال میں) پاک ہے اُس وقت بھی جب تم شام میں داخل ہوتے ہو اور اس وقت بھی جب تم صبح کرتے ہو۔

وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ اور سب تعریف اُسی کی ہے آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی، اور رات کو بھی اور اس وقت بھی جب تم دوپہر گزارتے ہو۔

يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۲۰﴾ ع ۲/۹/۵

۲۰۔ وہ مُردہ سے زندہ کو نکالتا ہے اور زندہ سے مُردہ کو نکالتا ہے اور زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے اور اسی طرح تم بھی نکالے جاؤ گے۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ﴿۲۱﴾

۲۱۔ اور اس کے نشانات میں سے (ایک یہ بھی) ہے کہ اس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا۔ پھر (گویا) اچانک تم بشر بن کر پھیلتے چلے گئے۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ

۲۲۔ اور اس کے نشانات میں سے (یہ بھی) ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس میں سے جوڑے

مَّوَدَّةً وَّ رَحۡمَةً ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ ﴿۲۲﴾

بنائے تاکہ تم اُن کی طرف تسکین (حاصل کرنے) کے لئے جاؤ اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی۔ یقیناً اس میں ایسی قوم کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں بہت سے نشانات ہیں۔

وَ مِنۡ اٰیٰتِہٖ خَلۡقُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ اخۡتِلَافُ اَلۡسِنَتِکُمۡ وَ اَلۡوَانِکُمۡ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّلۡعٰلِمِیۡنَ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ اور اس کے نشانات میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش ہے اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کے اختلاف بھی۔ یقیناً اس میں عالموں کے لئے بہت سے نشانات ہیں۔ ①

وَ مِنۡ اٰیٰتِہٖ مَنَامُکُمۡ بِالَّیۡلِ وَ النَّہَارِ وَ ابۡتِغَآؤُکُمۡ مِّنۡ فَضۡلِہٖ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّسۡمَعُوۡنَ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ اور اس کے نشانات میں سے تمہارا رات کو اور دن کو سونا ہے اور تمہارا اس کے فضل کی جستجو کرنا بھی۔ یقیناً اس میں ان لوگوں کے لئے بہت سے نشانات ہیں جو (بات) سنتے ہیں۔

وَ مِنۡ اٰیٰتِہٖ یُرِیۡکُمُ الۡبَرۡقَ خَوۡفًا وَّ طَمَعًا وَّ یُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَیُحۡیٖ بِہِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِہَا ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ اور اس کے نشانات میں سے ہے کہ وہ تمہیں بجلی دکھاتا ہے خوف اور اُمید کی حالت میں اور بادل سے پانی اُتارتا ہے۔ پس اس کے ذریعہ زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے۔ یقیناً اس میں عقل رکھنے والے لوگوں کے لئے بہت سے نشانات ہیں۔

وَ مِنۡ اٰیٰتِہٖۤ اَنۡ تَقُوۡمَ السَّمَآءُ وَ الۡاَرۡضُ بِاَمۡرِہٖ ؕ ثُمَّ اِذَا دَعَاکُمۡ دَعۡوَۃً ٭ۖ مِّنَ الۡاَرۡضِ ٭ۖ اِذَاۤ اَنۡتُمۡ تَخۡرُجُوۡنَ ﴿۲۶﴾

۲۶۔ اور اس کے نشانات میں سے (یہ بھی) ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم کے ساتھ قائم ہیں۔ پھر جب وہ تمہیں زمین سے ایک آواز دے گا تو اچانک تم نکل کھڑے ہوگے۔

---

① اس آیت میں یہ بھی اشارہ ہے کہ آغاز میں ایک ہی زبان تھی جو الہامی تھی اور پھر بنی نوع انسان کے مختلف علاقوں میں منتشر ہونے کے نتیجہ میں علاقائی تبدیلیوں کے ساتھ ساتھ زبان بھی تبدیل ہوتی رہی۔ اسی طرح آغاز میں سب انسانوں کا رنگ بھی ایک ہی جیسا تھا پھر وہ بھی گرم سرد اور معتدل علاقوں کے مطابق تبدیل ہوتا رہا۔

وَ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ اور اسی کا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کے فرمانبردار ہیں۔

وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ ؕ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ اور وہی ہے جو تخلیق کا آغاز کرتا ہے پھر اُسے دہراتا ہے اور یہ اس پر بہت آسان ہے اور آسمانوں اور زمین میں اس کی مثال سب سے اعلیٰ ہے اور وہ کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ؕ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ وہ تمہارے لئے تمہاری اپنی ہی مثال دیتا ہے۔ کیا ان لوگوں میں سے جو تمہارے زیرِنگیں ہیں ایسے بھی ہیں کہ اُس رزق میں شریک بنے ہوں جو ہم نے تمہیں عطا کیا ہے۔ پھر تم اس میں برابر ہو جاؤ (اور) اُن سے اُسی طرح خوف کھاؤ جیسے تم اپنوں سے خوف کھاتے ہو؟ اسی طرح ہم ان لوگوں کے لئے آیات خوب کھول کھول کر بیان کرتے ہیں جو عقل کرتے ہیں۔

بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ يَّهْدِيْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۰﴾

۳۰۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا انہوں نے بغیر کسی علم کے اپنی خواہشات کی پیروی کی۔ پس کون اُسے ہدایت دے سکتا ہے جسے اللہ نے گمراہ ٹھہرا دیا اور ان (جیسوں) کے کوئی مددگار نہیں ہوں گے۔

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۱﴾

۳۱۔ پس (اللہ کی طرف) ہمیشہ مائل رہتے ہوئے اپنی توجہ دین پر مرکوز رکھ۔ یہ اللہ کی فطرت ہے جس پر اس نے انسانوں کو پیدا کیا۔ اللہ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں۔ یہ قائم رکھنے اور قائم رہنے والا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (۱)

(۱) یعنی اللہ تعالیٰ نے بندوں کو فطرت پر پیدا کیا ہے اور ہر انسان اسی ایک دین پر پیدا ہوتا ہے یعنی پاک صاف فطرت لے کر۔ بعد میں بڑے ہو کر مختلف اثرات کے نتیجہ میں وہ بھٹک جاتا ہے۔ اس آیت کی رُو سے خواہ ہندو، عیسائی، یہودی یا مشرک کا بچہ ہو، پیدائش کے وقت معصوم ہی ہوتا ہے۔

مُنِيۡبِيۡنَ اِلَيۡهِ وَاتَّقُوۡهُ وَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ۝۳۲

۳۲۔ ہمیشہ اُس کی طرف جھکتے ہوئے (چلو) اور اُس کا تقویٰ اختیار کرو اور نماز کو قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو۔

مِنَ الَّذِيۡنَ فَرَّقُوۡا دِيۡنَهُمۡ وَكَانُوۡا شِيَعًا ؕ كُلُّ حِزۡبٍۭ بِمَا لَدَيۡهِمۡ فَرِحُوۡنَ ۝۳۳

۳۳۔ (یعنی) اُن میں سے (نہ ہو) جنہوں نے اپنے دین کو تقسیم کر دیا اور وہ فرقہ فرقہ (ہو چکے) تھے۔ ہر گروہ (والے) جو اُن کے پاس تھا اُس پر اِترا رہے تھے۔

وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوۡا رَبَّهُمۡ مُّنِيۡبِيۡنَ اِلَيۡهِ ثُمَّ اِذَاۤ اَذَاقَهُمۡ مِّنۡهُ رَحۡمَةً اِذَا فَرِيۡقٌ مِّنۡهُمۡ بِرَبِّهِمۡ يُشۡرِكُوۡنَ ۝۳۴

۳۴۔ اور جب لوگوں کو کوئی تکلیف چُھو جائے تو وہ اپنے ربّ کو اُس کے حضور عاجزی سے جھکتے ہوئے پکارتے ہیں۔ پھر جب وہ انہیں اپنی طرف سے رحمت (کا مزا) چکھاتا ہے تو اچانک ان میں سے ایک فریق (والے) اپنے ربّ کا شریک ٹھہرانے لگتے ہیں۔

لِيَكۡفُرُوۡا بِمَاۤ اٰتَيۡنٰهُمۡ ؕ فَتَمَتَّعُوۡا ٝ فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۝۳۵

۳۵۔ تاکہ وہ اُس کی ناشکری کریں جو ہم نے انہیں عطا کیا۔ پس عارضی فائدہ اُٹھالو عنقریب تم (اس کا نتیجہ) جان لو گے۔

اَمۡ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡهِمۡ سُلۡطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوۡا بِهٖ يُشۡرِكُوۡنَ ۝۳۶

۳۶۔ کیا ہم نے ان پر کوئی غالب دلیل اُتاری ہے پس وہ اُن سے اس کے بارہ میں گفتگو کرتی ہے جو وہ اس کا شریک ٹھہراتے ہیں؟

وَاِذَاۤ اَذَقۡنَا النَّاسَ رَحۡمَةً فَرِحُوۡا بِهَا ؕ وَاِنۡ تُصِبۡهُمۡ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتۡ اَيۡدِيۡهِمۡ اِذَا هُمۡ يَقۡنَطُوۡنَ ۝۳۷

۳۷۔ اور جب ہم لوگوں کو کوئی رحمت (کا مزا) چکھاتے ہیں تو اُس پر وہ اِترانے لگتے ہیں اور اگر اُنہیں کوئی بُرائی پہنچ جائے جو (خود) اُن کے ہاتھوں نے آگے بھیجی ہو تو اچانک وہ مایوس ہو جاتے ہیں۔

اَوَلَمۡ يَرَوۡا اَنَّ اللّٰهَ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيَقۡدِرُ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ۝۳۸

۳۸۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ جس کے لئے چاہتا ہے رزق کشادہ کرتا ہے اور تنگ بھی کرتا ہے۔ یقیناً اس میں ایمان لانے والی قوم کے لئے بہت سے نشانات ہیں۔

فَاٰتِ ذَاالْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۫ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۝۳۹

۳۹۔ پس اپنے قریبی کو اس کا حق دو نیز مسکین کو اور مسافر کو۔ یہ بات ان لوگوں کے لئے اچھی ہے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَاْ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ۝۴۰

۴۰۔ اور جو تم سُود کے طور پر دیتے ہو تا کہ لوگوں کے اموال میں مِل کر وہ بڑھنے لگے تو اللہ کے نزدیک وہ نہیں بڑھتا۔ اور اللہ کی رضا چاہتے ہوئے تم جو کچھ زکوٰۃ دیتے ہو تو یہی ہیں وہ لوگ جو (اسے) بڑھانے والے ہیں۔

اَللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَىْءٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۝۴۱ ع ۱۳

۴۱۔ اللہ وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں رزق عطا کیا پھر وہ تمہیں مارے گا اور وہی تمہیں پھر زندہ کرے گا۔ کیا تمہارے شرکاء میں سے بھی کوئی ہے جو ان باتوں میں سے کچھ کرتا ہو؟ وہ بہت پاک ہے اور بہت بلند ہے اُس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِى النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِىْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ۝۴۲

۴۲۔ لوگوں نے جو اپنے ہاتھوں بدیاں کمائیں ان کے نتیجہ میں فساد خشکی پر بھی غالب آ گیا اور تری پر بھی تا کہ وہ انہیں ان کے بعض اعمال کا مزا چکھائے تا کہ شاید وہ رجوع کریں۔

قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ۝۴۳

۴۳۔ تُو کہہ دے کہ زمین میں خوب سیاحت کرو اور غور کرو کہ پہلے لوگوں کا کیسا انجام ہوا۔ ان میں سے اکثر مشرکین تھے۔

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ﴿۴۴﴾

۴۴۔ پس تُو اپنی توجہ مضبوط اور قائم رہنے والے دین کے لئے مرکوز رکھ پیشتر اس سے کہ وہ دن آ جائے جس کا کسی طَور ٹلنا اللہ کی طرف سے ممکن نہ ہوگا۔ اس دن وہ پراگندہ ہو جائیں گے۔

مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ ﴿۴۵﴾

۴۵۔ جو کفر کرے اس کا کفر اسی پر پڑے گا اور جو نیک عمل کرے تو وہ (لوگ) اپنی ہی بھلائی کی تیاری کرتے ہیں۔

لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۶﴾

۴۶۔ تا کہ وہ اُن لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے اپنے فضل سے جزا عطا کرے۔ یقیناً وہ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۴۷﴾

۴۷۔ اور اس کے نشانات میں سے (یہ بھی) ہے کہ وہ خوشخبریاں دیتی ہوئی ہواؤں کو بھیجتا ہے اور (یہ اس لئے کرتا ہے) تا کہ وہ تمہیں اپنی رحمت میں سے کچھ چکھائے اور تا کہ کشتیاں اس کے حکم سے چلنے لگیں اور تا کہ تم اس کے فضل کی تلاش کرو اور ایسا ہو کہ شاید تم شکر گزار بن جاؤ۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ؕ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۸﴾

۴۸۔ اور یقیناً ہم نے تجھ سے پہلے کئی رسولوں کو اُن کی قوم کی طرف بھیجا۔ پس وہ ان کے پاس کھلے کھلے نشانات لے کر آئے تو ہم نے ان سے جنہوں نے جرم کئے انتقام لیا اور ہم پر مومنوں کی مدد کرنا فرض ٹھہرتا تھا۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ

۴۹۔ اللہ ہی ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے پس وہ بادل اُٹھاتی ہیں۔ پھر وہ اسے آسمان میں جیسے چاہے پھیلا دیتا ہے اور پھر وہ اُسے مختلف ٹکڑوں میں تبدیل کر دیتا ہے۔ پھر تُو دیکھتا ہے کہ اس کے بیچ میں سے بارش نکلتی ہے۔

فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۹﴾

پھر جب وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے یہ (فیض) پہنچاتا ہے تو معاً وہ خوشیاں منانے لگتے ہیں۔

وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ﴿۵۰﴾

۵۰۔ حالانکہ قبل اس سے کہ وہ (پانی) ان پر اُتارا جاتا وہ اس کے آنے سے مایوس ہو چکے تھے۔ ⑴

فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۵۱﴾

۵۱۔ پس تُو اللہ کی رحمت کے آثار پر نظر ڈال۔ کیسے وہ زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے۔ یقیناً وہی ہے جو مُردوں کو زندہ کرنے والا ہے اور وہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے، دائمی قدرت رکھتا ہے۔ ⑵

وَلَئِنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ﴿۵۲﴾

۵۲۔ اور اگر ہم کوئی ایسی ہوا بھیجیں جس کے نتیجہ میں وہ اُس (سبزہ) کو زرد ہوتا ہوا دیکھیں تو اس کے بعد ضرور وہ ناشکری کرنے لگیں گے۔

فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۵۳﴾

۵۳۔ پس تُو یقیناً مُردوں کو نہیں سُنا سکتا اور نہ بہروں کو (اپنی) دعوت سنا سکتا ہے جب وہ پیٹھ پھیرتے ہوئے چلے جائیں۔

وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۵۴﴾ ع

۵۴۔ اور نہ تُو اندھوں کو اُن کے بھٹک جانے کے بعد رستہ دکھا سکتا ہے۔ تُو نہیں سُنا سکتا مگر اُسے جو ہماری آیات پر ایمان لے آئے پس وہی فرمانبردار لوگ ہیں۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَيْبَةً ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ﴿۵۵﴾

۵۵۔ اللہ وہ ہے جس نے تمہیں ایک ضُعف (کی حالت) سے پیدا کیا۔ پھر ضُعف کے بعد قوت بنائی۔ پھر قوت کے بعد ضُعف اور بڑھاپا بنا دیئے۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور وہ دائمی علم رکھنے والا (اور) دائمی قدرت والا ہے۔

⑴ قَبْلِهٖ کے اس معنی کے لئے دیکھیں: المنجد اور المعجم الوسیط۔ چنانچہ لکھا ہے: قَبَلَ يَقْبُلُ قَبْلاً: اَتٰی، اَقْبَلَ۔

⑵ آیات ۴۹ تا ۵۱: یہاں سمندر سے صاف پانی کے بخارات اٹھنے اور پھر بلند پہاڑوں سے ٹکرا کر صاف پانی کی صورت میں نچلی زمینوں کی طرف بہنے کا ذکر ہے جس کی وجہ سے زمین زندہ ہوتی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ نظام جاری نہ کیا جاتا تو ناممکن تھا کہ زمین پر کسی قسم کی زندگی کے آثار پائے جاتے۔

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۙ مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ ؕ كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ ﴿۵۶﴾

۵۶۔ اور جس دن قیامت برپا ہوگی مجرم لوگ قسمیں کھائیں گے کہ (دنیا میں) وہ ایک گھڑی سے زیادہ نہیں رہے۔ اسی طرح وہ (پہلے بھی) بھٹکا دیئے جاتے تھے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ ؗ فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾

۵۷۔ اور جن لوگوں کو علم اور ایمان دیا گیا کہیں گے کہ یقیناً تم اللہ کی کتاب میں بَعث کے دن تک رہے ہو اور یہی ہے بَعث کا دن، لیکن تم علم نہیں رکھتے۔

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۵۸﴾

۵۸۔ پس اس دن جن لوگوں نے ظلم کیا اُن کو ان کی معذرت کوئی فائدہ نہیں دے گی اور نہ ہی اُن سے عذر قبول کیا جائے گا۔

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ﴿۵۹﴾

۵۹۔ اور یقیناً ہم نے انسانوں کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی مثالیں بیان کر دی ہیں اور اگر تُو ان کے پاس کوئی نشان لے کر آئے تو جن لوگوں نے کفر کیا یقیناً وہ کہیں گے کہ تم (لوگ) تو محض جھوٹے ہو۔

كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۰﴾

۶۰۔ اسی طرح اللہ ان لوگوں کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے جو علم نہیں رکھتے۔

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۶۱﴾ ع

۶۱۔ پس صبر کر۔ اللہ کا وعدہ یقیناً سچا ہے اور وہ لوگ جو یقین نہیں رکھتے وہ ہرگز تجھے بے وزن نہ سمجھیں۔

۳۱۔ لقمان

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی پینتیس آیات ہیں۔

اس سورت کا آغاز بھی الٓمّٓ سے ہوتا ہے اور الٓمّٓ سے شروع ہونے والی سب سے پہلی سورت ’’البقرۃ‘‘ کے مضامین کا نئے انداز سے اعادہ فرمایا گیا ہے۔ الکتٰب کے نزول کا جس طرح سورۃ البقرہ کے آغاز میں ذکر ہے اِس سورت کے شروع میں بھی اس کتاب میں مضمر، اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی ہدایت کا ذکر ہے۔ لیکن مضمون کو اس پہلو سے بہت آگے بڑھا دیا گیا ہے کہ وہاں کتاب نے تقویٰ کے ابتدائی مفہوم کے اعتبار سے ان لوگوں کے لئے ہدایت بننا تھا جو سچ کو سچ کہنے کی جرأت رکھتے ہوں مگر یہاں اس کتاب سے ان کو ہدایت عطا کرنے کا بھی دعویٰ کیا گیا ہے جو تقویٰ کے مقام میں بہت آگے بڑھ چکے ہوں اور محسنین کے منصب پر فائز کئے جا چکے ہوں۔ اس سے آگے ہدایت کے جتنے لامتناہی مراحل ہیں یہ ہدایت کا نہ ختم ہونے والا سرچشمہ ان کو بھی سیراب کرتا رہے گا۔

اس سورت میں ایک دفعہ پھر اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بہت سی طاقتیں ہیں جن کو تم اپنی آنکھوں سے دیکھ نہیں سکتے جیسا کہ کششِ ثقل کو بھی دیکھ نہیں سکتے تو پھر ننگی آنکھوں سے ان طاقتوں کو پیدا کرنے والے کو کیسے دیکھ سکو گے۔

حضرت لقمان علیہ الصلوٰۃ والسلام لوگوں میں بہت حکیم مشہور تھے یعنی گہری حکمت کی باتیں کرنے والے تھے اور اس سورت میں الٓمّٓ کے بعد الکتاب کے ساتھ لفظ الحکیم کا اضافہ موجود ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب لقمان حکیم کے حوالہ سے حکمت کی باتوں کو مختلف پیرایہ میں بیان کیا جائے گا۔ ان کی حکمت کی باتوں میں سے سب سے بڑی حکمت کی بات یہ ہے کہ اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ کبھی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔ پھر ماں باپ سے احسان کی تعلیم دی کیونکہ وہ ربّ سے اس معنی میں ظلّی طور پر مشابہت رکھتے ہیں کہ بچوں کے پیدا ہونے کا ایک ظاہری سبب بن جاتے ہیں۔ اس کے بعد یہ تاکید فرمائی گئی کہ اگر ادنیٰ سے ادنیٰ بھی شرک کے خیالات تمہارے دل میں پیدا ہوئے تو اس علیم و حکیم اللہ کو اُن کا علم ہوگا جو زمین اور چٹانوں میں چھپے ہوئے رائی کے برابر دانوں کا علم بھی رکھتا ہے اور خبیر بھی ہے۔ یہاں لفظ خبیر میں اس طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اُن سے پیش آنے والے اُن کے مستقبل کی بھی خبر رکھتا ہے کہ وہ کس انجام کو پہنچیں گے۔

اس کے بعد قیامِ صلوٰۃ کا وہ مرکزی حکم دیا گیا جو سورۃ البقرۃ کے احکام میں سب سے پہلا حکم ہے۔ مومن کی زندگی کا انحصار سراسر قیامِ صلوٰۃ پر ہی ہے اور امر بالمعروف اور نھی عن المنکر کی توفیق قیام صلوٰۃ ہی کے نتیجہ میں ملتی ہے۔ لیکن انسان کا یہ حال ہے کہ باوجود اس کے کہ اُسے نیکی کی ہر توفیق اللہ ہی کی طرف سے ملتی ہے، وہ دوسرے انسانوں پر چھوٹی چھوٹی فضیلتوں کے نتیجہ میں فخر سے اپنے کلّے پھلانے لگتا ہے۔ پس اس کو عجز کی تعلیم دی گئی کہ زمین میں انکساری کے ساتھ چلو اور اپنی آواز کو بھی دھیما رکھو۔

اس کے بعد انسان کو شکر کی طرف متوجہ فرمایا گیا ہے جو اس سورت کریمہ میں ایک مرکزی اہمیت رکھتا ہے۔ بار بار حضرت لقمان علیہ السلام اپنے بیٹے کو شکر کی نصیحت فرماتے ہیں۔ پس حضرت لقمانؑ کو جو حکمت عطا ہوئی اس کا مرکزی نکتہ ہی شکر الٰھی ہے جس سے ان کی نصیحت کا آغاز ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی تو کوئی انتہا ہی نہیں جس نے زمین اور آسمان اور اس میں مخفی تمام طاقتوں کو انسان کی نشو ونما کیلئے مسخر کر دیا حتیٰ کہ کائنات کے کنارے پر واقع گیلیکسیز (Galaxies) بھی انسان میں مخفی طاقتوں پر کچھ نہ کچھ اثر ضرور ڈال رہی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جو اس کائنات کا کوئی علم نہیں رکھتے اور اپنی لاعلمی کے باوجود بڑھ بڑھ کر اللہ تعالیٰ پر باتیں بناتے ہیں۔ ان کے پاس نہ کوئی ہدایت ہے اور نہ کوئی روشن کتاب ہے جس میں شرک کی تعلیم دی گئی ہو۔

یہاں کتاب منیر کہہ کر اس وہم کا ازالہ فرما دیا گیا کہ بت پرست اپنی بگڑی ہوئی تعلیم کے ثبوت کے طور پر بعض کتابیں پیش کرتے ہیں جیسا کہ ویدوں کا حوالہ دیا جاتا ہے۔ لیکن وید تو کوئی بھی روشن دلیل نہیں رکھتے بلکہ اور بھی زیادہ اندھیروں کی طرف انسان کو دھکیل دیتے ہیں۔

کائنات میں اللہ تعالیٰ کی حکمت اور قدرت کے جو اَسرار پھیلے پڑے ہیں ان پر کوئی حساب احاطہ نہیں کر سکتا یہاں تک کہ تمام سمندر بھی اگر روشنائی بن جائیں اور تمام درخت قلم بن جائیں تو سمندر خشک ہو جائیں گے اور قلم ختم ہو جائیں گے لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کے اسرار کا بیان ابھی باقی ہوگا۔

اس کے بعد ایک ایسی آیت (نمبر ۲۹) آتی ہے جو انسانی تخلیق کے رازوں پر سے عجیب رنگ میں پردہ اُٹھا رہی ہے۔ انسان کو متوجہ کیا گیا کہ اگر وہ رحمِ مادر میں تشکیل پانے والے جنین پر غور کرے کہ وہ تخلیق کے کن بے انتہا مراحل میں سے گزرتا ہے تو اسے اپنی پہلی پیدائش کی پُراسرار حکمتوں کا کسی قدر علم ہوسکتا ہے۔ چنانچہ سائنسدان قطعیت سے یہ بیان کرتے ہیں کہ حمل کے آغاز سے لے کر جنین کی تکمیل تک جنین میں وہ ساری تبدیلیاں واقع ہو رہی ہوتی ہیں جو آغازِ زندگی سے لے کر تمام ارتقائی کہانی کو دہراتی ہیں۔ یہ ایک بہت ہی وسیع اور گہرا مضمون ہے جس پر تمام اہلِ علم سائنس دان متفق ہیں۔ فرمایا یہ تمہاری پہلی پیدائش ہے۔ جس طرح ایک حقیر کیڑے سے ترقی کرتے ہوئے تم اپنی بشری صلاحیتوں کی انتہا تک پہنچے اسی طرح تم اپنی نئی پیدائش میں قیامت تک اتنی ترقی

کر چکے ہوگے کہ اس تکمیل شدہ صورت کے مقابل پر انسان کی وہی حیثیت ہوگی جیسے انسان کے مقابل پر اس بے حیثیت کیڑے کی تھی جس سے زندگی کا آغاز کیا گیا۔

اس سورت کا اختتام اس اعلان پر ہے کہ وہ گھڑی جس کا ذکر کیا گیا ہے جب انسان مُردوں سے انتہائی تکمیل شدہ صورت میں دوبارہ اٹھایا جائے گا، اس کا علم صرف اللہ ہی کو ہے کہ وہ کب اور کیسے ہوگی اور اسی تعلق میں ان اَور دوسری باتوں کا بھی ذکر فرمایا گیا جن کا صرف اللہ تعالیٰ کو علم ہے اور انسان اس علم میں کسی طرح شریک نہیں۔ وہ باتیں یہ ہیں کہ آسمان سے پانی کب اور کیسے برسے گا اور ماؤں کے اَرحام میں کیا چیز ہے جو پرورش پارہی ہے اور انسان آنے والے کل میں کیا کمائے گا اور زمین میں اس کی موت کس مقام پر واقع ہوگی۔

یہاں ایک شک کا ازالہ ضروری ہے۔ آجکل کے ترقی یافتہ دور میں یہ دعویٰ کیا جارہا ہے کہ نئے آلات کی مدد سے معلوم کیا جاسکتا ہے کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہے۔ یہاں تک کہ اب یہ بھی علم ہوسکتا ہے کہ بچہ صحت مند ہے یا پیدائشی مریض ہے۔ لڑکا ہے یا لڑکی۔ لیکن قطعیت کے اس دعویٰ کے باوجود وہ ہرگز یقین سے نہیں کہہ سکتے کہ ماں کے پیٹ میں پلنے والا بچہ معذور ہے یا نہیں۔ محض ایک غالب امکان کا ذکر کرتے ہیں۔ اسی طرح ان کی یہ پیشگوئی بھی بارہا غلط ثابت ہوئی ہے کہ پیدا ہونے والا بچہ بیٹا ہے یا بیٹی۔ انسانی مشاہدے میں بکثرت یہ بات آرہی ہے کہ بعض دفعہ زچگی کے ماہرین ایک بچہ کے پیدائشی نقص کا بڑے یقین سے ذکر کرتے ہیں مگر جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس نقص سے مبرا ہوتا ہے۔ اسی طرح بعض دفعہ یقین سے کہتے ہیں کہ لڑکی پیدا ہوگی مگر لڑکا پیدا ہوجاتا ہے اور اس کے برعکس بھی۔ یہ بات تو بکثرت ہمارے روزمرہ کے مشاہدہ میں آتی ہے۔

☆☆☆

سُوْرَةُ لُقْمَانَ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ خَمْسٌ وَّ ثَلَاثُوْنَ اٰيَةً وَّ اَرْبَعَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

الٓمّٓ ②

۲۔ أَنَا اللّٰهُ أَعْلَمُ: میں اللہ سب سے زیادہ جاننے والا ہوں۔

تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ③

۳۔ یہ حکمت والی کتاب کی آیات ہیں۔

هُدًى وَّ رَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ④

۴۔ ہدایت اور رحمت ہیں حُسنِ عمل کرنے والوں کے لئے۔

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ⑤

۵۔ وہ لوگ جو نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ آخرت پر بھی ضرور یقین رکھتے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ⑥

۶۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے ربّ کی طرف سے ہدایت پر (قائم) ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ⑦

۷۔ اور لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جو بیہودہ بات کا سودا کرتے ہیں تا کہ بغیر کسی علم کے اللہ کی راہ سے گمراہ کر دیں اور اُسے تمسخر بنالیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے رُسوا کر دینے والا عذاب (مقدّر) ہے۔

وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ⑧

۸۔ اور جب اس پر ہماری آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ استکبار کرتے ہوئے پیٹھ پھیر لیتا ہے گویا اُس نے اُنہیں سنا ہی نہ ہو۔ جیسے اُس کے دونوں کانوں میں ایک (بہرا کر دینے والا) بوجھ ہو۔ پس اسے دردناک عذاب کی خوشخبری دے دے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ﴿۹﴾	۹۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل بجالائے ان کے لئے نعمت والی جنّتیں ہیں۔
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۰﴾	۱۰۔ وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ (یہ) اللہ کا سچا وعدہ ہے اور وہ کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَاۗبَّةٍ ۭ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۱﴾	۱۱۔ اس نے آسمانوں کو بغیر ایسے ستونوں کے بنایا جنہیں تم دیکھ سکو اور زمین میں پہاڑ بنائے تا کہ تمہیں خوراک مہیا کریں اور اس میں ہر قسم کے چلنے والے جاندار پیدا کئے اور آسمان سے ہم نے پانی اُتارا اور اِس (زمین) میں ہر قسم کے عمدہ جوڑے اُگائے۔
هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ۭ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۲﴾ ع ۱۲/۱۰	۱۲۔ یہ ہے اللہ کی تخلیق۔ پس مجھے دکھاؤ کہ وہ ہے کیا جو اُس کے سوا دوسروں نے پیدا کیا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ ظلم کرنے والے کھلی کھلی گمراہی میں ہیں۔
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۱۳﴾	۱۳۔ اور یقیناً ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی تھی (یہ کہتے ہوئے) کہ اللہ کا شکر ادا کر اور جو بھی شکر ادا کرے تو وہ محض اپنے نفس کی بھلائی کے لئے ہی شکر ادا کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو یقیناً اللہ غنی ہے (اور) بہت صاحبِ تعریف ہے۔
وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ڼ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۴﴾	۱۴۔ اور جب لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا جب وہ اسے نصیحت کر رہا تھا کہ اے میرے پیارے بیٹے! اللہ کے ساتھ شریک نہ ٹھہرا۔ یقیناً شرک ایک بہت بڑا ظلم ہے۔

وَوَصَّيۡنَا الۡاِنۡسَانَ بِوَالِدَيۡهِ‌ۚ حَمَلَتۡهُ اُمُّهٗ وَهۡنًا عَلٰى وَهۡنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِىۡ عَامَيۡنِ اَنِ اشۡكُرۡ لِىۡ وَلِـوَالِدَيۡكَ ؕ اِلَىَّ الۡمَصِيۡرُ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے حق میں تاکیدی نصیحت کی۔ اُس کی ماں نے اُسے کمزوری پر کمزوری میں اُٹھائے رکھا۔ اور اس کا دودھ چھڑانا دو سال میں (مکمل) ہوا۔ (اُسے ہم نے یہ تاکیدی نصیحت کی) کہ میرا شکر ادا کر اور اپنے والدین کا بھی۔ میری ہی طرف لَوٹ کر آنا ہے۔

وَاِنۡ جَاهَدٰكَ عَلٰۤى اَنۡ تُشۡرِكَ بِىۡ مَا لَـيۡسَ لَـكَ بِهٖ عِلۡمٌ ۙ فَلَا تُطِعۡهُمَا‌ وَصَاحِبۡهُمَا فِى الدُّنۡيَا مَعۡرُوۡفًا‌ ۖ وَّاتَّبِعۡ سَبِيۡلَ مَنۡ اَنَابَ اِلَىَّ‌ ۚ ثُمَّ اِلَىَّ مَرۡجِعُكُمۡ فَاُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ اور اگر وہ دونوں (بھی) تجھ سے جھگڑا کریں کہ تُو میرا شریک ٹھہرا جس کا تجھے کوئی علم نہیں تو ان دونوں کی اطاعت نہ کر۔ اور اُن دونوں کے ساتھ دنیا میں دستور کے مطابق رفاقت جاری رکھ اور اس کے رستے کی اتباع کر جو میری طرف جھکا۔ پھر میری طرف ہی تمہارا لوٹ کر آنا ہے پھر میں تمہیں اُس سے آگاہ کروں گا جو تم کرتے رہے ہو۔

يٰبُنَىَّ اِنَّهَاۤ اِنۡ تَكُ مِثۡقَالَ حَبَّةٍ مِّنۡ خَرۡدَلٍ فَتَكُنۡ فِىۡ صَخۡرَةٍ اَوۡ فِى السَّمٰوٰتِ اَوۡ فِى الۡاَرۡضِ يَاۡتِ بِهَا اللّٰهُ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيۡفٌ خَبِيۡرٌ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ اے میرے پیارے بیٹے! یقیناً اگر رائی کے دانے کے برابر بھی کوئی چیز ہو پس وہ کسی چٹان میں (دبی ہوئی) ہو یا آسمانوں یا زمین میں کہیں بھی ہو، اللہ اسے ضرور لے آئے گا۔ یقیناً اللہ بہت باریک بین (اور) باخبر ہے۔

يٰبُنَىَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاۡمُرۡ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَانۡهَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ وَاصۡبِرۡ عَلٰى مَاۤ اَصَابَكَ‌ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنۡ عَزۡمِ الۡاُمُوۡرِ ۚ‏ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ اے میرے پیارے بیٹے! نماز کو قائم کر اور اچھی باتوں کا حکم دے اور ناپسندیدہ باتوں سے منع کر اور اُس (مصیبت) پر صبر کر جو تجھے پہنچے۔ یقیناً یہ بہت اہم باتوں میں سے ہے۔

وَلَا تُصَعِّرۡ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمۡشِ فِى الۡاَرۡضِ مَرَحًا‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخۡتَالٍ فَخُوۡرٍ‌ ۚ‏ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ اور (نخوت سے) انسانوں کے لئے اپنے گال نہ پُھلا اور زمین میں یونہی اکڑتے ہوئے نہ پھر۔ اللہ کسی تکبر کرنے والے (اور) فخر و مباہات کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

وَ اقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ وَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ۠﴿۲۰﴾

۲۰۔ اور اپنی چال میں میانہ رَوی اختیار کر اور اپنی آواز کو دھیما رکھ۔ یقیناً سب سے بُری آواز گدھے کی آواز ہے۔

اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ وَ اَسْبَغَ عَلَیْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّ بَاطِنَةً ؕ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یُّجَادِلُ فِی اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّ لَا هُدًی وَّ لَا كِتٰبٍ مُّنِیْرٍ ﴿۲۱﴾

۲۱۔ کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اللہ نے تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہے اور اس نے اپنی نعمتیں تم پر ظاہری طور پر بھی پوری کیں اور باطنی طور پر بھی۔ اور انسانوں میں سے ایسے بھی ہیں جو اللہ کے بارہ میں بغیر کسی علم یا ہدایت یا روشن کتاب کے جھگڑتے ہیں۔

وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَ لَوْ كَانَ الشَّیْطٰنُ یَدْعُوْهُمْ اِلٰی عَذَابِ السَّعِیْرِ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کرو جو اللہ نے اُتارا ہے تو کہتے ہیں کہ اس کی بجائے ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔ کیا اس صورت میں بھی (ایسا کریں گے) اگر شیطان انہیں بھڑکتی ہوئی آگ کے عذاب کی طرف بلائے؟

وَ مَنْ یُّسْلِمْ وَجْهَهٗۤ اِلَی اللّٰهِ وَ هُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی ؕ وَ اِلَی اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ اور جو بھی اپنی تمام تَوَجُّہات اللہ کو سونپ دے اور وہ احسان کرنے والا ہو تو اس نے یقیناً ایک مضبوط کڑے کو پکڑ لیا اور تمام امور انجام کار اللہ ہی کی طرف (لَوٹتے) ہیں۔

وَ مَنْ كَفَرَ فَلَا یَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ؕ اِلَیْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ اور جو کفر کرے تو اس کا کفر تجھے دکھ میں مبتلا نہ کرے۔ ہماری طرف ہی اُن کا لَوٹ کر آنا ہے۔ پس ہم انہیں بتائیں گے کہ وہ کیا کرتے رہے ہیں۔ یقیناً اللہ سینوں کی باتوں کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ ہم انہیں تھوڑا سا عارضی فائدہ پہنچائیں گے پھر انہیں ایک سخت عذاب کی طرف مجبور کر کے لے جائیں گے۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾

۲۶۔ اور اگر تُو ان سے پوچھے کہ کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے؟ تو وہ ضرور کہیں گے: اللہ نے۔ تُو کہہ دے کہ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے لیکن ان میں سے اکثر علم نہیں رکھتے۔

لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِىُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ اللہ ہی کا ہے جو آسمانوں میں اور زمین میں ہے۔ یقیناً اللہ ہی غنی (اور) صاحبِ تعریف ہے۔

وَلَوْ اَنَّ مَا فِى الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ اور زمین میں جتنے درخت ہیں اگر سب قلمیں بن جائیں اور سمندر (روشنائی ہوجائے اور) اس کے علاوہ سات سمندر بھی اس کی مدد کریں تب بھی اللہ کے کلمات ختم نہیں ہوں گے۔ یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ تمہاری پیدائش اور تمہارا دوبارہ اٹھایا جانا محض نفسِ واحدہ (کی پیدائش اور اٹھائے جانے) کے مشابہ ہے۔ یقیناً اللہ بہت سننے والا (اور) گہری نظر رکھنے والا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۫ كُلٌّ يَّجْرِىْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّاَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۳۰﴾

۳۰۔ کیا تُو نے غور نہیں کیا کہ اللہ رات کو دن میں داخل کرتا اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو مسخر کر دیا ہے۔ ہر ایک اپنی مقررہ مدت کی طرف رواں دواں ہے۔ اور (یاد رکھو) کہ اللہ اس سے جو کچھ تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۳۱﴾

۳۱۔ یہ اس لئے ہے کہ یقیناً اللہ ہی ہے جو حق ہے اور جسے وہ اُس کے سوا پکارتے ہیں وہ باطل ہے اور اللہ ہی بہت بلند شان (اور) بڑا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۲﴾

۳۲۔ کیا تو نے غور نہیں کیا کہ سمندر میں کشتیاں اللہ کی نعمت کے ساتھ چلتی ہیں تا کہ وہ اپنے نشانات میں سے تمہیں کچھ دکھائے۔ اس میں یقیناً ہر بہت صبر کرنے والے (اور) بہت شکر کرنے والے کیلئے نشانات ہیں۔

وَ اِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۭ وَ مَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۳﴾

۳۳۔ اور جب انہیں موج سایوں کی طرح ڈھانپ لیتی ہے وہ اللہ کو اس کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے پکارتے ہیں۔ پس جب وہ انہیں خشکی کی طرف بچا لے جاتا ہے تو ان میں سے کچھ (ایسے بھی ہوتے) ہیں جو میانہ رَوی اختیار کرنے والے ہیں۔ اور ہمارے نشانات کا کوئی انکار نہیں کرتا مگر ہر ایک وہ جو سخت دھوکہ باز (اور) بہت ناشکرا ہے۔ (۱)

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَ اخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۡ وَ لَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا ۭ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۪ وَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۳۴﴾

۳۴۔ اے انسانو! اپنے ربّ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس دن سے ڈرو جس دن نہ باپ اپنے بیٹے کے کام آئے گا، نہ بیٹا اپنے باپ کے کچھ کام آئے گا۔ یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ پس تمہیں دنیا کی زندگی ہرگز دھوکہ میں نہ ڈالے اور تمہیں اللہ کے بارہ میں دھوکہ باز (شیطان) ہرگز دھوکہ نہ دے سکے۔

---

(۱) اس آیت میں انسانی نفسیات کا یہ اہم پہلو بیان ہوا ہے کہ جب سمندر کے طوفان میں پھنسیں تو خواہ دہریہ ہوں یا مشرک اس وقت اللہ ہی کو پکارتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ انہیں بچالیتا ہے تو پھر وہ اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔ ایسے طوفانوں میں پھنسے ہوئے جن لوگوں کا یہاں ذکر ہے ان میں مقتصدین یعنی میانہ روی اختیار کرنے والوں کا استثناء ہے۔ وہ خشکی پر پہنچ کر بھی اللہ کو نہیں بھلاتے۔

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۳۵﴾ ع ۱۳

۳۵۔ یقیناً اللہ ہی ہے جس کے پاس قیامت کا علم ہے اور وہ بارش کو اُتارتا ہے اور جانتا ہے کہ رِحموں میں کیا ہے اور کوئی ذی روح نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کمائے گا اور کوئی ذی روح نہیں جانتا کہ کس زمین میں وہ مَرے گا۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) ہمیشہ باخبر ہے۔

۳۲۔ السّجدۃ

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی اکتیس آیات ہیں۔

اس کے آغاز پر مقطعات الٓمّٓ (جن کا مطلب ہے اَنَا اللّٰہُ اَعْلَمُ) گزشتہ سورت کی اختتامی آیات سے اس سورت کے تعلق کو واضح کر رہے ہیں۔ گزشتہ سورت کی آخری آیات میں یہ فرمایا گیا تھا کہ بہت سی ایسی باتیں ہیں جن کا علم سوائے اللہ کے کسی کو نہیں اور اَنَا اللّٰہُ اَعْلَمُ کے دعویٰ میں بعینہٖ وہی بات دہرائی گئی ہے۔

اس کے بعد زمین و آسمان کے اَسرار کا ایک دفعہ پھر ذکر ہے جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر ایک ایسی آیت ہے جو حیرت انگیز طور پر کائنات کی عمر کا راز کھول رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری گنتی کے ہر دن کے مقابل پر اللہ کا دن ایک ہزار سال کے برابر ہے۔ اگر ایک سال کے انسانی دنوں کو ایک ہزار سال سے ضرب دی جائے تو جو عدد بنتا ہے اس آیت کریمہ میں اس کا ذکر موجود ہے۔ اور ایک اور آیت (سورۃ المعارج: ۵) میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ کا دن پچاس ہزار سال کے برابر ہے۔ پس اس دن کو اگر اس ایک ہزار سال والے دن کے ساتھ حسابی طریق پر ضرب دی جائے تو قریباً بیس بلین سال بنتے ہیں اور سائنس دانوں کے نزدیک بھی اس کائنات کی عمر اٹھارہ سے بیس بلین سال تک ہے۔ اسی نسبت سے اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ پھر اعلان فرمایا کہ غیب اور شہادت کا علم رکھنے والا وہی اللہ ہے جس نے ہر چیز کی بہترین تخلیق فرمائی۔ اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ یہ ساری تخلیق عام مٹی سے کی گئی۔ اس کے بعد پھر دیگر تخلیقی مراحل کا ذکر ملتا ہے جن میں سے جنین کو رحمِ مادر میں گزرنا پڑتا ہے۔

اس کے بعد پھر دوبارہ جی اٹھنے پر لوگوں کے شک کا ذکر فرما کر یہ ایک نئی بات بیان فرمائی گئی کہ ہر انسان کا ملک الموت الگ ہے جو اس کے عوارض اور باریک در باریک اندرونی خرابیوں کا علم رکھتے ہوئے بالکل صحیح نتیجہ نکالتا ہے کہ اس کی روح کب قبض ہونی چاہئے؟ اور یہاں پھر گزشتہ سورت کی آخری آیات والا مضمون ہی ایک نئے رنگ میں بیان فرما دیا گیا۔

اس سورت کے آخری رکوع میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر کے ساتھ ایک دفعہ پھر الٓمّٓ والے مضمون کو دہراتے ہوئے یہ فرمایا گیا کہ اس کی لقا کے بارہ میں شک میں نہ پڑ۔ بعض مفسرین کے نزدیک یہاں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا ذکر نہیں بلکہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کا ذکر ہے۔ اگر یہ معنی بھی لئے جائیں تو ظاہر ہے کہ یہ وہ ملاقات نہیں جو قیامت کے دن سب نبیوں سے ہوگی بلکہ بطور خاص اُس ملاقات کا ذکر ہے جو معراج میں حضرت موسیٰؑ سے ہوئی اور نمازوں کے متعلق حضرت موسیٰؑ نے ایک مشورہ دیا جس کی تفصیل معراج والے واقعہ میں ہے۔

اس سورت کی آخری آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمنوں اور ایذا دینے والوں سے اِعراض کرنے کا ارشاد فرمایا گیا ہے۔

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اِحْدٰى وَ ثَلَاثُوْنَ اٰيَةً وَّ ثَلَاثَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

الٓمّٓ ②

۲۔ أَنَا اللّٰهُ أَعْلَمُ: میں اللہ سب سے زیادہ جاننے والا ہوں۔

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ③

۳۔ کامل کتاب کا اتارا جانا، اس میں کوئی شک نہیں کہ، تمام جہانوں کے ربّ کی طرف سے ہے۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ④

۴۔ کیا وہ کہتے ہیں کہ اس نے اُسے افترا کرلیا ہے؟ بلکہ وہ تو تیرے ربّ کی طرف سے حق ہے تاکہ تُو ایک ایسی قوم کو ڈرائے جن کی طرف تجھ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔ ہوسکتا ہے کہ وہ ہدایت پائیں۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ⑤

۵۔ اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے چھ زمانوں میں پیدا کیا پھر اُس نے عرش پر قرار پکڑا۔ اُسے چھوڑ کر نہ تمہارا کوئی دوست ہے نہ کوئی سفارشی۔ پس کیا تم نصیحت نہیں پکڑتے؟

يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ⑥

۶۔ وہ فیصلے کو تدبیر کے ساتھ آسمان سے زمین کی طرف اتارتا ہے۔ پھر وہ ایک ایسے دن میں اس کی طرف عروج کرتا ہے جو تمہاری گنتی کے لحاظ سے ایک ہزار سال کے برابر ہوتا ہے۔

ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۙ⑦

۷۔ یہ وہ غائب اور حاضر کا جاننے والا ہے جو کامل غلبہ والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

الَّذِیۡۤ اَحۡسَنَ کُلَّ شَیۡءٍ خَلَقَهٗ وَ بَدَاَ خَلۡقَ الۡاِنۡسَانِ مِنۡ طِیۡنٍ ۚ﴿۸﴾

۸۔ وہی جس نے ہر چیز کو جسے اس نے پیدا کیا بہت اچھا بنایا اور اس نے انسان کی پیدائش کا آغاز گیلی مٹی سے کیا۔

ثُمَّ جَعَلَ نَسۡلَهٗ مِنۡ سُلٰلَةٍ مِّنۡ مَّآءٍ مَّهِیۡنٍ ۚ﴿۹﴾

۹۔ پھر اس نے اس کی نسل ایک حقیر پانی کے نچوڑ سے بنائی۔

ثُمَّ سَوّٰىهُ وَ نَفَخَ فِیۡهِ مِنۡ رُّوۡحِهٖ وَ جَعَلَ لَكُمُ السَّمۡعَ وَ الۡاَبۡصَارَ وَ الۡاَفۡـِٕدَةَ ؕ قَلِیۡلًا مَّا تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۱۰﴾

۱۰۔ پھر اُس نے اُسے درست کیا اور اُس میں اپنی روح پھونکی اور تمہارے لئے اس نے کان اور آنکھیں اور دل بنائے۔ بہت تھوڑا ہے جو تم شکر کرتے ہو۔

وَ قَالُوۡۤا ءَاِذَا ضَلَلۡنَا فِی الۡاَرۡضِ ءَاِنَّا لَفِیۡ خَلۡقٍ جَدِیۡدٍ ۬ؕ بَلۡ هُمۡ بِلِقَآئِ رَبِّهِمۡ كٰفِرُوۡنَ ﴿۱۱﴾

۱۱۔ اور وہ کہتے ہیں کہ کیا جب ہم زمین میں گُم ہو جائیں گے تو کیا پھر بھی ہم ضرور ایک نئی تخلیق میں (مبتلا) ہوں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ تو اپنے ربّ کی لقاء ہی سے منکر ہیں۔

قُلۡ یَتَوَفّٰىكُمۡ مَّلَكُ الۡمَوۡتِ الَّذِیۡ وُكِّلَ بِكُمۡ ثُمَّ اِلٰی رَبِّكُمۡ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۱۲﴾ ع ۱۲/۱۴

۱۲۔ تُو کہہ دے کہ موت کا وہ فرشتہ جو تم پر مقرر کیا گیا ہے تمہیں وفات دے گا پھر تم اپنے ربّ کی طرف لَوٹائے جاؤ گے۔

وَ لَوۡ تَرٰۤی اِذِ الۡمُجۡرِمُوۡنَ نَاكِسُوۡا رُءُوۡسِهِمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ؕ رَبَّنَاۤ اَبۡصَرۡنَا وَ سَمِعۡنَا فَارۡجِعۡنَا نَعۡمَلۡ صَالِحًا اِنَّا مُوۡقِنُوۡنَ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ اور اگر تُو دیکھ لے جب مجرم اپنے ربّ کے حضور اپنے سر جھکائے ہوں گے (اور کہیں گے کہ) اے ہمارے ربّ! ہم نے دیکھا اور سن لیا۔ پس ہمیں لوٹا دے تا کہ ہم نیک اعمال کریں۔ ہم ضرور یقین کرنے والے (ثابت) ہوں گے۔

وَ لَوۡ شِئۡنَا لَاٰتَیۡنَا كُلَّ نَفۡسٍ هُدٰىهَا وَ لٰكِنۡ حَقَّ الۡقَوۡلُ مِنِّیۡ لَاَمۡلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الۡجِنَّةِ وَ النَّاسِ اَجۡمَعِیۡنَ ﴿۱۴﴾

۱۴۔ اور اگر ہم چاہتے تو ہر نفس کو اس کی (مناسبِ حال) ہدایت عطا کر دیتے لیکن میری طرف سے فرمان صادر ہو چکا ہے کہ میں جہنم کو ضرور سب جنّ و انس سے بھر دوں گا۔

فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ پس (عذاب) چکھو بوجہ اس کے کہ تم اپنے آج کے دن کی ملاقات بھلا بیٹھے تھے۔ یقیناً ہم نے (بھی) تمہیں بھلا دیا ہے۔ مزید برآں ہمیشگی کا عذاب چکھو بسبب اس کے جو تم کیا کرتے تھے۔

اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۱۶﴾ السجدۃ

۱۶۔ یقیناً ہماری آیات پر وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب اُن (آیات) کے ذریعہ انہیں نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدہ کرتے ہوئے گر جاتے ہیں اور اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ (اس کی) تسبیح کرتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے۔

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۫ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ اُن کے پہلو بستروں سے الگ ہو جاتے ہیں (جبکہ) وہ اپنے ربّ کو خوف اور طمع کی حالت میں پکار رہے ہوتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا کیا وہ اُس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاۤ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ پس کوئی ذی روح نہیں جانتا کہ اُن کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک میں سے کیا کچھ چُھپا کر رکھا گیا ہے۔ اُس کی جزا کے طور پر جو وہ کیا کرتے تھے۔

اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا يَسْتَوٗنَ ﴿۱۹﴾ وقف غفران

۱۹۔ پس کیا جو مومن ہو اُس جیسا ہو سکتا ہے جو فاسق ہو؟ وہ کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔

اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى ۫ نُزُلًۢا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ جہاں تک اُن کا تعلق ہے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے تو اُن کے لئے (ان کے شایانِ شان) قیام کے باغات ہوں گے مہمانی کے طور پر، بسبب اس کے جو وہ کیا کرتے تھے۔

وَ اَمَّا الَّذِیۡنَ فَسَقُوۡا فَمَاۡوٰىهُمُ النَّارُ ؕ كُلَّمَاۤ اَرَادُوۡۤا اَنۡ یَّخۡرُجُوۡا مِنۡهَاۤ اُعِیۡدُوۡا فِیۡهَا وَ قِیۡلَ لَهُمۡ ذُوۡقُوۡا عَذَابَ النَّارِ الَّذِیۡ كُنۡتُمۡ بِهٖ تُكَذِّبُوۡنَ ﴿۲۱﴾

۲۱۔ اور جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جنہوں نے نافرمانی کی تو ان کا ٹھکانا آگ ہے۔ جب کبھی وہ ارادہ کریں گے کہ اُس سے نکل جائیں تو اُسی میں لَوٹا دیئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ اس آگ کا عذاب چکھو جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔

وَ لَنُذِیۡقَنَّهُمۡ مِّنَ الۡعَذَابِ الۡاَدۡنٰی دُوۡنَ الۡعَذَابِ الۡاَكۡبَرِ لَعَلَّهُمۡ یَرۡجِعُوۡنَ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ اور ہم یقیناً انہیں بڑے عذاب سے وَرے چھوٹے عذاب میں سے کچھ چکھائیں گے تاکہ ہو سکے تو وہ (ہدایت کی طرف) لَوٹ آئیں۔

وَ مَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ ذُكِّرَ بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعۡرَضَ عَنۡهَا ؕ اِنَّا مِنَ الۡمُجۡرِمِیۡنَ مُنۡتَقِمُوۡنَ ﴿۲۳﴾ ع ۲ / ۱۱ / ۱۵

۲۳۔ اور کون اس سے زیادہ ظالم ہو سکتا ہے جو اپنے ربّ کی آیات کے ذریعہ اچھی طرح نصیحت کیا جائے پھر بھی اُن سے منہ موڑ لے؟ یقیناً ہم مجرموں سے انتقام لینے والے ہیں۔

وَ لَقَدۡ اٰتَیۡنَا مُوۡسَی الۡكِتٰبَ فَلَا تَكُنۡ فِیۡ مِرۡیَةٍ مِّنۡ لِّقَآئِهٖ وَ جَعَلۡنٰهُ هُدًی لِّبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ ﴿ۚ۲۴﴾

۲۴۔ اور یقیناً ہم نے موسیٰ کو بھی کتاب عطا کی۔ پس تو اُس (یعنی اللہ) کی ملاقات کے بارہ میں شک میں نہ رہ اور اُس کو ہم نے بنی اسرائیل کے لئے ہدایت بنایا تھا۔ ①

وَ جَعَلۡنَا مِنۡهُمۡ اَئِمَّةً یَّهۡدُوۡنَ بِاَمۡرِنَا لَمَّا صَبَرُوۡا ۟ؕ وَ كَانُوۡا بِاٰیٰتِنَا یُوۡقِنُوۡنَ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ پس جب انہوں نے صبر سے کام لیا تو ان میں سے ہم نے ایسے امام بنائے جو ہمارے امر سے ہدایت دیتے تھے۔ اور وہ ہمارے نشانات پر یقین رکھتے تھے۔

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ یَفۡصِلُ بَیۡنَهُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ فِیۡمَا كَانُوۡا فِیۡهِ یَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۲۶﴾

۲۶۔ یقیناً تیرا ربّ ہی قیامت کے دن اُن کے درمیان اُن باتوں کا فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔

---

① اس آیت کا ایک معنی یہ بنتا ہے کہ موسیٰ کے ساتھ لقاء کے بارہ میں شک میں نہ رہ۔ غالباً معراج کے اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے جب آنحضور ﷺ حضرت موسیٰ سے ملے اور پھر بار بار ملنے کا موقع ملا۔ اس جگہ حضرت موسیٰ کے ذکر میں اللہ سے ملنے کا ذکر اس لئے کیا ہے کہ جیسے حضرت موسیٰ کو طور پر اللہ تعالیٰ کی لقاء نصیب ہوئی اس سے بہت بڑھ کر رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی رؤیت نصیب ہوئی۔

اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؕ اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ پس کیا اس بات نے انہیں ہدایت نہیں دی کہ ہم نے اُن سے پہلے کتنی ہی قومیں ہلاک کردیں جن کے (چھوڑے ہوئے) گھروں میں وہ چلتے پھرتے ہیں۔ یقیناً اس میں بہت سے نشانات ہیں۔ پس کیا وہ سنتے نہیں؟

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ؕ اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ ہم بنجر زمین کی طرف پانی کو بہائے لئے آتے ہیں پھر اس (پانی) کے ذریعہ سبزہ نکالتے ہیں جس سے ان کے جانور بھی اور وہ خود بھی کھاتے ہیں۔ پس کیا وہ دیکھتے نہیں؟

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ اور وہ پوچھتے ہیں کہ یہ فتح کب آئے گی اگر تم سچے ہو؟

قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۳۰﴾

۳۰۔ تُو کہہ دے کہ جن لوگوں نے کفر کیا اُن کا فتح کے دن ایمان لانا اُن کو کوئی فائدہ نہ دے گا اور نہ وہ مہلت دیئے جائیں گے۔

فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿۳۱﴾ ع

۳۱۔ پس اُن سے صَرفِ نظر کر اور (خدا کے فیصلے کا) انتظار کر۔ یقیناً وہ بھی کسی انتظار میں بیٹھے ہیں۔

۳۳۔ الاحزاب

یہ سورت مدنی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی چوہتر آیات ہیں۔

اس سورت کے شروع میں ہی گزشتہ سورت کی آخری آیت والے مضمون کو پیش کیا گیا یعنی یہ کہ کفار اور منافقین تجھے اپنے مسلک سے ہٹانے کی کوشش کریں گے، تُو اُن سے اعراض کر اور اُن کی اطاعت نہ کر اور اس کی پیروی کر جو تیری طرف وحی کیا جاتا ہے۔

آیت کریمہ نمبر ۵ میں یہ دائمی اصول بیان فرمادیا گیا کہ انسان بیک وقت دو الگ الگ وجودوں سے بعینہٖ ایک جیسی محبت نہیں کرسکتا۔ اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ تیرے دل پر اللہ تعالیٰ کی محبت ہی غالب ہے اور دنیا میں جو تُو محبت کرتا ہے وہ محض اللہ تعالیٰ کی محبت کی بنا پر ہی ہے۔ چنانچہ وہ حدیث اس مضمون کو کھول رہی ہے جس میں فرمایا کہ اگر تُو بیوی کے منہ میں لقمہ بھی اللہ تعالیٰ کی محبت کی بنا پر ڈالے تو یہ بھی عبادت ہوگی۔

اس کے بعد عربوں کی اس رسم کا ذکر ہے جو اپنے منہ سے اپنی بیویوں کو مائیں کہہ دیا کرتے تھے۔ اس رسم کا قلع قمع کرتے ہوئے توجہ دلائی گئی کہ ماں اور بیٹے کا تعلق تو اللہ کے بنائے ہوئے قوانین کے مطابق پیدا ہوتا ہے، تم اپنے مونہوں سے کیسے اس تعلق کو تبدیل کرسکتے ہو۔ اسی طرح اگر کسی کو بیٹا کہہ کر پکارا جائے تو وہ بیٹا نہیں بن سکتا۔ بیٹا وہی ہے جو خونی رشتہ میں بیٹا ہو۔ بیٹا کہہ کر پکارنا صرف ایک پیار کا اظہار ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں۔

پھر اسی مضمون کا اعادہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ دلوں میں ایک ہی اَولیٰ یعنی سب سے زیادہ محبت کا حقدار ہوتا ہے اور جہاں تک مومنوں کا تعلق ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے اَولیٰ ہونے چاہئیں اور اس کے بعد درجہ بدرجہ دیگر قرابت داروں کا ذکر ہے کہ وہ ایک دوسرے پر تمہارے قرب کے لحاظ سے فضیلت رکھتے ہیں۔

اسی سورت میں جس میں آیت خاتم النبیین بھی ہے اور بعض عرفان سے عاری علماء اس کا مطلب یہ لیتے ہیں کہ آپؐ آخری نبی ان معنوں میں ہیں کہ آپؐ کے بعد کبھی کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آئے گا، اس غلط عقیدے کا ردّ فرما دیا گیا اور اس میثاق کا ذکر فرمایا جو ہر نبی سے لیا جاتا رہا کہ اگر تمہارے بعد کوئی ایسا نبی آئے جو تمہاری باتوں کی تصدیق کرتا ہو تو تمہاری امّت کا فرض ہے کہ وہ اس نبی کا انکار کرنے کی بجائے اس کی تائید کرنے والی ثابت ہو۔ اس سورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا وَ مِنْکَ کہ ہم نے یہ عہد تجھ سے بھی لیا ہے۔ پس آپؐ کی امت پر یہ فرض عائد فرمایا گیا کہ اس شرط کے ساتھ کہ نبوت کا دعویٰ کرنے والا سو فیصد حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع ہو اور اُس نے فیضِ محمدی سے ہی نبوت کا انعام پایا ہو اور وہ آپؐ ہی کی تعلیم بلاتغیر و تبدّل پیش کرنے والا ہو اور اُسی کے حق میں جہاد کر رہا ہو تو پھر نہ صرف یہ کہ اس کی مخالفت تم پر حرام ہے بلکہ اس کی نصرت کرنا لازم ہے۔

اس کے بعد احزاب کے بنیادی معنی کوملحوظ رکھتے ہوئے اس میں جنگِ خندق کا ذکر ہے جس میں تمام عرب کے احزاب مدینہ پر حملہ کے لئے امڈ آئے تھے اوران سے بچاؤ کی کوئی ظاہری صورت ممکن نہیں تھی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے حق میں یہ معجزہ دکھایا کہ ایک خوفناک آندھی کے ذریعہ آپؐ کی نصرت فرمائی جس نے کفار کی آنکھوں کو اندھا کردیا اور وہ افراتفری میں بھاگ کھڑے ہوئے اور بہت سی سواریاں جو بندھی ہوئی تھیں ان کو کھولنے تک کا انہیں وقت نہ ملا۔ پس اپنی سواریوں سمیت وہ بہت سا ساز وسامان پیچھے چھوڑ گئے، اور وہ خوفناک غذا کی قلت جو مسلمانوں کو درپیش تھی اس کی وجہ سے وہ بھی دور ہوئی۔

اس واقعہ سے پہلے اہل یثرب کی جو حالت تھی اس کا بھی ذکر فرمایا گیا ہے کہ اتنی خوفناک مصیبت اور تباہی انہیں دکھائی دے رہی تھی کہ خوف سے ان کی آنکھیں پتھرا گئی تھیں اور منافقین مدینہ کے مسلمانوں سے کہہ رہے تھے کہ اب تمہارے لئے کوئی جائے پناہ نہیں رہی۔ اس وقت مومنوں نے انہیں یہ جواب دیا کہ ہمارا ایمان تو پہلے سے بھی زیادہ قوی ہوگیا ہے کیونکہ احزاب کے اس خوفناک حملے کی اس سے پہلے ہمیں خبر دے دی گئی تھی۔ ان کا اشارہ سورۃ القمر کی طرف تھا جس میں یہ آیت آتی ہے کہ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ۔ پس اس جنگ میں مومنوں نے اپنے عہد کو پورا کر دکھایا اور ان میں کچھ ایسے لوگ بھی تھے جو اس وقت ساتھ شامل نہیں تھے لیکن انتظار کر رہے تھے کہ کاش ان کو بھی جنگِ احزاب میں شامل ہونے والے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی طرح ثبات قدم اور قربانیوں کی توفیق عطا ہو۔

اس سورت کی آیت نمبر ۳۸ میں اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو منہ بولے بیٹے کی مطلقہ سے نکاح کا حکم دیا اور یہ حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت گراں گزر رہا تھا اور اس کے نتیجہ میں منافق جو اعتراضات کر سکتے تھے ان کا بھی کچھ خوف دامنگیر تھا۔ اس لئے آپ اس شادی کے معاملہ میں سخت متردد تھے مگر اللہ کے حکم پر عمل کرنا بہرحال لازم تھا۔

اس کے بعد ایک ایسی آیت (نمبر ۴۱) ہے جسے اس سورت کا معراج کہنا چاہئے اور اس کا تعلق حضرت زیدؓ کے واقعہ سے بھی ہے۔ یہ اعلانِ عام فرمایا گیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حقیقتاً نہ زیدؓ کے باپ تھے، نہ تم جیسے انسانوں کے باپ ہیں بلکہ وہ تو خَاتَم النبیین ہیں۔ یعنی آپؐ کو نبیوں کی روحانی اَبُوَّت عطا فرمائی گئی۔ سیاق وسباق سے تو یہی ترجمہ نکلتا ہے لیکن خاتم النبیین کے اور بہت سے معانی ہیں جو تمام تر اس قرآنی آیت کا منطوق ہیں۔ اور ہر معنی کے لحاظ سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم خَاتَم النبیین ثابت ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر خَاتَم کا ایک معنی مُصدِّق کا بھی ہے اور تمام شرائع میں سے صرف ایک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت ہے جس میں گزشتہ تمام نبیوں کی اور ہر زمانہ کے نبیوں کی تصدیق فرمائی گئی ہے۔ دنیا کی کوئی مذہبی کتاب اس شان کی آیت کریمہ پیش نہیں کرسکتی۔

اس کے بعد کی آیت حضرت زکریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس دعا کی یاد دلاتی ہے جو انہیں بیٹے کی خوشخبری عطا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی فرمائی کہ صبح وشام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرو۔

اس کے بعد آیات ۴۶-۴۷ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے **شاھد، مبشر، نذیر** ہونے کا ذکر فرما دیا گیا۔ آپؐ اپنے سے پہلے عظیم الشان نبی موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر بھی شاہد تھے اور اپنے آنے والے غلام کی صداقت پر بھی شاہد تھے۔ آپؐ کی شان کی مثال سورج سے دی گئی ہے جو سب جہانوں کو روشن کرتا ہے اور چاند بھی اسی سے روشنی پاتا ہے۔ پس مقدر ہے کہ کوئی چاند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی ہی کو اس وقت جب رات کی تاریکی چھا چکی ہو پھر بنی نوع انسان تک پہنچائے۔ سو اس میں یہ پیشگوئی ہے کہ آئندہ کے اندھیرے زمانوں میں ایسا ہی ہوگا۔

اس کے بعد مومنوں کو تقویٰ کے آداب سکھائے گئے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو عظیم مقام بیان فرمایا گیا تھا اس کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان پر فرض فرما دیا گیا ہے کہ انتہائی ادب سے کام لیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض مواقع پر اپنے عزیزوں اور صحابہ کرام کو اپنے گھر کھانے کی دعوت پر بلایا کرتے تھے۔ ان آیات میں صحابہؓ کو نصیحت کی گئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ایسی دعوت کریں تو اسے عام دعوتوں کی طرح سمجھتے ہوئے وقت سے پہلے آپؐ کے گھر پہنچ کر کھانے کے پکنے کا انتظار نہ کیا کرو۔ جب کھانا تیار ہو اور تمہیں بلایا جائے تو جایا کرو اور اس کے بعد اجازت لے کر اپنے گھروں کو جاؤ۔ اور اگر کھانے کے دوران تمہیں کسی چیز کی ضرورت پڑے تو پردے کے پیچھے سے **اُمّھات المومنین** کو اپنی ضرورت کی اطلاع دو۔ یہاں پاکیزگی کی تاکید ازواجِ مطہرات کو عام مسلمان خواتین سے بہت زیادہ کی گئی ہے کیونکہ اُن کا بلند مرتبہ تقاضا کرتا ہے کہ ان کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ادنیٰ سی تہمت بھی نہ سننی پڑے۔

جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منافقین بہتان تراشیوں کے ذریعہ ایذا پہنچاتے تھے اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی بہتان تراشی کے ذریعہ ایذا دہی کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ پس اس سورت کے اختتام پر یہ مضمون دہرایا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ سے پہلے جلالی نبی موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ بکثرت مشابہتیں ہیں۔ اور جس طرح حضرت موسیٰؑ کو بتایا گیا تھا کہ اللہ کے نزدیک وہ بہرحال وجیہ ہیں اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دلائی گئی کہ ان بہتان تراشیوں کے نتیجہ میں تیرا کوئی بھی نقصان نہیں کیونکہ تُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک **وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ** ہے۔

اس سورت کی آخری دو آیات میں ایک دفعہ پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جو بارِ امانت تجھ پر ڈالا گیا ہے وہ موسیٰؑ پر ڈالے جانے والے بارِ امانت سے بہت زیادہ ہے۔ پہاڑ بھی اس کے رعب سے ریزہ ریزہ ہو جاتے ہیں۔ لیکن تُو اس بارِ امانت کو اٹھانے کے لئے آگے بڑھا جس کے نتیجہ میں تجھے اپنے نفس پر بے انتہا ظلم کرنا پڑا لیکن تُو نے ہرگز پروا نہیں کی کہ اس کے عواقب کیا ہوں گے۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ مَدَنِيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اَرْبَعٌ وَّ سَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّ تِسْعَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۙ②

۲۔ اے نبی! اللہ کا تقویٰ اختیار کر اور کافروں اور منافقوں کی بات نہ مان۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۙ③

۳۔ اور اس کی پیروی کر جو تیری طرف تیرے ربّ کی طرف سے وحی کیا جاتا ہے۔ یقیناً اللہ، اس سے جو تم کرتے ہو، خوب باخبر ہے۔

وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ④

۴۔ اور اللہ پر توکل کر اور اللہ ہی کارساز کے طور پر کافی ہے۔

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓئِْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ ⑤

۵۔ اللہ نے کسی انسان کے سینے میں دو دل نہیں بنائے۔ اسی طرح اس نے تمہاری اُن بیویوں کو جنہیں تم ماں کہہ کر اپنے اوپر حرام کر لیتے ہو تمہاری مائیں نہیں بنایا۔ نہ ہی تمہارے منہ بولوں کو تمہارے بیٹے بنایا ہے۔ یہ محض تمہارے منہ کی باتیں ہیں اور اللہ حق (بات) بیان کرتا ہے اور وہی ہے جو (سیدھے) راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے۔

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْۤا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ؕ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَاۤ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ⑥

۶۔ ان کو ان کے آباء کے نام سے یاد کیا کرو۔ یہ اللہ کے نزدیک انصاف کے زیادہ قریب ہے۔ اور اگر تم ان کے آباء کو نہ جانتے ہو تو پھر وہ دینی معاملات میں تمہارے بھائی اور تمہارے دوست ہیں۔ اور اس معاملہ میں جو تم غلطی کر چکے ہو اس کا تم پر کوئی گناہ نہیں۔ ہاں مگر وہ (گناہ ہے) جو تمہارے دلوں نے بالارادہ کمایا اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُهٰجِرِیْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَفْعَلُوْۤا اِلٰۤی اَوْلِیٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِی الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝۷

۷۔ نبی مومنوں پر اُن کی اپنی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتا ہے اور اُس کی بیویاں اُن کی مائیں ہیں۔ اور جہاں تک رحمی رشتے والوں کا تعلق ہے تو ان میں سے بعض اللہ کی کتاب میں (مندرج احکام کے مطابق) بعض پر اوّلیت رکھتے ہیں بہ نسبت دوسرے مومنین اور مہاجرین کے۔ سوائے اس کے کہ تم اپنے دوستوں سے (بطور احسان) کوئی نیک سلوک کرو۔ یہ سب باتیں کتاب میں لکھی ہوئی موجود ہیں۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ۪ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ۝۸

۸۔ اور جب ہم نے نبیوں سے ان کا عہد لیا اور تجھ سے بھی اور نوح سے اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ ابن مریم سے۔ اور ہم نے ان سے بہت پختہ عہد لیا تھا۔

لِّیَسْـَٔلَ الصّٰدِقِیْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابًا اَلِیْمًا ۝۹ ع

۹۔ تاکہ وہ سچوں سے ان کی سچائی کے متعلق سوال کرے اور کافروں کے لئے اس نے دردناک عذاب تیار کیا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا ۝۱۰

۱۰۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو جب تمہارے پاس لشکر آئے تھے تو ہم نے ان کے خلاف ایک ہَوا بھیجی اور ایسے لشکر بھیجے جن کو تم دیکھ نہیں رہے تھے۔ اور یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اس پر گہری نظر رکھنے والا ہے۔

اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۝۱۱

۱۱۔ جب وہ تمہارے پاس تمہارے اوپر کی طرف سے بھی اور تمہارے نشیب کی طرف سے بھی آئے اور جب آنکھیں پتھرا گئیں اور دل (اچھلتے ہوئے) ہنسلیوں تک جا پہنچے اور تم لوگ اللہ پر طرح طرح کے گمان کر رہے تھے۔

هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ⑫

۱۲۔ وہاں مومن ابتلاء میں ڈالے گئے اور سخت (آزمائش کے) جھٹکے دیئے گئے۔

وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اِلَّا غُرُوْرًا ⑬

۱۳۔ اور جب منافقوں نے اور ان لوگوں نے جن کے دلوں میں مرض تھا، کہا ہم سے اللہ اور اس کے رسول نے دھوکے کے سوا کوئی وعدہ نہیں کیا۔

وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛ ؕ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۚۛ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ⑭

معانقۃ۱: عند المتقدمین

۱۴۔ اور جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا اے اہلِ یثرب! تمہارے ٹھہرنے کا کوئی موقع نہیں رہا پس واپس چلے جاؤ۔ اور ان میں سے ایک فریق نے نبی سے یہ کہتے ہوئے اجازت مانگنی شروع کی کہ یقیناً ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں۔ حالانکہ وہ غیر محفوظ نہیں تھے۔ وہ محض بھاگنے کا ارادہ کئے ہوئے تھے۔ (۱)

وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَآ اِلَّا يَسِيْرًا ⑮

۱۵۔ اور اگر اُن پر اُس (بستی) کے ہر طرف سے چڑھائی کردی جاتی پھر اُن سے فساد کا مطالبہ کیا جاتا تو وہ ضرور اُس کے مرتکب ہو جاتے اور اُس پر توقف نہ کرتے مگر معمولی۔

وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ؕ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْـُٔوْلًا ⑯

۱۶۔ حالانکہ اس سے پہلے وہ یقیناً اللہ سے عہد کر چکے تھے کہ وہ پیٹھیں نہیں دکھائیں گے۔ اور اللہ سے کیا ہوا عہد ضرور پوچھا جائے گا۔

قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ⑰

۱۷۔ تُو کہہ دے کہ تمہیں بھاگنا ہرگز فائدہ نہیں دے گا اگر تم موت یا قتل سے بھاگو گے۔ اور اس صورت میں تم کچھ فائدہ نہیں دیئے جاؤ گے مگر تھوڑا سا۔

---

(۱) دیکھیں المفردات لغریب القرآن زیر لفظ عَورَۃ۔

قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ؕ وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝۱۸

۱۸۔ تُو پوچھ کہ کون ہے جو تمہیں اللہ سے بچا سکتا ہے اگر وہ تمہیں کوئی تکلیف پہنچانے کا ارادہ کرے یا تمہارے حق میں رحمت کا فیصلہ کرے؟ اور وہ اپنے لئے اللہ کے سوا نہ کوئی سرپرست پائیں گے اور نہ کوئی مددگار۔

قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ۙ۝۱۹

۱۹۔ اللہ تم میں سے ان کو خوب جانتا ہے جو (جہاد سے) روکنے والے ہیں اور اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں کہ ہماری طرف آ جاؤ۔ اور وہ لڑائی کے لئے نہیں آتے مگر بہت کم۔

اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۖۚ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝۲۰

۲۰۔ تمہارے خلاف بہت خساست سے کام لیتے ہیں۔ پس جب کوئی خوف (کا موقع) آتا ہے تُو اُنہیں دیکھے گا کہ وہ تیری طرف اس طرح دیکھتے ہیں کہ اُن کی آنکھیں (دہشت سے) گھوم رہی ہوتی ہیں اُس شخص کی طرح جس پر موت کی غشی طاری کر دی جائے۔ پس جب خوف جاتا رہتا ہے تو وہ (اپنی) تیز زبانوں سے تمہیں ایذا پہنچاتے ہیں بھلائی کے معاملہ میں بخل کرتے ہوئے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو (فی الحقیقت) ایمان نہیں لائے۔ پس اللہ نے ان کے اعمال ضائع کر دیئے اور یہ بات اللہ پر بہت آسان ہے۔

يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِي الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ ؕ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا ۝۲۱ ع ۲ ۱۲ ۱۸

۲۱۔ وہ گمان کرتے ہیں کہ لشکر ابھی تک نہیں گئے۔ اور اگر لشکر (واپس) آ جائیں تو وہ (حسرت سے) چاہیں گے کہ کاش وہ ویرانوں میں بدوؤں کے درمیان رہتے ہوتے (اور) تمہارے حالات معلوم کر رہے ہوتے۔ اور اگر وہ تم میں ہوتے بھی تو قتال نہ کرتے مگر بہت کم۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴿۲۲﴾

۲۲۔ یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور یومِ آخرت کی اُمید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے۔

وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۫ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ﴿۲۳﴾

۲۳۔ اور جب مومنوں نے لشکروں کو دیکھا تو انہوں نے کہا یہی تو ہے جس کا اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا تھا اور اس نے ان کو نہیں بڑھایا مگر ایمان اور فرمانبرداری میں۔

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ﴿۲۴﴾

۲۴۔ مومنوں میں ایسے مرد ہیں جنہوں نے جس بات پر اللہ سے عہد کیا تھا اُسے سچا کر دکھایا۔ پس اُن میں سے وہ بھی ہے جس نے اپنی منّت کو پورا کر دیا اور ان میں سے وہ بھی ہے جو ابھی انتظار کر رہا ہے اور انہوں نے ہرگز (اپنے طرزِ عمل میں) کوئی تبدیلی نہیں کی۔

لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۲۵﴾

۲۵۔ (یہ اس لئے ہے) تا کہ اللہ سچوں کو ان کی سچائی کی جزا دے اور منافقوں کو اگر چاہے تو عذاب دے یا توبہ قبول کرتے ہوئے اُن پر جھکے۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ۭ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ﴿۲۶﴾

۲۶۔ اور اللہ نے ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا اُن کے غیظ سمیت اس طرح لوٹا دیا کہ وہ کوئی بھلائی حاصل نہ کر سکے اور اللہ مومنوں کے حق میں قتال میں کافی ہو گیا۔ اور اللہ بہت قوی (اور) کامل غلبہ والا ہے۔

وَ اَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَ تَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ۚ﴿۲۷﴾

۲۷۔ اور اس نے اُن لوگوں کو جنہوں نے اہلِ کتاب میں سے ان کی مدد کی تھی ان کے قلعوں سے نیچے اُتار دیا اور ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا۔ ان میں سے ایک فریق کو تم قتل کر رہے تھے اور ایک فریق کو قیدی بنا رہے تھے۔ ﴿۱﴾

وَ اَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَ دِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَ اَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرًا ۧ﴿۲۸﴾ ع ۳ ۱۹

۲۸۔ اور تمہیں ان کی زمین اور ان کے مکانوں اور ان کے اموال کا وارث بنا دیا اور ایسی زمین کا بھی جسے تم نے (اس وقت تک) قدموں تلے پامال نہیں کیا تھا۔ اور اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔ ﴿۲﴾

يٰۤاَيُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَ اُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۲۹﴾

۲۹۔ اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دے کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مالی فائدہ پہنچاؤں اور عمدگی کے ساتھ تمہیں رخصت کروں۔

وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۳۰﴾

۳۰۔ اور اگر تم اللہ کو چاہتی ہو اور اس کے رسول کو اور آخرت کے گھر کو تو یقیناً اللہ نے تم میں سے حُسنِ عمل کرنے والیوں کے لئے بہت بڑا اجر تیار کیا ہے۔

يٰنِسَآءَ النَّبِیِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۱﴾

۳۱۔ اے نبی کی بیویو! جو بھی تم میں سے کھلی کھلی فاحشہ کا ارتکاب کرے گی اس کے لئے عذاب کو دوگنا بڑھا دیا جائے گا اور یہ بات اللہ پر آسان ہے۔

﴿۱﴾ اس میں جنگ احزاب کے وقت غداری کرنے والے یہود کا ذکر ہے۔ اگرچہ انہوں نے بہت مضبوط دفاعی قلعے بنائے ہوئے تھے مگر جب اللہ تعالیٰ نے ان پر مومنوں کے غلبہ کا فیصلہ کر لیا تو قلعے ان کے کچھ کام نہ آئے بلکہ خود اپنے ہاتھوں سے ان کو مسمار کرنے لگے۔

﴿۲﴾ اس میں ایسے علاقوں کی فتوحات کی پیشگوئی ہے جن میں ابھی تک مسلمانوں کو قدم رکھنے کا موقع نہیں ملا۔ دراصل اس میں پیشگوئیوں کا ایک لمبا سلسلہ ہے۔

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَاۤ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿۳۲﴾

۳۲۔ اور تم میں سے جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گی اور نیک اعمال بجالائے گی ہم اُسے اس کا اجر دومرتبہ دیں گے اور اس کے لئے ہم نے بہت عزت والا رزق تیار کیا ہے۔

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۳۳﴾

۳۳۔ اے نبی کی بیویو! تم ہرگز عام عورتوں جیسی نہیں ہو بشرطیکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ پس بات لجا کر نہ کیا کرو ورنہ وہ شخص جس کے دل میں مرض ہے طمع کرنے لگے گا۔ اور اچھی بات کہا کرو۔

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴿۳۴﴾

۳۴۔ اور اپنے گھروں میں ہی رہا کرو اور گزری ہوئی جاہلیت کے سنگھار جیسے سنگھار کی نمائش نہ کیا کرو اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اے اہلِ بیت! یقیناً اللہ چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کی آلائش دور کردے اور تمہیں اچھی طرح پاک کردے۔

وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ﴿۳۵﴾

۳۵۔ اور یاد رکھو اللہ کی آیات اور حکمت کو جن کی تمہارے گھروں میں تلاوت کی جاتی ہے۔ یقیناً اللہ بہت باریک بین (اور) باخبر ہے۔

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ

۳۶۔ یقیناً مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور سچے مرد اور سچی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں اور صدقہ کرنے والے مرد اور صدقہ کرنے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں

وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۳۶﴾

اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں، اللہ نے ان سب کے لئے مغفرت اور اجرِ عظیم تیار کئے ہوئے ہیں۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴿۳۷﴾ؕ

۳۷۔ اور کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کے لئے جائز نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا فیصلہ کر دیں تو اپنے معاملہ میں اُن کو فیصلہ کا اختیار باقی رہے اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے وہ بہت کھلی کھلی گمراہی میں مبتلا ہوتا ہے۔

وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰهُ ؕ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۳۸﴾

۳۸۔ اور جب تُو اُسے کہہ رہا تھا جس پر اللہ نے انعام کیا اور تُو نے بھی اُس پر انعام کیا کہ اپنی بیوی کو روکے رکھ (یعنی طلاق نہ دے) اور اللہ کا تقویٰ اختیار کر اور تُو اپنے نفس میں وہ بات چھپا رہا تھا جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا اور تُو لوگوں سے خائف تھا اور اللہ اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہے کہ تُو اس سے ڈرے۔ پس جب زید نے اس (عورت) کے بارہ میں اپنی خواہش پوری کر لی (اور اسے طلاق دے دی)، ہم نے اسے تجھ سے بیاہ دیا تاکہ مومنوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے متعلق کوئی تنگی اور تردّد نہ رہے جب وہ (منہ بولے بیٹے) اُن سے اپنی احتیاج ختم کر چکے ہوں (یعنی انہیں طلاق دے چکے ہوں) اور اللہ کا فیصلہ بہرحال پورا ہو کر رہنے والا ہے۔

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ۨ ﴿۳۹﴾ۙ

۳۹۔ نبی پر اس بارہ میں کوئی تنگی نہیں ہونی چاہئے جو اللہ نے اس کے لئے فرض کر دیا ہو، اللہ کی اس سنّت کے طور پر جو پہلے لوگوں میں بھی جاری کی گئی۔ اور اللہ کا فیصلہ ایک جچے تُلے اندازے کے مطابق ہوا کرتا ہے۔

الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَ يَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ﴿۴۰﴾

۴۰۔(یہ اللہ کی سنت ان لوگوں کے حق میں گزر چکی ہے) جو اللہ کے پیغام پہنچایا کرتے تھے اور اس سے ڈرتے رہتے تھے اور اللہ کے سوا کسی اور سے نہیں ڈرتے تھے اور اللہ حساب لینے کے لحاظ سے بہت کافی ہے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۴۱﴾ ع

۴۱۔ محمّد تمہارے (جیسے) مَردوں میں سے کسی کا باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کا رسول ہے اور سب نبیوں کا خاتَم ہے۔ اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿۴۲﴾

۴۲۔اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا ذکر کثرت کے ساتھ کیا کرو۔

وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ﴿۴۳﴾

۴۳۔اور اس کی تسبیح صبح بھی کرو اور شام کو بھی۔

هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿۴۴﴾

۴۴۔ وہی ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تاکہ وہ تمہیں اندھیروں سے نور کی طرف نکالے اور وہ مومنوں کے حق میں بار بار رحم کرنے والا ہے۔

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۖۚ وَ اَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ﴿۴۵﴾

۴۵۔ ان کا خیر مقدم، جس دن وہ اس سے ملیں گے، سلام ہوگا اور اس نے ان کے لئے بہت معزّز اَجر تیار کر رکھا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ﴿۴۶﴾

۴۶۔اے نبی! یقیناً ہم نے تجھے ایک شاہد اور ایک مبشّر اور ایک نذیر کے طور پر بھیجا ہے۔

وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿۴۷﴾

۴۷۔اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والے اور ایک منور کر دینے والے سورج کے طور پر۔

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ﴿۴۸﴾

۴۸۔اور مومنوں کو خوشخبری دیدے کہ (یہ) ان کے لئے اللہ کی طرف سے بہت بڑا فضل ہے۔

وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۴۹﴾

۴۹۔ اور کافروں اور منافقوں کی اطاعت نہ کر اور ان کی ایذا رسانی کو نظر انداز کر دے۔ اور اللہ پر توکل کر اور اللہ ہی کارساز کے طور پر کافی ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۵۰﴾

۵۰۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو پھر اس سے پہلے انہیں طلاق دے دو کہ تم نے انہیں چھُوا ہو تو ان کے اوپر تمہاری طرف سے کوئی عدت نہیں جس کا تم شمار رکھو۔ پس انہیں کچھ متاع دو اور انہیں خوبصورت طریق پر رخصت کرو۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْۤ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ؗ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۗ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْۤ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵۱﴾

۵۱۔ اے نبی! یقیناً ہم نے تجھ پر تیری وہ بیویاں حلال کر دی ہیں جن کے مہر تو اُنہیں دے چکا ہے اور وہ عورتیں بھی جو تیرے زیرِ نگیں ہیں یعنی جو اللہ نے تجھے غنیمت کے طور پر عطا کی ہیں اور تیرے چچا کی بیٹیاں اور تیری پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور تیری خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے تیرے ساتھ ہجرت کی ہے اور ہر مومن عورت اگر وہ اپنے آپ کو نبی کے حضور پیش کر دے بشرطیکہ نبی یہ پسند کرے کہ اس سے نکاح کرے۔ (یہ) مومنوں سے الگ خالصۃً تیرے لئے ہے۔ ہمیں علم ہے جو ہم نے ان کی بیویوں کے بارہ میں اور ان کے زیرِ نگیں عورتوں کے بارہ میں ان پر فرض کیا ہے۔ (یہ واضح کیا جا رہا ہے) تاکہ تجھ پر (اُن کے خیال سے) کوئی تنگی نہ رہے۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَ تُـْٔوِیْۤ اِلَیْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ وَ مَنِ ابْتَغَیْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكَ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ تَقَرَّ اَعْیُنُهُنَّ وَ لَا یَحْزَنَّ وَ یَرْضَیْنَ بِمَاۤ اٰتَیْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا فِیْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَلِیْمًا ﴿۵۲﴾

۵۲۔ تُو اُن میں سے جنہیں چاہے چھوڑ دے اور جنہیں چاہے اپنے پاس رکھ۔ اور جنہیں تُو چھوڑ چکا ہے ان میں سے کسی کو اگر پھر (لینا) چاہے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں۔ یہ اس بات کے زیادہ قریب ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غم میں مبتلا نہ رہیں اور وہ سب اس پر راضی ہو جائیں جو تُو انہیں دے۔ اور اللہ جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے اور اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت بُردبار ہے۔

لَا یَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَ لَاۤ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ یَمِیْنُكَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ رَّقِیْبًا ﴿۵۳﴾ ع

۵۳۔ اس کے بعد تیرے لئے (اور) عورتیں جائز نہیں اور نہ یہ جائز ہے کہ اِن (بیویوں) کے بدلے میں تُو اَور بیویاں کر لے خواہ ان کا حسن تجھے پسند ہی کیوں نہ آئے۔ مگر وہ مستثنیٰ ہیں جو تیرے زیرِ نگیں ہیں۔ اور اللہ ہر چیز پر نگران ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّاۤ اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰىهُ ۙ وَ لٰكِنْ اِذَا دُعِیْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَ لَا مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ فَیَسْتَحْیٖ مِنْكُمْ ۫ وَ اللّٰهُ لَا یَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّ ؕ وَ اِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ

۵۴۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! نبی کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو سوائے اس کے کہ تمہیں کھانے کی دعوت دی جائے مگر اس طرح نہیں کہ اس کے پکنے کا انتظار کر رہے ہو لیکن (کھانا تیار ہونے پر) جب تمہیں بلایا جائے تو داخل ہو اور جب تم کھا چکو تو منتشر ہو جاؤ اور وہاں (بیٹھے) باتوں میں نہ لگے رہو۔ یہ (چیز) یقیناً نبی کے لئے تکلیف دِہ ہے مگر وہ تم سے (اس کے اظہار پر) شرماتا ہے اور اللہ حق سے نہیں شرماتا۔ اور اگر تم اُن (ازواجِ نبی) سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگا کرو۔ یہ تمہارے اور ان کے دلوں کے لئے زیادہ پاکیزہ (طرزِ عمل)

ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ؕ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَاۤ اَنْ تَنْكِحُوْۤا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ۝۵۴

ہے۔ اور تمہارے لئے جائز نہیں کہ تم اللہ کے رسول کو اذیّت پہنچاؤ اور نہ ہی یہ جائز ہے کہ اس کے بعد کبھی اُس کی بیویوں (میں سے کسی) سے شادی کرو۔ یقیناً اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑی بات ہے۔

اِنْ تُبْدُوْا شَيْـًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝۵۵

۵۵۔ اگر تم کوئی چیز ظاہر کرو یا اسے چھپاؤ تو یقیناً اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْۤ اٰبَآئِهِنَّ وَلَاۤ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَاۤ اِخْوَانِهِنَّ وَلَاۤ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَاۤ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ۝۵۶

۵۶۔ اِن (نبی کی بیویوں) پر اپنے باپوں کے معاملہ میں کوئی گناہ نہیں نہ اپنے بیٹوں کے معاملہ میں، نہ اپنے بھائیوں کے معاملہ میں، نہ اپنے بھائیوں کے بیٹوں کے معاملہ میں، نہ اپنی بہنوں کے بیٹوں کے معاملہ میں، نہ ہی اپنی (یعنی مومن) عورتوں کے بارہ میں، نہ ان کے بارہ میں جو اُن کے زیرِ نگیں ہیں اور (اے ازواجِ نبی!) اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر نگہبان ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝۵۷

۵۷۔ یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم بھی اس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔ (۱)

اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ

۵۸۔ یقیناً وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو اذیّت

(۱) حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آیت کریمہ کے بارہ میں فرماتے ہیں:

''اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اکرمؐ کے اعمال ایسے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی تعریف یا اوصاف کی تحدید کرنے کے لئے کوئی لفظ خاص نہ فرمایا۔ لفظ تو مل سکتے تھے لیکن خود استعمال نہ کئے یعنی آپؐ کے اعمالِ صالحہ کی تعریف، تحدید سے بیرون تھی۔ اس قسم کی آیت کسی اَور نبی کی شان میں استعمال نہ کی۔ آپؐ کی روح میں وہ صدق و وفا تھا اور آپؐ کے اعمال خدا کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے یہ حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکرگزاری کے طور پر درود بھیجیں۔'' (ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ جلد اول صفحہ ۲۴ مطبوعہ ربوہ)

اللّٰهُ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ وَ اَعَدَّ لَهُمۡ عَذَابًا مُّهِیۡنًا ﴿۵۸﴾

پہنچاتے ہیں اللہ نے ان پر دنیا میں بھی لعنت ڈالی ہے اور آخرت میں بھی اور اس نے ان کے لئے رُسواکُن عذاب تیار کیا ہے۔

وَ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ الۡمُؤۡمِنٰتِ بِغَیۡرِ مَا اکۡتَسَبُوۡا فَقَدِ احۡتَمَلُوۡا بُهۡتَانًا وَّ اِثۡمًا مُّبِیۡنًا ﴿۵۹﴾ ع

۵۹۔ اور وہ لوگ جو مومن مَردوں اور مومن عورتوں کو اذیّت پہنچاتے ہیں بغیر اُس (جرم) کے جو انہوں نے کمایا ہو تو انہوں نے ایک بڑے بہتان اور کھلم کھلا گناہ کا بوجھ اُٹھالیا۔

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلۡ لِّاَزۡوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ یُدۡنِیۡنَ عَلَیۡهِنَّ مِنۡ جَلَابِیۡبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدۡنٰۤی اَنۡ یُّعۡرَفۡنَ فَلَا یُؤۡذَیۡنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا ﴿۶۰﴾

۶۰۔ اے نبی! تُو اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دے کہ وہ اپنی چادروں کو اپنے اوپر جھکا دیا کریں۔ یہ اس بات کے زیادہ قریب ہے کہ وہ پہچانی جائیں اور انہیں تکلیف نہ دی جائے اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ ①

لَئِنۡ لَّمۡ یَنۡتَهِ الۡمُنٰفِقُوۡنَ وَ الَّذِیۡنَ فِیۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ وَّ الۡمُرۡجِفُوۡنَ فِی الۡمَدِیۡنَةِ لَنُغۡرِیَنَّكَ بِهِمۡ ثُمَّ لَا یُجَاوِرُوۡنَكَ فِیۡهَاۤ اِلَّا قَلِیۡلًا ﴿۶۱﴾

۶۱۔ اگر منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے اور وہ لوگ جو مدینہ میں جھوٹی خبریں اُڑاتے پھرتے ہیں باز نہیں آئیں گے تو ہم ضرور تجھے (ان کی عقوبت کے لئے) ان کے پیچھے لگا دیں گے۔ پھر وہ اِس (شہر) میں تیرے پڑوس میں نہیں رہ سکیں گے مگر تھوڑا۔

معانقة ۱۲ عند المتأخرين

مَّلۡعُوۡنِیۡنَ ۚ اَیۡنَمَا ثُقِفُوۡۤا اُخِذُوۡا وَ قُتِّلُوۡا تَقۡتِیۡلًا ﴿۶۲﴾

۶۲۔ (یہ) دھتکارے ہوئے، جہاں کہیں بھی پائے جائیں پکڑ لئے جائیں اور اچھی طرح قتل کئے جائیں۔ ②

---

① اس آیت میں پردے کا جو حکم دیا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پردے کے ذریعہ غیر مسلم عورتوں کے بالمقابل مسلمان عورتوں کی ایک پہچان رکھی گئی ہے ورنہ یہود شرارتاً کہہ سکتے تھے کہ ہمیں معلوم نہیں تھا کہ یہ مسلمان عورت ہے اس لئے ہم نے اسے چھیڑا۔

② آیات ۶۱-۶۲: ان آیات میں منافقین اور یہود میں سے اُن فتنہ پردازوں کا ذکر ہے جو مدینہ میں مسلمانوں کے خلاف جھوٹی من گھڑت باتیں پھیلاتے رہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ سے اللہ نے وعدہ فرمایا ہے کہ تُو اُن پر غالب آجائے گا اور یہ تیرے شہر کو چھوڑ کر چلے جائیں گے۔ اُس وقت یہ اللہ کی لعنت کے نیچے ہوں گے اور ایسے حالات ہوں گے کہ جہاں کہیں بھی وہ پائے جائیں اُن کا مؤاخذہ کرنا اور قتل کرنا جائز ہوگا۔

سُنَّةَ اللّٰهِ فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِیْلًا ﴿۶۳﴾

۶۳۔ (یہ) اللہ کی سنّت ان لوگوں کے متعلق بھی تھی جو پہلے گزر چکے ہیں اور تُو ہرگز اللہ کی سنت میں کوئی تبدیلی نہیں پائے گا۔

یَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَمَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِیْبًا ﴿۶۴﴾

۶۴۔ لوگ تجھ سے ساعت کے متعلق پوچھتے ہیں تُو کہہ دے کہ اس کا علم صرف اللہ کے پاس ہے۔ اور تجھے کیا چیز سمجھائے کہ شاید ساعت قریب ہو۔

اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِیْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِیْرًا ۙ﴿۶۵﴾

۶۵۔ یقیناً اللہ نے کافروں پر لعنت ڈالی ہے اور ان کے لئے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کی ہے۔

خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ۚ لَا یَجِدُوْنَ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا ۚ﴿۶۶﴾

۶۶۔ اس میں وہ لمبے عرصہ تک رہنے والے ہوں گے۔ نہ (اس میں) وہ کوئی سرپرست پائیں گے اور نہ کوئی مددگار۔

یَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِی النَّارِ یَقُوْلُوْنَ یٰلَیْتَنَاۤ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿۶۷﴾

۶۷۔ جس دن ان کے چہرے جہنم میں اوندھے کئے جائیں گے وہ کہیں گے اے کاش! ہم اللہ کی اطاعت کرتے اور رسول کی اطاعت کرتے۔

وَقَالُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّاۤ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَا ﴿۶۸﴾

۶۸۔ اور وہ کہیں گے اے ہمارے ربّ! یقیناً ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کی اطاعت کی تھی پس انہوں نے ہمیں گمراہ کردیا۔

رَبَّنَاۤ اٰتِهِمْ ضِعْفَیْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِیْرًا ﴿۶۹﴾

۶۹۔ اے ہمارے رب! انہیں دگنا عذاب دے اور ان پر بہت بڑی لعنت کر۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ اٰذَوْا مُوْسٰی فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ؕ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِیْهًا ؕ﴿۷۰﴾

۷۰۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جنہوں نے موسیٰ کو تکلیف پہنچائی۔ پس اللہ نے اُسے اُس سے بَری کردیا جو انہوں نے کہا اور اللہ کے نزدیک وہ وجیہ تھا۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿۷۱﴾

۷۱۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صاف سیدھی بات کیا کرو۔

يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۲﴾

۷۲۔ وہ تمہارے لئے تمہارے اعمال کی اصلاح کر دے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔ اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے تو یقیناً اُس نے ایک بڑی کامیابی کو پالیا۔

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ﴿۷۳﴾

۷۳۔ یقیناً ہم نے امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے اسے اُٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے جبکہ انسانِ کامل نے اسے اُٹھالیا۔ یقیناً وہ (اپنی ذات پر) بہت ظلم کرنے والا (اور اس ذمہ داری کے عواقب کی) بالکل پرواہ نہ کرنے والا تھا۔ (۱)

لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۴﴾ ع

۷۴۔ تاکہ اللہ منافق مَردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مَردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے اور تاکہ اللہ مومن مردوں اور مومن عورتوں پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھکے۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

---

(۱) اس آیت کریمہ میں آنحضرت ﷺ کی دیگر تمام انبیاء پر فضیلت کا ذکر ہے کیونکہ جو امانت قرآنی تعلیم کے طور پر نازل کی جانی تھی رسول اللہ ﷺ سے پہلے کسی نبی کو یہ استطاعت نہیں تھی کہ اس کا بوجھ اٹھا سکے۔ پس امانت سے مراد قرآن کریم ہے۔

ظَلُوْماً جَهُوْلاً کا بعض مفسرین بالکل غلط ترجمہ کرتے ہیں۔ ظَلُوْماً سے مراد کسی دوسرے پر نہیں بلکہ اپنے نفس پر ظلم کرنے والا ہے جس نے اتنا بڑا بوجھ اٹھالیا۔ اور جَهُوْلاً سے مراد بہت بڑا جاہل نہیں بلکہ وہ ہے کہ جس نے اتنی بڑی ذمّہ داری سنبھالی اور پھر عواقب سے بے پرواہ ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ پر جتنے بھی مظالم ہوئے ہیں قرآن کریم کے نزول کے بعد شروع ہوئے ہیں۔

۳۴۔ سبا

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی پچپن آیات ہیں۔

اس سورت کا آغاز اس آیت سے ہوتا ہے کہ تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو آسمانوں کا مالک ہے اور زمین بھی اسی کی حمد کے گیت گاتی ہے اور آخرت میں بھی اسی کی حمد کے گیت گائے جائیں گے۔ یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف واضح اشارہ ہے کہ آپؐ کے دور میں آپؐ کے سچے غلام زمین اور آسمان کو حمد وثنا سے بھر دیں گے۔

اس کے بعد پہاڑوں کی تشریح کرتے ہوئے یہ بھی فرما دیا کہ پہاڑوں سے مراد جفاکش پہاڑی قومیں بھی ہوتی ہیں جیسا کہ داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے پہاڑوں کو ظاہری طور پر مسخر نہیں کیا گیا بلکہ پہاڑوں پر بسنے والی جفاکش قوموں کو مسخر کر دیا گیا۔ پس گزشتہ سورت کے اختتام پر جن پہاڑوں کا ذکر ہے ان کی تشریح یہاں فرما دی گئی۔

اس بیان کے بعد وہ جنّ جو حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام کے لئے مسخر کئے گئے تھے اور ان سے وہ بہت بھاری کام لیا کرتے تھے ان کی تشریح فرمائی گئی کہ یہ جنّ انسانی جنّ تھے۔ وہ جنّ نہیں تھے جن کو عرفِ عام میں آگ کے شعلوں سے بنا ہوا سمجھا جاتا ہے۔ آگ تو پانی میں داخل ہوتے ہی بھسم ہو جاتی ہے مگر ان جنّوں کے متعلق قرآن کریم میں دوسری جگہ فرمایا گیا کہ وہ سمندر میں غوطہ لگا کر موتی نکالنے کا کام کرتے تھے حالانکہ آگ کے بنے ہوئے جنّ تو سمندر میں غوطہ نہیں مار سکتے۔ دوسرے یہ فرمایا گیا ہے کہ یہ جنّ زنجیروں سے بندھے ہوئے تھے حالانکہ آگ کے جنّ تو زنجیروں سے نہیں باندھے جا سکتے۔ اور یہ تمام امور آلِ داؤد پر شکر واجب کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو اوّل درجہ پر جسمانی اور روحانی آلِ داؤد تھے اس شکر کا حق ادا کیا۔ مگر جب آپ کو یہ خبر دی گئی کہ آپ کا بیٹا جو آپ کے بعد تخت نشین ہوگا ایک ایسے جسد کی طرح ہے جس میں کوئی روحانی زندگی نہیں تو اس وقت آپ نے یہ دعا کی کہ اے خدا! اِس صورت میں اُس کے دور میں اس سلطنت کی صف لپیٹ دے۔ مجھے اس دنیاوی سلطنت سے کوئی غرض نہیں۔ چنانچہ بعینہٖ ایسا ہی ہوا۔ حضرت سلیمانؑ کے بعد جب آپؑ کا بیٹا وارث ہوا تو رفتہ رفتہ انہی پہاڑی قوموں نے یہ معلوم کرتے ہوئے کہ ایک بے عقل بادشاہ ان پر مسلّط ہے اس کے خلاف بغاوت کر دی اور حضرت سلیمانؑ کی ظاہری سلطنت پارہ پارہ ہوگئی۔

جب عظیم سلطنتیں ٹوٹا کرتی ہیں تو بجائے اس کے کہ اہلِ سلطنت آپس میں محبت کے نتیجہ میں یہ دعا کرتے رہیں کہ ہمیں ایک دوسرے سے قریب تر رکھ، وہ نفرتوں کا شکار ہو کر ایک دوسرے سے دور ہٹنے کی دعائیں کرتے ہیں، تو ایسی صورت میں وہ قصے کہانی بنا دیئے جاتے ہیں اور اللہ کے غضب کی چکی تلے پیسے جاتے ہیں اور پھر ان کی بستیوں میں اتنی دوری ڈال دی جاتی ہے کہ ان کے درمیان ایک عجیب ویرانی کا منظر دکھائی دیتا ہے جس میں جھاؤ وغیرہ اُگتے ہیں حالانکہ اس سے پہلے ان کو عظیم الشان باغات اور کھیتوں سے نوازا گیا تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جس صبر کی تعلیم گزشتہ سورت کے آخر پر دی گئی تھی، اب پھر اسی کی تکرار ہے کہ تُو بہرحال صبر سے کام لیتا چلا جا۔ اور آپؐ کے دل کو یہ عظیم الشان خوشخبری دے کر ثبات بخشا گیا کہ پہلی عظیم سلطنتیں تو چھوٹی چھوٹی قوموں کی طرح ہیں لیکن تجھے اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کی روحانی بادشاہی عطا فرمائی ہے۔

اس کے بعد مخالفین کو دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے فیصلہ طلب کرنے کی طرف متوجہ فرمایا گیا ہے کہ وہ اکیلے اکیلے یا دو دو اللہ کے حضور کھڑے ہو کر دعائیں کریں اور پھر غور کریں کہ یہ علم و حکمت کا شہزادہ جس کو قرآن حکیم عطا کیا گیا ہے ہرگز مجنون نہیں۔

پھر فرمایا تُو اس بات پر غور کر کہ جب وہ شدید بے چین ہوں گے اور وہ بے چینی دور ہونے والی نہیں ہوگی تو وہ قریب کے مقام سے پکڑے جائیں گے۔ قریب کا مکان تو حَبْلِ جان ہے یعنی ان کے نفوس کے اندر سے ان کو سخت عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔ اور اگلی آیت میں دور کے مکان سے اس طرف اشارہ ملتا ہے کہ ایسے لوگوں کے لئے توبہ کرنا ایک بہت دور کی بات ہے۔ جب اپنے ساتھ پیش آمدہ واقعات پر بھی ان کو توبہ کی توفیق نہیں ملی تو اللہ کی پکڑ کے خوف سے جسے وہ بہت دور دیکھ رہے ہیں انہیں کیسے حقیقی توبہ کی توفیق مل سکتی ہے۔ ایسے منکرین اور ان کی نفسانی خواہشات کے حصول کے درمیان ہمیشہ ایک روک ڈال دی جاتی ہے جیسا کہ ان سے پہلے زمانہ کے منکرین کے ساتھ ہوتا رہا ہے لیکن وہ بدنصیب ہمیشہ شکوک میں مبتلا رہتے ہیں۔

☆☆☆

سُوْرَةُ سَبَاٍ مَّكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ خَمْسٌ وَّ خَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّ سِتَّةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ②

۲۔ سب حمد اللہ ہی کی ہے جس کا وہ سب کچھ ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور آخرت میں بھی تمام تر حمد اُسی کی ہوگی اور وہ بہت حکمت والا (اور) ہمیشہ خبر رکھتا ہے۔

يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ؕ وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ ③

۳۔ وہ جانتا ہے جو زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو اُس سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے اُترتا ہے اور جو اس میں چڑھ جاتا ہے۔ اور وہ بار بار رحم کرنے والا (اور) بہت بخشنے والا ہے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ④ۙ

۴۔ جن لوگوں نے کفر کیا وہ کہتے ہیں کہ ساعت ہم پر نہیں آئے گی۔ تُو کہہ دے کیوں نہیں؟ میرے ربّ کی قسم! جو عالم الغیب ہے، وہ ضرور تم پر آئے گی۔ اُس (یعنی میرے ربّ) سے آسمانوں اور زمین میں ایک ذرہ برابر بھی کوئی چیز چھپی نہیں رہتی اور نہ اس سے چھوٹی اور نہ اس سے بڑی، مگر وہ کھلی کھلی کتاب میں ہے۔

لِّيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ⑤

۵۔ تاکہ وہ ان لوگوں کو جزا دے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے۔ یہی وہ لوگ ہیں کہ ان کے لئے بخشش ہے اور عزت والا رزق ہے۔

وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ⑥

۶۔ اور وہ لوگ جو ہمارے نشانات کے بارہ میں (ہمیں) بے بس کرنے کی کوشش کرتے ہوئے دوڑے پھرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے لرزہ خیز عذاب میں سے ایک دردناک عذاب (مقدر) ہے۔

وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَ يَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۞

۷۔ اور وہ لوگ جنہیں علم عطا کیا گیا ہے وہ دیکھ لیں گے کہ جو کچھ تیری طرف تیرے ربّ کی طرف سے اُتارا گیا ہے وہی حق ہے اور وہ کامل غلبہ والے، صاحبِ تعریف (اللہ) کے رستے کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۞

۸۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا وہ کہتے ہیں کہ کیا ہم تمہیں ایک ایسے شخص پر اطلاع دیں جو تمہیں خبر دے گا کہ جب تم کلیتہً ریزہ ریزہ کر دیئے جاؤ گے تو یقیناً تم ایک نئے تخلیقی دور میں (داخل) ہو گے۔

اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ۞

۹۔ کیا اس نے اللہ پر جھوٹ گھڑا ہے یا اسے جنون ہو گیا ہے؟ نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے عذاب میں ہیں اور بہت دُور کی گمراہی میں (بھٹک رہے) ہیں۔

اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۞ ع

۱۰۔ کیا انہوں نے آسمان اور زمین (میں رونما ہونے والے نشانات) کی طرف نہیں دیکھا جو اُن کے سامنے ہیں یا ان سے پہلے گزر چکے۔ اگر ہم چاہیں تو انہیں زمین میں دھنسا دیں یا ان پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دیں۔ یقیناً اس میں ایک بہت بڑا نشان ہے ہر ایسے بندہ کے لئے جو جھکنے والا ہے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ؕ يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ۞

۱۱۔ اور یقیناً ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے ایک بڑا فضل عطا کیا تھا (جب یہ اِذن دیا کہ) اے پہاڑو! اس کے ساتھ جھک جاؤ اور اے پرندو! تم بھی۔ اور ہم نے اس کے لئے لوہے کو نرم کر دیا۔

اَنِ اعۡمَلۡ سٰبِغٰتٍ وَّ قَدِّرۡ فِی السَّرۡدِ وَاعۡمَلُوۡا صَالِحًا ؕ اِنِّیۡ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ ﴿۱۲﴾

۱۲۔ (اور داؤد سے کہا) کہ تُو جسم کو مکمل طور پر ڈھانپنے والی زرہیں بنا اور (ان کے) حلقے تنگ رکھ اور تم سب نیک کام کرو۔ یقیناً جو کچھ تم کرتے ہو میں اس پر گہری نظر رکھنے والا ہوں۔ ⁽¹⁾

وَ لِسُلَیۡمٰنَ الرِّیۡحَ غُدُوُّهَا شَهۡرٌ وَّ رَوَاحُهَا شَهۡرٌ ۚ وَ اَسَلۡنَا لَهٗ عَیۡنَ الۡقِطۡرِ ؕ وَ مِنَ الۡجِنِّ مَنۡ یَّعۡمَلُ بَیۡنَ یَدَیۡهِ بِاِذۡنِ رَبِّهٖ ؕ وَ مَنۡ یَّزِغۡ مِنۡهُمۡ عَنۡ اَمۡرِنَا نُذِقۡهُ مِنۡ عَذَابِ السَّعِیۡرِ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ اور (ہم نے) سلیمان کے لئے ہَوا (کو مسخر کردیا)۔ اُس کا صبح کا سفر بھی مہینے (کی مسافت) کے برابر تھا اور شام کا سفر بھی مہینے (کی مسافت) کے برابر تھا۔ اور ہم نے اس کے لئے تانبے کا چشمہ بہا دیا۔ اور جنوں (یعنی جفاکش پہاڑی اقوام) میں سے بعض کو (مسخر کردیا) جو اس کے سامنے اُس کے ربّ کے حکم سے محنت کے کام کرتے تھے۔ اور جو بھی ان میں سے ہمارے حکم سے انحراف کرے گا اسے ہم بھڑکتی ہوئی آگ کا عذاب چکھائیں گے۔ ⁽²⁾

⁽¹⁾ آیات ۱۱-۱۲: ان آیات میں پہاڑوں کے مسخر کرنے سے مراد وہ جفاکش پہاڑی قومیں ہیں جن پر حضرت داؤدؑ کو فتح عطا ہوئی اور اس کے نتیجہ میں انہوں نے بہت بڑے بڑے بوجھل کام آپؑ کے لئے سرانجام دیئے۔ طُیُور سے مراد غالباً وہ نیک انسان ہیں جو آپ پر ایمان لائے۔ انہیں روحانی طور پر طیور فرمایا گیا ہے۔

ایک مزید نعمت آپؑ کو یہ عطا کی گئی کہ آپؑ کو لوہا پگھلانے اور اس سے مفید کام لینے کا ملکہ عطا کیا گیا۔ جنگ میں لوہے کے چھلّوں سے بنائی ہوئی زرہیں آپؑ ہی کے وقت سے رائج ہوئی ہیں۔ حضرت داؤدؑ کو یہ بھی حکم فرمایا گیا تھا کہ زرہیں بڑے حلقوں والی نہ ہوں بلکہ چھوٹے چھوٹے حلقوں والی ہوں۔ اگر آپؑ کے زمانہ سے پہلے زرہیں بنائی بھی جاتی تھیں تو یہ مخصوص تنگ حلقوں والی زرہیں تو بہرحال حضرت داؤدؑ کے زمانہ سے ہی شروع ہوئی تھیں۔

⁽²⁾ آیات ۱۳، ۱۴: ہواؤں کو حضرت سلیمانؑ کے تابع کرنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپؑ نے کوئی اُڑن کھٹولا ایجاد کیا تھا جیسا کہ بعض مفسرین یہ قصے بیان کرتے ہیں بلکہ یہاں ساحل سمندر پر چلنے والی وہ تیز ہوائیں مراد ہیں جو ایک مہینہ کے بعد رُخ بدل لیتی تھیں اور ان ہواؤں کی قوت سے بادبانی جہازوں کا تیزی سے چلنا اور پھر واپس لَوٹنا، اس آیت کا منشاء ہے۔

حضرت داؤدؑ کو لوہے پر قدرت بخشی گئی تھی جبکہ حضرت سلیمانؑ کو ایک اعلیٰ درجہ کی دھات یعنی تانبے کی کان کنی اور اس کے مختلف استعمالات کی صنعت سکھائی گئی۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

یَعۡمَلُوۡنَ لَهٗ مَا یَشَآءُ مِنۡ مَّحَارِیۡبَ وَتَمَاثِیۡلَ وَجِفَانٍ کَالۡجَوَابِ وَقُدُوۡرٍ رّٰسِیٰتٍ ؕ اِعۡمَلُوۡۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُکۡرًا ؕ وَقَلِیۡلٌ مِّنۡ عِبَادِیَ الشَّکُوۡرُ ﴿۱۴﴾

۱۴۔ وہ اس کے لئے جو وہ چاہتا تھا بناتے تھے (یعنی) بڑے بڑے قلعے اور مجسمے اور تالابوں کی طرح بڑے بڑے لگن اور ایک ہی جگہ پڑی رہنے والی (بھاری) دیگیں۔ اے آلِ داؤد! (اللہ کا) شکر بجا لاتے ہوئے (شکر کے شایانِ شان) کام کرو۔ اور تھوڑے ہیں میرے بندوں میں سے جو (درحقیقت) شکر ادا کرنے والے ہیں۔

فَلَمَّا قَضَیۡنَا عَلَیۡهِ الۡمَوۡتَ مَا دَلَّهُمۡ عَلٰی مَوۡتِهٖۤ اِلَّا دَآبَّةُ الۡاَرۡضِ تَاۡکُلُ مِنۡسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَیَّنَتِ الۡجِنُّ اَنۡ لَّوۡ کَانُوۡا یَعۡلَمُوۡنَ الۡغَیۡبَ مَا لَبِثُوۡا فِی الۡعَذَابِ الۡمُهِیۡنِ ﴿ؕ۱۵﴾

۱۵۔ پس جب ہم نے اس پر موت کا فیصلہ صادر کر دیا تو اس کی موت پر ایک زمینی کیڑے (یعنی اس کے ناخلف بیٹے) کے سوا کسی نے ان کو آگاہ نہ کیا جو اُس (کی حکومت) کا عصا کھا رہا تھا۔ پھر جب وہ (نظامِ حکومت) منہدم ہو گیا تب جنّ (یعنی پہاڑی اقوام) پر یہ بات کھل گئی کہ اگر وہ غیب کا علم رکھتے تو اِس رُسوا کُن عذاب میں نہ پڑے رہتے۔

لَقَدۡ کَانَ لِسَبَاٍ فِیۡ مَسۡکَنِهِمۡ اٰیَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنۡ یَّمِیۡنٍ وَّ شِمَالٍ ۬ؕ کُلُوۡا مِنۡ رِّزۡقِ رَبِّکُمۡ وَاشۡکُرُوۡا لَهٗ ؕ بَلۡدَةٌ طَیِّبَةٌ وَّ رَبٌّ غَفُوۡرٌ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ یقیناً سبا (قوم) کے لئے بھی ان کے مسکن میں ایک بڑا نشان تھا۔ دائیں اور بائیں دو باغ تھے۔ (اے قوم سبا!) اپنے ربّ کے رزق میں سے کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو۔ (سبا کا مرکز) ایک بہت اچھا شہر تھا اور (اس شہر کا) ایک بہت بخشنے والا ربّ تھا۔

(بقیہ حاشیہ از صفحہ گزشتہ) جن جِنّات کا یہاں ذکر ہے ان کا پہلے حضرت داؤدؑ کے بیان میں بھی ذکر آ چکا ہے۔ اس سے جفاکش پہاڑی قومیں مراد ہیں۔ اگلی آیت میں یہ ذکر ہے کہ یہ اتنے بڑے بڑے محنت اور مشقت والے کام سرانجام دیتے تھے جو عام متمدن قوموں کے لئے ممکن نہ ہوتے۔ اس کی تفصیل میں پہلے بڑے بڑے قلعوں کا ذکر ہے پھر مجسموں کا اور تالابوں کی طرح بڑے بڑے لگنوں اور اتنی بھاری اور بڑی بڑی دیگوں کا جو ایک ہی جگہ پڑی رہتی تھیں اور ان کو بار بار ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کی طاقت نہیں تھی۔ ان دیگوں میں غالباً آپؑ کی عظیم فوج کے لئے کھانا تیار ہوتا ہوگا۔

ان نعمتوں کا ذکر کرنے کے بعد حضرت داؤدؑ کو ہی نہیں بلکہ آپ کی آل کو بھی شکر گزار ہونے کی تاکید فرمائی گئی ہے۔ یعنی جب تک شکر گزار رہو گے یہ نعمتیں نہیں چھینی جائیں گی۔ پھر حضرت سلیمانؑ کے بیٹے کے وقت میں یہ نعمتیں جاتی رہیں کیونکہ اس میں کوئی روحانیت اور کوئی حکومتی صلاحیت نہیں تھی۔

فَاَعۡرَضُوۡا فَاَرۡسَلۡنَا عَلَيۡهِمۡ سَيۡلَ الۡعَرِمِ وَبَدَّلۡنٰهُمۡ بِجَنَّتَيۡهِمۡ جَنَّتَيۡنِ ذَوَاتَىۡ اُكُلٍ خَمۡطٍ وَّاَثۡلٍ وَّشَىۡءٍ مِّنۡ سِدۡرٍ قَلِيۡلٍ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ پھر انہوں نے انحراف کیا تو ہم نے ان پر ٹوٹے ہوئے بند کا (موجزن) سیلاب بھیجا۔ اور ہم نے ان کے لئے ان کے دو باغوں کو دو ایسے باغوں میں تبدیل کر دیا جو دونوں ہی بدمزہ پھل اور جھاؤ کے پودوں والے اور کچھ تھوڑی سی بیریوں والے تھے۔

ذٰلِكَ جَزَيۡنٰهُمۡ بِمَا كَفَرُوۡا ؕ وَهَلۡ نُجٰزِىۡۤ اِلَّا الۡكَفُوۡرَ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ یہ جزا ہم نے ان کو اس سبب سے دی کہ انہوں نے ناشکری کی۔ اور کیا سخت ناشکرے کے سوا بھی ہم کسی کو (ایسی) جزا دیتے ہیں؟

وَجَعَلۡنَا بَيۡنَهُمۡ وَبَيۡنَ الۡقُرَى الَّتِىۡ بٰرَكۡنَا فِيۡهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّقَدَّرۡنَا فِيۡهَا السَّيۡرَ ؕ سِيۡرُوۡا فِيۡهَا لَيَالِىَ وَاَيَّامًا اٰمِنِيۡنَ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ اور ہم نے ان کے اور ان بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے برکت بخشی تھی نمایاں دکھائی دینے والی بستیاں بنائی تھیں۔ اور اُن کے درمیان (بآسانی) چلنا پھرنا ممکن بنا دیا تھا۔ (منشا یہ تھا کہ) ان میں تم راتوں کو اور دنوں کو امن کی حالت میں چلتے پھرتے رہو۔

فَقَالُوۡا رَبَّنَا بٰعِدۡ بَيۡنَ اَسۡفَارِنَا وَظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ فَجَعَلۡنٰهُمۡ اَحَادِيۡثَ وَمَزَّقۡنٰهُمۡ كُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّـكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوۡرٍ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ پھر (جب وہ ناشکرے ہو گئے تو) انہوں نے کہا اے ہمارے ربّ! ہمارے سفروں کے فاصلے بڑھا دے اور انہوں نے خود اپنے آپ پر ظلم کیا تب ہم نے ان کو افسانے بنا دیا اور انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ یقیناً اس میں ہر ایک بہت صبر کرنے والے (اور) بہت شکر کرنے والے کے لئے نشانات ہیں۔

وَلَقَدۡ صَدَّقَ عَلَيۡهِمۡ اِبۡلِيۡسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوۡهُ اِلَّا فَرِيۡقًا مِّنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۲۱﴾

۲۱۔ اور یقیناً ان کے خلاف ابلیس نے اپنا ظن سچا کر دکھایا۔ پس انہوں نے اس کی پیروی کی سوائے مومنوں میں سے ایک گروہ کے۔

وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيۡهِمۡ مِّنۡ سُلۡطٰنٍ اِلَّا لِنَعۡلَمَ مَنۡ يُّؤۡمِنُ بِالۡاٰخِرَةِ مِمَّنۡ هُوَ مِنۡهَا فِىۡ شَكٍّ ؕ وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ حَفِيۡظٌ ﴿۲۲﴾ ع ۲/۱۲/۸

۲۲۔ اور اُسے اُن پر کوئی غلبہ نہیں تھا مگر ہم یہ چاہتے تھے کہ اُسے جو آخرت پر ایمان لاتا ہے اُس سے ممتاز کر دیں جو اُس کے بارہ میں شک میں (مبتلا) ہے اور تیرا ربّ ہر چیز پر حفیظ ہے۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ تُو کہہ دے کہ انہیں پکارو جنہیں تم نے اللہ کے سوا (کچھ) گمان کر رکھا ہے۔ وہ تو آسمانوں اور زمین میں ایک ذرہ برابر بھی کسی چیز کے مالک نہیں اور نہ ہی اُن دونوں میں اُن کا کوئی حصہ ہے اور ان میں سے کوئی بھی اُس (یعنی اللہ) کا مددگار نہیں۔

وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ۭ حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ۭ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۲٤﴾

۲۴۔ اور اُس کے حضور کسی کے حق میں شفاعت کام نہیں آئے گی سوائے اس کے جس کے حق میں اس نے اجازت دی ہو۔ یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور کر دی جائے گی تو وہ (اپنی شفاعت کرنے والوں سے) پوچھیں گے (ابھی) تمہارے ربّ نے کیا کہا تھا؟ وہ کہیں گے حق (کہا تھا) اور وہ بہت بلند شان والا (اور) بہت بڑا ہے۔

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّآ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ تُو (کافروں سے) پوچھ کہ کون ہے جو تمہیں آسمانوں اور زمین سے رزق عطا کرتا ہے؟ (خود ہی) کہہ دے کہ اللہ۔ اور (یہ بھی کہہ دے کہ) یقیناً ہم یا تم ہدایت پر ہیں یا کھلی کھلی گمراہی میں۔

قُلْ لَّا تُسْــَٔلُوْنَ عَمَّآ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْــَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲٦﴾

۲۶۔ تُو کہہ دے کہ تم اُن جُرموں کے متعلق نہیں پوچھے جاؤ گے جو ہم نے کئے اور نہ ہی ہم اُس کے متعلق پوچھے جائیں گے جو تم کرتے ہو۔

قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ۭ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ تُو کہہ دے کہ ہمارا ربّ ہمیں اکٹھا کرے گا پھر ہمارے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کرے گا اور وہ بہت واضح فیصلہ کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

قُلْ اَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَاۗءَ كَلَّا ۭ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ تُو کہہ دے کہ مجھے وہ دکھاؤ تو سہی جنہیں تم نے شرکاء کے طور پر اُس کے ساتھ ملا دیا ہے۔ ہرگز ایسا نہیں بلکہ وہی اللہ ہے جو کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيۡرًا وَّنَذِيۡرًا وَّلٰكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۹﴾

۲۹۔اور ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر تمام لوگوں کے لئے بشیر اور نذیر بنا کر مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔

وَيَقُوۡلُوۡنَ مَتٰى هٰذَا الۡوَعۡدُ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۳۰﴾

۳۰۔اور وہ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب (پورا) ہوگا؟ اگر تم سچے ہو۔

قُلۡ لَّكُمۡ مِّيۡعَادُ يَوۡمٍ لَّا تَسۡتَاۡخِرُوۡنَ عَنۡهُ سَاعَةً وَّلَا تَسۡتَقۡدِمُوۡنَ ﴿۳۱﴾

۳۱۔تُو کہہ دے کہ تمہارے لئے ایک (معیّن) دن کا وعدہ ہے جس سے تم ایک لمحہ بھی نہ پیچھے رہ سکتے ہو اور نہ آگے بڑھ سکتے ہو۔

وَقَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَنۡ نُّؤۡمِنَ بِهٰذَا الۡقُرۡاٰنِ وَلَا بِالَّذِىۡ بَيۡنَ يَدَيۡهِ ؕ وَلَوۡ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوۡنَ مَوۡقُوۡفُوۡنَ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ۖۚ يَرۡجِعُ بَعۡضُهُمۡ اِلٰى بَعۡضِ اِۨالۡقَوۡلَ ۚ يَقُوۡلُ الَّذِيۡنَ اسۡتُضۡعِفُوۡا لِلَّذِيۡنَ اسۡتَكۡبَرُوۡا لَوۡلَاۤ اَنۡتُمۡ لَكُنَّا مُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۳۲﴾

۳۲۔اور اُن لوگوں نے کہا جنہوں نے کفر کیا کہ ہم ہرگز اس قرآن پر ایمان نہیں لائیں گے اور نہ اُن (پیشگوئیوں) پر جو اُس کے سامنے ہیں۔کاش تُو دیکھ سکتا کہ جب ظالم لوگ اپنے ربّ کے حضور ٹھہرائے گئے ہوں گے۔ اُن میں بعض بعض (دوسروں) کی طرف بات لوٹا رہے ہوں گے۔جنہیں کمزور بنادیا گیا تھا وہ اُن سے کہیں گے جنہوں نے تکبر کیا کہ اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور مومن ہو جاتے۔

قَالَ الَّذِيۡنَ اسۡتَكۡبَرُوۡا لِلَّذِيۡنَ اسۡتُضۡعِفُوۡۤا اَنَحۡنُ صَدَدۡنٰكُمۡ عَنِ الۡهُدٰى بَعۡدَ اِذۡ جَآءَكُمۡ بَلۡ كُنۡتُمۡ مُّجۡرِمِيۡنَ ﴿۳۳﴾

۳۳۔جن لوگوں نے تکبر کیا وہ ان سے جو کمزور کر دیئے گئے تھے' کہیں گے کیا ہم نے تمہیں ہدایت سے روکا تھا بعد اس کے جب وہ تمہارے پاس آئی؟ (نہیں) بلکہ تم خود ہی مجرم تھے۔

وَقَالَ الَّذِيۡنَ اسۡتُضۡعِفُوۡا لِلَّذِيۡنَ اسۡتَكۡبَرُوۡا بَلۡ مَكۡرُ الَّيۡلِ وَالنَّهَارِ اِذۡ تَاۡمُرُوۡنَنَاۤ اَنۡ نَّكۡفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجۡعَلَ لَهٗۤ

۳۴۔اور وہ لوگ جو کمزور بنا دیئے گئے تھے ان سے' جنہوں نے تکبر کیا' کہیں گے بلکہ یہ تو رات دن کیا جانے والا ایک فریب تھا۔ جب تم ہمیں اس بات کا حکم دیتے تھے کہ ہم اللہ کا انکار کر دیں اور اس کے

اَنْدَادًا ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ؕ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِیْۤ اَعْنَاقِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ هَلْ یُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۳۴﴾

شریک ٹھہرائیں۔ اور وہ اپنی پشیمانی کو چھپاتے پھریں گے جب عذاب دیکھیں گے اور ہم ان لوگوں کی گردنوں میں طوق ڈالیں گے جنہوں نے کفر کیا۔ کیا وہ اس کے سوا بھی کوئی جزا دیئے جائیں گے جو وہ کیا کرتے تھے۔

وَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَاۤ ۙ اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۵﴾

۳۵۔ اور ہم نے کبھی کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا نہیں بھیجا مگر اس کے خوشحال لوگوں نے کہا کہ جس پیغام کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو ہم اس کا بشدّت انکار کرنے والے ہیں۔

وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۙ وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ﴿۳۶﴾

۳۶۔ اور انہوں نے کہا ہم اموال اور اولاد میں بہت زیادہ ہیں اور ہم عذاب نہیں دیئے جائیں گے۔

قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۷﴾ ع

۳۷۔ تُو کہہ دے یقیناً میرا ربّ جس کے لئے چاہے رزق کشادہ کر دیتا ہے اور تنگ بھی کرتا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

وَمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِیْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰۤی اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۫ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِی الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ﴿۳۸﴾

۳۸۔ اور تمہارے اموال اور تمہاری اولاد ایسی چیزیں نہیں جو تمہیں ہمارے نزدیک مرتبۂ قرب تک لے آئیں۔ سوائے اس کے جو ایمان لایا اور نیک اعمال بجالایا۔ پس یہی وہ لوگ ہیں جن کو اُن کے اعمال کے بدلے جو وہ کرتے تھے، دُہری جزا دی جائے گی اور وہ بالاخانوں میں امن کے ساتھ رہنے والے ہیں۔

وَالَّذِیْنَ یَسْعَوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ اُولٰٓئِكَ فِی الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۹﴾

۳۹۔ اور وہ لوگ جو ہماری آیات کو عاجز کرنے کی کوشش کرتے ہوئے دوڑے پھرتے ہیں یہی لوگ عذاب میں حاضر کئے جانے والے ہیں۔

قُلۡ اِنَّ رَبِّیۡ یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ یَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ وَیَقۡدِرُ لَهٗ ؕ وَمَاۤ اَنۡفَقۡتُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ فَهُوَ یُخۡلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَیۡرُ الرّٰزِقِیۡنَ ﴿۴۰﴾

۴۰۔ تُو کہہ دے کہ یقیناً میرا ربّ اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہے رزق کشادہ کر دیتا ہے اور (کبھی) اس کے لئے (رزق) تنگ بھی کرتا ہے اور جو چیز بھی تم خرچ کرتے ہو تو وہی ہے جو اس کا بدلہ دیتا ہے اور وہ رزق عطا کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

وَیَوۡمَ یَحۡشُرُهُمۡ جَمِیۡعًا ثُمَّ یَقُوۡلُ لِلۡمَلٰٓئِکَةِ اَهٰۤؤُلَآءِ اِیَّاکُمۡ کَانُوۡا یَعۡبُدُوۡنَ ﴿۴۱﴾

۴۱۔ اور جس دن وہ ان سب کو اکٹھا کرے گا۔ پھر فرشتوں سے پوچھے گا کیا یہ لوگ تمہاری ہی عبادت کیا کرتے تھے؟

قَالُوۡا سُبۡحٰنَکَ اَنۡتَ وَلِیُّنَا مِنۡ دُوۡنِهِمۡ ۚ بَلۡ کَانُوۡا یَعۡبُدُوۡنَ الۡجِنَّ ۚ اَکۡثَرُهُمۡ بِهِمۡ مُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۴۲﴾

۴۲۔ وہ کہیں گے پاک ہے تُو۔ اُن کی بجائے تُو ہمارا دوست ہے۔ بلکہ وہ تو جنّوں کی عبادت کیا کرتے تھے (اور) اِن میں سے اکثر اُنہی پر ایمان لانے والے تھے۔ [1]

فَالۡیَوۡمَ لَا یَمۡلِکُ بَعۡضُکُمۡ لِبَعۡضٍ نَّفۡعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ وَنَقُوۡلُ لِلَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا ذُوۡقُوۡا عَذَابَ النَّارِ الَّتِیۡ کُنۡتُمۡ بِهَا تُکَذِّبُوۡنَ ﴿۴۳﴾

۴۳۔ پس آج تم میں سے کوئی کسی دوسرے کے لئے نہ کسی نفع کا مالک ہوگا نہ نقصان کا اور ہم اُن لوگوں سے جنہوں نے ظلم کیا کہیں گے اس آگ کا عذاب چکھو جس کی تم تکذیب کیا کرتے تھے۔

وَاِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالُوۡا مَا هٰذَاۤ اِلَّا رَجُلٌ یُّرِیۡدُ اَنۡ یَّصُدَّکُمۡ عَمَّا کَانَ یَعۡبُدُ اٰبَآؤُکُمۡ ۚ وَقَالُوۡا مَا هٰذَاۤ اِلَّاۤ

۴۴۔ اور جب اُن پر ہماری روشن آیات پڑھی جاتی ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ محض ایک عام آدمی ہے جو تمہیں اُس سے روکنا چاہتا ہے جس کی تمہارے باپ دادا عبادت کیا کرتے تھے۔ اور وہ کہتے ہیں

---

[1] آیات ۴۱-۴۲: ان آیات میں ان مشرکین کا ذکر ہے جو اپنے بڑے بڑے سرداروں کو عملاً خدا بنا بیٹھے تھے۔ یہاں جِنّ سے یہی سردار مراد ہیں۔ مشرکین بعض فرشتوں کا نام بھی لیا کرتے ہیں کہ وہ ان کی عبادت کرتے ہیں۔ یہ فرشتوں پر محض بہتان ہے اور فرشتے قیامت کے دن ان سے اپنی بریّت کا اظہار کریں گے۔

اِفۡکٌ مُّفۡتَرًی ؕ وَ قَالَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لِلۡحَقِّ لَمَّا جَآءَہُمۡ ۙ اِنۡ ہٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۴۴﴾

یہ کچھ بھی نہیں مگر ایک بڑا جھوٹ ہے جو گھڑ لیا گیا ہے۔ اور اُن لوگوں نے جنہوں نے حق کا انکار کیا جب وہ اُن کے پاس آیا کہا کہ یہ ایک کھلے کھلے جادو کے سوا کچھ نہیں۔

وَ مَاۤ اٰتَیۡنٰہُمۡ مِّنۡ کُتُبٍ یَّدۡرُسُوۡنَہَا وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلَیۡہِمۡ قَبۡلَکَ مِنۡ نَّذِیۡرٍ ﴿ؕ۴۵﴾

۴۵۔ اور ہم نے انہیں کوئی کتابیں نہیں دیں جنہیں وہ پڑھتے اور اُن کا درس دیتے اور نہ ہی تجھ سے پہلے ہم نے ان کی طرف کوئی ڈرانے والا بھیجا۔

وَ کَذَّبَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ۙ وَ مَا بَلَغُوۡا مِعۡشَارَ مَاۤ اٰتَیۡنٰہُمۡ فَکَذَّبُوۡا رُسُلِیۡ ۟ فَکَیۡفَ کَانَ نَکِیۡرِ ﴿۴۶﴾ ع

۴۶۔ اور اُن لوگوں نے بھی جھٹلا دیا تھا جو اُن سے پہلے تھے اور یہ تو اُس کے دسویں حصہ کو بھی نہیں پہنچے جو ہم نے اُن لوگوں کو عطا کیا تھا۔ پس انہوں نے (بھی جب) میرے رسولوں کو جھٹلایا تو کیسی (سخت) تھی میری پکڑ!

قُلۡ اِنَّمَاۤ اَعِظُکُمۡ بِوَاحِدَۃٍ ۚ اَنۡ تَقُوۡمُوۡا لِلّٰہِ مَثۡنٰی وَ فُرَادٰی ثُمَّ تَتَفَکَّرُوۡا ۟ مَا بِصَاحِبِکُمۡ مِّنۡ جِنَّۃٍ ؕ اِنۡ ہُوَ اِلَّا نَذِیۡرٌ لَّکُمۡ بَیۡنَ یَدَیۡ عَذَابٍ شَدِیۡدٍ ﴿۴۷﴾

۴۷۔ تُو کہہ دے کہ میں محض تمہیں ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم دو دو اور ایک ایک کر کے اللہ کی خاطر کھڑے ہو جاؤ پھر خوب غور کرو۔ تمہارے ساتھی کو کوئی جنون نہیں۔ وہ تو محض ایک سخت عذاب سے پہلے تمہیں ڈرانے والا (بن کر آیا) ہے۔

قُلۡ مَا سَاَلۡتُکُمۡ مِّنۡ اَجۡرٍ فَہُوَ لَکُمۡ ؕ اِنۡ اَجۡرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ ۚ وَ ہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ شَہِیۡدٌ ﴿۴۸﴾

۴۸۔ تُو کہہ دے جو بھی میں تم سے اجر مانگتا ہوں وہ تمہاری ہی خاطر ہے۔ میرا اجر تو اللہ کے سوا کسی پر نہیں اور وہ ہر چیز پر گواہ ہے۔

قُلۡ اِنَّ رَبِّیۡ یَقۡذِفُ بِالۡحَقِّ ۚ عَلَّامُ الۡغُیُوۡبِ ﴿۴۹﴾

۴۹۔ تُو کہہ دے کہ یقیناً میرا ربّ حق سے (باطل پر) ضرب لگاتا ہے۔ (وہ) غیبوں کا بہت جاننے والا (ہے)۔

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ مَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ﴿۵۰﴾

۵۰۔ تُو کہہ دے کہ حق آ چکا ہے اور باطل نہ تو (کوئی) آغاز کر سکتا ہے اور نہ (اسے) دہرا سکتا ہے۔

قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِيْ ۚ وَ اِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِيٓ اِلَيَّ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ﴿۵۱﴾

۵۱۔ تُو کہہ دے کہ اگر میں گمراہ ہو جاؤں تو میں خود اپنے نفس کے (مفاد کے) خلاف گمراہ ہوں گا اور اگر میں ہدایت پا جاؤں تو (ایسا محض) اس لئے (ہوگا) کہ میرا ربّ میری طرف وحی کرتا ہے۔ یقیناً وہ بہت سننے والا (اور) قریب رہنے والا ہے۔

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَ اُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۙ﴿۵۲﴾

۵۲۔ اور کاش تُو دیکھ سکے جب وہ سخت گھبراہٹ محسوس کریں گے اور (اس کا) زائل ہونا کسی طرح ممکن نہ ہوگا اور وہ قریب کے مقام سے (یعنی جلدتر) پکڑے جائیں گے۔

وَّ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَ اَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ۚۖ﴿۵۳﴾

۵۳۔ اور وہ کہیں گے ہم اس پر ایمان لے آئے اور ایک دُور کے مقام سے ان کا (ایمان کو) پکڑ لینا کیسے ممکن ہوسکتا ہے۔

وَّ قَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَ يَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۵۴﴾

۵۴۔ حالانکہ وہ اس سے پہلے اس کا انکار کر چکے تھے۔ اور وہ ایک دُور کی جگہ سے غیب میں اٹکل پچو کے تیر چلائیں گے۔

وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ﴿۵۵﴾ ع

۵۵۔ اور ان کے درمیان اور جو وہ چاہیں گے اس کے درمیان ایک روک ڈال دی جائے گی جیسا کہ اس سے پہلے ان کے ہم قماش لوگوں سے کیا گیا۔ یقیناً وہ ہمیشہ ایک بے چین کر دینے والے شک میں مبتلا رہے۔

۳۵ ۔ فاطر

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی چھیالیس آیات ہیں۔

اس سورت کا آغاز بھی اس سے پہلی سورت کی طرح **الحمد** ہی سے ہو رہا ہے۔ گزشتہ سورت میں اللہ تعالیٰ کی زمین و آسمان پر بادشاہی اور زبانِ حال سے ساری کائنات کے خدا تعالیٰ کی حمد میں مشغول رہنے کا ذکر ہے اور اس جگہ اللہ تعالیٰ نے جب زمین و آسمان کو پہلی بار پیدا فرمایا اس پر حمد کی طرف متوجہ ہونے کا ارشاد ہے کیونکہ زمین و آسمان کو ابتدا میں پیدا کرنا بے مقصد نہیں ہو سکتا۔ اور زمین و آسمان کے وجود سے پہلے ایک پیدا کرنے والے ربّ کی رحمانیت کی طرف اشارہ ہے۔

آیت نمبر ۲ میں ان فرشتوں کا ذکر ہے جو دو دو اور تین تین اور چار چار پَر رکھتے ہیں۔ اس سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ فرشتوں کے کوئی ظاہری پَر ہوتے ہیں بلکہ مادہ کی چار بنیادی Valencies کا ذکر ہے جس کے نتیجہ میں تمام کیمیاوی کرشمے رونما ہوتے ہیں۔ خصوصاً خدا پرست سائنس دان اس طرف متوجہ کرتے ہیں کہ کاربن کی چار Valencies کے دوسرے مادوں سے کیمیاوی ردّ عمل کے نتیجہ میں وہ زندگی وجود میں آئی ہے جسے سائنس دان Carbon based Life کہتے ہیں۔ قرآن کریم کی اس آیت میں یہ ذکر فرما دیا گیا کہ اس سے زیادہ پَروں والے فرشتے بھی موجود ہیں جن کو تم اِس وقت تک نہیں جانتے اور ان کے اثر کے تابع بہت سے عظیم الشان کیمیاوی تغیرات وجود میں آئیں گے جن کا اس وقت کا انسان تصور بھی نہیں کر سکتا۔

اس سورت میں ایک دفعہ پھر دو ایسے سمندروں کا ذکر ہے جن میں سے ایک کا پانی کھارا اور ایک کا میٹھا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی حیرت انگیز صنعت ہے کہ کھارے پانی میں پرورش پانے والے جانداروں کا گوشت بھی میٹھا ہی رہتا ہے اور میٹھے پانی میں پرورش پانے والے جانوروں کا گوشت بھی میٹھا ہی ہوتا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہوا کہ کھاری پانی مسلسل پینے والی مچھلیوں کا گوشت اس پانی کے کھاری اثرات سے کلیۃً منزہ ہے۔

اس کے بعد ایسی آیات (نمبر ۱۷، ۱۸) آتی ہیں جو بنی نوع انسان کو متنبہ کر رہی ہیں کہ اگر تم نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا نہ کیا اور اس کے انکار پر مصر رہے تو اگر اللہ چاہے تو تمہیں زمین پر سے نابود کر دے اور تمہاری جگہ ایک اور مخلوق لے آئے اور یہ اللہ تعالیٰ کی شانِ کبریائی سے بعید نہیں۔

اس کے بعد پھر انسان کو متوجہ فرمایا گیا کہ زمین پر زندگی کی ہر شکل آسمان سے برسنے والے پانی سے ہی فیض اٹھاتی ہے اور اس پانی سے مختلف قسم کے پھل اُگتے ہیں۔ ان کے رنگ الگ الگ ہیں۔ یہ رنگوں کا اختلاف اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ جس طرح ایک ہی رنگ کی مٹی سے پیدا کئے جانے والے پھلوں کے تم مختلف رنگ دیکھتے ہو، اسی طرح اگرچہ انسان ایک ہی آدم کی اولاد ہیں مگر ان کے رنگ بھی مختلف ہیں اور ان کی زبانیں بھی مختلف ہیں حالانکہ زبانیں بھی ایک ہی زبان سے نکلیں اور اب ان کے درمیان کوئی بھی مشابہت دکھائی نہیں دیتی سوائے ان دیکھنے والوں کے جن کو اللہ تعالیٰ عرفان نصیب فرمائے۔

یہ لوگ جو اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں زمین میں پیدا ہونے والی چیزوں کے حوالہ سے تو اس کا کوئی شریک قرار نہیں دے سکتے تو کیا پھر اُن کا تصور اُن آسمانوں میں اللہ کا شریک ٹھہراتا ہے جن آسمانوں کا ان کو کچھ بھی علم نہیں۔

اس کے بعد بنی نوع انسان کو متنبہ کیا گیا ہے کہ زمین و آسمان از خود اپنے مداروں پر قائم نہیں ہیں بلکہ اگر اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے ہاتھ ان کو مسلسل تھامے نہ رہیں تو اگر ایک دفعہ یہ اپنے مداروں سے ہٹ جائیں تو زمین و آسمان میں قیامت آجائے گی اور کبھی پھر دوبارہ اَجرامِ سماوی کسی مدار پر قائم نہ ہوسکیں گے۔

☆☆☆

سُوْرَةُ فَاطِرٍ مَّكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ سِتٌّ وَّ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّ خَمْسَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ؕ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ②

۲۔ کامل تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ فرشتوں کو دو دو، تین تین اور چار چار پروں (یعنی طاقتوں) والے پیغامبر بنانے والا۔ وہ خلق میں جو چاہتا ہے اضافہ کرتا ہے۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ③

۳۔ اللہ انسانوں کے لئے جو رحمت جاری کر دے اُسے کوئی روکنے والا نہیں۔ اور جو چیز وہ روک دے اُسے اس کے (روکنے) کے بعد کوئی جاری کرنے والا نہیں اور وہ کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ④

۴۔ اے لوگو! اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو۔ کیا اللہ کے سوا بھی کوئی خالق ہے جو تمہیں آسمان اور زمین سے رزق عطا کرتا ہے؟ کوئی معبود نہیں مگر وہ۔ پس تم کہاں اُلٹے پھرائے جاتے ہو۔

وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ⑤

۵۔ اور اگر وہ تجھے جھٹلا دیں تو تجھ سے پہلے بھی کئی رسول جھٹلائے گئے۔ اور اللہ ہی کی طرف سب معاملات لَوٹائے جائیں گے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا

۶۔ اے لوگو! اللہ کا وعدہ یقیناً سچا ہے۔ پس تمہیں دنیا

تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۗ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ⑥

کی زندگی ہرگز کسی دھوکہ میں نہ ڈالے اور اللہ کے بارہ میں تمہیں سخت فریبی (یعنی شیطان) ہرگز فریب نہ دے سکے۔

اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ۭ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۭ ⑦

۷۔ یقیناً شیطان تمہارا دشمن ہے۔ پس اسے دشمن ہی بنائے رکھو۔ وہ اپنے گروہ کو محض اس غرض سے بلاتا ہے تا کہ وہ بھڑکتی آگ میں پڑنے والوں میں سے ہو جائیں۔

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ڛ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ⑧ ع

۸۔ جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لئے سخت عذاب ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان کے لئے بخشش ہے اور بہت بڑا اجر ہے۔

اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْۗءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ۭ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ڮ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ⑨

۹۔ پس کیا جسے اس کا بُرا کام خوبصورت کر کے دکھایا جائے اور وہ اسے خوبصورت دیکھنے لگے (اس سے زیادہ فریب خوردہ اور کون ہوگا؟)۔ پس یقیناً اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ ٹھہراتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ پس تیرا دل اُن پر حسرتیں کرتے ہوئے (ہاتھ سے) نہ جاتا رہے۔ یقیناً اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔

وَاللّٰهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ⑩

۱۰۔ اور اللہ وہ ہے جس نے ہواؤں کو بھیجا۔ پس وہ بادلوں کو اُٹھاتی ہیں۔ پھر ہم اُسے ایک مُردہ بستی کی طرف ہانک لے جاتے ہیں پھر اس کے ذریعہ زمین کو اس کے مرجانے کے بعد زندہ کر دیتے ہیں۔ اسی طرح دوبارہ جی اُٹھنا ہے۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ۭ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ

۱۱۔ جو بھی عزت کا خواہاں ہے تو اللہ ہی کے تصرّف میں سب عزت ہے۔ اُسی کی طرف پاک کلمہ بلند ہوتا ہے اور اسے نیک عمل بلندی کی طرف لے جاتا

الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ؕ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ ﴿۱۱﴾

ہے اور وہ لوگ جو بُری تدبیریں کرتے ہیں اُن کے لئے سخت عذاب ہے اور اُن کا مکر ضرور اَکارت جائے گا۔ ﴿۱﴾

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ؕ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۱۲﴾

۱۲۔ اور اللہ نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا۔ پھر نطفے سے پھر تمہیں جوڑے بنایا۔ اور کوئی مادہ حاملہ نہیں ہوتی اور نہ ہی وہ بچہ جنتی ہے مگر اس کے علم کے مطابق۔ اور کوئی معمّر (انسان) بڑی عمر نہیں پاتا اور نہ اس کی عمر سے کچھ کم کیا جاتا ہے مگر وہ (ایک) کتاب میں موجود ہے۔ یقیناً یہ (بات) اللہ پر آسان ہے۔

وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ۖ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ؕ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ اور دو سمندر ایک ہی جیسے نہیں ہو سکتے۔ یہ خوب میٹھے پانی والا ہے۔ اس کا پینا خوش ذائقہ اور خوشگوار ہے اور یہ سخت نمکین (اور) کھارا ہے اور تم سبھی سے تازہ گوشت کھاتے ہو اور زینت کے وہ سامان نکالتے ہو جنہیں تم پہنتے ہو۔ اور تُو اس میں کشتیوں کو دیکھے گا کہ وہ (پانی کو) پھاڑتے ہوئے چلتی ہیں (یہ نظام اس لئے ہے) تاکہ تم اس کے فضل میں سے کچھ تلاش کرو اور تاکہ تم شکر ادا کرو۔

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجْرِيْ

۱۴۔ وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو مسخر کیا ہے۔ ہر ایک اپنے مقررہ وقت کی طرف چل رہا

﴿۱﴾ بعض لوگ دنیا کے بڑے لوگوں سے میل ملاپ رکھنے میں اپنی عزت سمجھتے ہیں مگر مومنوں کو یہ یقین دلایا گیا ہے کہ عزت اللہ ہی کی طرف سے عطا ہوتی ہے اور مخالف ان کو دنیا میں ذلیل کرنے کی جو بھی کوششیں کرے گا وہ رائیگاں جائیں گی۔

لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ؕ﴿۱۴﴾

ہے۔ یہ ہے اللہ، تمہارا ربّ۔ اُسی کی بادشاہت ہے اور جن لوگوں کو تم اس کے سوا پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کی جھلّی کے بھی مالک نہیں۔

اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ؕ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ؕ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ﴿۱۵﴾ ع

۱۵۔ اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار نہیں سنیں گے اور اگر سن بھی لیں تو تمہیں جواب نہیں دیں گے اور قیامت کے دن تمہارے شریک ٹھہرانے کا انکار کر دیں گے۔ اور تجھے ایک عظیم خبر دینے والے کی طرح کوئی اور آگاہ نہیں کرسکتا۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ اے لوگو! تم ہی ہو جو اللہ کے محتاج ہو اور اللہ ہے جو غنی (اور) ہر تعریف کا مالک ہے۔

اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ۚ﴿۱۷﴾

۱۷۔ اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جاوے اور ایک نئی مخلوق لے آوے۔

وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ اور یہ اللہ پر ہرگز مشکل نہیں۔

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ؕ اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ اور کوئی بوجھ اٹھانے والی (جان) کسی دوسری کا بوجھ نہیں اُٹھائے گی اور اگر کوئی بوجھ سے لدی ہوئی اپنے بوجھ کی طرف بلائے گی تو اس (کے بوجھ میں) سے کچھ بھی نہ اُٹھایا جائے گا خواہ وہ قریبی ہی کیوں نہ ہو۔ تُو صرف ان لوگوں کو ڈرا سکتا ہے جو اپنے ربّ سے اس کے غیب میں ہونے کے باوجود ترساں رہتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں۔ اور جو بھی پاکیزگی اختیار کرے تو اپنے ہی نفس کی خاطر پاکیزگی اختیار کرتا ہے اور اللہ کی طرف ہی آخری ٹھکانا ہے۔

وَمَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ ۙ﴿۲۰﴾

۲۰۔ اور اندھا اور بینا ایک جیسے نہیں ہوتے۔

وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ۙ﴿۲۱﴾

۲۱۔ اور نہ اندھیرے اور نہ روشنی۔

وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ۚ﴿۲۲﴾

۲۲۔ اور نہ سایہ اور نہ دھوپ۔

وَمَا یَسْتَوِی الْاَحْیَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُسْمِعُ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَمَاۤ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ اسی طرح زندے اور مُردے بھی برابر نہیں ہوتے۔ یقیناً اللہ جسے چاہتا ہے سناتا ہے اور جو قبروں میں پڑے ہیں تُو انہیں ہرگز نہیں سنا سکتا۔

اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِیْرٌ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ تُو تو محض ایک ڈرانے والا ہے۔

اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا ؕ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ یقیناً ہم نے تجھے حق کے ساتھ بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے۔ اور کوئی امّت نہیں مگر ضرور اس میں کوئی ڈرانے والا گزرا ہے۔

وَاِنْ یُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِیْرِ ﴿۲۶﴾

۲۶۔ اور اگر وہ تجھے جھٹلا دیں تو یقیناً جو لوگ ان سے پہلے تھے وہ بھی جھٹلا چکے ہیں۔ ان کے پاس بھی ان کے رسول کھلے کھلے نشان اور مختلف صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے تھے۔

ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَكَیْفَ كَانَ نَكِیْرِ ۧ﴿۲۷﴾ ع ۳/۱۲/۱۵

۲۷۔ پھر میں نے انہیں پکڑ لیا جنہوں نے انکار کیا۔ پس کیسی سخت تھی میری عقوبت!

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ؕ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِیْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِیْبُ سُوْدٌ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ آسمان سے پانی اُتارتا ہے۔ پھر ہم طرح طرح کے پھل اس سے پیدا کرتے ہیں جن کے رنگ الگ الگ ہیں اور پہاڑوں میں بعض سفید ٹکڑے ہیں اور بعض سرخ ہیں ان کے رنگ جدا جدا ہیں اور کالے سیاہ رنگوں والے بھی ہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ۗ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ۝۲۹

۲۹۔ اور اسی طرح لوگوں میں نیز زمین پر چلنے پھرنے والے جانداروں میں اور چوپایوں میں سے ایسے ہیں کہ ہر ایک کے رنگ جدا جدا ہیں۔ یقیناً اللہ کے بندوں میں سے اُس سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت بخشنے والا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ۝۳۰

۳۰۔ یقیناً وہ لوگ جو کتابُ اللہ پڑھتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور اس میں سے جو ہم نے ان کو عطا کیا ہے پوشیدہ بھی خرچ کرتے ہیں اور اعلانیہ بھی، وہ ایسی تجارت کی اُمید لگائے ہوئے ہیں جو کبھی تباہ نہیں ہوگی۔

لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۗ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝۳۱

۳۱۔ تا کہ وہ اُن کو اُن کے اُجور (اُن کی توفیق کے مطابق) بھرپور دے بلکہ اس سے بھی زیادہ انہیں اپنے فضل سے بڑھائے۔ یقیناً وہ بہت بخشنے والا (اور) بہت قدردان ہے۔

وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ۝۳۲

۳۲۔ اور جو ہم نے تیری طرف کتاب میں سے وحی کیا ہے وہی حق ہے۔ اس کی تصدیق کرنے والا ہے جو اس کے سامنے ہے۔ یقیناً اللہ اپنے بندوں سے ہمیشہ باخبر رہنے والا (اور ان پر) گہری نظر رکھنے والا ہے۔

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۗ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۝۳۳

۳۳۔ پھر ہم نے اپنے بندوں میں سے جنہیں چُن لیا انہیں کتاب کا وارث بنا دیا۔ پس ان میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو اپنے نفس کے حق میں ظالم ہیں اور ایسے بھی ہیں جو میانہ رَو ہیں اور ان میں ایسے بھی ہیں جو نیکیوں میں اللہ کے حکم سے آگے بڑھ جانے والے ہیں۔ یہی ہے جو بہت بڑا فضل ہے۔ ۝۱

۝۱ یہاں مومنوں کی درجہ بدرجہ تین حالتوں کا ذکر ہے۔ ایک وہ جن میں گناہ کی آلائش موجود ہوتی ہے اور وہ اِکراہ و جبر سے اپنے نفسِ امارہ کو خدا تعالیٰ کی راہ پر چلاتے ہیں۔ دوسرے وہ جو میانہ رَو ہیں۔ اور تیسرے وہ جو نیکیوں میں سب سے آگے بڑھنے والے ہیں۔

جَنّٰتُ عَدۡنٍ یَّدۡخُلُوۡنَہَا یُحَلَّوۡنَ فِیۡہَا مِنۡ اَسَاوِرَ مِنۡ ذَہَبٍ وَّ لُؤۡلُؤًا ۚ وَ لِبَاسُہُمۡ فِیۡہَا حَرِیۡرٌ ﴿۳۴﴾

۳۴۔ ہیشگی کی جنتیں ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے وہ ان میں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے۔ اوران میں ان کا لباس ریشم ہوگا۔

وَ قَالُوا الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡۤ اَذۡہَبَ عَنَّا الۡحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوۡرٌ شَکُوۡرُۨ ﴿۳۵﴾

۳۵۔ اور وہ کہیں گے کہ تمام تر تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے ہم سے غم دور کیا۔ یقیناً ہمارا ربّ بہت ہی بخشنے والا (اور) قدردان ہے۔

الَّذِیۡۤ اَحَلَّنَا دَارَ الۡمُقَامَۃِ مِنۡ فَضۡلِہٖ ۚ لَا یَمَسُّنَا فِیۡہَا نَصَبٌ وَّ لَا یَمَسُّنَا فِیۡہَا لُغُوۡبٌ ﴿۳۶﴾

۳۶۔ جس نے اپنے فضل سے ہمیں ایک خاص مرتبے والے گھر میں اُتارا ہے۔ نہ اِس میں کوئی مشقت ہمیں چھوئے گی اور نہ اس میں کوئی تکان ہمیں چھوئے گی۔

وَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لَہُمۡ نَارُ جَہَنَّمَ ۚ لَا یُقۡضٰی عَلَیۡہِمۡ فَیَمُوۡتُوۡا وَ لَا یُخَفَّفُ عَنۡہُمۡ مِّنۡ عَذَابِہَا ؕ کَذٰلِکَ نَجۡزِیۡ کُلَّ کَفُوۡرٍ ﴿ۚ۳۷﴾

۳۷۔ اور وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا ان کے لئے جہنم کی آگ ہے۔ نہ تو ان کا قضیہ چکایا جائے گا کہ وہ مرجائیں اور نہ ہی اس (آگ) کے عذاب میں ان سے کمی کی جائے گی۔ اسی طرح ہم ہر ناشکرے کو جزا دیا کرتے ہیں۔

وَ ہُمۡ یَصۡطَرِخُوۡنَ فِیۡہَا ۚ رَبَّنَاۤ اَخۡرِجۡنَا نَعۡمَلۡ صَالِحًا غَیۡرَ الَّذِیۡ کُنَّا نَعۡمَلُ ؕ اَوَ لَمۡ نُعَمِّرۡکُمۡ مَّا یَتَذَکَّرُ فِیۡہِ مَنۡ تَذَکَّرَ وَ جَآءَکُمُ النَّذِیۡرُ ؕ فَذُوۡقُوۡا فَمَا لِلظّٰلِمِیۡنَ مِنۡ نَّصِیۡرٍ ﴿۳۸﴾ ع ۱۱ / ۱۶

۳۸۔ اور وہ اس میں چیخ رہے ہوں گے۔ اے ہمارے ربّ! ہمیں نکال لے۔ ہم نیک اعمال بجالائیں گے جو اُن سے مختلف ہوں گے جو ہم کیا کرتے تھے۔ کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہیں دی تھی کہ جس میں کوئی نصیحت پکڑنے والا نصیحت پکڑ سکے؟ نیز تمہارے پاس ایک ڈرانے والا بھی آیا تھا۔ پس چکھو (اپنے ظلم کا بدلہ) اور ظلم کرنے والوں کے حق میں کوئی مددگار نہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ عٰلِمُ غَیۡبِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ اِنَّہٗ عَلِیۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۳۹﴾

۳۹۔ اللہ یقیناً آسمانوں اور زمین کے غیب کو جاننے والا ہے۔ وہ یقیناً اس کا علم رکھتا ہے جو کچھ سینوں میں ہے۔

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ ؕ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ؕ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ﴿۴۰﴾

۴۰۔ وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں جانشین بنایا۔ پس جو انکار کرے اُس کا انکار اُسی پر پڑے گا۔ اور کافروں کو ان کا کفر اُن کے ربّ کے نزدیک کسی چیز میں نہیں بڑھاتا سوائے (اس کی) ناراضگی کے اور کافروں کو اُن کا کفر گھاٹے کے سوا اور کسی چیز میں نہیں بڑھاتا۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۴۱﴾

۴۱۔ تو پوچھ کیا تم نے اپنے وہ (مزعومہ) شریک دیکھے ہیں جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو؟ مجھے دکھاؤ تو سہی کہ انہوں نے زمین میں سے کیا پیدا کیا ہے یا ان کے لئے (محض) آسمانوں میں شراکت ہے۔ یا کیا ہم نے انہیں کوئی کتاب دی تھی پس وہ اس کی بنا پر ایک روشن دلیل پر قائم ہیں؟ نہیں، بلکہ ظالموں میں سے اُن کے بعض، بعض دوسروں سے محض دھوکہ کا وعدہ کرتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۲﴾

۴۲۔ یقیناً اللہ آسمانوں اور زمین کو روکے ہوئے ہے کہ وہ ٹل سکیں۔ اور اگر وہ دونوں (ایک دفعہ) ٹل گئے تو اس کے بعد کوئی نہیں جو انہیں پھر تھام سکے۔ یقیناً وہ بہت بردبار (اور) بہت بخشنے والا ہے۔

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرَا ۨ ﴿۴۳﴾

۴۳۔ اور انہوں نے اللہ کی پختہ قسمیں کھائیں کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈرانے والا آیا تو ضرور وہ ہر ایک امّت سے بڑھ کر ہدایت پا جائیں گے۔ پس جب ان کے پاس کوئی ڈرانے والا آیا تو انہیں نفرت کے سوا کسی چیز میں نہ بڑھا سکا۔

اسْتِكْبَارًا فِي الْأَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۚ وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ ۚ فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۖ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلًا ﴿٤٤﴾

۴۴۔ (ان کے) زمین میں تکبر کرنے اور بُرے مکر کرنے کی وجہ سے۔ اور بری تدبیر نہیں گھیرتی مگر خود صاحبِ تدبیر کو۔ پس کیا وہ پہلے لوگوں (پر جاری ہونے والی اللہ) کی سنّت کے سوا کوئی اور انتظار کر رہے ہیں؟ پس تُو ہرگز اللہ کی سنّت میں کوئی تبدیلی نہیں پائے گا اور تُو ہرگز اللہ کی سنّت میں کوئی تغیر نہیں پائے گا۔

أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۚ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعْجِزَهُ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَلِيمًا قَدِيرًا ﴿٤٥﴾

۴۵۔ کیا انہوں نے زمین میں سیر نہیں کی کہ وہ دیکھ لیتے کہ ان لوگوں کا کیا انجام ہوا جو اُن سے پہلے تھے حالانکہ وہ قوّت میں ان سے بڑھ کر تھے؟ اور اللہ ایسا نہیں کہ آسمانوں یا زمین میں کوئی چیز بھی اسے عاجز کر سکے۔ یقیناً وہ دائمی علم رکھنے والا (اور) قدرت رکھنے والا ہے۔

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا مَا تَرَكَ عَلَىٰ ظَهْرِهَا مِنْ دَابَّةٍ وَلَٰكِنْ يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى ۖ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِعِبَادِهِ بَصِيرًا ﴿٤٦﴾ ع ۱۷

۴۶۔ اور اگر اللہ لوگوں کا اس کے نتیجہ میں مؤاخذہ کرتا جو انہوں نے کمایا تو اس (زمین) کی پشت پر کوئی چلنے پھرنے والا جاندار باقی نہ چھوڑتا۔ لیکن وہ ان کو (آخری) مقررہ مدّت تک مہلت دیتا ہے۔ پس جب ان کی (مقررہ) مدّت آجائے گی تو (خوب کُھل جائے گا کہ) یقیناً اللہ اپنے بندوں پر گہری نظر رکھنے والا ہے۔ [1]

---

[1] اس آیت میں گناہ تو انسان کی طرف منسوب فرمائے گئے ہیں مگر اس کے نتیجہ میں ہلاکت جانوروں کی بیان کی گئی!؟ جس کا یہ مطلب نہیں کہ کرے کوئی اور بھرے کوئی۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جانوروں کی ہلاکت کی صورت میں یہ سزا دراصل انسانوں کو ہی ملتی ہے کیونکہ انسانی زندگی کا انحصار ہی چوپایوں پر ہے۔ اگر چوپائے غائب ہوجائیں تو انسان کی بقا ممکن نہیں۔ یہاں دابّة سے ہر قسم کے زمین پر چلنے پھرنے اور رینگنے والے جانور مراد ہیں۔

۳۶ - یٰسٓ

سورۃ یٰسٓ مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی چوراسی آیات ہیں۔

گزشتہ سورت کے آخر پر کفار کے اس حلفیہ عہد کا ذکر کیا گیا ہے کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈرانے والا آتا تو وہ پہلی سب اُمتوں سے بڑھ کر اس کی پیش کردہ ہدایت پر ایمان لے آتے اور سورۃ یٰسٓ کے آغاز کی آیات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تجھے ہم نے ایک ایسی قوم کی طرف بھیجا ہے جس کے آباء واجداد کے پاس ایک لمبے عرصہ سے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا لیکن اس کے باوجود ان میں سے اکثر کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان صادق آیا کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ پس گزشتہ سورت کے آخر پر کفار کا یہ دعویٰ کہ ان کے پاس اگر کوئی نذیر آتا تو وہ ضرور ایمان لے آتے اس سورت میں ردّ فرما دیا گیا ہے۔

اس کے بعد انبیاء کے دشمنوں کی ایک تمثیل بیان کی گئی ہے کہ دراصل ان کا تکبر ہی ہے جو اُن کو ہدایت قبول کرنے سے باز رکھتا ہے۔ جیسے کسی شخص کی گردن میں طوق ڈالا ہوا ہو تو اس کی گردن اکڑی رہتی ہے ایسے ہی ایک متکبر کی گردن اکڑی رہتی ہے۔ لہٰذا ایمان لانا صرف ان کو نصیب ہوتا ہے جن کے اندر کوئی تکبر نہیں پایا جاتا۔

آیت نمبر ۱۴ سے جو ذکر شروع ہوتا ہے مفسرین نے اس کے متعلق بہت سی خیال آرائیاں کی ہیں لیکن اس کے متعلق حضرت حکیم مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے ایک تفسیر بیان کی ہے جو دل کو لگتی ہے اور وہ یہ ہے کہ پہلے دو نبی تو حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تائید کے ذریعہ ان کو عزت بخشی۔ لیکن کفار کے مسلسل انکار کے بعد ایک دور کی بستی سے ایک چوتھا شخص اٹھا جس نے کافروں کو متنبہ کیا کہ وہ عظیم الشان وجود جو تمہارے لئے ہدایت کے بے شمار سامان کرتا ہے مگر کوئی اجر طلب نہیں کرتا اس پر ایمان لے آؤ۔

نزولِ قرآن کے زمانہ میں تو عربوں کے نزدیک نر اور مادہ کی صورت میں صرف کھجوروں کے جوڑے ہوا کرتے تھے اور کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف ہر قسم کے پھلوں کے پودوں کو جوڑا جوڑا بنایا ہے بلکہ آیت نمبر ۳۷ یہ دعویٰ کرتی ہے کہ کائنات کی ہر چیز جوڑا جوڑا ہے۔ آج کی سائنس نے اسی حقیقت سے پردہ اٹھایا ہے یہاں تک کہ مادہ کے اور ایٹمز (Atoms) کے بھی اور Sub-Atomic ذرّات کے بھی جوڑے جوڑے ہیں۔ غرضیکہ جوڑوں کا مضمون ایک لامتناہی مضمون ہے اور توحید کے مضمون کو سمجھنے کے لئے اس مضمون کا سمجھنا ضروری ہے۔ صرف کائنات کا خالق ہی ہے جس کو جوڑے کی ضرورت نہیں ورنہ سب مخلوق جوڑے کی محتاج ہے۔

اس کے بعد ایک آیت میں اِحیاءِنَو کا مضمون از سرِنَو بیان فرماتے ہوئے ان مُردوں کو جو نشأۃِ آخرت کے وقت اٹھائے جائیں گے، اس تعجب کا اظہار کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے کہ وہ کون ہے جس نے ہمیں دوبارہ زندہ کردیا ہے۔ اس کے جواب میں فرمایا گیا ہے کہ اللہ کے تمام مُرسَل سچ ہی کہا کرتے تھے۔

آیت نمبر ۸۱ میں سبز درخت سے آگ نکالنے کا جو مفہوم بیان فرمایا گیا ہے اس سے لوگ سمجھتے ہیں کہ سبز درخت جب خشک ہو جاتا ہے تو پھر اس سے آگ پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ مضمون اپنی جگہ درست ہے لیکن واقعۃً سبز درختوں سے بھی جبکہ وہ سرسبز ہوں آگ پیدا ہو سکتی ہے اور ہوتی رہتی ہے۔ چنانچہ علمِ نباتات کے ماہرین بتاتے ہیں کہ چیڑ کے درختوں کے پتے جب تیز ہواؤں میں ایک دوسرے سے ٹکراتے ہیں تو اس مسلسل عمل کے نتیجہ میں ان میں آگ لگ جاتی ہے اور بہت بڑے جنگل اس آگ کی وجہ سے تباہ ہو جاتے ہیں۔

اس سورت کی آخری آیت بھی نشأۃِ آخرت کے ذکر پر منتج ہوتی ہے جس میں یہ اعلان فرمایا گیا ہے کہ کائنات کی ہر چیز کا مالک اللہ ہی ہے اور اسی کی طرف اے بنی نوع انسان! تم لوٹائے جاؤ گے۔

☆☆☆

سُوْرَةُ یٰسٓ مَکِّیَّةٌ وَّ ھِیَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اَرْبَعٌ وَّ ثَمَانُوْنَ اٰیَةً وَّ خَمْسَةُ رُکُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝۱

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

یٰسٓ ۝۲

۲۔ یَا سَیِّدُ: اے سردار!

وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ ۝۳

۳۔ حکمتوں والے قرآن کی قسم ہے۔

اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝۴

۴۔ (کہ) تو یقیناً مُرسلین میں سے ہے۔

عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝۵

۵۔ صراطِ مستقیم پر (گامزن ہے)۔

تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ ۝۶

۶۔ (یہ) کامل غلبہ والے (اور) بار بار رحم کرنے والے کی تنزیل (ہے)۔

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اُنْذِرَ اٰبَآؤُھُمْ فَھُمْ غٰفِلُوْنَ ۝۷

۷۔ تاکہ تُو ایک ایسی قوم کو ڈرائے جن کے آباء واجداد نہیں ڈرائے گئے پس وہ غافل پڑے ہیں۔

لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰۤی اَکْثَرِھِمْ فَھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝۸

۸۔ یقیناً ان میں سے اکثر پر قول صادق آ گیا ہے۔ پس وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

اِنَّا جَعَلْنَا فِیْۤ اَعْنَاقِھِمْ اَغْلٰلًا فَھِیَ اِلَی الْاَذْقَانِ فَھُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۝۹

۹۔ یقیناً ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیئے ہیں اور وہ ٹھوڑیوں تک پہنچے ہوئے ہیں اس لئے وہ سر اونچا اُٹھائے ہوئے ہیں۔

وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْھِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِھِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰھُمْ فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ۝۱۰

۱۰۔ اور ہم نے ان کے سامنے بھی ایک روک بنا دی ہے اور ان کے پیچھے بھی ایک روک بنا دی ہے۔ اور اُن پر پردہ ڈال دیا ہے اس لئے وہ دیکھ نہیں سکتے۔ ۝۱

۝۱ آیات ۹-۱۰: کفار کے اوپر ظاہری طور پر تو کوئی طوق نہیں ہوتے اور سب کفار اندھے بھی نہیں ہوتے۔ لازماً یہ تمثیلات ہیں یعنی نیکی کے کاموں سے روکنے والے طوق ان کی گردنوں میں پڑے ہوئے ہیں اور وہ بصیرت سے محروم ہیں۔

وَسَوَآءٌ عَلَيۡهِمۡ ءَاَنۡذَرۡتَهُمۡ اَمۡ لَمۡ تُنۡذِرۡهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ۝۱۱

۱۱۔ اور ان پر برابر ہے خواہ تُو انہیں ڈرائے یا نہ ڈرائے وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

اِنَّمَا تُنۡذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكۡرَ وَخَشِىَ الرَّحۡمٰنَ بِالۡغَيۡبِ‌ۚ فَبَشِّرۡهُ بِمَغۡفِرَةٍ وَّاَجۡرٍ كَرِيۡمٍ ۝۱۲

۱۲۔ تُو صرف اُسے ڈرا سکتا ہے جو نصیحت کی پیروی کرتا ہے اور رحمان سے غیب میں ڈرتا ہے۔ پس اسے ایک بڑی مغفرت کی اور معزز اجر کی خوشخبری دیدے۔

اِنَّا نَحۡنُ نُحۡىِ الۡمَوۡتٰى وَنَكۡتُبُ مَا قَدَّمُوۡا وَاٰثَارَهُمۡ‌ ؕ وَكُلَّ شَىۡءٍ اَحۡصَيۡنٰهُ فِىۡۤ اِمَامٍ مُّبِيۡنٍ ۝۱۳ ع

۱۳۔ یقیناً ہم ہیں جو مُردوں کو زندہ کرتے ہیں اور ہم لکھ لیتے ہیں اُسے جو وہ آگے بھیجتے ہیں اور اُن کے آثار کو بھی اور ہر چیز کو ہم نے ایک واضح شاہراہ میں (زیرِ زمین) محفوظ کر رکھا ہے۔

وَاضۡرِبۡ لَهُمۡ مَّثَلًا اَصۡحٰبَ الۡقَرۡيَةِ‌ ۘ اِذۡ جَآءَهَا الۡمُرۡسَلُوۡنَ‌ ۝۱۴

۱۴۔ اور ان کے سامنے اصحابِ قریہ کو مثال کے طور پر پیش کر جب اس (بستی) میں (اللہ کی طرف سے) مُرسلین آئے۔

اِذۡ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلَيۡهِمُ اثۡنَيۡنِ فَكَذَّبُوۡهُمَا فَعَزَّزۡنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوۡۤا اِنَّاۤ اِلَيۡكُمۡ مُّرۡسَلُوۡنَ ۝۱۵

۱۵۔ جب ہم نے ان کی طرف دو (رسول) بھیجے تو انہوں نے دونوں کو جُھٹلا دیا۔ پس ہم نے تیسرے کے ذریعہ (انہیں) تقویت بخشی۔ پھر انہوں نے کہا یقیناً ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں۔

قَالُوۡا مَاۤ اَنۡتُمۡ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُنَا ۙ وَمَاۤ اَنۡزَلَ الرَّحۡمٰنُ مِنۡ شَىۡءٍ ۙ اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا تَكۡذِبُوۡنَ ۝۱۶

۱۶۔ انہوں نے کہا تم ہماری طرح کے بشر کے سوا کچھ نہیں اور رحمان نے کوئی چیز نہیں اُتاری۔ تم تو محض جھوٹ بولتے ہو۔

قَالُوۡا رَبُّنَا يَعۡلَمُ اِنَّاۤ اِلَيۡكُمۡ لَمُرۡسَلُوۡنَ ۝۱۷

۱۷۔ انہوں نے کہا ہمارا ربّ جانتا ہے کہ یقیناً ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں۔

وَمَا عَلَيۡنَاۤ اِلَّا الۡبَلٰغُ الۡمُبِيۡنُ ۝۱۸

۱۸۔ اور ہم پر کھول کھول کر بات پہنچانے کے سوا کوئی ذمہ داری نہیں۔

قَالُوْۤا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ انہوں نے کہا ہم یقیناً تم سے بدشگون لیتے ہیں۔ اگر تم باز نہ آئے تو ہم ضرور تمہیں سنگسار کر دیں گے اور ضرور ہماری طرف سے تمہیں دردناک عذاب پہنچے گا۔

قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ؕ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ انہوں نے کہا تمہاری بدشگونی تو تمہارے ہی ساتھ ہے۔ کیا اگر تمہیں اچھی طرح نصیحت کر دی جائے (تو پھر بھی انکار کر دو گے؟)۔ حقیقت یہ ہے کہ تم تو حد سے گزر جانے والے لوگ ہو۔

وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ۙ﴿۲۱﴾

۲۱۔ اور شہر کے دُور کے کنارے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا۔ اس نے کہا اے میری قوم! (ان) بھیجے ہوؤں کی اطاعت کرو۔

اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْئَلُكُمْ اَجْرًا وَّ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ ان کی اطاعت کرو جو تم سے کوئی اجر نہیں مانگتے اور وہ ہدایت یافتہ ہیں۔

وَمَا لِىَ لَاۤ اَعْبُدُ الَّذِىْ فَطَرَنِىْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ اور مجھے (آخر) کیا ہوا ہے کہ میں اس کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور اُسی کی طرف تم (بھی) لوٹائے جاؤ گے۔

ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّىْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ۚ﴿۲۴﴾

۲۴۔ کیا میں اُس کو چھوڑ کر ایسے معبود اپنا لوں کہ اگر رحمان مجھے کوئی ضرر پہنچانا چاہے تو ان کی کوئی شفاعت میرے کچھ کام نہ آئے گی اور نہ وہ مجھے چھڑا سکیں گے۔

اِنِّىْۤ اِذًا لَّفِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ یقیناً ایسی صورت میں معاً میں کھلی کھلی گمراہی میں (مبتلا) ہو جاؤں گا۔

اِنِّىْۤ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ؕ﴿۲۶﴾

۲۶۔ یقیناً میں تمہارے ربّ پر ایمان لایا ہوں۔ پس میری سنو۔

قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۗ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾	۲۷۔ (اُسے) کہا گیا کہ جنّت میں داخل ہو جا۔ اس نے کہا اے کاش میری قوم جانتی !
بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۸﴾	۲۸۔ جو میرے ربّ نے مجھ سے مغفرت کا سلوک کیا اور مجھے معزز لوگوں میں شامل کر دیا۔
وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ﴿۲۹﴾	۲۹۔ اور اس کے بعد ہم نے اس کی قوم پر آسمان سے کوئی لشکر نہ اُتارا اور نہ ہی ہم اُتارنے والے تھے۔
اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴿۳۰﴾	۳۰۔ وہ تو محض ایک سخت ہولناک آواز تھی پس اچانک وہ بجھ (کر راکھ ہو) گئے۔
يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۱﴾	۳۱۔ وائے حسرت بندوں پر! ان کے پاس کوئی رسول نہیں آتا مگر وہ اس سے ٹھٹھا کرنے لگتے ہیں۔
اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۳۲﴾	۳۲۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ کتنی ہی نسلیں ہم نے اُن سے پہلے ہلاک کر دیں۔ یقیناً وہ ان کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گی۔
وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۳﴾ ع	۳۳۔ اور نہیں ہیں (وہ) تمام مگر ہمارے حضور وہ سب کے سب پیش کئے جانے والے ہیں۔☆
وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۚ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ﴿۳۴﴾	۳۴۔ اور ان کے لئے مُردہ زمین ایک نشان ہے۔ ہم نے اسے زندہ کیا اور اس سے (طرح طرح کے) اناج نکالے۔ پس اُسی میں سے وہ کھاتے ہیں۔
وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ﴿۳۵﴾	۳۵۔ اور ہم نے اس میں کھجوروں اور انگوروں کے باغات بنائے اور ہم نے اس میں چشمے پھاڑ دیئے۔

☆ املاء ما منّ به الرحمن کے حوالہ سے یہ ترجمہ کیا گیا ہے۔

لِيَأْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ۭ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝۳۶

۳۶۔ تاکہ وہ اس (یعنی اللہ) کے (عطا کردہ) پھلوں میں سے کھائیں اور وہ بھی کھائیں جو اُن کے ہاتھوں نے کمایا ہے۔ پس کیا وہ شکر نہیں کریں گے؟

سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۳۷

۳۷۔ پاک ہے وہ جس نے ہر قسم کے جوڑے پیدا کئے اُس میں سے بھی جو زمین اُگاتی ہے اور خود اُن کے نفوس میں سے بھی اور اُن چیزوں میں سے بھی جن کا وہ کوئی علم نہیں رکھتے۔

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ښ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ۝۳۸ۙ

۳۸۔ اور ان کے لئے رات بھی ایک نشان ہے اس سے ہم دن کو کھینچ نکالتے ہیں پس اچانک وہ پھر اندھیروں میں ڈوب جاتے ہیں۔

وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝۳۹ۭ

۳۹۔ اور سورج (ہمیشہ) اپنی مقررہ منزل کی طرف رواں دواں ہے۔ یہ کامل غلبہ والے (اور) صاحبِ علم کی (جاری کردہ) تقدیر ہے۔

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ۝۴۰

۴۰۔ اور چاند کے لئے بھی ہم نے منازل مقرر کر دی ہیں یہاں تک کہ وہ کھجور کی پرانی شاخ کی طرح ہو جاتا ہے۔

لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۭ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝۴۱

۴۱۔ سورج کی دسترس میں نہیں کہ چاند کو پکڑ سکے اور نہ ہی رات دن سے آگے بڑھ سکتی ہے اور سب کے سب (اپنے اپنے) مدار پر رواں دواں ہیں۔ ۝۱

۝۱ آیات ۳۹ تا ۴۱: ان آیات کریمہ میں اجرام فلکی کے متعلق ایسی باتیں بیان فرمائی گئی ہیں جن تک عرب کے ایک اُمّی کا تصور بھی نہیں پہنچ سکتا تھا۔ چاند اور سورج کے باہم نہ مل سکنے کے متعلق تو روزمرہ کا مشاہدہ بتاتا ہے لیکن چاند چھوٹا کیوں ہو جاتا ہے اور پھر بڑا بھی ہوتا رہتا ہے۔ اس کا گردش سے تعلق ہے۔ مزید یہ بات بیان فرمائی گئی ہے کہ سورج بھی ایک اَجَلِ مُسَمّٰی کی طرف حرکت کر رہا ہے۔ اس کا ایک معنی تو یہ ہے کہ سورج بھی ایک وقت اپنی مقررہ عمر کو پہنچ کر ختم ہو جائے گا اور ایک معنی جو آجکل ماہرین فلکیات نے معلوم کیا ہے وہ یہ ہے کہ سورج اپنے سارے اجرام کے ساتھ ایک سمت میں حرکت کر رہا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ساری کائنات مجموعی طور پر حرکت کر رہی ہے ورنہ ایک سیارے کا دوسرے سے ٹکراؤ ہو جانا چاہئے تھا۔ باوجود اس کے کہ پوری کائنات متحرک ہے ان اجرام فلکی کے آپس کے فاصلے اتنے ہی رہتے ہیں۔ یہ ماہرین فلکیات کی تازہ ترین دریافتوں میں سے ہے جس سے ضمناً یہ ثابت ہوتا ہے کہ کوئی اور نامعلوم کائنات بھی ہے جس کی کشش کے ساتھ یہ اس کی جانب متحرک ہے۔

وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۴۲﴾

۴۲۔ اور ان کے لئے یہ بھی ایک نشان ہے کہ ہم نے ان کی نسل کو ایک بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا۔

وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ﴿۴۳﴾

۴۳۔ اور ہم ان کے لئے ویسی ہی اور (سواریاں) بنائیں گے جن پر وہ سوار ہوا کریں گے۔

وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ﴿۴۴﴾

۴۴۔ اور اگر ہم چاہیں تو انہیں غرق کر دیں پس ان کا کوئی فریادرس نہیں ہوگا اور نہ وہ بچائے جائیں گے۔

اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿۴۵﴾

۴۵۔ سوائے ہماری طرف سے رحمت کے طور پر اور ایک مدّت تک عارضی فائدہ پہنچانے کی خاطر۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۶﴾

۴۶۔ اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ تقویٰ اختیار کرو اُن امور میں جو تمہارے سامنے ہیں اور ان میں بھی جو تمہارے پسِ پشت ہیں تا کہ تم رحم کئے جاؤ (تو وہ توجہ نہیں دیتے)۔

وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿۴۷﴾

۴۷۔ اور ان کے پاس ان کے ربّ کے نشانات میں سے کوئی نشان نہیں آتا مگر وہ اس سے اِعراض کرنے والے ہوتے ہیں۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۸﴾

۴۸۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو رزق تمہیں عطا کیا ہے اس میں سے خرچ کرو تو وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں کہتے ہیں کیا ہم انہیں کھلائیں جن کو اللہ اگر چاہتا تو خود کھلاتا؟ تم تو محض ایک کھلی کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہو۔

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۹﴾

۴۹۔ اور وہ پوچھتے ہیں کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا اگر تم سچے ہو؟

مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ﴿٥٠﴾

۵۰۔ وہ کسی چیز کا انتظار نہیں کر رہے سوائے ایک ہولناک آواز کے جو انہیں آ پکڑے گی جبکہ وہ جھگڑ رہے ہوں گے۔

فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٥١﴾

۵۱۔ پس وہ وصیت کرنے کی بھی توفیق نہ پائیں گے اور نہ اپنے اہل کی طرف لَوٹ سکیں گے۔

وَنُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ﴿٥٢﴾

۵۲۔ اور بگل میں پھونکا جائے گا تو اچانک وہ قبروں سے نکل کر اپنے ربّ کی طرف دوڑنے لگیں گے۔

قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٥٣﴾

۵۳۔ وہ کہیں گے اے وائے ہماری ہلاکت! کس نے ہمیں ہماری آرام گاہ سے اُٹھایا۔ یہی تو ہے جس کا رحمان نے وعدہ کیا تھا اور مُرسَلین سچ ہی کہتے تھے۔

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿٥٤﴾

۵۴۔ یہ محض ایک ہی ہولناک آواز ہو گی۔ پس اچانک وہ سب کے سب ہمارے سامنے حاضر کر دیئے جائیں گے۔

فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٥٥﴾

۵۵۔ پس آج کے دن کسی جان پر کچھ ظلم نہیں کیا جائے گا اور تم کوئی جزا نہیں دیئے جاؤ گے سوائے اُس کے جو تم کیا کرتے تھے۔

اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِىْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿٥٦﴾

۵۶۔ یقیناً اہلِ جنت آج کے دن مختلف دلچسپیوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے۔

هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِىْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿٥٧﴾

۵۷۔ وہ اور ان کے ساتھی سایوں میں تختوں پر تکیے لگائے ہوں گے۔

لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿٥٨﴾

۵۸۔ ان کے لئے اس میں پھل ہوگا اور ان کے لئے وہ سب کچھ ہوگا جو وہ طلب کریں گے۔

سَلٰمٌ ۟ قَوۡلًا مِّنۡ رَّبٍّ رَّحِیۡمٍ ﴿۵۹﴾

۵۹۔ ''سلام'' کہا جائے گا ربِّ رحیم کی طرف سے۔

وَ امۡتَازُوا الۡیَوۡمَ اَیُّهَا الۡمُجۡرِمُوۡنَ ﴿۶۰﴾

۶۰۔ اور اے مجرمو! آج کے دن بالکل جُدا ہو جاؤ۔

اَلَمۡ اَعۡهَدۡ اِلَیۡکُمۡ یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ اَنۡ لَّا تَعۡبُدُوا الشَّیۡطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَکُمۡ عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ ﴿۶۱﴾

۶۱۔ اے بنی آدم! کیا میں نے تمہیں تاکیدی ہدایت نہیں کی تھی کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرو۔ یقیناً وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔

وَّ اَنِ اعۡبُدُوۡنِیۡ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِیۡمٌ ﴿۶۲﴾

۶۲۔ اور یہ کہ تم میری عبادت کرو یہ سیدھا راستہ ہے۔

وَ لَقَدۡ اَضَلَّ مِنۡکُمۡ جِبِلًّا کَثِیۡرًا ؕ اَفَلَمۡ تَکُوۡنُوۡا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۳﴾

۶۳۔ مگر اس نے یقیناً تم میں سے ایک کثیر مخلوق کو گمراہ کر دیا۔ پس کیا تم عقل نہیں کرتے تھے؟

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیۡ کُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ ﴿۶۴﴾

۶۴۔ یہی وہ جہنم ہے جس کا تم وعدہ دیئے جاتے تھے۔

اِصۡلَوۡهَا الۡیَوۡمَ بِمَا کُنۡتُمۡ تَکۡفُرُوۡنَ ﴿۶۵﴾

۶۵۔ آج اس میں داخل ہو جاؤ بوجہ اس کے کہ تم انکار کیا کرتے تھے۔

اَلۡیَوۡمَ نَخۡتِمُ عَلٰۤی اَفۡوَاهِهِمۡ وَ تُکَلِّمُنَاۤ اَیۡدِیۡهِمۡ وَ تَشۡهَدُ اَرۡجُلُهُمۡ بِمَا کَانُوۡا یَکۡسِبُوۡنَ ﴿۶۶﴾

۶۶۔ آج کے دن ہم ان کے مُونہوں پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے کلام کریں گے اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے اس کی جو وہ کسب کیا کرتے تھے۔ ①

وَ لَوۡ نَشَآءُ لَطَمَسۡنَا عَلٰۤی اَعۡیُنِهِمۡ فَاسۡتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰی یُبۡصِرُوۡنَ ﴿۶۷﴾

۶۷۔ اور اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھوں کو ضرور مسخ کر دیتے پھر وہ رستے پر آگے بڑھتے مگر وہ (اُسے) دیکھ کیسے سکتے تھے؟

---

① قیامت کے دن جو انسان کی جواب طلبی ہوگی وہ محض فرشتوں کی گواہی کے مطابق نہیں ہوگی بلکہ ہر انسان کے بدن کے اعضاء بھی اپنے جرائم کا اقبال (Confession) کریں گے۔ اس میں غالب کے اس شاعرانہ تخیل کا بھی جواب آ گیا کہ

پکڑے جاتے ہیں فرشتوں کے لکھے پر ناحق آدمی کوئی ہمارا دمِ تحریر بھی تھا؟

اُس روز آدمی خود اِقبالِ جرم کر رہا ہوگا۔ قرآن کریم کا نظامِ عدل بڑا مضبوط ہے۔ گواہیاں بھی ہوں گی اور Confession بھی۔

وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۶۸﴾ ع

۶۸۔ اور اگر ہم چاہتے تو انہیں ان کے ٹھکانوں پر ہی مٹا ڈالتے پھر نہ وہ چلنے کی طاقت رکھتے اور نہ لَوٹ سکتے۔

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِى الْخَلْقِ ؕ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۶۹﴾

۶۹۔ اور جسے ہم لمبی عمر دیتے ہیں اس کو جبلّی طاقتوں کے لحاظ سے کم کرتے چلے جاتے ہیں۔ پس کیا وہ عقل نہیں کرتے؟

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِىْ لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۰﴾

۷۰۔ اور ہم نے اسے شعر کہنا نہیں سکھایا اور نہ ہی یہ اسے زیب دیتا تھا۔ یہ تو محض ایک نصیحت ہے اور واضح قرآن ہے۔

لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۱﴾

۷۱۔ تاکہ وہ اسے ڈرائے جو زندہ ہو اور کافروں پر فرمان صادق آجائے۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَاۤ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿۷۲﴾

۷۲۔ کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ ہم نے اس میں سے جو ہمارے دستِ قدرت نے بنایا، ان کی خاطر مویشی پیدا کئے۔ پس وہ اُن کے مالک بن گئے ہیں۔

وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ﴿۷۳﴾

۷۳۔ اور ہم نے انہیں ان کے زیرِ نگیں کر دیا۔ پس ان ہی میں سے ان کی سواریاں ہیں اور انہی میں سے (بعض کو) وہ کھاتے ہیں۔

وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۴﴾

۷۴۔ اور اُن کے لئے اُن میں بہت سے فوائد ہیں اور مشروبات بھی۔ پس کیا وہ شکر نہیں کریں گے؟

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۷۵﴾

۷۵۔ اور انہوں نے اللہ کے سوا معبود اپنا رکھے ہیں شاید کہ وہ (ان کی طرف سے) مدد دیئے جائیں۔

لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿۷۶﴾

۷۶۔ وہ اُن کی مدد کی کوئی استطاعت نہیں رکھیں گے جبکہ وہ تو ان کے خلاف (گواہی دینے کے لئے) حاضر کئے گئے لشکر ہوں گے۔

فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَ مَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۷﴾	۷۷۔ پس تجھے ان کی بات غم میں مبتلا نہ کرے۔ یقیناً ہم جانتے ہیں جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔
اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۸﴾	۷۸۔ کیا انسان نے نہیں دیکھا کہ ہم نے اسے نطفہ سے پیدا کیا تو پھر یہ کیا انقلاب ہوا کہ وہ ایک کھلا کھلا جھگڑالو بن گیا۔
وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ﴿۷۹﴾	۷۹۔ اور ہم پر باتیں بنانے لگا اور اپنی خلقت کو بھول گیا۔ کہنے لگا کون ہے جو ہڈیوں کو زندہ کرے گا جبکہ وہ گل سڑ چکی ہوں گی؟
قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْۤ اَنْشَاَهَاۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمُ ۙ ﴿۸۰﴾	۸۰۔ تُو کہہ دے انہیں وہ زندہ کرے گا جس نے انہیں پہلی بار پیدا کیا تھا اور وہ ہر قسم کی خَلق کا خوب علم رکھنے والا ہے۔
الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَاۤ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۱﴾	۸۱۔ وہ جس نے سر سبز درختوں سے تمہارے لئے آگ بنا دی۔ پس تم انہی میں سے بعض کو جلانے لگے۔
اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰى ۗ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۲﴾	۸۲۔ کیا وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اس بات پر قادر نہیں کہ ان جیسے پیدا کر دے؟ کیوں نہیں۔ جبکہ وہ تو بہت عظیم خالق (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔
اِنَّمَاۤ اَمْرُهٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۸۳﴾	۸۳۔ اُس کا صرف یہ حکم کافی ہے جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرے کہ وہ اُسے کہتا ہے ''ہو جا''، پس وہ ہونے لگتی ہے اور ہو کر رہتی ہے۔
فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۴﴾ ع	۸۴۔ پس پاک ہے وہ جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت ہے اور اُسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

۳۷۔ الصّٰفّٰت

سورۃ الصّافّات مکی سورت ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی ایک سو تراسی آیات ہیں۔

پیشتر اس کے کہ سورۃ الصّافّات کی ابتدائی آیات کی تشریح کی جائے یہ ذکر ضروری ہے کہ ان آیات میں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ مذکورہ پیشگوئیاں جب پوری ہوں گی تو لازماً یہ بھی ثابت ہو جائیگا کہ جس احیاءِ نَو کا بڑی تحدّی سے اعلان فرمایا گیا ہے وہ بھی لازماً ہو کر رہے گا جیسا کہ آیت کریمہ نمبر۱۲ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تُو ان سے پوچھ کہ کیا تم اپنی تخلیق میں زیادہ قوی ہو یا وہ جن کو اللہ تعالیٰ نے خِلقت عطا فرمائی۔ اس سوال کے بعد جو کافروں کو مبہوت کرنے والا ہے یہ اعلان فرمایا گیا ہے کہ بحیثیت خالق، اللہ تعالیٰ یقیناً تمہاری تخلیق کی طاقتوں سے بہت اونچا مقام رکھتا ہے اور اس بات پر قادر ہے کہ جب تم مر کر مٹی ہو جاؤ گے تو پھر تمہیں از سرِ نَو زندہ کر دے اور ساتھ یہ تنبیہ بھی ہے کہ جب تم دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے تو تم ذلیل بھی کئے جاؤ گے۔ یعنی وہ لوگ جو اپنی تخلیق کے بلند بانگ دعاوی کیا کرتے تھے ان پر یہ ثابت ہو جائے گا کہ ان کی تخلیق کی تو کوئی حیثیت ہی نہیں اور اَشَدُّ خَلْقًا صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔

اب ہم ابتدائی آیات کی طرف پھر متوجہ ہوتے ہیں۔ وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا میں درحقیقت ان جنگی طیاروں کی خبر دی گئی ہے جنہیں انسان بنائے گا اور وہ صف بصف دشمنوں پر حملہ آور ہوں گے اور بار بار ان کو متنبہ کریں گے اور ایسے پمفلٹس بکثرت ان پر گرائیں گے جن میں ان کے لئے یہ پیغام ہوگا کہ اپنی گردنیں ہمارے سامنے جھکا دو ورنہ تم ہلاک کر دیئے جاؤ گے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کی کیا حیثیت ہے کہ وہ اپنی ظاہری طاقت کے نتیجہ میں اپنی خدائی کا دعویٰ کریں۔ اللہ ایک ہی ہے۔

پھر فرمایا کہ وہ مشارق کا ربّ ہے۔ یہ آیت بھی ایک پیشگوئی کا رنگ رکھتی ہے ورنہ اُس زمانہ میں تو کوئی مشارق کا کوئی تصور موجود نہیں تھا جو اِس زمانہ میں پیدا ہوا ہے۔ یہ وہ دور ہوگا جب انسان مختلف نئی ایجادات کے ذریعہ جو بہت اونچی اڑان کی مقدرت رکھتی ہوں گی جیسے راکٹ وغیرہ، کوشش کرے گا کہ ملاء اعلیٰ کے بھید معلوم کرے، جیسا کہ فی زمانہ ایسی کوششیں ہو رہی ہیں۔ مگر ہر طرف سے ان پر پتھراؤ ہوگا یعنی اجرامِ سماوی سے برسنے والے نہایت ہی خطرناک پتھروں کا نشانہ بنائے جائیں گے اور سوائے اس کے کہ قریب کے آسمان کے کچھ راز

حاصل کرلیں وہ کامیاب نہیں ہوں گے۔ یہ وہ تمام امور ہیں جن پر زمانہ اور زمانہ کی نئی ایجادات گواہ ہیں کہ بعینہٖ یہی کچھ ہو رہا ہے۔

اس سورت کے آغاز میں چونکہ جنگوں کا ذکر ہے جو مادی فتوحات کی خاطر قوموں کے درمیان لڑی جائیں گی اس لئے اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کے اس قتال کا ذکر بھی فرمایا گیا جو خالصۃً للہ تھا اور جس میں دوسروں کا خون بہانے کے لئے تلوار نہیں اٹھائی گئی تھی بلکہ قربانیوں کی طرح صحابہ کی جماعت کو ذبح کیا جانا تھا اور اس امر کا تعلق حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس قربانی سے تھا جو آپؑ نے اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کی آمادگی کی صورت میں کی تھی۔ مفسرین کا یہ خیال کہ کوئی مینڈھا جھاڑی میں پھنس گیا تھا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اس عظیم ذبح کے بدلہ چھوڑ دیا گیا نہایت ہی بودا خیال ہے جس کا نہ قرآن میں ذکر ہے نہ حدیث میں۔ حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابل پر ایک مینڈھا کیسے عظیم تر ہوسکتا ہے؟ حضرت اسماعیلؑ کو اس لئے زندہ رکھا گیا تاکہ دنیا اُس ذبحِ عظیم کا نظارہ دیکھ لے جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیش آیا۔

سورۃ الصافات کی نسبت سے جہاں اس سے پہلے بہت سے صف بند حملہ آوروں کا ذکر گزرا ہے، اس سورت کے آخر پر قرآن کریم یہ بیان فرماتا ہے کہ اصل صف بند فوجیں تو ہماری ہیں۔ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صف بند فوجوں کا ذکر بھی فرمادیا گیا اور ان فرشتوں کا بھی جو آپؐ کی حمایت کے لئے صف بصف آسمان سے نازل کئے گئے۔ جس کا آخری نتیجہ یہی تھا کہ بظاہر تو یہ کمزور، صف بند قتال کرنے والے جن کا دشمن ان سے بہت زیادہ طاقت رکھتا تھا مغلوب ہو جاتے مگر اللہ کی تقدیر غالب آئی اور اللہ والے ہی غالب آئے۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الصّٰٓفّٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ مِائَةٌ وَّ ثَلاثٌ وَّ ثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①	۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔
وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ②	۲۔ قطار در قطار صف بندی کرنے والی (فوجوں) کی قسم۔
فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ③	۳۔ پھر اُن کی جو للکارتے ہوئے ڈپٹنے والیاں ہیں۔
فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ④	۴۔ پھر ذکر بلند کرنے والیوں کی۔
اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ⑤	۵۔ یقیناً تمہارا معبود ایک ہی ہے۔
رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ⑥	۶۔ آسمانوں کا بھی ربّ ہے اور زمین کا بھی اور اس کا بھی جو ان دونوں کے درمیان ہے اور تمام مشرقوں کا ربّ ہے۔
اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ الْكَوَاكِبِ ⑦	۷۔ یقیناً ہم نے نزدیک کے آسمان کو ستاروں کے ذریعہ ایک زینت بخشی۔
وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ⑧	۸۔ اور (یہ) حفاظت کے طور پر ہے ہر دھتکارے ہوئے شیطان سے۔
لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ⑨	۹۔ وہ ملاء اعلیٰ کی باتیں نہیں سن سکیں گے اور ہر طرف سے پتھراؤ کئے جائیں گے۔ ①

① آیات ۷ تا ۹: ان آیات میں کائنات کے ظاہری نظام کا بھی ذکر ہے کہ کس طرح زمین کی فضا زمین پر ہمیشہ برسنے والے Meteors کو فضا ہی میں جلا کر خاک کر دیتی ہے اور اس کے جلنے سے پیچھے ایک شُعلہ دُور تک لپکتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی فرمایا گیا کہ ایک زمانے میں انسان کائنات کی خبریں لینے کی کوشش کرے گا جس کا کوئی واہمہ بھی اُس زمانہ میں نہیں ہوسکتا تھا۔ لیکن محفوظ راکٹوں میں سفر کرنے والے ان انسانوں پر ہر طرف سے پتھراؤ کیا جائے گا اور یہ سَمَاءُ الدُّنْيَا سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔ صرف نزدیک کے آسمان تک پہنچنے میں کسی حد تک کامیاب ہوسکتے ہیں۔

روحانی طور پر اس سے مراد بدنیتی سے وحی کا تتبّع کرنے والے اور اندازہ لگانے والے انسانی شیاطین ہیں۔ شیطان تو نزول وحی کے قریب تک نہیں پہنچ سکتا لیکن انسانی شیطان جیسے سامری تھا، کچھ اندازہ لگا سکا کہ وحی کی وجہ سے لوگوں پر کیوں رعب پڑتا ہے۔

دُحُوۡرًا وَّ لَهُمۡ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۙ﴿۱۰﴾

۱۰۔ اس حال میں کہ دھتکارے ہوئے ہیں اور ان کے لئے چمٹ جانے والا عذاب (مقدّر) ہے

اِلَّا مَنۡ خَطِفَ الۡخَطۡفَةَ فَاَتۡبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿۱۱﴾

۱۱۔ سوائے اُس کے جو کوئی ایک آدھ بات اُچک لے تو اس کا بھی ایک روشن شُعلہ تعاقب کرے گا۔

فَاسۡتَفۡتِهِمۡ اَهُمۡ اَشَدُّ خَلۡقًا اَمۡ مَّنۡ خَلَقۡنَا ؕ اِنَّا خَلَقۡنٰهُمۡ مِّنۡ طِيۡنٍ لَّازِبٍ ﴿۱۲﴾

۱۲۔ پس تُو ان سے پوچھ کیا خَلق کرنے کے لحاظ سے وہ زیادہ مضبوط ہیں یا وہ (خِلقت میں مضبوط تر ہیں) جنہیں ہم نے پیدا کیا؟ یقیناً ہم نے انہیں ایک چمٹ جانے والی مٹی سے پیدا کیا۔

بَلۡ عَجِبۡتَ وَ يَسۡخَرُوۡنَ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ حقیقت یہ ہے کہ تُو تو (تخلیق پر) عَش عَش کر اُٹھا ہے جبکہ وہ تمسخر اُڑاتے ہیں۔

وَ اِذَا ذُكِّرُوۡا لَا يَذۡكُرُوۡنَ ﴿۱۴﴾

۱۴۔ اور جب انہیں نصیحت کی جاتی ہے تو وہ نصیحت نہیں پکڑتے۔

وَ اِذَا رَاَوۡا اٰيَةً يَّسۡتَسۡخِرُوۡنَ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ اور جب بھی وہ کوئی نشان دیکھیں تو مذاق اُڑانے لگتے ہیں۔

وَقَالُوۡۤا اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ مُّبِيۡنٌ ۚۖ﴿۱۶﴾

۱۶۔ اور کہتے ہیں یہ تو محض ایک کُھلا کُھلا جادو ہے۔

ءَاِذَا مِتۡنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبۡعُوۡثُوۡنَ ۙ﴿۱۷﴾

۱۷۔ کیا جب ہم مَر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم ضرور اُٹھائے جانے والے ہیں؟

اَوَ اٰبَآؤُنَا الۡاَوَّلُوۡنَ ؕ﴿۱۸﴾

۱۸۔ اور کیا ہمارے گزشتہ آباء واجداد بھی۔

قُلۡ نَعَمۡ وَاَنۡتُمۡ دَاخِرُوۡنَ ۚ﴿۱۹﴾

۱۹۔ تُو کہہ دے ہاں! اس حال میں کہ تم ذلیل ہو گے۔

فَاِنَّمَا هِىَ زَجۡرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمۡ يَنۡظُرُوۡنَ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ پس یقیناً یہ ایک ہی ڈپٹ ہو گی تو اچانک وہ دیکھتے رہ جائیں گے۔

وَقَالُوۡا يٰوَيۡلَنَا هٰذَا يَوۡمُ الدِّيۡنِ ﴿۲۱﴾

۲۱۔ اور وہ کہیں گے اے وائے ہماری ہلاکت! یہ تو جزا سزا کا دن ہے۔

هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِىْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۲﴾	۲۲۔ یہ (وہ) فیصلہ کا دن ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔
اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۲۳﴾	۲۳۔ان لوگوں کو اکٹھا کرو جنہوں نے ظلم کئے اور ان کے ساتھیوں کو بھی اور ان کو بھی جن کی وہ عبادت کیا کرتے تھے۔
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ﴿۲۴﴾	۲۴۔ اللہ کے سوا۔ پس انہیں جہنم کے رستے پر ڈال دو۔
وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ﴿۲۵﴾	۲۵۔اور انہیں ذرا ٹھہراؤ، یقیناً وہ پوچھے جانے والے ہیں۔
مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿۲۶﴾	۲۶۔ (اب) تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ (آج) تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے۔
بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿۲۷﴾	۲۷۔ بلکہ وہ تو آج (ہر جُرم) تسلیم کرنے والے ہیں۔
وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۸﴾	۲۸۔ اور ان میں سے بعض بعض کی طرف سوال کرتے ہوئے متوجہ ہوں گے۔
قَالُوْۤا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿۲۹﴾	۲۹۔وہ کہیں گے کہ یقیناً تم دائیں طرف سے (یعنی دین کی جہت سے ہمیں بہکانے) ہمارے پاس آیا کرتے تھے۔
قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۰﴾	۳۰۔ وہ (جواباً) کہیں گے کہ تم بھی تو کسی صورت ایمان لانے والے نہیں تھے۔
وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ﴿۳۱﴾	۳۱۔ہمیں تو تم پر کسی قوی دلیل کی برتری حاصل نہیں تھی بلکہ تم خود ہی حد سے گزرنے والے لوگ تھے۔
فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ اِنَّا لَذَآىِٕقُوْنَ ﴿۳۲﴾	۳۲۔پس ہم پر ہمارے ربّ کا قول صادق آ گیا۔ ہم یقیناً (عذاب کا مزا) چکھنے والے ہیں۔
فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ﴿۳۳﴾	۳۳۔پس ہم نے تمہیں گمراہ کیا۔ یقیناً ہم خود بھی گمراہ تھے۔

فَاِنَّهُمۡ يَوۡمَئِذٍ فِى الۡعَذَابِ مُشۡتَرِكُوۡنَ ﴿۳۴﴾	۳۴۔پس یقیناً وہ (سب) اس دن عذاب میں برابر شریک ہوں گے۔
اِنَّا كَذٰلِكَ نَفۡعَلُ بِالۡمُجۡرِمِيۡنَ ﴿۳۵﴾	۳۵۔یقیناً ہم مجرموں سے ایسا ہی سلوک کرتے ہیں۔
اِنَّهُمۡ كَانُوۡۤا اِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ يَسۡتَكۡبِرُوۡنَ ۙ﴿۳۶﴾	۳۶۔یقیناً وہ ایسے تھے کہ جب انہیں کہا جاتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو وہ استکبار کرتے تھے۔
وَيَقُوۡلُوۡنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوۡۤا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجۡنُوۡنٍ ؕ﴿۳۷﴾	۳۷۔اور کہتے تھے کیا ہم ایک مجنون شاعر کی خاطر اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں گے؟
بَلۡ جَآءَ بِالۡحَقِّ وَصَدَّقَ الۡمُرۡسَلِيۡنَ ﴿۳۸﴾	۳۸۔حقیقت یہ ہے کہ وہ تو حق لے کر آیا تھا اور سب رسولوں کی تصدیق کرتا تھا۔
اِنَّكُمۡ لَذَآئِقُوا الۡعَذَابِ الۡاَلِيۡمِ ۚ﴿۳۹﴾	۳۹۔یقیناً تم دردناک عذاب ضرور چکھنے والے ہو۔
وَمَا تُجۡزَوۡنَ اِلَّا مَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ۙ﴿۴۰﴾	۴۰۔اور تم کوئی جزا نہیں دیئے جا رہے مگر اسی کی جو تم کیا کرتے تھے۔
اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الۡمُخۡلَصِيۡنَ ﴿۴۱﴾	۴۱۔اللہ کے مخلص بندوں کا معاملہ الگ ہے۔
اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ رِزۡقٌ مَّعۡلُوۡمٌ ۙ﴿۴۲﴾	۴۲۔یہی وہ لوگ ہیں جن کیلئے معلوم رزق (مقدّر) ہے۔
فَوَاكِهُ ۚ وَهُمۡ مُّكۡرَمُوۡنَ ۙ﴿۴۳﴾	۴۳۔طرح طرح کے پھل۔اس حال میں کہ وہ بہت عزت دیئے جائیں گے۔
فِىۡ جَنّٰتِ النَّعِيۡمِ ۙ﴿۴۴﴾	۴۴۔نعمتوں والے باغات میں۔
عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيۡنَ ﴿۴۵﴾	۴۵۔تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوئے ہوں گے۔
يُطَافُ عَلَيۡهِمۡ بِكَاۡسٍ مِّنۡ مَّعِيۡنٍ ۙ﴿۴۶﴾	۴۶۔ان پر چشموں کے بہتے پانی سے بھرے کٹوروں کا دَور چلایا جائے گا۔
بَيۡضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيۡنَ ۚ﴿۴۷﴾	۴۷۔نہایت شفّاف، پینے والوں کے لئے سراسر لذّت۔

لَا فِیۡهَا غَوۡلٌ وَّلَا هُمۡ عَنۡهَا یُنۡزَفُوۡنَ ﴿۴۸﴾

۴۸۔ ان (مشروبات) میں نہ کوئی نشہ ہوگا اور نہ وہ ان کے اثر سے عقل کھو بیٹھیں گے۔

وَعِنۡدَهُمۡ قٰصِرٰتُ الطَّرۡفِ عِیۡنٌ ﴿۴۹﴾

۴۹۔ اور ان کے پاس نظریں جھکائے رکھنے والیاں، فراخ چشم (دوشیزائیں) ہوں گی۔

کَاَنَّهُنَّ بَیۡضٌ مَّکۡنُوۡنٌ ﴿۵۰﴾

۵۰۔ (وہ دمک رہی ہوں گی) گویا وہ ڈھانک کر رکھے ہوئے انڈے ہیں۔ ①

فَاَقۡبَلَ بَعۡضُهُمۡ عَلٰی بَعۡضٍ یَّتَسَآءَلُوۡنَ ﴿۵۱﴾

۵۱۔ تو ان میں سے بعض، بعض دوسروں سے سوال کرتے ہوئے متوجہ ہوں گے۔

قَالَ قَآئِلٌ مِّنۡهُمۡ اِنِّیۡ کَانَ لِیۡ قَرِیۡنٌ ﴿۵۲﴾

۵۲۔ ان میں سے ایک کہنے والا کہے گا یقیناً میرا ایک ساتھی ہوا کرتا تھا۔

یَّقُوۡلُ اَئِنَّکَ لَمِنَ الۡمُصَدِّقِیۡنَ ﴿۵۳﴾

۵۳۔ وہ کہا کرتا تھا کیا تم (اس بات کی) تصدیق کرنے والے ہو؟

ءَاِذَا مِتۡنَا وَکُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِیۡنُوۡنَ ﴿۵۴﴾

۵۴۔ کہ کیا جب ہم مر جائیں گے اور خاک ہو جائیں گے اور ہڈیاں رہ جائیں گے تو کیا ہم پھر بھی جزا دیئے جانے والے ہیں؟

قَالَ هَلۡ اَنۡتُمۡ مُّطَّلِعُوۡنَ ﴿۵۵﴾

۵۵۔ وہ کہے گا کیا تم جھانک کے دیکھ سکتے ہو؟

فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِیۡ سَوَآءِ الۡجَحِیۡمِ ﴿۵۶﴾

۵۶۔ پس اس نے جھانک کر دیکھا تو اس (ساتھی) کو جہنم کے عین درمیان میں پایا۔

قَالَ تَاللّٰهِ اِنۡ کِدۡتَّ لَتُرۡدِیۡنِ ﴿۵۷﴾

۵۷۔ اس نے کہا اللہ کی قسم! قریب تھا کہ تُو مجھے بھی ہلاک کر دیتا۔

وَلَوۡلَا نِعۡمَةُ رَبِّیۡ لَکُنۡتُ مِنَ الۡمُحۡضَرِیۡنَ ﴿۵۸﴾

۵۸۔ اور اگر میرے ربّ کی نعمت نہ ہوتی تو میں ضرور پیش کئے جانے والوں میں سے ہوتا۔

اَفَمَا نَحۡنُ بِمَیِّتِیۡنَ ﴿۵۹﴾

۵۹۔ پس کیا ہم مرنے والے نہیں تھے؟

---

① آیات ۴۹ تا ۵۰: یہ لازماً تمثیلات ہیں ورنہ حوروں کے متعلق یہ کہنا کہ وہ گویا ڈھکے ہوئے انڈے ہیں کوئی ظاہری معنے نہیں رکھتا۔ جس طرح ڈھکے ہوئے انڈے صاف اور شفاف ہوتے ہیں اسی طرح ان کے روحانی ساتھی بھی باطنی طور پر پاکیزہ اور شفاف ہوں گے۔

اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ۝	۶۰۔ سوائے ہماری پہلی موت کے اور ہمیں ہرگز عذاب نہیں دیا جائے گا۔
اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝	۶۱۔ یقیناً یہی (ایمان لانے والے کی) ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔
لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ۝	۶۲۔ پس چاہئے کہ ایسے ہی مقام (کے حصول) کے لئے سب عمل کرنے والے عمل کریں۔
اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ۝	۶۳۔ کیا بطور مہمان نوازی یہ بہتر ہے یا تھوہر کا پودا۔
اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ۝	۶۴۔ یقیناً ہم نے اسے ظالموں کیلئے آزمائش بنایا ہے۔
اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ۝	۶۵۔ یقیناً یہ ایک پودا ہے جو جہنم کی گہرائی میں اُگتا ہے۔
طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ۝	۶۶۔ اس کے شگوفے ایسے ہیں جیسے شیطانوں کے سر۔
فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۝	۶۷۔ پس یقیناً وہ اُسی میں سے کھانے والے ہیں۔ پھر اسی سے پیٹ بھرنے والے ہیں۔
ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ۝	۶۸۔ پھر یقیناً ان کے لئے اُس (کھانے) کے بعد شدید گرم پانی ملا ہوا مشروب ہوگا۔
ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ۝	۶۹۔ پھر یقیناً جہنم کی طرف ان کو لوٹ کر جانا ہوگا۔
اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ۝	۷۰۔ یقیناً انہوں نے اپنے آباؤ اجداد کو گمراہ پایا تھا۔
فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ۝	۷۱۔ پس انہی کے نقوشِ پا پر وہ بھی دوڑائے جا رہے ہیں۔
وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝	۷۲۔ اور یقیناً ان سے قبل پہلی قوموں میں سے بھی اکثر گمراہ ہو چکے تھے۔
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝	۷۳۔ جبکہ یقیناً ہم ان میں ڈرانے والے بھیج چکے تھے۔

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿٧٤﴾	۷۴۔پس دیکھ کہ ڈرائے جانے والوں کا انجام کیسا ہوا۔
اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٧٥﴾ ع	۷۵۔سوائے اللہ کے خالص کئے ہوئے بندوں کے۔
وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿٧٦﴾	۷۶۔اور یقیناً ہمیں نوح نے پکارا تو (دیکھو) ہم کیسا اچھا جواب دینے والے ہیں۔
وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٧﴾	۷۷۔اور ہم نے اس کو اور اس کے اہل کو بڑی بے چینی سے نجات بخشی۔
وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ﴿٧٨﴾	۷۸۔اور ہم نے اس کی ذریت کو ہی باقی رہنے والا بنا دیا۔
وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿٧٩﴾	۷۹۔اور ہم نے بعد میں آنے والوں میں اس کا ذکرِ خیر باقی رکھا۔
سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٠﴾	۸۰۔سلام ہو نوح پر تمام جہانوں میں۔
اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٨١﴾	۸۱۔یقیناً ہم اِسی طرح اچھے کام کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔
اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٢﴾	۸۲۔بلاشبہ وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا۔
ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿٨٣﴾	۸۳۔پھر دوسروں کو ہم نے غرق کر دیا۔
وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ﴿٨٤﴾ وقف لازم	۸۴۔اور یقیناً اُسی کے گروہ میں سے ابراہیم بھی تھا۔
اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿٨٥﴾	۸۵۔(یاد کر) جب وہ اپنے ربّ کے حضور قلبِ سلیم لے کر حاضر ہوا۔
اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٨٦﴾	۸۶۔(پھر) جب اس نے اپنے باپ سے اور اس کی قوم سے کہا وہ ہے کیا جس کی تم عبادت کرتے ہو؟
اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ﴿٨٧﴾	۸۷۔کیا اللہ کے سوا، تم سراپا جھوٹ دوسرے معبود چاہتے ہو؟
فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٨﴾	۸۸۔پس تم نے تمام جہانوں کے ربّ کو کیا سمجھ رکھا ہے۔

فَنَظَرَ نَظۡرَةً فِی النُّجُوۡمِ ﴿۸۹﴾

۸۹۔ پھر اس نے ستاروں پر ایک نظر ڈالی۔

فَقَالَ اِنِّیۡ سَقِیۡمٌ ﴿۹۰﴾

۹۰۔ اور کہا میں تو یقیناً بیزار ہو گیا ہوں۔

فَتَوَلَّوۡا عَنۡهُ مُدۡبِرِیۡنَ ﴿۹۱﴾

۹۱۔ پس وہ اس سے پیٹھ پھیرتے ہوئے چلے گئے۔

فَرَاغَ اِلٰۤی اٰلِهَتِهِمۡ فَقَالَ اَلَا تَاۡکُلُوۡنَ ﴿۹۲﴾

۹۲۔ پھر وہ نظر بچا کر ان کے معبودوں کی طرف متوجہ ہوا۔ پس پوچھا کیا تم کھاتے نہیں؟ ①

مَا لَکُمۡ لَا تَنۡطِقُوۡنَ ﴿۹۳﴾

۹۳۔ تمہیں ہوا کیا ہے کہ تم بولتے نہیں۔

فَرَاغَ عَلَیۡهِمۡ ضَرۡبًۢا بِالۡیَمِیۡنِ ﴿۹۴﴾

۹۴۔ پھر اس نے اُن کے خلاف مخفی کارروائی کی، داہنے ہاتھ سے ایک کاری ضرب لگاتے ہوئے۔

فَاَقۡبَلُوۡۤا اِلَیۡهِ یَزِفُّوۡنَ ﴿۹۵﴾

۹۵۔ پس وہ (لوگ) اس کی طرف دوڑتے ہوئے آئے۔

قَالَ اَتَعۡبُدُوۡنَ مَا تَنۡحِتُوۡنَ ﴿۹۶﴾

۹۶۔ اس نے (اُن سے) کہا کیا تم ان کی عبادت کرتے ہو جن کو تم (خود) تراشتے ہو؟

وَاللّٰهُ خَلَقَکُمۡ وَمَا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۷﴾

۹۷۔ حالانکہ اللہ نے تمہیں پیدا کیا ہے اور اسے بھی جو تم بناتے ہو۔

قَالُوا ابۡنُوۡا لَهٗ بُنۡیَانًا فَاَلۡقُوۡهُ فِی الۡجَحِیۡمِ ﴿۹۸﴾

۹۸۔ انہوں نے کہا اس کے لئے ایک چتا بناؤ، پھر اسے بھڑکتی ہوئی آگ میں جھونک دو۔

فَاَرَادُوۡا بِهٖ کَیۡدًا فَجَعَلۡنٰهُمُ الۡاَسۡفَلِیۡنَ ﴿۹۹﴾

۹۹۔ پس انہوں نے اس کے متعلق ایک (ظالمانہ) تدبیر کی تو ہم نے انہیں سخت ذلیل کر دیا۔

وَقَالَ اِنِّیۡ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیۡ سَیَهۡدِیۡنِ ﴿۱۰۰﴾

۱۰۰۔ اور اس نے کہا میں یقیناً اپنے ربّ کی طرف جانے والا ہوں وہ ضرور میری رہنمائی کرے گا۔

رَبِّ هَبۡ لِیۡ مِنَ الصّٰلِحِیۡنَ ﴿۱۰۱﴾

۱۰۱۔ اے میرے ربّ! مجھے صالحین میں سے (وارث) عطا کر۔

---

① آیات ۸۸ تا ۹۲: یہاں سَقِیۡم سے مراد بیمار نہیں ہے کیونکہ اس کے بعد اتنا بڑا کام یعنی ان کے بتوں کو توڑنا بیمار آدمی کے لئے ممکن نہ ہوتا۔ سَقِیۡم کا ایک مطلب بیزار بھی ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے یہ فرمایا تھا کہ مَیں تم سے اور تمہارے بتوں سے بیزار ہوں۔ اس کے بعد ان بتوں کے توڑنے کی طرف متوجہ ہوئے۔

فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ﴿۱۰۲﴾

۱۰۲۔ پس ہم نے اسے ایک بُردبار لڑکے کی بشارت دی۔

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۫ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۰۳﴾

۱۰۳۔ پس جب وہ اس کے ساتھ دوڑنے پھرنے کی عمر کو پہنچا اس نے کہا اے میرے پیارے بیٹے! یقیناً میں سوتے میں دیکھا کرتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں، پس غور کر تیری کیا رائے ہے؟ اس نے کہا اے میرے باپ! وہی کر جو تجھے حکم دیا جاتا ہے۔ یقیناً اگر اللہ چاہے گا تو مجھے تُو صبر کرنے والوں میں سے پائے گا۔ ﴿۱﴾

فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَ تَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ﴿۱۰۴﴾ۚ

۱۰۴۔ پس جب وہ دونوں رضامند ہوگئے اور اس نے اُسے پیشانی کے بَل لٹا دیا۔

وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿۱۰۵﴾ۙ

۱۰۵۔ تب ہم نے اسے پکارا کہ اے ابراہیم!

قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۰۶﴾

۱۰۶۔ یقیناً تُو اپنی رؤیا پوری کر چکا ہے۔ یقیناً اسی طرح ہم نیکی کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ﴿۱۰۷﴾

۱۰۷۔ یقیناً یہ ایک بہت کھلی کھلی آزمائش تھی۔

وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۰۸﴾

۱۰۸۔ اور ہم نے ایک ذبحِ عظیم کے بدلے اُسے بچا لیا۔ ﴿۲﴾

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ۖ

۱۰۹۔ اور ہم نے بعد میں آنے والوں میں اس کا ذکرِ خیر باقی رکھا۔

سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿۱۱۰﴾

۱۱۰۔ ابراہیم پر سلام ہو۔

﴿۱﴾ اس آیت میں حضرت ابراہیمؑ کے اپنے بیٹے اسماعیل کو ظاہری طور پر ذبح کرنے کے لئے تیار ہونے کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے ایک رؤیا نہیں دیکھا تھا بلکہ بار بار رؤیا دیکھا کرتے تھے کہ مَیں اپنے بیٹے کو ذبح کر رہا ہوں۔ لیکن باوجود اس کے کہ ظاہری ذبح کرنے کے معنے آپؑ کے ذہن میں آئے۔ آپ نے اس وقت تک اپنے بیٹے کی جان پر تصرف کرنے کا اظہار نہیں کیا جب تک کہ وہ خود اپنی مرضی سے اس کے لئے تیار نہ ہوا جیسا کہ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ میں ذکر ہے کہ جب وہ دوڑنے بھاگنے کی عمر کو پہنچا اور آپؑ کے ساتھ محنت کے کام کرنے لگا۔ لیکن اس رؤیا کی تعبیر یہ تھی کہ اسماعیلؑ کو بے آب و گیاہ وادی میں چھوڑ دیا جائے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس رؤیا پر ظاہری عمل سے آپؑ کو روکے رکھا اور پھر مطلع فرما دیا کہ تُو پہلے ہی اس رؤیا کو پورا کر چکا ہے۔

﴿۲﴾ ذبحِ عظیم سے مراد خدا کی راہ میں قربان ہونے والے سب انبیائے کرام سے بڑھ کر عظیم وجود یعنی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں جن کا آنا حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بچ جانے پر موقوف تھا۔

كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۱﴾

۱۱۱۔ اسی طرح ہم نیکی کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾

۱۱۲۔ یقیناً وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا۔

وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۳﴾

۱۱۳۔ اور ہم نے اسے اسحاق کی بطور نبی خوشخبری دی جو صالحین میں سے تھا۔

وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ ۭ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ ﴿۱۱۴﴾ ع ۳ ۳۹ ۷

۱۱۴۔ اور اُس پر اور اسحاق پر ہم نے برکت بھیجی اور ان دونوں کی ذرّیّت میں احسان کرنے والے بھی تھے اور اپنے نفس کے حق میں کھلا ظلم کرنے والے بھی تھے۔

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۱۵﴾ ج

۱۱۵۔ اور یقیناً ہم نے موسیٰ اور ہارون پر بھی احسان کیا تھا۔

وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۱۶﴾ ج

۱۱۶۔ اور اُن دونوں کو اور اُن کی قوم کو ہم نے بہت بڑے کرب سے نجات بخشی تھی۔

وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۷﴾ ج

۱۱۷۔ اور ہم نے ان کی مدد کی۔ پس وہی غالب آنے والے بنے۔

وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ ج

۱۱۸۔ اور ہم نے ان دونوں کو ایک روشنی بخش کتاب عطا کی۔

وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۱۹﴾ ج

۱۱۹۔ اور دونوں کو ہم نے سیدھے رستے پر چلایا تھا۔

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِى الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ لا

۱۲۰۔ اور ہم نے بعد میں آنے والوں میں ان دونوں کا ذکرِ خیر باقی رکھا۔

سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۱﴾

۱۲۱۔ سلام ہو موسیٰ اور ہارون پر۔

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۲﴾

۱۲۲۔ یقیناً ہم اسی طرح احسان کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔

اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۳﴾

۱۲۳۔ یقیناً وہ دونوں ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔

وَاِنَّ اِلۡیَاسَ لَمِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۱۲۴﴾
۱۲۴۔ اور الیاس بھی یقیناً مُرسلین میں سے تھا۔

اِذۡ قَالَ لِقَوۡمِهٖۤ اَلَا تَتَّقُوۡنَ ﴿۱۲۵﴾
۱۲۵۔ جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا تم تقویٰ اختیار نہیں کرو گے؟

اَتَدۡعُوۡنَ بَعۡلًا وَّتَذَرُوۡنَ اَحۡسَنَ الۡخَالِقِیۡنَ ﴿۱۲۶﴾
۱۲۶۔ کیا تم بعل کو پکارتے ہو اور پیدا کرنے والوں میں سے سب سے بہتر کو چھوڑ دیتے ہو۔

اللّٰهَ رَبَّكُمۡ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿۱۲۷﴾
۱۲۷۔ اللہ کو۔ جو تمہارا بھی ربّ ہے اور تمہارے پہلے آباء و اجداد کا بھی۔

فَكَذَّبُوۡهُ فَاِنَّهُمۡ لَمُحۡضَرُوۡنَ ﴿۱۲۸﴾
۱۲۸۔ پس انہوں نے اس کو جھٹلا دیا اور یقیناً وہ پیش کئے جانے والے ہیں۔

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الۡمُخۡلَصِیۡنَ ﴿۱۲۹﴾
۱۲۹۔ سوائے اللہ کے چنیدہ بندوں کے۔

وَتَرَكۡنَا عَلَیۡهِ فِی الۡاٰخِرِیۡنَ ﴿۱۳۰﴾
۱۳۰۔ اور ہم نے بعد میں آنے والوں میں اس کا ذکرِ خیر باقی رکھا۔

سَلٰمٌ عَلٰۤی اِلۡ یَاسِیۡنَ ﴿۱۳۱﴾
۱۳۱۔ سلام ہو اِلۡیاسین پر۔ (۱)

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجۡزِی الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۱۳۲﴾
۱۳۲۔ یقیناً ہم اسی طرح احسان کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔

اِنَّهٗ مِنۡ عِبَادِنَا الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۳۳﴾
۱۳۳۔ وہ یقیناً ہمارے مومن بندوں میں سے تھا۔

وَاِنَّ لُوۡطًا لَّمِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۱۳۴﴾
۱۳۴۔ اور لوط بھی ضرور مُرسلین میں سے تھا۔

اِذۡ نَجَّیۡنٰهُ وَاَهۡلَهٗۤ اَجۡمَعِیۡنَ ﴿۱۳۵﴾
۱۳۵۔ جب ہم نے اسے اور اس کے تمام اہل کو نجات بخشی۔

---

(۱) اس آیت میں الیاس کی بجائے اِلۡیَاسِیۡن فرمایا گیا ہے۔ اس کا مفسرین ایک معنی تو یہ کیا کرتے ہیں کہ تین الیاس تھے کیونکہ تین سے کم کی تعداد پر اِلۡیَاسِیۡن کا صیغہ استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن عبرانی طرزِ کلام میں واحد کیلئے بھی عزت کی وجہ سے جمع کا صیغہ استعمال کیا جاتا ہے جیسا کہ ان کی کتب میں آنحضرت ﷺ کا نام محمدؐ نہیں بلکہ محمدیم لکھا ہوا ہے۔ چونکہ ایلیا (الیاس) نے بھی غیر معمولی قربانی سرانجام دی تھی اس لئے آپؑ کا بھی جمع کے صیغہ میں ذکر فرمایا گیا۔

اِلَّا عَجُوْزًا فِی الْغٰبِرِیْنَ ﴿۱۳۶﴾

۱۳۶۔ سوائے پیچھے رہ جانے والوں میں (شامل) ایک بڑھیا کے۔

ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِیْنَ ﴿۱۳۷﴾

۱۳۷۔ پھر ہم نے دوسروں کو ہلاک کر دیا۔

وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَیْهِمْ مُّصْبِحِیْنَ ﴿۱۳۸﴾

۱۳۸۔ اور یقیناً تم صبح کرتے ہوئے اُن (کے مدفن) پر سے گزرتے ہو۔

وَبِالَّیْلِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۳۹﴾

۱۳۹۔ اور رات کو بھی۔ پس کیا تم عقل نہیں کرتے؟

وَاِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۴۰﴾

۱۴۰۔ اور یقیناً یونس (بھی) مُرسلین میں سے تھا۔

اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۴۱﴾

۱۴۱۔ جب وہ بھری ہوئی کشتی کی طرف فرار ہوا۔

فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِیْنَ ﴿۱۴۲﴾

۱۴۲۔ پھر اس نے قرعہ نکالا تو وہ باہر دھکیل دیئے جانے والوں میں سے ہو گیا۔

فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِیْمٌ ﴿۱۴۳﴾

۱۴۳۔ پس مچھلی نے اسے نگل لیا جب کہ وہ (اپنے آپ کو) ملامت کر رہا تھا۔

فَلَوْلَاۤ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ ﴿۱۴۴﴾

۱۴۴۔ پس اگر وہ تسبیح کرنے والوں میں سے نہ ہوتا۔

لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِهٖۤ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴۵﴾

۱۴۵۔ تو ضرور وہ اس کے پیٹ میں اس دن تک رہتا جب وہ (لوگ) اُٹھائے جائیں گے۔

فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِیْمٌ ﴿۱۴۶﴾

۱۴۶۔ پس ہم نے اسے ایک کھلے میدان میں اچھال پھینکا جبکہ وہ سخت بیمار تھا۔

وَاَنْۢبَتْنَا عَلَیْهِ شَجَرَةً مِّنْ یَّقْطِیْنٍ ﴿۱۴۷﴾

۱۴۷۔ اور ہم نے اسے ڈھانکنے کے لئے ایک کدو جیسی بیل اُگا دی۔

وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ یَزِیْدُوْنَ ﴿۱۴۸﴾

۱۴۸۔ اور ہم نے اسے ایک لاکھ کی طرف بھیجا بلکہ وہ (تعداد میں) بڑھ رہے تھے،

فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِیْنٍ ﴿۱۴۹﴾

۱۴۹۔ پس وہ ایمان لے آئے اور ہم نے انہیں ایک مدّت تک کچھ فائدہ پہنچایا۔

فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۱۵۰﴾	۱۵۰۔ پس تُو ان سے پوچھ کیا تیرے ربّ کے لئے تو بیٹیاں ہیں اور ان کے لئے بیٹے ہیں؟
اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ﴿۱۵۱﴾	۱۵۱۔ یا پھر ہم نے فرشتوں کو عورتیں بنایا ہے اور وہ اس پر گواہ ہیں؟
اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۵۲﴾	۱۵۲۔ خبردار! وہ یقیناً اپنی طرف سے افترا کرتے ہوئے (یہ) کہتے ہیں۔
وَلَدَ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۵۳﴾	۱۵۳۔ (کہ) اللہ نے بیٹا پیدا کیا ہے۔ اور بلاشبہ یہ ضرور جھوٹے لوگ ہیں۔
اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ﴿۱۵۴﴾	۱۵۴۔ کیا اس نے بیٹوں پر بیٹیوں کو ترجیح دی ہے؟
مَا لَكُمْ ۫ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۱۵۵﴾	۱۵۵۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔
اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۶﴾	۱۵۶۔ پس کیا تم نصیحت نہیں پکڑتے؟
اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵۷﴾	۱۵۷۔ یا تمہارے پاس کوئی غالب (اور) روشن دلیل ہے؟
فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۸﴾	۱۵۸۔ پس اپنی کتاب لاؤ اگر تم سچے ہو۔
وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ۭ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۵۹﴾	۱۵۹۔ اور انہوں نے اُس کے اور جنّوں کے درمیان ایک رشتہ گھڑ لیا۔ حالانکہ جنّ یقیناً جانتے ہیں کہ وہ بھی ضرور پیش کئے جانے والے ہیں۔
سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۶۰﴾	۱۶۰۔ پاک ہے اللہ اس سے جو وہ بیان کرتے ہیں۔
اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۱﴾	۱۶۱۔ اللہ کے چنیدہ بندے (ان باتوں سے) مستثنیٰ ہیں۔
فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۶۲﴾	۱۶۲۔ پس یقیناً تم اور وہ جن کی تم عبادت کرتے ہو۔
مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ﴿۱۶۳﴾	۱۶۳۔ تم اس کے خلاف (کسی کو) گمراہ نہیں کر سکو گے۔
اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۶۴﴾	۱۶۴۔ سوائے اس کے جس نے جہنم میں داخل ہونا ہی ہے۔

وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ۙ﴿۱۶۵﴾

۱۶۵۔اور (فرشتے کہیں گے کہ) ہم میں سے ہر ایک کے لئے ایک معلوم مقام مقرر ہے۔

وَّ اِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ۚ﴿۱۶۶﴾

۱۶۶۔اور یقیناً ہم صف در صف ہیں۔

وَ اِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿۱۶۷﴾

۱۶۷۔اور یقیناً ہم تسبیح کر رہے ہیں۔

وَ اِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ۙ﴿۱۶۸﴾

۱۶۸۔اور وہ (کفار) تو کہا کرتے تھے۔

لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۙ﴿۱۶۹﴾

۱۶۹۔کہ اگر ہمارے پاس اوّلین کا کوئی ذکر (پہنچا) ہوتا۔

لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۷۰﴾

۱۷۰۔تو یقیناً ہم اللہ کے چنیدہ بندے ہو جاتے۔

فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۷۱﴾

۱۷۱۔پس (اب جبکہ) انہوں نے اُس (یعنی اللہ) کا انکار کر دیا تو ضرور وہ (اس کا نتیجہ) جان لیں گے۔

وَ لَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ۚۖ﴿۱۷۲﴾

۱۷۲۔اور بلاشبہ ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے حق میں ہمارا (یہ) فرمان گزر چکا ہے۔

اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ۪﴿۱۷۳﴾

۱۷۳۔(کہ) یقیناً وہی ہیں جنہیں نصرت عطا کی جائے گی۔

وَ اِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۱۷۴﴾

۱۷۴۔اور یقیناً ہمارا لشکر ہی ضرور غالب آنے والا ہے۔

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۙ﴿۱۷۵﴾

۱۷۵۔پس ان سے کچھ عرصہ تک اعراض کر۔

وَّ اَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۶﴾

۱۷۶۔اور اُنہیں دیکھتا رہ۔ پس وہ بھی عنقریب دیکھ لیں گے۔

اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۷۷﴾

۱۷۷۔پھر کیا وہ ہمارے عذاب کی طلب میں جلدی کرتے ہیں؟

فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۱۷۸﴾

۱۷۸۔پس جب وہ ان کے آنگن میں اُترے گا تو ڈرائے جانے والوں کی صبح بہت بُری ہوگی۔

وَتَوَلَّ عَنۡهُمۡ حَتّٰى حِيۡنٍۙ ﴿۱۷۹﴾

۱۷۹۔ اور کچھ دیر کے لئے ان سے اعراض کر۔

وَّاَبۡصِرۡ فَسَوۡفَ يُبۡصِرُوۡنَ ﴿۱۸۰﴾

۱۸۰۔ اور دیکھ! پس وہ بھی ضرور دیکھ لیں گے۔

سُبۡحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الۡعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوۡنَ‌ۚ ﴿۱۸۱﴾

۱۸۱۔ پاک ہے تیرا ربّ، ربّ العزّت! اُس سے جو وہ بیان کرتے ہیں۔

وَسَلٰمٌ عَلَى الۡمُرۡسَلِيۡنَ‌ۚ ﴿۱۸۲﴾

۱۸۲۔ اور سلام ہو سب مُرسَلین پر۔

وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۸۳﴾ ع

۱۸۳۔ اور سب حمد اللہ ہی کی ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

۳۸۔ صٓ

یہ سورۃ مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی نواسی آیات ہیں۔

اس سورتِ کریمہ کا آغاز بھی حروفِ مقطعات میں سے ایک حرف **ص** سے فرمایا گیا ہے جس کی ایک تشریح مفسرین یہ بیان کرتے ہیں کہ ص سے مراد ''صَادِقُ الْقَوْل'' ہے یعنی وہ اللہ جس کی باتیں ضرور پوری ہوکر رہیں گی۔ اور قرآن کو جو عظیم نصیحتوں پر مشتمل ہے اس بات پر گواہ ٹھہرایا گیا ہے کہ اس قرآن کا انکار محض جھوٹی عزت کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی مخالفت کی وجہ سے ہے۔

اسی سورت میں حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کشف کا نظارہ پیش کیا گیا ہے جس سے انسانی فطرت کی حرص ظاہر ہوتی ہے کہ اگر اسے ننانوے فی صدی بھی غلبہ عطا ہو جائے تو پھر وہ سو فیصد غلبہ چاہتا ہے اور کمزوروں اور غریبوں کے لئے ایک فی صد بھی نہیں چھوڑتا۔ گزشتہ سورت میں جو بڑی بڑی طاقتوں کی جنگوں کا ذکر ملتا ہے ان کا بھی صرف یہی مقصد ہے کہ تمام غریب ملکوں سے بادشاہت کے تمام حقوق چھین لیں اور بلا شرکتِ غیرے سب دنیا پر حکومت کریں۔ بالفاظ دیگر یہ خدائی کا دعویٰ ہے۔ اس کے بعد نوع انسان کو حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالہ سے یہ نصیحت فرمائی گئی ہے کہ آپس کے جھگڑوں کا فیصلہ حق کے ساتھ کرنا چاہئے، ظلم اور تعدّی سے نہیں۔

اسی سورت میں حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یہ ذکر ملتا ہے کہ آپؑ کو گھوڑوں سے بہت محبت تھی۔ اس واقعہ کی غلط تفسیر کرتے ہوئے بعض علماء یہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آپؑ گھوڑوں کو تھپکیاں دے رہے تھے اور ان کی ٹانگوں پر ہاتھ پھیر رہے تھے کہ نماز کا وقت نکل گیا، اس پر حضرت سلیمانؑ نے اپنی اس غفلت کا غصّہ ان بے چارے گھوڑوں پر اُتارا اور ان کے قتلِ عام کا حکم دیا۔ لیکن اس انتہائی مضحکہ خیز تفسیر کو وہ آیت کلیۃً جھٹلا رہی ہے جس میں حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ان کو میری طرف واپس لے آؤ۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ انبیاء کو اللہ تعالیٰ کی خاطر جہاد کے لئے جو سواریاں عطا ہوتی ہیں وہ ان سے بے حد محبت کرتے ہیں اور بار بار اُن کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا کہ میری امّت کے لئے ایسے گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک کے لئے برکت رکھ دی گئی ہے جو بغرض جہاد تیار کئے جاتے ہیں۔

اسی سورت میں حضرت ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک عظیم الشان صاحبِ صبر نبی کے طور پر بطور مثال پیش فرمایا گیا ہے اور وہ حقائق پیش فرمائے ہیں جو بائیبل میں کئی قسم کی عجیب وغریب کہانیوں کی صورت میں ملتے ہیں۔

سُوْرَةُ صٓ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ تِسْعٌ وَّ ثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ ②

۲۔ صَادِقُ القَولِ :قول کا سچا۔ قَسم ہے ذکر والے قرآن کی!

بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ③

۳۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا (جھوٹی) عزت اور مخالفت میں (مبتلا) ہیں۔

كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ④

۴۔ ان سے پہلے کتنی ہی قومیں ہم نے ہلاک کر دیں۔ پس انہوں نے (مدد کے لئے) پکارا جب کہ نجات کی کوئی راہ باقی نہ تھی۔

وَعَجِبُوْۤا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ۫ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ⑤

۵۔ اور انہوں نے تعجب کیا کہ ان کے پاس انہی میں سے کوئی ڈرانے والا آیا۔ اور کافروں نے کہا یہ سخت جھوٹا جادوگر ہے۔

اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ ⑥

۶۔ کیا اس نے بہت سے معبودوں کو ایک ہی معبود بنا لیا ہے۔ یقیناً یہ (بات) تو سخت عجیب وغریب ہے۔

وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰۤی اٰلِهَتِكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ یُّرَادُ ⑦

۷۔ اور ان میں سے بڑے لوگ (یہ کہتے ہوئے) چلے گئے کہ جاؤ اور اپنے ہی معبودوں پر صبر کرو۔ یقیناً یہ ایک ایسی بات ہے جس کا (کسی خاص مقصد سے) ارادہ کیا گیا ہے۔

مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ⑧

۸۔ ہم نے تو ایسی بات کسی آنے والی ملّت (کے بارہ) میں بھی نہیں سنی۔ یہ من گھڑت بات کے سوا کچھ نہیں۔

ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَيْنِنَا ؕ بَلْ هُمْ

۹۔ کیا ہم میں سے اِسی پر ذکر اُتارا گیا ہے؟ حقیقت

فِیْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِیْ ۚ بَلْ لَّمَّا یَذُوْقُوْا عَذَابِ ؕ﴿۹﴾	یہ ہے کہ وہ میرے ذکر کے بارہ میں ہی شک میں مبتلا ہیں (اور) حقیقت یہ ہے کہ ابھی انہوں نے میرا عذاب نہیں چکھا۔
اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآىِٕنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِیْزِ الْوَهَّابِ ۚ﴿۱۰﴾	۱۰۔ کیا ان کے پاس تیرے کامل غلبہ والے (اور) بہت عطا کرنے والے ربّ کی رحمت کے خزانے ہیں؟
اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا ۫ فَلْیَرْتَقُوْا فِی الْاَسْبَابِ ﴿۱۱﴾	۱۱۔ یا کیا انہیں آسمانوں اور زمین کی اور جو اُن دونوں کے درمیان ہے بادشاہی نصیب ہے؟ پس وہ سب تدبیریں کر گزریں۔
جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ﴿۱۲﴾	۱۲۔ (یہ بھی) اَحزاب میں سے ایک لشکر (ہے) جو وہاں شکست دیا جانے والا ہے۔
كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ عَادٌ وَّ فِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ۙ﴿۱۳﴾	۱۳۔ اِن سے پہلے (بھی) نوح کی قوم نے اور عاد نے اور میخوں والے فرعون نے جھٹلا دیا تھا۔
وَ ثَمُوْدُ وَ قَوْمُ لُوْطٍ وَّ اَصْحٰبُ لْـَٔیْكَةِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ الْاَحْزَابُ ﴿۱۴﴾	۱۴۔ اور ثمود نے بھی اور لوط کی قوم نے بھی اور گھنے درختوں والوں نے بھی۔ یہی ہیں وہ اَحزاب (جن کا ذکر گزر رہا ہے)۔
اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ﴿۱۵﴾ ع ۱۰	۱۵۔ (ان میں سے) ہر ایک نے رسولوں کو جھٹلایا پس (ان پر) میری سزا واجب ہوگئی۔
وَ مَا یَنْظُرُ هٰۤؤُلَآءِ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ﴿۱۶﴾	۱۶۔ اور یہ لوگ کسی چیز کا انتظار نہیں کر رہے مگر ایک ہی ہولناک آواز کا جس میں کوئی تعطل نہیں ہوگا۔
وَ قَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ یَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۱۷﴾	۱۷۔ اور انہوں نے کہا اے ہمارے رب! ہمیں ہمارا حصہ جلدتر یومِ حساب سے پہلے ہی دے دے۔

اِصۡبِرۡ عَلٰی مَا یَقُوۡلُوۡنَ وَ اذۡکُرۡ عَبۡدَنَا دَاوٗدَ ذَا الۡاَیۡدِ ۚ اِنَّہٗۤ اَوَّابٌ ﴿۱۸﴾	۱۸۔ صبر کر اُس پر جو وہ کہتے ہیں اور ہمارے بندے داؤد کو یاد کر جو بڑی دسترس والا تھا۔ یقیناً وہ عاجزی سے بار بار جھکنے والا تھا۔
اِنَّا سَخَّرۡنَا الۡجِبَالَ مَعَہٗ یُسَبِّحۡنَ بِالۡعَشِیِّ وَ الۡاِشۡرَاقِ ﴿ۙ۱۹﴾	۱۹۔ یقیناً ہم نے اس کے ساتھ پہاڑوں کو مسخر کر دیا، وہ ڈھلتی ہوئی شام اور پھوٹتی ہوئی صبح کے وقت تسبیح کرتے تھے۔
وَ الطَّیۡرَ مَحۡشُوۡرَۃً ؕ کُلٌّ لَّہٗۤ اَوَّابٌ ﴿۲۰﴾	۲۰۔ اور اکٹھے کئے ہوئے پرندوں کو بھی (اس کے لئے مسخر کر دیا تھا)۔ سب اس (یعنی ربّ) کے حضور جھکنے والے تھے۔
وَ شَدَدۡنَا مُلۡکَہٗ وَ اٰتَیۡنٰہُ الۡحِکۡمَۃَ وَ فَصۡلَ الۡخِطَابِ ﴿۲۱﴾	۲۱۔ اور اس کی سلطنت کو ہم نے مضبوط کر دیا اور اسے حکمت اور فیصلہ کن کلام بخشے۔
وَ ہَلۡ اَتٰىکَ نَبَؤُا الۡخَصۡمِ ۘ اِذۡ تَسَوَّرُوا الۡمِحۡرَابَ ﴿ۙ۲۲﴾	۲۲۔ اور کیا تیرے پاس جھگڑنے والوں کی خبر پہنچی ہے جب انہوں نے محل کی فصیل کو پھلانگا؟
اِذۡ دَخَلُوۡا عَلٰی دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنۡہُمۡ قَالُوۡا لَا تَخَفۡ ۚ خَصۡمٰنِ بَغٰی بَعۡضُنَا عَلٰی بَعۡضٍ فَاحۡکُمۡ بَیۡنَنَا بِالۡحَقِّ وَ لَا تُشۡطِطۡ وَ اہۡدِنَاۤ اِلٰی سَوَآءِ الصِّرَاطِ ﴿۲۳﴾	۲۳۔ جب وہ داؤد کے سامنے آئے تو وہ ان کی وجہ سے سخت گھبرایا۔ انہوں نے کہا کوئی خوف نہ کر۔ (ہم) دو جھگڑنے والے (ہیں) ہم میں سے ایک دوسرے پر زیادتی کر رہا ہے۔ پس ہمارے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر اور کوئی زیادتی نہ کر اور ہمیں سیدھے رستے کی طرف ہدایت دے۔
اِنَّ ہٰذَاۤ اَخِیۡ ۟ لَہٗ تِسۡعٌ وَّ تِسۡعُوۡنَ نَعۡجَۃً وَّلِیَ نَعۡجَۃٌ وَّاحِدَۃٌ ۟ فَقَالَ اَکۡفِلۡنِیۡہَا وَ عَزَّنِیۡ فِی الۡخِطَابِ ﴿۲۴﴾	۲۴۔ یقیناً یہ میرا بھائی ہے۔ اس کی ننانوے دُنبیاں ہیں اور میری صرف ایک دُنبی ہے۔ پھر بھی یہ کہتا ہے کہ اسے بھی میری ملکیت میں شامل کر دے اور بحث میں مجھ پر غالب آ جاتا ہے۔
قَالَ لَقَدۡ ظَلَمَکَ بِسُؤَالِ نَعۡجَتِکَ اِلٰی	۲۵۔ اس نے کہا اس نے تیری ایک دُنبی اپنی دُنبیوں

نِعَاجِهٖ ؕ وَ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ ؕ وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّ اَنَابَ ۩ ﴿۲۵﴾

میں شامل کرنے کا سوال کر کے یقیناً تجھ پر ظلم کیا ہے۔ اور یقیناً بہت سے شریک ہیں کہ ان میں سے بعض، بعض دوسروں پر ظلم کرتے ہیں سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور اعمال صالحہ بجالائے اور بہت تھوڑے ہیں ایسے لوگ۔ اور داؤد نے سمجھ لیا کہ ہم نے اس کی آزمائش کی تھی۔ پس اس نے اپنے ربّ سے بخشش مانگی اور وہ عجز کرتے ہوئے گر پڑا اور توبہ کی۔ السجدة

فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَ اِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۲۶﴾

۲۶۔ پس ہم نے اس کو یہ (قصور) بخش دیا۔ اور یقیناً اُسے ہمارے ہاں ایک قربت اور اچھا مقام حاصل تھا۔

يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ﴿۲۷﴾ ع ۲ ۱۲

۲۷۔ اے داؤد! یقیناً ہم نے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا ہے۔ پس لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر اور میلانِ طبع کی پیروی نہ کر ورنہ وہ (میلان) تجھے اللہ کے رستے سے گمراہ کر دے گا۔ یقیناً وہ لوگ جو اللہ کے رستے سے گمراہ ہو جاتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب (مقدر) ہے بوجہ اس کے کہ وہ حساب کا دن بھول گئے تھے۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ؕ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ اور ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو اُن کے درمیان ہے بے مقصد پیدا نہیں کیا۔ یہ ان لوگوں کا محض گمان ہے جنہوں نے انکار کیا۔ پس آگ (کے عذاب) کی ہلاکت ہو ان پر جنہوں نے کفر کیا۔

اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِى الْاَرْضِ ۫ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ کیا ہم ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ویسا ہی قرار دے دیں گے جیسے زمین میں فساد کرنے والوں کو یا کیا ہم تقویٰ اختیار کرنے والوں کو بدکرداروں جیسا سمجھ لیں گے؟

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝۳۰

۳۰۔عظیم کتاب جسے ہم نے تیری طرف نازل کیا، برکت دی گئی ہے تاکہ یہ (لوگ) اس کی آیات پر تدبر کریں اور تاکہ عقل والے نصیحت پکڑیں۔

وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ؕ۝۳۱

۳۱۔اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا کیا۔ کیا ہی اچھا بندہ تھا۔ یقیناً وہ بار بار عاجزی سے جھکنے والا تھا۔

اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ۙ۝۳۲

۳۲۔ جب شام کے وقت اس کے سامنے تیزرَو گھوڑے لائے گئے۔

فَقَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۝۳۳

۳۳۔تو اس نے کہا یقیناً میں مال کی محبت اپنے ربّ کی یاد کی وجہ سے کرتا ہوں۔ یہاں تک کہ وہ اوٹ میں چلے گئے۔

رُدُّوْهَا عَلَيَّ ؕ فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ۝۳۴

۳۴۔(اس نے کہا) انہیں دوبارہ میرے سامنے لاؤ۔ پس وہ (ان کی) پنڈلیوں اور گردنوں پر (پیار سے) ہاتھ پھیرنے لگا۔ (۱)

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ۝۳۵

۳۵۔اور یقیناً ہم نے سلیمان کو آزمایا اور ہم نے اس (کی سلطنت) کے تخت پر (عقل و شعور سے عاری) ایک جسد پھینک دیا۔ تب وہ (اللہ ہی کی طرف) جُھکا۔ (۲)

---

(۱) آیت ۳۲ تا ۳۴: اس سے اکثر مفسرین یہ مراد لیتے ہیں کہ حضرت سلیمانؑ کو اپنے گھوڑوں کے لشکر سے اتنی محبت تھی کہ ان کے نظارے میں محو ہو کر آپؑ کی نماز قضا ہوگئی۔ پس اس غصہ میں انہوں نے ان سب کی کونچیں کاٹ ڈالیں اور گردنوں کو تن سے جدا کر دیا۔ یہ نہایت ہی احمقانہ توجیہ ہے جو قرآن کریم کی طرف منسوب کرنا اس کی ہتک ہے۔ اگر نماز قضا ہوئی تھی تو پھر پہلے نماز پڑھنے کا ذکر آنا چاہئے تھا۔ نیز گھوڑوں کو دیکھنے کا نظارہ تو انہوں نے اپنی مرضی سے کیا تھا، گھوڑوں بے چاروں کا کیا قصور تھا کہ ان کی گردنیں ماری جاتیں۔ حقیقت یہ ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ کی خاطر جہاد کے لئے یہ لشکر رکھا گیا تھا اس لئے اُن سے اظہار محبت کے لئے آپ نے ان کی پنڈلیوں اور رانوں پر ہاتھ پھیرا، جیسا کہ آجکل بھی گھوڑوں سے محبت کرنے والا یہی سلوک کرتا ہے۔

(۲) اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا وارث نہ روحانی صفات رکھتا تھا نہ حکومت کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا اس لئے ایک بے کار جسد کی طرح تھا۔ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ سے مراد اس کا تخت نشین ہونا ہے۔ اس آیت پر بھی بعض علماء نے بہت زیادہ ظلم کیا ہے اور حضرت سلیمانؑ کو گویا فاسق قرار دیتے ہیں۔ ان کے بیان کے مطابق ایک خوبصورت عورت جو آپؑ کی بیوی نہیں تھی وہ آپ کی کرسی پر مسند افروز ہوئی اور آپ نے اس سے بری حرکت کا ارادہ کر لیا، پھر خیال آیا کہ یہ تو اللہ کی طرف سے میرے لئے ایک آزمائش تھی۔ پس یہ کہانی اس کہانی سے ملتی جلتی ہے جو حضرت یوسفؑ کے متعلق بھی مفسرین نے گھڑی ہوئی ہے۔

قَالَ رَبِّ اغۡفِرۡ لِیۡ وَ هَبۡ لِیۡ مُلۡکًا لَّا یَنۡۢبَغِیۡ لِاَحَدٍ مِّنۡۢ بَعۡدِیۡ ۚ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡوَهَّابُ ﴿۳۶﴾

۳۶۔ (اور) کہا اے میرے ربّ! مجھے بخش دے اور مجھے ایک ایسی سلطنت عطا کر کہ میرے بعد اُس پر اور کوئی نہ جچے۔ یقیناً تُو ہی بے انتہا عطا کرنے والا ہے۔ (۱)

فَسَخَّرۡنَا لَهُ الرِّیۡحَ تَجۡرِیۡ بِاَمۡرِهٖ رُخَآءً حَیۡثُ اَصَابَ ﴿ۙ۳۷﴾

۳۷۔ پس ہم نے اس کے لئے ہوا کو بھی مسخر کر دیا جو اس کے حکم پر نرم رفتاری سے، جدھر وہ (لے) جانا چاہتا تھا، چلتی تھی۔

وَ الشَّیٰطِیۡنَ کُلَّ بَنَّآءٍ وَّ غَوَّاصٍ ﴿ۙ۳۸﴾

۳۸۔ اور شیاطین کو بھی (یعنی) ہر فنِ تعمیر کے ماہر اور غوطہ خور کو۔

وَّ اٰخَرِیۡنَ مُقَرَّنِیۡنَ فِی الۡاَصۡفَادِ ﴿۳۹﴾

۳۹۔ اور (بعض) دوسروں کو بھی جنہیں زنجیروں میں جکڑا گیا تھا۔

هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامۡنُنۡ اَوۡ اَمۡسِکۡ بِغَیۡرِ حِسَابٍ ﴿۴۰﴾

۴۰۔ یہ ہماری بے حساب عطا ہے پس احسان کا سلوک کر یا روکے رکھ۔

وَ اِنَّ لَهٗ عِنۡدَنَا لَزُلۡفٰی وَ حُسۡنَ مَاٰبٍ ﴿۴۱﴾ ع ۳/۱۲

۴۱۔ اور یقیناً اسے ہمارے ہاں ایک قربت اور اچھا مقام حاصل تھا۔

وَ اذۡکُرۡ عَبۡدَنَاۤ اَیُّوۡبَ ۘ اِذۡ نَادٰی رَبَّهٗۤ اَنِّیۡ مَسَّنِیَ الشَّیۡطٰنُ بِنُصۡبٍ وَّ عَذَابٍ ﴿ؕ۴۲﴾ (وقف غفران)

۴۲۔ اور ہمارے بندے ایوب کو بھی یاد کر جب اس نے اپنے ربّ کو پکارا کہ یقیناً مجھے شیطان نے بہت دکھ اور عذاب دیا ہے۔

اُرۡکُضۡ بِرِجۡلِکَ ۚ هٰذَا مُغۡتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّ شَرَابٌ ﴿۴۳﴾

۴۳۔ (ہم نے اسے کہا) اپنی سواری کو ایڑ لگا۔ یہ (قریب ہی) نہانے کے لئے ٹھنڈا پانی ہے اور پینے کے لئے بھی۔

---

(۱) اس آیت کریمہ میں ساری گزشتہ آیات کا آخری نتیجہ نکال دیا گیا ہے۔ جب آپؑ کو معلوم ہوا کہ آپؑ کا بیٹا نہ روحانیت رکھتا ہے نہ حکومت کا اہل ہے تو آپؑ نے خود اس کے لئے بددعا کی اور اللہ تعالیٰ سے التجا کی کہ میرے بعد پھر اتنی بڑی سلطنت کسی اَور کو عطا نہ ہو۔ پس تاریخ سے ثابت ہے کہ حضرت سلیمانؑ کے بعد وہ سلطنت مسلسل انحطاط پذیر ہوئی۔

وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِى الْاَلْبَابِ ﴿۴۴﴾

۴۴۔ اور پھر ہم نے اسے اس کے اہلِ خانہ اور ان کے علاوہ ان جیسے اور بھی عطا کر دیئے اپنی رحمت کے طور پر اور اہلِ عقل کے لئے ایک سبق آموز ذکر کے طور پر۔

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۴۵﴾

۴۵۔ اور خشک اور تر شاخوں کا گچھا اپنے ہاتھ میں لے اور اسی سے ضرب لگا اور (اپنی) قسم کو جھوٹا نہ کر۔ یقیناً ہم نے اسے بہت صبر کرنے والا پایا۔ کیا ہی اچھا بندہ تھا۔ یقیناً وہ بار بار عاجزی سے جھکنے والا تھا۔ ۝۱

وَاذْكُرْ عِبٰدَنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِى الْاَيْدِىْ وَالْاَبْصَارِ ﴿۴۶﴾

۴۶۔ اور یاد کر ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کو جو بہت دسترس والے اور صاحبِ بصیرت تھے۔

اِنَّاۤ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ﴿۴۷﴾

۴۷۔ یقیناً ہم نے انہیں خالصۃً آخرت کے گھر کے ذکر کی وجہ سے چن لیا۔

وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ﴿۴۸﴾

۴۸۔ اور یقیناً وہ ہمارے نزدیک ضرور چُنیدہ (اور) بہت خوبیوں والے لوگوں میں سے تھے۔

وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَ ذَا الْكِفْلِ ؕ وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ﴿۴۹﴾

۴۹۔ اور اسماعیل کو بھی یاد کر اور اَلْیَسَع کو اور ذُوالکفل کو اور وہ سب بہترین لوگوں میں سے تھے۔

۝۱ آیات ۴۲ تا ۴۵ : حضرت ایوبؑ کو شیطان نے جو دکھ پہنچایا تھا وہ بہت ہی دردناک تھا۔ بائیبل کے مطابق بہت ہی سخت جِلدی بیماری لگ گئی تھی جس کی وجہ سے اہل وعیال بھی کراہت کرتے ہوئے ان کو کوڑے کے ڈھیر پر چھوڑ گئے تھے۔ قرآن کریم نے کوئی ایسا ذکر نہیں فرمایا۔

قرآن کریم کے مطابق حضرت ایوبؑ کو اللہ تعالیٰ نے ایک شاخوں والی ٹہنی سے اپنی سواری کو ہانکنے کا ارشاد فرمایا اور ہدایت کی کہ اپنی قسم نہ توڑ۔ اس کے متعلق یہ عجیب وغریب قصہ بیان کیا جاتا ہے کہ یہاں گھوڑی مراد نہیں بلکہ بیوی مراد ہے۔ آپؑ نے اپنی بیوی کو سونٹی کی سو ضربیں مارنے کی قسم کھائی تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جھاڑو مارلو۔ اس میں سو تنکے ہوتے ہوں گے تو قسم پوری ہو جائے گی۔ مگر یہ قصہ بالکل فرضی ہے۔ جن انبیاء کی بیویاں ان سے باغی ہوئی تھیں ان میں حضرت ایوبؑ کی بیوی کا کہیں ذکر نہیں ملتا۔ پس ضِغْثًا سے سواری کو ہانکنے کا حکم ہے جو اُن کو اس پانی تک پہنچا دے گی جس کے استعمال سے آپؑ کو شفا نصیب ہو گی۔

اللہ تعالیٰ نے جب حضرت ایوبؑ کو شفا عطا فرما دی تو نہ صرف یہ کہ آپؑ کی خبرگیری کے لئے آپؑ کو اہل عطا کئے بلکہ اُن جیسی ایک فدائی جماعت بھی عطا کر دی گئی۔

هٰذَا ذِكْرٌ ؕ وَ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ۙ﴿۵۰﴾

۵۰۔ یہ ایک عظیم ذکر ہے اور یقیناً متقیوں کے لئے بہت اچھا ٹھکانا ہوگا۔

جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ۚ﴿۵۱﴾

۵۱۔ یعنی ہمیشہ کے باغات ہونگے۔ اُن کی خاطر دروازے اچھی طرح کھلے رکھے جائیں گے۔

مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّ شَرَابٍ ﴿۵۲﴾

۵۲۔ اُن میں وہ تکیوں پر ٹیک لگائے ہوئے ہوں گے (اور) وہاں بکثرت طرح طرح کے میوے اور مشروب طلب کر رہے ہوں گے۔

وَ عِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ﴿۵۳﴾

۵۳۔ اور ان کے پاس (حیادار) نظریں جھکائے رکھنے والی ہمجولیاں ہوں گی۔ ﴿۱﴾

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۵۴﴾

۵۴۔ یہ ہے وہ جس کا حساب کے دن کے لئے تم وعدہ دیئے جاتے ہو۔

اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ۚ﴿۵۵﴾

۵۵۔ یقیناً یہ ہمارا رزق ہے۔ اُس کا ختم ہوجانا ممکن نہیں۔

هٰذَا ؕ وَ اِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ۙ﴿۵۶﴾

۵۶۔ یہی ہوگا۔ اور یقیناً سرکشوں کے لئے ضرور سب سے بُری لوٹنے کی جگہ ہے۔

جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۵۷﴾

۵۷۔ جہنم۔ وہ اس میں داخل ہوں گے۔ پس کیا ہی بُرا بچھونا ہے۔

هٰذَا ۙ فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّ غَسَّاقٌ ۙ﴿۵۸﴾

۵۸۔ یہ ضرور ہوگا۔ پس وہ اسے چکھیں (یعنی) کھولتا ہوا اور یخ بستہ پانی۔

وَّ اٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖۤ اَزْوَاجٌ ؕ﴿۵۹﴾

۵۹۔ اور دوسری بھی اُس سے ملتی جلتی چیزیں ہوں گی۔

هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ؕ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ﴿۶۰﴾

۶۰۔ یہ وہ لشکر ہے جو تمہارے ساتھ (اس میں) داخل ہونے والا ہے۔ ان کے لئے کوئی مرحبا نہیں۔ یقیناً وہ آگ میں داخل ہونے والے ہیں۔

قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ ۟ لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ ؕ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۶۱﴾

۶۱۔ وہ (لعنت ڈالنے والے گروہ سے) کہیں گے بلکہ تم ہی (ملعون) ہو، تمہارے لئے کوئی مرحبا نہیں، تم ہی ہو جنہوں نے ہمارے لئے یہ کچھ آگے بھیجا ہے۔ پس کیا ہی بُری قرار کی جگہ ہے۔

﴿۱﴾ ان کے پاس نظریں جھکائی رکھنے والی دوشیزائیں ہوں گی۔ یہ بھی ایک تمثیل ہے جس سے ان کا انکسار اور حیا مراد ہے۔

قَالُوۡا رَبَّنَا مَنۡ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدۡهُ عَذَابًا ضِعۡفًا فِی النَّارِ ﴿۶۲﴾

۶۲۔ وہ کہیں گے اے ہمارے ربّ! جس نے ہمارے لئے یہ آگے بھیجا اسے آگ میں دُہرا عذاب دے۔

وَقَالُوۡا مَا لَنَا لَا نَرٰی رِجَالًا کُنَّا نَعُدُّهُمۡ مِّنَ الۡاَشۡرَارِ ﴿۶۳﴾

۶۳۔ اور وہ کہیں گے ہمیں کیا ہوا ہے کہ ہم ان لوگوں کو نہیں دیکھ رہے جنہیں ہم شریروں میں شمار کیا کرتے تھے۔

اَتَّخَذۡنٰهُمۡ سِخۡرِیًّا اَمۡ زَاغَتۡ عَنۡهُمُ الۡاَبۡصَارُ ﴿۶۴﴾

۶۴۔ کیا ہم نے انہیں حقیر سمجھ رکھا تھا یا اُن (کی پہچان) سے ہماری نظریں چُوک گئیں؟

اِنَّ ذٰلِکَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهۡلِ النَّارِ ﴿۶۵﴾ ع

۶۵۔ یقیناً یہ آگ والوں کا باہمی جھگڑنا حق ہے۔

قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا مُنۡذِرٌ ٭ۖ وَّمَا مِنۡ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الۡوَاحِدُ الۡقَهَّارُ ﴿۶۶﴾

۶۶۔ تو کہہ دے میں تو محض ایک ڈرانے والا ہوں اور کوئی معبود نہیں مگر اللہ جو واحد (اور) صاحبِ جبروت ہے۔

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَیۡنَهُمَا الۡعَزِیۡزُ الۡغَفَّارُ ﴿۶۷﴾

۶۷۔ آسمانوں اور زمین کا ربّ اور اُس کا جو اِن دونوں کے درمیان ہے۔ کامل غلبہ والا (اور) بہت بخشنے والا ہے۔

قُلۡ هُوَ نَبَؤٌا عَظِیۡمٌ ﴿۶۸﴾

۶۸۔ تو کہہ دے یہ ایک بہت بڑی خبر ہے۔

اَنۡتُمۡ عَنۡهُ مُعۡرِضُوۡنَ ﴿۶۹﴾

۶۹۔ تم اس سے اِعراض کر رہے ہو۔

مَا کَانَ لِیَ مِنۡ عِلۡمٍۭ بِالۡمَلَاِ الۡاَعۡلٰۤی اِذۡ یَخۡتَصِمُوۡنَ ﴿۷۰﴾

۷۰۔ مجھے ملاءِ اعلیٰ کا کوئی علم نہیں تھا جب وہ بحث کر رہے تھے۔

اِنۡ یُّوۡحٰۤی اِلَیَّ اِلَّاۤ اَنَّمَاۤ اَنَا نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۷۱﴾

۷۱۔ مجھے تو محض یہ وحی کی جاتی ہے کہ میں ایک کھلا کھلا ڈرانے والا ہوں۔

اِذۡ قَالَ رَبُّکَ لِلۡمَلٰٓئِکَةِ اِنِّیۡ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنۡ طِیۡنٍ ﴿۷۲﴾

۷۲۔ جب تیرے ربّ نے فرشتوں سے کہا یقیناً میں مٹی سے بشر پیدا کرنے والا ہوں۔

فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿۷۲﴾

۷۳۔ پس جب میں اسے ٹھیک ٹھاک کر لوں اور اس میں اپنی روح میں سے کچھ پھونک دوں تو اس کے سامنے سجدہ کرتے ہوئے گر پڑو۔

فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۷۴﴾

۷۴۔ اس پر سب کے سب فرشتوں نے سجدہ کیا۔

اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۵﴾

۷۵۔ مگر ابلیس نے نہیں۔ اس نے استکبار کیا اور وہ تھا ہی کافروں میں سے۔

قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ﴿۷۶﴾

۷۶۔ اس نے کہا اے ابلیس! تجھے کس چیز نے اُسے سجدہ کرنے سے منع کیا جسے میں نے اپنی (قدرت کے) دونوں ہاتھوں سے تخلیق کیا تھا؟ کیا تو نے تکبر سے کام لیا ہے یا تو بہت اونچے لوگوں میں سے ہے؟

قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ؕ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿۷۷﴾

۷۷۔ اس نے کہا میں اس سے بہتر ہوں۔ تُو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اسے مٹی سے پیدا کیا۔

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿۷۸﴾

۷۸۔ اس نے کہا پس یہاں سے نکل جا۔ تُو یقیناً دھتکارا ہوا ہے۔

وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۷۹﴾

۷۹۔ اور یقیناً تجھ پر میری لعنت پڑے گی جزا سزا کے دن تک۔

قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۸۰﴾

۸۰۔ اس نے کہا اے میرے ربّ! اس صورت میں مجھے اس دن تک مہلت دے دے جس دن (لوگ) مبعوث کئے جائیں گے۔

قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۸۱﴾

۸۱۔ اس نے کہا پس یقیناً تُو مہلت دیئے جانے والوں میں سے ہے۔

اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۸۲﴾

۸۲۔ ایک معلوم وقت کے دن تک۔

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۳﴾

۸۳۔ اس نے کہا تو پھر تیری عزت کی قسم! میں ضرور ان سب کو گمراہ کروں گا۔

اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۸۴﴾

۸۴۔ سوائے اُن میں سے تیرے اُن بندوں کے جو (تیرے) چنیدہ ہوں گے۔ (۱)

قَالَ فَالْحَقُّ ۖ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ﴿۸۵﴾

۸۵۔ اس نے کہا پس حق تو یہ ہے اور میں لازماً حق ہی کہتا ہوں۔

لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۶﴾

۸۶۔ میں جہنّم کو ضرور بھر دوں گا تجھ سے اور اُن سب سے جو ان میں سے تیری پیروی کریں گے۔

قُلْ مَاۤ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ﴿۸۷﴾

۸۷۔ تو کہہ دے کہ میں تم سے اس (بات) پر کوئی اجر نہیں مانگتا اور نہ ہی میں تکلف کرنے والوں میں سے ہوں۔

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۸﴾

۸۸۔ یہ تو تمام جہانوں کے لئے ایک عظیم نصیحت کے سوا کچھ نہیں۔

وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ﴿۸۹﴾ ع

۸۹۔ اور کچھ عرصہ کے بعد تم لوگ اس کی حقیقت کو ضرور جان لو گے۔

(۱) آیات ۸۳-۸۴: شیطان کو جب خدا تعالیٰ نے دھتکار دیا تو اس نے اپنی شوخی میں خدا تعالیٰ سے مہلت مانگی کہ جن بندوں کو تُو نے مجھ پر ترجیح دی ہے ان کو مَیں اگر مجھے مہلت ملے تو ہر طرح کا دھوکہ دے کر تجھ سے چھین لوں گا اور تیری بجائے وہ میری عبادت کریں گے۔ سوائے تیرے اُن بندوں کے جو تیرے لئے خالص ہو چکے ہوں۔ ان پر میرا کوئی بس نہیں چلے گا۔

۳۹ ۔ الزمر

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی چھہتر آیات ہیں۔

اس سے پہلی سورت کے آخر میں دین کو اللہ کے لئے خالص کرنے والے ایسے بندوں کا ذکر ہے جنہوں نے شیطان کی عبادت کا انکار کیا اور خالصۃً اللہ تعالیٰ کی عبادت میں سربسجود رہے۔ اور اِس سورت کے آغاز ہی میں یہ اعلان ہے کہ اے رسول! دین کو اللہ کے لئے خالص کرتے ہوئے اسی کی عبادت کر۔ یقیناً اللہ تعالیٰ خالص دین کو ہی قبول فرماتا ہے۔

اس کے بعد مشرکین کی ایک دلیل کا ردّ فرمایا گیا ہے۔ وہ بت پرستی کی عموماً یہ توجیہ پیش کرتے ہیں کہ یہ مصنوعی خدا ہمیں اللہ سے قریب کرنے کا وسیلہ بنتے ہیں۔ فرمایا ہرگز ایسا نہیں بلکہ وسیلہ تو وہی بنے گا جس کا دین آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح خالص ہے اور اس میں شرک کا کوئی شائبہ تک نہیں۔

اس کے بعد اس حقیقت کا اعادہ فرمایا گیا ہے کہ انسانی زندگی کا آغاز نفسِ واحدہ سے ہوا تھا۔ پھر جب انسان ماں کے رِحم میں بطور جنین اپنی ترقی کی منازل طے کرنے لگا تو وہ جنین تین اندھیروں میں چھپا ہوا تھا۔ پہلا اندھیرا ماں کے پیٹ کا اندھیرا ہے جس نے رِحم کو ڈھانکا ہوا ہے۔ دوسرا اندھیرا خود رِحم کا اندھیرا ہے جس میں جنین پرورش پاتا ہے اور تیسرا اس پلیسنٹا (Placenta) کا اندھیرا ہے جو رِحمِ مادر کے اندر جنین کو سمیٹے ہوئے ہوتا ہے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اعلان کرنے کا اذن دیا کہ مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ مَیں عبادت کو اسی کے لئے خالص کردوں۔ اس کے بعد فرمایا کہ تُو کہہ دے کہ اللہ ہی ہے جس کے لئے مَیں اپنے دین کو خالص کرتے ہوئے عبادت کرتا رہوں گا۔ تم اپنی جگہ اس کے سوا جس کی چاہے عبادت کرتے پھرو۔ اور ان کو بتادے کہ اگر وہ ایسا کریں گے تو یہ بہت گھاٹے والا سودا ہوگا کیونکہ وہ اپنے آپ کو بھی اور اپنی آئندہ نسلوں کو بھی اس کجی کے ذریعہ گمراہ کرنے کا موجب بنیں گے۔

اس کے بعد یہ سوال اٹھایا گیا ہے کہ کیا وہ شخص جس کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ذکر کے لئے کشادہ فرمادیا ہو یا دوسرے لفظوں میں جسے شرح صدر عطا فرمادیا گیا ہو۔ اس کا جواب ظاہراً مذکور نہیں مگر اس سوال میں ہی مضمر ہے اور وہ یہ ہے کہ ایسے شخص سے بہتر اور کوئی نہیں ہوسکتا۔ پس بہت ہی بدقسمت ہیں وہ لوگ جو اپنے ربّ کے ذکر سے غافل رہتے ہیں۔

اس سورت کی آیت نمبر۲۴ میں یہ اعلان فرمایا گیا ہے کہ اللہ تجھ سے ایک بہت ہی دلکش بات بیان فرماتا ہے جو یہ ہے کہ اللہ نے تجھ پر ایک بار بار پڑھی جانے والی کتاب نازل فرمائی ہے جس میں بعض ایسی آیات بھی ہیں جو متشابہات ہیں اور وہ جوڑا جوڑا ہیں۔ مگر ان کی تشریح میں بعینہٖ اس سے ملتی جلتی اَور بھی آیات موجود ہیں جو حق کی جستجو کرنے والوں کو متشابہ آیات سمجھنے کی توفیق عطا فرمائیں گی۔ یہ وہی مضمون ہے جو یُفَسِّرُ بَعْضُهٗ بَعْضًا میں بیان ہوا ہے۔ ایک دوسری جگہ فرمایا کہ جو رَاسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ ہیں ان کے سامنے تو کوئی آیت بھی متشابہ نہیں رہتی۔

اسی سورت میں وہ آیتِ کریمہ بھی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوئی تھی اور حضور نے ایک انگوٹھی تیار کرواکر اس کے نگینہ میں اسے کندہ کرایا تھا یعنی اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ (کیا اللہ اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں)۔ اسی مناسبت سے احمدی ایسی انگوٹھیاں تبرکاً اور نیک فال کے طور پر اپنی انگلیوں میں پہنتے ہیں۔

اس سورت کی آیت نمبر۴۳ میں ایک عظیم الشان راز سے پردہ اٹھایا گیا ہے کہ نیند بھی ایک قسم کی موت ہے جس میں روح یا شعور بار بار ڈوبتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ نے ایسا نظام مقرر فرمادیا ہے کہ عین معیّن وقت پر دماغ کی تہ سے ٹکرا کر پھر واپس ابھر آتا ہے۔ سائنس دانوں نے اس پر تحقیق کی ہے اور بتایا ہے کہ یہ واقعہ معیّن وقت میں ایک سوئے ہوئے شخص سے بار بار پیش آتا رہتا ہے۔ اس معیّن وقت کو ایک اٹامک گھڑی سے بھی ناپا جاسکتا ہے اور اس مدّت میں کسی قسم کا کوئی فرق نظر نہیں آئے گا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ اس نفس کو ڈوبنے کے بعد دوبارہ واپس نہیں بھیجتا تو اسی کا نام موت یا وفات ہے۔

کیونکہ یہاں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونے کا اور اس دنیا سے ہمیشہ کی جدائی کا ذکر آرہا ہے اس لئے وہ جو جوابدہی کا خوف رکھتے ہیں ان کو یہ خوشخبری بھی دیدی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے گناہوں کو معاف کرنے کی قدرت رکھتا ہے کیونکہ وہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ پس اللہ کے حضور جھکو اور اسی کے سپرد ہو جاؤ پیشتر اس سے کہ وہ عذاب تمہیں آ پکڑے اور پھر توبہ سے پہلے تمہاری موت واقع ہو جائے اور انسان حسرت سے یہ اعلان کرے کہ کاش مَیں اللہ تعالیٰ کے پہلو میں یعنی اس کی نظر کے سامنے اس قدر گناہوں کی جرأت نہ کرتا۔

اس سورت کا نام الزُّمَر ہے اور آخر پر دو آیات میں زُمَر (گروہ) کو دو حصوں میں تقسیم فرمایا گیا ہے۔ ایک وہ ہیں جو گروہ در گروہ جہنم کی طرف لے جائے جائیں گے اور ایک وہ جو گروہ در گروہ جنت کی طرف لے جائے جائیں گے۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ سِتٌّ وَّ سَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّ ثَمَانِيَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ②

۲۔ اس کامل کتاب کا نزول کامل غلبہ والے (اور) بہت حکمت والے اللہ کی طرف سے ہے۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ③

۳۔ یقیناً ہم نے تیری طرف (اس) کتاب کو حق کے ساتھ اتارا ہے۔ پس اللہ کی عبادت کر اُسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے۔

اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ؕ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ④

۴۔ خبردار! خالص دین ہی اللہ کے شایانِ شان ہے اور وہ لوگ جنہوں نے اُس کے سوا دوست اپنا لئے ہیں (کہتے ہیں کہ) ہم اس مقصد کے سوا اُن کی عبادت نہیں کرتے کہ وہ ہمیں اللہ کے قریب کرتے ہوئے قرب کے اونچے مقام تک پہنچادیں۔ یقیناً اللہ اُن کے درمیان اُس کا فیصلہ کرے گا جس میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔ اللہ ہرگز اُسے ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹا (اور) سخت ناشکرا ہو۔

لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ⑤

۵۔ اگر اللہ چاہتا کہ وہ کوئی بیٹا اپنائے تو اُسی میں سے جو اس نے پیدا کیا ہے جسے چاہتا اپنا لیتا۔ وہ بہت پاک ہے۔ وہی اللہ واحد (اور) صاحبِ جبروت ہے۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ

۶۔ اس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا۔ وہ دن پر رات کا خول چڑھا دیتا ہے اور رات پر دن کا

وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝۶

خول چڑھا دیتا ہے۔ اور اُسی نے سورج اور چاند کو مسخر کیا۔ ہر ایک اپنی مقررہ میعاد کی طرف متحرک ہے۔ خبردار وہی کامل غلبہ والا (اور) بہت بخشنے والا ہے۔

خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ؕ يَخْلُقُكُمْ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِیْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝۷

۷۔ اس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا پھر اُسی میں سے اُس نے اس کا جوڑا بنایا۔ اور اس نے تمہارے لئے چوپایوں میں سے آٹھ جوڑے نازل کئے۔ وہ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں تین اندھیروں میں ایک خَلق کے بعد دوسری خَلق عطا کرتے ہوئے پیدا کرتا ہے۔ یہ ہے اللہ تمہارا ربّ۔ اسی کی بادشاہی ہے اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ پس تم کہاں اُلٹے پھرائے جاتے ہو؟ (۱)

اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنْكُمْ ۫ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۸

۸۔ اگر تم انکار کرو تو یقیناً اللہ تم سے مستغنی ہے اور وہ اپنے بندوں کے لئے کفر پسند نہیں کرتا اور اگر تم شکر کرو تو وہ اسے تمہارے لئے پسند کرتا ہے۔ اور کوئی بوجھ اٹھانے والی کسی دوسری کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔ پھر تم سب کو اپنے ربّ کی طرف لَوٹنا ہے۔ پس وہ تمہیں ان اعمال سے باخبر کرے گا جو تم کیا کرتے تھے۔ یقیناً وہ سینوں کے رازوں کو خوب جانتا ہے۔

(۱) لفظ اَنْزَلَ گو اتارنے کے معنے رکھتا ہے لیکن یہاں ان غیر معمولی فائدہ مند چیزوں کو پیدا کرنے کے معنوں میں استعمال ہوا ہے نہ کہ جسمانی طور پر آسمان سے اتارنے کے معنوں میں۔ سب دنیا کو علم ہے کہ مویشی آسمان سے بارش کی طرح نہیں گرا کرتے اس کے باوجود ان کے لئے نزول کا لفظ اس لئے لایا گیا ہے کہ وہ بنی نوع انسان کے لئے بے شمار فوائد رکھتے ہیں۔ یہی لفظ ''نُزُول'' حضرت عیسٰی کی آمدِ ثانی کے لئے استعمال ہوا ہے۔ لیکن سب سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ کے متعلق بھی لفظ نُزُول استعمال ہوا ہے جیسا کہ فرمایا قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا رَّسُوْلًا (سورۃ الطلاق: ۱۱-۱۲)۔ تمام علماء تسلیم کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جسمانی طور پر آسمان سے نہیں اترے تھے۔ ان کو چاہئے کہ حضرت عیسٰی کے نزول کے متعلق بھی اپنے عقائد پر نظر ثانی کریں۔

وَ اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْۤا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَ جَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ۖۗ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ﴿۹﴾

۹۔اور جب انسان کو کوئی تکلیف چھو جاتی ہے تو وہ اپنے ربّ کو اس کی طرف جھکتے ہوئے پکارتا ہے پھر جب وہ اسے اپنی طرف سے کوئی نعمت عطا کرتا ہے تو وہ اس بات کو بھول جاتا ہے جس کے لئے وہ پہلے دعا کیا کرتا تھا اور وہ اللہ کے شریک ٹھہرانے لگتا ہے تا کہ اس کی راہ سے گمراہ کر دے۔ تُو کہہ دے کہ اپنے کفر سے کچھ تھوڑا سا عارضی فائدہ اٹھالے۔ یقیناً تُو اہلِ نار میں سے ہے۔

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّ قَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَ يَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۰﴾ ع ۱ / ۱۵

۱۰۔ کیا وہ جو رات کی گھڑیوں میں عبادت کرنے والا ہے (کبھی) سجدہ کی حالت میں، اور (کبھی) قیام کی صورت میں، آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے ربّ کی رحمت کی امید رکھتا ہے (صاحبِ علم نہیں ہوتا؟) تو پوچھ کہ کیا وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اور وہ جو علم نہیں رکھتے برابر ہو سکتے ہیں؟ یقیناً عقل والے ہی نصیحت پکڑتے ہیں۔

قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۱۱﴾

۱۱۔تُو کہہ دے کہ اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو! اپنے ربّ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اُن لوگوں کے لئے جو احسان سے کام لیتے ہیں اس دنیا میں بھی بھلائی ہوگی اور اللہ کی زمین وسیع ہے۔ یقیناً صبر کرنے والوں ہی کو بغیر حساب کے ان کا بھرپور اجر دیا جائے گا۔

قُلْ اِنِّيْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۙ﴿۱۲﴾

۱۲۔ تُو کہہ دے کہ مجھے تو حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی عبادت اُسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے کروں۔

وَ اُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۳﴾

۱۳۔اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب فرمانبرداروں میں سے پہلا ہو جاؤں۔

قُلْ اِنِّیْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۴﴾

۱۴۔ تُو کہہ دے کہ اگر میں اپنے ربّ کی نافرمانی کروں تو یقیناً ایک بہت بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِیْنِیْ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ تُو کہہ دے کہ میں اللہ ہی کی عبادت کرتا ہوں اُسی کے لئے اپنے دین کو خالص کرتے ہوئے۔

فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ؕ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَ اَهْلِیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ پس تم اُسے چھوڑ کر جس کی چاہو عبادت کرتے پھرو۔ تُو کہہ دے کہ یقیناً حقیقی گھاٹا پانے والے وہ ہیں جنہوں نے اپنی جانوں اور اپنے اہل و عیال کو قیامت کے دن گھاٹے میں ڈالا۔ خبردار یہی بہت کھلا کھلا گھاٹا ہے۔

لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَ مِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ؕ ذٰلِكَ یُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ یٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ ان کے لئے ان کے اوپر سے آگ کے سائے ہوں گے اور نیچے سے بھی سائے ہوں گے۔ (یعنی آگ ان کو ہر سمت سے اپنی لپیٹ میں لے لے گی) یہ وہ بات ہے جس سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ پس اے میرے بندو! میرا ہی تقویٰ اختیار کرو۔

وَ الَّذِیْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ یَّعْبُدُوْهَا وَ اَنَابُوْٓا اِلَی اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰی ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ اور وہ لوگ جنہوں نے بتوں سے اجتناب کیا کہ ان کی عبادت کریں اور اللہ کی طرف جھکے ان کے لئے بڑی بشارت ہے۔ پس میرے بندوں کو خوشخبری دیدے۔

الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَ اُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ وہ لوگ جو بات کو سنتے ہیں تو اس میں سے بہترین پر عمل کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت عطا کی اور یہی وہ لوگ ہیں جو عقل والے ہیں۔

اَفَمَنْ حَقَّ عَلَیْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ؕ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِی النَّارِ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ پس کیا وہ جس پر عذاب کا فرمان صادق آ گیا (بچ سکتا ہے؟) کیا تُو اُسے بھی چھڑا سکتا ہے جو سراپا آگ میں ہے؟

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۬ؕ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ﴿۲۱﴾

۲۱۔ لیکن وہ لوگ جو اپنے ربّ کا تقویٰ اختیار کرتے ہیں ان کے لئے بالاخانے ہیں جن کے اوپر اور بالاخانے بنائے گئے ہوں گے ان کے دامن میں نہریں بہیں گی۔ (یہ) اللہ نے وعدہ کیا ہے۔ اللہ وعدوں کو ٹالا نہیں کرتا۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۲۲﴾ ع ۲

۲۲۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی اُتارا پھر اسے زمین میں چشموں کی صورت میں جاری کر دیا پھر وہ اس سے کھیتی نکالتا ہے۔ اُس کے رنگ مختلف ہوتے ہیں۔ پھر وہ خشک ہو جاتی ہے (یعنی پک کر یا بغیر پکے) پھر تُو اسے زرد ہوتا ہوا دیکھتا ہے پھر وہ اسے ریزہ ریزہ کر دیتا ہے۔ یقیناً اس میں عقل والوں کے لئے ایک بڑی نصیحت ہے۔

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ پس کیا وہ کہ جس کا سینہ اللہ اسلام کے لئے کھول دے پھر وہ اپنے ربّ کی طرف سے ایک نور پر (بھی) قائم ہو (وہ ذکر سے عاری لوگوں کی طرح ہوسکتا ہے؟) پس ہلاکت ہو ان کے لئے جن کے دل اللہ کے ذکر سے (محروم رہتے ہوئے) سخت ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو کھلی کھلی گمراہی میں ہیں۔

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ اللہ نے بہترین بیان ایک ملتی جلتی (اور) بار بار دُہرائی جانے والی کتاب کی صورت میں اُتارا ہے۔ جس سے ان لوگوں کی جلدیں جو اپنے ربّ کا خوف رکھتے ہیں لرزنے لگتی ہیں پھر ان کی جلدیں اور ان کے دل اللہ کے ذکر کی طرف (مائل ہوتے ہوئے) نرم پڑ جاتے ہیں۔ یہ اللہ کی ہدایت ہے، وہ اس کے ذریعہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جسے اللہ گمراہ ٹھہرا دے تو اُسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔

اَفَمَنۡ یَّتَّقِیۡ بِوَجۡهِهٖ سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ ؕ وَ قِیۡلَ لِلظّٰلِمِیۡنَ ذُوۡقُوۡا مَا کُنۡتُمۡ تَکۡسِبُوۡنَ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ پس کیا وہ جو قیامت کے دن اپنے چہرے ہی کو سخت عذاب سے بچنے کے لئے ڈھال بنائے گا (بچ سکتا ہے؟)۔ اور ظالموں سے کہا جائے گا کہ چکھو جو تم کسب کرتے تھے۔

کَذَّبَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَاَتٰهُمُ الۡعَذَابُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَشۡعُرُوۡنَ ﴿۲۶﴾

۲۶۔ ان سے پہلے بھی لوگوں نے جھٹلایا تھا تو انہیں عذاب نے اس طرف سے آ لیا جس (طرف) کا وہ کوئی تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔

فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الۡخِزۡیَ فِی الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا ۚ وَ لَعَذَابُ الۡاٰخِرَةِ اَکۡبَرُ ۘ لَوۡ کَانُوۡا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ پس اللہ نے انہیں اس دنیا کی زندگی میں بھی ذلت کا مزہ چکھایا جبکہ آخرت کا عذاب بہت بڑھ کر ہے۔ کاش وہ جانتے۔

وَ لَقَدۡ ضَرَبۡنَا لِلنَّاسِ فِیۡ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ مِنۡ کُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمۡ یَتَذَکَّرُوۡنَ ﴿ۚ۲۸﴾

۲۸۔ اور یقیناً ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لئے ہر قسم کی مثال بیان کردی ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

قُرۡاٰنًا عَرَبِیًّا غَیۡرَ ذِیۡ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمۡ یَتَّقُوۡنَ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ ایک عظیم فصیح و بلیغ قرآن جس میں کوئی کجی نہیں، تاکہ وہ تقویٰ اختیار کریں۔

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِیۡهِ شُرَکَآءُ مُتَشٰکِسُوۡنَ وَ رَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ؕ هَلۡ یَسۡتَوِیٰنِ مَثَلًا ؕ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ ۚ بَلۡ اَکۡثَرُهُمۡ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۰﴾

۳۰۔ اللہ ایک ایسے شخص کی مثال بیان کرتا ہے جس کے کئی مالک ہوں جو آپس میں ایک دوسرے کے مخالف ہوں، اور ایک ایسے شخص کی بھی جو کلیۃً ایک ہی شخص کا ہو۔ کیا وہ دونوں اپنی حالت کے اعتبار سے برابر ہو سکتے ہیں؟ تمام کامل تعریف اللہ ہی کی ہے (مگر) حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔

اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّ اِنَّهُمۡ مَّیِّتُوۡنَ ﴿۫۳۱﴾

۳۱۔ یقیناً تُو بھی مرنے والا ہے اور یقیناً وہ بھی مرنے والے ہیں۔

ثُمَّ اِنَّكُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ عِنۡدَ رَبِّكُمۡ تَخۡتَصِمُوۡنَ ۝٣١

۳۲۔ پھر یقیناً تم قیامت کے دن اپنے ربّ کے حضور ایک دوسرے سے بحث کرو گے۔

فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدۡقِ اِذۡ جَآءَهٗ ؕ اَلَيۡسَ فِىۡ جَهَنَّمَ مَثۡوًى لِّلۡكٰفِرِيۡنَ ۝٣٢

۳۳۔ پس اس سے زیادہ ظالم کون ہوسکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور سچائی کو جھٹلا دے جب وہ اس کے پاس آئے۔ کیا جہنم میں کافروں کے لئے ٹھکانہ نہیں ہے؟

وَالَّذِىۡ جَآءَ بِالصِّدۡقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُتَّقُوۡنَ ۝٣٣

۳۴۔ اور وہ شخص جو سچائی لے کر آئے اور (وہ جو) اس (سچائی) کی تصدیق کرے یہی وہ لوگ ہیں جو متقی ہیں۔

لَهُمۡ مَّا يَشَآءُوۡنَ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۝٣٤

۳۵۔ اُن کے لئے اُن کے ربّ کے حضور وہ کچھ ہوگا جو وہ چاہیں گے۔ یہ ہوگی حسنِ عمل کرنے والوں کی جزا۔

لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ اَسۡوَاَ الَّذِىۡ عَمِلُوۡا وَيَجۡزِيَهُمۡ اَجۡرَهُمۡ بِاَحۡسَنِ الَّذِىۡ كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۝٣٥

۳۶۔ تاکہ جو بدترین اعمال انہوں نے کئے (اُن کے اثرات) اللہ اُن سے دور کر دے اور جو بہترین اعمال وہ کیا کرتے تھے اُن کے مطابق انہیں ان کا اجر عطا کرے۔

اَلَيۡسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبۡدَهٗ ؕ وَيُخَوِّفُوۡنَكَ بِالَّذِيۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖ ؕ وَمَنۡ يُّضۡلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنۡ هَادٍ ۝٣٦

۳۷۔ کیا اللہ اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں؟ اور وہ تجھے ڈراتے ہیں اُن سے جو اُس کے سوا ہیں۔ اور جسے اللہ گمراہ قرار دے دے تو اس کے لئے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔

وَمَنۡ يَّهۡدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنۡ مُّضِلٍّ ؕ اَلَيۡسَ اللّٰهُ بِعَزِيۡزٍ ذِى انۡتِقَامٍ ۝٣٧

۳۸۔ اور جسے اللہ ہدایت دے دے تو اُسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں۔ کیا اللہ کامل غلبہ والا (اور) انتقام لینے والا نہیں ہے؟

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۳۹﴾

۳۹۔ اور اگر تو ان سے پوچھے کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو وہ ضرور کہیں گے اللہ نے۔ تُو ان سے کہہ دے کہ سوچو تو سہی کہ اگر اللہ مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو کیا وہ جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو اس کے (پیدا کردہ) ضرر کو دور کر سکتے ہیں؟ یا اگر وہ میرے متعلق رحمت کا ارادہ کرے تو کیا وہ اس کی رحمت کو روک سکتے ہیں؟ تُو کہہ دے کہ مجھے اللہ کافی ہے۔ اسی پر سب توکّل کرنے والے توکّل کرتے ہیں۔

قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۰﴾

۴۰۔ تو کہہ دے کہ اے میری قوم! تم نے اپنی جگہ جو کرنا ہے کرتے پھرو، میں بھی کرتا رہوں گا۔ پس تم عنقریب جان لوگے۔

مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۴۱﴾

۴۱۔ (کہ) کس تک وہ عذاب پہنچتا ہے جو اسے ذلیل کر دے اور کون ہے جس پر آ کر ٹھہر جانے والا عذاب اُترتا ہے۔

اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَاۤ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۴۲﴾ ع

۴۲۔ یقیناً ہم نے تجھ پر لوگوں کے فائدہ کے لئے حق کے ساتھ کتاب اُتاری ہے۔ پس جو کوئی ہدایت پاتا ہے تو اپنے ہی نفس کے مفاد کے لئے ہدایت پاتا ہے اور جو کوئی گمراہ ہوتا ہے تو اس (نفس) کے خلاف گمراہ ہوتا ہے۔ اور تُو ان پر داروغہ نہیں ہے۔

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰۤى اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۳﴾

۴۳۔ اللہ جانوں کو ان کی موت کے وقت قبض کرتا ہے اور جو مَری نہیں ہوتیں (انہیں) ان کی نیند کی حالت میں (قبض کرتا ہے)۔ پس جس کے لئے موت کا فیصلہ کر دیتا ہے اسے روک رکھتا ہے اور دوسری کو ایک معین مدت تک کے لئے (واپس) بھیج دیتا ہے۔ یقیناً اس میں فکر کرنے والوں کے لئے بہت سے نشانات ہیں۔

أَمِ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ۚ قُلْ أَوَلَوْ كَانُوا لَا يَمْلِكُونَ شَيْئًا وَّلَا يَعْقِلُونَ ﴿٤٤﴾

۴۴۔کیا انہوں نے اللہ کی مرضی کے خلاف کوئی شفاعتی اپنا رکھے ہیں؟ تُو کہہ دے کہ کیا اس صورت میں بھی جب کہ وہ کسی چیز کے مالک نہیں اور نہ ہی کوئی عقل رکھتے ہیں؟

قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا ۖ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۖ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٤٥﴾

۴۵۔تُو کہہ دے شفاعت (کا معاملہ) تمام تر اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اُسی کی ہے۔ پھر اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

وَإِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَإِذَا ذُكِرَ الَّذِينَ مِنْ دُونِهٖٓ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿٤٦﴾

۴۶۔اور جب اکیلے اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان لوگوں کے دل، جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، بُرا مانتے ہیں اور جب اُسے چھوڑ کر دوسروں کا ذکر کیا جائے تو وہ بہت خوش ہوتے ہیں۔

قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِي مَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿٤٧﴾

۴۷۔تُو کہہ دے اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! غیب اور حاضر کو جاننے والے! تُو ہی اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرے گا (ہر) اس معاملہ میں جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔

وَلَوْ أَنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَّمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ ﴿٤٨﴾

۴۸۔اور جو کچھ زمین میں ہے اگر وہ سب کا سب ان کا ہوتا جنہوں نے ظلم کیا اور ویسا ہی اور بھی تب بھی ضرور وہ اسے قیامت کے دن بُرے عذاب سے بچنے کے لئے فدیہ میں دے دیتے اور اُن کے لئے اللہ کی طرف سے وہ ظاہر ہوگا جس کا وہ گمان نہیں کیا کرتے تھے۔

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوا بِهٖ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿٤٩﴾

۴۹۔اور جو کچھ انہوں نے کمایا اس کی برائیاں ان کے لئے ظاہر ہوں گی۔ اور انہیں وہ گھیر لے گا جس کا وہ تمسخر کیا کرتے تھے۔

فَاِذَا مَسَّ الۡاِنۡسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ اِذَا خَوَّلۡنٰهُ نِعۡمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَاۤ اُوۡتِيۡتُهٗ عَلٰى عِلۡمٍ ؕ بَلۡ هِىَ فِتۡنَةٌ وَّلٰـكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ۝۵۰

۵۰۔ پس جب انسان کو کوئی تکلیف چھوتی ہے تو ہمیں پکارتا ہے پھر جب ہم اسے اپنی طرف سے کوئی نعمت عطا کرتے ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ میں محض ایک علم کی بنا پر دیا گیا ہوں۔ حقیقت میں یہ تو ایک بڑا فتنہ ہے۔ لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔

قَدۡ قَالَهَا الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَمَاۤ اَغۡنٰى عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ۝۵۱

۵۱۔ یقیناً ان لوگوں نے جو اُن سے پہلے تھے یہی بات کہی تھی۔ پس جو کسب وہ کرتے تھے ان کے کسی کام نہ آ سکا۔

فَاَصَابَهُمۡ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوۡا ؕ وَالَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡ هٰٓؤُلَاۤءِ سَيُصِيۡبُهُمۡ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوۡا ۙ وَمَا هُمۡ بِمُعۡجِزِيۡنَ ۝۵۲

۵۲۔ پس اس کی بُرائیاں ہی انہیں پہنچیں جو انہوں نے کسب کیا اور اِن لوگوں میں سے جنہوں نے ظلم کیا اِن کو بھی اُن کے اعمال کے بدنتائج ضرور پہنچیں گے اور وہ (اللہ کو) عاجز نہیں کر سکیں گے۔

اَوَلَمۡ يَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيَقۡدِرُ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ۝۵۳ ع

۵۳۔ کیا انہیں علم نہیں ہوا کہ اللہ جس کے لئے چاہتا ہے رزق کشادہ کر دیتا ہے اور تنگ بھی کرتا ہے۔ یقیناً اِس میں بڑے نشانات ہیں اُن لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں۔

قُلۡ يٰعِبَادِىَ الَّذِيۡنَ اَسۡرَفُوۡا عَلٰٓى اَنۡفُسِهِمۡ لَا تَقۡنَطُوۡا مِنۡ رَّحۡمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ جَمِيۡعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ ۝۵۴

۵۴۔ تُو کہہ دے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ یقیناً اللہ تمام گناہوں کو بخش سکتا ہے۔ یقیناً وہی بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَاَنِيۡبُوۡۤا اِلٰى رَبِّكُمۡ وَاَسۡلِمُوۡا لَهٗ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ يَّاۡتِيَكُمُ الۡعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنۡصَرُوۡنَ ۝۵۵

۵۵۔ اور اپنے ربّ کی طرف جھکو اور اس کے فرمانبردار ہو جاؤ پیشتر اس کے کہ تم تک عذاب آ جائے پھر تم کوئی مدد نہیں دیئے جاؤ گے۔

وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۙ﴿۵۶﴾

۵۶۔ اور تمہاری طرف جو تمہارے ربّ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اُس کے بہترین حصّہ کی پیروی کرو پیشتر اس کے کہ عذاب تمہیں اچانک آ پکڑے جبکہ تم (اس کا) شعور نہ رکھتے ہو۔

اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِیْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ۙ﴿۵۷﴾

۵۷۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص یہ کہے: وائے حسرت مجھ پر! اس کوتاہی پر جو میں اللہ کے پہلو میں (یعنی اس کی نظر کے سامنے) کرتا رہا اور میں تو محض مذاق اُڑانے والوں میں سے تھا۔

اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِیْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۙ﴿۵۸﴾

۵۸۔ یا یہ کہے کہ اگر اللہ مجھے ہدایت دیتا تو میں ضرور متّقیوں میں سے ہو جاتا۔

اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِیْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۹﴾

۵۹۔ یا یہ کہے جب وہ عذاب کو دیکھے کہ کاش! ایک دفعہ میرے لئے لَوٹ کر جانا ممکن ہوتا تو میں ضرور نیکی کرنے والوں میں سے ہو جاتا۔

بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِیْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۰﴾

۶۰۔ کیوں نہیں، یقیناً تیرے پاس میرے نشانات آئے اور تو نے ان کو جھٹلا دیا اور استکبار کیا اور تُو کافروں میں سے تھا۔

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَيْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۶۱﴾

۶۱۔ اور قیامت کے دن تُو ان لوگوں کو دیکھے گا جنہوں نے اللہ پر جھوٹ بولا کہ ان کے چہرے سیاہ ہوں گے۔ کیا جہنم میں تکبر کرنے والوں کے لئے ٹھکانہ نہیں؟

وَيُنَجِّی اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ۡ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾

۶۲۔ اور اللہ ان لوگوں کو جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا اُن کی سرخروئی کے ساتھ نجات بخشے گا۔ انہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۖ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿٦٣﴾

۶۳۔ اللہ ہر چیز کا خالق ہے اور وہ ہر چیز پر نگران ہے۔

لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٦٤﴾ ع

۶۴۔ اُسی کی ہیں آسمانوں اور زمین کی چابیاں۔ اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے نشانات کا انکار کیا وہی ہیں گھاٹا پانے والے۔

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿٦٥﴾

۶۵۔ تُو کہہ دے کہ کیا تم مجھے حکم دیتے ہو کہ میں غیر اللہ کی عبادت کروں؟ اے جاہلو!

وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٦٦﴾

۶۶۔ اور یقیناً تیری طرف اور ان کی طرف بھی جو تجھ سے پہلے تھے وحی کی جا چکی ہے کہ اگر تو نے شرک کیا تو ضرور تیرا عمل ضائع ہو جائے گا اور ضرور تُو گھاٹا پانے والوں میں سے ہوگا۔

بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٦٧﴾

۶۷۔ بلکہ اللہ ہی کی عبادت کر اور شکر گزاروں میں سے ہو جا۔

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٨﴾

۶۸۔ اور انہوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جیسا کہ اس کی قدر کا حق تھا اور قیامت کے دن زمین تمام تر اُسی کے قبضہ میں ہوگی اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔ وہ پاک ہے اور بہت بلند ہے اس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔ ①

---

① اس آیت میں جو قیامت کا نقشہ کھینچا گیا ہے کہ (۱) قیامت کے دن زمین کلیۃً اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہوگی اور (۲) تمام آسمان یعنی تمام کائنات اُس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔ دائیں ہاتھ سے مراد یدِ قدرت ہے نہ کہ جسمانی دایاں ہاتھ۔ اور لپیٹے جانے کا جو ذکر ملتا ہے یہ فی زمانہ سائنسی نظریات سے قطعی طور پر صحیح ثابت ہوتا ہے۔ یعنی زمین و آسمان اس طرح ایک فنا کے بلیک ہول (Black Hole) میں داخل کر دیئے جائیں گے جیسے وہ لپیٹے جا چکے ہوں۔ دوسری کئی آیات میں زیادہ وضاحت سے بتایا گیا ہے کہ لپیٹنے کی تمثیل سے کیا مراد ہے۔

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ۞

٦٩۔ اور صور میں پھونکا جائے گا تو غش کھا کر گر پڑے گا جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے سوائے اُس کے جسے اللہ چاہے۔ پھر اس میں دوبارہ پھونکا جائے گا تو اچانک وہ کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہوں گے۔

وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۞

٧٠۔ اور زمین اپنے ربّ کے نور سے چمک اُٹھے گی اور اعمال نامہ (سامنے) رکھ دیا جائے گا اور سب نبیوں اور گواہی دینے والوں کو لایا جائے گا اور ان کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور وہ ظلم نہیں کئے جائیں گے۔

وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۞ ع

٧١۔ اور ہر نفس کو جو اُس نے عمل کیا اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ اور وہ سب سے زیادہ جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں۔

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۞

٧٢۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا گروہ در گروہ جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس آجائیں گے اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اس کے داروغے ان سے کہیں گے کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول نہیں آئے تھے جو تم پر تمہارے ربّ کی آیات کی تلاوت کرتے تھے اور تمہیں تمہارے اِس دن کی لقا سے ڈرایا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کیوں نہیں۔ لیکن عذاب کا فرمان کافروں پر یقیناً صادق آگیا۔

قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۷۳﴾

۷۳۔ کہا جائے گا کہ جہنّم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ۔ اُس میں لمبے عرصہ تک رہنے والے ہو۔ پس تکبّر کرنے والوں کا کیا ہی بُرا ٹھکانہ ہے۔

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ﴿۷۴﴾

۷۴۔اور وہ لوگ جنہوں نے اپنے ربّ کا تقویٰ اختیار کیا وہ بھی گروہ در گروہ جنّت کی طرف لے جائے جائیں گے حتّٰی کہ جب وہ اس تک پہنچیں گے اور اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے تب اس کے داروغے ان سے کہیں گے تم پر سلامتی ہو۔تم بہت عمدہ حالت کو پہنچے۔پس اس میں ہمیشہ رہنے والے بن کر داخل ہو جاؤ۔

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۷۵﴾

۷۵۔ اور وہ کہیں گے تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جس نے اپنا وعدہ ہم سے پورا کر دکھایا اور ہمیں (اس موعودہ) ارض کا وارث بنا دیا۔ جنت میں جہاں چاہیں ہم جگہ بنا سکتے ہیں۔ پس عمل کرنے والوں کا اجر کتنا عمدہ ہے۔

وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۶﴾ ع

۷۶۔ اور تُو فرشتوں کو دیکھے گا کہ عرش کے ماحول کو گھیرے میں لئے ہوئے ہوں گے۔ وہ اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ تسبیح کر رہے ہوں گے اور ان کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ سب حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

۴۰۔ المؤمن

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی چھیاسی آیات ہیں۔

اس سورت کا آغاز حٰمٓ کے مقطعات سے ہوتا ہے اور اس کے بعد کی چھ سورتوں کا آغاز بھی انہی مقطعات سے ہوتا ہے۔ گویا اس کے سمیت کُل سات سورتیں ہیں جن کا آغاز حٰمٓ سے ہوتا ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ ان سورتوں کا سورۃ الفاتحہ کی سات آیتوں سے کوئی تعلق ہے تو کیا ہے۔

گزشتہ سورت میں بنی آدم کو تلقین فرمائی گئی ہے کہ اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ دراصل قنوطیت ابلیس کی صفت ہے اور جو سچے دل سے اللہ کی رحمت پر توکّل کرے گا اور اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ سب گناہ بخشنے کی قدرت رکھتا ہے۔

اسی طرح گزشتہ سورت میں ملائکہ کے حآفّین ہونے کا ذکر ہے کہ وہ عرش کے ماحول کو گھیرے میں لئے ہوئے ہیں لیکن اِس سورت میں مزید یہ فرمایا گیا کہ تمہاری بخشش کا تعلق ملائکہ کی دعاؤں سے بھی ہے جنہوں نے اللہ کے عرش کو اٹھایا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو کوئی مادی چیز نہیں کہ وہ کسی عرش پر بیٹھا ہوا ہو اور اسے فرشتوں نے اٹھایا ہوا ہو۔ اللہ تو ہر جگہ موجود ہے اور اس نے کائنات کی ہر چیز کو اٹھایا ہوا ہے اس لئے یہاں اس کی تنزیہی صفات کا ذکر ہے اور عرش سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب صافی ہے جو اللہ کی تخت گاہ ہے اور آپؐ کے دل کو تقویت دینے کے لئے فرشتے اسے چاروں طرف سے گھیرے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے گنہگار بندوں کے لئے بھی دعائیں کرتے ہیں اور اس کے علاوہ ان کی ذرّیات کے لئے بھی دعائیں کرتے ہیں۔ پس مجھے یقین ہے کہ اس سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کے عرش سے اٹھنے والی وہ دعائیں ہیں جو قیامت تک آنے والے نیک بندوں اور اُن کی ذرّیت کے لئے آپؐ نے کیں۔

اسی سورت میں اس وقت جب فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قتل کرنے کا ارادہ کیا، ایک ایسے شہزادے کا ذکر ملتا ہے جو موسیٰؑ پر ایمان لے آیا تھا مگر اسے چھپاتا تھا۔ مگر جب اس کے سامنے موسیٰؑ کو قتل کرنے کی سازشیں کی گئیں تو وہ اس وقت اس کے اظہار سے باز نہ رہ سکا اور اپنی قوم کو ایک عظیم الشان تنبیہ کی کہ اگر موسیٰؑ جھوٹا ہے تو اسے چھوڑ دو۔ جھوٹے از خود ہلاک ہو جایا کرتے ہیں۔ لیکن اگر وہ سچا ہوا تو پھر جن چیزوں سے وہ تمہیں ڈراتا ہے ان میں سے بعض ضرور تمہیں آ پکڑیں گی۔

یہاں ہمیشہ کے لئے قوموں کو یہ نصیحت ہے کہ نبوت کا دعویٰ کرنے والوں کا معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا کرو۔ اگر وہ جھوٹے ہیں تو وہ خود ان کو ہلاک کرے گا لیکن اگر وہ سچے نکلے اور تم نے ان کا انکار کر دیا تو تم ان کے وعید میں سے بعض ضرور اپنے بارہ میں پورے ہوتے دیکھو گے۔ چونکہ ان آیات کا تعلق آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا اعلان کرنے والوں سے بھی ہے اس لئے ان کی تاریخ بتاتی ہے کہ بعینہٖ یہی معاملہ ان کے ساتھ ہوا۔ تمام جھوٹے نبی ہلاک کر دیئے گئے اور ان کا نام ونشان بھی تاریخ میں نہیں ملتا۔

اسی تعلق میں حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بھی لوگوں کے اس دعویٰ کا ذکر ہے کہ آپؑ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اگر یہ بات سچی ہوتی تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد مبعوث ہوتے؟۔ پس یہ محض ان لوگوں کے دعوے ہیں جن کو اللہ کی تقدیر کا کچھ بھی علم نہیں۔ ہر چیز بند ہو سکتی ہے مگر اللہ کے فضلوں کی راہ ہرگز بند نہیں ہو سکتی۔ اسی ضمن میں کہ اللہ تعالیٰ جھوٹوں کو ہلاک کرتا ہے یہ بھی تنبیہ فرما دی گئی کہ وہ سچوں کی ضرور مدد فرماتا ہے اس لئے جو چاہے زور لگا لو، تم اللہ تعالیٰ کے سچے نبیوں کو کبھی بھی ناکام و نامراد نہیں کر سکو گے۔

آیت نمبر ٦٦ میں دین کو خالص کرنے کی پھر تاکید فرمائی گئی ہے کہ زندہ خدا کے سوا اَور کوئی معبود نہیں۔ پس اسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے اسے پکارو۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ سِتٌّ وَّ ثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّ تِسْعَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حٰمٓ ②

۲۔ حَمِیدٌ مَجِیدٌ: صاحبِ حمد، صاحبِ مجد۔

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ③

۳۔ اس کتاب کا اُتارا جانا اللہ، کامل غلبہ والے (اور) کامل علم والے کی طرف سے ہے۔

غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ۙ ذِي الطَّوْلِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ④

۴۔ جو گناہوں کو بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا، پکڑ میں سخت اور بہت عطا اور وسعت والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اُسی کی طرف لَوٹ کر جانا ہے۔

مَا يُجَادِلُ فِيْۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ⑤

۵۔ اللہ کے نشانات کے بارہ میں کوئی جھگڑا نہیں کرتا مگر وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا۔ پس ان کا کھلے بندوں ملک میں چلتے پھرنا تجھے کسی دھوکہ میں نہ ڈالے۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۪ وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۭ بِرَسُوْلِهِمْ لِيَاْخُذُوْهُ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ⑥

۶۔ ان سے پہلے نوح کی قوم نے بھی جھٹلایا تھا اور ان کے بعد مختلف گروہوں نے بھی اور ہر قوم نے اپنے رسول کے متعلق یہ پختہ ارادہ کیا تھا کہ وہ اسے پکڑ لیں اور انہوں نے جھوٹ کے ذریعہ جھگڑا کیا تاکہ اس کے ذریعہ سے حق کو جھٹلا دیں۔ تب میں نے انہیں پکڑ لیا۔ پس (دیکھو) میری سزا کیسی تھی۔

وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ⑦

۷۔ اور اسی طرح تیرے ربّ کا یہ فرمان، ان لوگوں کے خلاف جنہوں نے کفر کیا، ضرور پورا اُترتا ہے کہ وہ آگ میں پڑنے والے ہیں۔

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿٨﴾

٨۔ وہ جو عرش کو اُٹھائے ہوئے ہیں اور وہ جو اس کے گرد ہیں وہ اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں اور ان لوگوں کے لئے بخشش طلب کرتے ہیں جو ایمان لائے۔ اے ہمارے ربّ! تُو ہر چیز پر رحمت اور علم کے ساتھ محیط ہے۔ پس وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی اور تیری راہ کی پیروی کی ان کو بخش دے اور ان کو جہنّم کے عذاب سے بچا۔

رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۙ﴿٩﴾

٩۔ اور اے ہمارے ربّ! انہیں اُن دائمی جنتوں میں داخل کر دے جن کا تُو نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے اور انہیں بھی جو اُن کے باپ دادا اور ان کے ساتھیوں اور ان کی اولاد میں سے نیکی اختیار کرنے والے ہیں۔ یقیناً تُو ہی کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ؕ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١٠﴾ ع

١٠۔ اور انہیں بدیوں سے بچا۔ اور جسے تو نے اس دن بدیوں (کے نتائج) سے بچایا تو یقیناً تُو نے اس پر بہت رحم کیا اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ﴿١١﴾

١١۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اُنہیں پکارا جائے گا کہ اللہ کی ناراضگی تمہاری آپس کی ناراضگیوں کے مقابل پر زیادہ بڑی تھی۔ جس وقت تم ایمان کی طرف بلائے جاتے تھے پھر بھی انکار کر دیتے تھے۔

قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى

١٢۔ وہ کہیں گے اے ہمارے ربّ! تُو نے ہمیں دو دفعہ موت دی اور دو ہی دفعہ زندگی بخشی۔ پس ہم اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں۔ تو کیا

خُرُوۡجٍ مِّنۡ سَبِيۡلٍ ﴿۱۲﴾

(اس سے بچ) نکلنے کی کوئی راہ ہے؟ ①

ذٰلِكُمۡ بِاَنَّهٗۤ اِذَا دُعِىَ اللّٰهُ وَحۡدَهٗ كَفَرۡتُمۡ‌ۚ وَاِنۡ يُّشۡرَكۡ بِهٖ تُؤۡمِنُوۡا‌ ؕ فَالۡحُكۡمُ لِلّٰهِ الۡعَلِىِّ الۡكَبِيۡرِ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ تمہارا یہ حال اس لئے ہے کہ جب بھی اکیلے اللہ کو پکارا جاتا تھا تم اس کا انکار کر دیتے تھے اور اگر اس کا شریک ٹھہرایا جاتا تھا تو تم مان لیتے تھے۔ پس فیصلہ کا اختیار اللہ ہی کو ہے جو بہت بلند (اور) بہت بڑا ہے۔

هُوَ الَّذِىۡ يُرِيۡكُمۡ اٰيٰتِهٖ وَيُنَزِّلُ لَكُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ رِزۡقًا‌ ؕ وَمَا يَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنۡ يُّنِيۡبُ ﴿۱۴﴾

۱۴۔ وہی ہے جو تمہیں اپنے نشانات دکھاتا ہے اور تمہارے لئے آسمان سے رزق اُتارتا ہے۔ اور نصیحت نہیں پکڑتا مگر وہی جو جُھکتا ہے۔

فَادۡعُوا اللّٰهَ مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ وَلَوۡ كَرِهَ الۡكٰفِرُوۡنَ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ پس اللہ کو، اُسی کی خاطر اطاعت کو خالص کرتے ہوئے، پکارو خواہ کافر ناپسند کریں۔

رَفِيۡعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الۡعَرۡشِ‌ۚ يُلۡقِى الرُّوۡحَ مِنۡ اَمۡرِهٖ عَلٰى مَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ لِيُنۡذِرَ يَوۡمَ التَّلَاقِ ۙ﴿۱۶﴾

۱۶۔ وہ بلند درجات والا صاحبِ عرش ہے۔ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے اپنے امر سے روح کو اُتارتا ہے تاکہ وہ ملاقات کے دن سے ڈرائے۔

يَوۡمَ هُمۡ بٰرِزُوۡنَ‌ ۚ لَا يَخۡفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنۡهُمۡ شَىۡءٌ‌ ؕ لِمَنِ الۡمُلۡكُ الۡيَوۡمَ‌ ؕ لِلّٰهِ الۡوَاحِدِ الۡقَهَّارِ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ جس دن وہ نکل کھڑے ہوں گے ان کا کچھ حال اللہ پر مخفی نہ ہوگا۔ آج کے دن بادشاہت کس کی ہے؟ اللہ ہی کی ہے جو اکیلا (اور) صاحبِ جبروت ہے۔

اَلۡيَوۡمَ تُجۡزٰى كُلُّ نَفۡسٍۢ بِمَا كَسَبَتۡ‌ ؕ لَا ظُلۡمَ الۡيَوۡمَ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيۡعُ الۡحِسَابِ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ آج ہر جان کو اس کا بدلہ دیا جائے گا جو اس نے کمایا۔ آج کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ یقیناً اللہ حساب لینے میں بہت تیز ہے۔

① بظاہر تو ایک ہی دفعہ انسان مرتا ہے، ہاں اس کا دو دفعہ زندہ ہونا سمجھ آجاتا ہے۔ ایک یہ زندگی اور ایک بعد کی زندگی۔ ''اَمَتَّنَا اثۡنَتَيۡنِ'' میں پہلی موت سے مراد کُلّی عدم ہے۔ یعنی تُو نے ہمیں پہلی دفعہ عدم سے وجود کی خلعت عطا کی۔

وَاَنۡذِرۡهُمۡ يَوۡمَ الۡاٰزِفَةِ اِذِ الۡقُلُوۡبُ لَدَى الۡحَنَاجِرِ كٰظِمِيۡنَ ؕ مَا لِلظّٰلِمِيۡنَ مِنۡ حَمِيۡمٍ وَّلَا شَفِيۡعٍ يُّطَاعُ ؕ﴿۱۹﴾

۱۹۔ اور انہیں قریب آ جانے والی عقوبت کے دن سے ڈرا جب دل غم اور خوف سے حلق تک آ پہنچیں گے۔ ظالموں کے لئے نہ کوئی جگری دوست ہوگا اور نہ کوئی ایسا سفارش کرنے والا جس کی بات مانی جائے۔

يَعۡلَمُ خَآئِنَةَ الۡاَعۡيُنِ وَمَا تُخۡفِى الصُّدُوۡرُ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ وہ آنکھوں کی خیانت کو بھی جانتا ہے اور اسے بھی جو سینے چھپاتے ہیں۔

وَاللّٰهُ يَقۡضِىۡ بِالۡحَـقِّ ؕ وَالَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖ لَا يَقۡضُوۡنَ بِشَىۡءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡبَصِيۡرُ ﴿۲۱﴾ ع

۲۱۔ اور اللہ حق کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے اور جن کو وہ لوگ اس کے سوا پکارتے ہیں وہ کسی چیز کا بھی فیصلہ نہیں کرتے۔ یقیناً اللہ ہی ہے جو بہت سننے والا (اور) گہری نظر رکھنے والا ہے۔

اَوَلَمۡ يَسِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ فَيَنۡظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيۡنَ كَانُوۡا مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ؕ كَانُوۡا هُمۡ اَشَدَّ مِنۡهُمۡ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِى الۡاَرۡضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوۡبِهِمۡ ؕ وَمَا كَانَ لَهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ مِنۡ وَّاقٍ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ کیا انہوں نے زمین میں سیر نہیں کی کہ وہ دیکھ لیتے کہ ان لوگوں کا انجام کیسا ہوا جو اُن سے پہلے تھے؟ وہ ان سے قوّت میں اور زمین میں نشانات چھوڑنے کے لحاظ سے زیادہ شدید تھے۔ پس اللہ نے ان کو بھی ان کے گناہوں کے سبب پکڑ لیا اور انہیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہ تھا۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ كَانَتۡ تَّاۡتِيۡهِمۡ رُسُلُهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوۡا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ قَوِىٌّ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ یہ اس لئے ہوا کہ ان کے پاس ان کے رسول کھلے کھلے نشانات لے کر آتے رہے پھر بھی انہوں نے انکار کر دیا۔ پس اللہ نے ان کو پکڑ لیا۔ یقیناً وہ بہت طاقتور (اور) سزا دینے میں سخت ہے۔

وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا مُوۡسٰی بِاٰيٰتِنَا وَسُلۡطٰنٍ مُّبِيۡنٍۙ﴿۲۴﴾	۲۴۔ اور یقیناً ہم نے موسیٰ کو بھی اپنے نشانات اور کھلی کھلی غالب دلیل کے ساتھ بھیجا تھا۔
اِلٰی فِرۡعَوۡنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوۡنَ فَقَالُوۡا سٰحِرٌ كَذَّابٌ﴿۲۵﴾	۲۵۔ فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف ۔ پس انہوں نے کہا یہ تو جادوگر (اور) بہت جھوٹا ہے۔
فَلَمَّا جَآءَهُمۡ بِالۡحَقِّ مِنۡ عِنۡدِنَا قَالُوا اقۡتُلُوۡۤا اَبۡنَآءَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ وَاسۡتَحۡيُوۡا نِسَآءَهُمۡ ؕ وَمَا كَيۡدُ الۡكٰفِرِيۡنَ اِلَّا فِیۡ ضَلٰلٍ﴿۲۶﴾	۲۶۔ پس جب وہ ہماری طرف سے حق لے کر ان کے پاس آیا تو انہوں نے کہا۔ ان لوگوں کے بیٹوں کو قتل کرو جو اس کے ساتھ ایمان لائے اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھو۔ اور کافروں کی تدبیر بے کار جانے کے سوا کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔
وَقَالَ فِرۡعَوۡنُ ذَرُوۡنِیۡۤ اَقۡتُلۡ مُوۡسٰی وَلۡيَدۡعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اَنۡ يُّبَدِّلَ دِيۡنَكُمۡ اَوۡ اَنۡ يُّظۡهِرَ فِی الۡاَرۡضِ الۡفَسَادَ﴿۲۷﴾	۲۷۔ اور فرعون نے کہا مجھے ذرا چھوڑو کہ میں موسیٰ کو قتل کروں اور وہ اپنے رب کو پکارے۔ یقیناً میں ڈرتا ہوں کہ وہ تمہارا دین بدل دے گا یا زمین میں فساد پھیلا دے گا۔
وَقَالَ مُوۡسٰۤی اِنِّیۡ عُذۡتُ بِرَبِّیۡ وَرَبِّكُمۡ مِّنۡ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤۡمِنُ بِيَوۡمِ الۡحِسَابِ﴿۲۸﴾ ع ۳/۸	۲۸۔ اور موسیٰ نے کہا یقیناً میں اپنے ربّ اور تمہارے ربّ کی پناہ میں آتا ہوں ہر ایسے متکبر سے جو حساب کتاب کے دن پر ایمان نہیں رکھتا۔
وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤۡمِنٌ ۖ مِّنۡ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ يَكۡتُمُ اِيۡمَانَهٗۤ اَتَقۡتُلُوۡنَ رَجُلًا اَنۡ يَّقُوۡلَ رَبِّیَ اللّٰهُ وَقَدۡ جَآءَكُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ مِنۡ رَّبِّكُمۡ ؕ وَاِنۡ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيۡهِ	۲۹۔ اور فرعون کی آل میں سے ایک مومن مرد نے کہا جو اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھا کہ کیا تم محض اس لئے ایک شخص کو قتل کرو گے کہ وہ کہتا ہے کہ میرا ربّ اللہ ہے اور وہ تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے کھلے کھلے نشان لے کر آیا ہے۔ اگر وہ جھوٹا نکلا تو

كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿٢٩﴾

یقیناً اُس کا جھوٹ اُسی پر پڑے گا اور اگر وہ سچا ہوا تو جن چیزوں سے وہ تمہیں ڈراتا ہے ان میں سے کچھ ضرور تمہیں آ پکڑیں گی۔ یقیناً اللہ اُسے ہدایت نہیں دیا کرتا جو حد سے بڑھا ہوا (اور) سخت جھوٹا ہو۔ ﴿١﴾

يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۫ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ۗ قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿٣٠﴾

۳۰۔ اے میری قوم! آج تو تمہاری بادشاہت ہے اس حال میں کہ تم زمین پر غالب آتے جا رہے ہو۔ مگر اللہ کے عذاب کی پکڑ سے کون ہماری مدد کرے گا اگر وہ ہم تک آ پہنچے؟ فرعون نے کہا میں جو کچھ سمجھتا ہوں ایسا ہی تمہیں سمجھا رہا ہوں اور میں ہدایت کے رستے کے سوا کسی اور طرف تمہاری راہنمائی نہیں کرتا۔

وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿٣١﴾

۳۱۔ اور اس نے جو ایمان لایا تھا کہا: اے میری قوم! یقیناً میں تم پر احزاب کے زمانے جیسا زمانہ آنے سے ڈرتا ہوں۔

مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۗ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿٣٢﴾

۳۲۔ نوح کی قوم کی ڈگر جیسا زمانہ اور عاد اور ثمود جیسا اور ان لوگوں جیسا جو اُن کے بعد آئے۔ اور اللہ بندوں پر ظلم کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔

﴿١﴾ جس مومن مرد کا اس آیت میں ذکر ہے وہ فرعون کے اقرباء اور بڑے سرداروں میں سے تھا اور حضرت آسیہ کی طرح وہ بھی حضرت موسیٰ پر ایمان لے آیا تھا لیکن اپنا ایمان مخفی رکھا ہوا تھا۔

اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ جب فرعون اور اس کے سردار حضرت موسیٰ کے قتل کا فیصلہ کر رہے تھے تو اس وقت اس نے اپنے اس مخفی ایمان کو ظاہر کر دیا اور ان کو سمجھایا کہ وہ اپنی اس حرکت سے باز آئیں اور دلیل یہ دی کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو جھوٹے کا جھوٹ صرف اسی پر پڑا کرتا ہے۔ جس پر اس نے جھوٹ باندھا ہے وہ آپ ہی اسے پکڑے گا۔ لیکن اگر وہ سچا نکلا تو ایسی آفتیں جن کی وہ پیشگوئی کرتا ہے ان میں سے بعض ضرور تمہارے پیچھے لگ جائیں گی یہاں تک کہ تم ہلاک کر دیئے جاؤ گے۔ یہ سچے انبیاء کی ایک دائمی پہچان ہے اور جن قوموں کی طرف انبیاء مبعوث ہوتے ہیں ان کے لئے بھی ایک دائمی نصیحت ہے۔

وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۝٣٣

۳۳۔ اور اے میری قوم! میں تم پر ایسا زمانہ آنے سے ڈرتا ہوں جب بلند آواز سے ایک دوسرے کو پکارا جائے گا۔

يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝٣٤

۳۴۔ جس دن تم پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوگے۔ تمہیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا اور جسے اللہ گمراہ ٹھہرا دے پھر اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہوتا۔

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ۭ حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُۨ ۝٣٥

۳۵۔ اور یقیناً تمہارے پاس اس سے پہلے یوسف بھی کھلے کھلے نشانات لے کر آچکا ہے مگر تم اُس بارہ میں ہمیشہ شک میں رہے ہو جو وہ تمہارے پاس لایا یہاں تک کہ جب وہ مرگیا تو تم کہنے لگے کہ اب اس کے بعد اللہ ہرگز کوئی رسول مبعوث نہیں کرے گا۔ اسی طرح اللہ حد سے بڑھنے والے (اور) شکوک میں مبتلا رہنے والے کو گمراہ ٹھہراتا ہے۔

الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۭ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۝٣٦

۳۶۔ اُن لوگوں کو جو اللہ کی آیات کے بارہ میں بغیر کسی غالب دلیل کے جو اُن کے پاس آئی ہو جھگڑتے ہیں۔ اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑا گناہ ہے اور اُن کے نزدیک بھی جو ایمان لائے ہیں۔ اسی طرح اللہ ہر متکبر (اور) سخت جابر کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ۝٣٧

۳۷۔ اور فرعون نے کہا اے ہامان! میرے لئے محل بنا تا کہ میں ان راستوں تک جا پہنچوں

اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ۭ وَكَذٰلِكَ

۳۸۔ جو آسمان کے راستے ہیں تا کہ میں موسیٰ کے معبود کو جھانک کر دیکھوں بلکہ درحقیقت میں تو اسے جھوٹا سمجھتا ہوں۔ اور اسی طرح فرعون کے لئے

زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَ مَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ﴿۳۸﴾ ع

اس کے بداعمال خوبصورت کر کے دکھائے گئے اور وہ راستے سے روک دیا گیا اور فرعون کی تدبیر اس کے سوا کچھ نہ تھی کہ وہ نامرادی میں ڈوبی ہوئی تھی۔

وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿۳۹﴾ ج

۳۹۔ اور وہ شخص جو ایمان لایا تھا اس نے کہا اے میری قوم! میری پیروی کرو میں تمہیں ہدایت کی راہ دکھاؤں گا۔

يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ؗ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿۴۰﴾

۴۰۔ اے میری قوم! یہ دنیوی زندگی تو محض عارضی سامان ہے اور یقیناً آخرت ہی ہے جو ٹھہرنے کے لائق جگہ ہے۔

مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۴۱﴾

۴۱۔ جو بھی برائی کرے گا اسے سزا نہیں دی جائے گی مگر اُسی کے برابر۔ اور مرد اور عورت میں سے جو بھی نیکی کرے گا اور وہ مومن ہوگا پس یہی وہ لوگ ہیں جو جنّت میں داخل ہوں گے۔ اس میں انہیں بے حساب رزق عطا کیا جائے گا۔

وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ﴿۴۲﴾ ط

۴۲۔ اور اے میری قوم! مجھے کیا ہوا ہے کہ میں تمہیں نجات کی طرف بلاتا ہوں جبکہ تم مجھے آگ کی طرف بلا رہے ہو۔

تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ؗ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ﴿۴۳﴾

۴۳۔ تم مجھے بلا رہے ہو کہ میں اللہ کا انکار کر دوں اور اس کا شریک اُسے ٹھہراؤں جس کا مجھے کوئی علم نہیں۔ اور میں کامل غلبہ والے (اور) بے انتہا بخشنے والے کی طرف بلاتا ہوں۔

لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ

۴۴۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جس کی طرف تم مجھے بلاتے ہو اُسے پکارنے کا کوئی جواز نہ دنیا میں ہے اور نہ آخرت میں اور یقیناً ہمارا لوٹ کر جانا تو اللہ کی

مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿٤٤﴾

طرف ہے اور یقیناً حد سے بڑھنے والے ہی ہیں جو آگ والے ہوں گے۔

فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ۭ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿٤٥﴾

۴۵۔ پس تم ضرور ان باتوں کو یاد کرو گے جو میں تم سے کہتا ہوں اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ یقیناً اللہ بندوں پر گہری نظر رکھنے والا ہے۔

فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْۗءُ الْعَذَابِ ﴿٤٦﴾ۚ

۴۶۔ پس اللہ نے اسے اُن کے مکروں کے بدنتائج سے بچا لیا اور آلِ فرعون کو بہت بُرے عذاب نے گھیر لیا۔

اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۣ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿٤٧﴾

۴۷۔ آگ، جس پر وہ صبح و شام پیش کئے جاتے ہیں اور جس دن قیامت برپا ہوگی (کہا جائے گا کہ) آلِ فرعون کو سخت ترین عذاب میں جھونک دو۔

وَاِذْ يَتَحَاۗجُّوْنَ فِي النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰۗؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿٤٨﴾

۴۸۔ اور جب وہ آگ میں پڑے جھگڑ رہے ہوں گے تو کمزور لوگ تکبر کرنے والوں سے کہیں گے ہم یقیناً تمہارے پیروکار تھے پس کیا تم آگ کا کوئی حصہ ہم سے ٹال سکتے ہو؟

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ ۙ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿٤٩﴾

۴۹۔ جن لوگوں نے تکبر کیا وہ کہیں گے۔ یقیناً ہم سب کے سب اس میں ہیں۔ یقیناً اللہ بندوں کے درمیان فیصلہ کر چکا ہے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿٥٠﴾

۵۰۔ اور وہ لوگ جو آگ میں ہوں گے جہنّم کے داروغوں سے کہیں گے کہ اپنے ربّ سے دعا کرو کہ ہم سے کسی دن تو کچھ عذاب ہلکا کردے۔

قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ قَالُوْا بَلٰى ؕ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿٥١﴾ ع

۵۱۔ وہ کہیں گے تو پھر کیا تمہارے پاس تمہارے رسول کھلے کھلے نشانات کے ساتھ نہیں آتے رہے؟ وہ کہیں گے ہاں! کیوں نہیں۔ وہ جواب دیں گے پھر دعا کرو مگر کافروں کی دعا بے کار جانے کے سوا کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿٥٢﴾

۵۲۔ یقیناً ہم اپنے رسولوں کی اور اُن کی جو ایمان لائے اِس دنیا کی زندگی میں بھی مدد کریں گے اور اُس دن بھی جب گواہ کھڑے ہوں گے۔ ①

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿٥٣﴾

۵۳۔ جس دن ظالموں کو ان کی معذرت کوئی فائدہ نہیں دے گی اور ان کے لئے لعنت ہوگی اور ان کا بہت بُرا گھر ہوگا۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ ﴿٥٤﴾

۵۴۔ اور یقیناً ہم نے موسیٰ کو ہدایت عطا کی اور بنی اسرائیل کو کتاب کا وارث بنا دیا۔

هُدًى وَّ ذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿٥٥﴾

۵۵۔ جو ہدایت تھی اور نصیحت بھی تھی عقل والوں کیلئے۔

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ اسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿٥٦﴾

۵۶۔ پس صبر کر۔ یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے اور اپنی بھول چوک کے تعلق میں استغفار کر اور اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ شام کو بھی تسبیح کر اور صبح بھی۔ ②

اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿٥٧﴾

۵۷۔ یقیناً وہ لوگ جو اللہ کی آیات کے بارہ میں ایسی کسی قطعی دلیل کے بغیر جھگڑتے ہیں جو اُن کے پاس آئی ہو، اُن کے دلوں میں ایسی بڑائی کے سوا کچھ نہیں جسے وہ کبھی بھی پا نہیں سکیں گے۔ پس اللہ کی پناہ مانگ۔ یقیناً وہی بہت سننے والا (اور) گہری نظر رکھنے والا ہے۔

① اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کو یقینی طور پر اپنی طرف سے نصرت یافتہ قرار دیتا ہے۔ يَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ سے مراد قیامت یعنی فیصلہ کا دن ہے جس میں مجرموں کے خلاف متعدد نا قابلِ تردید شہادتیں پیش ہوں گی۔

② آنحضرت ﷺ کی طرف جو ذَنْب منسوب کیا گیا ہے اس سے بھول چوک مراد ہے، نہ کہ گناہ۔

لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٥٨﴾

۵۸۔ یقیناً آسمانوں اور زمین کی تخلیق انسانوں کی تخلیق سے بہت بڑھ کر ہے۔ لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں۔

وَمَا يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِیْٓءُ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٥٩﴾

۵۹۔ اور اندھا اور بینا برابر نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے وہ اور بُرائی کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے۔ بہت تھوڑا ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہو۔

اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٦٠﴾

۶۰۔ یقیناً ساعت ضرور آکر رہے گی۔ اس میں کوئی شک نہیں لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِىْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِىْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ﴿٦١﴾ ع

۶۱۔ اور تمہارے ربّ نے کہا مجھے پکارو میں تمہیں جواب دوں گا۔ یقیناً وہ لوگ جو میری عبادت کرنے سے اپنے تئیں بالا سمجھتے ہیں ضرور جہنّم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔

اَللّٰهُ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٦٢﴾

۶۲۔ اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے رات کو بنایا تاکہ تم اس میں تسکین پاؤ اور دن کو دکھانے والا بنایا۔ یقیناً اللہ لوگوں پر بہت فضل کرنے والا ہے لیکن اکثر انسان شکر نہیں کرتے۔

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَىْءٍ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۫ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٦٣﴾

۶۳۔ یہ ہے اللہ، تمہارا ربّ، ہر چیز کا خالق۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس تم کہاں بہکائے جاتے ہو؟

كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿٦٤﴾

۶۴۔ اسی طرح وہ لوگ بہکائے جاتے ہیں جو اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّ صَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚۖ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٥﴾

۶۵۔ اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو قرار کی جگہ بنایا اور آسمان کو (تمہاری) بقا کا موجب بنایا اور اُس نے تمہیں صورت بخشی اور تمہاری صورتوں کو بہت اچھا بنایا اور تمہیں پاکیزہ چیزوں میں سے رزق عطا کیا۔ یہ ہے اللہ، تمہارا ربّ۔ پس ایک وہی اللہ برکت والا ثابت ہوا جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٦﴾

۶۶۔ وہی زندہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں پس اُسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے اُسے پکارو۔ کامل تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ ۫ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٧﴾

۶۷۔ تُو کہہ دے کہ یقیناً مجھے منع کیا گیا ہے کہ میں ان کی عبادت کروں جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو جبکہ میرے پاس میرے ربّ کی طرف سے کھلے کھلے نشانات آچکے ہیں۔ اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمام جہانوں کے ربّ کا کامل فرمانبردار ہو جاؤں۔

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ

۶۸۔ وہی ہے جس نے (اوّلاً) تمہیں مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفہ سے، پھر لوتھڑے سے، پھر تمہیں بچے کی صورت باہر نکالتا ہے اور پھر یہ توفیق بخشتا ہے کہ تم اپنی بلوغت کی عُمر کو پہنچو تا کہ پھر یہ امکان ہو کہ تم بوڑھے ہو جاؤ اور تا کہ تم آخری مقررہ مدّت تک پہنچ جاؤ۔

وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٨﴾	ہاں کچھ تم میں سے ایسے بھی ہیں جنہیں پہلے ہی وفات دے دی جاتی ہے اور (یہ نظام اس لئے ہے) تا کہ تم عقل کرو۔
هُوَ الَّذِىْ يُحْىٖ وَ يُمِيْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٦٩﴾	۶۹۔ وہی ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ پس جب وہ کسی بات کا فیصلہ کر لیتا ہے تو محض اُسے یہ کہتا ہے کہ ''ہو جا'' تو وہ ہونے لگتی ہے اور ہو کر رہتی ہے۔
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِىْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ﴿٧٠﴾	۷۰۔ کیا تو نے ایسے لوگ نہیں دیکھے جو اللہ کے نشانات سے متعلق بحثیں کرتے ہیں؟ وہ کہاں پھرائے جا رہے ہیں؟
الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَ بِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۛ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٧١﴾	۷۱۔ وہ لوگ جنہوں نے کتاب کا اور ان امور کا انکار کر دیا جن کے ساتھ ہم اپنے رسول بھیجتے رہے تو وہ عنقریب جان لیں گے۔
اِذِ الْاَغْلٰلُ فِىْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَ السَّلٰسِلُ ؕ يُسْحَبُوْنَ ﴿٧٢﴾	۷۲۔ جب طوق اُن کی گردنوں میں ہوں گے اور زنجیریں بھی (جن سے) وہ گھسیٹے جائیں گے
فِى الْحَمِيْمِ ۙ ثُمَّ فِى النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ﴿٧٣﴾	۷۳۔ کھولتے ہوئے پانی میں۔ بعد ازاں وہ آگ میں جھونک دیئے جائیں گے۔
ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿٧٤﴾	۷۴۔ پھر ان سے پوچھا جائے گا۔ کہاں ہیں وہ جن کو تم شریک ٹھہرایا کرتے تھے
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَيْـًٔا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٥﴾	۷۵۔ اللہ کے سوا؟ وہ کہیں گے ہم سے وہ گم ہو گئے ہیں بلکہ ہم تو اس سے پہلے کسی چیز کو بھی نہیں پکارتے تھے۔ اسی طرح اللہ کافروں کو گمراہ ٹھہراتا ہے۔
ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ بِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ﴿٧٦﴾	۷۶۔ یہ اس لئے ہے کہ تم زمین میں ناحق خوشیاں منایا کرتے تھے اور اس لئے ہے کہ تم اِتراتے پھرتے تھے۔

ع ۸/۱۲ — معانقة ۱۳ عند المتاخرین

اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٧٧﴾

۷۷۔ جہنّم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ۔ (تم) اس میں ایک لمبے عرصہ تک رہنے والے ہو۔ پس تکبر کرنے والوں کا ٹھکانہ بہت بُرا ہے۔

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿٧٨﴾

۷۸۔ پس تو صبر کر۔ یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ ہم چاہیں تو تجھے اس اِنذار میں سے کچھ دکھا دیں جس سے ہم انہیں ڈرایا کرتے تھے یا تجھے وفات دے دیں تو بہرحال وہ ہماری طرف ہی لَوٹائے جائیں گے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿٧٩﴾ ع

ع ۸ ۱۰ ۱۳

۷۹۔ اور یقیناً ہم نے تجھ سے پہلے بھی پیغمبر بھیجے تھے بعض ان میں سے ایسے تھے جن کا ذکر ہم نے تجھ سے کر دیا ہے اور بعض ان میں سے ایسے تھے جن کا ہم نے تجھ سے ذکر نہیں کیا۔ اور کسی رسول کے لئے ممکن نہیں کہ وہ اللہ کے اذن کے بغیر کوئی نشان لے آئے۔ پس جب اللہ کا حکم آ جائے گا تو حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور اس وقت جھٹلانے والے گھاٹا پائیں گے۔ (۱)

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٨٠﴾

۸۰۔ اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے مویشی بنائے تا کہ تم ان میں سے بعض پر سواری کرو اور انہی میں سے بعض کو تم کھانے کے استعمال میں لاتے ہو۔

وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿٨١﴾ ؕ

۸۱۔ اور تمہارے لئے ان میں بہت سے فوائد ہیں اور تاکہ تم ان پر سوار ہو کر اپنی اُس مراد تک پہنچو جو تمہارے سینوں میں ہے اور ان پر نیز کشتیوں پر تم اُٹھائے جاتے ہو۔

---

(۱) پہلی قابل ذکر بات اس آیت میں یہ ہے کہ بے شمار انبیاء میں سے محض چند کا ذکر رسول اللہ ﷺ کی زبانی کیا گیا ہے لیکن یہ انبیاء کی کل تعداد نہیں۔ یہ ہر قسم کے انبیاء میں سے چند نمونے کے طور پر پیش کئے گئے ہیں۔ اور ان سب کے اجتماعی نمونے کے طور پر آنحضرت ﷺ کا ذکر ہے۔ قرآن کریم میں رسول اللہ ﷺ سمیت کل پچیس انبیاء کا ذکر ہے جیسا کہ مکاشفات کی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا تھا۔ (مکاشفہ باب۴ آیت ۱۱)

وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۖ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ﴿٨١﴾

۸۲۔ اور تمہیں وہ اپنے نشانات دکھاتا ہے۔ پس اللہ کے کن کن نشانات کا تم انکار کرو گے؟

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٨٢﴾

۸۳۔ پس کیا انہوں نے زمین میں سیر نہیں کی کہ وہ دیکھ لیتے کہ ان لوگوں کا انجام کیسا ہوا جو اُن سے پہلے تھے؟ وہ اُن سے تعداد میں بڑھ کر تھے اور قوت میں بھی، نیز زمین میں (عظمت کے) نشان چھوڑنے کے لحاظ سے بھی زیادہ شدید تھے۔ پھر بھی وہ کسب اُن کے کچھ کام نہ آئے جو وہ کیا کرتے تھے۔

فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٨٣﴾

۸۴۔ پس جب اُن کے پاس ان کے پیغمبر کھلے کھلے نشان لے کر آئے تو وہ اُسی علم پر شاداں رہے جو اُن کے پاس تھا اور ان کو اُسی بات نے گھیر لیا جس سے وہ تمسخر کیا کرتے تھے۔

فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ﴿٨٤﴾

۸۵۔ پس جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھا تو کہا ہم اللہ پر جو واحد ہے ایمان لے آئے ہیں اور اُن سب باتوں کا انکار کرتے ہیں جن سے ہم اس کا شریک ٹھہرایا کرتے تھے۔

فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ۭ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٥﴾ ع ۹/۱۴ ۷

۸۶۔ پس ان کا ایمان اس وقت انہیں کچھ فائدہ نہ دے سکا جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا۔ اللہ کی اس سنّت کے طور پر جو اس کے بندوں کے تعلق میں گزر چکی ہے۔ اور اس وقت کافروں نے بڑا نقصان اُٹھایا۔

۴۱۔ حٰمٓ السّجدۃ

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی پچپن آیات ہیں۔

سورۃ المؤمن کے بعد سورۃ حٰمٓ السّجدۃ آتی ہے جس کا آغاز حٰمٓ کے مقطعات سے ہی فرمایا گیا ہے۔

اس سورت کے آغاز ہی میں یہ دعویٰ فرمایا گیا ہے کہ قرآن ایک ایسی فصیح و بلیغ زبان میں نازل ہوا ہے جس نے مضامین کو کھول کھول کر بیان کیا ہے لیکن اس کے جواب میں منکرین کہتے ہیں کہ ہمارے دل پردہ میں ہیں۔ ہمارے کانوں میں بوجھ ہے اور تمہارے اور ہمارے درمیان ایک حجاب حائل ہے۔ اور رسول کو مخاطب ہو کر یہ چیلنج دیتے ہیں کہ تُو بے شک جو چاہتا ہے کرتا رہ، ہم بھی ایک عزم لے کر اپنے کاموں میں مصروف ہیں۔ یہاں یہ خیال پیدا نہیں ہونا چاہئے کہ انبیاء کو دشمن کھلی چھٹی دے دیتا ہے کہ جو چاہیں کریں بلکہ مراد یہ ہے کہ تُو اپنی جگہ کام کر اور ہم ان کاموں کو ناکام بنانے کی ہمیشہ سعی کرتے رہیں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا یہ جواب سکھایا گیا کہ تُو اُن سے کہہ دے کہ مَیں اگرچہ تمہارے جیسا بشر ہی ہوں مگر مجھ پر جو وحی نازل ہوئی ہے اس کے نتیجہ میں تمہارے اور میرے درمیان زمین و آسمان کا فرق پڑ چکا ہے۔

اس سورت میں بعض ایسی آیات ہیں جو نہ سمجھنے کے نتیجہ میں بعض لوگ اُن پر اعتراض کرتے ہیں۔ مثلاً آیت نمبر ۱۱ تا ۱۳ کے بارہ میں وہ سمجھتے ہیں کہ ابتدائے آفرینش میں جو ساری کائنات ایک دھند کی طرح جَوّ میں پھیل گئی تھی اُسی کا ذکر کیا جا رہا ہے حالانکہ زمین کی پیدائش تو اس کے بہت بعد ہوئی ہے۔

دراصل یہاں یہ مضمون بیان ہو رہا ہے کہ زمین میں جو خوراک کا نظام ہے وہ چار اَدوار میں مکمل کیا گیا ہے اور پہاڑوں کے قیام نے اس میں مرکزی کردار ادا کیا ہے۔ پھر اس کے بعد یہ فرمایا کہ اس کے اوپر کا آسمان ایک دھوئیں کی سی صورت میں تھا۔ یہ دھواں دراصل ایسے بخارات کی شکل میں تھا جو زمین کے قریب کے سات آسمانوں سے بھی بہت بلند تر تھا اور بار بار جب وہ بخارات زمین پر برستے تھے تو گرمی کی شدّت کے باعث پھر دھواں بن کر آسمان کی بلندیوں میں عروج کر جاتے تھے۔ ایک بہت لمبے عرصے تک زمین کی یہ کیفیت رہی اور بالآخر وہ پانی زمین پر برس کر سمندروں کی صورت میں زمین میں پھیل گیا جہاں سے بخارات کی صورت میں چڑھ کر پہاڑوں سے ٹکرا کر پھر واپس زمین پر برسنے لگا۔ اس کے بعد دو ادوار میں زمین کے قریب کے سات آسمان مکمل کئے گئے اور آسمان کی ہر تہہ کو گویا معیّن حکم دے دیا گیا کہ تم نے یہ کام سرانجام دینا ہے۔ آج سائنسدان زمین کے گرد سات طبقوں

میں بٹے ہوئے آسمان کا ذکر کرتے ہیں تو اس کے ہر طبقے کا ایک معین کام بیان کرتے ہیں جس کے بغیر زمین پر انسان کی بقا ممکن نہیں تھی۔ اور یہ سارے آسمانی طبقات زمین اور اہلِ زمین کی حفاظت پر ہی مامور ہیں۔

جس استقامت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تعلیم عطا فرمائی گئی اس کی تفصیل اور پھر اس کے عظیم اجر کا دو حصوں میں ذکر ہے۔ پہلے حصہ میں تو تمام مومنوں کو یہ خوشخبری دی گئی ہے کہ اگر وہ دشمن کے مظالم کے مقابل پر استقامت دکھائیں گے تو اللہ تعالیٰ ایسے فرشتے ان پر نازل فرمائے گا جو اُن کے دل کی ڈھارس بندھائیں گے اور ان سے کلام کرتے ہوئے تسلّی دیں گے کہ ہم اس دنیا میں بھی تمہارے ساتھ ہیں اور آخرت میں بھی تمہارے ساتھ ہوں گے۔

اس کے بعد ان آیات میں جو وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰہ سے شروع ہوتی ہیں، اس مضمون کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے فرمایا کہ اگر استقامت کے ذریعہ اپنی حفاظت کے علاوہ اللہ پر توکل کرتے ہوئے تم ان کو صبر اور حکمت کے ساتھ پیغام پہنچانے میں کوتاہی نہیں کرو گے تو وہ جو تمہاری جان کے پیاسے دشمن ہیں وہ ایک وقت تمہارے جاں نثار دوست بن جائیں گے۔ مگر یہ معجزہ سب سے اعلیٰ شان کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں پورا ہوا جو سب صبر کرنے والوں سے زیادہ صبر کرنے والے تھے اور آپؐ کو صبر سے ایک حظِ عظیم عطا کیا گیا تھا اور واقعۃً آپؐ کی زندگی میں ہی آپؐ کی جان کے دشمن بڑی کثرت کے ساتھ آپؐ کے جاں نثار دوستوں میں تبدیل ہو گئے۔

اس سورت کے اختتام پر یہ ذکر فرمایا گیا ہے کہ ہم ان لوگوں کو جو اللہ سے ملاقات کے منکر ہیں بہت سے نشانات دکھائیں گے جن کا تعلق آفاق پر رونما ہونے والے نشانات سے بھی ہوگا اور اس حیرت انگیز نظامِ زندگی سے بھی ہوگا جو اللہ تعالیٰ نے ان کے جسموں کے اندر تشکیل دیا ہے۔ پس جن کو آفاق پر اور اپنے اندرونے پر نظر ڈالنے کی توفیق ملے گی ان کا یہی اعلان ہوگا کہ رَبَّنَا مَاخَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلاً سُبْحَانَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

☆☆☆

سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ خَمْسٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّ سِتَّةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حٰمٓ ②

۲۔ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ: صاحبِ حمد، صاحبِ مجد۔

تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ③

۳۔ اس کا نازل کیا جانا رحمان (اور) رحیم کی طرف سے ہے۔

كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ④

۴۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے جس کی آیات کھول کھول کر بیان کر دی گئی ہیں۔ ایک ایسے قرآن کی صورت میں جو نہایت فصیح و بلیغ ہے، ان لوگوں کے فائدہ کے لئے جو علم رکھتے ہیں۔

بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ⑤

۵۔ بشیر اور نذیر کے طور پر۔ پس اُن میں سے اکثر نے مُنہ پھیر لیا اور وہ سنتے نہیں۔

وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ⑥

۶۔ اور اُنہوں نے کہا کہ جن باتوں کی طرف تُو ہمیں بلاتا ہے ان سے ہمارے دل پردوں میں ہیں اور ہمارے کانوں میں ایک بوجھ ہے نیز ہمارے اور تمہارے درمیان ایک حجاب حائل ہے پس تُو جو چاہے کر یقیناً ہم بھی کچھ کرنے والے ہیں۔

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ⑦

۷۔ تو کہہ دے میں محض تمہاری طرح کا ایک بشر ہوں۔ میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود صرف ایک معبود ہے پس اُس کے حضور ثباتِ قدم کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور اُس سے بخشش مانگو۔ اور ہلاکت ہو شرک کرنے والوں کے لئے۔

الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۸﴾

۸۔ جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور وہی ہیں جو آخرت کا انکار کرنے والے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۹﴾ ع

۹۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن کے لئے غیر منقطع اجر ہے۔

قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ۭ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰﴾

۱۰۔ تُو کہہ دے کیا تم اس کا انکار کرتے ہو جس نے زمین کو دو زمانوں میں پیدا کیا اور تم اس کے شریک ٹھہراتے ہو؟ یہ وہی ہے تمام جہانوں کا ربّ۔

وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ۭ سَوَاۗءً لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ ﴿۱۱﴾

۱۱۔ اور اُس نے اس کے مرتفع خطوں میں پہاڑ بنائے اور ان میں اُس نے برکت رکھ دی اور اُن میں اُنہی سے پیدا ہونے والے خورونوش کے سامان چار زمانوں میں مقدر کئے اس حال میں کہ (سب حاجتیں) طلب کرنے والوں کے لئے وہ برابر ہیں۔

ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَاۗءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ۭ قَالَتَآ اَتَيْنَا طَاۗىِٕعِيْنَ ﴿۱۲﴾

۱۲۔ پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ دھواں دھواں تھا اور اُس نے اس سے اور زمین سے کہا کہ تم دونوں خوشی سے یا مجبوراً چلے آؤ۔ اُن دونوں نے کہا ہم خوشی سے حاضر ہیں۔

فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَاۗءٍ اَمْرَهَا ۭ وَزَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ڰ وَحِفْظًا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ پس اُس نے ان کو دو زمانوں میں سات آسمانوں کی صورت میں تقسیم کر دیا اور ہر آسمان کے قوانین اس میں وحی کئے اور ہم نے دنیا کے آسمان کو چراغوں اور حفاظت کے سامانوں کے ساتھ مزیّن کیا۔ یہ کامل غلبہ والے (اور) صاحبِ علم کی تقدیر ہے۔

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ﴿١٤﴾

۱۴۔ پس اگر وہ مُنہ پھیر لیں تو تُو کہہ دے میں تمہیں عاد اور ثمود کے عذاب جیسے عذاب سے ڈراتا ہوں۔

اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿١٥﴾

۱۵۔ جب اُن کے پاس ان کے سامنے بھی اور اُن سے پہلے زمانوں میں بھی پیغمبر آتے رہے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ اُنہوں نے کہا اگر ہمارا ربّ چاہتا تو ضرور فرشتے اُتار دیتا۔ پس ہم یقیناً، جس پیغام کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو اس کا، انکار کرنے والے ہیں۔

فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِىْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿١٦﴾

۱۶۔ پس رہے عاد، تو انہوں نے زمین میں ناحق تکبّر سے کام لیا اور کہا کون ہے جو ہم سے قوّت میں زیادہ شدید ہے؟ کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ اللہ جس نے انہیں پیدا کیا اُن سے قوّت میں شدید تر ہے اور وہ مسلسل ہمارے نشانات کا انکار کرتے رہے؟

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِىْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْىِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿١٧﴾

۱۷۔ پس ہم نے سخت منحوس دنوں میں اُن پر ایک تیز آندھی چلائی تاکہ ہم انہیں (اس) دنیا کی زندگی میں ذِلّت کا عذاب چکھائیں اور یقیناً آخرت کا عذاب زیادہ رُسوا کن ہے اور وہ مدد نہیں دیئے جائیں گے۔

وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿١٨﴾

۱۸۔ اور جہاں تک ثمود کا تعلق ہے تو ہم نے اُن کی بھی رہنمائی کی لیکن انہوں نے نابینائی پسند کرتے ہوئے (اُسے) ہدایت پر ترجیح دی۔ پس انہیں رُسوا کرنے والے عذاب کی بجلی نے اُس کسب کی وجہ سے پکڑ لیا جو وہ کیا کرتے تھے۔

وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۱۹﴾ ع ۱۶

۱۹۔ اور ہم نے نجات بخشی اُن لوگوں کو جو ایمان لائے اور تقویٰ سے کام لیتے رہے۔

وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ اور جس دن اللہ کے دشمنوں کو آگ کی طرف گھیر کر لے جایا جائے گا اور وہ گروہ در گروہ تقسیم کئے جائیں گے۔

حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۱﴾

۲۱۔ یہاں تک کہ جب وہ اُس (آگ) تک پہنچیں گے اُن کے کان اور اُن کی آنکھیں اور اُن کے چمڑے اُن کے خلاف گواہی دیں گے کہ وہ کیسے کیسے عمل کیا کرتے تھے۔

وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۭ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ اور وہ اپنے چمڑوں سے کہیں گے تم نے کیوں ہمارے خلاف گواہی دی؟ وہ جواب دیں گے کہ اللہ نے ہمیں بولنے کی توفیق دی جس نے ہر چیز کو گویائی بخشی ہے اور وہی ہے جس نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا اور اُسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ اور تم (اس سے) چُھپ نہیں سکتے تھے کہ تمہارے خلاف تمہاری سماعت گواہی دے اور نہ تمہاری نظریں (گواہی دیں) اور نہ تمہاری جلدیں۔ لیکن تم یہ گمان کر بیٹھے تھے کہ اللہ کو تمہارے بہت سے اعمال کا علم ہی نہیں۔ ﴿۱﴾

﴿۱﴾ آیات ۲۱ تا ۲۳: ان آیات میں قیامت کے دن مجرموں کے خلاف جن شہادتوں کا ذکر کیا گیا ہے ان میں سب سے پہلے تعجب انگیز شہادت جِلد کی شہادت ہے۔ اُس زمانے میں تو جلد کی شہادت کی سمجھ نہیں آسکتی تھی مگر فی زمانہ حیوانیات کے ماہرین نے قطعی طور پر ثابت کر دیا ہے کہ انسان کی ظاہری اور اندرونی شکل و شباہت سب سے زیادہ جلد کے ہر خلیہ میں مُرتسم کر دی گئی ہے۔ یہاں تک کہ اگر کروڑوں سال پہلے کا کوئی جانور اس طرح مدفون ہو کہ اس کی جلد کے خلیے محفوظ رہیں تو ان میں سے صرف ایک خلیہ سے ہی بالکل ویسے ہی جانور کی ازسرِنو تخلیق کی جاسکتی ہے۔ جینیٹک انجینئرنگ (Genetic Engineering) کے ذریعہ جلد کے خلیوں سے بھیڑوں یا انسانوں کی تخلیق کا عمل بھی اسی قرآنی شہادت کو ثابت کرتا ہے۔

وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٢٤﴾

۲۴۔ اور تمہارا وہ گمان جو تم اپنے ربّ کے متعلق کیا کرتے تھے اُس نے تمہیں ہلاک کر دیا اور تم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگئے۔

فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ﴿٢٥﴾

۲۵۔ پس اگر وہ صبر کریں تو اُن کا ٹھکانا آگ ہے اور اگر وہ عذر پیش کریں تو وہ عذر قبول کئے جانے والوں میں سے نہیں ہوں گے۔

وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿٢٦﴾ ع ۳ ۱۷

۲٦۔ اور ہم نے اُن کے لئے بعض ساتھی مقرر کر دیئے۔ پس انہوں نے اُن کے لئے اُسے خوب سجا کر پیش کیا جو اُن کے سامنے تھا یا اُن سے پہلے تھا۔ پس اُن پر وہی فرمان صادق آگیا جو اُن قوموں پر صادق آیا تھا جو اُن سے قبل جِنّ و اِنس میں سے گزر چکی تھیں۔ یقیناً وہ گھاٹا پانے والوں میں سے تھے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ﴿٢٧﴾

۲۷۔ اور اُن لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا، کہا کہ اس قرآن پر کان نہ دھرو اور اُس کی تلاوت کے دوران شور کیا کرو تا کہ تم غالب آجاؤ۔

فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٨﴾

۲۸۔ پس ہم یقیناً اُن لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا سخت عذاب کا مزا چکھائیں گے اور انہیں اُن کے بدترین اعمال کی لازماً جزا دیں گے۔

ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ ؕ جَزَآءً ۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿٢٩﴾

۲۹۔ یہ ہو کر رہنے والی بات ہے کہ اللہ کے دشمنوں کی جزا آگ ہے۔ اُن کے لئے اس میں دیر تک رہنے کا گھر ہے۔ یہ جزا ہے اس کی جو ہماری آیات کا وہ دانستہ انکار کیا کرتے تھے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا

۳۰۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا وہ کہیں گے کہ اے ہمارے ربّ! ہمیں جنّ و اِنس میں سے وہ دونوں دکھا جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا۔ اِس غرض سے کہ ہم انہیں اپنے

تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿٣٠﴾

قدموں تلے روندیں تا کہ وہ انتہائی ذلیل ہو جائیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿٣١﴾

۳۱۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا اللہ ہمارا ربّ ہے، پھر استقامت اختیار کی، اُن پر بکثرت فرشتے نازل ہوتے ہیں کہ خوف نہ کرو اور غم نہ کھاؤ اور اس جنت (کے ملنے) سے خوش ہو جاؤ جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو۔

نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ﴿٣٢﴾ؕ

۳۲۔ ہم اس دنیوی زندگی میں بھی تمہارے ساتھی ہیں اور آخرت میں بھی۔ اور اس میں تمہارے لئے وہ سب کچھ ہوگا جس کی تمہارے نفس خواہش کرتے ہیں اور اس میں تمہارے لئے وہ سب کچھ ہوگا جو تم طلب کرتے ہو۔ ①

نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ﴿٣٣﴾ ع

ع ۷ ۱۸

۳۳۔ یہ بہت بخشنے والے (اور) بار بار رحم کرنے والے کی طرف سے مہمانی کے طور پر ہے۔

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٣٤﴾

۳۴۔ اور بات کہنے میں اس سے بہتر کون ہوسکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجا لائے اور کہے کہ میں یقیناً کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ﴿٣٥﴾

۳۵۔ نہ اچھائی بُرائی کے برابر ہوسکتی ہے اور نہ بُرائی اچھائی کے (برابر)۔ ایسی چیز سے دفاع کر کہ جو بہترین ہو۔ تب ایسا شخص جس کے اور تیرے درمیان دشمنی تھی وہ گویا اچانک ایک جاں نثار دوست بن جائے گا۔

---

① آیات ۳۱، ۳۲: ان آیاتِ کریمہ میں وحی کے ہمیشہ جاری رہنے کا ذکر ہے جو اُن لوگوں پر اُتاری جائے گی جو اللہ تعالیٰ کی خاطر استقامت اختیار کریں اور ابتلاؤں میں ثابت قدم رہیں۔ جو فرشتے ان پر اتریں گے وہ ان سے مخاطب ہو کر کہیں گے کہ ہم اس دنیا میں بھی تمہارے ساتھ ہیں اور اگلی دنیا میں بھی تمہارے ساتھ رہیں گے اور تمہاری سب نیک تمنائیں پوری کی جائیں گی۔

وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا ذُوْحَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿٣٦﴾

۳٦۔ اور یہ مقام عطا نہیں کیا جاتا مگر اُن لوگوں کو جنہوں نے صبر کیا۔ اور یہ مقام عطا نہیں کیا جاتا مگر اُسے جو بڑے نصیب والا ہو۔

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٣٧﴾

۳۷۔ اور اگر تجھے شیطان کی طرف سے کوئی بہکا دینے والی بات پہنچے تو اللہ کی پناہ مانگ۔ یقیناً وہی بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ؕ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿٣٨﴾

۳۸۔ اور اُس کے نشانات میں سے رات اور دن اور سورج اور چاند ہیں۔ نہ سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو۔ اور اللہ کو سجدہ کرو جس نے انہیں پیدا کیا اگر تم صرف اُسی کی عبادت کرتے ہو۔

فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔمُوْنَ ﴿٣٩﴾ السجدة

۳۹۔ پس اگر وہ تکبر کریں تو (جان لیں کہ) وہ لوگ جو تیرے ربّ کے حضور رہتے ہیں رات اور دن اُس کی تسبیح کرتے ہیں اور وہ تھکتے نہیں۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ؕ اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٤٠﴾

۴۰۔ اور اُس کے نشانات میں سے یہ بھی ہے کہ تُو زمین کو گری ہوئی حالت میں دیکھتا ہے۔ پس جب ہم اس پر پانی نازل کرتے ہیں تو وہ (نمو کے لحاظ سے) متحرک ہو جاتی ہے اور پھولنے لگتی ہے۔ یقیناً وہ جس نے اسے زندہ کیا بالضرور مُردوں کو زندہ کرنے والا ہے۔ یقیناً وہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔ ①

① یہاں آسمان سے پانی برسنے کے بعد مُردہ زمین کے زندہ ہونے کا ذکر ہے۔ پس مرنے کے بعد کی زندگی بھی اسی مضمون سے تعلق رکھتی ہے۔ بعثت ثانیہ تو سب کی ہوگی لیکن حقیقی روحانی زندگی ان کو ملے گی جو آسمانی پانی کے نازل ہونے پر اس سے استفادہ کرتے ہیں یعنی انبیاء کو تسلیم کرتے اور ان کی تعلیم پر عمل کرتے ہیں۔ آسمانی پانی زمین میں بھی تو ہر جگہ برستا ہے لیکن خشک چٹانوں اور بنجر زمینوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچاتا۔ صرف اس زمین کو زندہ کرتا ہے جس میں زندگی کا مادہ ہو۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ؕ اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِى النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٤١﴾

۴۱۔ یقیناً وہ لوگ جو ہماری آیات کے بارہ میں کج رَوی سے کام لیتے ہیں ہم پر مخفی نہیں رہتے۔ پس کیا وہ جو آگ میں ڈالا جائے گا بہتر ہے یا وہ جو قیامت کے دن امن کی حالت میں آئے گا؟ تم جو چاہو کرتے پھرو، یقیناً جو کچھ بھی تم کرتے ہو وہ اُس پر گہری نظر رکھنے والا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ۙ﴿٤٢﴾

۴۲۔ یقیناً وہ لوگ (سزا پائیں گے) جنہوں نے ذکر کا، جب وہ اُن کے پاس آیا، انکار کر دیا حالانکہ وہ ایک بڑی غالب اور مکرم کتاب کی صورت میں تھا۔

لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ﴿٤٣﴾

۴۳۔ جھوٹ اُس تک نہ سامنے سے پہنچ سکتا ہے اور نہ اس کے پیچھے سے۔ بہت صاحبِ حکمت، بہت صاحبِ تعریف کی طرف سے اس کا اُتارا جانا ہے۔

مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٤٤﴾

۴۴۔ تجھے کچھ نہیں کہا جاتا مگر وہی جو تجھ سے پہلے رسولوں سے کہا گیا۔ یقیناً تیرا ربّ بہت مغفرت والا نیز دردناک عذاب دینے والا ہے۔

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ؕ ءَ اَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ؕ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ؕ اُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ ﴿٤٥﴾ ع

قرء حفص بتسهيل الهمزة الثانية

۴۵۔ اور اگر ہم نے اسے اعجمی (یعنی غیر فصیح) قرآن بنایا ہوتا تو وہ ضرور کہتے کہ کیوں نہ اس کی آیات کھلی کھلی (یعنی قابلِ فہم) بنائی گئیں؟ کیا اعجمی اور عربی (برابر ہوسکتے ہیں)؟ تُو کہہ دے کہ وہ تو ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے ہیں ہدایت اور شفا ہے اور وہ لوگ جو ایمان نہیں لاتے اُن کے کانوں میں بہرا پن ہے جس کے نتیجہ میں وہ ان پر مخفی ہے۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ایک دُور کے مکان سے بلایا جاتا ہے۔

ع ۱۲ ۱۹

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿٤٦﴾

٤٦۔ اور یقیناً ہم نے موسیٰ کو بھی کتاب عطا کی تھی۔ پس اُس میں اختلاف کیا گیا۔ اور اگر تیرے ربّ کی طرف سے فرمان گزر نہ چکا ہوتا تو ضرور اُن کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا اور یقیناً وہ اس کے بارہ میں ایک بے چین کر دینے والے شک میں مبتلا ہیں۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿٤٧﴾

٤٧۔ جو بھی نیک اعمال بجالائے تو اپنے ہی نفس کی خاطر ایسا کرتا ہے اور جو کوئی بُرائی کرے تو اُسی کے خلاف کرتا ہے اور تیرا ربّ بے چارے بندوں پر ذرّہ بھر بھی ظلم کرنے والا نہیں۔

اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ؕ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَآءِيْ ۙ قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ ۙ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ ﴿٤٨﴾

٤٨۔ ساعت کا علم اسی کی طرف لَوٹایا جاتا ہے۔ اور بعض قسموں کے پھل اپنے غلافوں سے نہیں نکلتے۔ نہ ہی کوئی مادہ حاملہ ہوتی ہے اور نہ بچہ جنتی ہے مگر اس کے علم کے مطابق۔ اور یاد کرو اُس دن کو جب وہ بآواز بلند ان سے پوچھے گا کہ میرے شریک کہاں ہیں؟ تو وہ کہیں گے ہم تجھے مطّلع کرتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی بھی گواہ نہیں۔

وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿٤٩﴾

٤٩۔ اور وہ ان سے کھو جائے گا جسے وہ اس سے پہلے پکارا کرتے تھے۔ اور وہ سمجھ جائیں گے کہ اُن کے لئے بھاگنے کی کوئی جگہ نہیں ہے۔

لَا يَسْئَمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ الْخَيْرِ ۫ وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوْسٌ قَنُوْطٌ ﴿٥٠﴾

٥٠۔ انسان خیر طلب کرنے سے تھکتا نہیں اور اگر اُسے شر چھو جائے تو سخت مایوس (اور) نااُمید ہو جاتا ہے۔

وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِيْ ۙ وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّيْٓ

٥١۔ اور اگر ہم اس کو بعد اس کے کہ اُسے کوئی تکلیف پہنچی ہو اپنی کوئی رحمت چکھائیں تو وہ ضرور کہتا ہے یہ میری خاطر ہے اور میں گمان نہیں کرتا کہ ساعت برپا ہوگی۔ اور اگر میں اپنے ربّ کی طرف لَوٹایا بھی گیا تو

اِنَّ لِیْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰی ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا ۫ وَلَنُذِیْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِیْظٍ ﴿۵۱﴾

یقیناً میرے لئے اُس کے پاس بہت اعلیٰ درجہ کی بھلائی ہوگی۔ پس ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا، ہم اُن باتوں سے ضرور مطلع کریں گے جو وہ کیا کرتے تھے۔ اور ہم اُنہیں ضرور شدید عذاب کا مزا چکھائیں گے۔

وَاِذَاۤ اَنْعَمْنَا عَلَی الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِیْضٍ ﴿۵۲﴾

۵۲۔ اور جب ہم انسان پر انعام کرتے ہیں تو وہ منہ موڑ لیتا ہے اور کنارہ کشی کرتے ہوئے دُور ہٹ جاتا ہے اور جب اسے شر پہنچے تو لمبی چوڑی دعا کرنے والا ہو جاتا ہے۔

قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِیْ شِقَاقٍ بَعِیْدٍ ﴿۵۳﴾

۵۳۔ تُو کہہ دے بتاؤ تو سہی کہ اگر وہ اللہ کی طرف سے ہو اور پھر بھی تم اس کا انکار کر بیٹھے ہو تو اُس سے زیادہ گمراہ اور کون ہو سکتا ہے جو پرلے درجہ کی مخالفت میں غرق ہو؟

سَنُرِیْهِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْۤ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ؕ اَوَلَمْ یَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ﴿۵۴﴾

۵۴۔ پس ہم ضرور انہیں آفاق میں بھی اور اُن کے نفوس کے اندر بھی اپنے نشانات دکھائیں گے یہاں تک کہ اُن پر خوب کھل جائے کہ وہ حق ہے۔ کیا تیرے ربّ کو یہ کافی نہیں کہ وہ ہر چیز پر نگران ہے؟

اَلَاۤ اِنَّهُمْ فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ ؕ اَلَاۤ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ ﴿۵۵﴾ ع

۵۵۔ خبردار! وہ اپنے ربّ کی لِقاء کے متعلق شک میں مبتلا ہیں۔ خبردار! یقیناً وہ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔

۴۲۔ الشوریٰ

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی چون آیات ہیں۔

گزشتہ سورت کی آخری آیات میں ایک تو یہ تنبیہ فرمائی گئی تھی کہ جب نبوت کی نعمت اترتی ہے تو لوگ اس کو قبول کرنے سے اِعراض کرتے ہیں لیکن اس کے نتیجہ میں جب ان کو شر چمٹ جاتا ہے تو پھر لمبی چوڑی دعائیں کرتے ہیں کہ وہ شر ٹل جائے۔ پس ان کو متنبہ کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے وہ نشانات بھی دکھائے گا جو آفاق پر ظاہر ہوتے ہیں اور جو قانونِ قدرت کے عظیم مظاہر ہیں۔ اور وہ نشانات بھی دکھائے گا جو ہر انسان کے اندر اللہ تعالیٰ کی ہستی کی گواہی دینے کے لئے موجود ہیں۔

اِس سورت میں مقطعات کے بعد فرمایا کہ جس طرح اس سے پہلے وحی کی گئی اور اُسے پہلے لوگوں نے نظرانداز کر دیا اِسی طرح اب تجھ پر بھی وحی نازل کی جارہی ہے جو ایک عظیم نعمت ہے لیکن دنیادار اس آسمانی نعمت کو قبول نہیں کریں گے کیونکہ ان کو صرف دنیا کی نعمتوں کی حرص ہوتی ہے۔

اس کے بعد آیتِ کریمہ نمبر ۸ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کُل عالَم کا ڈرانے والا بیان فرمایا گیا ہے کیونکہ تمام بستیوں کی ماں یعنی مکہ، جسے اللہ تعالیٰ نے سب دنیا کا مرکز مقرر فرمایا ہے، اگر اسے ڈرایا جائے تو گویا کُل عالَم کو ڈرایا گیا۔ اور وَمَنْ حَوْلَهَا کے الفاظ میں تو گویا تمام جہانوں کی بستیاں آجاتی ہیں۔ پھر يَوْمُ الْجَمْعِ کا ذکر بھی فرما دیا گیا کہ جس طرح مکہ کو تمام بنی نوع انسان کے جمع ہونے کی جگہ بتایا گیا اسی طرح ایک جمع آخرت میں بھی ہوگا جس میں تمام بنی نوع انسان کو جمع کیا جائے گا۔

پس باوجود اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ذریعہ تمام بنی نوع انسان کو ایک بنانے کی سعی فرمائی گئی لیکن اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اہلِ دنیا اس نعمت کو ردّ کر کے پہلے کی طرح آپس میں پھٹے رہیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی کو مجبور کر کے ہدایت پر اکٹھا نہیں کرتا ورنہ تمام بنی نوع انسان کو ایک ہی امّت بنا دیتا۔

اس کے بعد گزشتہ انبیاء پر وحی کے نزول کا مقصد یہی بیان فرمایا گیا کہ وہ لوگوں کو اکٹھا کریں۔ لیکن جب بھی وہ آئے بدنصیبی سے لوگ اس نعمت کا انکار کر کے اور بھی زیادہ انشقاق کا شکار ہو گئے۔ ان کے تفرقہ کی بنیادی وجہ یہ بیان فرمائی گئی ہے کہ دراصل وہ ایک دوسرے سے عناد رکھتے تھے۔ پس سوال یہ ہے کہ ان کا ان مسلسل نافرمانیوں کے باوجود کیوں قضیہ طے نہیں کیا جاتا؟۔ اس کا جواب یہ دیا جارہا ہے کہ جب تک زمین پر انسانوں کی آزمائش کا سلسلہ مقدّر رہے، اس سے پہلے ان کا قضیہ یہاں طے نہیں کیا جائے گا۔ اگرچہ وقتی طور پر ہر قوم کا قضیہ اس کی

اجلِ مسمّی کے اندر طے کیا گیا لیکن اس کے بعد ایک اور قوم اور پھر ایک اَور قوم دنیا میں آتی چلی گئی اور مجموعی طور پر انسان کا قضیہ آخری اجلِ مسمّٰی کے وقت طے کیا جائے گا۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ تاکید فرمائی گئی ہے کہ منکرین کے اختلاف اور نافرمانیوں پر کسی تردّد کی ضرورت نہیں۔ جب اللہ یہ فیصلہ فرمائے گا کہ ان کو جمع کیا جائے تو ضرور جمع کر دے گا۔ اس جمع کی ایک عظیم پیشگوئی سورۃ الجمعۃ میں بھی موجود ہے۔

اس سورت کی آیت نمبر۲۴ کا شیعہ مفسرین سیاق وسباق سے ہٹ کر ایک ظالمانہ ترجمہ کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہنے کا ارشاد فرمایا جا رہا ہے کہ لوگو! مَیں تم سے کوئی اجر طلب نہیں کرتا لیکن میرے عزیز رشتہ داروں کو اس کے بدلہ میں اجر دو۔ اس آیت کا ہرگز یہ مطلب نہیں۔ کیونکہ اپنے عزیزوں کے لئے اجر طلب کرنا دراصل اپنے لئے ہی اجر طلب کرنا ہوتا ہے۔ اس کا اصل مفہوم یہ ہے کہ مَیں تو تم سے اپنے لئے اور اپنے عزیزوں کے لئے بھی کوئی اجر طلب نہیں کرتا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح طور پر فرمایا کہ میرے عزیزوں اور آگے اُن کی نسل کو کبھی صدقہ نہ دیا جائے لیکن تم اپنے اقرباء کو نظرانداز نہ کرو۔ ان کی ضروریات پر خرچ کرنا تم پر فرض ہے۔

یہ جو مضمون چھیڑا گیا تھا کہ غریبوں اور ضرورت مندوں پر خرچ کرو خصوصاً اپنے اقرباء پر، اس پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کیوں اُنہیں براہ راست خود ہی عطا نہیں فرما دیتا؟ اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ رزق کے وسیع یا تنگ ہونے کا مضمون اَور حکمتوں سے تعلق رکھتا ہے۔ بعض دفعہ لوگ رزق میں وسعت کے ذریعہ آزمائے جاتے ہیں اور بعض دفعہ رزق میں تنگی کے ذریعہ۔ اور جو وسعت کے ذریعہ آزمائے جاتے ہیں انہی کا ذکر پہلے گزرا ہے کہ وہ فراخی کے باوجود کمزوروں کا حتی کہ اقرباء تک کا خیال نہیں کرتے۔

اس کے بعد آیت نمبر۳۰ ایک حیرت انگیز انکشاف کر رہی ہے جس کا تصور بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے کسی زمینی انسان کو نہیں ہو سکتا تھا۔ اس زمانہ میں تو آسمانوں کو پلاسٹک کی قسم کی سات تہوں پر مشتمل سمجھا جاتا تھا جس میں چاند، ستارے اس طرح جڑے ہوئے ہیں جس طرح کپڑوں پر نگینے ٹانکے جاتے ہیں۔ کون کہہ سکتا تھا کہ زمین کی طرح وہاں بھی چلنے پھرنے والی مخلوق موجود ہے۔ نہ صرف آسمانوں میں ایسی مخلوق کی حتمی طور پر خبر دی گئی بلکہ جمع کے مفہوم کو یہ فرما کر آسمانوں تک بلند کر دیا گیا کہ زمینی مخلوق اور یہ آسمان پر بسنے والی مخلوق ایک دن ضرور جمع کر دی جائے گی۔ یہ ’’جمع‘‘ جسمانی ہوگا یا مواصلاتی، اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے مگر آج سائنسدان اس جدوجہد میں ہیں کہ کسی طرح ان کا آسمان پر بسنے والی مخلوق کے ساتھ کوئی رابطہ ہو جائے۔ گویا وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ زمین کے علاوہ اَور اجرامِ فلکی پر بھی چلنے پھرنے والی مخلوق موجود ہوگی۔

اسی سورت میں جس کا عنوان بھی شوریٰ ہے ایک اَور اجتماع کا بھی ذکر فرمادیا گیا یعنی مسلمانوں کا یہ شعار مقرر کردیا گیا کہ جب کبھی اہم امور انہیں درپیش ہوں تو وہ اکٹھے ہو کر اُن پر غور کیا کریں۔

اس سورت میں ایک اَور چھوٹی سی آیت نمبر ۴۱ قرآنی تعلیم کی فوقیت گزشتہ تمام تعلیمات پر ثابت کرتی ہے۔فرمایا جارہا ہے کہ اگر کوئی انسان کسی زیادتی کا شکار ہو تو اسی حد تک اسے بدلہ لینے کا اختیار ہے جس حد تک زیادتی کی گئی ہو، نہ کہ انتقام کے جوش میں آکر خود زیادتی کا مرتکب ہو جائے۔لیکن یہ بہت بہتر ہے کہ ایسے عفو سے کام لے جس کے نتیجہ میں اصلاح ہو۔بعض دفعہ عفو کے نتیجہ میں لوگ اور بھی زیادہ بدی پر دلیر ہو جاتے ہیں۔پس ایسے عفو کی اجازت نہیں بلکہ ایسے عفو کی تلقین ہے جو اصلاحِ احوال کا موجب ہے۔

آیت نمبر ۵۲ میں وحی کی مختلف قسموں کا بیان ہے جو یہ ہے کہ کسی انسان کے لئے یہ ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے کلام کرے مگر وحی کے ذریعہ۔بعض دفعہ یہ وحی حجاب کے پیچھے سے ہوتی ہے یعنی بولنے والا دکھائی نہیں دیتا مگر انسان کا دل وضاحت سے اس کلام کو وصول کرتا ہے۔اور بعض دفعہ ایک فرشتے کی صورت میں اللہ کا ایلچی اس پر نازل ہوتا ہے اور وہ جو وحی اس پر کرتا ہے وہ بعینہٖ وہی ہوتی ہے جس کا اللہ نے اسے حکم دیا ہوتا ہے۔پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم نے بھی اسی طرح تجھ پر وحی نازل کی اور اپنے حکم سے تجھے ایک زندگی بخش کلام عطا فرمایا۔

اس سورت کی آخری آیات میں ایک دفعہ پھر اس مضمون کا اعادہ کیا گیا ہے کہ زمین و آسمان اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، سب اللہ ہی کی ملکیت ہے اور اللہ ہی کی طرف تمام امور لَوٹائے جانے والے ہیں۔

سُوْرَةُ الشُّوْرٰى مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اَرْبَعٌ وَّ خَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّ خَمْسَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حٰمٓ ②

۲۔ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ: صاحبِ حمد، صاحبِ مجد۔

عٓسٓقٓ ③

۳۔ عَلِيْمٌ سَمِيْعٌ قَدِيْرٌ: بہت جاننے والا، بہت سننے والا، کامل قدرت رکھنے والا۔

كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ④

۴۔ اسی طرح کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا اللہ تیری طرف وحی کرتا ہے اور اُن کی طرف بھی کرتا رہا ہے جو تجھ سے پہلے تھے۔

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ⑤

۵۔ اُسی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور وہ بہت بلند مرتبہ (اور) صاحبِ عظمت ہے۔

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ⑥

۶۔ قریب ہے کہ آسمان اپنے اُوپر سے پھٹ پڑیں اور فرشتے اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ (اُس کی) تسبیح کر رہے ہوں اور وہ ان کے لئے جو زمین میں ہیں بخشش طلب کر رہے ہوں۔ خبردار! یقیناً اللہ ہی بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ ①

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ڮ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ⑦

۷۔ اور اُن پر بھی اللہ ہی نگہبان ہے جنہوں نے اس کے سوا دوست بنا رکھے ہیں جبکہ تُو اُن پر داروغہ نہیں۔

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا

۸۔ اور اسی طرح ہم نے تیری طرف عربی قرآن وحی کیا

---

① اہل دنیا پر جب آسمان سے بڑی بڑی آفات ٹوٹتی ہیں اس وقت اللہ کے پاک بندوں کے لئے آسمان کے فرشتے بھی استغفار کرتے ہیں۔ فرشتے اپنی ذات میں بے گناہ ہوتے ہیں لیکن خدا کے بندوں کی خاطر استغفار کرتے ہیں۔

لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ﴿۸﴾

تا کہ تو بستیوں کی ماں کو اور جو اسکے اردگرد ہیں ڈرائے اور تُو ایسے اجتماع کے دن سے ڈرائے جس میں کوئی شک نہیں۔ ایک گروہ جنت میں ہوگا تو ایک گروہ بھڑکتی ہوئی آگ میں۔

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۹﴾

۹۔ اور اگر اللہ چاہتا تو اُنہیں ایک ہی امّت بنا دیتا۔ لیکن وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے اور جہاں تک ظالموں کا تعلق ہے تو اُن کے لئے نہ کوئی دوست ہے اور نہ کوئی مددگار۔

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى ۫ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰﴾ ع

۱۰۔ کیا اُنہوں نے اس کے سوا دوست پکڑ رکھے ہیں؟ پس اللہ ہی ہے جو بہترین دوست ہے اور وہی ہے جو مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴿۱۱﴾

۱۱۔ اور جس چیز میں بھی تم اختلاف کرو تو اُس کا فیصلہ اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ یہ ہے اللہ جو میرا ربّ ہے۔ اُسی پر میں توکّل کرتا ہوں اور اُسی کی طرف میں جھکتا ہوں۔

فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ؕ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۱۲﴾

۱۲۔ وہ آسمانوں اور زمین کو عدم سے پیدا کرنے والا ہے۔ اُس نے تمہارے لئے تمہی میں سے جوڑے بنائے اور مویشیوں کے جوڑے بھی۔ وہ اس میں تمہاری افزائش کرتا ہے۔ اُس جیسا کوئی نہیں۔ وہ بہت سننے والا (اور) گہری نظر رکھنے والا ہے۔ [1]

[1] آنحضور ﷺ کے زمانہ میں جانوروں کے جوڑا جوڑا ہونے کا تو علم تھا اور درختوں میں سے بعض کے جوڑا جوڑا ہونے کا علم تھا مگر یہ علم نہیں تھا کہ ہر چیز کو اللہ تعالیٰ نے جوڑا جوڑا پیدا فرمایا ہے۔ فی زمانہ تو یہ ثابت ہو چکا ہے کہ مادے کا ہر ذرہ بھی جوڑا جوڑا ہے۔ دوسرے اس آیت میں انسان کو اُگانے کا ذکر ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ زندگی کا آغاز نباتات سے ہوا تھا اور یہ بعینہٖ درست ہے۔ یہاں ذَرَأَ کا لفظ ہے۔ دوسری آیات میں یہ مضمون زیادہ وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً فرمایا اَنْبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا (نوح:۱۸) یعنی انسان کی افزائش نباتات کی طرح ہوئی ہے۔

لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۗ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ اُسی کے قبضہ میں آسمانوں اور زمین کی کنجیاں ہیں۔ وہ رزق کو جس کے لئے چاہے کشادہ کرتا ہے اور تنگ بھی کر دیتا ہے۔ یقیناً وہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ۗ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ۗ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ﴿۱۴﴾

۱۴۔ اُس نے تمہارے لئے دین میں سے وہی احکام جاری کئے ہیں جن کا اس نے نوح کو بھی تاکیدی حکم دیا تھا۔ اور جو ہم نے تیری طرف وحی کیا ہے اور جس کا ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو بھی تاکیدی حکم دیا تھا، وہ یہی تھا کہ تم دین کو مضبوطی سے قائم کرو اور اس بارہ میں کوئی اختلاف نہ کرو۔ بہت بھاری ہے مشرکوں پر وہ بات جس کی طرف تُو اُنہیں بلاتا ہے۔ اللہ جسے چاہتا ہے اپنے لئے چُن لیتا ہے اور اپنی طرف اُسے ہدایت دیتا ہے جو (اس کی طرف) جُھکتا ہے۔

وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ۗ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۗ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ اور اُنہوں نے تفرقہ نہیں کیا مگر ایک دوسرے کے خلاف بغاوت کرتے ہوئے بعد اِس کے کہ اُن کے پاس علم آ چکا تھا اور اگر تیرے ربّ کا یہ فرمان معیّن مدّت تک کے لئے جاری نہ ہو چکا ہوتا تو ضرور اُن کے درمیان فیصلہ چکا دیا جاتا اور یقیناً وہ لوگ جنہیں اُن کے بعد کتاب کا وارث بنایا گیا اس کے متعلق ایک بےچین کر دینے والے شک میں پڑے ہوئے ہیں۔

فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ

۱۶۔ پس اِسی بنا پر چاہئے کہ تُو اُنہیں دعوت دے اور مضبوطی سے اپنے موقف پر قائم ہو جا جیسے تجھے حکم دیا جاتا ہے اور اُن کی خواہشات کی پیروی نہ کر اور کہہ دے کہ میں اس پر ایمان لا چکا ہوں جو کتاب ہی کی باتوں

بَیۡنَکُمۡ ؕ اَللّٰہُ رَبُّنَا وَرَبُّکُمۡ ؕ لَنَاۤ اَعۡمَالُنَا وَلَکُمۡ اَعۡمَالُکُمۡ ؕ لَا حُجَّۃَ بَیۡنَنَا وَبَیۡنَکُمۡ ؕ اَللّٰہُ یَجۡمَعُ بَیۡنَنَا ۚ وَاِلَیۡہِ الۡمَصِیۡرُ ﴿ؕ۱۶﴾

میں سے اللہ نے اُتارا ہے۔ اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان انصاف کا معاملہ کروں۔ اللہ ہی ہمارا ربّ اور تمہارا بھی ربّ ہے۔ ہمارے لئے ہمارے اعمال اور تمہارے لئے تمہارے اعمال ہیں۔ ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا (کام) نہیں (آ سکتا)۔ اللہ ہمیں اکٹھا کرے گا اور اُسی کی طرف لَوٹ کر جانا ہے۔

وَالَّذِیۡنَ یُحَآجُّوۡنَ فِی اللّٰہِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا اسۡتُجِیۡبَ لَہٗ حُجَّتُہُمۡ دَاحِضَۃٌ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ وَعَلَیۡہِمۡ غَضَبٌ وَّلَہُمۡ عَذَابٌ شَدِیۡدٌ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ اور وہ لوگ جو اللہ کے بارہ میں اس کے بعد بھی جھگڑتے ہیں کہ اسے قبول کرلیا گیا ہے اُن کی دلیل اُن کے ربّ کے حضور باطل ہے اور ان پر ہی غضب ہوگا اور اُن کے لئے سخت عذاب (مقدّر) ہے۔

اَللّٰہُ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ الۡکِتٰبَ بِالۡحَقِّ وَالۡمِیۡزَانَ ؕ وَمَا یُدۡرِیۡکَ لَعَلَّ السَّاعَۃَ قَرِیۡبٌ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ اللہ وہ ہے جس نے حق کے ساتھ کتاب اور میزان کو اُتارا اور تجھے کیا چیز سمجھائے کہ بعید نہیں کہ وہ گھڑی قریب ہو۔

یَسۡتَعۡجِلُ بِہَا الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِہَا ۚ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مُشۡفِقُوۡنَ مِنۡہَا ۙ وَیَعۡلَمُوۡنَ اَنَّہَا الۡحَقُّ ؕ اَلَاۤ اِنَّ الَّذِیۡنَ یُمَارُوۡنَ فِی السَّاعَۃِ لَفِیۡ ضَلٰلٍۭ بَعِیۡدٍ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ اس کے جلد ظاہر ہونے کا مطالبہ وہی کرتے ہیں جو اس پر ایمان نہیں لاتے اور وہ لوگ جو ایمان لائے اس سے ڈرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ حق ہے۔ خبردار! یقیناً وہ جو ساعت کے بارہ میں جھگڑتے ہیں پرلے درجہ کی گمراہی میں مبتلا ہیں۔

اَللّٰہُ لَطِیۡفٌۢ بِعِبَادِہٖ یَرۡزُقُ مَنۡ یَّشَآءُ ۚ وَہُوَ الۡقَوِیُّ الۡعَزِیۡزُ ﴿۲۰﴾ ع ۲

۲۰۔ اللہ اپنے بندوں کے حق میں نرمی کا سلوک کرنے والا ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے رزق عطا کرتا ہے اور وہی بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے۔

مَنۡ کَانَ یُرِیۡدُ حَرۡثَ الۡاٰخِرَۃِ نَزِدۡ لَہٗ فِیۡ

۲۱۔ جو آخرت کی کھیتی پسند کرتا ہے ہم اُس کے لئے

حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ﴿٢١﴾

اُس کی کھیتی میں اضافہ کر دیتے ہیں اور جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہے ہم اُسی میں سے اُسے دیتے ہیں اس حال میں کہ آخرت میں اس کے لئے کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِىَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٢٢﴾

۲۲۔ کیا اُن کے حامی ایسے شرکاء ہیں جنہوں نے اُن کی خاطر ایسے دینی احکام جاری کئے جن کا اللہ نے کوئی حکم نہیں دیا تھا؟ اور اگر طریقِ فیصلہ کا فرمان موجود نہ ہوتا تو ان کے درمیان معاملہ فوری نپٹا دیا جاتا اور یقیناً ظالموں کے لئے دردناک عذاب (مقدّر) ہے۔

تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِىْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿٢٣﴾

۲۳۔ تو ظالموں کو اس کسب کے نتیجہ سے ڈرتا ہوا دیکھے گا جو اُنہوں نے کمایا حالانکہ وہ تو اُن کے ساتھ ہو کر رہنے والا ہے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے وہ جنّتوں کے باغات میں ہوں گے۔ اُنہیں اُن کے ربّ کے حضور وہ ملے گا جو وہ چاہا کرتے تھے۔ یہی ہے وہ جو فضل کبیر ہے۔

ذٰلِكَ الَّذِىْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى ؕ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿٢٤﴾

۲۴۔ یہ وہی ہے جس کی اللہ اپنے اُن بندوں کو خوشخبری دیتا رہا ہے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے۔ تُو کہہ دے مَیں اس پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا، ہاں تم آپس میں اقرباء کی سی محبت پیدا کرو۔ اور جو کسی (معدوم) نیکی کو اُجاگر کرتا ہے ہم اس میں اسکے لئے مزید حُسن پیدا کر دیں گے۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بہت ہی شکر قبول کرنے والا ہے۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۚ

۲۵۔ کیا وہ کہتے ہیں کہ اس نے اللہ پر جھوٹ گھڑ لیا ہے؟

فَاِنۡ یَّشَاِ اللّٰہُ یَخۡتِمۡ عَلٰی قَلۡبِکَ ؕ وَ یَمۡحُ اللّٰہُ الۡبَاطِلَ وَ یُحِقُّ الۡحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ ؕ اِنَّہٗ عَلِیۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۲۵﴾

پس اگر اللہ چاہتا تو تیرے دل پر مہر لگا دیتا اور جھوٹ کو اللہ مٹا دیا کرتا ہے اور حق کو اپنے کلمات سے ثابت کر دیتا ہے۔ یقیناً وہ سینوں کی باتوں کو خوب جاننے والا ہے۔

وَ ہُوَ الَّذِیۡ یَقۡبَلُ التَّوۡبَۃَ عَنۡ عِبَادِہٖ وَ یَعۡفُوۡا عَنِ السَّیِّاٰتِ وَ یَعۡلَمُ مَا تَفۡعَلُوۡنَ ﴿ۙ۲۶﴾

۲۶۔ اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی طرف سے توبہ قبول کرتا ہے اور بُرائیوں سے درگزر کرتا ہے اور جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

وَ یَسۡتَجِیۡبُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ یَزِیۡدُہُمۡ مِّنۡ فَضۡلِہٖ ؕ وَ الۡکٰفِرُوۡنَ لَہُمۡ عَذَابٌ شَدِیۡدٌ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ اور وہ اُن کی دعائیں قبول کرتا ہے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے اور اپنے فضل سے انہیں بڑھا دیتا ہے۔ جبکہ کافروں کے لئے تو بہت سخت عذاب (مقدّر) ہے۔

وَ لَوۡ بَسَطَ اللّٰہُ الرِّزۡقَ لِعِبَادِہٖ لَبَغَوۡا فِی الۡاَرۡضِ وَ لٰکِنۡ یُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا یَشَآءُ ؕ اِنَّہٗ بِعِبَادِہٖ خَبِیۡرٌۢ بَصِیۡرٌ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ اور اگر اللہ اپنے بندوں کے لئے رزق کشادہ کر دیتا تو وہ زمین میں ضرور باغیانہ روش اختیار کرتے لیکن وہ ایک اندازہ کے مطابق جو چاہتا ہے نازل کرتا ہے۔ یقیناً وہ اپنے بندوں سے ہمیشہ باخبر (اور ان پر) گہری نظر رکھنے والا ہے۔ [۱]

وَ ہُوَ الَّذِیۡ یُنَزِّلُ الۡغَیۡثَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا قَنَطُوۡا وَ یَنۡشُرُ رَحۡمَتَہٗ ؕ وَ ہُوَ الۡوَلِیُّ الۡحَمِیۡدُ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ اور وہی ہے جو بارش کو نازل کرتا ہے بعد اس کے کہ وہ مایوس ہو چکے ہوتے ہیں اور اپنی رحمت کو پھیلا دیتا ہے۔ اور وہی ہے جو کارساز (اور) صاحبِ تعریف ہے۔

---

[۱] اگر اللہ چاہتا تو رزق کی فراوانی کر دیتا اور کوئی غریب نہ رہتا مگر رزق کی تقسیم فرما کر بعض کو زیادہ اور بعض کو کم عطا کر دیا اور دونوں صورتیں ہی ان کی آزمائش کا ذریعہ ہیں۔ بعض بندے رزق کی فراوانی کی وجہ سے بھٹک جاتے ہیں اور بعض غربت کی وجہ سے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَکُوْنَ کُفْرًا۔ یعنی قریب ہے کہ تنگدستی کفر تک پہنچا دے۔ پس اس میں اشتراکیت کے نظام کی طرف بھی اشارہ ملتا ہے کہ بالآخر غربت خدا تعالیٰ کے انکار پر منتج ہوگی۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ؕ وَهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ ﴿۳۰﴾

۳۰۔ اور اسکے نشانات میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش ہے اور جو اس نے ان دونوں میں چلنے پھرنے والے جاندار پھیلا دیئے اور وہ انہیں اکٹھا کرنے پر خوب قادر ہے جب وہ چاہے گا۔

وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ؕ ﴿۳۱﴾

۳۱۔ اور تمہیں جو مصیبت پہنچتی ہے تو وہ اس سبب سے ہے جو تمہارے اپنے ہاتھوں نے کمایا۔ جبکہ وہ بہت سی باتوں سے درگزر کرتا ہے۔

وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۳۲﴾

۳۲۔ اور تم زمین میں عاجز کرنے والے نہیں بن سکتے اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی سرپرست اور مددگار نہیں۔

وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ؕ ﴿۳۳﴾

۳۳۔ اور اس کے نشانات میں سے سمندر میں چلنے والی پہاڑوں جیسی (بلند) کشتیاں ہیں۔

اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۙ ﴿۳۴﴾

۳۴۔ اگر وہ چاہے تو ہوا کو ساکن کر دے پس وہ اس (سمندر) کی سطح پر کھڑی کی کھڑی رہ جائیں۔ یقیناً اِس بات میں ہر بہت صبر کرنے والے اور بہت شکر کرنے والے کے لئے نشانات ہیں۔ (۱)

اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ ﴿۳۵﴾

۳۵۔ یا اُن (کشتیوں) کو اُن (سواروں) کے کسب کی وجہ سے ہلاک کر دے جو وہ کرتے رہے۔ اور بہت سی باتوں سے وہ درگزر کرتا ہے۔

وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿۳۶﴾

۳۶۔ اور تا جان لیں وہ لوگ جو ہماری آیات کے بارہ میں جھگڑتے ہیں (کہ) اُن کے فرار کی کوئی جگہ نہیں۔

فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ

۳۷۔ پس جو بھی تمہیں دیا گیا ہے وہ دنیا کی زندگی کا

---

(۱) آیات ۳۳-۳۴: یہاں اللہ تعالیٰ کے نشانات میں سے ایسے بڑے بڑے سمندری جہازوں کا ذکر ہے جو پہاڑوں کی طرح بلند ہوں گے۔ ظاہر ہے کہ آنحضور ﷺ کے زمانہ میں تو معمولی بادبانی کشتیاں چلا کرتی تھیں اس لئے لازماً یہ آئندہ زمانہ کی پیشگوئی تھی جو آج کے زمانہ میں پوری ہو چکی ہے۔

الدُّنْيَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۚ﴿۳۷﴾

عارضی سامان ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ اچھا اور اُن لوگوں کے لئے سب سے زیادہ باقی رہنے والا ہے جو ایمان لائے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ۚ﴿۳۸﴾

۳۸۔ اور جو بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے اجتناب کرتے ہیں اور جب وہ غضبناک ہوں تو بخشش سے کام لیتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۠ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۠ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۚ﴿۳۹﴾

۳۹۔ اور جو اپنے ربّ کی آواز پر لبیک کہتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور اُن کا امر باہمی مشورہ سے طے ہوتا ہے اور اس میں سے جو ہم نے اُنہیں عطا کیا خرچ کرتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿۴۰﴾

۴۰۔ اور وہ جن پر جب زیادتی ہوتی ہے تو وہ بدلہ لیتے ہیں۔

وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾

۴۱۔ اور بدی کا بدلہ، کی جانے والی بدی کے برابر ہوتا ہے۔ پس جو کوئی معاف کرے بشرطیکہ وہ اصلاح کرنے والا ہو تو اس کا اجر اللہ پر ہے۔ یقیناً وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ؕ﴿۴۲﴾

۴۲۔ اور جو کوئی اپنے اوپر ظلم کے بعد بدلہ لیتا ہے تو یہی وہ لوگ ہیں جن پر کوئی الزام نہیں۔

اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴۳﴾

۴۳۔ الزام تو صرف اُن پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق سرکشی سے کام لیتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے دردناک عذاب (مقدّر) ہے۔

وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۧ﴿۴۴﴾

۴۴۔ اور جو صبر کرے اور بخش دے تو یقیناً یہ اُولوالعزم باتوں میں سے ہے۔

وَمَنۡ یُّضۡلِلِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنۡ وَّلِیٍّ مِّنۡۢ بَعۡدِہٖ ؕ وَتَرَی الظّٰلِمِیۡنَ لَمَّا رَاَوُا الۡعَذَابَ یَقُوۡلُوۡنَ ہَلۡ اِلٰی مَرَدٍّ مِّنۡ سَبِیۡلٍ ﴿۴۵﴾

۴۵۔ اور جسے اللہ گمراہ ٹھہرا دے تو اُس کے لئے اِس کے بعد کوئی مددگار نہیں اور تُو ظالموں کو دیکھے گا کہ جب وہ عذاب کا سامنا کریں گے تو کہیں گے کہ کیا (اس کے) ٹالے جانے کی کوئی راہ ہے؟

وَتَرٰىہُمۡ یُعۡرَضُوۡنَ عَلَیۡہَا خٰشِعِیۡنَ مِنَ الذُّلِّ یَنۡظُرُوۡنَ مِنۡ طَرۡفٍ خَفِیٍّ ؕ وَقَالَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّ الۡخٰسِرِیۡنَ الَّذِیۡنَ خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَہُمۡ وَاَہۡلِیۡہِمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ الظّٰلِمِیۡنَ فِیۡ عَذَابٍ مُّقِیۡمٍ ﴿۴۶﴾

۴۶۔ اور تو اُنہیں دیکھے گا کہ وہ اس (عذاب) کے سامنے پیش کئے جائیں گے۔ ذلّت کی وجہ سے نہایت عاجزانہ حالت میں۔ وہ نظرِ خفی سے (اُسے) دیکھ رہے ہوں گے۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے، کہیں گے کہ یقیناً گھاٹا پانے والے تو وہی ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو قیامت کے دن گھاٹے میں ڈالا۔ خبردار یقیناً ظلم کرنے والے ایک ٹھہر جانے والے عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

وَمَا کَانَ لَہُمۡ مِّنۡ اَوۡلِیَآءَ یَنۡصُرُوۡنَہُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ ؕ وَمَنۡ یُّضۡلِلِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنۡ سَبِیۡلٍ ﴿ؕ۴۷﴾

۴۷۔ اور اُن کے کوئی دوست نہیں ہوں گے جو اللہ کے سوا اُن کی مدد کریں اور جسے اللہ گمراہ ٹھہرا دے تو اس کے لئے کوئی رستہ نہیں رہے گا۔

اِسۡتَجِیۡبُوۡا لِرَبِّکُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ یَّاۡتِیَ یَوۡمٌ لَّا مَرَدَّ لَہٗ مِنَ اللّٰہِ ؕ مَا لَکُمۡ مِّنۡ مَّلۡجَاٍ یَّوۡمَئِذٍ وَّمَا لَکُمۡ مِّنۡ نَّکِیۡرٍ ﴿۴۸﴾

۴۸۔ اپنے ربّ کے فرمان پر لبیک کہو پیشتر اس سے کہ وہ دن آ جائے جس کا ٹلنا اللہ کی طرف سے کسی صورت ممکن نہ ہوگا۔ تمہارے لئے اس دن کوئی پناہ نہیں ہے اور تمہارے لئے انکار کی کوئی گنجائش نہیں ہوگی۔

فَاِنۡ اَعۡرَضُوۡا فَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ عَلَیۡہِمۡ حَفِیۡظًا ؕ اِنۡ عَلَیۡکَ اِلَّا الۡبَلٰغُ ؕ وَاِنَّاۤ اِذَاۤ اَذَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنَّا رَحۡمَۃً فَرِحَ بِہَا ۚ وَاِنۡ تُصِبۡہُمۡ سَیِّئَۃٌۢ بِمَا قَدَّمَتۡ اَیۡدِیۡہِمۡ فَاِنَّ الۡاِنۡسَانَ کَفُوۡرٌ ﴿۴۹﴾

۴۹۔ پس اگر وہ منہ پھیر لیں تو ہم نے تجھے اُن پر پاسبان بنا کر نہیں بھیجا۔ تجھ پر پیغام پہنچانے کے سوا اور کچھ فرض نہیں اور یقیناً جب ہم اپنی طرف سے انسان کو کوئی رحمت چکھاتے ہیں تو وہ اس سے خوش ہو جاتا ہے اور اگر انہیں خود اپنے ہاتھوں کی بھیجی ہوئی کوئی بُرائی پہنچتی ہے تو یقیناً انسان سخت ناشکرا ثابت ہوتا ہے۔

لِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ يَخۡلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنۡ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنۡ يَّشَآءُ الذُّكُوۡرَ ۙ﴿۵۰﴾

۵۰۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ جسے چاہتا ہے لڑکیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے لڑکے عطا کرتا ہے۔

اَوۡ يُزَوِّجُهُمۡ ذُكۡرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجۡعَلُ مَنۡ يَّشَآءُ عَقِيۡمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيۡمٌ قَدِيۡرٌ ﴿۵۱﴾

۵۱۔ یا کبھی اُنہیں باہم مِلا جُلا دیتا ہے۔ کچھ نر اور کچھ مادہ۔ نیز جسے چاہے اُسے بانجھ بنا دیتا ہے۔ یقیناً وہ دائمی علم رکھنے والا (اور) دائمی قدرت والا ہے۔

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنۡ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحۡيًا اَوۡ مِنۡ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوۡ يُرۡسِلَ رَسُوۡلًا فَيُوۡحِىَ بِاِذۡنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِىٌّ حَكِيۡمٌ ﴿۵۲﴾

۵۲۔ اور کسی انسان کے لئے ممکن نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے مگر وحی کے ذریعہ یا پردے کے پیچھے سے یا کوئی پیغام رساں بھیجے جو اُس کے اِذن سے جو وہ چاہے وحی کرے۔ یقیناً وہ بہت بلند شان (اور) حکمت والا ہے۔

وَكَذٰلِكَ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ رُوۡحًا مِّنۡ اَمۡرِنَا ؕ مَا كُنۡتَ تَدۡرِىۡ مَا الۡكِتٰبُ وَلَا الۡاِيۡمَانُ وَلٰكِنۡ جَعَلۡنٰهُ نُوۡرًا نَّهۡدِىۡ بِهٖ مَنۡ نَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِنَا ؕ وَاِنَّكَ لَتَهۡدِىۡۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ۙ﴿۵۳﴾

۵۳۔ اور اسی طرح ہم نے تیری طرف اپنے حکم سے ایک زندگی بخش کلام وحی کیا۔ تو جانتا نہ تھا کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے لیکن ہم ہی نے اسے نور بنایا جس کے ذریعہ ہم اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں اور یقیناً تُو سیدھے راستہ کی طرف چلاتا ہے۔

صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِىۡ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ اَلَاۤ اِلَى اللّٰهِ تَصِيۡرُ الۡاُمُوۡرُ ﴿۵۴﴾ ع

۵۴۔ اُس اللہ کے راستے کی طرف جس کا وہ سب کچھ ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ خبردار! اللہ ہی کی طرف تمام معاملات لَوٹتے ہیں۔

۴۳۔ الزخرف

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی نوے آیات ہیں۔

اس سورت کے آغاز ہی میں لفظ **اُمّ** کی تکرار ہے۔گزشتہ سورت میں **اُمّ القُریٰ** کا ذکر تھا کہ مکہ سب بستیوں کی ماں ہے اور یہاں سورۃ فاتحہ کا ذکر ہے جو اس عظیم الشان کلام کی ماں کی حیثیت رکھتی ہے۔یعنی سارے قرآن کریم کے مضامین اس میں اس طرح سمیٹ دیئے گئے ہیں جیسے رِحم مادر اس بات کا احاطہ کرتا ہے کہ انسان کو پیدائش سے پہلے ان تمام صفات سے مرصّع کر دیا جائے جو اُس کے لئے مقدر ہیں۔

پھر فرمایا گیا کہ جب تم سمندری یا زمینی سفر کرتے ہو تو یاد کر لیا کرو کہ اللہ ہی ہے جس نے سمندر میں چلنے والی کشتیوں کو یا زمین میں چلنے والے جانوروں کو، جن پر تم سواری کرتے ہو، تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے۔اور تم میں سے بہت سے ایسے ہوں گے جو حادثات کا شکار ہو کر اُن منازل کو نہیں پا سکیں گے جن کی خاطر وہ روانہ ہوئے تھے۔ لیکن یاد رکھنا کہ آخری منزل وہی ہے جس میں تم اللہ کے حضور حاضر ہونے والے ہو۔

اس سورت کی پہلی آیات تو اہل کتاب کا تذکرہ کرتی ہیں اور بعد میں آنے والی آیات مشرکین کا۔ چنانچہ اس کے بعد گزشتہ انبیاء جو بالخصوص مشرک قوموں کی طرف مبعوث ہوئے تھے، ان کا اور ان کے انکار کے نتائج کا ذکر ہے جو منکرین کو بھگتنا پڑے۔

اللہ تعالیٰ اس سے پہلے تمام بنی نوع انسان کو ایک ہاتھ پر جمع کرنے کا ذکر فرما رہا ہے اور فرماتا ہے کہ اگر ہم نے ایسا کرنا ہوتا تو اِن دنیا کے حریصوں کو اکٹھا کرنے کی صرف ایک صورت ہو سکتی تھی کہ ان کے گھروں کو سونے چاندی اور دیگر نعمتوں سے بھر دیتے۔لیکن یہ تو محض ایک ایسا ظاہری عیش و عشرت کا سامان ہوتا جس کی کوئی بھی حقیقت نہیں اور صرف دنیا کی چندروزہ عارضی دولت ان کو نصیب ہوتی لیکن آخرت تو صرف متقیوں ہی کو نصیب ہوا کرتی ہے۔

اس جگہ ہدایت پر لوگوں کے جمع نہ ہونے کا ایک سبب یہ بھی بیان فرمایا گیا کہ ان کے ساتھی بے دین ہوتے ہیں اور ان کے اثر کے تابع وہ بھی دہریت کا شکار ہو جاتے ہیں۔لیکن قیامت کے دن ان میں سے ہر ایسا شخص جس کے بدساتھی نے اس پر بُرا اثر ڈالا ہو، اپنے اس بدساتھی کو مخاطب کرتے ہوئے اس حسرت کا اظہار کرے گا کہ کاش میرے اور تمہارے درمیان مشرق و مغرب کا بُعد ہوتا تو مَیں اس بدانجام کو نہ پہنچتا۔

اس سورت میں ایک اَور بہت اہم آیت حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزول کی کیفیت سے پردہ اٹھا رہی ہے جس میں بیان فرمایا گیا ہے کہ حضرت مسیح تو ایک مَثَل تھے اور مشرکوں کے سامنے جب حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کیا جاتا تھا تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب ہو کر یہ کہتے تھے کہ اگر غیر اللہ کو ہی قبول کرنا ہے تو دوسری قوم کے غیر اللہ کو قبول کرنے کی بجائے اپنی قوم کے ہی غیر اللہ کو کیوں قبول نہیں کر لیتے۔ وہ اس بات کو سمجھتے نہیں تھے کہ مسیح خدا نہیں تھے بلکہ وہ اللہ کے ایک انعام یافتہ بندے تھے اور ان کے لئے محض ایک مثال تھے جن سے بہت سے سبق حاصل کئے جا سکتے تھے۔

پھر اسی سورت میں یہ پیشگوئی فرما دی گئی ہے کہ آئندہ بھی مَثَل کے طور پر مسیح نازل ہوگا جو اس علامت کے طور پر ہوگا کہ عظیم انقلاب کی گھڑی آ گئی ہے۔

اس سورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عظیم مقام بیان فرمایا گیا ہے کہ آپؐ اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑھ کر عبادت کرنے والے ہیں۔ اگر واقعۃً اللہ تعالیٰ کا کوئی بیٹا ہوتا تو آپؐ ہرگز اس کی عبادت سے اعراض نہ کرتے۔ پس آپؐ کا اللہ تعالیٰ کے کسی فرضی بیٹے کی عبادت سے انکار قطعی طور پر ثابت کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کامل یقین پر قائم تھے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی بیٹا نہیں ہے۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ تِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّ سَبْعَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾	۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔
حٰمٓ ﴿۲﴾	۲۔ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ: صاحبِ حمد، صاحبِ مجد۔
وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۳﴾	۳۔ کھول کر بیان کرنے والی کتاب کی قسم۔
اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۴﴾	۴۔ یقیناً ہم نے اسے فصیح و بلیغ قرآن بنایا تا کہ تم عقل کرو۔
وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿۵﴾	۵۔ اور یقیناً یہ (قرآن) اُمُّ الکتاب میں ہے (اور) ہمارے نزدیک ضرور بہت بلند شان (اور) حکمت والا ہے۔
اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ﴿۶﴾	۶۔ کیا ہم تمہیں نصیحت کرنے سے محض اس لئے باز آجائیں گے کہ تم ایک حد سے بڑھی ہوئی قوم ہو؟
وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ﴿۷﴾	۷۔ اور کتنے ہی نبی ہم نے پہلے لوگوں میں بھیجے تھے۔
وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۸﴾	۸۔ اور کوئی نبی ان کے پاس نہیں آتا تھا مگر وہ اس کے ساتھ تمسخر کیا کرتے تھے۔
فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۹﴾	۹۔ پس ہم نے ان سے بھی زیادہ سخت پکڑ والوں کو ہلاک کردیا۔ اور پہلوں کی مثال گزر چکی ہے۔
وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ	۱۰۔ اور تُو اگر اُن سے پوچھے کہ کون ہے جس نے

معانقة ۱۱ عند المتقدمین

وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ۝۱۰

آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا؟ تو وہ ضرور کہیں گے کہ انہیں کامل غلبہ والے (اور) صاحبِ علم نے پیدا کیا ہے۔

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝۱۱

۱۱۔ جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنایا اور تمہاری خاطر اس میں رستے بنائے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

وَالَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝۱۲

۱۲۔ اور وہ جس نے اندازہ کے مطابق آسمان سے پانی اُتارا پھر اس سے ہم نے ایک مُردہ سرزمین کو زندہ کر دیا۔ اُسی طرح تم نکالے جاؤ گے۔

وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ۝۱۳

۱۳۔ اور وہ جس نے ہر قسم کے جوڑے بنائے اور تمہارے لئے قسم قسم کی کشتیاں اور چوپائے بنائے جن پر تم سواری کرتے ہو۔

لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۝۱۴

۱۴۔ تاکہ تم ان کی پیٹھوں پر جَم کر بیٹھ سکو۔ پھر جب تم ان پر اچھی طرح قرار پکڑ لو تو اپنے ربّ کی نعمت کا تذکرہ کرو اور کہو پاک ہے وہ جس نے اسے ہمارے لئے مسخر کیا اور ہم اسے زیرِنگیں کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔

وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝۱۵

۱۵۔ اور یقیناً ہم اپنے ربّ کی طرف لَوٹ کر جانے والے ہیں۔

وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۱۶ ع ۱۶/۷

۱۶۔ اور انہوں نے اس کے بندوں میں سے بعض کو اس کا جزو قرار دے دیا۔ یقیناً انسان کھلا کھلا ناشکرا ہے۔

اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصْفٰكُمْ بِالْبَنِيْنَ ۝۱۷

۱۷۔ کیا جو وہ پیدا کرتا ہے اس میں سے اس نے بس بیٹیاں ہی اختیار کی ہیں اور تمہیں بیٹوں کے لئے چُن لیا؟

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ اور جب ان میں سے کسی کو اس کی خوشخبری دی جاتی ہے جسے وہ رحمان کے تعلق میں ایک اعلیٰ مثال کے طور پر پیش کرتا ہے تو اس کا مُنہ کالا ہو جاتا ہے جبکہ وہ سخت غم کو ضبط کرنے کی کوشش کر رہا ہوتا ہے۔

اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ اور کیا وہ جو زیوروں میں پالی جاتی ہو اور وہ جھگڑے کے دوران واضح بات (تک) نہ کر سکے (تم اُسے خدا کے حصّہ میں ڈالتے ہو)۔

وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ؕ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ؕ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْـَٔلُوْنَ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ اور انہوں نے فرشتوں کو جو رحمان کے بندے ہیں عورتیں (یعنی مورتیاں) بنا رکھا ہے۔ کیا وہ ان کی تخلیق پر گواہ ہیں؟ یقیناً ان کی گواہی لکھی جائے گی اور وہ پوچھے جائیں گے۔

وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ؕ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۗ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۲۱﴾ؕ

۲۱۔ اور وہ کہتے ہیں اگر رحمان چاہتا تو ہم ان کی پوجا نہ کرتے۔ انہیں اس بات کا کچھ بھی علم نہیں وہ تو محض اٹکل پچّو سے کام لیتے ہیں۔

اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ کیا ہم نے اِس سے پہلے انہیں کوئی کتاب دی تھی جس سے وہ مضبوطی سے چمٹے ہوئے ہیں؟

بَلْ قَالُوْۤا اِنَّا وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا عَلٰۤى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ بلکہ وہ تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے آباء واجداد کو ایک مسلک پر پایا اور ہم یقیناً انہی کے نقوشِ قدم پر ہدایت پانے والے ہیں۔

وَكَذٰلِكَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَاۤ ۙ اِنَّا وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا عَلٰۤى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ اور اسی طرح ہم نے کبھی تجھ سے پہلے کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا نہیں بھیجا مگر اسکے خوشحال لوگوں نے کہا کہ یقیناً ہم نے اپنے آباء و اجداد کو ایک خاص مسلک پر پایا اور یقیناً ہم انہی کے نقوشِ قدم پر چلنے والے ہیں۔

قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ؕ قَالُوْۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ اس نے کہا کیا اس صورت میں بھی کہ میں اس سے بہتر چیز لے آؤں جس پر تم نے اپنے آباء کو پایا؟ انہوں نے کہا یقیناً ہم ان باتوں کا انکار کرتے ہیں جن کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو۔

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۶﴾ ع

۲۶۔ تب ہم نے ان سے انتقام لیا۔ پس دیکھ کہ جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖۤ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ اور (یاد کرو) جب ابراہیم نے اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے کہا کہ یقیناً میں اُس سے سخت بیزار ہوں جس کی تم عبادت کرتے ہو۔

اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ مگر وہ جس نے مجھے پیدا کیا سو وہی ہے جو مجھے ضرور ہدایت دے گا۔

وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ اور اس نے اس (بات) کو اُس کے بعد آنے والی نسلوں میں ایک باقی رہنے والا عظیم نشان بنا دیا تاکہ وہ رجوع کریں۔

بَلْ مَتَّعْتُ هٰۤؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿۳۰﴾

۳۰۔ حقیقت یہ ہے کہ میں نے ان کو اور ان کے آباء واجداد کو عارضی سہولتیں دیں یہاں تک کہ ان کے پاس حق اور کھول کھول کر بیان کرنے والا رسول آ گیا۔

وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۱﴾

۳۱۔ اور جب آخر ان کے پاس حق آ گیا تو انہوں نے کہا یہ جادو ہے اور یقیناً ہم اس کا انکار کرنے والے ہیں۔

وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ﴿۳۲﴾

۳۲۔ اور انہوں نے کہا کیوں نہ یہ قرآن دو معروف بستیوں کے کسی بڑے شخص پر اُتارا گیا؟

اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ؕ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ

۳۳۔ کیا وہ ہیں جو تیرے ربّ کی رحمت تقسیم کریں گے؟ ہم ہی ہیں جنہوں نے ان کی معیشت کے سامان ان کے درمیان اس ورلی زندگی میں تقسیم کئے ہیں

الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ؕ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿٣٣﴾

اور ان میں سے کچھ لوگوں کو کچھ دوسروں پر ہم نے مراتب کے لحاظ سے فوقیت بخشی ہے تا کہ ان میں سے بعض، بعض کو زیرنگیں کرلیں۔ اور تیرے ربّ کی رحمت اُس سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔

وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّ مَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ﴿٣٤﴾

٣٤۔ اور اگر یہ احتمال نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک ہی طرح کی اُمّت بن جائیں گے تو ہم ضرور اُن کی خاطر، جو رحمان کا انکار کرتے ہیں، ان کے گھروں کی چھتوں کو چاندی کا بنا دیتے اور (اسی طرح) سیڑھیوں کو بھی جن پر وہ چڑھتے ہیں۔

وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّ سُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ﴿٣٥﴾

٣٥۔ اور ان کے گھروں کے دروازوں کو بھی اور ان مسندوں کو بھی جن پر وہ ٹیک لگاتے ہیں۔

وَزُخْرُفًا ؕ وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٣٦﴾ ع ٣ ١٠ ٩

٣٦۔ اور ٹھاٹھ باٹھ عطا کرتے۔ مگر یہ سب کچھ تو یقیناً محض دنیا کی زندگی کا سامان ہے اور آخرت تیرے ربّ کے حضور متّقیوں کے لئے ہوگی۔

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴿٣٧﴾

٣٧۔ اور جو رحمان کے ذکر سے اعراض کرے ہم اسکے لئے ایک شیطان مقرر کردیتے ہیں۔ پس وہ اس کا ساتھی بن جاتا ہے۔

وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٣٨﴾

٣٨۔ اور یقیناً وہ انہیں راستہ سے گمراہ کردیتے ہیں جبکہ وہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں۔

حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ﴿٣٩﴾

٣٩۔ یہاں تک کہ جب وہ ہمارے پاس آئے گا تو (اپنے ساتھی کو مخاطب کرتے ہوئے) کہے گا اے کاش! میرے اور تیرے درمیان مشرق و مغرب کا فاصلہ ہوتا۔ پس وہ کیا ہی برا ساتھی ثابت ہوگا۔

وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۴۰﴾

۴۰۔ اور آج تمہیں، جبکہ تم ظلم کر چکے ہو، یہ بات کچھ فائدہ نہیں دے گی کہ تم سب عذاب میں شریک ہو۔

اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِى الْعُمْىَ وَمَنْ كَانَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۱﴾

۴۱۔ پس کیا تو بہروں کو سنا سکتا ہے یا اندھوں کو راہ دکھا سکتا ہے اور اسے بھی جو کھلی کھلی گمراہی میں مبتلا ہو؟

فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿۴۲﴾

۴۲۔ پس اگر ہم تجھے لے بھی جائیں تو ان سے ہم بہرحال انتقام لینے والے ہیں۔

اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِىْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿۴۳﴾

۴۳۔ یا تجھے ضرور وہ دکھا دیں گے جس کا ہم ان سے وعدہ کر چکے ہیں۔ پس یقیناً ہم ان پر پوری قدرت رکھتے ہیں۔

فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِىْٓ اُوْحِىَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۴﴾

۴۴۔ پس جو کچھ تیری طرف وحی کیا جاتا ہے اسے مضبوطی سے پکڑ لے۔ یقیناً تُو سیدھے راستہ پر ہے۔

وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ﴿۴۵﴾

۴۵۔ اور یقیناً یہ تیرے لئے ایک عظیم ذکر ہے اور تیری قوم کے لئے بھی اور تم ضرور پوچھے جاؤ گے۔

وَسْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ﴿۴۶﴾ ع

۴۶۔ اور ان سے پوچھ جنہیں ہم نے تجھ سے پہلے اپنے رسولوں میں سے بھیجا کہ کیا ہم نے رحمان کے علاوہ کوئی معبود بنائے تھے جن کی عبادت کی جاتی تھی؟

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّىْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۷﴾

۴۷۔ اور یقیناً ہم نے موسیٰ کو فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف اپنے نشانات کے ساتھ بھیجا۔ پس اس نے کہا میں یقیناً تمام جہانوں کے ربّ کا رسول ہوں۔

فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ﴿۴۸﴾

۴۸۔ پس جب وہ ان کے پاس ہمارے نشانات لے کر آیا تو وہ جھٹ پٹ ان کا مذاق اڑانے لگے۔

وَمَا نُرِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا هِيَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا ۫ وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۹﴾

۴۹۔ اور ہم انہیں کوئی (روشن) آیت نہیں دکھاتے تھے مگر وہ اپنے جیسی پہلی آیت سے بڑھ کر ہوتی تھی۔ اور ہم نے انہیں عذاب کے ذریعہ پکڑا تاکہ وہ رجوع کریں۔

وَقَالُوْا يٰۤاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۵۰﴾

۵۰۔ اور انہوں نے کہا اے جادوگر! ہمارے لئے اپنے ربّ سے وہ مانگ جس کا اس نے تجھ سے عہد کر رکھا ہے۔ یقیناً ہم ہدایت پانے والے ہو جائیں گے۔

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿۵۱﴾

۵۱۔ پس جب ہم نے ان سے عذاب کو دور کر دیا تو معاً وہ بدعہدی کرنے لگے۔

وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْمِهٖ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِيْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۲﴾

۵۲۔ اور فرعون نے اپنی قوم میں اعلان کیا (اور) کہا اے میری قوم! کیا مُلکِ مصر میرا نہیں اور یہ سب نہریں بھی جو میرے زیرِ تصرف بہتی ہیں؟ پس کیا تم بصیرت حاصل نہیں کرتے؟

اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ ۙ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ ﴿۵۳﴾

۵۳۔ حقیقت یہ ہے کہ میں اس شخص سے بہتر ہوں جو بالکل بے حیثیت ہے اور اظہارِ بیان کی بھی طاقت نہیں رکھتا۔

فَلَوْلَاۤ اُلْقِيَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ ﴿۵۴﴾

۵۴۔ پس کیوں نہ اس پر سونے کے کنگن اُتارے گئے یا فرشتے اس کے ساتھ گروہ در گروہ آئے۔

فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۵۵﴾

۵۵۔ پس اس نے اپنی قوم کو کوئی وقعت نہ دی اور وہ اس کی اطاعت کرنے لگے۔ بلاشبہ وہ بدکردار لوگ تھے۔

فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۶﴾

۵۶۔ پس جب انہوں نے ہمیں غصہ دلایا ہم نے ان سے انتقام لیا اور ان سب کو (لاؤ لشکر سمیت) غرق کر دیا۔

فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّ مَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ﴿۵۷﴾ ع

۵۷۔ پس ہم نے انہیں ماضی کا قصہ اور بعد میں آنے والوں کے لئے عبرت کا سامان بنا دیا۔

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ﴿۵۸﴾

۵۸۔ اور جب ابن مریم کو بطور مثال پیش کیا جاتا ہے تو اچانک تیری قوم اس پر شور مچانے لگتی ہے۔

وَقَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ ؕ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ﴿۵۹﴾

۵۹۔ اور وہ کہتے ہیں کیا ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ؟ وہ تجھ سے یہ بات محض جھگڑے کی خاطر کرتے ہیں بلکہ وہ سخت جھگڑالو قوم ہے۔

اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۶۰﴾

۶۰۔ وہ تو محض ایک بندہ تھا جس پر ہم نے انعام کیا اور اسے بنی اسرائیل کے لیے ایک (قابلِ تقلید) مثال بنا دیا۔

وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ﴿۶۱﴾

۶۱۔ اور اگر ہم چاہتے تو تمہی میں سے فرشتے بناتے جو زمین میں قائم مقامی کرتے۔

وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۲﴾

۶۲۔ اور وہ تو یقیناً انقلاب کی گھڑی کی پہچان ہوگا۔ پس تم اس (ساعت) پر ہرگز کوئی شک نہ کرو اور میری پیروی کرو۔ یہ سیدھا راستہ ہے۔

وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۶۳﴾

۶۳۔ اور شیطان تمہیں ہرگز روک نہ سکے۔ یقیناً وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔

وَلَمَّا جَآءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۶۴﴾

۶۴۔ اور جب عیسیٰ کھلے کھلے نشانات کے ساتھ آ گیا تو اس نے کہا یقیناً میں تمہارے پاس حکمت لایا ہوں اور اس لئے آیا ہوں کہ تمہارے سامنے بعض وہ باتیں جن میں تم اختلاف کرتے ہو کھول کر بیان کروں۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۵﴾

۶۵۔ یقیناً اللہ ہی ہے جو میرا بھی ربّ ہے اور تمہارا بھی ربّ ہے۔ پس اس کی عبادت کرو۔ یہ سیدھا راستہ ہے۔

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿۶۶﴾

۶۶۔ پس ان کے اندر ہی سے گروہوں نے اختلاف کیا۔ پس اُن لوگوں کے لئے جنہوں نے ظلم کیا ہلاکت ہو دردناک دن کے عذاب کی صورت میں۔

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۶۷﴾

۶۷۔ کیا وہ اِس کے سوا کچھ اور انتظار کر رہے ہیں کہ (قیامت کی) گھڑی ان کے پاس اچانک اس طرح آجائے کہ انہیں پتہ بھی نہ چلے۔

اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ﴿۶۸﴾ؑ

۶۸۔ اس دن بعض گہرے دوست ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے سوائے متّقیوں کے۔

ع ۱۱/۱۲

يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿۶۹﴾ۚ

۶۹۔ اے میرے بندو! آج تم پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ تم غمگین ہوگے۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴿۷۰﴾ۚ

۷۰۔ وہ لوگ جو ہماری آیات پر ایمان لائے اور فرمانبردار بنے رہے۔

اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ﴿۷۱﴾

۷۱۔تم اور تمہارے ساتھی جنت میں داخل ہو جاؤ اس حال میں کہ تمہیں بہت خوش کیا جائے گا۔

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ ۚ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۷۲﴾ۚ

۷۲۔ان پر سونے کے تھالوں اور آبگینوں کے دور چلائے جائیں گے اور اس میں ان کے لئے وہ سب کچھ ہوگا جس کی ان کے دل خواہش کریں گے اور جس سے آنکھیں لذّت پائیں گی اور تم اس میں ہمیشہ رہنے والے ہو۔

وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۳﴾

۷۳۔ اور یہ وہ جنّت ہے جس کے تم، ان اعمال کی وجہ سے جو تم کرتے رہے ہو، وارث بنائے گئے ہو۔

لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۴﴾	۷۴۔ تمہارے لئے اس میں بکثرت پھل ہوں گے جن میں سے تم کھاؤ گے۔
اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۷۵﴾	۷۵۔ یقیناً جرم کرنے والے جہنم کے عذاب میں لمبا عرصہ رہنے والے ہیں۔
لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۶﴾	۷۶۔ وہ (عذاب) ان سے کم نہیں کیا جائے گا اور وہ اس میں مایوس پڑے ہوں گے۔
وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷۷﴾	۷۷۔ اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود ہی ظلم کرنے والے تھے۔
وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ﴿۷۸﴾	۷۸۔ اور وہ پکاریں گے کہ اے مالک! تیرا ربّ ہمیں موت ہی دے دے۔ وہ کہے گا تم یقیناً (یہیں) ٹھہرے رہنے والے ہو۔
لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿۷۹﴾	۷۹۔ یقیناً ہم تمہارے پاس حق کے ساتھ آئے تھے لیکن تم میں سے اکثر حق کو ناپسند کرنے والے تھے۔
اَمْ اَبْرَمُوْۤا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ﴿۸۰﴾	۸۰۔ کیا انہوں نے کچھ کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے؟ تو یقیناً ہم نے بھی کچھ کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔
اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ؕ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۸۱﴾	۸۱۔ کیا وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ ہم ان کے راز اور مخفی مشورہ کو نہیں سنتے؟ کیوں نہیں! ہمارے ایلچی ان کے پاس ہی لکھ بھی رہے ہوتے ہیں۔
قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۲﴾	۸۲۔ تو کہہ دے کہ اگر رحمان کا کوئی بیٹا ہوتا تو میں عبادت کرنے والوں میں سب سے پہلا ہوتا۔

سُبۡحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ رَبِّ الۡعَرۡشِ عَمَّا یَصِفُوۡنَ ﴿۸۳﴾

۸۳۔ پاک ہے آسمانوں اور زمین کا ربّ، ربُّ العرش، اُس سے جو وہ بیان کرتے ہیں۔

فَذَرۡهُمۡ یَخُوۡضُوۡا وَیَلۡعَبُوۡا حَتّٰی یُلٰقُوۡا یَوۡمَهُمُ الَّذِیۡ یُوۡعَدُوۡنَ ﴿۸۴﴾

۸۴۔ پس انہیں چھوڑ دے کہ وہ لغو باتیں کرتے اور کھیلتے رہیں یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن کو دیکھ لیں جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔

وَهُوَ الَّذِیۡ فِی السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِی الۡاَرۡضِ اِلٰهٌ ؕ وَهُوَ الۡحَکِیۡمُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۸۵﴾

۸۵۔ اور وہی ہے جو آسمان میں معبود ہے اور زمین میں بھی معبود ہے اور وہی بہت حکمت والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

وَتَبٰرَكَ الَّذِیۡ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَیۡنَهُمَا ۚ وَعِنۡدَهٗ عِلۡمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَیۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۸۶﴾

۸۶۔ اور ایک وہی برکت والا ثابت ہوا جس کے لئے آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان کے درمیان ہے بادشاہت ہے۔ اور اس کے پاس اس خاص گھڑی کا علم ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

وَلَا یَمۡلِكُ الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنۡ شَهِدَ بِالۡحَقِّ وَهُمۡ یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸۷﴾

۸۷۔ اور وہ لوگ، جنہیں وہ اس کے سوا پکارتے ہیں، شفاعت کا کوئی اختیار نہیں رکھتے سوائے اُن لوگوں کے کہ جو حق بات کی گواہی دیتے ہیں اور وہ علم رکھتے ہیں۔

وَلَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ مَّنۡ خَلَقَهُمۡ لَیَقُوۡلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰی یُؤۡفَکُوۡنَ ﴿۸۸﴾ ۙ

۸۸۔ اور اگر تو ان سے پوچھے کہ انہیں کس نے پیدا کیا ہے؟ تو وہ ضرور کہیں گے اللہ نے۔ پھر وہ کس طرف بہکائے جاتے ہیں؟

وَقِیۡلِهٖ یٰرَبِّ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوۡمٌ لَّا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۸۹﴾ ۘ

وقف لازم

۸۹۔ اور اس کے یہ کہنے کے وقت کو یاد کرو کہ اے میرے ربّ! یہ لوگ ہرگز ایمان نہیں لائیں گے۔

فَاصۡفَحۡ عَنۡهُمۡ وَقُلۡ سَلٰمٌ ؕ فَسَوۡفَ یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۹۰﴾ ع

ع ۷ ۲۲ ۱۳

۹۰۔ پس تو ان سے درگزر کر اور کہہ: ’’سلام‘‘۔ پس عنقریب وہ جان لیں گے۔

۴۴۔ الدخان

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی ساٹھ آیات ہیں۔

سورۃ الدّخان کا ابتدائی مضمون قرآن کریم کی ایک چھوٹی سی سورت ’’القدر‘‘ کے مضمون کی طرف اشارہ کر رہا ہے جو ان ابتدائی آیات کریمہ سے ظاہر ہے کہ ہم نے اس کتاب کو ایک ایسی اندھیری رات میں اتارا ہے جو بہت مبارک تھی کیونکہ اس اندھیرے کے بعد ہمیشہ کے اُجالے پھوٹنے والے تھے۔ اس رات ہر حکمت والی بات کا فیصلہ کیا جائے گا۔

گزشتہ سورت کے آخر پر یہ مضمون بیان فرمایا گیا تھا کہ مخالفوں کو لہو و لعب میں بھٹکنے دے اور ان سے اِعراض کر۔ وہ وقت قریب ہے جب واضح طور پر حق و باطل میں تفریق کر دی جائے گی۔ چنانچہ اس سورت کے آغاز کی آیتوں میں اس بات کا ذکر فرما دیا گیا ہے۔

اس سورت کا نام ’’دُخان‘‘ رکھنے کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ جن اندھیروں کا وہ شکار ہیں ان کے بعد تو کوئی رحمت کی صبح نہیں پھوٹے گی بلکہ وہ اندھیرے ان کے لئے دخان کی طرح ان کا عذاب بڑھانے کا موجب بنیں گے۔ اس جگہ دخان سے ایٹمی دھوئیں کی طرف بھی اشارہ مراد ہوسکتا ہے جس کے سائے کے نیچے کوئی چیز بھی محفوظ نہیں رہ سکتی بلکہ طرح طرح کی ہلاکتوں کا شکار ہو جاتی ہے۔ چنانچہ جدید سائنسدانوں کی طرف سے یہ تنبیہ ہے کہ ایٹمی دھوئیں کے سائے کے نیچے زندگی کی ہر قسم مٹ جائے گی یہاں تک کہ زمین کے اندر دفن جراثیم بھی ہلاک ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب ایسا ہوگا تب یہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوں گے کہ اے اللہ! اس نہایت دردناک عذاب کو ہم سے ٹال دے۔ یہاں یہ پیشگوئی بھی فرمائی کہ اس قسم کا عذاب وقفہ وقفہ سے آئے گا۔ یعنی ایک عالمی جنگ کی ہلاکت خیزیوں کے بعد کچھ عرصہ مہلت دی جائے گی، اس کے بعد پھر اگلی عالمی جنگ نئی ہلاکتیں لے کر آئے گی۔

سورۃ الدّخان کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ علم دیا گیا تھا کہ اس کی پیشگوئیوں کے ظہور کا زمانہ دَجّال کے ظہور سے تعلق رکھتا ہے۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ سِتُّوْنَ اٰيَةً وَّ ثَلَاثَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝١

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حٰمٓ ۝٢

۲۔ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ: صاحبِ حمد، صاحبِ مجد۔

وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝٣

۳۔ قسم ہے اس کتاب کی جو کھلی اور واضح ہے۔

معانقة ۱۲ عند المتقدمین

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۝٤

۴۔ یقیناً ہم نے اسے ایک بڑی مبارک رات میں اُتارا ہے۔ ہم بہرصورت اِنذار کرنے والے تھے۔

فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۝٥

۵۔ اس (رات) میں ہر حکمت والے معاملہ کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ؕ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۝٦

۶۔ ایک ایسے امر کے طور پر جو ہماری طرف سے ہے۔ یقیناً ہم ہی رسول بھیجنے والے ہیں۔

رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٧

۷۔ رحمت کے طور پر تیرے ربّ کی طرف سے۔ بے شک وہی بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝٨

وقف لازم

۸۔ آسمانوں اور زمین کے ربّ کی طرف سے اور (جو اس کا بھی ربّ ہے) جو اُن دونوں کے درمیان ہے۔ اگر تم یقین کرنے والے ہو۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝٩

۹۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا بھی ہے۔ تمہارا بھی ربّ اور تمہارے پہلے آباء واجداد کا بھی ربّ ہے۔

بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ۝١٠

۱۰۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ تو ایک شک میں مبتلا کھیل کھیل رہے ہیں۔

فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ﴿١١﴾

۱۱۔ پس انتظار کر اس دن کا جب آسمان ایک واضح دھواں لائے گا۔

يَّغْشَى النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٢﴾

۱۲۔ جو لوگوں کو ڈھانپ لے گا۔ یہ ایک بہت دردناک عذاب ہوگا۔

رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ﴿١٣﴾

۱۳۔ اے ہمارے ربّ! ہم سے یہ عذاب دور کردے یقیناً ہم ایمان لے آئیں گے۔

اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَ قَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٤﴾

۱۴۔ ان کے لئے اب کہاں کی نصیحت جبکہ ان کے پاس ایک روشن دلائل والا رسول آچکا تھا۔

ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ﴿١٥﴾

۱۵۔ پھر بھی انہوں نے اس سے اعراض کیا اور کہا سکھایا پڑھایا ہوا (بلکہ) پاگل ہے۔

اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ﴿١٦﴾

۱۶۔ یقیناً ہم عذاب کو تھوڑی دیر کے لئے دور کر دیں گے۔ ضرور تم (انہی باتوں کا) اعادہ کرنے والے ہو۔

يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ۚ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ﴿١٧﴾

۱۷۔ جس دن ہم بڑی سختی سے (تم پر) ہاتھ ڈالیں گے۔ یقیناً ہم انتقام لینے والے ہیں۔

وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ﴿١٨﴾

۱۸۔ اور یقیناً ہم ان سے پہلے فرعون کی قوم کو بھی آزما چکے ہیں جب ان کے پاس ایک معزّز رسول آیا تھا۔

اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ ؕ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٩﴾

۱۹۔ (یہ کہتے ہوئے) کہ اللہ کے بندے میرے سپرد کردو۔ یقیناً میں تمہارے لئے ایک امین پیغمبر ہوں۔

وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنِّيْٓ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٠﴾

۲۰۔ اور اللہ کے خلاف سرکشی نہ کرو۔ یقیناً میں تمہارے پاس ایک کھلی کھلی غالب دلیل لانے والا ہوں۔

وَ اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَ رَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ﴿٢١﴾

۲۱۔ اور یقیناً میں (اس بات سے) اپنے ربّ اور تمہارے ربّ کی پناہ میں آتا ہوں کہ تم مجھے سنگسار کرو۔

وَ اِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِيْ فَاعْتَزِلُوْنِ ﴿٢٢﴾

۲۲۔ اور اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے تو مجھے تنہا چھوڑ دو۔

فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ﴿٢٣﴾

۲۳۔ پس اس نے اپنے ربّ کو پکارا کہ یہ ایک مجرم قوم ہیں۔

فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ لَيْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿٢٤﴾

۲۴۔ پس تو میرے بندوں کو ساتھ لے کر رات کے وقت روانہ ہو۔ یقیناً تمہارا پیچھا کیا جائے گا۔

وَ اتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ؕ اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ﴿٢٥﴾

۲۵۔ اور سمندر کو چھوڑ دے جبکہ وہ ابھی پرسکون ہو۔ یقیناً وہ ایک ایسا لشکر ہیں جو غرق کئے جائیں گے۔

كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿٢٦﴾

۲۶۔ کتنے ہی باغات اور چشمے ہیں جو انہوں نے (پیچھے) چھوڑے۔

وَّ زُرُوْعٍ وَّ مَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿٢٧﴾

۲۷۔ اور کھیتیاں اور عزت و احترام کے مقام بھی۔

وَّ نَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ﴿٢٨﴾

۲۸۔ اور ناز و نعمت جس میں وہ مزے اُڑایا کرتے تھے۔

كَذٰلِكَ ۫ وَ اَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿٢٩﴾

۲۹۔ اسی طرح ہوا۔ اور ہم نے ایک دوسری قوم کو اس (نعمت) کا وارث بنا دیا۔

فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴿٣٠﴾

۳۰۔ پس ان پر آسمان اور زمین نہیں روئے اور وہ مہلت نہیں دیئے گئے۔

وَ لَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿٣١﴾

۳۱۔ اور یقیناً ہم نے بنی اسرائیل کو ایک رُسوا کُن عذاب سے نجات بخشی۔

مِنْ فِرْعَوْنَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٣٢﴾

۳۲۔ جو فرعون کی طرف سے تھا۔ یقیناً وہ حد سے تجاوز کرنے والوں میں سے ایک بہت جبّار شخص تھا۔

وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٢﴾	۳۳۔ اور یقیناً ہم نے ان کو کسی علم کی وجہ سے سب جہانوں پر ترجیح دی تھی۔
وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ ﴿٣٣﴾	۳۴۔ اور ہم نے انہیں بعض نشانات عطا کئے جن میں کھلی کھلی آزمائش تھی۔
اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿٣٤﴾	۳۵۔ یقیناً یہ لوگ کہتے ہیں۔
اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ﴿٣٥﴾	۳۶۔ ہماری اس پہلی موت کے سوا اور کوئی موت نہیں اور ہم اُٹھائے جانے والے نہیں۔
فَاْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٣٦﴾	۳۷۔ پس ہمارے آباء و اجداد کو تو واپس لاؤ، اگر تم سچے ہو؟
اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۙ وَّالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ اَهْلَكْنٰهُمْ ۫ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿٣٧﴾	۳۸۔ کیا یہ لوگ بہتر ہیں یا تُبّع کی قوم اور وہ لوگ جو اُن سے پہلے تھے؟ ہم نے ان کو ہلاک کر دیا۔ یقیناً وہ (سب) مجرم تھے۔
وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿٣٨﴾	۳۹۔ اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے یونہی کھیل کھیلتے ہوئے پیدا نہیں کیا۔
مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٩﴾	۴۰۔ ہم نے اُن کو نہیں پیدا کیا مگر حق کے ساتھ لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔
اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٤٠﴾	۴۱۔ یقیناً فیصلہ کا دن ان سب کیلئے ایک مقررہ وقت ہے۔
يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٤١﴾	۴۲۔ جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہیں آئے گا اور نہ ہی وہ مدد دیئے جائیں گے۔

اِلَّا مَنۡ رَّحِمَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡعَزِيۡزُ الرَّحِيۡمُ ﴿۴۳﴾	۴۳۔ سوائے اس کے جس پر اللہ نے رحم کیا۔ یقیناً وہی کامل غلبہ والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔
اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوۡمِ ﴿۴۴﴾	۴۴۔ یقیناً تھوہر کا پودا۔
طَعَامُ الۡاَثِيۡمِ ﴿۴۵﴾	۴۵۔ گنہگار کا کھانا ہے۔
كَالۡمُهۡلِ ۚ يَغۡلِىۡ فِى الۡبُطُوۡنِ ﴿۴۶﴾	۴۶۔ (وہ) پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہے۔ پیٹوں میں کھولتا ہے۔
كَغَلۡىِ الۡحَمِيۡمِ ﴿۴۷﴾	۴۷۔ گرم پانی کے کھولنے کی طرح۔
خُذُوۡهُ فَاعۡتِلُوۡهُ اِلٰى سَوَآءِ الۡجَحِيۡمِ ﴿۴۸﴾	۴۸۔ اسے پکڑو اور پھر اُسے گھسیٹتے ہوئے جہنم کے وسط میں لے جاؤ۔
ثُمَّ صُبُّوۡا فَوۡقَ رَاۡسِهٖ مِنۡ عَذَابِ الۡحَمِيۡمِ ﴿۴۹﴾	۴۹۔ پھر اس کے سر پر کچھ کھولتے ہوئے پانی کا عذاب اُنڈیلو۔
ذُقۡ ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡكَرِيۡمُ ﴿۵۰﴾	۵۰۔ چکھ۔ یقیناً تُو تو بہت بزرگ (اور) عزت والا (بنتا) تھا۔
اِنَّ هٰذَا مَا كُنۡتُمۡ بِهٖ تَمۡتَرُوۡنَ ﴿۵۱﴾	۵۱۔ یقیناً یہی ہے وہ جس کے بارہ میں تم شک کیا کرتے تھے۔
اِنَّ الۡمُتَّقِيۡنَ فِىۡ مَقَامٍ اَمِيۡنٍ ﴿۵۲﴾	۵۲۔ یقیناً متقی پُر امن مقام میں ہوں گے۔
فِىۡ جَنّٰتٍ وَّعُيُوۡنٍ ﴿۵۳﴾	۵۳۔ باغوں اور چشموں میں۔
يَّلۡبَسُوۡنَ مِنۡ سُنۡدُسٍ وَّاِسۡتَبۡرَقٍ مُّتَقٰبِلِيۡنَ ﴿۵۴﴾	۵۴۔ باریک اور موٹے ریشم کے لباس پہنے ہوئے ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوں گے۔
كَذٰلِكَ وَزَوَّجۡنٰهُمۡ بِحُوۡرٍ عِيۡنٍ ﴿۵۵﴾	۵۵۔ اسی طرح ہو گا اور ہم انہیں فراخ چشم دوشیزاؤں کے ساتھی بنا دیں گے۔ ①

① آیات ۵۴، ۵۵: جو چیزیں یہاں دنیا میں لوگ پسند کرتے ہیں یہ ان کی تمثیل بیان کی گئی ہے اور ان کی اصل صورت کا کسی کو علم نہیں۔

يَدۡعُوۡنَ فِيۡهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيۡنَ ۝٥٦

۵۶۔ وہ اس میں امن کے ساتھ ہر قسم کے میوے طلب کررہے ہوں گے۔

لَا يَذُوۡقُوۡنَ فِيۡهَا الۡمَوۡتَ اِلَّا الۡمَوۡتَةَ الۡاُوۡلٰى ۚ وَوَقٰهُمۡ عَذَابَ الۡجَحِيۡمِ ۝٥٧

۵۷۔ وہ اس میں پہلی موت کے علاوہ کسی اور موت کا مزا نہیں چکھیں گے اور وہ انہیں جہنّم کے عذاب سے بچائے گا۔

فَضۡلًا مِّنۡ رَّبِّكَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ۝٥٨

۵۸۔ یہ تیرے ربّ کی طرف سے فضل کے طور پر ہوگا۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

فَاِنَّمَا يَسَّرۡنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمۡ يَتَذَكَّرُوۡنَ ۝٥٩

۵۹۔ پس یقیناً ہم نے اسے تیری زبان پر سہل کردیا ہے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔

فَارۡتَقِبۡ اِنَّهُمۡ مُّرۡتَقِبُوۡنَ ۝٦٠ ع ۳ ۱۷ ۱۶

۶۰۔ پس تُو انتظار کر یقیناً وہ بھی منتظر ہیں۔

۴۵۔ الجاثیۃ

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی اڑتیس آیات ہیں۔

اس سورت میں آیت نمبر ۱۴ ایک ایسی آیت ہے جو زمین و آسمان میں مخفی اسرار سے اس رنگ میں پردہ اٹھا رہی ہے کہ پہلی کسی کتاب میں اس سے ملتی جلتی آیت نازل نہیں ہوئی۔ فرمایا کہ تمام تر جو زمین و آسمان میں ہے وہ انسان کے لئے مسخر کیا گیا ہے۔ پس وہ لوگ جو تفکّر کرتے ہیں یہ معلوم کرلیں گے کہ تمام اجرام سماوی کے اثرات انسان پر مترتب ہو رہے ہیں۔ گویا کہ انسان ایک مائیکرو یونیورس (Micro Universe) ہے اور اس وسیع کائنات کا خلاصہ ہے۔

پھر اس ذکر کے بعد کہ قیامت ضرور قائم ہونے والی ہے، فرمایا کہ قیامت کے ہیبت ناک نشان کو دیکھ کر اور اپنے بدانجام کو اپنی آنکھوں کے سامنے پاتے ہوئے وہ گھٹنوں کے بل زمین پر جا پڑیں گے یعنی اللہ تعالیٰ کے جلال کے سامنے سجدہ ریز ہو کر یہ تمنا کریں گے کہ کاش وہ اس عذاب عظیم سے بچائے جا سکتے۔

پھر فرمایا کہ ہر امّت کا فیصلہ اس کی اپنی کتاب یعنی شریعت کے مطابق کیا جائے گا۔

اس سورت کی آخری آیت انسان کی نظر کو پھر اس امر کی طرف متوجہ کرتی ہے کہ ساری کائنات زبانِ حال سے اللہ کی حمد کر رہی ہے اور یہ کہ اسی کی تمام بڑائی ہے اور وہی کامل غلبہ والا اور صاحب حکمت ہے۔

☆☆☆

سُوْرَۃُ الْجَاثِیَۃِ مَکِّیَّۃٌ وَّ ھِیَ مَعَ الْبَسْمَلَۃِ ثَمَانٍ وَّ ثَلَاثُوْنَ اٰیَۃً وَّ اَرْبَعَۃُ رُکُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

١۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حٰمٓ ②

٢۔ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ : صاحبِ حمد، صاحبِ مجد۔

تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ ③

٣۔ اس کتاب کا اُتارا جانا کامل غلبہ والے (اور) حکمت والے اللہ کی طرف سے ہے۔

اِنَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ④

٤۔ یقیناً آسمانوں اور زمین میں مومنوں کے لئے بکثرت نشانات ہیں۔

وَفِیْ خَلْقِکُمْ وَمَا یَبُثُّ مِنْ دَآبَّۃٍ اٰیٰتٌ لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ⑤

٥۔ اورتمہاری پیدائش میں، اور جو کچھ وہ چلنے پھرنے والے جانداروں میں سے پھیلاتا ہے، ان میں ایک یقین کرنے والی قوم کے لئے عظیم نشانات ہیں۔

وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْیَا بِہِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا وَتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ اٰیٰتٌ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ⑥

٦۔ اور رات اور دن کے ادلنے بدلنے میں اور اس بات میں کہ اللہ آسمان سے ایک رزق اُتارتا ہے پھر اس کے ذریعہ زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کردیتا ہے، اور ہواؤں کے رُخ پلٹ پلٹ کر چلانے میں عقل کرنے والی قوم کے لئے بڑے نشانات ہیں۔

تِلْکَ اٰیٰتُ اللّٰہِ نَتْلُوْھَا عَلَیْکَ بِالْحَقِّ ۚ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَ اللّٰہِ وَاٰیٰتِہٖ یُؤْمِنُوْنَ ⑦

٧۔ یہ اللہ کی آیات ہیں جو ہم تیرے سامنے حق کے ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں۔ پس اللہ اور اس کی آیات کے بعد پھر اَور کس بات پر وہ ایمان لائیں گے؟

وَیْلٌ لِّکُلِّ اَفَّاکٍ اَثِیْمٍ ⑧

٨۔ ہلاکت ہو ہر سخت افترا کرنے والے اور بڑے جھوٹے پر۔

يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۞

۹۔ وہ اللہ کی آیات سنتا ہے جو اس پر پڑھی جاتی ہیں پھر بھی تکبر کرتے ہوئے (اپنی ضد پر) اَڑا رہتا ہے گویا اس نے انہیں سنا ہی نہیں۔ پس اُسے دردناک عذاب کی خوشخبری دے دے۔

وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْـًٔا اتَّخَذَهَا هُزُوًا ۗ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۞

۱۰۔ اور جب وہ ہمارے نشانات میں سے بعض پر اطلاع پاتا ہے تو انہیں مذاق کا نشانہ بناتا ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے رُسوا کُن عذاب ہے۔

مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْـًٔا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۞

۱۱۔ (اور) ان سے پرے جہنّم ہے اور جو کچھ انہوں نے کمایا وہ کچھ بھی ان کے کام نہیں آئے گا اور نہ ہی وہ (ان کے کام آئیں گے) جن کو انہوں نے اللہ کے سوا دوست بنا رکھا ہے جبکہ ان کے لئے ایک بڑا عذاب (مقدّر) ہے۔

هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۞ ع ۱۲/۱۷

۱۲۔ یہ ایک بڑی ہدایت ہے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کی آیات کا انکار کیا اُن کے لئے لرزہ خیز عذاب میں سے ایک دردناک عذاب (مقدّر) ہے۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۞

۱۳۔ اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے سمندر کو مسخّر کیا اس لئے کہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور اس کے نتیجہ میں تم اس کے فضل تلاش کرو اور تاکہ تم شکر بجا لاؤ۔

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ۗ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۞

۱۴۔ اور جو بھی آسمانوں میں اور زمین میں ہے اس میں سے سب اس نے تمہارے لئے مسخّر کر دیا۔ اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے یقیناً کھلے کھلے نشانات ہیں۔

قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ

۱۵۔ تُو اُن سے جو ایمان لائے ہیں، کہہ دے کہ ان

لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۵﴾

لوگوں سے بخشش کا سلوک کریں جو اللہ کے دنوں کی امید نہیں رکھتے تا کہ وہ خود ایسی قوم کو اس کے مطابق جزا دے جو وہ کسب کرتے رہے ہیں۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ۫ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ جو نیک اعمال بجا لاتا ہے تو اپنے لئے ہی ایسا کرتا ہے اور جو کوئی بدی کرتا ہے تو خود اپنے خلاف۔ پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۷﴾ۚ

۱۷۔ اور یقیناً ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کی اور پاک چیزوں میں سے انہیں رزق عطا کیا اور ان کو تمام جہانوں پر فضیلت دی۔ ﴿۱﴾

وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْۤا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ اور ہم نے انہیں شریعت کی کھلی کھلی تعلیمات عطا کیں۔ پس انہوں نے اختلاف نہیں کیا مگر ایک دوسرے کے خلاف سرکشی کرتے ہوئے، بعد اس کے کہ ان کے پاس علم آ چکا تھا۔ یقیناً تیرا ربّ اُن کے درمیان قیامت کے دن ان امور میں فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ پھر ہم نے تجھے ایک عظیم امرِ شریعت پر قائم کر دیا۔ پس اس کی پیروی کر اور ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کر جو علم نہیں رکھتے۔ ﴿۲﴾

اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ یقیناً وہ اللہ کے مقابل پر تیرے کسی کام نہیں آ سکیں گے۔ اور لازماً ظلم کرنے والے آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہوتے ہیں جبکہ اللہ متقیوں کا دوست ہوتا ہے۔

﴿۱﴾ بنی اسرائیل کے عالمین پر فضیلت سے مراد یہ ہے کہ اُس زمانہ کے معلوم جہانوں پر انہیں فضیلت حاصل تھی۔ دنیا اتنے مختلف حصوں میں بٹی ہوئی تھی جن کا کوئی علم بنی اسرائیل کو نہیں تھا۔ تاہم جو بھی دنیائیں بنی اسرائیل کے علم میں آئیں ان سب پر انہیں فضیلت عطا کی گئی۔

﴿۲﴾ پھر ان کے بعد آنحضرت ﷺ کو شریعت عطا کی گئی۔ آپؐ چونکہ عالمی نبی تھے اس لئے آپؐ کی شریعت بھی عالمی ہے۔

هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۲۱﴾

۲۱۔ یہ لوگوں کے لئے بصیرت افروز باتیں ہیں اور یقین لانے والی قوم کے لئے ہدایت اور رحمت ہیں۔

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۲۲﴾ ع ۲/۱۸

۲۲۔ کیا وہ لوگ جو طرح طرح کے گناہ کماتے ہیں انہوں نے یہ گمان کر لیا ہے کہ ہم انہیں ان لوگوں کی طرح بنا دیں گے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے (گویا کہ) ان کا جینا اور مرنا ایک جیسا ہوگا؟ بہت ہی بُرا ہے جو وہ فیصلہ کرتے ہیں۔

وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ اور اللہ نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا اور تاکہ ہر جان کو اس کے مطابق جزا دی جائے جو اس نے کمایا اور وہ ظلم نہیں کئے جائیں گے۔

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ کیا تُو نے اسے دیکھا ہے جو اپنی خواہش کو ہی معبود بنائے بیٹھا ہو اور اللہ نے اسے کسی علم کی بِنا پر گمراہ قرار دیا ہو اور اس کی شنوائی پر اور اس کے دل پر مہر لگا دی ہو اور اسکی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہو؟ پس اللہ کے بعد اسے کون ہدایت دے سکتا ہے؟ کیا پھر بھی تم نصیحت نہیں پکڑو گے؟

وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ اور وہ کہتے ہیں یہ (زندگی) ہماری دنیا کی زندگی کے سوا کچھ نہیں۔ ہم مرتے بھی ہیں اور زندہ بھی ہوتے ہیں اور زمانہ کے سوا اور کوئی نہیں جو ہمیں ہلاک کرتا ہو۔ حالانکہ ان کو اس بارہ میں کچھ بھی علم نہیں۔ وہ تو محض خیالی باتیں کرتے ہیں۔

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ

۲۶۔ اور جب ہماری کھلی کھلی آیات اُن پر پڑھی جاتی

حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۶﴾

ہیں تو اُن کی دلیل اس کے سوا کچھ نہیں ہوتی کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے آباء واجداد کو واپس لے آؤ، اگر تم سچے ہو۔

قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾ ع ۳

۲۷۔ تو کہہ دے کہ اللہ ہی تمہیں زندہ کرتا ہے پھر تمہیں مارتا ہے پھر قیامت کے دن کی طرف جس میں کوئی شک نہیں، تمہیں اکٹھا کر کے لے جائے گا۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ اور اللہ ہی کی ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت۔ اور جس دن قیامت ہوگی اس دن جھوٹ بولنے والے نقصان اُٹھائیں گے۔

وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۚ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا ۚ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ اور تُو ہر اُمّت کو گھٹنوں کے بل گرا ہوا دیکھے گا۔ ہر اُمّت اپنی کتاب کی طرف بلائی جائے گی۔ آج کے دن تم اس کی جزا دیئے جاؤ گے جو تم کیا کرتے تھے۔

هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۚ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۰﴾

۳۰۔ یہ ہماری کتاب ہے جو تمہارے خلاف حق کے ساتھ کلام کرے گی۔ تم جو کچھ کرتے تھے ہم یقیناً اسے تحریر میں لے آتے تھے۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۱﴾

۳۱۔ پس وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے تو اُن کا رب انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ یہی کھلی کھلی کامیابی ہے۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾

۳۲۔ اور وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا (ان سے کہا جائے گا کہ) کیا تم پر میری آیات نہیں پڑھی جاتی تھیں؟ پھر بھی تم نے تکبر سے کام لیا اور تم ایک مجرم قوم بن گئے۔

وَ اِذَا قِيۡلَ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ السَّاعَةُ لَا رَيۡبَ فِيۡهَا قُلۡتُمۡ مَّا نَدۡرِىۡ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنۡ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّ مَا نَحۡنُ بِمُسۡتَيۡقِنِيۡنَ ﴿۳۳﴾

۳۳۔ اور جب کہا جاتا ہے یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے اور ساعت میں کوئی شک نہیں تو تم کہتے ہو کہ ہم نہیں جانتے کہ ساعت کیا چیز ہے۔ ہم ایک ظن سے بڑھ کر گمان نہیں کرتے اور ہم ہرگز یقین لانے والے نہیں۔

وَ بَدَا لَهُمۡ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوۡا وَ حَاقَ بِهِمۡ مَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۳۴﴾

۳۴۔ اور اُن پر اُن اعمال کے بدنتائج ظاہر ہو جائیں گے جو انہوں نے کئے اور گھیر لے گی انہیں وہ چیز جس کا وہ مذاق اُڑایا کرتے تھے۔

وَ قِيۡلَ الۡيَوۡمَ نَنۡسٰٮكُمۡ كَمَا نَسِيۡتُمۡ لِقَآءَ يَوۡمِكُمۡ هٰذَا وَ مَاۡوٰٮكُمُ النَّارُ وَ مَا لَكُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِيۡنَ ﴿۳۵﴾

۳۵۔ اور کہا جائے گا آج ہم تمہیں بھول جائیں گے جیسا کہ تم اپنے اِس دن کی ملاقات کو بھول گئے تھے اور تمہارا ٹھکانا جہنم ہوگا اور تمہارے کوئی مددگار نہ ہوں گے۔

ذٰلِكُمۡ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذۡتُمۡ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّ غَرَّتۡكُمُ الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَا ۚ فَالۡيَوۡمَ لَا يُخۡرَجُوۡنَ مِنۡهَا وَلَا هُمۡ يُسۡتَعۡتَبُوۡنَ ﴿۳۶﴾

۳۶۔ یہ اس لئے ہوگا کہ تم نے اللہ کے نشانات کو تمسخر بنالیا اور دنیا کی زندگی نے تمہیں دھوکہ میں ڈال دیا تھا۔ پس آج وہ اُس (آگ) سے نکالے نہیں جائیں گے اور نہ ہی ان کا کوئی عذر قبول کیا جائے گا۔

فَلِلّٰهِ الۡحَمۡدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ رَبِّ الۡاَرۡضِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۳۷﴾

۳۷۔ پس اللہ ہی کی سب تعریف ہے جو آسمانوں کا ربّ اور زمین کا ربّ ہے (یعنی وہی) جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

وَ لَهُ الۡكِبۡرِيَآءُ فِى السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ۖ وَ هُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۳۸﴾ ع

۳۸۔ اور اسی کی ہے ہر بڑائی آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی اور وہی کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

۴۶۔ الاحقاف

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی اور بسم اللہ سمیت اس کی چھتیس آیات ہیں۔

اس سورت کے آغاز ہی میں اُس حقیقت کا دوبارہ اظہار کیا گیا ہے جو گزشتہ سورت کی آخری آیات میں بیان فرمائی گئی ہے کہ زمین و آسمان کی ہر چیز اور جو کچھ اس میں ہے وہ سب اللہ ہی کی حمد کر رہا ہے۔ اِس سورت کے آغاز میں فرمایا گیا کہ زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں ہے وہ اسی حق پر قائم ہے جس کا اس سے پہلے ذکر فرمایا گیا ہے۔ گویا ساری کائنات حق تعالیٰ کے سوا کسی اَور کی گواہی نہیں دے رہی۔ اس کے معاً بعد مشرکین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ تمام زمین و آسمان اور جو کچھ ان کے اندر ہے اللہ ہی کی تخلیق ہے۔ کوئی اپنے فرضی خداؤں کی تخلیق بھی تو دکھاؤ۔ دراصل اس میں مضمر دلیل یہ ہے کہ ہر مخلوق پر ایک ہی خالق کی چھاپ ہے۔

اگرچہ اس سورت میں سابقہ قوم عاد کی ہلاکت کا ذکر کیا جا رہا ہے جنہیں احقاف کے ذریعہ ڈرایا گیا مگر قرآنِ کریم کا یہ اسلوب نظرانداز نہیں کرنا چاہئے کہ گزشتہ قوموں کے ذکر کے ساتھ اس سے ملتے جلتے آئندہ آنے والے حالات کی طرف بھی اشارہ کر دیا جاتا ہے۔

اس سورت میں ایک دفعہ پھر دُخان والے مضمون کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے کہ جب بھی ان پر بادل سایہ کرتے ہیں تو وہ سمجھتے ہیں کہ آسمان سے ان پر نعمتیں برسیں گی۔ لیکن جب وہ بادل ان تک پہنچے گا تو اس وقت ان کو معلوم ہوگا کہ اس کے ساتھ ایسی ریڈیائی ہوائیں آ رہی ہیں جو ہر چیز کو ہلاک کر دیتی ہیں۔ پس وہ اپنے مساکن سے باہر نکلنے کی بھی توفیق نہیں پائیں گے اور ان کے ویران مساکن کے سوا ان کے وجود پر کوئی گواہی نہیں ملے گی۔ ناگاساکی اور ہیروشیما دونوں اسی کا مصداق ہیں۔

آیتِ کریمہ نمبر ۳۴ میں یہ مضمون بیان فرمایا جا رہا ہے کہ کیا وہ دیکھتے نہیں کہ زمین و آسمان کی پیدائش سے اللہ تھکتا نہیں۔ اُس زمانہ کا انسان کیسے یہ دیکھ سکتا تھا لیکن اِس زمانہ کا انسان جو زمین و آسمان کے راز معلوم کرنے کی کوشش کر رہا ہے وہ جانتا ہے کہ زمین و آسمان مسلسل عدم میں ڈوبتے اور پھر ایک نئی تخلیق میں اُبھر آتے ہیں۔ اور یہ بار بار زمین و آسمان کو کالعدم کر کے وجود کی سطح پر ابھارنا اللہ تعالیٰ کا ایک ایسا فعل ہے جو بتا رہا ہے کہ وہ کبھی بھی تخلیق سے تھکا نہیں۔ پس انسان کو کیسے یہ گمان ہوا کہ جب وہ فنا ہو جائے گا تو اس کو ازسرنو زندہ کرنے کی اللہ تعالیٰ کو استطاعت نہیں ہوگی۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الاَحْقَافِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ سِتٌّ وَّ ثَلَاثُوْنَ ايَةً وَّاَرْبَعَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حٰمٓ ②

۲۔ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ: صاحبِ حمد، صاحبِ مجد۔

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ③

۳۔ اس کتاب کا اُتارا جانا کامل غلبہ والے (اور) حکمت والے اللہ کی طرف سے ہے۔

مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّاۤ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ④

۴۔ ہم نے نہیں پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے مگر حق کے ساتھ اور ایک مقررہ مدّت کے لئے۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا وہ اس سے، جس سے انہیں ڈرایا جاتا ہے، اعراض کرتے ہیں۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ؕ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَاۤ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ⑤

۵۔ پوچھ: کیا تم نے اُسے دیکھا ہے جسے تم اللہ کے سوا پکارتے ہو؟ مجھے دکھاؤ تو سہی کہ انہوں نے زمین سے کیا پیدا کیا ہے یا ان کا شریک ہونا محض آسمانوں ہی میں ہے؟ اس سے پہلے کی کوئی کتاب میرے پاس لاؤ یا علم کا کوئی ادنیٰ سا نشان اگر تم سچے ہو۔

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗۤ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ⑥

۶۔ اور اس سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو اللہ کے سوا اُسے پکارتا ہے جو قیامت تک اسے جواب نہیں دے سکتا؟ اور وہ تو اُن کی پکار ہی سے غافل ہیں۔

وَ اِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّ كَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ﴿٧﴾

۷۔ اور جب لوگ اکٹھے کئے جائیں گے تو وہ (مزعومہ معبود) اُن کے دشمن ہوں گے اور ان کی عبادت کا انکار کر دیں گے۔

وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ؕ﴿٨﴾

۸۔ اور جب ان پر ہماری کھلی کھلی آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ لوگ، جنہوں نے حق کا انکار کر دیا جب وہ ان کے پاس آیا، کہتے ہیں یہ تو کھلا کھلا جادو ہے۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَ بَيْنَكُمْ ؕ وَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿٩﴾

۹۔ کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ اس نے اُسے افترا کیا ہے؟ تُو کہہ دے اگر میں نے یہ افترا کیا ہوتا تو تم اللہ کے مقابل پر مجھے بچانے کی کوئی طاقت نہ رکھتے۔ جن باتوں میں تم پڑے ہوئے ہو وہ انہیں سب سے زیادہ جانتا ہے۔ وہ میرے اور تمہارے درمیان بطور گواہ کافی ہے اور وہی بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَ مَاۤ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَ لَا بِكُمْ ؕ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ وَ مَاۤ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٠﴾

۱۰۔ تُو کہہ دے میں رسولوں میں سے پہلا تو نہیں ہوں اور میں نہیں جانتا کہ مجھ سے اور تم سے کیا سلوک کیا جائے گا۔ میں تو صرف اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے اور ایک کھلے کھلے ڈرانے والے کے سوا مَیں اور کچھ بھی نہیں۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَ كَفَرْتُمْ بِهٖ وَ شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَ اسْتَكْبَرْتُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي

۱۱۔ تو پوچھ کہ کیا تم نے (اس کے نتیجہ پر) غور کیا کہ اگر وہ اللہ کی طرف سے ہی ہو اور تم اس کا انکار کر چکے ہو، حالانکہ بنی اسرائیل میں سے بھی ایک گواہی دینے والے نے اپنے مثیل کے حق میں گواہی دی تھی پس وہ تو ایمان لے آیا اور تم نے استکبار کیا۔ یقیناً

الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۱۱﴾ ع

اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ ﴿۱﴾

وَقَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَوۡ كَانَ خَيۡرًا مَّا سَبَقُوۡنَاۤ اِلَيۡهِ‌ ؕ وَاِذۡ لَمۡ يَهۡتَدُوۡا بِهٖ فَسَيَقُوۡلُوۡنَ هٰذَاۤ اِفۡكٌ قَدِيۡمٌ ﴿۱۲﴾

۱۲۔ اور اُن لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا اُن کے متعلق کہا جو ایمان لائے کہ اگر یہ اچھی بات ہوتی تو اسے حاصل کرنے میں یہ ہم پر سبقت نہ لے جاتے۔ اور اب جبکہ وہ ہدایت پانے میں ناکام رہے ہیں تو ضرور کہیں گے کہ یہ تو ایک پرانا جھوٹ ہے۔

وَمِنۡ قَبۡلِهٖ كِتٰبُ مُوۡسٰۤى اِمَامًا وَّرَحۡمَةً‌ ؕ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنۡذِرَ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا ‌ۖ وَبُشۡرٰى لِلۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۱۳﴾ ج

۱۳۔ اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب ایک رہنما اور رحمت کے طور پر تھی۔ اور یہ ایک تصدیق کرنے والی کتاب ہے جو فصیح و بلیغ زبان میں ہے تاکہ اُن لوگوں کو ڈرائے جنہوں نے ظلم کیا اور بطور خوشخبری ہو اُن کے لئے جو احسان کرنے والے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا فَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ﴿۱۴﴾ ج

۱۴۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا اللہ ہمارا ربّ ہے پھر (اس پر) استقامت اختیار کی تو نہ ان پر کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

اُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ الۡجَـنَّةِ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا‌ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ یہی اصحابِ جنّت ہیں۔ اُس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں، اُن اعمال کی جزا کے طور پر جو وہ کیا کرتے تھے۔

وَوَصَّيۡنَا الۡاِنۡسَانَ بِوَالِدَيۡهِ اِحۡسٰنًا‌ ؕ حَمَلَتۡهُ اُمُّهٗ كُرۡهًا وَّوَضَعَتۡهُ كُرۡهًا‌ ؕ وَحَمۡلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوۡنَ شَهۡرًا‌ ؕ حَتّٰۤى اِذَا

۱۶۔ اور ہم نے انسان کو تاکیدی نصیحت کی کہ اپنے والدین سے احسان کرے۔ اسے اس کی ماں نے تکلیف کے ساتھ اٹھائے رکھا اور تکلیف ہی کے ساتھ اُسے جنم دیا۔ اور اُس کے حمل اور دودھ چھڑانے کا زمانہ تیس مہینے ہے۔

﴿۱﴾ اس جگہ شاھد سے مراد حضرت موسیٰؑ ہیں اور ان کے ایمان لانے سے مراد آنے والے نبی یعنی رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانا ہے جن کی آمد کی آپؑ نے گواہی دی تھی جیسا کہ فرمایا: ”میں ان کیلئے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے حکم دوں گا وہی وہ ان سے کہے گا“ (استثناء: ۱۸/۱۸)۔

اس جگہ وَاسۡتَكۡبَرۡتُمۡ سے مراد بنی اسرائیل کی وہ قوم ہے جو رسول اللہ ﷺ کا انکار کرنے والی تھی۔ انہیں سمجھایا گیا ہے کہ تمہاری اُمّت کا بانی تو رسول اللہ ﷺ پر ایمان لاتا تھا مگر تم اس کے منکر ہو۔ گویا ہمیشہ سے تمہارا شیوہ ہی انکار ہے جو تکبر کی وجہ سے ہوتا ہے۔

بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٦﴾

یہاں تک کہ جب وہ اپنی پختگی کی عمر کو پہنچا اور چالیس سال کا ہو گیا تو اس نے کہا اے میرے ربّ! مجھے توفیق عطا کر کہ میں تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کرسکوں جو تُو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی اور ایسے نیک اعمال بجا لاؤں جن سے تُو راضی ہو اور میرے لئے میری ذرّیّت کی بھی اصلاح کر دے۔ یقیناً میں تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں اور بلاشبہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ؕ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿١٧﴾

١٧۔ یہی وہ لوگ ہیں کہ جو کچھ انہوں نے کیا اس میں سے ہم بہترین اعمال ان کی طرف سے قبول کریں گے اور ان کی بدیوں سے درگزر کریں گے۔ وہ اصحابِ جنّت میں سے ہوں گے۔ یہ سچا وعدہ ہے جو ان سے کیا جاتا تھا۔ ①

وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ اَتَعِدٰنِنِيْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ ۚ وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ ۖ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَيَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٨﴾

١٨۔ اور وہ جس نے اپنے والدین سے کہا افسوس ہے تم دونوں پر۔ کیا تم مجھے اس بات سے ڈراتے ہو کہ میں نکالا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے کتنی ہی قومیں گزر چکی ہیں۔ اور اُن دونوں نے اللہ سے فریاد کرتے ہوئے کہا: ہلاکت ہو تجھ پر۔ ایمان لے آ۔ یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ تب وہ کہنے لگا یہ محض پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿١٩﴾

١٩۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر وہ فرمان صادق آ گیا جو ان سے پہلے جنّ و انس میں سے گزری ہوئی قوموں پر صادق آیا تھا۔ یقیناً یہ سب گھاٹا پانے والے لوگ ہیں۔

---

① اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کے نسبتاً کم اچھے اعمال کے لحاظ سے نہیں بلکہ ان کے اعمال کے بہترین حصے کے مطابق ان کو جزا دے گا۔

وَ لِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَ لِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٠﴾

۲۰۔ اور سب کے لئے اس کے مطابق درجات ہیں جو وہ کرتے رہے تا کہ (اللہ) ان کے اعمال کی انہیں پوری پوری جزا دے اس حال میں کہ وہ ظلم نہیں کئے جائیں گے۔

وَ يَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ بِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ﴿٢١﴾ ع

۲۱۔ اور یاد کرو وہ دن جب وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا آگ کے سامنے پیش کئے جائیں گے۔ تم اپنی سب اچھی چیزیں اپنی دنیا کی زندگی میں ہی ختم کر بیٹھے اور ان سے عارضی فائدہ اُٹھا چکے۔ پس آج کے دن تم ذلّت کا عذاب دیئے جاؤ گے بوجہ اس کے کہ تم زمین میں ناحق تکبّر کرتے تھے اور بوجہ اس کے کہ تم فسق کیا کرتے تھے۔

وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ ؕ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَ قَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖۤ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿٢٢﴾

۲۲۔ اور عاد کے بھائی کو یاد کر جب اس نے اپنی قوم کو ریت کے ٹیلوں کے پاس ڈرایا، جبکہ اس کے سامنے بھی اور اس سے پہلے بھی بہت سے اِنذار گزر چکے تھے، کہ تُم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ یقیناً میں تم پر ایک بہت بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٢٣﴾

۲۳۔ انہوں نے کہا کیا تُو ہمارے پاس اس لئے آیا ہے کہ ہمیں اپنے معبودوں سے پھرا دے۔ پس اُسے لے آ جس کا تو ہمیں ڈراوا دیتا ہے اگر تُو سچوں میں سے ہے۔

قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَ اُبَلِّغُكُمْ مَّاۤ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَ لٰكِنِّيْۤ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿٢٤﴾

۲۴۔ اس نے کہا یقیناً علم تو صرف اللہ ہی کے پاس ہے اور میں تو تمہیں وہ پیغام پہنچا رہا ہوں جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے لیکن میں تمہیں ایک بہت جاہل قوم دیکھ رہا ہوں۔

فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ؕ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ؕ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ﴿٢٥﴾

٢٥۔ پس جب انہوں نے اسے ایک بادل کی صورت میں دیکھا جو اُن کی وادیوں کی طرف بڑھ رہا تھا تو کہا یہ ایسا بادل ہے جو ہم پر بارش برسانے والا ہے۔ نہیں! بلکہ یہ تو وہی ہے جسے تم جلد مانگا کرتے تھے۔ یہ ایک ایسا جھکڑ ہے جس میں دردناک عذاب ہے۔

تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۭ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٢٦﴾

٢٦۔ تباہ کر دیتا ہے ہر چیز کو اپنے ربّ کے حکم سے۔ پس وہ ایسے (تباہ) ہوگئے کہ ان کے گھروں کے سوا کچھ دکھائی نہ دیتا تھا۔ اسی طرح ہم مجرم قوم کو جزا دیا کرتے ہیں۔

وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً ۖ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٢٧﴾ ع

٢٧۔ اور یقیناً ہم نے اُنہیں وہ تمکنت بخشی تھی جو تمکنت تمہیں نہیں بخشی اور ہم نے ان کے کان اور آنکھیں اور دل بنائے تھے۔ پس ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کے دل کچھ بھی ان کے کام نہ آ سکے جب انہوں نے اللہ کی آیات کا بضد انکار کیا۔ اور جس بات کا وہ مذاق اُڑایا کرتے تھے اسی نے انہیں گھیر لیا۔

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٨﴾

٢٨۔ اور یقیناً ہم تمہارے اِرد گرد کی بستیوں کو بھی ہلاک کر چکے ہیں۔ اور ہم نے نشانات کو پھیر پھیر کر بیان کیا تاکہ وہ رجوع کریں۔

فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ؕ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٢٩﴾

٢٩۔ پھر کیوں نہ ان لوگوں نے ان کی مدد کی جن کو اللہ کے سوا حصولِ قُرب کی خاطر انہوں نے معبود بنا رکھا تھا بلکہ وہ تو ان سے کھوئے گئے۔ اور یہ اُن کے جھوٹ کا نتیجہ تھا اور اس کا جو وہ افترا کیا کرتے تھے۔

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿٣٠﴾

٣٠۔ اور جب ہم نے جنّوں میں سے ایک جماعت کا رُخ تیری طرف پھیر دیا جو قرآن سنا کرتے تھے۔ جب وہ اُس کے حضور حاضر ہوئے تو انہوں نے کہا خاموش ہو جاؤ۔ پھر جب بات ختم ہوگئی تو اپنی قوم کی طرف اِنذار کرتے ہوئے لَوٹ گئے۔ ﴿١﴾

قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٣١﴾

٣١۔ انہوں نے کہا اے ہماری قوم! یقیناً ہم نے ایک ایسی کتاب سنی جو موسیٰ کے بعد اُتاری گئی۔ وہ اس کی تصدیق کر رہی تھی جو اس کے سامنے تھا۔ وہ حق کی طرف اور صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت دے رہی تھی۔ ﴿٢﴾

يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٣٢﴾

٣٢۔ اے ہماری قوم! اللہ کی طرف بلانے والے کو لبّیک کہو اور اُس پر ایمان لے آؤ۔ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں دردناک عذاب سے بچائے گا۔ ﴿٣﴾

وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ۭ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٣﴾

٣٣۔ اور جو اللہ کی طرف بلانے والے کو لبیک نہیں کہتا تو وہ زمین میں عاجز کرنے والا نہیں بن سکتا اور اُس کے مقابل پر اُس کے کوئی سرپرست نہیں ہوتے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو کھلی کھلی گمراہی میں ہیں۔

﴿١﴾ اس آیت میں مذکور جنّات عرفِ عام کے فرضی جن نہیں تھے بلکہ ایک عظیم قوم کے سردار تھے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خبر سن کر خود جا کر دیکھنے اور فیصلہ کرنے کا ارادہ کیا۔ پس جب وہ اپنی قوم کی طرف لوٹے تو انہیں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی صداقت کی خوشخبری سنائی۔

﴿٢﴾ اس آیت کریمہ میں یہ بات بالکل واضح کردی گئی ہے کہ وہ نبی برپا ہوگیا ہے جس نے حضرت موسیٰ کے بعد ایک کامل شریعت لانی تھی۔

﴿٣﴾ انہوں نے قوم میں واپسی پر مذکورہ بیان کے بعد ان کو بھی تلقین کی کہ یہ سچا نبی ہے اس لئے اس پر ایمان لے آؤ، اسی میں تمہاری بہتری ہے اور متنبہ کیا کہ جو بھی اللہ کی طرف بلانے والے کا انکار کرتا ہے وہ اسے ناکام نہیں کرسکتا۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ؕ بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٣٤

٣٤۔ اور کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور وہ ان کی تخلیق سے تھکا نہیں ، اس بات پر قادر ہے کہ مُردوں کو زندہ کرے؟ کیوں نہیں! یقیناً وہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔ ①

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝٣٥

٣٥۔ اور یاد رکھو اُس دن کو جس دن وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا آگ کے سامنے پیش کئے جائیں گے۔ کیا یہ سچ نہیں تھا؟ وہ کہیں گے کیوں نہیں۔ ہمارے ربّ کی قسم! (یہ سچ تھا)۔ وہ ان سے کہے گا پس عذاب چکھو۔ اس وجہ سے کہ تم انکار کیا کرتے تھے۔

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ؕ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ؕ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝٣٦ ع ٤

٣٦۔ پس صبر کر جیسے اُولوالعزم رسولوں نے صبر کیا اور ان کے بارہ میں جلد بازی سے کام نہ لے۔ جس دن وہ اُسے دیکھیں گے جس سے اُنہیں ڈرایا جاتا ہے تو یوں لگے گا جیسے دن کی ایک گھڑی سے زیادہ وہ (انتظار میں) نہیں رہے۔ پیغام پہنچایا جا چکا ہے۔ پس کیا بدکرداروں کے سوا بھی کوئی قوم ہلاک کی جاتی ہے؟

---

① اس نصیحت کے بعد اس دائمی صداقت کی طرف ان کو توجہ دلائی جس کی طرف ہر نبی اپنی قوم کو بلاتا ہے کہ وہ بعث بعدالموت پر ایمان لائیں جس کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔

٤٧ - محمّد

یہ سورت مدنی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی انتالیس آیات ہیں۔

اس سورت میں جو اگرچہ آیات کی گنتی کے لحاظ سے بہت چھوٹی ہے عملاً قرآن کی گزشتہ تمام سورتوں کا خلاصہ بیان فرما دیا گیا ہے جیسا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے مظہر تھے۔

اس کی آیتِ کریمہ نمبر ۱۹ میں یہ فرمایا گیا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جس عظیم روحانی قیامت کے لئے مبعوث فرمائے گئے اس کے قرب کی تمام علامات ظاہر ہو چکی ہیں۔ پس اُس وقت ان کا نصیحت پکڑنا کس کام آئے گا جب وہ برپا ہو جائے گی۔

☆☆☆

سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ مَّدَنِيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ تِسْعٌ وَّ ثَلاثُوْنَ اٰيَةً وَّ اَرْبَعَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ②

۲۔ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا اس نے ان کے اعمال ضائع کر دیئے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ③

۳۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اور اس پر ایمان لائے جو محمّد پر اتارا گیا، اور وہی ان کے رب کی طرف سے کامل سچائی ہے، اُن کے عیوب کو وہ دور کر دے گا اور ان کا حال درست کر دے گا۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ④

۴۔ یہ اس لئے ہوگا کہ وہ جنہوں نے کفر کیا انہوں نے جھوٹ کی پیروی کی اور وہ جو ایمان لائے انہوں نے اپنے ربّ کی طرف سے آنے والے حق کی پیروی کی۔ اسی طرح اللہ لوگوں کے سامنے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے۔

فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۚ ذٰلِكَ ؕ وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَاْ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ؕ وَالَّذِيْنَ

۵۔ پس جب تم ان لوگوں سے بھڑ جاؤ جنہوں نے کفر کیا تو گردنوں پر وار کرنا یہاں تک کہ جب تم ان کا بکثرت خون بہالو تو مضبوطی سے بندھن کسو۔ پھر بعد ازاں احسان کے طور پر یا فدیہ لے کر آزاد کرنا یہاں تک کہ جنگ اپنے ہتھیار ڈال دے۔ ایسا ہی ہونا چاہئے۔ اور اگر اللہ چاہتا تو خود ان سے انتقام لیتا لیکن غرض یہ ہے کہ وہ تم میں سے بعض کو بعض کے ذریعہ آزمائے۔ اور وہ لوگ

قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝

جنہیں اللہ کی راہ میں سخت تکلیف پہنچائی گئی، ان کے اعمال وہ ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ (۱)

سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝

۶۔ وہ انہیں ہدایت دے گا اور ان کے حال درست کر دے گا۔

وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝

۷۔ اور انہیں اس جنت میں داخل کرے گا جسے ان کی خاطر اُس نے بہت اعلیٰ بنایا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝

۸۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر تم اللہ کی مدد کرو تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدموں کو ثبات بخشے گا۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝

۹۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا پس ہلاکت ہو اُن پر اور (اللہ نے) اُن کے اعمال کو ضائع کر دیا۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝

۱۰۔ یہ اس وجہ سے تھا کہ جو کچھ اللہ نے اُتارا انہوں نے اسے ناپسند کیا۔ پس اُس نے ان کے اعمال ضائع کر دیئے۔

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۫ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ۝

۱۱۔ پس کیا وہ زمین میں پھرے نہیں کہ نتیجتاً وہ دیکھ لیتے کہ ان سے پہلے لوگوں کا کیسا انجام تھا۔ اللہ نے ان پر ہلاکت کی مار ڈالی اور (اِن) کافروں سے بھی اُن جیسا ہی سلوک ہوگا۔

---

(۱) اس آیت میں جہاد فی سبیل اللہ کے مرکزی پہلو بیان کر دیئے گئے ہیں۔ پہلے تو یہ کہ جن قوموں نے مومنوں کے خلاف تلوار اُٹھائی ان کو مغلوب کر کے اس وقت تک لازماً مضبوطی سے باندھے رکھو جب تک قتال ختم نہ ہو جائے۔ اس کے بعد یا تو فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے ورنہ بغیر فدیہ کے احسان کے طور پر چھوڑ دیا جائے تو یہ بھی بہت اچھا ہے۔

جو لوگ اسلام کی دفاعی جنگوں کو جارحانہ اور جبراً مسلمان بنانے کی خاطر جنگ کہتے ہیں ان کا یہ آیت بشدّت ردّ کرتی ہے کیونکہ یہی سب سے اچھا موقعہ ہوسکتا تھا کہ ان قیدیوں کو مسلمان بنا لیا جائے لیکن مسلمان بنانا تو درکنار ان کو ایمان نہ لانے کی صورت میں بھی آزاد کرنے کا حکم ہے یہاں تک کہ اگر اس کا عوضانہ بھی نہ لو تو یہ بھی بہتر ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ﴿١١﴾

۱۲۔ یہ اس لئے ہے کہ اللہ ان لوگوں کا مولیٰ ہوتا ہے جو ایمان لائے اور کافروں کا یقیناً کوئی مولیٰ نہیں ہوتا۔

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ﴿١٢﴾

۱۳۔ یقیناً اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے دامن میں نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ جبکہ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا عارضی فائدہ اُٹھا رہے ہیں اور وہ اس طرح کھاتے ہیں جیسے مویشی کھاتے ہیں حالانکہ آگ ان کا ٹھکانا ہے۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ﴿١٣﴾

۱۴۔ اور کتنی ہی بستیاں تھیں جو تیری (اِس) بستی سے زیادہ طاقتور تھیں جس نے تجھے نکال دیا۔ ہم نے ان کو ہلاک کردیا تب کوئی ان کا مددگار نہ نکلا۔

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ﴿١٤﴾

۱۵۔ پس جو اپنے رب کی طرف سے کھلی کھلی ہدایت پر ہو کیا اُس جیسا ہوسکتا ہے جسے اس کے برے اعمال اچھے کرکے دکھائے گئے ہوں اور انہوں نے اپنی خواہشات کی پیروی کی ہو؟

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ

۱۶۔ اُس جنّت کی مثال جس کا متّقیوں کو وعدہ دیا جاتا ہے (یہ ہے کہ) اُس میں کبھی متعفّن نہ ہونے والے پانی کی نہریں ہیں اور دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزا متغیر نہیں ہوتا اور شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لئے سراسر لذت ہے۔ اور نہریں ہیں ایسے شہد کی جو خالص ہے۔ اور ان کے لئے اُس میں ہر قسم کے پھل ہوں گے اور ان کے رب کی طرف سے عظیم مغفرت بھی۔ کیا (ایسے لوگ) اُس جیسے

فِي النَّارِ وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ﴿١٦﴾

ہو سکتے ہیں جو آگ میں لمبے عرصہ تک رہنے والا ہو اور کھولتا ہوا پانی انہیں پلایا جائے پس وہ ان کی انتڑیاں کاٹ کر رکھ دے۔ ①

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ حَتّٰۤى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۫ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ ﴿١٧﴾

۱۷۔ اور ان میں وہ بھی ہیں جو (بظاہر) تیری طرف کان دھرتے ہیں یہاں تک کہ جب وہ تیرے پاس سے چلے جاتے ہیں تو ان لوگوں سے جنہیں علم دیا گیا ہے پوچھتے ہیں کہ ابھی ابھی اس نے کیا کہا تھا؟ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا دی اور انہوں نے اپنی خواہشات کی پیروی کی۔

وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ﴿١٨﴾

۱۸۔ اور وہ لوگ جنہوں نے ہدایت پائی ان کو اس نے ہدایت میں بڑھا دیا اور اُن کو اُن کا تقویٰ عطا کیا۔

فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ﴿١٩﴾

۱۹۔ پس کیا وہ محض ساعت کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ اچانک ان کے پاس آ جائے۔ پس اس کی علامات تو آ چکی ہیں۔ پھر جب وہ بھی ان کے پاس آ جائے گی تو اس وقت اُن کا نصیحت پکڑنا اُن کے کس کام آئے گا؟

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ﴿٢٠﴾ ع

۲۰۔ پس جان لے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اپنی لغزش کی بخشش طلب کر، نیز مومنوں اور مومنات کے لئے بھی۔ اور اللہ تمہارے سفری ٹھکانوں کو بھی خوب جانتا ہے اور مستقل ٹھکانوں کو بھی۔

---

① یہ آیت مسلسل تمثیلات بیان فرما رہی ہے کیونکہ اس مادی دنیا میں تو نہ پانی کھڑا رہنے پر بوسیدگی سے بچ سکتا ہے، نہ دودھ خراب ہونے سے بچ سکتا ہے۔ نہ شراب ایسی ہوسکتی ہے جو صرف لذّت دے مگر نشہ نہ دے۔ نیز اس دنیا میں تو انسان کو اگر صرف یہی چیزیں میسر ہوں تو کبھی محض ان چیزوں پر راضی نہیں ہوسکتا۔ سو بالبداہت یہ تمثیلات ہیں۔ جو لوگ دنیا میں ان چیزوں کو اچھا سمجھتے ہیں یا ان سے فوائد منسلک دیکھتے ہیں ان کو خوشخبری دی جا رہی ہے کہ جنت میں ان کو ان کے فائدے کی بہترین چیزیں عطا کی جائیں گی۔

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۭ فَاَوْلٰى لَهُمْ ﴿۲۱﴾	۲۱۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں کہیں گے کہ کیوں نہ کوئی سورت اُتاری گئی؟ پس جب کوئی محکم سورت اتاری جائے گی اور اس میں قتال کا ذکر کیا جائے گا تو وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے تُو انہیں دیکھے گا کہ وہ تیری طرف اس طرح دیکھتے ہیں جیسے وہ شخص دیکھتا ہے جس پر موت کی غشی طاری ہوگئی ہو۔ پس ہلاکت ہو اُن کے لئے۔
طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۣ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۣ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴿۲۲﴾	۲۲۔ اطاعت اور معروف بات چاہئے۔ پس اب جبکہ یہ امر مستحکم ہو چکا ہے اگر وہ اللہ کے ساتھ مخلص رہتے تو ضرور ان کے لئے بہتر ہوتا۔
فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ﴿۲۳﴾	۲۳۔ کیا تمہارے لئے ممکن ہے کہ اگر تم متولّی ہو جاؤ تو تم زمین میں فساد کرتے پھرو اور اپنے رِحمی رشتوں کو کاٹ دو؟ (ہرگز نہیں)۔
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ﴿۲٤﴾	۲۴۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی اور انہیں بہرہ کر دیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا۔
اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴿۲۵﴾	۲۵۔ پس کیا وہ قرآن پر تدبر نہیں کرتے یا دلوں پر اُن کے تالے پڑے ہوئے ہیں؟
اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ۭ وَاَمْلٰى لَهُمْ ﴿۲٦﴾	۲۶۔ یقیناً وہ لوگ جو اپنی پیٹھ دکھاتے ہوئے مُرتد ہوگئے بعد اس کے کہ ان پر ہدایت روشن ہو چکی تھی، شیطان نے انہیں (ان کے اعمال) خوبصورت کر کے دکھائے اور انہیں جھوٹی اُمیدیں دلائیں۔
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ	۲۷۔ یہ اس لئے ہوا کہ انہوں نے ان لوگوں سے

اللّٰهُ سَنُطِيۡعُكُمۡ فِىۡ بَعۡضِ الۡاَمۡرِ ‌ۖۚ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ اِسۡرَارَهُمۡ ﴿٢٧﴾

جنہوں نے اس سے کراہت کی جو اللہ نے اُتارا (یہ) کہا کہ ہم ضرور بعض امور میں تمہاری اطاعت کریں گے۔ اور اللہ اُن کی رازداری کو جانتا ہے۔

فَكَيۡفَ اِذَا تَوَفَّتۡهُمُ الۡمَلٰٓـئِكَةُ يَضۡرِبُوۡنَ وُجُوۡهَهُمۡ وَاَدۡبَارَهُمۡ ﴿٢٨﴾

۲۸۔ پس کیا حال ہوگا جب فرشتے انہیں وفات دیں گے؟ وہ ان کے چہروں اور پیٹھوں پر ضربیں لگائیں گے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوۡا مَاۤ اَسۡخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوۡا رِضۡوَانَهٗ فَاَحۡبَطَ اَعۡمَالَهُمۡ ﴿٢٩﴾ ع

۲۹۔ یہ نتیجہ ہے اس کا کہ انہوں نے اس چیز کی جو اللہ کو ناراض کرتی ہے پیروی کی اور اس کی رضا کو ناپسند کیا۔ پس اس نے ان کے اعمال ضائع کر دیئے۔

اَمۡ حَسِبَ الَّذِيۡنَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ اَنۡ لَّنۡ يُّخۡرِجَ اللّٰهُ اَضۡغَانَهُمۡ ﴿٣٠﴾

۳۰۔ کیا وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے گمان کرتے ہیں کہ اللہ اُن کے کینوں کو باہر نہیں نکالے گا؟

وَلَوۡ نَشَآءُ لَاَرَيۡنٰكَهُمۡ فَلَعَرَفۡتَهُمۡ بِسِيۡمٰهُمۡ‌ ؕ وَلَتَعۡرِفَنَّهُمۡ فِىۡ لَحۡنِ الۡقَوۡلِ‌ ؕ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ اَعۡمَالَكُمۡ ﴿٣١﴾

۳۱۔ اور اگر ہم چاہیں تو تجھے ضرور وہ لوگ دکھا دیں گے اور تُو ان کو ضرور ان کی علامتوں سے جان لے گا اور اُن کو ان کے لب و لہجہ سے یقیناً پہچان لے گا اور اللہ تمہارے اعمال کو جانتا ہے۔ ①

وَلَنَبۡلُوَنَّكُمۡ حَتّٰى نَعۡلَمَ الۡمُجٰهِدِيۡنَ مِنۡكُمۡ وَالصّٰبِرِيۡنَ ۙ وَنَبۡلُوَا۟ اَخۡبَارَكُمۡ ﴿٣٢﴾

۳۲۔ اور ہم لازماً تمہیں آزمائیں گے یہاں تک کہ تم میں سے جہاد کرنے والے اور صبر کرنے والے کو ممتاز کر دیں اور تمہارے احوال کو پرکھ لیں۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَصَدُّوۡا عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَشَآقُّوا الرَّسُوۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الۡهُدٰى ۙ لَنۡ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيۡـئًا ؕ وَسَيُحۡبِطُ اَعۡمَالَهُمۡ ﴿٣٣﴾

۳۳۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کے رستے سے روکا اور رسول کی مخالفت کی بعد اس کے کہ ہدایت ان پر واضح ہو چکی تھی وہ ہرگز اللہ کا کچھ نقصان نہیں کر سکیں گے اور وہ ضرور ان کے اعمال کو ضائع کر دے گا۔

---

① آیات ۳۰-۳۱ : ان آیات میں منافقین کو متنبہ کیا گیا ہے کہ اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اپنے سینہ میں بغض اور کینہ چھپائے رہیں گے اور کسی کو پتہ نہیں چلے گا تو یہ نہیں ہوسکتا۔ رسول اللہ ﷺ کے متعلق فرمایا کہ اُن کو تو اُن کی پیشانیوں اور ان کے لب ولہجہ سے ہی پہچان لیتا ہے۔ پس منافقین شاید سادہ لوح لوگوں سے چھپے ہوئے ہوں مگر آنحضرت ﷺ پر اُن کا حال خوب واضح تھا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ﴿٣٤﴾

۳۴۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو باطل نہ کرو۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ﴿٣٥﴾

۳۵۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کے راستہ سے روکا پھر وہ اس حال میں مر گئے کہ وہ کافر تھے تو اللہ ہرگز ان کی مغفرت نہیں کرے گا۔

فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ ۖ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ﴿٣٦﴾

۳۶۔ پس کمزوری نہ دکھاؤ کہ صلح کی طرف بلانے لگو جبکہ تم ہی غالب آنے والے ہو اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور وہ ہرگز تمہیں تمہارے اعمال (کا بدلہ) کم نہیں دے گا۔

اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْـَٔـلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ﴿٣٧﴾

۳۷۔ یقیناً دنیا کی زندگی محض کھیل کود اور نفس کی خواہشات کو پورا کرنے کا ایسا ذریعہ ہے جو اعلیٰ مقصد سے غافل کر دے۔ اور اگر تم ایمان لاؤ اور تقویٰ اختیار کرو تو وہ تمہیں تمہارے اجر عطا کرے گا اور تم سے تمہارے اموال نہیں مانگے گا۔

اِنْ يَّسْـَٔـلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَيُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ﴿٣٨﴾

۳۸۔ اگر وہ تم سے وہ (اموال) مانگے اور تمہارے پیچھے پڑ جائے تو تم بخل سے کام لو گے اور وہ تمہارے بغض باہر نکال دے گا۔

هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاۗءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ﴿٣٩﴾ ع

۳۹۔ دیکھو! تم وہ لوگ ہو کہ تمہیں اللہ کی راہ میں خرچ کے لئے بلایا جاتا ہے۔ پھر تم میں سے وہ بھی ہے جو بخل سے کام لیتا ہے حالانکہ جو بخل سے کام لیتا ہے تو وہ یقیناً اپنے ہی نفس کے خلاف بخل کرتا ہے۔ اللہ غنی ہے اور تم فقیر ہو۔ اگر تم پھر جاؤ تو وہ تمہارے سوا ایک متبادل قوم لے آئے گا پھر وہ تمہاری طرح نہیں ہوں گے۔

ع ۱۰
۸

۴۸۔ الفتح

یہ سورت صلح حدیبیہ سے واپسی پر نازل ہوئی اور بسم اللہ سمیت اس کی تیس آیات ہیں۔

سورۃ محمدؐ کے بعد سورۃ الفتح آتی ہے جس میں حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتہائی بلند مقام بیان فرمایا گیا ہے جو آیت نمبر ۱۱ میں مذکور ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام اتنا بلند تھا کہ کامل طور پر آپؐ اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے اور اسی وجہ سے آپؐ کا آنا گویا اللہ تعالیٰ کا آنا تھا۔ آپؐ کے ہاتھ پر بیعت کرنا گویا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کرنا تھا جیسا کہ فرمایا: اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُاللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِم ۔یعنی یقیناً وہ لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی کی بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ہے جو اُن کے ہاتھ پر ہے۔

آیت نمبر ۱۹ میں اللہ تعالیٰ کی بیعت والے مضمون کا پھر اعادہ فرمایا گیا ہے جبکہ صلح حدیبیہ کے موقع پر ایک درخت کے نیچے مومن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر عہدِ بیعت کا اعادہ کر رہے تھے۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ وعدہ فرما دیا گیا کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم کے دل میں حج نہ کرنے کی وجہ سے جو بھی خلش تھی وہ اس بیعت کے بعد کلیۃً دور فرما دی گئی اور کامل سکینت عطا ہوئی اور جس بات کو بظاہر شکست سمجھا جاتا تھا یعنی مکّہ میں داخل نہ ہوسکنا، اس نے آئندہ تمام فتوحات کی بنیاد ڈال دی جن میں قریب کی فتح بھی شامل تھی اور بعد میں آنے والی فتوحات بھی۔

آخر پر مومنوں سے وعدہ کیا گیا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو رؤیا دکھائی گئی تھی وہ یقیناً حق کے ساتھ پوری ہوگی اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اس پر گواہ ٹھہریں گے کہ وہ مناسکِ حج ادا کرتے ہوئے مکہ معظّمہ میں داخل ہوں گے اور مکہ پر یہ غلبہ تمام بنی نوع انسان پر غلبہ کا پیش خیمہ بنے گا۔

سورۃ محمدؐ کے بعد اس سورت میں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک بیان فرمایا گیا اور قطعیّت کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کا ذکر فرما دیا گیا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت آپؐ کے نام محمدؐ کے ساتھ ظاہر کی گئی تھی اور ان تمام صفات کا ذکر فرمایا جو اس عظیم الشان جلالی نبی اور اس کے صحابہ کے مقدر میں تھیں۔ پھر انجیل کی بھی ایک پیشگوئی کا ذکر فرمایا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی پیشگوئی صرف عہد نامہ قدیم میں ہی نہیں بلکہ عہد نامہ جدید میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے کی گئی تھی جو آپؐ کی جمالی شان کی مظہر ہے اور ایک ایسی کھیتی سے اس کی مثال دی گئی ہے جسے کوئی متکبر اپنے بد ارادوں کے باوجود روندنے میں کامیاب نہیں ہوگا اور ایک نہیں بلکہ کئی زُرّاع ایسے ہوں گے جو وہ کھیتی لگائیں گے۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ ثَلَاثُوْنَ اٰيَةً وَّ اَرْبَعَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

ا۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ②

۲۔ یقیناً ہم نے تجھے کھلی کھلی فتح عطا کی ہے۔

لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ③

۳۔ تا کہ اللہ تجھے تیری ہر سابقہ اور ہر آئندہ ہونے والی لغزش بخش دے اور تجھ پر اپنی نعمت کو کمال تک پہنچائے اور صراطِ مستقیم پر گامزن رکھے۔ ①

وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ④

۴۔ اور اللہ تیری وہ نصرت کرے جو عزت اور غلبہ والی نصرت ہو۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ؕ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ⑤

۵۔ وہی ہے جس نے مومنوں کے دلوں میں سکینت اُتاری تا کہ وہ اپنے ایمان کے ساتھ ایمان میں مزید بڑھیں۔ اور آسمانوں اور زمین کے لشکر اللہ ہی کی ملکیت ہیں اور اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

٦۔ تا کہ وہ مومنوں اور مومنات کو ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ وہ اُن میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔

---

① آیات ۲-۳: ان ابتدائی آیات میں مومنوں کو یہ خوشخبری دی گئی ہے کہ ان کو عظیم الشان فتوحات نصیب ہوں گی۔

آیت نمبر ۳ میں رسول اللہ ﷺ کی طرف ذَنْب کا لفظ منسوب ہوا ہے جس سے مراد گناہ نہیں ہے۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ جس طرح تو پہلے گناہ کیا کرتا تھا اسی طرح آئندہ بھی کرتا چلا جا تو گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ مطلب یہ ہے کہ تُو جس طرح پہلے گناہ سے پاک تھا جس پر آپؐ کی ساری زندگی گواہ ہے اسی طرح آئندہ زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ حفاظت کا وعدہ فرماتا ہے یہاں تک کہ اتمامِ نعمت ہو جائے۔ نعمت سے مراد اس جگہ نبوت ہے۔

وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۙ﴿۶﴾

اور وہ اُن سے اُن کی بُرائیاں دور کردے۔ اور اللہ کے نزدیک یہ ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔

وَّ يُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۷﴾

۷۔ اور تاکہ وہ عذاب دے منافق مَردوں اور منافق عورتوں کو اور مشرک مَردوں اور مشرک عورتوں کو جو اللہ پر بدگمانی کرتے ہیں۔ مصائب کی گردش خود انہی پر پڑے گی اور اللہ ان پر غضبناک ہے اور ان پر لعنت کرتا ہے اور اس نے ان کے لئے جہنم تیار کی ہے اور وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے۔

وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۸﴾

۸۔ اور آسمانوں اور زمین کے لشکر اللہ ہی کے ہیں اور اللہ کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۙ﴿۹﴾

۹۔ یقیناً ہم نے تجھے ایک گواہ اور بشارت دینے والے اور ڈرانے والے کے طور پر بھیجا۔

لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۱۰﴾

۱۰۔ تاکہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو اور اس کی تعظیم کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح کرو۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۱﴾ ع

۱۱۔ یقیناً وہ لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی کی بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ہے جو اُن کے ہاتھ پر ہے۔ پس جو کوئی عہد توڑے تو وہ اپنے ہی مفاد کے خلاف عہد توڑتا ہے اور جو اُس عہد کو پورا کرے جو اُس نے اللہ سے باندھا تو یقیناً وہ اسے بہت بڑا اجر عطا کرے گا۔

سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ؕ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿١٢﴾

۱۲۔ ضرور بادیہ نشینوں میں سے پیچھے چھوڑ دیئے جانے والے تجھ سے کہیں گے کہ ہمیں ہمارے اموال اور ہمارے گھر والوں نے مشغول رکھا۔ پس ہمارے لئے بخشش طلب کر۔ وہ اپنی زبانوں سے وہ کہتے ہیں جو اُن کے دلوں میں نہیں۔ تُو کہہ دے کہ کون ہے جو اللہ کے مقابل پر کچھ بھی تمہارے حق میں اختیار رکھتا ہو، اگر وہ تمہیں تکلیف پہنچانے کا ارادہ یا فائدہ پہنچانے کا ارادہ کرے۔ حق یہ ہے کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خوب باخبر رہتا ہے۔

بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۖۚ وَكُنْتُمْ قَوْمًا بُوْرًا ﴿١٣﴾

۱۳۔ بلکہ تم گمان کرتے رہے کہ رسول اور ایمان لانے والے اپنے اہل وعیال کی طرف کبھی لَوٹ کر نہیں آئیں گے۔ اور یہ بات تمہارے دلوں کو اچھی دکھائی گئی اور تم بدظنّی کرتے رہے اور ایک ہلاک ہونے والی قوم ہو گئے۔

وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ﴿١٤﴾

۱۴۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہیں لایا تو یقیناً ہم نے کافروں کے لئے بھڑکنے والی آگ تیار کر رکھی ہے۔

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٥﴾

۱۵۔ اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّنْ

۱۶۔ جب تم اموالِ غنیمت کی طرف انہیں حاصل کرنے کے لئے جاؤ گے تو وہ لوگ جو پیچھے چھوڑ دیئے گئے، ضرور کہیں گے کہ ہمیں بھی اپنے پیچھے آنے دو۔ وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے کلام کو بدل دیں۔ تُو کہہ دے کہ تم

تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ۗ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٦﴾

ہرگز ہمارے پیچھے نہیں آؤ گے۔ اسی طرح اللہ نے پہلے ہی کہہ دیا تھا۔ اس پر وہ کہیں گے بلکہ تم تو ہم سے حسد کرتے ہو۔ حق یہ ہے کہ وہ سمجھتے نہیں مگر بہت تھوڑا۔

قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِىْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٧﴾

۱۷۔ بادیہ نشینوں میں سے پیچھے چھوڑ دیئے جانے والوں سے کہہ دے کہ تم عنقریب ایک ایسی قوم کی طرف بلائے جاؤ گے جو سخت جنگجو ہوگی۔ تم ان سے قتال کرو گے یا وہ مسلمان ہو جائیں گے۔ پس اگر تم اطاعت کرو گے تو اللہ تمہیں بہت اچھا اجر عطا کرے گا اور اگر تم پیٹھ پھیر جاؤ گے جیسا کہ پہلے پیٹھ پھیر گئے تھے تو وہ تمہیں بہت دردناک عذاب دے گا۔

لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ۗ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٨﴾ ع

۱۸۔ اندھے پر کوئی حرج نہیں اور نہ لنگڑے پر کوئی حرج اور نہ مریض پر کوئی حرج ہے۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا وہ اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ اور جو پیٹھ دکھا جائے گا وہ اسے بہت دردناک عذاب دے گا۔

لَقَدْ رَضِىَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِىْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿١٩﴾

۱۹۔ یقیناً اللہ مومنوں سے راضی ہوگیا جب وہ درخت کے نیچے تیری بیعت کر رہے تھے۔ وہ جانتا ہے جو اُن کے دلوں میں تھا۔ پس اس نے ان پر سکینت اُتاری اور انہیں ایک فتحِ قریب عطا کی۔

وَّ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿٢٠﴾

۲۰۔ اور بہت سے اموالِ غنیمت بخشے جو وہ حاصل کر رہے تھے۔ اور اللہ کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿٢١﴾

۲۱۔ اللہ نے تم سے کثیر اموالِ غنیمت کا وعدہ کیا ہے جو تم حاصل کرو گے۔ پس یہ تمہیں اس نے فوری عطا کر دیں اور لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیئے تاکہ یہ مومنوں کے لئے ایک بڑا نشان ہو جائے اور وہ تمہیں سیدھے راستہ کی طرف ہدایت دے۔

وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿٢٢﴾

۲۲۔ نیز کچھ دوسری (فتوحات) ہیں جو ابھی تمہیں حاصل نہیں ہوئیں۔ یقیناً اللہ نے ان کا احاطہ کر رکھا ہے اور اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿٢٣﴾

۲۳۔ اور اگر وہ لوگ تم سے قتال کریں گے جنہوں نے کفر کیا تو ضرور پیٹھ پھیر جائیں گے، پھر وہ نہ کوئی دوست پائیں گے اور نہ کوئی مددگار۔

سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۖۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿٢٤﴾

۲۴۔ یہ اللہ کی سنّت ہے جو پہلے بھی گزر چکی اور تُو اللہ کی سنّت میں ہرگز کوئی تبدیلی نہیں پائے گا۔

وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿٢٥﴾

۲۵۔ اور وہی ہے جس نے اُن کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ اُن سے وادیٔ مکہ میں روک دیئے تھے، بعد اس کے کہ اس نے تمہیں ان پر کامیابی عطا کی۔ اور اللہ، جو کچھ تم کرتے ہو، اُس پر گہری نظر رکھتا ہے۔

هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ؕ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَ نِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَـُٔوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿٢٦﴾

٢٦۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا تھا اور تمہیں مسجدِ حرام سے روک دیا تھا اور قربانی کو بھی جبکہ وہ روک دی گئی تھی کہ اپنی قربان گاہ تک پہنچے۔ اور اگر ایسے مومن مرد اور مومن عورتیں نہ ہوتے جنہیں نہ جاننے کے باعث تم اپنے پاؤں تلے کچل ڈالتے تو تمہیں اُن کی طرف سے لاعلمی میں کوئی نقصان پہنچ جاتا۔ یہ اس لئے ہوا تا کہ اللہ اُسے اپنی رحمت میں داخل کرے جسے وہ چاہے۔ اگر وہ نتھر کر الگ ہو چکے ہوتے تو ضرور ہم ان میں سے کفر کرنے والوں کو دردناک عذاب دیتے۔

اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿٢٧﴾ ع

٢٧۔ جب وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا، اپنے دلوں میں غیرت کا یعنی جاہلانہ غیرت کا مسئلہ بنا بیٹھے، تو اللہ نے اپنے رسول پر اور مومنوں پر اپنی سکینت اُتاری اور انہیں تقویٰ کے کلمہ سے چمٹائے رکھا اور وہی اس کے سب سے زیادہ حقدار اور اہل تھے۔ اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

٢٨۔ یقیناً اللہ نے اپنے رسول کو (اس کی) رؤیا حق کے ساتھ پوری کر دکھائی کہ اگر اللہ چاہے گا تو تم ضرور بالضرور مسجدِ حرام میں امن کی حالت میں

اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۲۸﴾

داخل ہوگے، اپنے سروں کو منڈواتے ہوئے اور بال کترواتے ہوئے، ایسی حالت میں کہ تم خوف نہیں کروگے۔ پس وہ اس کا علم رکھتا تھا جو تم نہیں جانتے تھے۔ پس اس نے اس کے علاوہ قریب ہی ایک اَور فتح مقدّر کردی ہے۔

هُوَ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿ؕ۲۹﴾

۲۹۔ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ اُسے دین (کے ہر شُعبہ) پر کلیۃً غالب کردے۔ اور گواہ کے طور پر اللہ بہت کافی ہے۔ [۱]

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ؗ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚۛ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚۛ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ

۳۰۔ محمد رسول اللہ اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ہیں کفار کے مقابل پر بہت سخت ہیں (اور) آپس میں بے انتہا رحم کرنے والے۔ تُو انہیں رکوع کرتے ہوئے اور سجدہ کرتے ہوئے دیکھے گا۔ وہ اللہ ہی سے فضل اور رضا چاہتے ہیں۔ سجدوں کے اثر سے ان کے چہروں پر ان کی نشانی ہے۔ یہ اُن کی مثال ہے جو تورات میں ہے۔ اور انجیل میں ان کی مثال ایک کھیتی کی طرح ہے جو اپنی کونپل نکالے پھر اُسے مضبوط کرے

[۱] اس آیت میں اسلام کے دنیا کے سب ادیان پر غالب آنے کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ اس آیت کے نزول کے وقت تو اہلِ مکّہ پر بھی ظاہری غلبہ نصیب نہیں ہوا تھا۔ پھر اُس زمانہ میں یہ پیشگوئی کہ اسلام کو تمام دنیا کے ادیان پر غالب کیا جائے گا بے مثال عظمت کی حامل ہے۔

فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۗ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٣٠﴾ ع ۳ / ۱۲

پھر وہ موٹی ہو جائے اور اپنے ڈنٹھل پر کھڑی ہو جائے، کاشتکاروں کو خوش کر دے تا کہ ان کی وجہ سے کفار کو غیظ دلائے۔ اللہ نے ان میں سے اُن سے، جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے، مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ ﴿۱﴾

﴿۱﴾ اس آیت میں آنحضرت ﷺ کی جو صفات بیان فرمائی گئی ہیں ان کو آپؐ کی ذات تک محدود نہیں رکھا بلکہ فوراً فرمایا وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ یعنی آپؐ کی خوبیاں ان لوگوں میں بھی سرایت کریں گی جو آپؐ کے ساتھ ہیں۔ خوبیوں میں سب سے پہلی چیز تو یہ ہے کہ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ وہ کفار پر اپنی سخت دلی کی وجہ سے شدید ہوں گے بلکہ کفر کا اثر قبول نہ کرنے کے لحاظ سے انہیں شدید کہا گیا ہے۔ لیکن ان کے دل رحمت سے بھرے ہوئے ہوں گے جس کی وجہ سے مومن ایک دوسرے سے رحمت اور تلطّف کا سلوک کرنے والے ہوں گے۔ اور ان کے جہاد کی غرض محض رضائے باری تعالیٰ ہے نہ کہ دنیاوی مال کمانا۔ چنانچہ وہ اللہ کے حضور رکوع کرتے ہوئے اور سجدہ کرتے ہوئے جھکیں گے اور اس سے فضل یعنی ایسا دنیاوی مال طلب کریں گے جس کے ساتھ رضائے باری تعالیٰ بھی ہو۔ یہ ان کے جہاد کے وہ مرکزی پہلو ہیں جو تورات میں ان کے متعلق بیان کئے گئے تھے۔

اور جہاں تک آنحضرت ﷺ کی امت میں دورِ آخرین میں آنے والے مسیح اور اس کے ماننے والوں کا تعلق ہے ان کی مثال انجیل میں ایسی روئیدگی کے ساتھ دی گئی ہے جو بتدریج بڑھتی ہے اور اپنے ڈنٹھل پر مضبوط ہو جاتی ہے اور اس کو دیکھ کر اس کو بونے والے یعنی خدمت دین میں حصہ لینے والے بہت خوش ہوں گے اور اس کے نتیجہ میں کفار کو اُن پر اور بھی زیادہ غصہ آئے گا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی جو اللہ تعالیٰ پر سچا ایمان لائیں گے اور اس سے مغفرت چاہیں گے عظیم مغفرت کی اور اجر کی خوشخبری عطا فرمائی ہے۔

۴۹۔ الحجرات

یہ سورت فتح مکہ کے بعد مدینہ میں نازل ہوئی اور بسم اللہ سمیت اس کی انیس آیات ہیں۔

گزشتہ سورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جلال اور جمال کے جو مراتب بیان ہوئے ہیں اس کے بعد یہاں صحابہؓ کی یہ ذمہ داری بیان فرمائی گئی ہے کہ اس عظیم الشان رسول کے سامنے نہ تو نظر اٹھا کر بات کرنا تمہیں زیب دیتا ہے نہ اونچی آواز میں۔ چنانچہ وہ لوگ جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دُور سے آوازیں دیتے ہوئے اپنے گھر سے باہر آنے کی تکلیف دیا کرتے تھے ان پر سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا گیا ہے۔

اس کے بعد آیت نمبر۱۰ میں آئندہ زمانہ میں مسلمان حکومتوں کے باہمی اختلاف کی صورت میں بہترین طریقِ کار کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ قابل توجہ بات یہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تو مسلمان حکومتوں کے آپس میں لڑنے کا کوئی سوال نہیں تھا۔ اسلئے دراصل اس آیتِ کریمہ میں ایک عظیم الشان چارٹر پیش کیا گیا ہے جو مسلمانوں ہی کے لئے نہیں غیر مسلموں کے لئے بھی قوموں کے اختلاف کی صورت میں اُن میں صلح کرانے سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کے بنیادی خدّ وخال یہ ہیں کہ:-

(۱) اگر دو مسلمان حکومتیں آپس میں لڑ پڑیں تو باقی مسلمان حکومتوں کا فرض ہے کہ وہ اکٹھے ہو کر دونوں کو لڑائی سے روکیں اور اگر ان میں سے کوئی نصیحت نہ سنے تو فوجی اقدام کے ذریعہ اس کو مجبور کر دیں۔

(۲) پس جب وہ لڑائی سے باز آجائیں تو پھر ان کے درمیان صلح کروانے کی کوشش کرو۔

(۳) مگر جب صلح کروانے کی کوشش کرو تو کامل انصاف کے ساتھ کرو اور دونوں فریق کے ساتھ انصاف سے پیش آؤ کیونکہ آخری نتیجہ اس کا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرے ان کو وہ ہرگز ناکام نہیں ہونے دیتا۔

ایک دفعہ پھر متوجہ کیا جاتا ہے کہ اگرچہ یہاں خطاب مسلمانوں سے ہے مگر جو طریق کار اُن کو سمجھایا گیا ہے وہ تمام بنی نوع انسان کے لئے قابل تقلید ہے۔

اس کے بعد مختلف قوموں میں تفرقہ اور انشقاق کی بنیادی وجہ بیان فرما دی گئی جو دراصل نسل پرستی ہے۔ ہر قوم جب دوسری قوم سے تمسخر کرتی ہے تو اپنے آپ کو ان سے گویا الگ اور اعلیٰ نسل شمار کرتے ہوئے ایسا کرتی ہے۔

اس کے بعد متفرق ایسی معاشرتی خرابیاں بیان فرما دیں جن کے نتیجہ میں افتراق پیدا ہوتے ہیں۔

اس کے بعد یہ وضاحت فرمائی گئی کہ اللہ تعالیٰ نے قوموں کو مختلف رنگوں اور نسلوں میں بانٹا کیوں ہے؟ اس کا مقصد یہ بیان فرمایا گیا کہ ایک دوسرے پر برتری جتانے کے لئے نہیں بلکہ ایک دوسرے کی پہچان میں سہولت کی خاطر ایسا کیا گیا ہے۔ مثلاً جب کہا جائے کہ فلاں شخص امریکن ہے یا فلاں جرمن ہے تو اس وجہ سے نہیں کہا جاتا کہ امریکن نسل کو سب پر فضیلت حاصل ہے یا جرمن نسل کو سب قوموں پر فضیلت حاصل ہے بلکہ محض پہچان کی خاطر یہ ذکر کیا جاتا ہے۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الْحُجُرَاتِ مَدَنِيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝١

ا۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝٢

۲۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسول کے سامنے پیش قدمی نہ کیا کرو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝٣

۳۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! نبی کی آواز سے اپنی آوازیں بلند نہ کیا کرو اور جس طرح تم میں سے بعض لوگ بعض دوسرے لوگوں سے اونچی آواز میں باتیں کرتے ہیں اس کے سامنے اونچی بات نہ کیا کرو ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں پتہ تک نہ چلے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝٤

۴۔ یقیناً وہ لوگ جو اللہ کے رسول کے حضور اپنی آوازیں دھیمی رکھتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کے لئے آزما لیا ہے۔ ان کے لئے ایک عظیم بخشش اور بڑا اجر ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝٥

۵۔ یقیناً وہ لوگ جو تجھے گھروں کے باہر سے آوازیں دیتے ہیں اکثر ان میں سے عقل نہیں رکھتے۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٦

۶۔ اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ تُو خود ہی ان کی طرف باہر نکل آتا تو یہ ضرور ان کے لئے بہتر ہوتا۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ جَآءَكُمۡ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوۡۤا اَنۡ تُصِيۡبُوۡا قَوۡمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصۡبِحُوۡا عَلٰى مَا فَعَلۡتُمۡ نٰدِمِيۡنَ ۝٧

۷۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تمہارے پاس اگر کوئی بدکردار کوئی خبر لائے تو (اس کی) چھان بین کر لیا کرو، ایسا نہ ہو کہ تم جہالت سے کسی قوم کو نقصان پہنچا بیٹھو پھر تمہیں اپنے کئے پر پشیمان ہونا پڑے۔ ①

وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ فِيۡكُمۡ رَسُوۡلَ اللّٰهِ‌ؕ لَوۡ يُطِيۡعُكُمۡ فِىۡ كَثِيۡرٍ مِّنَ الۡاَمۡرِ لَعَنِتُّمۡ وَلٰـكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيۡكُمُ الۡاِيۡمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِىۡ قُلُوۡبِكُمۡ وَكَرَّهَ اِلَيۡكُمُ الۡكُفۡرَ وَالۡفُسُوۡقَ وَالۡعِصۡيَانَ‌ؕ اُولٰٓـئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوۡنَۙ ۝٨

۸۔ اور جان لو کہ تم میں اللہ کا رسول موجود ہے۔ اگر وہ تمہاری اکثر باتیں مان لے تو تم ضرور تکلیف میں مبتلا ہو جاؤ۔ لیکن اللہ نے تمہارے لئے ایمان کو محبوب بنا دیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں سجا دیا ہے اور تمہارے لئے کفر اور بداعمالی اور نافرمانی سے سخت کراہت پیدا کر دی ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت یافتہ ہیں۔

فَضۡلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعۡمَةً‌ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ۝٩

۹۔ اللہ کی طرف سے یہ ایک بڑے فضل اور نعمت کے طور پر ہے۔ اور اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

وَاِنۡ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اقۡتَتَلُوۡا فَاَصۡلِحُوۡا بَيۡنَهُمَا‌ۚ فَاِنۡۢ بَغَتۡ اِحۡدٰٮهُمَا عَلَى الۡاُخۡرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِىۡ تَبۡغِىۡ حَتّٰى تَفِىۡٓءَ اِلٰٓى اَمۡرِ اللّٰهِ‌ۚ فَاِنۡ فَآءَتۡ فَاَصۡلِحُوۡا بَيۡنَهُمَا بِالۡعَدۡلِ وَاَقۡسِطُوۡا‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُقۡسِطِيۡنَ ۝١٠

۱۰۔ اور اگر مومنوں میں سے دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرواؤ۔ پس اگر ان میں سے ایک دوسری کے خلاف سرکشی کرے تو جو زیادتی کر رہی ہے اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے فیصلہ کی طرف لَوٹ آئے۔ پس اگر وہ لَوٹ آئے تو ان دونوں کے درمیان عدل سے صلح کرواؤ اور انصاف کرو۔ یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

① مدینہ میں بہت سے افواہیں پھیلانے والے ایسی افواہیں پھیلاتے تھے کہ ان کو سچ مان کر محض شک کی بنا پر بعض لوگوں کے دلوں میں بعض دوسروں سے قتال کرنے کا خیال پیدا ہوتا تھا۔ چنانچہ ان کو اس جلد بازی سے سختی سے منع فرمایا گیا ہے۔ کیونکہ عین ممکن ہے کہ اس قسم کی افواہوں کے نتیجہ میں بعض بے قصور لوگوں پر بھی زیادتی ہو جائے اور اس کے نتیجہ میں مومنوں کو شرمندگی اُٹھانی پڑے۔

اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ اِخۡوَةٌ فَاَصۡلِحُوۡا بَيۡنَ اَخَوَيۡكُمۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ﴿١١﴾

۱۱۔ مومن تو بھائی بھائی ہی ہوتے ہیں۔ پس اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کروایا کرو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا يَسۡخَرۡ قَوۡمٌ مِّنۡ قَوۡمٍ عَسٰٓى اَنۡ يَّكُوۡنُوۡا خَيۡرًا مِّنۡهُمۡ وَلَا نِسَآءٌ مِّنۡ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنۡ يَّكُنَّ خَيۡرًا مِّنۡهُنَّ ۚ وَلَا تَلۡمِزُوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ وَلَا تَنَابَزُوۡا بِالۡاَلۡقَابِ ؕ بِئۡسَ الِاسۡمُ الۡفُسُوۡقُ بَعۡدَ الۡاِيۡمَانِ ۚ وَمَنۡ لَّمۡ يَتُبۡ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿١٢﴾

۱۲۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! (تم میں سے) کوئی قوم کسی قوم پر تمسخر نہ کرے۔ ممکن ہے وہ ان سے بہتر ہو جائیں۔ اور نہ عورتیں عورتوں سے (تمسخر کریں)۔ ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہو جائیں۔ اور اپنے لوگوں پر عیب مت لگایا کرو اور ایک دوسرے کو نام بگاڑ کر نہ پکارا کرو۔ ایمان کے بعد فسوق کا داغ لگ جانا بہت بری بات ہے۔ اور جس نے توبہ نہ کی تو یہی وہ لوگ ہیں جو ظالم ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اجۡتَنِبُوۡا كَثِيۡرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعۡضَ الظَّنِّ اِثۡمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوۡا وَلَا يَغۡتَبْ بَّعۡضُكُمۡ بَعۡضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمۡ اَنۡ يَّاۡكُلَ لَحۡمَ اَخِيۡهِ مَيۡتًا فَكَرِهۡتُمُوۡهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيۡمٌ ﴿١٣﴾

۱۳۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ظن سے بکثرت اجتناب کیا کرو۔ یقیناً بعض ظن گناہ ہوتے ہیں۔ اور تجسّس نہ کیا کرو۔ اور تم میں سے کوئی کسی دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ پس تم اس سے سخت کراہت کرتے ہو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۴﴾

۱۴۔ اے لوگو! یقیناً ہم نے تمہیں نر اور مادہ سے پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بلا شبہ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) ہمیشہ باخبر ہے۔

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ بادیہ نشین کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے۔ تُو کہہ دے کہ تم ایمان نہیں لائے لیکن صرف اتنا کہا کرو کہ ہم مسلمان ہو چکے ہیں۔ جبکہ ابھی تک ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تو وہ تمہارے اعمال میں کچھ بھی کمی نہیں کرے گا۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ (۱)

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ مومن وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر انہوں نے کبھی شک نہیں کیا اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ یہی وہ لوگ ہیں جو سچے ہیں۔

قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ پوچھ کہ کیا تم اللہ کو اپنا دین سکھاتے ہو؟ جبکہ اللہ جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔

---

(۱) اس آیت کریمہ میں ایمان اور اسلام کی وہ ابتدائی تعریف کی گئی ہے جو ایمان کو اسلام سے الگ کر دیتی ہے۔ منہ سے تو ہر کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ ہمارے دل میں ایمان ہے لیکن ان کو بتایا گیا ہے کہ تم زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہو کہ ہم مسلمان ہو گئے ہیں۔ یعنی وہ لوگ جن کے دل میں ایمان نہ بھی ہوا اپنے آپ کو مسلمان کہنے کا حق رکھتے ہیں۔ ان میں سے بہت سے ہیں جو کفر کی حالت میں ہی مریں گے اور بہت سے ایسے بھی ہیں جن کے دل میں سر دست ایمان داخل نہیں ہوا مگر وہ ظاہری طور پر اسلام قبول کرنے کے بعد بالآخر سچے دل سے مومن بھی ہو جائیں گے۔

يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٨﴾

۱۸۔ وہ تجھ پر احسان جتلاتے ہیں کہ وہ مسلمان ہوگئے ہیں۔ تُو کہہ دے مجھ پر اپنے اسلام کا احسان نہ جتایا کرو بلکہ اللہ تم پر احسان کرتا ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کی طرف ہدایت دی۔ اگر تم سچے ہو (تو اس کا اعتراف کرو)۔

اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٩﴾ ع

۱۹۔ یقیناً اللہ آسمانوں اور زمین کے غیب کو جانتا ہے اور تم جو کرتے ہو اللہ اس پر گہری نظر رکھنے والا ہے۔

۵۰ - قٓ

یہ سورت ابتدائی مکی دور میں نازل ہوئی۔ بسم اللہ سمیت اس کی چھیالیس آیات ہیں۔

یہ سورت مقطعات میں سے حرف ''ق'' سے شروع ہوتی ہے۔ ''ق'' کے متعلق جید علماء کا خیال ہے کہ لفظ **قدیر** کا اختصار ہے۔ اور اس کے بعد پہلا لفظ قرآن آیا ہے جو ''ق'' ہی سے شروع ہوتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی قدرت کا انکار کرنے والوں کا یہ بیان مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ میں یہ قدرت کہاں سے آگئی کہ ہمیں مر کر مٹی ہو جانے کے بعد ایک دفعہ پھر قیامت کے دن اکٹھا کرے۔ ان کے نزدیک یہ ایک بہت دُور کی بات ہے یعنی بعید از عقل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمیں معلوم ہے کہ زمین ان میں سے کیا کچھ کم کرتی چلی جارہی ہے لیکن اس کے باوجود ہم یہ قدرت رکھتے ہیں کہ ان کے منتشر ذرّات کو اکٹھا کر دیں۔ ان کی توجہ آسمان کی وسعتوں کی طرف پھیری گئی ہے کہ اتنی عظیم الشان کائنات میں کوئی ایک نقص بھی وہ نہیں دکھا سکتے، پھر اس کے پیدا کرنے والے کی قدرتوں کا وہ کیسے انکار کر سکتے ہیں۔

اس کے بعد فرمایا کہ جو وساوس ان کے دل میں اٹھتے ہیں ہم کلیۃً ان سے باخبر ہیں کیونکہ ہم انسان کی شہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔

پھر یہ پیشگوئی فرمائی گئی کہ ضرور تم لوگ اٹھائے جاؤ گے اور اٹھائے جانے والوں کے ساتھ ان کو ایک ہانک کر لے جانے والا ہوگا اور ایک گواہ۔

جہنم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ بے دین انسان یکے بعد دیگرے گروہ در گروہ جہنم کا ایندھن بننے والے ہیں۔ ایک ایسی جہنم کا جس کا کبھی پیٹ نہیں بھرے گا۔ جب تمثیلی طور پر اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا کہ کیا تیرا پیٹ بھر گیا ہے تو وہ زبانِ حال سے جواب دے گی کہ کیا اَور بھی ایسے بدقسمت ہیں؟ میرے اندر اُن کی بھی گنجائش ہے۔

اور اس کے برعکس جنت متقیوں کے قریب تر کر دی جائے گی۔ **غَیْرَ بَعِیْد** کا یہ مفہوم بھی ہے کہ یہ بات ہرگز بعید از قیاس نہیں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیحت فرمائی گئی کہ ان کے طعن و تشنیع کو صبر کے ساتھ برداشت کریں۔ جو پیشگوئیاں قرآنِ کریم میں فرمائی گئی ہیں وہ لازماً پوری ہو کر رہیں گی۔ پس قرآنِ کریم کے ذریعہ تُو اس شخص کو نصیحت کرتا چلا جا جو میری تنبیہ سے ڈرتا ہو۔

یہاں یہ مراد نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چن چن کر صرف اس کو نصیحت کریں گے جو تنبیہ سے ڈرتا ہو۔ نصیحت تو آپ تمام بنی نوع انسان کو کر رہے ہیں مگر فائدہ وہی اٹھائے گا جو تنبیہ سے ڈرنے والا ہو۔

☆☆☆

سُوْرَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ سِتٌّ وَّ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّ ثَلَاثَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝١

١۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۝٢

٢۔ قَدِیرٌ: کامل قدرت رکھنے والا۔ عزت والے قرآن کی قسم!

بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝٣

٣۔ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے تعجب کیا کہ خود انہی میں سے ایک ڈرانے والا ان کے پاس آیا ہے۔ پس کافر کہتے ہیں کہ یہ عجیب بات ہے۔

ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ۝٤

٤۔ کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے؟ وہ لوٹنا ایک دُور کی بات ہے۔

قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ۝٥

٥۔ ہم خوب جانتے ہیں کہ زمین ان میں سے کیا کم کر رہی ہے اور ہمارے پاس ایک محفوظ رکھنے والی کتاب ہے۔

بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ۝٦

٦۔ بلکہ انہوں نے حق کو جھٹلا دیا جب وہ اُن کے پاس آیا پس وہ ایک الجھاؤ والی بات میں پڑے ہوئے ہیں۔

اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ۝٧

٧۔ کیا انہوں نے اپنے اوپر آسمان کو نہیں دیکھا کہ ہم نے اسے کیسے بنایا اور اسے زینت دی اور اس میں کوئی رخنہ نہیں؟

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝٨

٨۔ اور زمین کو ہم نے پھیلا دیا اور اس میں مضبوطی سے گڑے ہوئے پہاڑ ڈال دیئے اور ہر قسم کے شاداب جوڑے اس میں اُگائے۔

تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝٩

٩۔ آنکھیں کھولنے کے لئے اور ہر ایسے بندہ کے لئے عبرت کے طور پر جو بار بار (اللہ کی طرف) لوٹنے والا ہے۔

وَنَزَّلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنۡۢبَتۡنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الۡحَصِيۡدِ ۙ﴿۱۰﴾

۱۰۔ اور ہم نے آسمان سے مبارک پانی اتارا اور اس کے ذریعہ باغات اور کٹائی کی جانے والی فصلوں کے بیج اُگائے۔

وَالنَّخۡلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلۡعٌ نَّضِيۡدٌ ۙ﴿۱۱﴾

۱۱۔ اور کھجوروں کے اونچے درخت جن کے تہ بہ تہ خوشے ہوتے ہیں۔

رِّزۡقًا لِّلۡعِبَادِ ۙ وَاَحۡيَيۡنَا بِهٖ بَلۡدَةً مَّيۡتًا ؕ كَذٰلِكَ الۡخُرُوۡجُ ﴿۱۲﴾

۱۲۔ بندوں کے لئے رزق کے طور پر۔ اور ہم نے اُس (یعنی بارش) کے ذریعہ ایک مُردہ علاقہ کو زندہ کردیا۔ اسی طرح خروج ہوگا۔

كَذَّبَتۡ قَبۡلَهُمۡ قَوۡمُ نُوۡحٍ وَّاَصۡحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوۡدُ ۙ﴿۱۳﴾

۱۳۔ اُن سے پہلے نوح کی قوم نے بھی جھٹلایا تھا اور معدنیات والوں نے اور ثمود نے بھی

وَعَادٌ وَّفِرۡعَوۡنُ وَاِخۡوَانُ لُوۡطٍ ۙ﴿۱۴﴾

۱۴۔ اور عاد اور فرعون نے اور لُوط کے بھائیوں نے

وَّاَصۡحٰبُ الۡاَيۡكَةِ وَقَوۡمُ تُبَّعٍ ؕ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيۡدِ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ اور گھنے درختوں میں بسنے والوں نے اور تُبّع کی قوم نے۔ سب نے رسولوں کو جھٹلا دیا۔ پس میرا اِنذار سچا ثابت ہوگیا۔

اَفَعَيِيۡنَا بِالۡخَلۡقِ الۡاَوَّلِ ؕ بَلۡ هُمۡ فِىۡ لَبۡسٍ مِّنۡ خَلۡقٍ جَدِيۡدٍ ﴿۱۶﴾ ع ۱۶/۱۵

۱۶۔ کیا ہم پہلی تخلیق سے تھک چکے ہیں؟ نہیں! بلکہ وہ تو تخلیقِ نو کے متعلق بھی شک میں مبتلا ہیں۔

وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ وَنَعۡلَمُ مَا تُوَسۡوِسُ بِهٖ نَفۡسُهٗ ۖۚ وَنَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَيۡهِ مِنۡ حَبۡلِ الۡوَرِيۡدِ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ اور یقیناً ہم نے انسان کو پیدا کیا اور ہم جانتے ہیں کہ اس کا نفس اُسے کیسے کیسے وساوس میں ڈالتا ہے اور ہم اس سے (اس کی) رگِ جان سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

اِذۡ يَتَلَقَّى الۡمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الۡيَمِيۡنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيۡدٌ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ جب دو بات پکڑنے والے بات پکڑتے ہیں، دائیں اور بائیں بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔ [۱]

[۱] یہاں انسانوں کے اعمال کی نگرانی کرنے والوں کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی ان کی دائیں طرف کے فرشتے ان کے نیک اعمال تحریر کرتے ہیں اور بائیں طرف کے فرشتے بداعمال کو۔ یہ ظاہری آنکھ سے دکھائی دینے والے کوئی فرشتے نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا ایک نظامِ شہادت ہے جس کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے۔

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴿١٩﴾

۱۹۔ وہ کوئی بات نہیں کہتا مگر اس کے پاس ہی (اس کا) ہمہ وقت مستعد نگران ہوتا ہے۔

وَ جَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿٢٠﴾

۲۰۔ اور جب موت کی برحق غشی آ جائے گی۔ یہ وہی ہے جس سے تو گریز کرتا رہا۔

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ﴿٢١﴾

۲۱۔ اور صُور میں پھونکا جائے گا۔ یہ ہے وہ اِنذار کا دِن۔

وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّ شَهِيْدٌ ﴿٢٢﴾

۲۲۔ اور ہر جان آئے گی اس حال میں کہ اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا اور ایک گواہ ہوگا۔

لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ﴿٢٣﴾

۲۳۔ یقیناً تُو اس بارہ میں غفلت میں رہا۔ پس ہم نے تجھ سے تیرا پردہ اُٹھا دیا اور آج تیری نظر بہت تیز ہوگئی ہے۔

وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ﴿٢٤﴾ؕ

۲۴۔ اور اُس کا ساتھی کہے گا یہ ہے جو میرے پاس تیار پڑا ہے۔

اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿٢٥﴾ۙ

۲۵۔ (اے سائق اور اے گواہ!) تم دونوں ہر سخت ناشکری کرنے والے (اور حق کے) سخت مُعاند کو جہنّم میں جھونک دو۔

مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبٍ ﴿٢٦﴾ۙ

۲۶۔ ہر اچھی بات سے روکنے والے، حَد سے تجاوز کرنے والے اور شک میں مبتلا کرنے والے کو۔

الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ﴿٢٧﴾

۲۷۔ وہ جس نے اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود بنا رکھا تھا۔ پس تم دونوں اسے سخت عذاب میں جھونک دو۔

قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ ﴿٢٨﴾

۲۸۔ اس کے ساتھی نے کہا اے ہمارے ربّ! میں نے تو اسے سرکش نہیں کیا لیکن وہ خود ہی ایک دُور کی گمراہی میں مبتلا تھا۔

قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَیَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَیْکُمْ بِالْوَعِیْدِ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ وہ کہے گا میرے حضور جھگڑا نہ کرو۔ میں پہلے ہی تمہاری طرف انذار بھیج چکا ہوں۔

مَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ وَمَاۤ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ﴿۳۰﴾ ع ۲/۱۴/۱۶

۳۰۔ میرے ہاں فرمان تبدیل نہیں کیا جاتا اور میں ہرگز بیچارے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔

یَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ ﴿۳۱﴾

۳۱۔ (یاد کرو) وہ دن جب ہم جہنّم سے پوچھیں گے کیا تُو بھر گئی ہے؟ اور وہ جواب دے گی کیا کچھ اور بھی ہے؟

وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِیْنَ غَیْرَ بَعِیْدٍ ﴿۳۲﴾

۳۲۔ اور جب جنّت متّقیوں کی خاطر قریب کر دی جائے گی، کچھ دُور نہ ہوگی۔

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِیْظٍ ﴿۳۳﴾

۳۳۔ یہ ہے وہ جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو ہر رجوع کرنے والے، نگران رہنے والے کی خاطر۔

مَنْ خَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِیْبِ ﴿۳۴﴾

۳۴۔ جو رحمان سے غیب میں ڈرتا رہا اور ایک جھکنے والا دل لئے ہوئے آیا ہے۔

ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ؕ ذٰلِكَ یَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿۳۵﴾

۳۵۔ سلامتی کے ساتھ اس میں داخل ہو جاؤ۔ یہی وہ ہمیشہ رہنے والا دن ہے۔

لَهُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ فِیْهَا وَلَدَیْنَا مَزِیْدٌ ﴿۳۶﴾

۳۶۔ ان کے لئے اُس میں جو وہ چاہیں گے ہوگا اور ہمارے پاس مزید بھی ہے۔

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِی الْبِلَادِ ؕ هَلْ مِنْ مَّحِیْصٍ ﴿۳۷﴾

۳۷۔ اور کتنی ہی قومیں ہم نے اُن سے پہلے ہلاک کر دیں جو گرفت میں ان سے زیادہ سخت تھیں۔ پس انہوں نے زمین میں غاریں بنا لیں (مگر) کیا کوئی پناہ کی جگہ تھی؟

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰی لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ وَهُوَ شَهِیْدٌ ﴿۳۸﴾

۳۸۔ یقیناً اس میں بہت بڑی عبرت ہے اس کے لئے جو دل رکھتا ہو یا کان دھرے اور وہ دیکھنے والا ہو۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ﴿٣٩﴾

۳۹۔ اور یقیناً ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور اسے بھی جو ان کے درمیان ہے چھ دنوں میں پیدا کیا اور ہمیں کوئی تکان چھوئی تک نہیں۔

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ۚ ﴿٤٠﴾

۴۰۔ پس صبر کر اس پر جو وہ کہتے ہیں اور اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ (اُس کی) تسبیح کر سورج کے طلوع سے پہلے اور غروب سے پہلے بھی

وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿٤١﴾

۴۱۔ اور رات کے ایک حصہ میں بھی اس کی تسبیح کر اور سجدوں کے بعد بھی۔

وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۙ ﴿٤٢﴾

۴۲۔ اور غور سے سُن! جس دن ایک پکارنے والا قریب کے مقام سے پکارے گا۔

يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ۗ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴿٤٣﴾

۴۳۔ جس دن وہ ایک ہولناک برحق آواز سنیں گے۔ یہ نکل کھڑے ہونے کا دن ہے۔

اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ۙ ﴿٤٤﴾

۴۴۔ یقیناً ہم ہی زندہ کرتے اور مارتے ہیں اور ہماری طرف ہی لَوٹ کر آنا ہے۔

يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ۗ ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ﴿٤٥﴾

۴۵۔ جس دن زمین ان کے اوپر سے بسرعت حرکت کی وجہ سے پھٹ جائے گی۔ یہ وہ عظیم حشر ہے جو ہم پر آسان ہے۔

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَاۤ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۫ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ﴿٤٦﴾ ع ٣ ١٦ ١٧

۴۶۔ ہم اُسے سب سے زیادہ جانتے ہیں جو وہ کہتے ہیں اور تُو ان پر زبردستی اصلاح کرنے والا نگران نہیں ہے۔ پس قرآن کے ذریعہ اُسے نصیحت کرتا چلا جا جو میری تنبیہ سے ڈرتا ہے۔

۵۱۔ الذاریات

یہ سورت ابتدائی مکی سورتوں میں سے ہے۔بسم اللہ سمیت اس کی اکسٹھ آیات ہیں۔

اس سورت کے آغاز ہی میں گزشتہ سورتوں کی پیشگوئیوں کو جن میں جنت وجہنم وغیرہ کی پیشگوئیاں شامل ہیں اتنا یقینی بیان فرمایا گیا ہے جیسے قرآن کے مخاطب آپس میں باتیں کرتے ہیں۔

اس سورتِ کریمہ میں آئندہ زمانہ میں پیش آمدہ جنگوں کو پھر بطور گواہ ٹھہرایا گیا تاکہ جب بنی نوع انسان ان پیشگوئیوں کو یقینی طور پر پورا ہوتا دیکھ لیں تو اس بات میں کوئی شک نہ رہے کہ جس رسول پر یہ غیب کھولا گیا، مرنے کے بعد کی زندگی کے امور بھی یقینی طور پر اسے عالم الغیب اللہ نے بتائے۔

فرمایا: ''قسم ہے بیج بکھیرنے والیوں کی......''۔اب ظاہری طور پر لفظاً لفظاً بھی یہ پیشگوئی پوری ہو چکی ہے کیونکہ واقعی آجکل ہوائی جہازوں اور ہیلی کاپٹروں کے ذریعہ بیج بکھیرے جاتے ہیں اور بہت بڑے بڑے بوجھ اٹھا کر جہاز اُڑتے ہیں اور باوجود ان بوجھوں کے سبک رَو ہوتے ہیں اور اہم اطلاعات ان جہازوں کے ذریعہ مختلف غالب قوموں کو بھی پہنچائی جاتی ہیں اور مغلوب اور مقہور قوموں کو بھی۔ان سب کو گواہ ٹھہرا کر یہ نتیجہ نکالا گیا کہ جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو وہ یقیناً ہو کر رہنے والا ہے اور جزا سزا کا دن یعنی فیصلے کا دن دنیا میں دنیاوی قوموں کے لئے بھی ہوگا اور آخرت میں تمام بنی نوع انسان کے لئے بھی۔

اس کے بعد یہ واضح کردیا گیا کہ یہ بیج بکھیرنے والیاں اور بوجھ اٹھانے والیاں کوئی زمین پر بوجھ اٹھا کر چلنے والی چیزیں نہیں ہیں بلکہ آسمان پر اُڑنے والے وجود ہیں۔چنانچہ اس آسمان کو گواہ ٹھہرایا گیا جو فضائی رستوں والا آسمان ہے۔چنانچہ آج نظر اٹھا کر دیکھیں تو ہر جگہ جہازوں کے رستوں کے نشان ملتے ہیں۔پس ان سب امور کا نتیجہ یہ نکالا گیا کہ تم آخرت کا انکار کرکے شدید گمراہی میں مبتلا ہو چکے ہو۔اگر نعوذ باللہ یہ باتیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرما رہے ہیں کسی اٹکل پچو مارنے والے کی باتیں ہوتیں تو اٹکل پچو سے کام لینے والے تمام ہلاک ہو گئے مگر یہ رسولؐ ہمیشہ کے لئے باقی ہے۔

یہ کلام فصاحت و بلاغت کا مرقع ہے۔آسمان سے بیج بکھیرنے والیوں کے ذکر کے بعد اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ تمہارے رزق کے سب ذرائع آسمان سے اترتے ہیں لیکن ایک آسمانی رزق وہ بھی ہوتا ہے جس کی کُنہ انسان نہیں سمجھ سکتا اور فرشتوں کو بھی وہی رزق دیا جاتا ہے۔چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کا ذکر فرمایا جو ملائک تھے اور انسانی روپ میں آپؑ پر ظاہر ہوئے تھے۔جب ان کے سامنے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ

بہترین رزق رکھا جو انسانوں کی زندگی کا سہارا بنتا ہے تو انہوں نے اس کو کھانے سے انکار کر دیا کیونکہ ان کو عطا ہونے والا رزق مختلف نوعیت کا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر کے بعد اور بہت سے گزشتہ انبیاء کا بھی ذکر فرمایا۔

اس کے بعد ایک ایسی آیت ہے جو آسمان کے ہمیشہ وسعت پذیر ہونے کا ذکر کرتی ہے جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کسی انسان کو واہمہ تک نہ تھا۔ فی زمانہ ماہرین فلکیات نے یہ حقیقت پیش کی ہے کہ آسمان ہمیشہ وسعت پذیر رہتا ہے یہاں تک کہ ایک اجلِ مسمّٰی تک پہنچنے کے بعد پھر ایک مرکز کی طرف لوٹ آئے گا۔

رزق کے مضمون کو اس رنگ میں بھی پیش فرمایا کہ تمام انسانی اور ملکوتی وجود بہرحال کسی نہ کسی نوعیت کے رزق کے محتاج ہیں۔ صرف ایک ذات ہے جو کسی رزق کی محتاج نہیں اور وہ اللہ کی ذات ہے جو رازقِ کُل ہے۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اِحْدٰى وَ سِتُّوْنَ اٰيَةً وَّ ثَلَاثَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ①	ا۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔
وَالذّٰرِيٰتِ ذَرۡوًا ②	۲۔ قسم ہے (بیج) بکھیرنے والیوں کی۔
فَالۡحٰمِلٰتِ وِقۡرًا ③	۳۔ پھر بوجھ اٹھانے والیوں کی۔
فَالۡجٰرِيٰتِ يُسۡرًا ④	۴۔ پھر سُبک رَوی کے ساتھ چلنے والیوں کی۔
فَالۡمُقَسِّمٰتِ اَمۡرًا ⑤	۵۔ پھر کوئی اہم امر بانٹنے والیوں کی۔
اِنَّمَا تُوۡعَدُوۡنَ لَصَادِقٌ ⑥	۶۔ (وہ) جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو یقیناً وہی سچ ہے۔
وَّاِنَّ الدِّيۡنَ لَوَاقِعٌ ⑦	۷۔ اور جزا سزا کا دن ضرور ہو کر رہنے والا ہے۔
وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الۡحُبُكِ ⑧	۸۔ قسم ہے راستوں والے آسمان کی۔
اِنَّكُمۡ لَفِىۡ قَوۡلٍ مُّخۡتَلِفٍ ⑨	۹۔ یقیناً تم ایک اختلاف والی بات میں پڑے ہوئے ہو۔
يُّؤۡفَكُ عَنۡهُ مَنۡ اُفِكَ ⑩	۱۰۔ اُس سے وہی پھرا دیا جائے گا جو پھرا دیا جائے گا۔
قُتِلَ الۡخَرّٰصُوۡنَ ⑪	۱۱۔ اٹکل پچّو مارنے والے ہلاک ہو گئے۔
الَّذِيۡنَ هُمۡ فِىۡ غَمۡرَةٍ سَاهُوۡنَ ⑫	۱۲۔ جو اپنی غفلت میں بھٹک رہے ہیں۔
يَسۡـَٔلُوۡنَ اَيَّانَ يَوۡمُ الدِّيۡنِ ⑬	۱۳۔ وہ پوچھتے ہیں کہ جزا سزا کا دن کب ہوگا؟
يَوۡمَ هُمۡ عَلَى النَّارِ يُفۡتَنُوۡنَ ⑭	۱۴۔ جس دن وہ آگ پر بھونے جا رہے ہوں گے۔
ذُوۡقُوۡا فِتۡنَتَكُمۡ ؕ هٰذَا الَّذِىۡ كُنۡتُمۡ بِهٖ تَسۡتَعۡجِلُوۡنَ ⑮	۱۵۔ اپنے فتنے کا مزا چکھو۔ یہی ہے وہ جسے تم جلد طلب کیا کرتے تھے۔

اِنَّ الۡمُتَّقِيۡنَ فِىۡ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوۡنٍۙ ﴿۱۶﴾
۱۶۔ یقیناً متقی باغات اور چشموں کے درمیان ہوں گے۔

اٰخِذِيۡنَ مَاۤ اٰتٰٮهُمۡ رَبُّهُمۡ‌ ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَبۡلَ ذٰلِكَ مُحۡسِنِيۡنَ ؕ ﴿۱۷﴾
۱۷۔ وہ لے رہے ہوں گے جو اُن کا ربّ انہیں عطا کرے گا۔ یقیناً اس سے پہلے وہ بہت اچھے اعمال بجا لانے والے تھے۔

كَانُوۡا قَلِيۡلًا مِّنَ الَّيۡلِ مَا يَهۡجَعُوۡنَ ﴿۱۸﴾
۱۸۔ تھوڑا تھا جو وہ رات کو سویا کرتے تھے۔

وَبِالۡاَسۡحَارِ هُمۡ يَسۡتَغۡفِرُوۡنَ ﴿۱۹﴾
۱۹۔ اور صبحوں کے وقت بھی وہ استغفار میں لگے رہتے تھے۔

وَفِىۡۤ اَمۡوَالِهِمۡ حَقٌّ لِّلسَّآٮِٕلِ وَالۡمَحۡرُوۡمِ ﴿۲۰﴾
۲۰۔ اور ان کے اموال میں سوال کرنے والوں اور بے سوال ضرورت مندوں کے لئے ایک حق تھا۔

وَفِى الۡاَرۡضِ اٰيٰتٌ لِّلۡمُوۡقِنِيۡنَۙ ﴿۲۱﴾
۲۱۔ اور زمین میں یقین کرنے والوں کے لئے کئی نشانات ہیں۔

وَفِىۡۤ اَنۡفُسِكُمۡ‌ ؕ اَفَلَا تُبۡصِرُوۡنَ ﴿۲۲﴾
۲۲۔ اور خود تمہارے نفوس کے اندر بھی۔ پس کیا تم دیکھتے نہیں؟

وَفِى السَّمَآءِ رِزۡقُكُمۡ وَمَا تُوۡعَدُوۡنَ ﴿۲۳﴾
۲۳۔ اور آسمان میں تمہارا رزق ہے اور وہ بھی ہے جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو۔

فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثۡلَ مَاۤ اَنَّكُمۡ تَنۡطِقُوۡنَ ع ﴿۲۴﴾
۲۴۔ پس آسمان اور زمین کے ربّ کی قسم! یہ یقیناً اُسی طرح سچ ہے جیسے تم (آپس میں) باتیں کرتے ہو۔

ع ۱۸

هَلۡ اَتٰٮكَ حَدِيۡثُ ضَيۡفِ اِبۡرٰهِيۡمَ الۡمُكۡرَمِيۡنَ‌ۘ ﴿۲۵﴾
۲۵۔ کیا تجھ تک ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر پہنچی ہے؟

اِذۡ دَخَلُوۡا عَلَيۡهِ فَقَالُوۡا سَلٰمًا‌ ؕ قَالَ سَلٰمٌ‌ ۚ قَوۡمٌ مُّنۡكَرُوۡنَ‌ ۚ ﴿۲۶﴾
۲۶۔ جب وہ اس کے پاس آئے تو انہوں نے کہا سلام! اس نے بھی کہا سلام! (اور جی میں کہا) اجنبی لوگ (معلوم ہوتے ہیں)۔

فَرَاغَ اِلٰٓى اَهۡلِهٖ فَجَآءَ بِعِجۡلٍ سَمِيۡنٍۙ ﴿۲۷﴾
۲۷۔ وہ جلدی سے اپنے گھر والوں کی طرف گیا اور ایک موٹا تازہ (بھنا ہوا) بچھڑا لے آیا۔

فَقَرَّبَهٗۤ اِلَيۡهِمۡ قَالَ اَلَا تَاۡكُلُوۡنَ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ پھر اُسے ان کے سامنے پیش کیا (اور) پوچھا کیا تم کھاؤ گے نہیں؟

فَاَوۡجَسَ مِنۡهُمۡ خِيۡفَةً ‌ؕ قَالُوۡا لَا تَخَفۡ‌ ؕ وَبَشَّرُوۡهُ بِغُلٰمٍ عَلِيۡمٍ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ تب اُس نے ان کی طرف سے خوف محسوس کیا۔ انہوں نے کہا ڈر نہیں۔ اور انہوں نے اُسے ایک صاحبِ علم بیٹے کی خوشخبری دی۔

فَاَقۡبَلَتِ امۡرَاَتُهٗ فِىۡ صَرَّةٍ فَصَكَّتۡ وَجۡهَهَا وَقَالَتۡ عَجُوۡزٌ عَقِيۡمٌ ﴿۳۰﴾

۳۰۔ اس پر اس کی بیوی آواز بلند کرتی ہوئی آگے بڑھی اور اپنے چہرے پر ہاتھ مارا اور کہا (میں) ایک بانجھ بڑھیا ہوں۔

قَالُوۡا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ‌ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡحَكِيۡمُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۳۱﴾

۳۱۔ انہوں نے کہا اسی طرح (ہوگا جو) تیرے ربّ نے کہا ہے۔ یقیناً وہی بہت حکمت والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

قَالَ فَمَا خَطۡبُكُمۡ اَيُّهَا الۡمُرۡسَلُوۡنَ ﴿۳۲﴾

۳۲۔ اس (یعنی ابراہیم) نے کہا اے بھیجے ہوؤ! تمہارا مقصود کیا ہے؟

قَالُوۡۤا اِنَّاۤ اُرۡسِلۡنَاۤ اِلٰى قَوۡمٍ مُّجۡرِمِيۡنَۙ ﴿۳۳﴾

۳۳۔ انہوں نے کہا ہمیں یقیناً ایک مجرم قوم کی طرف بھیجا گیا ہے۔

لِنُرۡسِلَ عَلَيۡهِمۡ حِجَارَةً مِّنۡ طِيۡنٍۙ ﴿۳۴﴾

۳۴۔ تاکہ ہم مٹی کے بنے ہوئے کنکر اُن کی طرف چلائیں۔

مُّسَوَّمَةً عِنۡدَ رَبِّكَ لِلۡمُسۡرِفِيۡنَ ﴿۳۵﴾

۳۵۔ جو نشان زدہ ہیں تیرے ربّ کے حضور اِسراف کرنے والوں کے لئے۔

فَاَخۡرَجۡنَا مَنۡ كَانَ فِيۡهَا مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ‌ۚ ﴿۳۶﴾

۳۶۔ پھر ہم نے، جو اس میں مومن تھے، اُن سب کو نکال لیا۔

فَمَا وَجَدۡنَا فِيۡهَا غَيۡرَ بَيۡتٍ مِّنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ‌ۚ ﴿۳۷﴾

۳۷۔ پس ہم نے اُس میں فرمانبرداروں کا صرف ایک گھر پایا۔

وَتَرَكۡنَا فِيۡهَاۤ اٰيَةً لِّلَّذِيۡنَ يَخَافُوۡنَ الۡعَذَابَ الۡاَلِيۡمَؕ ﴿۳۸﴾

۳۸۔ اور (عبرت کا) ایک بڑا نشان اُس میں چھوڑ دیا اُن لوگوں کے لئے جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں۔

وَفِيْ مُوْسٰۤى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۹﴾

۳۹۔ اور موسیٰ (کے واقعہ) میں بھی (ایسا ہی نشان تھا) جب ہم نے اسے ایک روشن دلیل کے ساتھ فرعون کی طرف بھیجا۔

فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۴۰﴾

۴۰۔ پس اس نے اپنے معتمدین سمیت اعراض کیا اور کہا محض ایک جادوگر یا دیوانہ ہے۔

فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿۴۱﴾

۴۱۔ تب ہم نے اسے اور اس کے لشکر کو پکڑ لیا اور انہیں سمندر میں دے پٹکا اور وہ قابلِ ملامت تھا۔

وَفِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ﴿۴۲﴾

۴۲۔ اور عاد میں بھی (ایک نشان تھا)۔ جب ہم نے ان پر ایک ویران کر دینے والی ہوا چلائی۔

مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ﴿۴۳﴾

۴۳۔ جس چیز پر سے وہ گزرتی تھی اس کا کچھ باقی نہیں چھوڑتی تھی مگر اُسے گلی سڑی چیز کی طرح کر دیتی تھی۔

وَفِيْ ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۴۴﴾

۴۴۔ اور ثمود میں بھی (ایک نشان تھا)۔ جب انہیں کہا گیا کہ ایک مدّت تک فائدہ اُٹھالو۔

فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۴۵﴾

۴۵۔ پس انہوں نے اپنے ربّ کے فرمان سے سرکشی کی تو انہیں آسمانی بجلی نے آ پکڑا اور وہ دیکھتے رہ گئے۔

فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ﴿۴۶﴾

۴۶۔ تب اُنہیں کھڑے ہونے کی بھی استطاعت نہ رہی اور نہ ہی وہ بدلہ لینے کی طاقت رکھتے تھے۔

وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۴۷﴾

۴۷۔ اور نوح کی قوم بھی قبل ازیں (ایک نشانِ عبرت تھی) یقیناً وہ ایک فاسق قوم تھی۔

ع ۲ / ۲۳

وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّ اِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿۴۸﴾

۴۸۔ اور ہم نے آسمان کو ایک خاص قدرت سے بنایا اور یقیناً ہم وسعت دینے والے ہیں۔ ﴿۱﴾

وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿۴۹﴾

۴۹۔ اور زمین کو ہم نے ہموار کر دیا۔ پس کیا ہی اچھا بچھونا بنانے والے ہیں۔

وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۰﴾

۵۰۔ اور ہر چیز میں سے ہم نے جوڑا جوڑا پیدا کیا تا کہ تم نصیحت پکڑو۔

فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۱﴾

۵۱۔ پس تیزی سے اللہ کی طرف دوڑو۔ یقیناً میں اُس کی طرف سے تمہیں ایک کھلا کھلا ڈرانے والا ہوں۔

وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ؕ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۲﴾

۵۲۔ اور اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود نہ بناؤ۔ یقیناً میں اس کی طرف سے تمہیں ایک کھلا کھلا ڈرانے والا ہوں۔

كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۵۳﴾

۵۳۔ اسی طرح ان سے پہلے لوگوں کی طرف بھی کبھی کوئی رسول نہیں آیا مگر انہوں نے کہا کہ یہ ایک جادوگر یا دیوانہ ہے۔

اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۵۴﴾

۵۴۔ کیا اِسی کی وہ ایک دوسرے کو نصیحت کرتے ہیں؟ بلکہ یہ ایک سرکش قوم ہیں۔

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿۵۵﴾

۵۵۔ پس اِن سے منہ پھیر لے۔ تُو ہرگز کسی ملامت کا سزاوار نہیں۔

وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۶﴾

۵۶۔ اور تُو نصیحت کرتا چلا جا۔ پس یقیناً نصیحت مومنوں کو فائدہ پہنچاتی ہے۔

﴿۱﴾ اس آیت کریمہ میں بِاَیْىدٍ کا لفظ اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان کو بناتے ہوئے اس میں بے شمار فوائد رکھ دیئے ہیں اور ساتھ ہی یہ ذکر بھی فرما دیا کہ اسے ہم وسیع تر کرتے چلے جائیں گے۔ اس کا یہ حصہ کہ ہم اسے مزید وسعتیں دیتے چلے جائیں گے ایک عظیم الشان اعجازی کلام ہے جو عرب کا ایک اُمّی نبی اپنی طرف سے ہرگز بیان نہیں کر سکتا تھا۔ یہ امر سائنس دانوں نے جدید آلات کی مدد سے اب دریافت کیا ہے کہ یہ کائنات ہر لحہ وسعت پذیر ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں تو ہر انسان کو یہ ایک جامد اور ٹھہری ہوئی کائنات دکھائی دیتی تھی۔

وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَ الۡاِنۡسَ اِلَّا لِيَعۡبُدُوۡنِ ﴿۵۷﴾

۵۷۔ اور میں نے جنّ و اِنس کو پیدا نہیں کیا مگر اس غرض سے کہ وہ میری عبادت کریں۔ [۱]

مَاۤ اُرِيۡدُ مِنۡهُمۡ مِّنۡ رِّزۡقٍ وَّ مَاۤ اُرِيۡدُ اَنۡ يُّطۡعِمُوۡنِ ﴿۵۸﴾

۵۸۔ میں ان سے کوئی رزق نہیں چاہتا اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھلائیں۔

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الۡقُوَّةِ الۡمَتِيۡنُ ﴿۵۹﴾

۵۹۔ یقیناً اللہ ہی ہے جو بہت رزق دینے والا، صاحبِ قوّت (اور) مضبوط صفات والا ہے۔

فَاِنَّ لِلَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا ذَنُوۡبًا مِّثۡلَ ذَنُوۡبِ اَصۡحٰبِهِمۡ فَلَا يَسۡتَعۡجِلُوۡنِ ﴿۶۰﴾

۶۰۔ پس یقیناً اُن لوگوں کے لئے جنہوں نے ظلم کیا ظلم کی پاداش کا ویسا ہی حصّہ ہے جیسا کہ اُن کے ہم قماش لوگوں کا تھا۔ پس چاہئے کہ وہ مجھ سے (اس کی) طلب میں جلدی نہ کریں۔

فَوَيۡلٌ لِّلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ يَّوۡمِهِمُ الَّذِيۡ يُوۡعَدُوۡنَ ﴿۶۱﴾ ع ۳ ۱۴ ۲

۶۱۔ پس ہلاکت ہوگی کفر کرنے والوں کے لئے اُن کے اُس دن جس کا وہ وعدہ دیئے جاتے ہیں۔

---

[۱] اس میں جنّ وِانس سے مراد بڑے لوگ اور چھوٹے لوگ، بڑی قومیں اور چھوٹی قومیں ہیں۔ دونوں کی پیدائش کی غرض اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے۔ اگر جنّ سے مرادعرفِ عام کے جنّ لئے جائیں تو پھر ان کو بھی تو عبادت کی جزا ملنی چاہئے یعنی ان کو جنّت میں جانے کی خوشخبری دینی چاہئے لیکن جِنّات کے جنّت میں جانے کا کہیں ذکر نہیں ملتا۔

۵۲۔ اَلطُّور

یہ سورت ابتدائی مکی سورتوں میں سے ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی پچاس آیات ہیں۔

اس سورت کا آغاز بھی آسمانی گواہیوں سے کیا گیا ہے۔ سب سے پہلے تو طُور کی گواہی ہے جس پر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان سے بہت بلندتر رسول یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر دی گئی تھی۔ پھر ایک ایسی لکھی ہوئی کتاب کی قسم کھائی گئی ہے جو چمڑے کے کھلے صحیفوں پر لکھی ہوئی ہے۔ چونکہ پرانے زمانہ میں چمڑے پر لکھنے کا رواج تھا اس لئے وہ کتاب چمڑے کے صحیفوں پر لکھی ہوئی بتائی گئی ہے۔ اور اس کتاب میں ہی بیت اللہ کی پیشگوئی موجود ہے جو متقیوں اور روحانیت سے معمور ہوگا۔ اور ایک دفعہ پھر اونچی چھت والے آسمان کو گواہ ٹھہرایا گیا اور جوش مارتے ہوئے سمندر کو بھی جن دونوں کے مابین پانی مسخر کر دیا گیا ہے اور وہ زندگی کا سہارا بنتا ہے۔

ان تمام آسمانی گواہیوں کے ذکر کے بعد اللہ تعالیٰ یہ انذار فرماتا ہے کہ جس دن آسمان سخت لرزہ کھائے گا اور پہاڑوں جیسی بڑی بڑی دنیاوی طاقتیں اکھیڑ پھینکی جائیں گی اور سب دنیا میں پراگندہ ہو جائیں گی، اُس دن تکذیب کرنے والوں کے لئے دنیا ہی میں بہت بڑی ہلاکت ہوگی۔

اس کے بعد مجرموں کو جہنم کا وعید دیا جا رہا ہے اور متقیوں کو جنات کی خوشخبری عطا کی جا رہی ہے۔ پس آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلسل نصیحت کرتے چلے جانے کا ارشاد فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اے رسول! نہ تیری باتیں کاہنوں کی باتوں کی طرح ڈھکونسلے ہیں اور نہ تُو مجنون ہے کیونکہ خود تیرا کلام اور تجھ پر نازل ہونے والا کلام ان دونوں باتوں کی قطعی طور پر نفی کرتا ہے۔ اس لئے اپنے ربّ کا حکم پہنچانے کے لئے اس کی خاطر صبر کر۔ تُو ہماری نگاہوں کے سامنے ہے یعنی ہر وقت ہماری حفاظت میں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح اس کی حمد کے ساتھ بلند کرتا رہ، خواہ تُو دن کی عبادت کے لئے کھڑا ہو یا رات کی عبادت کے لئے کھڑا ہو۔ اور جب ستارے ڈوب چکے ہوں تب بھی اپنے ربّ کی عبادت میں مصروف رہ۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الطُّوْرِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ خَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱
۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَالطُّوْرِ ۝۲
۲۔ طُور کی قسم۔

وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۝۳
۳۔ اور ایک لکھی ہوئی کتاب کی۔

فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۝۴
۴۔ (جو) چمڑے کے کھلے صحیفوں میں (ہے)۔

وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ۝۵
۵۔ اور آباد گھر کی۔

وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۝۶
۶۔ اور بلند کی ہوئی چھت کی۔

وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۝۷
۷۔ اور جوش مارتے ہوئے سمندر کی۔

اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۝۸
۸۔ یقیناً تیرے ربّ کا عذاب واقع ہو کر رہنے والا ہے۔

مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۝۹
۹۔ کوئی اُسے ٹالنے والا نہیں۔

يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ۝۱۰
۱۰۔ جس دن آسمان سخت لرزہ کھائے گا۔

وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ۝۱۱
۱۱۔ اور پہاڑ بکثرت چلنے لگیں گے۔

فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۱۲
۱۲۔ پس ہلاکت ہو اس دن جھٹلانے والوں کے لئے۔

الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ۝۱۳
۱۳۔ جو بے ہودہ باتوں میں غرق کھیلتے رہتے ہیں۔

يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ۝۱۴
۱۴۔ جس دن وہ زور سے جہنّم کی آگ کی طرف دھکیل دیئے جائیں گے۔

هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝۱۵
۱۵۔ یہی وہ آگ ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔

اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ پس کیا یہ جادو ہے یا تم بصیرت سے کام نہیں لیتے تھے؟

اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ۭ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ اس میں داخل ہوجاؤ۔ پھر صبر کرو یا نہ کرو تمہارے لئے برابر ہے۔ تم صرف اسی کی جزا دیئے جاؤ گے جو تم عمل کیا کرتے تھے۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ یقیناً متّقی جنّتوں اور نعمتوں میں ہوں گے۔

فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ اُس پر خوشیاں مناتے ہوئے جو اُن کے ربّ نے انہیں عطا کیا اور ان کا ربّ ان کو جہنّم کے عذاب سے بچائے گا۔

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـــًٔۢا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ مزے مزے کھاؤ اور پیو، اُن اعمال کے نتیجہ میں جو تم کیا کرتے تھے۔

مُتَّكِـــِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿۲۱﴾

۲۱۔ وہ صفوں میں بچھائے ہوئے تختوں پر ٹیک لگائے بیٹھے ہوں گے اور ہم انہیں فراخ چشم دوشیزاؤں کے ساتھی بنا دیں گے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ كُلُّ امْرِیٍٔۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان کی بدولت اُن کی پیروی کی ان کے ساتھ ہم ان کی اولاد کو بھی ملا دیں گے جبکہ ان کے عمل میں سے انہیں کچھ بھی کم نہ دیں گے۔ ہر شخص اپنے کمائے ہوئے کا رہین ہے۔

وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ اور ہم اُن کی مدد کریں گے اور ہم انہیں ایک قسم کا پھل اور ایک قسم کا گوشت عطا کریں گے اُس میں سے جس کی وہ اشتہاء کریں گے۔

يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ وہ اس (جنت) میں ایک دوسرے سے (ناز برداری کرتے ہوئے) پیالے چھینیں گے۔ اس میں نہ کوئی بیہودگی ہوگی نہ گناہ کی بات۔

وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ۝۲۵	۲۵۔ اور ان کے نوعمر لڑکے جو گویا ڈھانپ کر رکھے ہوئے موتیوں کی طرح (دمک رہے) ہوں گے اُن کے گرد گھومیں گے۔ ۝۱
وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ۝۲۶	۲۶۔ اور ان میں سے بعض، بعض دوسروں کی طرف ایک دوسرے کا حال پوچھتے ہوئے متوجہ ہوں گے۔
قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ۝۲۷	۲۷۔ وہ کہیں گے یقیناً ہم تو اس سے پہلے اپنے اہل وعیال میں بہت ڈرے ڈرے رہتے تھے۔
فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ۝۲۸	۲۸۔ پس اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں جھلسا دینے والی لپٹوں کے عذاب سے بچایا۔
اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ۝۲۹ ع ۲۹/۳	۲۹۔ یقیناً ہم پہلے بھی اسی کو پکارا کرتے تھے۔ بے شک وہی بہت نیک سلوک کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔
فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ۝۳۰	۳۰۔ غرضیکہ تُو نصیحت کرتا چلا جا۔ پس اپنے ربّ کی نعمت کے طفیل تُو نہ تو کاہن ہے اور نہ مجنون۔
اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ۝۳۱	۳۱۔ کیا وہ کہتے ہیں کہ یہ ایک شاعر ہے جس کے متعلق ہم گردشِ زمانہ کی راہ دیکھ رہے ہیں؟
قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ۝۳۲	۳۲۔ تُو کہہ دے کہ راہ دیکھتے رہو۔ یقیناً میں بھی تمہارے ساتھ راہ دیکھنے والوں میں سے ہوں۔
اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۝۳۳	۳۳۔ کیا ان کی پراگندہ خیالیاں انہیں اِس کا حکم دیتی ہیں یا وہ ہیں ہی ایک سرکش قوم؟

۝۱ اس آیت میں بھی جنّت کی نعماء کا تمثیلی رنگ میں ذکر ہے۔ ان جنتیوں کی خدمت کیلئے ایسے بچے مقرر ہوں گے جو "گویا ڈھکے ہوئے موتی" ہیں۔ ان الفاظ نے ثابت کر دیا کہ یہ سارا کلام ایک استعارہ اور تمثیل ہے۔

اَمْ يَقُولُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۴﴾

۳۴۔ کیا وہ کہتے ہیں کہ اس نے اُسے جھوٹے طور پر گھڑ لیا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ وہ (کسی صورت) ایمان لانے والے نہیں۔

فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖۤ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿۳۵﴾

۳۵۔ پس چاہئے کہ اس جیسا کوئی کلام لا کے دکھائیں اگر وہ سچے ہیں۔

اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۳۶﴾

۳۶۔ کیا وہ بغیر کسی چیز کے (خود بخود) پیدا کر دیئے گئے یا وہی خالق ہیں؟

اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ﴿۳۷﴾

۳۷۔ کیا انہوں نے ہی آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ وہ (کسی صورت) یقین نہیں لائیں گے۔

اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ ﴿۳۸﴾

۳۸۔ کیا ان کے پاس تیرے ربّ کے خزانے ہیں یا وہ (ان پر) داروغے ہیں؟

اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۹﴾

۳۹۔ کیا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس میں وہ (چڑھ کر) باتیں سنتے ہیں؟ پس چاہئے کہ ان میں سے سننے والا کوئی غالب روشن دلیل تو لائے۔

اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۴۰﴾

۴۰۔ کیا اُس (یعنی اللہ) کے لئے تو بیٹیاں اور تمہارے لئے بیٹے ہیں؟

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۱﴾

۴۱۔ کیا تُو اُن سے کوئی اَجر مانگتا ہے جس کے نتیجہ میں وہ چٹّی کے بوجھ تلے دبا دیئے گئے ہیں؟

اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۴۲﴾

۴۲۔ یا کیا ان کے پاس غیب ہے پس وہ اُسے لکھتے ہیں؟

اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ۗ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ﴿۴۳﴾

۴۳۔ کیا وہ کوئی چال چلنا چاہتے ہیں؟ پس جن لوگوں نے کفر کیا وہی ہوں گے جن کے خلاف چال چلی جائے گی۔

اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۴﴾

۴۴۔ کیا ان کے لئے اللہ کے سوا بھی کوئی معبود ہے؟ پاک ہے اللہ اس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ﴿۴۵﴾

۴۵۔ اور اگر وہ آسمان سے کوئی ٹکڑا گرتا ہوا دیکھیں گے تو کہیں گے کہ ایک تہ بہ تہ بادل ہے۔

فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِىْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ۙ﴿۴۶﴾

۴۶۔ پس تو انہیں چھوڑ دے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن کو دیکھ لیں گے جس میں ان پر بجلی گرائی جائے گی۔

يَوْمَ لَا يُغْنِىْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ؕ﴿۴۷﴾

۴۷۔ جس دن اُن کی کوئی تدبیر کچھ اُن کے کام نہیں آئے گی اور نہ وہ مدد دیئے جائیں گے۔

وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰـكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۸﴾

۴۸۔ اور یقیناً وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا ان کے لئے اس کے علاوہ بھی عذاب ہوگا لیکن ان میں سے اکثر جانتے نہیں۔

وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ۙ﴿۴۹﴾

۴۹۔ اور اپنے ربّ کے حکم کی خاطر صبر کر۔ پس یقیناً تُو ہماری آنکھوں کے سامنے (رہتا) ہے۔ اور اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ تسبیح کر جب تُو اُٹھتا ہے۔

وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ﴿۵۰﴾ ع ۲

۵۰۔ اور رات کو بھی اس کی تسبیح کر اور ستاروں کے غروب ہونے کے بعد بھی۔

۵۳ - النّجم

یہ سورت ہجرتِ حبشہ کے معاً بعد نبوت کے پانچویں سال نازل ہوئی تھی۔ بسم اللہ سمیت اس کی تریسٹھ آیات ہیں۔

اس سورت کا نام اَلنّجم ہے اور پہلی سورت کے آخر پر بھی اِدْبَارَ النُّجُوم کا ذکر ہے۔ اس کے بعد مضمون کو مشرکوں کی طرف پھیرا گیا ہے اور وہ ستارہ جس کی مشرک عبادت کیا کرتے تھے اس کے گر جانے کی پیشگوئی فرمائی گئی ہے اور فرمایا کہ یہ بات آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے نہیں گھڑی کیونکہ آپؐ کبھی بھی اپنے نفس کی خواہش کے ساتھ کلام نہیں کرتے۔

اس سے پہلے سورت ''الذّاریات'' کے آخر پر جس اللہ کو ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ فرمایا گیا اور الرَّزَّاق بھی، اسی اللہ کا ذکر کرتے ہوئے اِس سورت میں شَدِيْدُ الْقُوٰى اور ذُوْ مِرَّة فرمایا گیا یعنی جو بہت قوی صفات والا اور بے مثل حکمت والا ہے۔

اس کے بعد معراج کے واقعہ کا ذکر شروع ہو جاتا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ربّ کے قریب ہوئے اور اللہ تعالیٰ آپؐ پر رحمت کے ساتھ جھک گیا اور وہ دو کمانوں کے ایک وتر کی طرح ہو گیا۔ یہ بہت پیچیدہ آیات ہیں جن کی مختلف رنگ میں تشریح کی کوشش کی گئی ہے۔ یقیناً اس واقعہ میں کسی ظاہری آسمان کا ذکر نہیں بلکہ قلْبِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر گزرنے والے ایک غیر معمولی ماجرا کا ذکر ہے۔ ایک ایسا کشف جس کی کوئی نظیر کسی دوسرے نبی کی زندگی میں نہیں ملتی۔ آپؐ کا دل اللہ کی محبت میں اُفق کی طرف بلند ہوا اور اللہ اپنے بندے کی محبت میں اس کے دل پر اُتر آیا۔ اور قَابَ قَوْسَيْن سے مراد یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہ وتر بن گئے جو اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوسوں کے درمیان ایک ہی وتر تھا۔ گویا اللہ تعالیٰ کی قوس سے چلنے والا تیر وہی تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوس سے چلتا تھا۔ یہ تفسیر قرآنِ کریم کی آیت وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى کے عین مطابق ہے۔ اس لئے اسے ہرگز تفسیر بالرّائے نہیں کہا جا سکتا۔

پھر معراج کے جسمانی ہونے کی کلیۃً نفی کر دی گئی جب فرمایا مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَارَاٰى کہ جسمانی آنکھوں نے اللہ کو نہیں دیکھا بلکہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کی آنکھوں نے جس اللہ کو دیکھا اس دل نے اس کے بیان میں کوئی جھوٹ نہیں بولا۔

اس کے بعد ایک سِدْرَۃ کا ذکر ہے جو اللہ تعالیٰ اور بندوں کے درمیان ایک سرحدیں تقسیم کرنے والی باڑ کی طرح ہے۔ درحقیقت پہلے بھی عربوں میں یہی رواج تھا اور آج بھی یہ رواج ملتا ہے کہ جب ایک زمیندار کی ملکیت کی حد ختم ہوتی ہے تو دوسرے زمیندار اور اس کے درمیان حدِّ فاصل کے طور پر کانٹے دار بیریاں لگا دی جاتی ہیں۔ پس آسمان پر ہرگز کوئی بیری کا درخت نہیں اُگا ہوا تھا کہ جس سے پرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں جا سکتے تھے۔ یہ ایک انتہائی مضحکہ خیز تفسیر ہے جو ازمنۂ وسطیٰ کے بعض مفسرین نے کی ہے۔ مراد صرف اتنی ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس ارفع مقام تک اللہ تعالیٰ کا قرب پا گئے جس کے ورے کسی بندے کی رسائی ممکن نہیں تھی کیونکہ اس کے بعد پھر اللہ تعالیٰ کی صفات تنزیہی کا مضمون شروع ہو جاتا ہے۔

اس کے بعد کفار کے فرضی خداؤں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کے وجود کا کوئی ثبوت ان کے پاس نہیں۔ صرف اٹکل پچّو سے کام لیتے ہیں۔ پس یہی ان کا تمام تر علم ہے۔

یہاں شِعْریٰ سے مراد وہی النَّجم ہے جسے مشرکوں نے خدا بنا رکھا تھا۔

اس کے بعد گزشتہ مشرک قومیں شرک کے نتیجہ میں جس بدانجام کو پہنچیں ان کا بطور عبرت اختصار کے ساتھ ذکر ہے۔

☆☆☆

سُوْرَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ ثَلَاثٌ وَّ سِتُّوْنَ اٰيَةً وَّ ثَلَاثَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①	۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔
وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ②	۲۔ قسم ہے ستارے کی جب وہ گر جائے گا۔
مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ③	۳۔ تمہارا ساتھی نہ تو گمراہ ہوا اور نہ ہی نامراد رہا۔
وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ④	۴۔ اور وہ خواہشِ نفس سے کلام نہیں کرتا۔
اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ⑤	۵۔ یہ تو محض ایک وحی ہے جو اُتاری جا رہی ہے۔
عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ⑥	۶۔ اسے مضبوط طاقتوں والے نے سکھایا ہے۔
ذُوْ مِرَّةٍ ؕ فَاسْتَوٰى ⑦	۷۔ (جو) بڑی حکمت والا ہے۔ پس وہ فائز ہوا۔
وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ⑧	۸۔ جبکہ وہ بلند ترین اُفق پر تھا۔
ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ⑨	۹۔ پھر وہ نزدیک ہوا۔ پھر وہ نیچے اُتر آیا۔
فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ⑩	۱۰۔ پس وہ دو قوسوں کے وَتر کی طرح ہو گیا یا اس سے بھی قریب تر۔
فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى ⑪	۱۱۔ پس اس نے اپنے بندے کی طرف وہ وحی کیا جو بھی وحی کیا۔
مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ⑫	۱۲۔ اور دل نے جھوٹ بیان نہیں کیا جو اُس نے دیکھا۔
اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ⑬	۱۳۔ پس کیا تم اس سے اس پر جھگڑتے ہو جو اُس نے دیکھا؟
وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ⑭	۱۴۔ جبکہ وہ اُسے ایک اور کیفیت میں بھی دیکھ چکا ہے۔

عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ﴿۱۵﴾
۱۵۔ آخری حد پر واقع بیری کے پاس۔

عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ﴿۱۶﴾
۱۶۔ اس کے قریب ہی پناہ دینے والی جنّت ہے۔

اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ﴿۱۷﴾
۱۷۔ جب بیری کو اس نے ڈھانپ لیا جس نے ڈھانپ لیا۔

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ﴿۱۸﴾
۱۸۔ نہ نظر کج ہوئی اور نہ حد سے بڑھی۔

لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ﴿۱۹﴾
۱۹۔ یقیناً اس نے اپنے ربّ کے نشانات میں سے سب سے بڑا نشان دیکھا۔

اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ﴿۲۰﴾
۲۰۔ پس کیا تم نے لات اور عُزّٰی کو دیکھا ہے؟

وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ﴿۲۱﴾
۲۱۔ اور تیسری منات کو بھی جو (اُن کے) علاوہ ہے؟

اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ﴿۲۲﴾
۲۲۔ کیا تمہارے لئے تو بیٹے ہیں اور اس کے لئے بیٹیاں ہیں؟

تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ﴿۲۳﴾
۲۳۔ تب تو یہ ایک بہت ناقص تقسیم ٹھہری۔

اِنْ هِيَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ ۚ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ﴿۲۴﴾
۲۴۔ یہ تو محض نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے ان کو دے رکھے ہیں۔ اللہ نے ان کی تائید میں کوئی غالب دلیل نہیں اُتاری۔ وہ محض ظن کی پیروی کر رہے ہیں اور اُس کی جو نفس چاہتے ہیں۔ جبکہ اُن کے ربّ کی طرف سے یقیناً اُن کے پاس ہدایت آ چکی ہے۔

اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ﴿۲۵﴾
۲۵۔ کیا انسان جو آرزو کرتا ہے وہ اسے مل جایا کرتی ہے۔

فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى ﴿۲۶﴾ ع
۲۶۔ پس آخرت اور ابتداء دونوں ہی اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔

وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ
۲۷۔ اور آسمانوں میں کتنے ہی فرشتے ہیں کہ ان کی

شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يَرْضٰى ﴿۲۷﴾

شفاعت کچھ کام نہیں آتی۔ مگر اس کے بعد کہ اللہ جسے چاہے اجازت دے اور اس پر راضی ہو جائے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ﴿۲۸﴾

۲۸۔ یقیناً وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے (اُن ہی میں سے ہیں جو) فرشتوں کو اِصرار سے عورتوں والے نام دیتے ہیں۔

وَ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ۚ﴿۲۹﴾

۲۹۔ حالانکہ انہیں اس کا کچھ بھی علم نہیں۔ وہ ظن کے سوا کسی چیز کی پیروی نہیں کرتے اور یقیناً ظن حق کے مقابل پر کچھ بھی کام نہیں آتا۔

فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَ لَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ؕ﴿۳۰﴾

۳۰۔ پس تو اُس سے منہ موڑ لے جو ہمارے ذِکر سے اعراض کرتا ہے اور دنیا کی زندگی کے سوا اور کچھ نہیں چاہتا۔

ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ﴿۳۱﴾

۳۱۔ یہی ان کے علم کا کُل سرمایہ ہے۔ یقیناً تیرا ربّ ہی ہے جو سب سے زیادہ اسے جانتا ہے جو اُس کے رستے سے گمراہ ہو گیا۔ اور وہ سب سے زیادہ اُسے جانتا ہے جو ہدایت پا گیا۔

وَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَ يَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ۚ﴿۳۲﴾

۳۲۔ اور اللہ ہی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ اسی کا نتیجہ ہوتا ہے کہ وہ ان لوگوں کو جو بُرائیوں کے مرتکب ہوئے ان کے عمل کی جزا دیتا ہے اور اُن کو بہترین جزا دیتا ہے جو بہترین عمل کرتے تھے۔

اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَ الْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ

۳۳۔ (یہ اچھے عمل والے) وہ لوگ ہیں جو سوائے سرسری لغزش کے بڑے گناہوں اور فواحش سے بچتے ہیں۔ یقیناً تیرا ربّ وسیع بخشش والا ہے۔ وہ تمہیں سب سے زیادہ جانتا تھا جب اس نے زمین سے تمہاری

اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ﴿۳۲﴾ ع

نشوونما کی اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹوں میں محض جنین تھے۔ پس اپنے آپ کو (یونہی) پاک نہ ٹھہرایا کرو۔ وہی ہے جو سب سے زیادہ جانتا ہے کہ متّقی کون ہے۔

اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى ﴿۳۴﴾

۳۴۔ کیا تو نے ایسے شخص پر غور کیا ہے جس نے پیٹھ پھیر لی۔

وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى ﴿۳۵﴾

۳۵۔ اور تھوڑا سا دیا اور ہاتھ روک لیا۔

اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ﴿۳۶﴾

۳۶۔ کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے جس کے نتیجہ میں وہ حقیقت دیکھ رہا ہے؟

اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى ﴿۳۷﴾

۳۷۔ یا کیا اُسے اس کی خبر نہیں دی گئی جو صُحفِ موسیٰ میں ہے؟

وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى ﴿۳۸﴾

۳۸۔ اور ابراہیم (کے صُحف میں) جس نے عہد کو پورا کیا۔

اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ﴿۳۹﴾

۳۹۔ کہ کوئی بوجھ اُٹھانے والی کسی دوسری کا بوجھ نہیں اُٹھائے گی۔

وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ﴿۴۰﴾

۴۰۔ اور یہ کہ انسان کے لئے اُس کے سوا کچھ نہیں جو اُس نے کوشش کی ہو۔

وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ﴿۴۱﴾

۴۱۔ اور یہ کہ اس کی کوشش ضرور زیرِ نظر رکھی جائے گی۔

ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿۴۲﴾

۴۲۔ پھر اسے اس کی بھرپور جزا دی جائے گی۔

وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿۴۳﴾

۴۳۔ اور یہ کہ تیرے ربّ کی طرف ہی بالآخر پہنچنا ہے۔

وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ﴿۴۴﴾

۴۴۔ اور یہ کہ وہی ہے جو ہنساتا ہے اور رُلاتا بھی ہے۔

وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ﴿۴۵﴾

۴۵۔ اور یہ کہ وہی ہے جو مارتا ہے اور زندہ بھی کرتا ہے۔

وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿۴۶﴾

۴۶۔ اور یہ کہ وہی ہے جس نے جوڑا پیدا کیا، یعنی نر اور مادہ۔

مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ﴿۴۷﴾

۴۷۔ نُطفہ سے جب وہ ڈالا جاتا ہے۔

وَاَنَّ عَلَيۡهِ النَّشۡاَةَ الۡاُخۡرٰىۙ ﴿۴۸﴾	۴۸۔اور یہ کہ دوبارہ اُٹھانا اُسی کا ذمّہ ہے۔
وَاَنَّهٗ هُوَ اَغۡنٰى وَاَقۡنٰىۙ ﴿۴۹﴾	۴۹۔اور یہ کہ وہی ہے جو غنی بناتا ہے اور خزائن بخشتا ہے۔
وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعۡرٰىۙ ﴿۵۰﴾	۵۰۔اور یہ کہ وہی ہے جو شِعریٰ (ستارے) کا ربّ ہے۔
وَاَنَّهٗۤ اَهۡلَكَ عَادَا ۨالۡاُوۡلٰىۙ ﴿۵۱﴾	۵۱۔اور یہ کہ وہی ہے جس نے عادِ اُولیٰ کو ہلاک کیا۔
وَثَمُوۡدَاۡ فَمَاۤ اَبۡقٰىۙ ﴿۵۲﴾	۵۲۔اور ثمود کو بھی۔ پس (ان کا) کچھ نہ چھوڑا۔
وَقَوۡمَ نُوۡحٍ مِّنۡ قَبۡلُ ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا هُمۡ اَظۡلَمَ وَاَطۡغٰىؕ ﴿۵۳﴾	۵۳۔ اور اس سے پہلے نوح کی قوم کو بھی۔ یقیناً وہی لوگ سب سے زیادہ ظالم اور سب سے زیادہ سرکش تھے۔
وَالۡمُؤۡتَفِكَةَ اَهۡوٰىۙ ﴿۵۴﴾	۵۴۔ اور تہ و بالا ہوجانے والی بستیوں کو بھی اُس نے دے مارا۔
فَغَشّٰٮهَا مَا غَشّٰىۚ ﴿۵۵﴾	۵۵۔پس انہیں ڈھانپ لیا جس چیز نے بھی ڈھانپ لیا۔
فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿۵۶﴾	۵۶۔ پس تُو اپنے ربّ کی کن کن نعمتوں کے بارہ میں بحث کرے گا؟
هٰذَا نَذِيۡرٌ مِّنَ النُّذُرِ الۡاُوۡلٰى ﴿۵۷﴾	۵۷۔ یہ پہلے اِنذاروں کی طرح ایک اِنذار ہے۔☆
اَزِفَتِ الۡاٰزِفَةُۚ ﴿۵۸﴾	۵۸۔قریب آنے والی قریب آ چکی ہے۔
لَيۡسَ لَهَا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ؕ ﴿۵۹﴾	۵۹۔اللہ کی مرضی کے خلاف اُسے کوئی دور کرنے والی نہیں ہے۔
اَفَمِنۡ هٰذَا الۡحَدِيۡثِ تَعۡجَبُوۡنَۙ ﴿۶۰﴾	۶۰۔پس کیا تم اس بیان پر تعجب کرتے ہو؟
وَتَضۡحَكُوۡنَ وَلَا تَبۡكُوۡنَۙ ﴿۶۱﴾	۶۱۔اور ہنستے ہو اور روتے نہیں؟
وَاَنۡتُمۡ سٰمِدُوۡنَ ﴿۶۲﴾	۶۲۔اور تم تو غافل لوگ ہو۔
فَاسۡجُدُوۡا لِلّٰهِ وَاعۡبُدُوۡا ۩ ﴿۶۳﴾ ع ۳	۶۳۔پس اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤ اور عبادت کرو۔

☆ نذیر بمعنی اِنذار۔دیکھیں المنجد.

٥٤۔ القمر

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی اور بسم اللہ سمیت اس کی چھپن آیات ہیں۔

اس سے پہلی سورت میں مشرکوں کے مصنوعی خدا ''شِعْرٰی'' کے گرنے کا ذکر ہے گویا یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ شرک اپنے فرضی خدا سمیت ضرور ہلاک کر دیا جائے گا۔

اب سورۃ القمر کے آغاز ہی میں یہ خبر دیدی گئی کہ وہ گھڑی آ گئی ہے اور اس پر چاند نے دوٹکڑے ہوکر گواہی دے دی۔ چاند سے مراد عربوں کا بادشاہت کا دَور ہے اور چاند کی یہ تفسیر بھی خود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ پس اب ہمیشہ کے لئے مشرکین کی بادشاہت کا دَور ختم ہوا اور وہ گھڑی آ گئی جو انقلاب کی گھڑی تھی اور جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ برپا ہونی تھی۔

اس کے بعد ایک ایسی آیت ہے جس سے قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ اس وقت کے مشرکین نے چند لمحوں کے لئے چاند کو یقیناً دو حصوں میں بٹتے ہوئے دیکھا تھا۔ اس کے متعلق مفسرین نے غلط یا صحیح بہت سی تفاسیر کی ہیں لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اگر مشرکین نے یہ نظارہ چاند کے بٹنے کا دیکھا نہ ہوتا تو فوراً اس واقعہ کے ظہور کا انکار کر دیتے اور مومنین بھی اپنے ایمان سے پھر جاتے کیونکہ ایمان کی تمام تر بنیاد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صِدق پر تھی۔ ''سِحْرٌ مُسْتَمِرٌّ'' کہہ کر مشرکین مکہ نے گواہی دیدی کہ واقعہ تو ضرور ہوا ہے لیکن جادو ہے اور اس قسم کے جادو محمدؐ ہمیشہ دکھاتے رہتے ہیں۔

اس کے بعد ایک دفعہ پھر گزشتہ مشرک قوموں کا ذکر ہے کہ ہر ایک نے اپنے وقت کے رسول کو مجنون ہی قرار دیا تھا اور وہ یکے بعد دیگرے اپنے کفر اور گستاخیوں کے نتیجہ میں ہلاک کر دی گئیں۔

اس سورت میں ایک آیت کی بار بار تکرار کی گئی ہے کہ ہم نے قرآن کریم کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان بنایا ہے یعنی گزشتہ قوموں کے حالات پر کوئی معمولی سا بھی غور کرتا تو اس کو آسانی سے یہ بات سمجھ آ سکتی تھی کہ دنیا میں سب سے بڑی تباہی شرک نے پھیلائی ہوئی ہے۔ لیکن کوئی ہے جو نصیحت پکڑنے والا ہو۔ نہ پہلوں میں سے اکثر نے نصیحت پکڑی اور نہ بعد میں آنے والوں میں سے اکثر نصیحت پکڑتے ہیں۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ سِتٌّ وَّ خَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّ ثَلَاثَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ﴿۲﴾

۲۔ ساعت قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا۔

وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ﴿۳﴾

۳۔ اور اگر وہ کوئی نشان دیکھیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں ہمیشہ کی طرح کیا جانے والا جادو ہے۔

وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ﴿۴﴾

۴۔ اور انہوں نے جھٹلا دیا اور اپنی خواہشات کی پیروی کی (اور جلد بازی سے کام لیا) حالانکہ ہر اَمر (اپنے وقت پر) قرار پکڑنے والا ہوتا ہے۔

وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ﴿۵﴾

۵۔ اور ان کے پاس کچھ خبریں پہنچ چکی تھیں جن میں سخت زجر و توبیخ تھی۔

حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ﴿۶﴾

۶۔ کمال تک پہنچی ہوئی حکمت تھی۔ پھر بھی اِنذار کسی کام نہ آئے۔

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۘ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ ﴿۷﴾ وقف لازم

۷۔ پس اُن سے اعراض کر۔ (وہ دیکھ لیں گے) وہ دن جب بلانے والا ایک سخت ناپسندیدہ چیز کی طرف بلائے گا۔

خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ﴿۸﴾

۸۔ ان کی نظریں ذلّت سے جھکی ہوئی ہوں گی۔ وہ قبروں سے نکلیں گے گویا وہ (ہر طرف) منتشر ٹڈیاں ہیں۔

مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ ؕ يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ﴿۹﴾

۹۔ وہ بلانے والے کی طرف دوڑ رہے ہوں گے۔ کافر کہہ رہے ہوں گے کہ یہ بہت سخت دن ہے۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ ﴿۱۰﴾

۱۰۔ اِن سے پہلے نوح کی قوم نے بھی جھٹلایا تھا۔ پس انہوں نے ہمارے بندے کی تکذیب کی اور کہا کہ ایک مجنون اور دھتکارا ہؤا ہے۔

فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ﴿۱۱﴾

۱۱۔ تب اس نے اپنے ربّ کو پکارا اور کہا کہ میں یقیناً مغلوب ہوں۔ پس میری مدد کر۔

فَفَتَحْنَاۤ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ﴿۱۲﴾

۱۲۔ تب ہم نے مسلسل برسنے والے پانی کی صورت میں آسمان کے دَر کھول دیئے۔

وَّ فَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰۤى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ اور ہم نے زمین کو چشموں کی صورت میں پھاڑ دیا۔ پس پانی ایک ایسے اَمر پر جمع ہوگیا جو پہلے سے مقدّر کیا جا چکا تھا۔

وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ﴿۱۴﴾

۱۴۔ اور اسے (یعنی نوح کو) ہم نے تختوں اور میخوں والی (کشتی) پر سوار کیا۔

تَجْرِیْ بِاَعْيُنِنَا ۚ جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ وہ ہماری آنکھوں کے سامنے چلتی تھی۔ اُس کی جزا کے طور پر جس کا انکار کیا گیا تھا۔

وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَاۤ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ اور یقیناً ہم نے اس (کشتی) کو ایک بڑے نشان کے طور پر چھوڑا۔ پس ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا؟ (۱)

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِیْ وَنُذُرِ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ پس میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا تھا؟

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کی خاطر آسان بنا دیا۔ پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا؟

---

(۱) آیات ۱۳ تا ۱۶: ان آیات میں حضرت نوحؑ کی کشتی کا ذکر کیا جارہا ہے جو لکڑی کے تختوں اور کیلوں سے بنی ہوئی تھی۔ گویا حضرت نوحؑ کے زمانہ میں تمدن اتنا ترقی کر چکا تھا کہ انہیں لوہے کے استعمال پر پوری طرح عبور حاصل ہوگیا تھا اور وہ غالباً لکڑی سے تختے تراشنے کے لئے آرے بھی بنا سکتے تھے۔

اسی کشتی کے متعلق فرمایا گیا ہے کہ یہ ایک نشان ہے جو نصیحت پکڑنے والوں کے لئے ایمان افروز ثابت ہوگا۔ اس سے یہ بھی امکان پیدا ہوتا ہے کہ حضرت نوحؑ کی کشتی آنے والی نسلوں کے لئے ایک نشان کے طور پر محفوظ کردی گئی ہے۔ باوجود اس کے کہ عیسائیوں کو قرآن کریم کے اس بیان کی کوئی خبر نہیں وہ پھر بھی حضرت نوحؑ کی کشتی کو کہیں نہ کہیں ایک نشان کے طور پر محفوظ سمجھتے ہیں اور اس کی تلاش ہر جگہ جاری ہے۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے بھی بعض لوگ اس کام پر وقف ہیں کہ قرآنی آیات کے حوالہ سے اس کشتی کا کھوج نکالیں۔ میری تحقیق کے مطابق یہ کشتی بحیرہ مردار کی تہ میں محفوظ ہوگئی ہے اور وقت آنے پر نکال لی جائے گی۔

كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ عاد نے بھی تکذیب کی تھی۔ پھر کیسا تھا میرا عذاب اور میرا ڈرانا؟

اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ یقیناً ہم نے ایک آ کر ٹھہر جانے والے منحوس دن میں ان پر ایک بہت تیز چلنے والی ہوا بھیجی۔

تَنْزِعُ النَّاسَ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ﴿۲۱﴾

۲۱۔ جو لوگوں کو پچھاڑ رہی تھی گویا وہ جڑوں سے اُکھڑے ہوئے کھجور کے تنے ہوں۔

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ پس کیسا تھا میرا عذاب اور میرا ڈرانا؟

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۲۳﴾ ع ۲۳/۸

۲۳۔ اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کی خاطر آسان بنا دیا۔ پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا؟

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ ثمود نے بھی ڈرانے والوں کو جھٹلا دیا تھا۔

فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗٓ اِنَّآ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ پس انہوں نے کہا کہ کیا ہم اپنے ہی میں سے ایک شخص کی پیروی کریں؟ تب تو ہم یقیناً گمراہی اور پاگل پن میں مبتلا ہوں گے۔

ءَاُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ﴿۲۶﴾

۲۶۔ کیا ہمارے درمیان سے ایک اسی پر ذکر اُتارا گیا؟ نہیں! بلکہ یہ تو سخت جھوٹا (اور) شیخی بگھارنے والا ہے؟

سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ آنے والے کل کو وہ ضرور جان لیں گے کہ کون ہے جو سخت جھوٹا اور شیخی بگھارنے والا ہے؟

اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ یقیناً ہم ان کی آزمائش کے طور پر ایک اونٹنی بھیجنے والے ہیں۔ پس (اے صالح!) تُو ان پر نظر رکھ اور صبر سے کام لے۔

وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ اور انہیں بتا دے کہ پانی ان کے درمیان (وقت کے لحاظ سے) بانٹا جا چکا ہے۔ پانی پینے کی ہر مقررہ باری کے اندر ہی حاضر ہونا ضروری ہے۔

فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ﴿۳۰﴾

۳۰۔ تب انہوں نے اپنے ساتھی کو بلایا۔ اس نے (اس اونٹنی کو) پکڑ لیا اور کونچیں کاٹ دیں۔

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۳۱﴾

۳۱۔ پس میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا تھا؟

اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿۳۲﴾

۳۲۔ یقیناً ہم نے ان پر ایک ہی اونچی آواز بھیجی تو وہ ایک کٹی ہوئی باڑ کی طرح ہوگئے جو پاؤں تلے روندی جا چکی ہو۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۳۳﴾

۳۳۔ اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کی خاطر آسان بنا دیا۔ پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا؟

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍ بِالنُّذُرِ ﴿۳۴﴾

۳۴۔ قومِ لوط نے بھی ڈرانے والوں کو جھٹلا دیا تھا۔

اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ؕ نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ﴿۳۵﴾

۳۵۔ یقیناً ہم نے اُن پر پتھروں کا مینہ برسایا سوائے آلِ لوط کے۔ اُنہیں ہم نے صبح پھوٹتے وقت بچالیا۔

نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ شَكَرَ ﴿۳۶﴾

۳۶۔ اپنی جناب سے ایک نعمت کے طور پر۔ اسی طرح ہم اُسے جزا دیا کرتے ہیں جو شکر کرے۔

وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿۳۷﴾

۳۷۔ اور اُس نے بھی ان کو ہماری پکڑ سے ڈرایا تھا پھر بھی وہ اِنذار کے بارہ میں متردّد رہے۔☆

وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَآ اَعْيُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۳۸﴾

۳۸۔ اور انہوں نے اسے اپنے مہمانوں سے متعلق پھسلانا چاہا تو ہم نے ان کی آنکھیں بے نور کر دیں۔ پس میرا عذاب اور میرے ڈرانے کا مزا چکھو۔

وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ﴿۳۹﴾

۳۹۔ اور یقیناً ان کے پاس صبح سویرے ہی ایک ٹھہر جانے والا عذاب آ گیا۔

فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۴۰﴾

۴۰۔ پس میرا عذاب اور میرے ڈرانے کا مزا چکھو۔

☆ تَمَارَوْا بمعنی ''وہ متردّد رہے'' کے لئے دیکھیں لسان العرب۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٤١﴾

۴۱۔ اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کی خاطر آسان بنا دیا۔ پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا؟

وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴿٤٢﴾

۴۲۔ اور یقیناً آلِ فرعون کے پاس بھی ڈرانے والے آئے۔

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٤٣﴾

۴۳۔ انہوں نے ہمارے تمام تر نشانات کا انکار کر دیا۔ پس ہم نے انہیں اس طرح پکڑ لیا جیسے کامل غلبہ والا مقتدر پکڑتا ہے۔

اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ﴿٤٤﴾

۴۴۔ کیا تمہارے (زمانہ کے) کفار اُن سے بہتر ہیں یا تمہارے لئے صحیفوں میں بریّت کی کوئی ضمانت ہے؟

اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ﴿٤٥﴾

۴۵۔ کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم بدلہ لینے والا گروہ ہیں؟

سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَ يُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿٤٦﴾

۴۶۔ ضرور یہ انبوہِ کثیر ہزیمت دیا جائے گا اور وہ پیٹھ پھیر جائیں گے۔ [1]

بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَ اَمَرُّ ﴿٤٧﴾

۴۷۔ بلکہ ان سے انقلاب کی گھڑی کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اور وہ گھڑی بہت سخت اور بہت کڑوی ہوگی۔

اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّ سُعُرٍ ﴿٤٨﴾

۴۸۔ یقیناً مجرم لوگ ہلاکت اور دیوانگی (کے عالم) میں ہوں گے۔

يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ﴿٤٩﴾

۴۹۔ جس دن وہ آگ میں اپنے چہروں کے بَل گھسیٹے جائیں گے۔ دوزخ کا مزا چکھو۔

اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴿٥٠﴾

۵۰۔ یقیناً ہم نے ہر چیز کو ایک اندازے کے مطابق پیدا کیا۔

---

[1] آیات ۴۵-۴۶: ان آیات میں جو ابتدائی مکی آیات میں سے ہیں جنگِ احزاب کی پیشگوئی کی گئی ہے کہ کفار کا بھاری لشکر مسلمانوں کو پیٹھ دکھا کر بھاگ کھڑا ہوگا۔

وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ﴿٥١﴾

۵۱۔ اور ہمارا حکم نہیں (آتا) مگر ایک ہی دفعہ آنکھ کے جھپکنے کی طرح۔

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٥٢﴾

۵۲۔ اور یقیناً ہم تمہارے ہم قماش (پہلے بھی) ہلاک کر چکے ہیں۔ پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا؟

وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ﴿٥٣﴾

۵۳۔ اور ہر کام جو وہ کرتے ہیں صحیفوں میں ہے۔

وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿٥٤﴾

۵۴۔ اور ہر چھوٹا اور بڑا لکھا ہوا ہے۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ﴿٥٥﴾

۵۵۔ یقیناً متّقی جنّتوں میں اور فراخی کی حالت میں ہوں گے۔

فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٥٦﴾

۵۶۔ سچائی کی مَسند پر، ایک مقتدر بادشاہ کے حضور۔

۵۵۔ الرّحمٰن

یہ سورت ابتدائی مکی دور میں نازل ہوئی تھی۔ بسم اللہ سمیت اس کی اناسی آیات ہیں۔

اس سورت میں انسان اور قرآنِ کریم کے متعلق دو الگ الگ محاورے استعمال فرمائے گئے ہیں۔ قرآن کے متعلق خَلْق کا کہیں کوئی ذکر نہیں لیکن انسان کے لئے خَلْق کا ذکر ہے۔ پس اس سورت پر غور نہ کرنے کے نتیجہ میں ازمنۂ وسطی میں بعض مسلمان، قرآن کو مخلوق مانتے رہے اور بعض غیر مخلوق۔ اور اس وجہ سے ان مسلمانوں میں بہت ہی قتل و غارت ہوئی۔

اس سورتِ کریمہ میں ایک میـزان کا بھی ذکر ہے اور بیان فرمایا گیا ہے کہ تمام آسمان میں ایک توازن دکھائی دے گا اور دراصل ہر رفعت اسی توازن کی محتاج ہوتی ہے۔ پس اگر اللہ تعالیٰ کے مومن بندے بھی ہمیشہ اس توازن کی حفاظت کریں گے اور عدل کے خلاف کبھی کوئی بات نہیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو بھی عظیم رفعتیں عطا فرمائے گا۔

اس کے بعد جن و اِنس کو مخاطب کر کے اس بات کی بکثرت تکرار ہے کہ تم دونوں آخر خدا کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔ اور اسی تعلق میں جِن و انس کی پیدائش کا فرق بھی بیان فرما دیا کہ جِن کو آگ کے شعلوں سے پیدا کیا گیا۔ فی زمانہ جن کے لفظ کی مختلف تشریحات کی جاتی ہیں لیکن یہاں جِن کی ایک تشریح یہ ہے کہ وائرس (Virus) اور بیکٹیریا (Bacteria) بھی جِنّات ہیں جو ابتدائے آفرینش میں آسمان سے گرنے والی آتشیں ریڈیائی لہروں کے نتیجہ میں پیدا ہوئے۔ فی زمانہ اس بات پر تمام سائنسدان متفق ہو چکے ہیں کہ بیکٹیریا اور وائرسز (Viruses) براہ راست آگ سے توانائی پا کر وجود پکڑتے ہیں۔

پھر انسان کے متعلق ایک ایسی پیشگوئی فرمائی گئی جو عظیم الشان حکمت اور تخلیق کے گہرے رازوں سے پردہ اٹھاتی ہے۔ گیلی مٹی سے انسان کے پیدا کرنے کا تصور تو پچھلی سب کتابوں میں موجود ہے لیکن کھنکتی ہوئی ٹھیکریوں سے انسان کا پیدا کیا جانا ایک ایسا تصور ہے جو قرآن مجید سے پہلے کسی کتاب نے بیان نہیں کیا۔ یہاں تفصیل کا موقع نہیں لیکن سائنسدان جانتے ہیں کہ تخلیق کے دوران ایک ایسی منزل بھی آئی جب ضروری تھا کہ تخلیقی مادوں کو بجنے والی ٹھیکریوں کی صورت میں خشک کر دیا جائے۔ اور پھر سمندر نے واپس اس خشک مادے کو اپنی لہروں میں لپیٹ لیا اور انسان کی کیمیائی ترقی کا ایسا سفر شروع ہوا جس میں انسان کی تخلیق کے لئے یہ ضروری کیمیا بار بار اپنے ابتدائی دور کی طرف نہ لوٹیں۔

پھر یہ پیشگوئی فرمائی گئی کہ اللہ تعالیٰ دوسمندروں کے درمیان حائل حدفاصل کوختم کردے گا اور وہ ایک دوسرے سے مل جائیں گے۔

پھرایک اورآیتِ کریمہ ایسی ہے جوقرآن کی وحی کے زمانہ میں کسی انسان کے تصور میں نہیں آسکتی تھی۔ انسان میں توگز دوگز اونچی چھلانگ کی بھی طاقت نہیں تھی۔کون سوچ سکتا تھا کہ بڑےلوگ بھی اور چھوٹے لوگ بھی **اَقْطَارُالسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ** کوپھلانگنے کی کوشش کریں گے۔اس کوشش کا آغاز انسان کے چاندتک پہنچنے سے ہو چکا ہےاوراس سے بلندتر سیاروں تک پہنچنے کی کوشش جاری ہے۔لیکن قرآن کریم کی پیشگوئی ہے کہ انسان **سُلْطَان** یعنی عظیم الشان استدلال کے سوا کائنات کی سرحدوں کونہیں پھلانگ سکتا اور جب بھی جسمانی طور پر پھلانگنے کی کوشش کرے گااس پرآگ اور پگھلا ہوا تانبا برسایا جائے گا۔اس میں کوئی شک نہیں کہ جب تک سائنس دان اجرامِ فلکی کی سنگ باری سے بچنے کے لئے تمام امکانی دفاعی تدابیراختیار نہ کریں وہ راکٹس میں بیٹھ کرفضائی سفرنہیں کرسکتے۔

جہنم کے تمثیلی بیان کے ذکر کے بعد پھر جنت کا تمثیلی بیان شروع ہوتا ہے۔قارئین کومتنبہ رہنا چاہئے کہ ہرگز اس بیان کا ظاہری مطلب لینے کی کوشش نہ کریں۔ یہ تمام تر ایک تمثیلی زبان ہے۔اس پرغورکرنے سے اہلِ فکرکو عرفان کے نئے نئے موتی عطا ہوسکتے ہیں ورنہ ان کا دماغ بہکتا پھرے گا اور کچھ بھی حاصل نہ ہوگا سوائے جنت کے ایک مادی تصور کے جس میں بہت سی باتوں کا کوئی حل انہیں معلوم نہ ہوسکے گا۔ پس اللہ تعالیٰ کا نام بے حد برکتوں والا ہے۔اس کی برکات کا شمارممکن نہیں۔وہ **ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام** ہے۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ تِسْعٌ وَّ سَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّ ثَلَاثَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾
۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اَلرَّحْمٰنُ ﴿۲﴾
۲۔ بے انتہا رحم کرنے والا اور بن مانگے دینے والا۔

عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ﴿۳﴾
۳۔ اُس نے قرآن کی تعلیم دی۔

خَلَقَ الْاِنْسَانَ ﴿۴﴾
۴۔ انسان کو پیدا کیا۔

عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿۵﴾
۵۔ اسے بیان سکھایا۔

اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ﴿۶﴾
۶۔ سورج اور چاند ایک حساب کے مطابق (مسخر) ہیں۔ [۱]

وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ﴿۷﴾
۷۔ اور ستارے اور درخت دونوں سجدہ ریز ہیں۔ [۲]

وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ﴿۸﴾
۸۔ اور آسمان کی کیا ہی شان ہے۔ اُس نے اُسے رفعت بخشی اور نمونۂ عدل بنایا۔ [۳]

اَلَّا تَطْغَوْا فِى الْمِيْزَانِ ﴿۹﴾
۹۔ تا کہ تم میزان میں تجاوز نہ کرو۔

وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ﴿۱۰﴾
۱۰۔ اور وزن کو انصاف کے ساتھ قائم کرو اور تول میں کوئی کمی نہ کرو۔

---

[۱] اس جگہ بِحُسْبَانٍ سے ایک مراد یہ بھی ہے کہ یہ حساب کا ذریعہ ہیں۔ دنیا میں جتنی ترقی بھی ہوئی ہے وہ حساب کے ذریعہ ہوئی ہے اور حساب سائنس دانوں کو سورج اور چاند کی گردشوں کے نتیجہ میں قطعی طور پر معلوم ہوا۔

[۲] اس جگہ نَجم سے مراد ستارہ بھی ہوسکتا ہے جو گزشتہ آیت میں مذکور حساب سے تعلق رکھتا ہے اور جڑی بوٹیاں بھی ہوسکتی ہیں کیونکہ اس کے بعد شجر کا ذکر ہے۔ یہ قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت کا کمال ہے کہ ہر ایک آیت ہر لحاظ سے مربوط ہے۔

[۳] اس کے بعد آسمان کی رفعتوں کا ذکر ہے جو دراصل پچھلی آیات کے مضامین کا خلاصہ ہے کہ حساب ہی کے ذریعہ میزان قائم کیا جاتا ہے اور آسمان کو جو رفعتیں عطا کی گئی ہیں وہ اتنی متوازن ہیں کہ اس سے بندے انصاف اور عدل کرنے کا طریق سیکھ سکتے ہیں۔

وَالۡاَرۡضَ وَضَعَهَا لِلۡاَنَامِ ﴿۱۱﴾	۱۱۔ اور زمین کی بھی کیا شان ہے۔ اُس نے اُسے مخلوقات کے لئے (سہارا) بنایا۔
فِيۡهَا فَاكِهَةٌ ۙ وَّالنَّخۡلُ ذَاتُ الۡاَكۡمَامِ ﴿۱۲﴾	۱۲۔ اس میں طرح طرح کے پھل ہیں اور خوشہ دار کھجوریں بھی۔
وَالۡحَبُّ ذُو الۡعَصۡفِ وَالرَّيۡحَانُ ﴿۱۳﴾	۱۳۔ اور بھُوسے والے اناج اور خوشبودار پودے۔
فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۴﴾	۱۴۔ پس (اے جنّ و اِنس!) تم دونوں اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔
خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ صَلۡصَالٍ كَالۡفَخَّارِ ﴿۱۵﴾	۱۵۔ اس نے انسان کو مٹی کے پکائے ہوئے برتن کی طرح کی خشک کھنکتی ہوئی مٹی سے تخلیق کیا۔ ①
وَخَلَقَ الۡجَآنَّ مِنۡ مَّارِجٍ مِّنۡ نَّارٍ ﴿۱۶﴾	۱۶۔ اور جنّ کو آگ کے شُعلوں سے پیدا کیا۔
فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۷﴾	۱۷۔ پس (اے جنّ و اِنس!) تم دونوں اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔
رَبُّ الۡمَشۡرِقَيۡنِ وَرَبُّ الۡمَغۡرِبَيۡنِ ﴿۱۸﴾	۱۸۔ دونوں مشرقوں کا ربّ اور دونوں مغربوں کا ربّ۔ ②
فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۹﴾	۱۹۔ پس (اے جنّ و اِنس!) تم دونوں اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔
مَرَجَ الۡبَحۡرَيۡنِ يَلۡتَقِيٰنِ ﴿۲۰﴾	۲۰۔ وہ دو سمندروں کو ملا دے گا جو بڑھ بڑھ کر ایک دوسرے سے ملیں گے۔
بَيۡنَهُمَا بَرۡزَخٌ لَّا يَبۡغِيٰنِ ﴿۲۱﴾	۲۱۔ (سرِ دست) اُن کے درمیان ایک روک ہے (جس سے) وہ تجاوز نہیں کر سکتے۔
فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۲﴾	۲۲۔ پس (اے جنّ و اِنس!) تم دونوں اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

① صَلۡصَال بمعنی خشک کھنکتی ہوئی مٹی۔ دیکھیں المنجد اور غریب القرآن۔

② اس آیت کریمہ میں دو مشرقوں اور دو مغربوں کا ذکر ہے حالانکہ آنحضور ﷺ کے زمانہ کے انسان کو صرف ایک مشرق اور ایک مغرب کا علم تھا۔ اس بہت چھوٹی سی آیت میں آئندہ زمانہ کی عظیم الشان دریافتوں کے بارہ میں پیشگوئی ہے۔

یَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ دونوں میں سے موتی اور مرجان نکلتے ہیں۔ ﴿۱﴾

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ پس (اے جنّ و اِنس!) تم دونوں اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِی الْبَحْرِ کَالْاَعْلَامِ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ اور اسی کی (صنعت) وہ کشتیاں ہیں جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح بلند کی جائیں گی۔

النصف

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۲۶﴾ ع

۲۶۔ پس (اے جنّ و اِنس!) تم دونوں اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ ہر چیز جو اس پر ہے فانی ہے۔

وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ مگر تیرے ربّ کا جاہ وحشم باقی رہے گا جو صاحبِ جلال واِکرام ہے۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ پس (اے جنّ و اِنس!) تم دونوں اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

یَسْئَلُهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ ﴿۳۰﴾

۳۰۔ آسمانوں میں اور زمین میں جو بھی ہے اُسی سے سوال کرتا ہے۔ ہر گھڑی وہ ایک نئی شان میں ہوتا ہے۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۳۱﴾

۳۱۔ پس (اے جنّ و اِنس!) تم دونوں اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

سَنَفْرُغُ لَکُمْ اَیُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿۳۲﴾

۳۲۔ ہم ضرور تم سے پوری طرح نپٹیں گے اے دونوں بھاری طاقتو!

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۳۳﴾

۳۳۔ پس (اے جنّ و اِنس!) تم دونوں اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

﴿۱﴾ آیات ۲۰ تا ۲۳: ان آیات میں ایسے دو سمندروں کا ذکر ہے جن دونوں میں سے لُؤلُؤ اور مَرجان یعنی موتی اور مونگے نکلتے ہیں اور جن دونوں کو آپس میں ملا دیا جائے گا۔ یَلْتَقِیَان میں مستقبل میں ان کا ملنا مراد ہے۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایسے دو سمندروں کا لوگوں کو نہ کوئی علم تھا اور نہ ان کے آپس کے ملنے کی کوئی پیشگوئی کی جا سکتی تھی۔ یہاں بحرِ احمر اور بحرِ روم مراد ہیں جن کو نہر سویز کے ذریعہ ملایا گیا ہے۔

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ۭ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۚ﴿۳۴﴾

۳۴۔ اے جنّ و اِنس کے گروہ! اگر تم استطاعت رکھتے ہو کہ آسمانوں اور زمین کی حدود سے باہر نکل سکو تو نکل جاؤ۔ تم نہیں نکل سکو گے مگر ایک غالب استدلال کے ذریعہ۔ ﴿۱﴾

فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۵﴾

۳۵۔ پس (اے جنّ و اِنس!) تم دونوں اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ڏ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۚ﴿۳۶﴾

۳۶۔ تم دونوں پر آگ کے شُعلے برسائے جائیں گے اور ایک طرح کا دھواں بھی۔ پس تم دونوں بدلہ نہ لے سکو گے۔ ﴿۲﴾

فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۷﴾

۳۷۔ پس (اے جنّ و اِنس!) تم دونوں اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَاۗءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۚ﴿۳۸﴾

۳۸۔ پس جب آسمان پھٹ جائے گا اور رنگے ہوئے چمڑے کی طرح سرخ ہو جائے گا۔ ﴿۳﴾

﴿۱﴾ اس آیت میں يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ بیان فرمایا گیا ہے۔ جنّ سے جو عجیب وغریب مخلوق مراد لی جاتی تھی اُس کے متعلق تو اُس زمانہ میں یہ کہا جا سکتا تھا کہ وہ اَقْطَارُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے نکلنے کی کوشش کرے گی لیکن اِنس کے متعلق تو یہ تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا کہ وہ اَقْطَارُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض سے نکلنے کی کوشش کریں گے۔ یہاں خاص طور پر قابلِ غور بات یہ ہے کہ صرف اَقْطَارُ الاَرْض نہیں فرمایا بلکہ اَقْطَارُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض فرمایا ہے یعنی ساری کائنات کو ایک ہی چھلانگ میں پار کرنے کی کوشش کریں گے۔ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ سے مراد یہ ہے کہ وہ کوشش کریں گے مگر صرف مضبوط استدلال کے ذریعہ کامیاب ہوسکیں گے۔ یہی حال اس زمانہ میں ہے۔ زمین وآسمان پر غور کرنے والے سائنس دان بیس بلین روشنی کے سالوں تک دُور کی خبریں محض اپنے غالب استدلال کے ذریعہ معلوم کر لیتے ہیں۔ جسمانی طور پر اُن کے لئے یہ ناممکن ہے۔

﴿۲﴾ خلانورد سائنس دان جب راکٹوں میں بیٹھ کر سماء وارض کو عبور کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو اُن پر اسی طرح شعلوں اور ایک طرح کے دھوئیں کی بوچھاڑ ہوتی ہے۔

﴿۳﴾ یہ محض استعارہ ہے۔ اس میں علمِ فلکیات کی غیر معمولی ترقی کا ذکر ہے نیز خوفناک فضائی جنگوں کی طرف بھی اشارہ ہوسکتا ہے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۹﴾

۳۹۔ پس (اے جنّ و اِنس!) تم دونوں اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ﴿۴۰﴾

۴۰۔ اُس دن جنّ و اِنس میں سے کوئی اپنی لغزش کے بارہ میں پوچھا نہیں جائے گا۔ ﴿۱﴾

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۱﴾

۴۱۔ پس (اے جنّ و اِنس!) تم دونوں اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ﴿۴۲﴾

۴۲۔ سب مجرم اپنی علامتوں سے پہچانے جائیں گے۔ پس وہ پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑ لئے جائیں گے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۳﴾

۴۳۔ پس (اے جنّ و اِنس!) تم دونوں اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۴۴﴾

۴۴۔ یہی وہ جہنّم ہے جس کا مجرم انکار کیا کرتے تھے۔

يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ﴿۴۵﴾

۴۵۔ وہ اس کے اور کھولتے ہوئے پانی کے درمیان گھومیں گے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۶﴾

۴۶۔ پس (اے جنّ و اِنس!) تم دونوں اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۷﴾

۴۷۔ اور جو بھی اپنے ربّ کے مقام سے ڈرتا ہے اس کے لئے دو جنّتیں ہیں۔ ﴿۲﴾

﴿۱﴾ اس آیت میں یہ فرمایا گیا ہے کہ اس روز جنّ وانس سے ان کی لغزشوں کے بارہ میں کوئی سوال نہیں کیا جائے گا۔ قیامت کے دن مجرم اپنی علامتوں سے ہی پہچانے جائیں گے اس لئے سوال کی ضرورت نہیں رہے گی۔ دنیا کی عالمگیر جنگوں میں بھی نہ بڑے لوگ چھوٹوں سے کوئی سوال کرتے ہیں نہ چھوٹی اشتراکی قومیں بڑی سرمایہ دار قوموں سے کوئی سوال کرتی ہیں۔ پیشگوئی کا یہ حصہ مزید واضح ہونا ابھی باقی ہے۔

﴿۲﴾ جو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرے اسے دنیا کی جنّت نصیب ہوگی اور آخرت کی بھی۔ دنیا کی جنّت سے غالباً ''اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْب'' والی جنّت مراد ہے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۸﴾	۴۸۔ پس (اے جنّ و اِنس!) تم دونوں اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔
ذَوَاتَآ اَفۡنَانٍ ﴿۴۹﴾	۴۹۔ دونوں بکثرت شاخوں والی ہیں۔
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۰﴾	۵۰۔ پس (اے جنّ و اِنس!) تم دونوں اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔
فِيۡهِمَا عَيۡنٰنِ تَجۡرِيٰنِ ﴿۵۱﴾	۵۱۔ اُن دونوں میں دو چشمے بہتے ہیں۔
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۲﴾	۵۲۔ پس (اے جنّ و اِنس!) تم دونوں اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔
فِيۡهِمَا مِنۡ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوۡجٰنِ ﴿۵۳﴾	۵۳۔ ان دونوں میں ہر قسم کے جوڑا جوڑا میوے ہیں۔
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۴﴾	۵۴۔ پس (اے جنّ و اِنس!) تم دونوں اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔
مُتَّكِـِٕيۡنَ عَلٰى فُرُشٍۢ بَطَآٮِٕنُهَا مِنۡ اِسۡتَبۡرَقٍ‌ؕ وَجَنَا الۡجَنَّتَيۡنِ دَانٍ ﴿۵۵﴾	۵۵۔ وہ تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے ایسے بچھونوں پر جن کے اَستر گاڑھے ریشم کے ہیں اور دونوں جنتوں کے پکے ہوئے پھل بوجھ سے جھکے ہوئے ہیں۔
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۶﴾	۵۶۔ پس (اے جنّ و اِنس!) تم دونوں اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔
فِيۡهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرۡفِ ۙ لَمۡ يَطۡمِثۡهُنَّ اِنۡسٌ قَبۡلَهُمۡ وَلَا جَآنٌّ ﴿۵۷﴾	۵۷۔ ان میں نظریں جھکائے رکھنے والی دوشیزائیں ہیں جنہیں ان (جنتیوں) سے پہلے جن و اِنس میں سے کسی نے مَس نہیں کیا۔
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۸﴾	۵۸۔ پس (اے جنّ و اِنس!) تم دونوں اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔
كَاَنَّهُنَّ الۡيَاقُوۡتُ وَالۡمَرۡجَانُ ﴿۵۹﴾	۵۹۔ گویا وہ یاقوت اور مرجان ہیں۔
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۰﴾	۶۰۔ پس (اے جنّ و اِنس!) تم دونوں اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔
هَلۡ جَزَآءُ الۡاِحۡسَانِ اِلَّا الۡاِحۡسَانُ ﴿۶۱﴾	۶۱۔ کیا احسان کی جزا احسان کے سوا بھی ہو سکتی ہے؟

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٢﴾

۶۲۔ پس (اے جنّ و اِنس!) تم دونوں اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴿٦٣﴾

۶۳۔ اور ان دو کے علاوہ بھی دو جنّتیں ہیں۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٤﴾

۶۴۔ پس (اے جنّ و اِنس!) تم دونوں اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿٦٥﴾

۶۵۔ دونوں ہی بہت سرسبز ہیں۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٦﴾

۶۶۔ پس (اے جنّ و اِنس!) تم دونوں اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿٦٧﴾

۶۷۔ ان دونوں میں دو جوش مارتے ہوئے چشمے ہیں۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٨﴾

۶۸۔ پس (اے جنّ و اِنس!) تم دونوں اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿٦٩﴾

۶۹۔ ان دونوں میں کئی قسم کے میوے اور کھجوریں اور انار ہیں۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٠﴾

۷۰۔ پس (اے جنّ و اِنس!) تم دونوں اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿٧١﴾

۷۱۔ ان میں بہت نیک خصال دوشیزائیں ہیں۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٢﴾

۷۲۔ پس (اے جنّ و اِنس!) تم دونوں اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿٧٣﴾

۷۳۔ محلات جیسے مکانوں میں جو اینٹ پتھر کے نہیں☆ ٹھہرائی ہوئی حوریں ہیں۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٤﴾

۷۴۔ پس (اے جنّ و اِنس!) تم دونوں اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿٧٥﴾

۷۵۔ انہیں اُن (جنّتیوں) سے پہلے جنّ و انس میں سے کسی نے مَس نہیں کیا۔

☆ اَلْخَيْمَةُ: كُلُّ بَيْتٍ لَيْسَ مِنْ حِجَارَةٍ اَوْ مَا يَقُوْمُ مَقَامَهَا (المنجد).

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝۷۶

۷۶۔ پس (اے جنّ و اِنس!) تم دونوں اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

مُتَّکِـِٕیْنَ عَلٰی رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّ عَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ ۝۷۷

۷۷۔ وہ سبز قالینوں پر اور نہایت نفیس فاخرانہ بچھونوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہیں۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝۷۸

۷۸۔ پس (اے جنّ و اِنس!) تم دونوں اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

تَبٰرَکَ اسْمُ رَبِّکَ ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ ۝۷۹

۷۹۔ تیرے صاحبِ جلال اور صاحبِ اکرام ربّ کا نام ہی برکت والا ثابت ہوا۔

ع ۳ ۱۳

۵۶۔ الواقعۃ

یہ سورت ابتدائی مکی دور میں نازل ہوئی اور بسم اللہ سمیت اس کی ستانوے آیات ہیں۔

اس سورت کے آغاز میں بیان فرمایا گیا ہے کہ گزشتہ سورت جو عظیم پیشگوئیاں کر رہی ہے وہ لازماً پوری ہو کر رہنے والی ہیں۔ بالخصوص مرنے کے بعد جی اٹھنے کی خبریں اس سورت میں بیان فرمائی گئی ہیں جو لازماً وقوع پذیر ہوں گی۔

اس کے بعد اسلام کے دَورِ اوّل میں قربانی کرنیوالوں اور دَورِ آخر میں قربانی کرنے والوں کا موازنہ فرمایا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ جو اوّل دَور میں دین کیلئے قربانیاں پیش کریں گے اور آخری دَور میں قربانیاں پیش کریں گے ان میں سے بکثرت آپس میں قربانیوں میں مشابہ ہوں گے اور انہیں ایک جیسے درجات عطا کئے جائیں گے۔ لیکن اوّل دور کے بہت سے قربانیاں کرنے والوں کو قربانیوں میں اور ایثار میں بعد میں آنے والوں پر عدد اور رتبہ کے لحاظ سے فوقیت حاصل ہوگی۔ لیکن بعد کے دَور میں بھی کچھ ضرور ہوں گے جنہیں رتبہ کی وہ فضیلتیں عطا ہوں گی جو پہلے دَور والوں کو عطا کی گئیں۔

پھر دونوں ادوار کے بدنصیبوں کا بھی ذکر ہے جن کو بائیں طرف والے قرار دیا گیا ہے اور بائیں طرف والوں سے مراد بدلوگ ہیں اور ان کی وہ صفات بیان کی گئی گئیں جو اُن کو جہنمی بنائیں گی۔

پھر اس سورت میں تمثیلی طور پر اہلِ جہنم کا ذکر بھی ہے اور اہلِ جنت کا بھی اور یہ بات خوب واضح فرما دی گئی ہے کہ تم ہرگز اس مادی جسم کے ساتھ دوبارہ نہیں اٹھائے جاؤ گے بلکہ ایسی تبدیل شدہ خِلقت کی صورت میں اٹھائے جاؤ گے جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔

آیات ۶۱، ۶۲ میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری نشاۃِ اُخریٰ کے وقت جس صورت میں تمہیں از سرِ نو زندہ کرے گا اس کا تمہیں کوئی بھی علم نہیں۔ غور طلب بات یہ ہے کہ بظاہر تو اس کا علم دیا جا رہا ہے؟! دراصل یہ تنبیہ ہے کہ ظاہری الفاظ کو مِن وعَن نہ سمجھ لینا۔ یہ محض تمثیلات ہیں اور حقیقت کا تم کوئی علم نہیں رکھتے۔

پھر چار ایسے امور بیان ہوئے ہیں جن پر اگر غور کیا جائے تو ہر غیر متعصب کا دل یہ ضرور پکار اٹھے گا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی یہ چیزیں بنانے پر قادر نہیں۔ اوّل وہ مادہ جس سے انسان کی پیدائش کا آغاز ہوا ہے اور اس میں بے انتہا پیچدار ایسی باریک در باریک صفات کو جمع کر دیا گیا ہے جنہوں نے بعد میں ظہور پذیر ہونا تھا۔ مثلاً آنکھ، کان، ناک، منہ، گلا، آلۂ صوت وغیرہ کو یہاں تک ہدایتیں دی گئی ہیں کہ کس حد تک ایک عضو نشوونما پائے گا اور پھر

کس وقت وہ نشو ونما بند ہونی ضروری ہے۔ دانتوں ہی کو لیجئے۔ دودھ کے دانت ایک وقت کے بعد ظاہر ہوتے ہیں پھر وہ ایک مدت تک رہ کر گر جاتے ہیں اور بچپن کے دَور میں جو بچے دانتوں کی صحت کا خیال نہیں رکھ سکتے اس کے بداثر سے ان کو محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ پھر بلوغت کے دانت ہیں جس کے بعد انسان ذمہ دار ہے کہ ان کی حفاظت کرے۔ وہ ایک حد تک بڑھ کر رُک کیوں جاتے ہیں؟ کیا چیز ہے جو اُن کو آگے بڑھنے سے روک دیتی ہے؟ یہ انسان کے DNA[1] میں ایک کمپیوٹرائزڈ (Computerized) پروگرام ہے جس پر اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے تابع وہ دانت عمل کرتے ہیں۔ سائنس دان بتاتے ہیں کہ جس رفتار سے وہ گھس رہے ہوتے ہیں کم وبیش اُسی رفتار سے وہ بڑھ رہے ہوتے ہیں۔ اگر بڑھتے چلے جاتے اور روکنے کا نظام نہ ہوتا تو انسان کے نیچے کے دانت دماغ پھاڑ کر سر سے بہت اوپر تک نکل سکتے تھے اور اوپر کے دانت جبڑے پھاڑ کر چھاتی کو ناکارہ بنا سکتے تھے۔ تو فرمایا کہ کیا تم نے یہ جینیاتی صلاحیتیں خود بنائی ہیں؟ ظاہر ہے کہ جواب نفی میں ہے۔

اسی طرح بظاہر انسان سمجھتا ہے کہ ہم نے زمین میں بیج بوئے ہیں۔ لیکن زمین سے ان بیجوں کے درختوں اور سبزیوں اور پھلوں کی صورت میں نکلنے کا نظام بھی ایک بے حد پیچیدہ نظام ہے جو از خود پیدا نہیں ہوسکتا۔

اسی طرح اس ساری زندگی کو سہارا دینے کے لئے جو آسمان سے پانی نازل ہوتا ہے اس کے نظام پر بھی انسان کا کوئی دخل نہیں۔ اور وہ شعلہ جس پر سوار ہو کر انسان آسمان پر جانے کی سعی کرتے ہیں یہ بھی اللہ کی تقدیر کے تابع کام کرتا ہے ورنہ وہی آگ ان کو بلندیوں تک پہنچانے کی بجائے بھسم کر سکتی تھی۔ اس ضمن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آسمان پر اُڑنے والے جہازوں کے متعلق یہ پیشگوئی موجود ہے کہ وہ آگ سے چلنے والی سواریاں ہوں گی مگر وہ آگ ان مسافروں کو جو اُن میں بیٹھیں گے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی۔

پھر ''مواقع النجوم'' کو گواہ ٹھہرایا گیا۔ اُس زمانہ کا انسان تو سمجھتا تھا کہ نجوم چھوٹے چھوٹے چمکنے والے موتی یا پتھر ہیں لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تمہیں علم ہو کہ وہ چھوٹے چھوٹے سے نظر آنے والے نجوم ہیں کیا چیز تو تم دنگ رہ جاؤ کہ یہ نجوم تو اتنے بڑے بڑے ہیں کہ چاند اور سورج اور زمین اور سیارے بھی ان نجوم کے ایک کنارے میں سما سکتے ہیں۔ پس فرمایا یہ بہت بڑی گواہی ہے جو ہم دے رہے ہیں۔

ان گواہیوں کے بعد یہ فرمایا گیا کہ قرآن کریم بھی ایک چُھپی ہوئی کتاب ہے۔ جیسے ستارے دُور ہونے کی وجہ سے تمہاری نظر سے پوشیدہ ہیں اسی طرح قرآن کریم کی رفعتوں کو بھی تمہاری نظر نہیں پاسکتی اور تم اسے چھوٹی سی کتاب دیکھتے ہو۔ اور پھر یہ بھی فرمایا گیا کہ بظاہر تو تم اسے چُھو بھی سکتے ہو یعنی تم اس کے اتنے قریب ہو کہ اسے ہاتھ بھی لگا سکتے ہو لیکن سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کسی کے دل کو پاک کرے وہ اس کے مضامین کو نہیں چھُو سکتا۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ سَبْعٌ وَّ تِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّ ثَلَاثَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝١
۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝٢
۲۔ جب واقع ہونے والی واقع ہو جائے گی۔

لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۝٣
۳۔ اس کے واقع ہونے کو کوئی (جان) جھٹلا نہیں سکے گی۔

خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۝٤
۴۔ وہ (بعض کو) نیچا کرنے والی (اور بعض کو) اونچا کرنے والی ہوگی۔

اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ۝٥
۵۔ جب زمین کو سخت جُنبش دی جائے گی۔

وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۝٦
۶۔ اور پہاڑ ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے۔

فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ۝٧
۷۔ پس وہ پراگندہ خاک کی طرح ہو جائیں گے۔

وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۝٨
۸۔ جبکہ تم تین گروہوں میں بٹے ہوئے ہوگے۔

فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ۬ مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝٩
۹۔ پس دائیں طرف والے۔ کیا ہیں دائیں طرف والے؟

وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۙ۬ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝١٠
۱۰۔ اور بائیں طرف والے۔ کیا ہیں بائیں طرف والے؟

وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝١١
۱۱۔ اور سابقون سب پر سبقت لے جانے والے ہوں گے۔

اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝١٢
۱۲۔ یہی مقرب ہیں۔

فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝١٣
۱۳۔ نعمتوں والی جنّتوں میں۔

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝١٤
۱۴۔ پہلوں میں سے ایک بڑی جماعت۔

وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝١٥
۱۵۔ اور آخرین میں سے تھوڑے لوگ۔

عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۟ۙ

۱۶۔ مرصّع پلنگوں پر۔

مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ۟

۱۷۔ ان (پلنگوں) پر آمنے سامنے ٹیک لگائے ہوئے۔

يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۟ۙ

۱۸۔ ان پر نوعمر (خدمت کرنے والے) لڑکے طواف کر رہے ہوں گے جنہیں ہمیشگی عطا کی گئی ہے۔

بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۙ۬ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۟ۙ

۱۹۔ کٹورے اور صراحیاں اور شفاف پانی سے بھرے ہوئے پیالے لئے ہوئے۔

لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ۟ۙ

۲۰۔ اس کے اثر سے نہ وہ سردرد میں مبتلا کئے جائیں گے، نہ بہکی بہکی باتیں کریں گے۔

وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ۟ۙ

۲۱۔ اور طرح طرح کے پھل لئے ہوئے، جن میں سے وہ جو چاہیں گے پسند کریں گے۔

وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۟ؕ

۲۲۔ اور پرندوں کا گوشت، جن میں سے جس کی بھی وہ خواہش کریں گے۔

وَحُوْرٌ عِيْنٌ ۟ۙ

۲۳۔ اور فراخ چشم دوشیزائیں۔

كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُوَٴِ الْمَكْنُوْنِ ۟ۚ

۲۴۔ گویا ڈھکے ہوئے موتیوں کی طرح ہیں۔

جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۟

۲۵۔ اس کی جزا کے طور پر جو وہ عمل کیا کرتے تھے۔

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ۟ۙ

۲۶۔ وہ اس میں کوئی بیہودہ یا گناہ کی بات نہیں سنتے۔

اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ۟

۲۷۔ مگر ''سلام سلام'' کا قول۔

وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ۬ مَاۤ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۟ؕ

۲۸۔ اور دائیں طرف والے۔ کون ہیں جو دائیں طرف والے ہیں؟

فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ۟ۙ

۲۹۔ ایسی بیریوں میں جو کانٹے دار نہیں۔

وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۟ۙ

۳۰۔ اور تہ بہ تہ (پھل والے) کیلوں (کے باغات) کے درمیان۔

وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۟ۙ

۳۱۔ اور دور تک پھیلائے ہوئے سایوں میں۔

وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴿٣٢﴾	۳۲۔اور برسائے جانے والے پانی میں۔
وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ﴿٣٣﴾	۳۳۔اور بکثرت پھلوں میں
لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿٣٤﴾	۳۴۔ جو نہ تو منقطع کئے جائیں گے اور نہ ہی ان سے روکا جائے گا۔
وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿٣٥﴾	۳۵۔اوراونچی بچھائی ہوئی مسندوں میں۔
اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ﴿٣٦﴾	۳۶۔ یقیناً ہم نے ان (کے ازواج) کونہایت اعلیٰ طریق پر پیدا کیا۔
فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿٣٧﴾	۳۷۔پس ہم نے انہیں بے مثل بنایا۔☆
عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿٣٨﴾	۳۸۔مَن موہن، ہم عمر۔
لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٣٩﴾ ع ۱	۳۹۔ دائیں طرف والوں کے لئے۔
ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٤٠﴾	۴۰۔ پہلوں میں سے ایک بڑی جماعت ہے۔
وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿٤١﴾	۴۱۔اور پچھلوں میں سے بھی ایک بڑی جماعت ہے۔
وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿٤٢﴾	۴۲۔اور بائیں طرف والے۔کون ہیں بائیں طرف والے؟
فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ﴿٤٣﴾	۴۳۔جھلسانے والی گرم ہوا اور کھولتے ہوئے پانی میں۔
وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ﴿٤٤﴾	۴۴۔اور ایسے سائے میں جو سیاہ دھوئیں سے پیدا ہوتا ہے۔
لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ﴿٤٥﴾	۴۵۔نہ ٹھنڈا ہے اور نہ مہربان ہے۔
اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ﴿٤٦﴾	۴۶۔اس سے پہلے یقیناً وہ لوگ بہت آسودہ حال تھے۔
وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ﴿٤٧﴾	۴۷۔اور بڑے گناہ پر اِصرار کیا کرتے تھے۔

☆ اَبکار بمعنی "بے مثل" کے لئے دیکھیں: المنجد۔

وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۙ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۴۸﴾	۴۸۔ اور کہا کرتے تھے کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں بن جائیں گے، کیا ہم پھر بھی ضرور اُٹھائے جائیں گے؟
اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۴۹﴾	۴۹۔ کیا ہمارے پہلے آباء واجداد بھی؟
قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ﴿۵۰﴾	۵۰۔ تُو کہہ دے یقیناً پہلے اور پچھلے سب۔
لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۵۱﴾	۵۱۔ ایک معیّن زمانے کے مقررہ وقت کی طرف ضرور اکٹھے کئے جائیں گے۔
ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿۵۲﴾	۵۲۔ پھر یقیناً تم اے سخت گمراہو! بہت جھٹلانے والو!
لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿۵۳﴾	۵۳۔ضرور (تم) زقّوم کے پودے میں سے کھانے والے ہو۔
فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۵۴﴾	۵۴۔ پھر اسی سے پیٹ بھرنے والے ہو۔
فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿۵۵﴾	۵۵۔ پس پر کھولتا ہوا پانی بھی پینے والے ہو۔
فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿۵٦﴾	۵٦۔ پس سخت پیاسے اونٹوں کے پینے کی طرح پینے والے ہو۔
هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۵۷﴾	۵۷۔ یہ ہوگی ان کی مہمانی جزا سزا کے دن۔
نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿۵۸﴾	۵۸۔ ہم نے ہی تمہیں پیدا کیا ہے، پھر تم کیوں تصدیق نہیں کرتے؟
اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿۵۹﴾	۵۹۔ بتاؤ تو سہی کہ جو نطفہ تم (رحم میں) گراتے ہو۔
ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿٦۰﴾	٦۰۔ کیا تم ہو جو اُسے پیدا کرتے ہو یا ہم پیدا کرنے والے ہیں؟
نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿٦۱﴾	٦۱۔ ہم نے ہی تمہارے درمیان موت کو مقدّر کیا ہے اور ہم باز نہیں رکھے جاسکتے۔

عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَ نُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٢﴾

۶۲۔ کہ تمہاری صورتیں تبدیل کر دیں اور تمہیں ایسی صورت میں اُٹھائیں کہ تم اسے نہیں جانتے۔

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٣﴾

۶۳۔ اور یقیناً پہلی پیدائش کو تم جان چکے ہو۔ پھر کیوں نصیحت حاصل نہیں کرتے؟

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿٦٤﴾

۶۴۔ بھلا بتاؤ تو سہی کہ جو کچھ تم کاشت کرتے ہو۔

ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿٦٥﴾

۶۵۔ کیا تم ہی ہو جو اُسے اُگاتے ہو یا ہم اُگانے والے ہیں؟

لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿٦٦﴾

۶۶۔ اگر ہم چاہتے تو ضرور اسے ریزہ ریزہ کر دیتے پھر تم باتیں بناتے رہ جاتے۔

اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿٦٧﴾

۶۷۔ کہ یقیناً ہم چٹی تلے دب گئے ہیں۔

بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿٦٨﴾

۶۸۔ نہیں! بلکہ ہم کلیۃً محروم ہو چکے ہیں۔

اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ﴿٦٩﴾

۶۹۔ کیا تم نے اس پانی پر غور کیا ہے جو تم پیتے ہو؟

ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿٧٠﴾

۷۰۔ کیا تم ہی نے اسے بادلوں سے اُتارا ہے یا ہم ہیں جو اُتارنے والے ہیں؟

لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿٧١﴾

۷۱۔ اگر ہم چاہتے تو اسے کھارا کر دیتے۔ پس تم شکر کیوں نہیں کرتے؟

اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ﴿٧٢﴾

۷۲۔ بتاؤ تو سہی کہ وہ آگ جو تم روشن کرتے ہو۔

ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ ﴿٧٣﴾

۷۳۔ کیا تم اس کا شجر (نما شعلہ) اُٹھاتے ہو یا ہم ہیں جو اسے اُٹھانے والے ہیں؟ ☆

☆ شَجَرَةُ النَّار کے اس معنی کے لئے دیکھیں: تفسیر کبیر الرازی۔

نَحۡنُ جَعَلۡنٰهَا تَذۡكِرَةً وَّ مَتَاعًا لِّلۡمُقۡوِيۡنَ ﴿۷۴﴾

۷۴۔ ہم نے اسے ایک نصیحت کا ذریعہ اور مسافروں کے لئے فائدہ کا موجب بنایا ہے۔

فَسَبِّحۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الۡعَظِيۡمِ ﴿۷۵﴾ ع ۲ / ۱۵

۷۵۔ پس اپنے ربِّ عظیم کے نام کے ساتھ تسبیح کر۔

فَلَاۤ اُقۡسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوۡمِ ﴿۷۶﴾

۷۶۔ پس میں ضرور ستاروں کے جھرمٹوں کو گواہ کے طور پر پیش کرتا ہوں۔

وَ اِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوۡ تَعۡلَمُوۡنَ عَظِيۡمٌ ﴿۷۷﴾

۷۷۔ اور یقیناً یہ ایک بہت بڑی گواہی ہے۔ کاش تم جانتے۔

اِنَّهٗ لَقُرۡاٰنٌ كَرِيۡمٌ ﴿۷۸﴾

۷۸۔ یقیناً یہ ایک عزت والا قرآن ہے۔

فِىۡ كِتٰبٍ مَّكۡنُوۡنٍ ﴿۷۹﴾

۷۹۔ ایک چُھپی ہوئی کتاب میں (محفوظ)۔

لَّا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الۡمُطَهَّرُوۡنَ ﴿۸۰﴾

۸۰۔ کوئی اسے چُھو نہیں سکتا سوائے پاک کئے ہوئے لوگوں کے۔ ①

تَنۡزِيۡلٌ مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۸۱﴾

۸۱۔ (اس کا) اُتارا جانا تمام جہانوں کے ربّ کی طرف سے ہے۔

اَفَبِهٰذَا الۡحَدِيۡثِ اَنۡتُمۡ مُّدۡهِنُوۡنَ ﴿۸۲﴾

۸۲۔ پس کیا اس بیان کے متعلق تم چاپلوسی کی باتیں کرتے ہو؟

وَتَجۡعَلُوۡنَ رِزۡقَكُمۡ اَنَّكُمۡ تُكَذِّبُوۡنَ ﴿۸۳﴾

۸۳۔ اور تم اپنا رزق بناتے ہو اِسی بناء پر کہ تم جھٹلاتے ہو۔

فَلَوۡلَاۤ اِذَا بَلَغَتِ الۡحُلۡقُوۡمَ ﴿۸۴﴾

۸۴۔ پس کیوں نہ ہوا کہ جب (جان) حلق تک آ پہنچی۔

وَاَنۡتُمۡ حِيۡنَئِذٍ تَنۡظُرُوۡنَ ﴿۸۵﴾

۸۵۔ اور تم اس وقت ہر طرف نظریں دوڑا رہے تھے (کہ تم اپنے لئے کچھ کر سکتے)۔

وَنَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَيۡهِ مِنۡكُمۡ وَلٰكِنۡ لَّا تُبۡصِرُوۡنَ ﴿۸۶﴾

۸۶۔ اور (اس وقت) ہم تمہاری نسبت اس (مرنے والے) کے زیادہ قریب تھے لیکن تم بصیرت نہیں رکھتے تھے۔

---

① آیات ۷۸ تا ۸۰: قرآن کریم کھلی ہوئی کتاب بھی ہے اور چُھپی ہوئی بھی۔ ظاہر طور پر تو اس کی تلاوت ہر نیک و بد کر سکتا ہے لیکن اس کے اعلیٰ درجہ کے مخفی اسرار صرف ان پر ظاہر کئے جاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پاک کئے گئے ہوں۔

فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿٨٧﴾	۸۷۔ اگر تم وہ نہیں جنہیں قرض چکانا ہو تو پھر کیوں نہیں،
تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٨٨﴾	۸۸۔ تم اس (جان) کو لَوٹا سکے؟ اگر تم سچے ہو۔
فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٨٩﴾	۸۹۔ ہاں! اگر وہ (مرنے والا) مقرّبین میں سے ہو۔
فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿٩٠﴾	۹۰۔ تو (اس کے لئے) آرام اور معطّر فضائیں اور بڑی نعمت والی جنّت (ہے)۔
وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩١﴾	۹۱۔ اور اگر وہ دائیں طرف والوں میں سے ہو۔
فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩٢﴾	۹۲۔ تو تجھ پر سلام! اے وہ جو دائیں طرف والوں میں سے ہے۔
وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿٩٣﴾	۹۳۔ اور اگر وہ تکذیب کرنے والے گمراہوں میں سے ہو۔
فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿٩٤﴾	۹۴۔ تو ایک قسم کا کھولتا ہوا پانی (اُس کے) اُترنے کی جگہ ہوگی۔ ﴿۱﴾
وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿٩٥﴾	۹۵۔ اور دوزخ کی آگ میں بھونا جانا ہے۔
اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿٩٦﴾	۹۶۔ یقیناً قطعیت تک پہنچا ہوا یقین یہی ہے۔
فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٩٧﴾ ع ۳ ۲۲ ۱۶	۹۷۔ پس اپنے ربِّ عظیم کے نام کے ساتھ تسبیح کر۔

﴿۱﴾ اَلنُّزُلُ: اَلْمَنْزِلُ (المنجد)

۵۷۔ الحدید

یہ سورت مدینہ میں نازل ہوئی اور بسم اللہ سمیت اس کی تیس آیات ہیں۔

اس کا آغاز اس اعلان کے ساتھ ہوتا ہے کہ زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں ہے سب اللہ ہی کی تسبیح کر رہے ہیں اور اوّل بھی وہی ہے اور آخر بھی وہی اور ظاہر بھی وہی اور باطن بھی وہی۔ یعنی اس کے جلوے ظاہر و باہر ہیں مگر جو آنکھ ان کو نہ دیکھ سکے اس کے لئے وہ ہمیشہ باطن ہی رہیں گے۔

اس سورت میں ایک آیت میں حیاتِ دنیا کی مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ یہ تو محض کھیل کود اور لہو ولعب ہے۔ یہ کوئی باقی رہنے والی چیز نہیں۔ جب انسان اپنی موت کے قریب پہنچے گا تو لازماً تسلیم کرے گا کہ وہ تو چند دن کے عیش تھے۔

پھر اسی سورت میں یہ عظیم الشان آیت ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ نے یہ بات روشن فرما دی تھی کہ جنت اور جہنم کا ظاہری تصور درست نہیں۔ چنانچہ آیت کریمہ نمبر ۲۲ میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور اس کی اس جنت کی طرف پیش قدمی میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرو جس جنت کی وسعت زمین و آسمان پر محیط ہے۔ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی تو ایک صحابیؓ نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! اگر جنت ساری کائنات پر پھیلی ہوئی ہے تو جہنم کہاں ہے؟ آپؐ نے فرمایا: وہ بھی وہیں ہوگی۔ یعنی اسی کائنات کی وسعتوں میں موجود ہوگی جس میں جنت ہے لیکن تمہیں اس بات کا شعور نہیں ہے کہ یہ کیسے ہوگا۔ ایک ہی جگہ جنت اور جہنم بس رہے ہیں اور ایک کا دوسرے سے کوئی بھی تعلق نہیں۔ اس سے واضح طور پر ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس زمانہ میں ایک Relativity[ا] کا تصور عطا فرمایا گیا تھا یعنی ایک ہی جگہ میں ہوتے ہوئے Dimension بدل جانے سے دو چیزوں کا آپس میں کوئی تعلق قائم نہیں رہتا۔

سورۃ الحدید کی مرکزی آیت وہ ہے جس میں اعلان فرمایا گیا کہ ہم نے لوہے کو نازل فرمایا۔ لفظ نزول کا جو ترجمہ عامّۃ الناس کرتے ہیں اس کی رو سے لوہا گویا آسمان سے برسا ہے حالانکہ وہ زمین کی گہرائیوں سے کھود کر نکالا جاتا ہے۔ اس آیتِ کریمہ سے لفظِ نزول کی اصل حقیقت معلوم ہوجاتی ہے کہ وہ چیز جو اپنی جنس میں سب سے زیادہ فائدہ مند ہے اس کے لئے قرآن کریم میں لفظِ نزول استعمال ہوا ہے۔ چنانچہ اسی پہلو سے مویشیوں کے متعلق بھی نزول کا لفظ آیا ہے۔ لباس کے متعلق بھی نزول کا لفظ آیا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا: قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا رَّسُوْلًا (الطلاق: ۱۱-۱۲) کہ یقیناً اللہ نے تمہاری طرف مجسم

ذکرِ الٰہی رسول نازل کیا ہے۔ اور تمام علماء متفق ہیں کہ ظاہری بدن کے ساتھ آپؐ آسمان سے نہیں اترے۔ پس سوائے اس کے اور کوئی معنی نہیں کہ تمام رسولوں سے بنی نوع انسان کو سب سے زیادہ فیضان پہنچانے والا رسول حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے۔

پھر اسی سورت میں صحابہ رضوان اللہ علیہم کے متعلق یہ ذکر ہے کہ ان کا نور اُن کے آگے بھی چلتا تھا اور اُن کے دائیں بھی گویا وہ اپنے نور سے اپنی راہ دیکھ رہے ہوتے تھے۔

☆☆☆

سُوْرَۃُ الْحَدِیْدِ مَدَنِیَّۃٌ وَّ ھِیَ مَعَ الْبَسْمَلَۃِ ثَلَا ثُوْنَ اٰیَۃً وَّ اَرْبَعَۃُ رُکُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ②

۲۔ اللہ ہی کی تسبیح کرتا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اور وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ③

۳۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اُسی کی ہے۔ وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ④

۴۔ وہی اوّل اور وہی آخر، وہی ظاہر اور وہی باطن ہے اور وہ ہر چیز کا دائمی علم رکھتا ہے۔

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۗ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۗ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ⑤

۵۔ وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ زمانوں میں پیدا کیا۔ پھر اس نے عرش پر قرار پکڑا۔ وہ جانتا ہے جو زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو اس میں سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے اُترتا ہے اور جو اس میں چڑھ جاتا ہے۔ اور وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے جہاں کہیں بھی تم ہو۔ اور جو تم کرتے ہو اللہ اس پر ہمیشہ گہری نظر رکھنے والا ہے۔ [۱]

---

[۱] اللہ تعالیٰ کے عرش پر استواء پکڑنے کا مفہوم یہ ہے کہ وہ کائنات کے سارے کام مکمل کرنے کے بعد فارغ نہیں بیٹھا بلکہ ان کی نگرانی کیلئے عرش پر مستوی ہوگیا۔ دنیا میں جتنے کام ہم دیکھتے ہیں کہ بظاہر خود بخود ہو رہے ہیں سب پر اَن گنت فرشتے مامور ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے نگرانی کر رہے ہیں۔

یَعْلَمُ مَایَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَ مَا یَخْرُجُ مِنْھَا زمین سے ہر وقت کچھ نہ کچھ آسمان کی طرف بلند ہوتا رہتا ہے اور کچھ نہ کچھ نیچے اترتا رہتا ہے۔ کچھ تو ایسے بخارات وغیرہ ہیں جن کو واپس زمین کی طرف بھیج دیا جاتا ہے۔ لیکن کچھ ایسی ریڈیائی اور مقناطیسی شعاعیں ہیں جو بلند ہوکر زمین کے دائرے سے نکل جاتی ہیں۔ اسی طرح آسمان سے Meteors اور ریڈیائی شعاعوں کی زمین پر مسلسل بوچھاڑ ہو رہی ہے۔ اس کی بھی مسلسل تحقیق جاری ہے اور بہت کچھ معلوم ہو جانے کے باوجود آسمان سے اترنے والی اکثر شعاعوں کا سائنس دانوں کو علم نہیں ہوسکا۔ یہ مضمون بھی رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں کسی انسان کے تصور میں بھی نہیں آسکتا تھا۔

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝۶

۶۔ اسی کی بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین کی اور اللہ کی طرف ہی تمام امور لوٹائے جاتے ہیں۔

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ؕ وَهُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۷

۷۔ وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اور وہ سینوں کی باتوں کا بھی ہمیشہ علم رکھتا ہے۔

اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝۸

۸۔ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ اور خرچ کرو اس میں سے جس میں اس نے تمہیں جانشین بنایا۔ پس تم میں سے وہ لوگ جو ایمان لے آئے اور (اللہ کی راہ میں) خرچ کیا ان کے لئے بہت بڑا اجر ہے۔

وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۹

۹۔ اور تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے؟ اور رسول تمہیں بلا رہا ہے کہ تم اپنے ربّ پر ایمان لے آؤ جبکہ (اے بنی آدم!) وہ تم سے میثاق لے چکا ہے۔ (بہتر ہوتا) اگر تم ایمان لانے والے ہوتے۔

هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖۤ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۰

۱۰۔ وہی ہے جو اپنے بندے پر روشن آیات اُتارتا ہے تا کہ وہ تمہیں اندھیروں سے نُور کی طرف نکال لے جائے اور یقیناً اللہ تم پر بہت مہربان (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ؕ وَكُلًّا

۱۱۔ اور تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے جبکہ آسمانوں اور زمین کی میراث اللہ ہی کی ہے؟ تم میں سے کوئی اس کے برابر نہیں ہوسکتا جس نے فتح سے پہلے خرچ کیا اور قتال کیا۔ یہ لوگ درجے میں ان سے بہت بڑھ کر ہیں جنہوں نے بعد میں خرچ اور قتال کیا۔ اور ہر ایک سے اللہ

وَّعَدَ اللّٰهُ الۡحُسۡنٰى ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرٌ ۞ ع

نے بہترین (اجر کا) وعدہ کیا ہے اور اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

مَنۡ ذَا الَّذِىۡ يُقۡرِضُ اللّٰهَ قَرۡضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗۤ اَجۡرٌ كَرِيۡمٌ ۞

۱۲۔ کون ہے جو اللہ کو قرضہ حسنہ دے پس وہ اسے اس کے لئے بڑھا دے اور اس کے لئے ایک بڑی عزت والا اجر بھی ہے۔

يَوۡمَ تَرَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ يَسۡعٰى نُوۡرُهُمۡ بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ وَبِاَيۡمَانِهِمۡ بُشۡرٰٮكُمُ الۡيَوۡمَ جَنّٰتٌ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ؕ ذٰلِكَ هُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ۞

۱۳۔ جس دن تُو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیکھے گا کہ ان کا نُور ان کے آگے آگے اور ان کے دائیں طرف تیزی سے چل رہا ہے۔ تمہیں آج کے دن مبارک ہوں ایسی جنّتیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔ (۱)

يَوۡمَ يَقُوۡلُ الۡمُنٰفِقُوۡنَ وَالۡمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوا انۡظُرُوۡنَا نَقۡتَبِسۡ مِنۡ نُّوۡرِكُمۡ ۚ قِيۡلَ ارۡجِعُوۡا وَرَآءَكُمۡ فَالۡتَمِسُوۡا نُوۡرًا ؕ فَضُرِبَ بَيۡنَهُمۡ بِسُوۡرٍ لَّهٗ بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِيۡهِ الرَّحۡمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنۡ قِبَلِهِ الۡعَذَابُ ۞

۱۴۔ جس دن منافق مرد اور منافق عورتیں، ان سے جو ایمان لائے تھے، کہیں گے ہم پر بھی نظر ڈالو ہم بھی تمہارے نُور سے کچھ فیض پا لیں۔ کہا جائے گا اپنے پیچھے کی طرف لَوٹ جاؤ پس کوئی نُور تلاش کرو۔ تب ان کے درمیان ایک ایسی دیوار حائل کر دی جائے گی جس کا ایک دروازہ ہوگا۔ اس کا باطن ایسا ہے کہ اس میں رحمت ہوگی اور اس کا ظاہر ایسا ہے کہ اس کے سامنے عذاب ہوگا۔

يُنَادُوۡنَهُمۡ اَلَمۡ نَكُنۡ مَّعَكُمۡ ؕ قَالُوۡا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمۡ فَتَنۡتُمۡ اَنۡفُسَكُمۡ وَتَرَبَّصۡتُمۡ

۱۵۔ وہ انہیں بلند آواز سے پکاریں گے کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہیں تھے؟ وہ کہیں گے ہاں کیوں نہیں لیکن تم نے خود اپنے آپ کو فتنے میں ڈال لیا اور

(۱) مومنوں کو نُور ان کے ہدایت یافتہ ہونے کے نتیجہ میں ملتا ہے۔ اور دائیں ہاتھ سے مراد ہدایت ہی ہے۔

وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۱۵﴾

انتظار کرتے رہے اور شک میں مبتلا ہو گئے اور تمہیں آرزوؤں نے فریب دیا یہاں تک کہ اللہ کا فیصلہ آ گیا جبکہ تمہیں شیطان نے اللہ کے بارہ میں سخت دھوکے میں مبتلا رکھا۔

فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ؕ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ پس آج تم سے کوئی فدیہ نہیں لیا جائے گا اور نہ ہی ان لوگوں سے جنہوں نے کفر کیا۔ تمہارا ٹھکانا آگ ہے۔ یہ ہے تمہاری دوست اور کیا ہی بُرا ٹھکانا ہے۔

اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ کیا ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے وقت نہیں آیا کہ اللہ کے ذکر اور اُس حق (کے رعب) سے جو اُترا ہے ان کے دل پھٹ کر گر جائیں اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ بنیں جو پہلے کتاب دیئے گئے تھے؟ پس ان پر زمانہ طول پکڑ گیا تو ان کے دل سخت ہو گئے اور بہت سے ان میں سے بدعہد تھے۔

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ جان لو کہ اللہ زمین کو اس کی موت کے بعد ضرور زندہ کرتا ہے۔ ہم آیات کو تمہارے لئے کھول کھول کر بیان کر چکے ہیں تا کہ تم عقل سے کام لو۔

اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ یقیناً صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور وہ جنہوں نے اللہ کو قرضہ حسنہ دیا ان کے لئے وہ بڑھا دیا جائے گا اور ان کے لئے ایک باعزّت اجر ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ

۲۰۔ اور وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان

الصِّدِّيْقُوْنَ ۖ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ۖ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۲۰﴾

لائے یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے ربّ کے حضور صدّیق اور شہید ٹھہرتے ہیں۔ ان کے لئے ان کا اجر اور ان کا نُور ہے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جُھٹلایا یہی جہنّمی ہیں۔

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِى الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۖ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ۖ وَفِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۖ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۲۱﴾

۲۱۔ جان لو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل کود اور نفس کی خواہشات کو پورا کرنے کا ایسا ذریعہ ہے جو اعلیٰ مقصد سے غافل کر دے اور سج دھج اور باہم ایک دوسرے پر فخر کرنا ہے اور اموال اور اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرنا ہے۔ (یہ زندگی) اس بارش کی مثال کی طرح ہے جس کی روئیدگی کفار (کے دلوں) کو لبھاتی ہے۔ پس وہ تیزی سے بڑھتی ہے۔ پھر تُو اسے زرد ہوتا ہوا دیکھتا ہے پھر وہ ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے۔ اور آخرت میں سخت عذاب (مقدر) ہے نیز اللہ کی طرف سے مغفرت اور رضوان بھی۔ جبکہ دنیا کی زندگی تو محض دھوکے کا ایک عارضی سامان ہے۔

سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۖ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۖ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ اپنے ربّ کی مغفرت کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھو اور اس جنّت کی طرف بھی جس کی وسعت آسمان اور زمین کی وسعت کی طرح ہے جو اُن لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں۔ یہ اللہ کا فضل ہے وہ اس کو جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ عظیم فضل والا ہے۔

مَآ اَصَابَ مِنۡ مُّصِيۡبَةٍ فِى الۡاَرۡضِ وَلَا فِىۡۤ اَنۡفُسِكُمۡ اِلَّا فِىۡ كِتٰبٍ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ نَّبۡرَاَهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيۡرٌ ۚ‌ۖ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ زمین پر کوئی مصیبت وارد نہیں ہوتی اور نہ تمہارے نفوس میں مگر وہ ایک کتاب میں (مستور) ہے پیشتر اس کے کہ ہم اسے ظاہر کریں۔ یقیناً یہ اللہ کے لئے بہت آسان ہے۔

لِّكَيۡلَا تَاۡسَوۡا عَلٰى مَا فَاتَكُمۡ وَلَا تَفۡرَحُوۡا بِمَاۤ اٰتٰٮكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخۡتَالٍ فَخُوۡرِ ۙ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ (یاد رہے یہ تقدیرِ الٰہی ہے) تاکہ تم اس پر جو تم سے کھویا گیا غم نہ کرو اور اُس پر اِتراؤ نہیں جو اُس نے تمہیں دیا اور اللہ کسی تکبر کرنے والے، بڑھ بڑھ کر فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

الَّذِيۡنَ يَبۡخَلُوۡنَ وَيَاۡمُرُوۡنَ النَّاسَ بِالۡبُخۡلِ ؕ وَمَنۡ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡغَنِىُّ الۡحَمِيۡدُ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ (یعنی) ان لوگوں کو جو بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بھی بخل کی تعلیم دیتے ہیں۔ اور جو منہ پھیر لے تو (وہ جان لے کہ) یقیناً اللہ ہی بے نیاز اور صاحبِ حمد ہے۔

لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا رُسُلَنَا بِالۡبَيِّنٰتِ وَاَنۡزَلۡنَا مَعَهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡمِيۡزَانَ لِيَقُوۡمَ النَّاسُ بِالۡقِسۡطِ ۚ وَاَنۡزَلۡنَا الۡحَدِيۡدَ فِيۡهِ بَاۡسٌ شَدِيۡدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعۡلَمَ اللّٰهُ مَنۡ يَّنۡصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالۡغَيۡبِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِىٌّ عَزِيۡزٌ ﴿۲۶﴾ ع ۳ ۱۹

۲۶۔ ہم نے یقیناً اپنے رسول کھلے کھلے نشانوں کے ساتھ بھیجے اور ان کے ساتھ کتاب اُتاری اور عدل کا ترازو بھی تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہ سکیں۔ اور ہم نے لوہا اُتارا جس میں سخت لڑائی کا سامان اور انسانوں کے لئے بہت سے فوائد ہیں۔ تاکہ اللہ اسے جان لے جو اس کی اور اس کے رسولوں کی غیب میں بھی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے۔

وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا وَّاِبۡرٰهِيۡمَ وَجَعَلۡنَا فِىۡ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالۡكِتٰبَ فَمِنۡهُمۡ مُّهۡتَدٍ ۚ وَكَثِيۡرٌ مِّنۡهُمۡ فٰسِقُوۡنَ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ اور یقیناً ہم نے نوح اور ابراہیم کو (بھی) بھیجا اور دونوں کی ذرّیت میں نبوت اور کتاب (کی عطا) رکھ دی۔ پس ان میں وہ بھی تھا جو ہدایت پا گیا جبکہ ایک بڑی تعداد ان میں سے گمراہوں کی تھی۔ ☆

☆ فاسق بمعنی گمراہ۔ دیکھیں المنجد۔

ثُمَّ قَفَّيۡنَا عَلٰۤى اٰثَارِهِمۡ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيۡنَا بِعِيۡسَى ابۡنِ مَرۡيَمَ وَاٰتَيۡنٰهُ الۡاِنۡجِيۡلَ ۙ وَجَعَلۡنَا فِىۡ قُلُوۡبِ الَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡهُ رَاۡفَةً وَّرَحۡمَةً ؕ وَرَهۡبَانِيَّةَ ۨابۡتَدَعُوۡهَا مَا كَتَبۡنٰهَا عَلَيۡهِمۡ اِلَّا ابۡتِغَآءَ رِضۡوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوۡهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيۡنَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡهُمۡ اَجۡرَهُمۡ ۚ وَكَثِيۡرٌ مِّنۡهُمۡ فٰسِقُوۡنَ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ پھر ہم نے ان کے آثار پر متواتر اپنے رسول بھیجے اور عیسیٰ ابن مریم کو بھی پیچھے لائے اور اسے ہم نے انجیل عطا کی اور ان لوگوں کے دلوں میں جنہوں نے اس کی پیروی کی نرمی اور مہربانی رکھ دیں۔ اور ہم نے ان پر وہ رہبانیت فرض نہیں کی تھی جو انہوں نے بدعت بنا لی مگر اللہ کی رضا جوئی (فرض کی تھی) پس انہوں نے اس کی رعایت کا حق ادا نہ کیا۔ پس ہم نے ان میں سے ان کو جو ایمان لائے (اور نیک عمل بجا لائے) ان کا اجر دیا جبکہ ایک بڑی تعداد ان میں بدکرداروں کی تھی۔ ۞[1]

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوۡا بِرَسُوۡلِهٖ يُؤۡتِكُمۡ كِفۡلَيۡنِ مِنۡ رَّحۡمَتِهٖ وَيَجۡعَلۡ لَّكُمۡ نُوۡرًا تَمۡشُوۡنَ بِهٖ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۚۙ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ وہ تمہیں اپنی رحمت میں سے دُہرا حصہ دے گا اور تمہیں ایک نُور عطا کرے گا جس کے ساتھ تم چلو گے اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

لِّئَلَّا يَعۡلَمَ اَهۡلُ الۡكِتٰبِ اَلَّا يَقۡدِرُوۡنَ عَلٰى شَىۡءٍ مِّنۡ فَضۡلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الۡفَضۡلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤۡتِيۡهِ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِيۡمِ ﴿۳۰﴾ ع

۳۰۔ تاکہ اہلِ کتاب کہیں یہ نہ سمجھ بیٹھیں کہ اِن (مومنوں) کو اللہ کے فضل کے حصول پر کچھ قدرت نہیں جبکہ یقیناً تمام تر فضل اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے وہ اس کو جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔

۞[1] اس آیت میں خاص طور پر اس رہبانیت کا ذکر ہے جو آج کل عیسائی پادریوں اور راہبات میں عمر بھر کنوارے رہنے کی بدعت کی صورت میں جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہرگز یہ منشا نہیں تھا بلکہ ان کو تقویٰ کی زندگی پر کاربند رہنے کی ہدایت تھی جس پر ابتدائی عیسائیوں نے کما حقہٗ عمل کیا لیکن بعد کے زمانہ میں اس میں مبالغہ آمیزی سے کام لے کر رہبانیت کی بدعت جاری کر دی۔

۵۸۔ المُجَادَلَۃ

یہ سورت مدینہ میں نازل ہوئی اور بسم اللہ سمیت اس کی تئیس آیات ہیں۔

سورۃ **المجادَلہ** میں مرکزی مضمون یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ عربوں کا یہ رواج بے معنی ہے کہ ناراضگی میں بیویوں کو ماں کہہ کر اپنے اوپر حرام کرلیا کرتے تھے۔ ماں تو وہی ہوتی ہے جس نے جنم دیا ہو۔ پھر فرمایا کہ ان لغو باتوں کا کفارہ ادا کرو اور ان لغویات سے پرہیز کرتے ہوئے اپنی بیویوں کی طرف رجوع کرو۔

سورۃ **الحدید** میں حدید کا ذکر ہے اور کاٹنے اور چیرنے پھاڑنے کے لئے حدید ہی کو استعمال کیا جاتا ہے مگر یہ اس کا جسمانی استعمال ہے لیکن سورۃ **المجادلہ** میں جو بار بار **یُحَآدُّوْنَ** اور **حَآدَّ** بیان فرمایا گیا ہے اس سے مراد روحانی طور پر ایک دوسرے کو پھاڑنا ہے اور مسلسل یہ ذکر ہے کہ جو لوگ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روحانی زخم پہنچاتے ہیں اور صحابہ رضوان اللہ علیہم کے درمیان تفریق پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس غرض سے چھپ کر مشورے کرتے ہیں، وہ تمام اپنے آپ کو ہلاک کرنے والی باتیں کرتے ہیں۔ فرمایا: جو بھی اللہ اور رسول کو اپنے طعنوں سے چِڑ کے لگاتے ہیں وہ نامراد ہوں گے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر فرض کرلیا ہے کہ وہ اور اُس کے رسول ضرور غالب آئیں گے۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ ثَلَاثٌ وَّ عِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّ ثَلَاثَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَ تَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَ اللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۲﴾

۲۔ یقیناً سن لی ہے اللہ نے اس کی بات جو اپنے خاوند کے بارہ میں تجھ سے بحث کرتی اور اللہ سے شکایت کر رہی تھی جبکہ اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا۔ یقیناً اللہ ہمیشہ سننے والا (اور) گہری نظر رکھنے والا ہے۔

اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـئِيْ وَلَدْنَهُمْ ؕ وَ اِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَ زُوْرًا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿۳﴾

۳۔ تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں کو ماں کہہ دیتے ہیں، وہ ان کی مائیں نہیں ہوسکتیں، ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے ان کو جنم دیا۔ اور یقیناً وہ ایک سخت ناپسندیدہ اور جھوٹی بات کہتے ہیں۔ اور اللہ یقیناً بہت درگزر کرنے والا (اور) بہت بخشنے والا ہے۔

وَ الَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۴﴾

۴۔ اور وہ لوگ جو اپنی بیویوں کو ماں کہہ دیتے ہیں، پھر جو کہتے ہیں اس سے رجوع کر لیتے ہیں، تو پیشتر اس کے کہ وہ دونوں ایک دوسرے کو چھوئیں ایک گردن کا آزاد کرنا ہے۔ یہ وہ ہے جس کی تمہیں نصیحت کی جاتی ہے اور اللہ جو تم کرتے ہو اُس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ

۵۔ پس جو (اُس کی) استطاعت نہ پائے تو مسلسل دو مہینے کے روزے رکھنا ہے پیشتر اس کے کہ وہ دونوں ایک دوسرے کو چھوئیں۔ پس جو (اس کی بھی) استطاعت نہ

فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ؕ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

رکھتا ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ تمہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے طمانیت☆ نصیب ہو۔ یہ اللہ کی حدود ہیں اور کافروں کے لئے بہت ہی دردناک عذاب (مقدر) ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝۶ ۚ

۶۔ یقیناً وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں حالانکہ ہم کھلے کھلے نشانات نازل کر چکے ہیں، وہ اسی طرح ہلاک کر دیئے جائیں گے جیسے ان سے پہلے لوگ ہلاک کر دیئے گئے اور کافروں کے لئے ایک بہت رُسوا کُن عذاب (مقدر) ہے۔

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝۷ ع

۷۔ جس دن اللہ اُن کو ایک جمعیّت کے طور پر اُٹھائے گا پھر انہیں اس کی خبر دے گا جو وہ کیا کرتے تھے۔ اللہ نے اس (عمل) کا شمار رکھا ہوا ہے جبکہ وہ اسے بھول چکے ہیں۔ اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۸

۸۔ کیا تو نے دیکھا نہیں کہ اللہ اُسے جانتا ہے جو آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے؟ کوئی تین خفیہ مشورہ نہیں کرتے مگر وہ اُن کا چوتھا ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی پانچ ایسے ہوتے ہیں مگر وہ اُن کا چھٹا ہوتا ہے اور نہ اس سے کم اور نہ زیادہ مگر وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے جہاں کہیں بھی وہ ہوں۔ پھر وہ انہیں قیامت کے دن اس کی خبر دے گا جو وہ کرتے رہے۔ یقیناً اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔

☆ الایمان کے ان معنوں کے لئے دیکھیں: المفردات فی غریب القرآن للامام الراغب الاصفہانیؒ۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَ مَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ۫ وَ اِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَيَقُوْلُوْنَ فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ لَوْ لَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ؕ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۹

۹۔ کیا تُو نے اُن کی طرف نظر نہیں دوڑائی جنہیں خفیہ مشوروں سے منع کیا گیا مگر وہ پھر وہی کچھ کرنے لگے جس سے ان کو منع کیا گیا تھا؟ اور وہ گناہ، سرکشی اور رسول کی نافرمانی کے متعلق باہم خفیہ مشورے کرتے ہیں۔ اور جب وہ تیرے پاس آتے ہیں تو وہ اس طریق پر تجھ سے خیر سگالی کا اظہار کرتے ہیں جس طریق پر اللہ نے تجھ پر سلام نہیں بھیجا اور وہ اپنے دلوں میں کہتے ہیں کہ اللہ ہمیں اس پر عذاب کیوں نہیں دیتا جو ہم کہتے ہیں، ان (سے نپٹنے) کو جہنّم کافی ہوگی۔ وہ اس میں داخل ہوں گے۔ پس کیا ہی بُرا ٹھکانا ہے۔ (۱)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝۱۰

۱۰۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم باہم خفیہ مشورے کرو تو گناہ، سرکشی اور رسول کی نافرمانی پر مبنی مشورے نہ کیا کرو۔ ہاں نیکی اور تقویٰ کے بارہ میں مشورے کیا کرو اور اللہ سے ڈرو جس کے حضور تم اکٹھے کئے جاؤ گے۔

اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْـًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱۱

۱۱۔ خفیہ سازشیں تو صرف شیطان کی طرف سے ہوتی ہیں تاکہ وہ اُن لوگوں کو جو ایمان لائے غم میں مبتلا کردے جبکہ وہ انہیں ذرہ بھر بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا مگر اللہ کے اِذن کے ساتھ۔ پس چاہئے کہ مومن اللہ ہی پر توکّل کریں۔

---

(۱) اس آیت کریمہ میں سب سے پہلے تو ایک نَجْوٰی یعنی خفیہ مشورہ کرنے کا ذکر ہے۔ خفیہ مشورہ کرنا تو گناہ کی بات نہیں سوائے اس کے کہ ان مشوروں کی نوعیت ظالمانہ ہو اور اللہ اور اس کے رسول کے خلاف سازشیں کی جارہی ہوں۔ انہی لوگوں کا مزید تعارف یہ کروایا گیا ہے کہ جب یہ رسول کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں تو ظاہری سلام کرکے دل میں بدکلامی کرتے ہیں اور پھر دل ہی دل میں سمجھتے ہیں کہ ہم پر تو اس کے نتیجہ میں کوئی عذاب نازل نہیں ہوا۔ خدا تعالیٰ ان کے دلوں کا حال جانتا ہے اور یقیناً وہ جہنم میں داخل کئے جائیں گے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿١٢﴾

۱۲۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تمہیں یہ کہا جائے کہ مجلسوں میں (دوسروں کے لئے) جگہ کھلی کر دیا کرو☆ تو کھلی کر دیا کرو، اللہ تمہیں کشادگی عطا کرے گا۔ اور جب کہا جائے کہ اُٹھ جاؤ تو اُٹھ جایا کرو۔ اللہ ان لوگوں کے درجات بلند کرے گا جو تم میں سے ایمان لائے ہیں اور خصوصاً ان کے جن کو علم عطا کیا گیا ہے اور اللہ اُس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ۭ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٣﴾

۱۳۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم رسول سے (کوئی ذاتی) مشورہ کرنا چاہو تو اپنے مشورہ سے پہلے صدقہ دیا کرو۔ یہ بات تمہارے لئے بہتر اور زیادہ پاکیزہ ہے۔ پس اگر تم (اپنے پاس) کچھ نہ پاؤ تو یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ۭ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٤﴾ ع

۱۴۔ کیا تم (اس بات سے) ڈر گئے ہو کہ اپنے (ذاتی) مشوروں سے پہلے صدقات دیا کرو۔ پس جب تم ایسا نہ کرسکو جبکہ اللہ نے تمہاری توبہ قبول کر لی ہے تو نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اور اللہ اُس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۭ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿١٥﴾

۱۵۔ کیا تو نے ان کی طرف نظر نہیں دوڑائی جنہوں نے ایسے لوگوں کو دوست بنایا جن پر اللہ ناراض ہوا؟ یہ لوگ نہ تمہارے ہیں نہ اُن کے، اور جھوٹ پر قسمیں کھاتے ہیں جبکہ وہ جانتے ہیں۔

☆ تَفَسَّحَ لَهٗ: وَسَّعَ یعنی دوسرے کے لئے جگہ بنائی (المنجد)

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ اُن کے لئے اللہ نے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے یقیناً بہت ہی بُرا ہے جو وہ کرتے رہے ہیں۔

اِتَّخَذُوْۤا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا لیا ہے۔ پس انہوں نے اللہ کی راہ سے روک رکھا ہے۔ نتیجۃً ان کے لئے رُسوا کن عذاب (مقدر) ہے۔

لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ ان کے اموال اور ان کی اولاد اللہ کے مقابل پر اُن کے کسی کام نہیں آئیں گے۔ یہی آگ والے لوگ ہیں۔ وہ اس میں لمبا عرصہ رہنے والے ہیں۔

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ ؕ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ جس دن اللہ ان کو اکٹھا اُٹھائے گا تو وہ اُس کے سامنے بھی اُسی طرح قسمیں کھائیں گے جس طرح تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں اور گمان کریں گے کہ وہ کسی موقف پر (قائم) ہیں۔ خبردار! یہی ہیں جو جھوٹے ہیں۔

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ شیطان ان پر غالب آ گیا۔ پس اُس نے اُنہیں اللہ کا ذکر بھلا دیا۔ یہی شیطان کا گروہ ہیں۔ خبردار! شیطان ہی کا گروہ ہے جو ضرور نقصان اُٹھانے والے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اُولٰٓئِكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ ﴿۲۱﴾

۲۱۔ یقیناً وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں یہی انتہائی ذلیل لوگوں میں سے ہیں۔

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ اللہ نے لکھ رکھا ہے کہ ضرور مَیں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۳﴾ ع ۳

۲۳۔ تو کوئی ایسے لوگ نہیں پائے گا جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہوئے ایسے لوگوں سے دوستی کریں جو اللہ اور اس کے رسول سے دشمنی کرتے ہوں، خواہ وہ اُن کے باپ دادا ہوں یا اُن کے بیٹے ہوں یا اُن کے بھائی ہوں یا اُن کے ہم قبیلہ لوگ ہوں۔ یہی وہ (باغیرت) لوگ ہیں جن کے دل میں اللہ نے ایمان لکھ رکھا ہے اور ان کی وہ اپنے امر سے تائید کرتا ہے اور وہ انہیں ایسی جنّتوں میں داخل کرے گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں وہ اُن میں ہمیشہ رہتے چلے جائیں گے۔ اللہ اُن سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوگئے۔ یہی اللہ کا گروہ ہیں۔ خبردار! اللہ ہی کا گروہ ہے جو کامیاب ہونے والے لوگ ہیں۔ (۱)

(۱) اَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ میں هُمْ کی ضمیر صحابہؓ کی طرف جاتی ہے اور فرمایا گیا ہے کہ صحابہؓ پر روح القدس اُترتا تھا۔ اس پہلو سے عیسائیوں کے لئے اس فخر کی کوئی گنجائش نہیں رہتی کہ حضرت مسیحؑ پر روح القدس اُترتا تھا۔ وہ تو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے غلاموں پر بھی اُترتا تھا اور ان کا مددگار رہتا تھا۔

۵۹۔ الحشر

یہ سورت مدینہ میں نازل ہوئی اور بسم اللہ سمیت اس کی پچیس آیات ہیں۔

اس سورت کے آغاز میں بھی ایک حشر کا ذکر ہے اور اس کے آخر پر بھی ایک عظیم حشر کا ذکر ہے۔ پہلا حشر وہ ہے جسے اوّل الحشر قرار دیا گیا اور اس میں یہود کو جو سزائیں دی گئیں اُن سے گویا اُن کے لئے پہلا حشر قائم ہو گیا اور ہر ایک کو اس کے گناہوں کے مناسب حال سزا دی گئی۔ بعض کے لئے جلاوطنی مقدر ہوئی۔ بعض کے لئے خود اپنے ہاتھوں اپنے گھروں کو برباد کرنے کی سزا مقدر ہوئی اور بعضوں کے لئے قتل مقدر کیا گیا۔ پس یہ پہلا حشر ہے جس میں سزاؤں کا تذکرہ ہے۔ اور اس سورت کے آخر پر جس حشر کا ذکر ہے اس میں یہ بیان فرمایا کہ سزائیں ان کو ملتی ہیں جو اللہ کی یاد بھلا دیتے ہیں اور پھر اپنے نفس کے سیاہ و سفید کو بھی بھول جاتے ہیں۔ لیکن ان کے علاوہ وہ بھی ہیں جو ہر حال میں اللہ کو یاد رکھتے ہیں اور نظر رکھتے ہیں کہ وہ اپنے کیسے اعمال آگے بھیج رہے ہیں ان کو عظیم الشان جزا عطا فرمائی جائے گی۔

تسبیح کا جو مضمون پہلی سورتوں اور اس سورت کے آغاز میں گزرا ہے، اب سورت کے آخر پر اسی مضمون کا معراج ہے اور وہ آیات جو ''هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُو'' سے شروع ہوتی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کے بعض عظیم المرتبت اَسماءِ حُسنٰی بیان فرمائے گئے ہیں اور لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی کہہ کر یہ بیان فرما دیا گیا کہ صرف انہی مذکورہ اَسماء پر اکتفا نہیں بلکہ تمام اَسماءِ حسنٰی اُسی کے ہیں۔

☆☆☆

سُوْرَۃُ الْحَشْرِ مَدَنِیَّۃٌ وَّ ھِیَ مَعَ الْبَسْمَلَۃِ خَمْسٌ وَّ عِشْرُوْنَ اٰیَۃً وَّ ثَلَاثَۃُ رُکُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ②

۲۔ اللہ کی تسبیح کرتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ اور وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ۭ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا ۤ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۤ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ③

۳۔ وہی ہے جس نے اہلِ کتاب میں سے ان کو جنہوں نے کفر کیا پہلے حشر کے وقت ان کے گھروں سے نکالا۔ تم گمان نہیں کرتے تھے کہ وہ نکل جائیں گے جبکہ وہ یہ سمجھتے تھے کہ ان کے قلعے اللہ سے ان کی حفاظت کریں گے۔ پس اللہ ان تک آ پہنچا جہاں سے وہ خیال تک نہ کر سکے۔ اور اُس نے اُنکے دلوں میں رعب ڈال دیا۔ وہ خود اپنے ہی ہاتھوں اور مومنوں کے ہاتھوں سے بھی اپنے گھروں کو برباد کرنے لگے۔ پس اے صاحبِ بصیرت لوگو! عبرت حاصل کرو۔ [۱]

وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاۗءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ۭ وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ④

۴۔ اور اگر اللہ نے اُن کیلئے جلاوطنی مقدّر نہ کر رکھی ہوتی تو انہیں اسی دنیا میں عذاب دیتا جبکہ آخرت میں اُن کیلئے (بہرحال) آگ کا عذاب (مقدّر) ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَاۗقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاۗقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ⑤

۵۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی شدید مخالفت کی۔ اور جو اللہ کی مخالفت کرتا ہے تو یقیناً اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔

[۱] اس آیت میں بنو نضیر کے جلاوطن ہونے کا واقعہ مذکور ہے۔

مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِىَ الْفٰسِقِيْنَ ۝٦

۶۔ جو بھی کھجور کا درخت تم نے کاٹا یا اُسے اپنی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا تو اللہ کے حکم کے ساتھ ایسا کیا اور یہ اس غرض سے تھا کہ وہ فاسقوں کو رُسوا کردے۔

وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝٧

۷۔ اور اللہ نے اُن (کے اموال میں) سے اپنے رسول کو جو بطور غنیمت عطا کیا تو اُس پر تم نے نہ گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ۔ لیکن اللہ اپنے رسولوں کو جن پر چاہتا ہے مسلّط کر دیتا ہے اور اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ كَىْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ۚ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝٨ وقف لازم

۸۔ اللہ نے بعض بستیوں کے باشندوں (کے اموال میں) سے اپنے رسول کو جو بطور غنیمت عطا کیا ہے تو وہ اللہ کے لئے اور رسول کے لئے ہے اور اقرباء، یتامیٰ اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے۔ تا ایسا نہ ہو کہ یہ (مالِ غنیمت) تمہارے امراء ہی کے دائرے میں چکر لگاتا رہے۔ اور رسول جو تمہیں عطا کرے تو اسے لے لو اور جس سے تمہیں روکے اُس سے رُک جاؤ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔

لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝٩

۹۔ اُن درویش مہاجرین کے لئے بھی ہے جو اپنے گھروں سے نکالے گئے اور اپنے اموال سے (الگ کئے گئے)۔ وہ اللہ ہی سے فضل اور اس کی رضا چاہتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں۔ یہی ہیں وہ جو سچے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۗ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿١٠﴾

۱۰۔ اور وہ لوگ جنہوں نے ان سے پہلے ہی گھر تیار کر رکھے تھے اور ایمان کو (دلوں میں) جگہ دی تھی وہ ان سے محبت کرتے تھے جو ہجرت کر کے ان کی طرف آئے اور اپنے سینوں میں اس کی کچھ حاجت نہیں پاتے تھے جو اُن (مہاجروں) کو دیا گیا اور خود اپنی جانوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے تھے باوجود اس کے کہ انہیں خود تنگی درپیش تھی۔ پس جو کوئی بھی نفس کی خساست سے بچایا جائے تو یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١﴾

۱۱۔ اور جو لوگ اُن کے بعد آئے وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! ہمیں بخش دے اور ہمارے اُن بھائیوں کو بھی جو ایمان میں ہم پر سبقت لے گئے اور ہمارے دلوں میں اُن لوگوں کے لئے جو ایمان لائے کوئی کینہ نہ رہنے دے۔ اے ہمارے ربّ! یقیناً تو بہت شفیق (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ ①

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿١٢﴾

۱۲۔ کیا تُو نے ان کی طرف نظر نہیں دوڑائی جنہوں نے نفاق کیا۔ وہ اہلِ کتاب میں سے اپنے ان بھائیوں سے جنہوں نے کفر کیا کہتے ہیں کہ اگر تم نکال دیئے گئے تو تمہارے ساتھ ہم بھی ضرور نکلیں گے اور تمہارے بارے میں کبھی کسی کی اطاعت نہیں کریں گے اور اگر تمہارے خلاف لڑائی کی گئی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے۔ اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یقیناً وہ جھوٹے ہیں۔

① آیت ۹ تا ۱۱: یہ آیات انصار اور مہاجرین کے ایمان اور بلند روحانی مرتبہ کو بیان کر رہی ہیں۔ حضرت امام زین العابدینؒ کی خدمت میں ایک دفعہ عراق کے رافضیوں کا ایک وفد آیا اور انہوں نے حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے خلاف باتیں کیں۔ آپؒ نے اُن سے فرمایا کہ کیا تم لوگ مہاجرین میں سے ہو؟ (جن کا آیت نمبر ۹ میں ذکر ہے) انہوں نے کہا: نہیں۔ پھر آپ نے پوچھا تو کیا تم انصار میں سے ہو؟ (جن کا آیت نمبر ۱۰ میں ذکر ہے) انہوں نے کہا: نہیں۔ آپؒ نے فرمایا تو پھر مَیں گواہی دیتا ہوں کہ تم اُن لوگوں میں سے بھی نہیں ہو (جن کا ذکر آیت ۱۱ میں ہے اور) جن کے متعلق آیا ہے: وَالَّذِيْنَ جَاءُوْ مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ ...... الآية.
(کشفُ الغُمَّة فی معرفۃِ الائمۃ، جزو ثانی، صفحہ ۲۹۰، ابوالحسن علی بن عیسیٰ بن ابی الفتح الاربلی، دار الکتاب الاسلامی بیروت، ۱۴۰۱ھ)

لَئِنۡ اُخۡرِجُوۡا لَا یَخۡرُجُوۡنَ مَعَہُمۡ ۚ وَلَئِنۡ قُوۡتِلُوۡا لَا یَنۡصُرُوۡنَہُمۡ ۚ وَلَئِنۡ نَّصَرُوۡہُمۡ لَیُوَلُّنَّ الۡاَدۡبَارَ ۟ ثُمَّ لَا یُنۡصَرُوۡنَ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ اگر وہ نکال دیئے گئے تو ان کے ساتھ یہ نہیں نکلیں گے اور اگر ان سے لڑائی کی گئی تو یہ کبھی ان کی مدد نہیں کریں گے اور اگر یہ ان کی مدد کریں گے بھی تو ضرور پیٹھ دکھا جائیں گے پھر اُن کی کوئی مدد نہ کی جائے گی۔

لَاَنۡتُمۡ اَشَدُّ رَہۡبَۃً فِیۡ صُدُوۡرِہِمۡ مِّنَ اللّٰہِ ؕ ذٰلِکَ بِاَنَّہُمۡ قَوۡمٌ لَّا یَفۡقَہُوۡنَ ﴿۱۴﴾

۱۴۔ تم یقیناً اُنکے سینوں میں خوف طاری کرنے کے اعتبار سے اللہ سے زیادہ سخت (دکھائی دیتے) ہو۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ وہ ایک ایسی قوم ہیں جو سمجھتے نہیں۔

لَا یُقَاتِلُوۡنَکُمۡ جَمِیۡعًا اِلَّا فِیۡ قُرًی مُّحَصَّنَۃٍ اَوۡ مِنۡ وَّرَآءِ جُدُرٍ ؕ بَاۡسُہُمۡ بَیۡنَہُمۡ شَدِیۡدٌ ؕ تَحۡسَبُہُمۡ جَمِیۡعًا وَّ قُلُوۡبُہُمۡ شَتّٰی ؕ ذٰلِکَ بِاَنَّہُمۡ قَوۡمٌ لَّا یَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۵﴾ۚ

۱۵۔ وہ تم سے اکٹھے لڑائی نہیں کریں گے مگر قلعہ بند بستیوں میں یا پھر فصیلوں کے پرلی طرف سے۔ اُن کی لڑائی آپس میں بہت سخت ہے۔ تو انہیں اکٹھا سمجھتا ہے جبکہ ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں۔ یہ اس لئے ہے کہ وہ ایک ایسی قوم ہیں جو عقل نہیں کرتے۔ (۱)

کَمَثَلِ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ قَرِیۡبًا ذَاقُوۡا وَبَالَ اَمۡرِہِمۡ ۚ وَلَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۱۶﴾ۚ

۱۶۔ (یہ) ان لوگوں کی طرح (ہیں) جو اُن سے تھوڑا عرصہ پہلے اپنے اعمال کا وبال چکھ چکے ہیں اور ان کے لئے دردناک عذاب (مقدر) ہے۔

کَمَثَلِ الشَّیۡطٰنِ اِذۡ قَالَ لِلۡاِنۡسَانِ اکۡفُرۡ ۚ فَلَمَّا کَفَرَ قَالَ اِنِّیۡ بَرِیۡٓءٌ مِّنۡکَ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اللّٰہَ رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ شیطان کی مثال کی طرح جب اس نے انسان سے کہا انکار کر دے۔ پس جب اس نے انکار کر دیا تو کہنے لگا کہ یقیناً میں تجھ سے بری الذمّہ ہوں۔ یقیناً میں تو تمام جہانوں کے ربّ، اللہ سے ڈرتا ہوں۔

---

(۱) یہ یہودیوں کے متعلق ایک پیشگوئی ہے جو قیامت تک اسی طرح پوری ہوتی رہے گی۔ جب تک یہود کو مضبوط دفاعی قلعے مہیا نہ ہوں، جو ہر زمانہ کے حالات کے مطابق بدلتے رہتے ہیں، اور اس کے نتیجہ میں ان کو اپنی برتری کا یقین نہ ہو وہ کبھی بھی مدّمقابل سے لڑائی نہیں کریں گے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان کے دل آپس میں اکٹھے ہیں۔ بظاہر وہ اپنے دشمن کے مقابل پر اکٹھے نظر آتے ہیں مگر آپس میں ہمیشہ ان کے دل ایک دوسرے سے پھٹے رہتے ہیں۔ فی زمانہ جن لوگوں کو آنحضور ﷺ نے یہود کے مشابہ قرار دیا ہے ان کا بھی بعینہٖ یہی حال ہے۔

فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِى النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۸﴾ ع ۲

۱۸۔ پس اُن دونوں کا انجام یہ ٹھہرا کہ وہ دونوں ہی آگ میں پڑیں گے۔ دونوں اس میں لمبا عرصہ رہنے والے ہوں گے۔ ظالموں کی یہی جزا ہوا کرتی ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور ہر جان یہ نظر رکھے کہ وہ کل کے لئے کیا آگے بھیج رہی ہے۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ اس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰهُمْ اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے انہیں خود اپنے آپ سے غافل کر دیا۔ یہی بدکردار لوگ ہیں۔

لَا يَسْتَوِىْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۲۱﴾

۲۱۔ آگ والے اور جنّت والے کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔ جنّتی ہی ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ اگر ہم نے اِس قرآن کو کسی پہاڑ پر اُتارا ہوتا تو تُو ضرور دیکھتا کہ وہ اللہ کے خوف سے عجز اختیار کرتے ہوئے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔ اور یہ تمثیلات ہیں جو ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں تا کہ وہ تفکّر کریں۔ ﴿۱﴾

هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ غیب کا جاننے والا ہے اور حاضر کا بھی۔ وہی ہے جو بِن مانگے دینے والا، بے انتہا رحم کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

﴿۱﴾ اس آیت میں جن پہاڑوں کا ذکر ہے اُن سے مراد دنیاوی پہاڑ نہیں بلکہ پہاڑوں کی طرح بلند و بالا شخصیتیں مراد ہیں جیسا کہ اس آیت کے آخر پر یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ یہ تمثیلات ہیں جو اس لئے بیان کی جاتی ہیں کہ لوگ ان پر غور و فکر کریں۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلۡمَلِكُ الۡقُدُّوۡسُ السَّلٰمُ الۡمُؤۡمِنُ الۡمُهَيۡمِنُ الۡعَزِيۡزُ الۡجَبَّارُ الۡمُتَكَبِّرُ ؕ سُبۡحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ وہ بادشاہ ہے، پاک ہے، سلام ہے، امن دینے والا ہے، نگہبان ہے، کامل غلبہ والا ہے، ٹوٹے کام بنانے والا ہے (اور) کبریائی والا ہے۔ پاک ہے اللہ اُس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

هُوَ اللّٰهُ الۡخَالِقُ الۡبَارِئُ الۡمُصَوِّرُ لَهُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ۚ وَ هُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۲۵﴾ ع

۲۵۔ وہی اللہ ہے جو پیدا کرنے والا۔ پیدائش کا آغاز کرنے والا اور مصوّر ہے۔ تمام خوبصورت نام اسی کے ہیں۔ اُسی کی تسبیح کر رہا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

۶۰۔ اَلْمُمْتَحِنَۃ

یہ سورت مدینہ میں نازل ہوئی اور بسم اللہ سمیت اس کی چودہ آیات ہیں۔

اس سے پہلی سورت میں یہود کے حشر کا ذکر فرمایا گیا ہے اور اس سورت میں مسلمانوں کو متنبہ کیا جا رہا ہے کہ جو اللہ اور رسولؐ کی دشمنی کرتے ہیں ان کو ہرگز دوست نہ بناؤ کیونکہ وہ اگر بظاہر دوست بھی بنتے ہوں تو ان کے سینہ میں بغض بھرا ہوا ہے اور وہ ہر وقت تمہیں ہلاک کرنے کے منصوبے باندھتے رہتے ہیں۔

اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اُسوہ کا ذکر ہے کہ ان کی تمام تر دوستیاں اللہ ہی کی خاطر تھیں اور تمام دشمنیاں بھی اللہ ہی کی خاطر تھیں۔ اس لئے تمہارے قریبی اعزّہ، ماں باپ اور بچے تمہارے کسی کام نہیں آسکیں گے۔ تمہیں بہرحال اپنے تعلقات اللہ ہی کی خاطر استوار کرنے ہوں گے اور اللہ ہی کی خاطر قطع کرنے ہوں گے۔ لیکن ساتھ ہی مومنوں کو یہ تاکید فرما دی کہ تمہارے جو دشمن ایذا رسانی میں پہل نہیں کرتے، تمہیں ہرگز حق نہیں پہنچتا کہ ان کی ایذا رسانی میں تم پہل کرو۔ اعلیٰ درجہ کے انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ جب تک وہ تم سے دوستی نبھاتے رہیں تم بھی ان سے دوستی نبھاؤ۔

چونکہ یہ سورت اس دَور کا ذکر کر رہی ہے جبکہ مسلمانوں کو یہود کے علاوہ دیگر مشرکین سے بھی اپنے دفاع میں قِتال کی اجازت دیدی گئی تھی اس لئے قِتال کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے بہت سے مسائل کا ذکر بھی فرما دیا گیا کہ اس صورت میں صحیح طریق کار کیا ہوگا۔ مثلاً کفار کی بعض بیویاں اگر ایمان لا کر ہجرت کر جائیں تو اُن کے ایمان کا پوری طرح امتحان لے لیا کرو اور اگر وہ واقعۃً اپنی مرضی سے ایمان لائی ہیں تو پھر پہلا فرض یہ ہے کہ ان کو ہرگز کفار کی طرف واپس نہ کرو کیونکہ وہ دونوں ایک دوسرے کے لئے حلال نہیں رہے۔ البتہ ان کے ولیوں کو وہ خرچ ادا کرو جو وہ ان پر کر چکے ہیں۔

اس کے بعد آخر پر اس عہد بیعت کا ذکر فرمایا ہے جو اُن تمام مومن عورتوں سے بھی لینا چاہئے جو کفار سے بھاگ کر ہجرت کر کے آئی ہیں اور اس کے علاوہ دیگر تمام مومن عورتوں سے بھی جب وہ بیعت کرنا چاہیں۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اَرْبَعَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ؕ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ ۖ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝۲

۲۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! میرے دشمن اور اپنے دشمن کو کبھی دوست نہ بناؤ۔ تم ان کی طرف محبت کے پیغام بھیجتے ہو جبکہ وہ حق کا، جو تمہارے پاس آیا، انکار کر چکے ہیں۔ وہ رسول کو اور تمہیں (وطن سے) نکالتے ہیں محض اس لئے کہ تم اپنے ربّ، اللہ پر ایمان لے آئے۔ اگر تم میرے رستے میں اور میری ہی رضا چاہتے ہوئے جہاد پر نکلے ہو اور ساتھ ہی انہیں محبت کے خفیہ پیغام بھی بھیج رہے ہو جبکہ میں سب سے زیادہ جانتا ہوں جو تم چھپاتے اور جو ظاہر کرتے ہو (تو تمہارا یہ اِخفاء عبث ہے)۔ اور جو بھی تم میں سے ایسا کرے تو وہ سیدھی راہ سے بھٹک چکا ہے۔

اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ۝۳ؕ

۳۔ اگر وہ تمہیں کہیں پائیں تو تمہارے دشمن ہی رہیں گے اور اپنے ہاتھ اور زبانیں بدنیتی سے تم پر دراز کریں گے اور چاہیں گے کہ کاش تم بھی انکار کردو۔

لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚۛ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚۛ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۴

۴۔ تمہارے رِحمی رشتہ دار اور اولاد قیامت کے دن ہرگز تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکیں گے۔ وہ تمہارے درمیان جدائی ڈال دے گا اور جو تم کرتے ہو اللہ اُس پر ہمیشہ نظر رکھتا ہے۔

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۫ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝٥

۵۔ یقیناً تمہارے لئے ابراہیم اوران لوگوں میں جو اُس کے ساتھ تھے ایک اُسوۂ حسنہ ہے۔ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ ہم تم سے بیزار ہیں اور اُس سے بھی جس کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو۔ ہم تمہارا انکار کرتے ہیں اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کی دشمنی اور بغض ظاہر ہوچکے ہیں یہاں تک کہ تم ایک ہی اللہ پر ایمان لے آؤ۔ سوائے اپنے باپ کے لیے ابراہیم کے ایک قول کے (جو ایک استثناء تھا) کہ میں ضرور تیرے لئے بخشش کی دعا مانگوں گا حالانکہ میں اللہ کی طرف سے تیرے بارہ میں کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا۔ اے ہمارے ربّ! تجھ پر ہی ہم توکّل کرتے ہیں اور تیری طرف ہی ہم جھکتے ہیں اور تیری طرف ہی لَوٹ کر جانا ہے۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٦

۶۔ اے ہمارے ربّ! ہمیں ان لوگوں کیلئے ابتلا نہ بنا جنہوں نے کفر کیا اور اے ہمارے ربّ! ہمیں بخش دے یقیناً تو کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝٧ ع

۷۔ یقیناً تمہارے لئے ان میں ایک نیک نمونہ ہے یعنی اُس کے لئے جو اللہ اور یومِ آخر کی امید رکھتا ہے اور جو اِعراض کرے تو (جان لے کہ) یقیناً وہ اللہ ہی ہے جو غنی ہے (اور) صاحبِ حمد ہے۔

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ؕ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٨

۸۔ قریب ہے کہ اللہ تمہارے اور اُن میں سے اُن لوگوں کے درمیان جن سے تم باہمی عداوت رکھتے تھے محبت ڈال دے اور اللہ ہمیشہ قدرت رکھنے والا ہے اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۹﴾

۹۔ اللہ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جنہوں نے تم سے دین کے معاملہ میں قتال نہیں کیا اور نہ تمہیں بے وطن کیا کہ تم اُن سے نیکی کرو اور اُن سے انصاف کے ساتھ پیش آؤ۔ یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ ①

اِنَّمَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۰﴾

۱۰۔ اللہ تمہیں محض اُن لوگوں کے بارہ میں منع کرتا ہے جنہوں نے دین کے معاملہ میں تم سے لڑائی کی اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا اور تمہیں نکالنے میں ایک دوسرے کی مدد کی کہ تم انہیں دوست بناؤ۔ اور جو اُنہیں دوست بنائے گا تو یہی ہیں وہ جو ظالم ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ

۱۱۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تمہارے پاس مومن عورتیں مہاجر ہونے کی حالت میں آئیں تو اُن کا امتحان لے لیا کرو۔ اللہ ان کے ایمان کو سب سے زیادہ جانتا ہے۔ پس اگر تم اچھی طرح معلوم کرلو کہ وہ مومنات ہیں تو کفار کی طرف انہیں واپس نہ بھیجو۔ نہ یہ اُن کے لئے حلال ہیں اور نہ وہ اِن کے لئے حلال۔ اور ان (کے ولیوں) کو جو خرچ وہ کر چکے ہیں ادا کرو۔ تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم ان سے نکاح کرو جبکہ تم انہیں ان کے مہر دے چکے ہو۔ اور کافر عورتوں کے نکاح کا معاملہ اپنے قبضہ اختیار

① یہ آیت کریمہ جارحانہ جنگوں کے تصور کا قلع قمع کرتی ہے اور ان لوگوں سے حسن سلوک اور دوستی کی ممانعت نہیں کرتی جنہوں نے مسلمانوں سے دینی اختلاف کی وجہ سے لڑائی نہیں کی اور بے قصور مسلمانوں کو اپنے گھروں سے نہیں نکالا۔ بعض دوسری آیات سے یہ غلط استنباط کیا جاتا ہے کہ ہر قسم کے غیر مسلم سے دوستی حرام ہے مگر اس آیت سے تو پتہ چلتا ہے کہ جنہوں نے مسلمانوں کے خلاف دینی اختلاف کی وجہ سے جارحانہ رویہ اختیار نہیں کیا ان سے نہ صرف دوستی جائز ہے بلکہ ان سے حسن سلوک کی تلقین فرمائی گئی ہے۔

وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْـَٔلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْـَٔلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ؕ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۱﴾

میں نہ لو۔ اور جو تم نے اُن پر خرچ کیا ہے وہ اُن سے طلب کرو اور جو انہوں نے خرچ کیا ہے وہ تم سے طلب کریں۔ یہ اللہ کا حکم ہے۔ وہ تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہے۔ اور اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲﴾

۱۲۔ اور اگر تمہاری بیویوں میں سے کچھ تم سے کفار کی جانب جاتی رہیں اور تم ہرجانہ لے چکے ہو تو اُن مومنوں کو جن کی بیویاں ہاتھ سے جا چکی ہوں اس کے مطابق دو جو انہوں نے خرچ کیا تھا اور اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان لاتے ہو۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ اے نبی! جب مومن عورتیں تیرے پاس آئیں (اور) اس (امر) پر تیری بیعت کریں کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہرائیں گی اور نہ ہی چوری کریں گی اور نہ زنا کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ ہی (کسی پر) کوئی جھوٹا الزام لگائیں گی جسے وہ اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے سامنے گھڑ لیں اور نہ ہی معروف (امور) میں تیری نافرمانی کریں گی تو تُو اُنکی بیعت قبول کر اور اُن کیلئے اللہ سے بخشش طلب کر۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ﴿۱۴﴾ ع

۱۴۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ایسی قوم کو دوست نہ بناؤ جن پر اللہ غضبناک ہوا۔ وہ آخرت سے مایوس ہو چکے ہیں جیسے کفار اصحابِ قبور سے مایوس ہو چکے ہیں۔

۶۱۔ الصّفّ

یہ سورت مدینہ میں نازل ہوئی اور بسم اللہ سمیت اس کی پندرہ آیات ہیں۔

پچھلی سورت کے آخر پر جس عہدِ بیعت کا ذکر ہے اس میں صرف مومن عورتوں کی ذمہ داریوں کا ذکر ہی نہیں ہے بلکہ مومن مرد بھی عہدِ بیعت کے ذریعہ اسی قسم کی روحانی بیماریوں سے اجتناب کا عہد کرتے ہیں۔ پس دونوں کو سورۃ الصّفّ کے آغاز میں یہ تاکید ہے کہ اپنے عہدِ بیعت میں منافق نہ ہو جانا اور یہ نہ ہو کہ دوسروں کو تو نصیحت کرتے رہو اور خود اس پر کاربند نہ ہو۔ اگر تم اخلاص کے ساتھ عہد بیعت پر قائم رہو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے دل ایک دوسرے سے اس طرح پیوستہ کر دے گا کہ تمہیں ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح دشمن کے مقابل پر کھڑا کر دے گا۔

اسی سورت میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کا بھی ذکر ہے جس میں حضرت **محمد** مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے نام یعنی **احمد**ؐ کا ذکر فرمایا جو جمالی شان کا مظہر ہے۔ **احمد**ؐ کے تعلق میں اس کے بعد جو ذکر ملتا ہے اس سے صاف ثابت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک جمالی مظہر آخَرِین کے زمانہ میں پیدا ہوگا۔ اس وقت جو اسلام کی جمالی رنگ کی خدمت کی اس کو اور اس کے متبعین کو توفیق ملے گی وہ نقشہ صاف ظاہر کر رہا ہے کہ یہ ایک مستقبل کی پیشگوئی ہے۔

چونکہ اس سورت کے آخر پر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپؑ کی پیشگوئیوں کا ذکر چل رہا ہے اس لئے جس طرح آپؑ نے یہ اعلان کیا تھا کہ کون ہے جو اللہ کے لئے آپؑ کا مددگار بنے گا، اُسی طرح لازم ہے کہ دَورِ آخَرِین میں جب دوبارہ یہ اعلان ہو تو تمام وہ مسلمان جو سچے دل سے ان پیشگوئیوں پر ایمان لائے ہیں وہ بھی یہ اعلان کرتے ہوئے مسیحِ محمدیؑ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں کہ ہم ہر طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی نصرت کے لئے مسیحِ محمدیؑ کے خدمتِ دین کے کاموں میں اس کے مددگار رہوں گے۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ خَمسَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ②

۲۔ اللہ ہی کی تسبیح کرتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ③

۳۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم کیوں وہ کہتے ہو جو کرتے نہیں۔

كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ④

۴۔ اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑا گناہ ہے کہ تم وہ کہو جو تم کرتے نہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ⑤

۵۔ یقیناً اللہ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف باندھ کر قتال کرتے ہیں گویا وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ۖ فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ۖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ⑥

۶۔ اور (یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم! تم مجھے کیوں اذیّت دیتے ہو؟ حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں۔ پس جب وہ ٹیڑھے ہوگئے تو اللہ نے اُن کے دلوں کو ٹیڑھا کر دیا اور اللہ فاسق قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ

۷۔ اور (یاد کرو) جب عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل! یقیناً میں تمہاری طرف اللہ کا رسول

مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷

ہوں۔ اس کی تصدیق کرتے ہوئے آیا ہوں جو تورات میں سے میرے سامنے ہے اور ایک عظیم رسول کی خوشخبری دیتے ہوئے جو میرے بعد آئے گا جس کا نام احمد ہوگا۔ پس جب وہ کھلے نشانوں کے ساتھ ان کے پاس آیا تو انہوں نے کہا یہ تو ایک کھلا کھلا جادو ہے۔ ①

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰٓى اِلَى الْاِسْلَامِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۸

۸۔ اور اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ گھڑے حالانکہ اُسے اسلام کی طرف بلایا جا رہا ہو۔ اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝۹

۹۔ وہ چاہتے ہیں کہ وہ اپنے منہ کی پھونکوں سے اللہ کے نُور کو بجھا دیں حالانکہ اللہ ہر حال میں اپنا نُور پورا کرنے والا ہے خواہ کافر ناپسند کریں۔ ②

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝۱۰ ع

۱۰۔ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ اُسے دین (کے ہر شعبہ) پر کلیّۃً غالب کر دے خواہ مشرک بُرا منائیں۔ ③

---

① اس آیت میں آنحضرت ﷺ کی شانِ احمدیت کے ظہور کی پیشگوئی فرمائی گئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم محمد کے طور پر بھی جلوہ گر ہوئے جس کی پیشگوئی حضرت موسیٰ نے فرمائی اور احمد کے طور پر بھی جس کی پیشگوئی حضرت عیسیٰ نے فرمائی۔

② حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''اس آیت میں تصریح سے سمجھایا گیا ہے کہ مسیح موعود چودھویں صدی میں پیدا ہوگا کیونکہ اتمامِ نور کے لئے چودھویں رات مقرر ہے۔''
(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۲۴)

③ اس آیت میں آنحضرت ﷺ کے عالمی نبی ہونے کا وضاحت سے ذکر موجود ہے یعنی آپ کسی ایک دین کے ماننے والوں کی طرف مبعوث نہیں ہوئے بلکہ تمام جہانوں میں ظاہر ہونے والے ہر دین کے پیروکاروں کی طرف مبعوث ہوئے ہیں اور ان پر غلبہ پائیں گے۔
حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''یہ قرآن شریف میں ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے جس کی نسبت علماء محققین کا اتفاق ہے کہ یہ مسیح موعود کے ہاتھ پر پوری ہوگی۔''
(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۳۲)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۱۱﴾

۱۱۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت پر مطلع کروں جو تمہیں ایک دردناک عذاب سے نجات دے گی؟

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿ۙ۱۲﴾

۱۲۔ تم (جو) اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہو اور اللہ کے راستے میں اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرتے ہو، یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔☆

يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ يُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَ مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿ۙ۱۳﴾

۱۳۔ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کردے گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں اور ایسے پاکیزہ گھروں میں بھی جو ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں ہیں۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

وَ اُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ؕ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِيْبٌ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴﴾

۱۴۔ ایک دوسری (بشارت بھی) جسے تم بہت چاہتے ہو۔ اللہ کی طرف سے نصرت اور قریب کی فتح ہے۔ پس تو مومنوں کو خوشخبری دیدے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ وَ كَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ﴿۱۵﴾ ع ۲

۱۵۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کے انصار بن جاؤ جیسا کہ عیسیٰ بن مریم نے حواریوں سے کہا تھا (کہ) کون ہیں جو اللہ کی طرف راہ نمائی کرنے میں میرے انصار ہوں؟ حواریوں نے کہا ہم اللہ کے انصار ہیں۔ پس بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ ایمان لے آیا اور ایک گروہ نے انکار کردیا۔ پس ہم نے اُن لوگوں کی جو ایمان لائے اُن کے دشمنوں کے خلاف مدد کی تو وہ غالب آ گئے۔

☆ ترجمہ کا یہ اسلوب اِملاء ما مَنّ به الرحمن سے لیا گیا ہے۔

۶۲۔ الجمعۃ

یہ سورت مدنی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی بارہ آیات ہیں۔

یہ سورت گزشتہ سورت میں مذکور تمام پیشگوئیوں کی جامع ہے اور اس میں **جمع** کا ہر معنی بیان فرما دیا گیا ہے۔ یعنی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آخَرِین کو اوّلین کے ساتھ جمع کرنے کا موجب بنیں گے اور اپنی جلالی اور جمالی صفات کے جلووں کو بھی جمع فرمائیں گے اور جمعہ کے روز جو مسلمانوں کو ہر ہفتے جمع کیا جاتا ہے اس کا بھی اسی سورت میں ذکر ہے۔

اور اس کے آخر پر یہ پیشگوئی بھی کردی گئی کہ بعد کے آنے والے مسلمان مال کمانے اور تجارتوں میں مشغول ہو کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تنہا چھوڑ دیں گے۔ اس آیت کے متعلق بعض علماء کا یہ کہنا کہ گویا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایسا ہوا کرتا تھا کہ آپؐ کے انتہائی مخلص صحابہؓ جنہوں نے کبھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خطرناک جنگوں میں بھی تنہا نہیں چھوڑا، جب تجارتی قافلوں کی خبریں سنا کرتے تھے تو آپؐ کو چھوڑ کر اُن کی طرف بھاگ جایا کرتے تھے۔ یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ پر ایک بہتان ہے۔ یقیناً اس میں آخَرِین کے دور کے مسلمانوں کا ذکر ہے جو عملاً اپنے دین سے غافل ہو چکے ہوں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام سے کوئی سروکار نہ رکھیں گے۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اثْنَتَا عَشْرَةَ ايَةً وَّ رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ②

۲۔ اللہ ہی کی تسبیح کرتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ وہ بادشاہ ہے۔ قدّوس ہے۔ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ③

۳۔ وہی ہے جس نے اُمّی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔ وہ اُن پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔ ⁽¹⁾

وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ④

۴۔ اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی اُن سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔ ⁽²⁾

---

(1) اس آیت کریمہ میں آنحضرت ﷺ کی جو استثنائی شان بیان فرمائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ آپؐ اپنے اوپر ایمان لانے والوں پر تلاوتِ آیات کے ساتھ ہی ان کا تزکیہ فرماتے تھے پیشتر اس سے کہ ان کو کتاب کا علم یا حکمت بتائے جائیں۔ قرآن کریم کا یہ عظیم معجزہ ہے کہ اس سے پہلے سورۃ البقرہ: ۱۳۰ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وہ دعا مذکور ہے جو رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے تعلق رکھتی ہے۔ آپؑ نے ایسے رسول کی بعثت کی دعا مانگی ہے جو اللہ کی آیات ان کو پڑھ کر سنائے، پھر ان کو علم و حکمت سے آگاہ کرے اور اس کے نتیجہ میں ان کا تزکیہ کرے۔ اس دعا کی قبولیت کا تین جگہ ذکر ہے مگر تینوں جگہ یہی ذکر ہے کہ آنحضرت ﷺ تلاوتِ آیات کے ساتھ ہی تزکیہ فرماتے تھے اور پھر کتاب و حکمت کے سکھانے کا بیان ہے۔ پس یہ قرآن کریم کا خاص اعجاز ہے جو تئیس سال میں نازل ہوا لیکن اس کی آیات میں کہیں ایک تضاد بھی نہیں پایا جاتا۔

(2) اس آیت کریمہ میں جن آخرین کا ذکر کیا گیا ہے ان میں اُسی رسول کی بعثت کا ذکر ہے جس کا گزشتہ آیت میں ذکر ہوا ہے۔ (هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا)۔ لیکن اس آیت کے آخر پر وہ چار صفاتِ الٰہیہ بیان نہیں کی گئیں ہیں جو آیت نمبر۲ کے آخر پر بیان ہیں بلکہ محض عزیز و حکیم کی دو صفات دُہرائی گئی ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس رسول کا آغاز میں ذکر ہے وہ دوبارہ خود مبعوث نہیں ہوگا بلکہ اس کا کوئی ظل مبعوث فرمایا جائے گا جو شرعی نبی نہیں ہوگا۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تعلق میں بھی یہی دو صفاتِ الٰہیہ بیان ہوئی ہیں جیسا کہ فرمایا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا (النساء: ۱۵۹)

ذٰلِكَ فَضۡلُ اللّٰهِ يُؤۡتِيۡهِ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِيۡمِ ۝

۵۔ یہ اللہ کا فضل ہے وہ اُس کو جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔ ①

مَثَلُ الَّذِيۡنَ حُمِّلُوا التَّوۡرٰىةَ ثُمَّ لَمۡ يَحۡمِلُوۡهَا كَمَثَلِ الۡحِمَارِ يَحۡمِلُ اَسۡفَارًا ؕ بِئۡسَ مَثَلُ الۡقَوۡمِ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ ۝٦

٦۔ ان لوگوں کی مثال جن پر تورات کی ذمہ داری ڈالی گئی پھر اُسے (جیسا کہ حق تھا) انہوں نے اُٹھائے نہ رکھا، گدھے کی سی ہے جو کتابوں کا بوجھ اٹھاتا ہے۔ کیا ہی بُری ہے اُن لوگوں کی مثال جنہوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

قُلۡ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ هَادُوۡۤا اِنۡ زَعَمۡتُمۡ اَنَّكُمۡ اَوۡلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنۡ دُوۡنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الۡمَوۡتَ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ۝٧

۷۔ تو کہہ دے کہ اے لوگو جو یہودی ہوئے ہو! اگر تم یہ گمان کرتے ہو کہ سب لوگوں کے سوا ایک تم ہی اللہ کے دوست ہو تو موت کی تمنّا کرو، اگر تم سچے ہو۔

وَلَا يَتَمَنَّوۡنَهٗۤ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتۡ اَيۡدِيۡهِمۡ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِالظّٰلِمِيۡنَ ۝٨

۸۔ اور وہ ہرگز اس کی تمنّا نہیں کریں گے بسبب اس کے جو اُن کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے۔ اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

---

① اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ بات رسول اللہ ﷺ کی پہلی بعثت سے متعلق نہیں ورنہ یُؤۡتِیۡهِ مَنۡ یَّشَآءُ کہنے کی ضرورت نہیں تھی۔ بلکہ اس سے مراد آپؐ کی بعثت ثانیہ ہے جو آپؐ کی غلامی میں ظاہر ہونے والے ایک امّتی نبی کی صورت میں ہوگی اور یہ اعزاز ایک فضل ہے جو اللہ جسے چاہے گا عطا کردے گا۔ وہ بہت فضل اور احسان کرنے والا ہے۔ اس استنباط کی تائید صحیح بخاری کی اس حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ اس آیت کی تلاوت پر صحابہؓ نے سوال کیا کہ مَنۡ هُمۡ یَارَسُوۡلَ اللّٰہ ۔ یہ نہیں پوچھا کہ وہ کون نازل ہوگا بلکہ یہ پوچھا کہ وہ کن کی طرف مبعوث ہوگا۔ اس پر آنحضور ﷺ نے حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ اگر ایمان ثریا پر بھی چلا جائے تو ان لوگوں میں سے ایک مرد یا بعض مرد ہوں گے جو اسے واپس ثریّا سے زمین پر لے آئیں گے۔ اس سے قطعی طور پر ثابت ہوجاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ بنفسہٖ دوبارہ مبعوث نہیں ہوں گے بلکہ آپؐ کا ایک غلام مبعوث ہوگا جو رجل فارسی الاصل یعنی اہلِ عجم میں سے ہوگا۔

قُلۡ اِنَّ الۡمَوۡتَ الَّذِیۡ تَفِرُّوۡنَ مِنۡهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیۡکُمۡ ثُمَّ تُرَدُّوۡنَ اِلٰی عٰلِمِ الۡغَیۡبِ وَالشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُکُمۡ بِمَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹﴾ ع

۹۔ تُو کہہ دے کہ یقیناً وہ موت جس سے تم بھاگ رہے ہو وہ یقیناً تمہیں آ لے گی۔ پھر تم غیب اور حاضر کا دائمی علم رکھنے والے کی طرف لَوٹائے جاؤ گے۔ پس وہ تمہیں (اس کی) خبر دے گا جو تم کیا کرتے تھے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا نُوۡدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنۡ یَّوۡمِ الۡجُمُعَةِ فَاسۡعَوۡا اِلٰی ذِکۡرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الۡبَیۡعَ ؕ ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۰﴾

۱۰۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب جمعہ کے دن کے ایک حصّہ میں نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی کرتے ہوئے بڑھا کرو اور تجارت چھوڑ دیا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوةُ فَانۡتَشِرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ وَابۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِ اللّٰهِ وَاذۡکُرُوا اللّٰهَ کَثِیۡرًا لَّعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ﴿۱۱﴾

۱۱۔ پس جب نماز ادا کی جا چکی ہو تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور اللہ کے فضل میں سے کچھ تلاش کرو اور اللہ کو بکثرت یاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

وَاِذَا رَاَوۡا تِجَارَةً اَوۡ لَهۡوَا ۟ انۡفَضُّوۡۤا اِلَیۡهَا وَتَرَکُوۡکَ قَآئِمًا ؕ قُلۡ مَا عِنۡدَ اللّٰهِ خَیۡرٌ مِّنَ اللَّهۡوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ؕ وَاللّٰهُ خَیۡرُ الرّٰزِقِیۡنَ ﴿۱۲﴾ ع

۱۲۔ اور جب وہ کوئی تجارت یا دل بہلاوا دیکھیں گے تو اس کی طرف دوڑ پڑیں گے اور تجھے اکیلا کھڑا ہوا چھوڑ دیں گے۔ تو کہہ دے کہ جو اللہ کے پاس ہے وہ دل بہلاوے اور تجارت سے بہت بہتر ہے اور اللہ رزق عطا کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

۶۳۔ المنافقون

یہ سورت مدنی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی بارہ آیات ہیں۔

اس کا آغاز ہی اس بات سے کیا گیا ہے کہ جس طرح فی زمانہ بعض منافقین قَسمیں کھاتے ہیں کہ تُو ضرور اللہ کا رسول ہے اور اللہ خوب جانتا ہے کہ واقعۃً تُو اللہ کا رسول ہے مگر اللہ یہ بھی گواہی دیتا ہے کہ منافقین جھوٹے ہیں، اسی طرح آخَرِین کے دَور میں مسلمانوں میں سے ایک کثیر تعداد کا یہی حال ہو چکا ہوگا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان کے اظہار میں قَسمیں تو کھائیں گے مگر اللہ تعالیٰ اس بات پر گواہ ہوگا کہ وہ محض منہ کی قسمیں کھاتے ہیں اور ایمان کے حقیقی تقاضے پورے نہیں کرتے۔

اسی سورت میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں پیدا ہونے والے رئیس المنافقین یعنی عبداللہ بن اُبی بن سلول کا ذکر آیا ہے کہ کس طرح اس نے ایک غزوہ سے واپسی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی واضح طور پر انتہائی گستاخی کی تھی یہاں تک کہ اپنے متعلق اہل مدینہ میں سے سب سے معزز ہونے کا دعویٰ کیا اور اس کے برعکس آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق گستاخانہ کلمات کہتے ہوئے یہ دعویٰ کیا کہ وہ مدینہ جانے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ سے نکال دے گا۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے جو کچھ دکھایا وہ اس کے بالکل برعکس تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عفو کا عظیم نمونہ دکھاتے ہوئے، طاقت رکھتے ہوئے بھی اس کو مدینہ سے باہر نہ نکالا اور اسکے مرتے دم تک اس کے لئے استغفار کرتے رہے یہاں تک کہ بالآخر اللہ تعالیٰ نے حکماً منع فرما دیا کہ آئندہ اس کی قبر پر کھڑے ہوکر اس کے لئے دعائے مغفرت نہ کیا کریں۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الْمُنَافِقُوْنَ مَدَنِيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۚ②

۲۔ جب منافق تیرے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ ضرور تُو اللہ کا رسول ہے۔ اور اللہ جانتا ہے کہ تُو یقیناً اس کا رسول ہے۔ پھر بھی اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق یقیناً جھوٹے ہیں۔ ①

اِتَّخَذُوْۤا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ③

۳۔ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے۔ پس وہ اللہ کے راستے سے روکتے ہیں۔ یقیناً بہت بُرا ہے جو وہ عمل کرتے ہیں۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ④

۴۔ یہ اس لئے ہے کہ وہ ایمان لائے پھر انکار کر دیا تو ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی۔ پس وہ سمجھ نہیں رہے۔

وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۫ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ⑤

۵۔ اور جب تو انہیں دیکھتا ہے تو ان کے جسم تیرا دل لبھاتے ہیں اور اگر وہ کچھ بولیں تو تُو اُن کی بات سنتا ہے۔ وہ ایسے ہیں جیسے ایک دوسرے کے سہارے چنی ہوئی خشک لکڑیاں۔ وہ بجلی کی ہر کڑک کو اپنے ہی اوپر (کڑکتا ہوا) سمجھتے ہیں۔ وہی دشمن ہیں پس اُن (کے شر) سے بچ۔ اللہ کی اُن پر لعنت ہو۔ وہ کہاں اُلٹے پھرائے جاتے ہیں۔

---

① باوجود اس کے کہ منہ سے بعض لوگ تصدیق کرتے ہیں جو واقعۃً درست ہوتی ہے مگر ان کے دل میں تکذیب ہوتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے رسول کریم ﷺ کو مطلع فرما دیا کہ بات سچی کر رہے ہیں لیکن ان کا دل جھٹلا رہا ہے۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝٦

٦۔ اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ آؤ اللہ کا رسول تمہارے لئے بخشش طلب کرے، وہ اپنے سَر موڑ لیتے ہیں اور تُو انہیں دیکھتا ہے کہ وہ استکبار کرتے ہوئے (قبولِ حق سے) رُک جاتے ہیں۔

سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝٧

٧۔ ان پر برابر ہے خواہ تُو ان کے لئے بخشش طلب کرے یا ان کے لئے بخشش نہ طلب کرے۔ اللہ ہرگز انہیں نہیں بخشے گا۔ یقیناً اللہ فاسق لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝٨

٨۔ یہی وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ جو لوگ اللہ کے رسول کے پاس رہتے ہیں ان پر خرچ نہ کرو یہاں تک کہ وہ بھاگ جائیں۔ حالانکہ آسمانوں اور زمین کے خزانے اللہ ہی کے ہیں لیکن منافقین سمجھتے نہیں۔

يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٩ ع ١ ٩ ١٣

٩۔ وہ کہتے ہیں اگر ہم مدینہ کی طرف لوٹیں گے تو ضرور وہ جو سب سے زیادہ معزّز ہے اُسے جو سب سے زیادہ ذلیل ہے اس میں سے نکال باہر کرے گا۔ حالانکہ عزت تمام تر اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور مومنوں کی، لیکن منافق لوگ جانتے نہیں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝١٠

١٠۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تمہیں تمہارے اموال اور تمہاری اولاد اللہ کے ذکر سے غافل نہ کردیں اور جو ایسا کریں تو یہی ہیں جو گھاٹا کھانے والے ہیں۔

وَاَنۡفِقُوۡا مِنۡ مَّا رَزَقۡنٰكُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ يَّاۡتِىَ اَحَدَكُمُ الۡمَوۡتُ فَيَقُوۡلَ رَبِّ لَوۡلَاۤ اَخَّرۡتَنِىۡۤ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيۡبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنۡ مِّنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿۱۱﴾

۱۱۔ اور خرچ کرو اس میں سے جو ہم نے تمہیں دیا ہے پیشتر اس کے کہ تم میں سے کسی کو موت آ جائے تو وہ کہے اے میرے ربّ! کاش تو نے مجھے تھوڑی سی مدّت تک مہلت دی ہوتی تو میں ضرور صدقات دیتا اور نیکوکاروں میں سے ہو جاتا۔

وَلَنۡ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفۡسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ؕ وَاللّٰهُ خَبِيۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۲﴾ ع ۲ ۱۴

۱۲۔ اور اللہ کسی جان کو، جب اس کی مقررہ مدّت آ پہنچی ہو، ہرگز مہلت نہیں دے گا۔ اور اللہ اُس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

٦٤۔ التّغابن

یہ سورت مدنی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی انیس آیات ہیں۔

اس سورت کا آغاز بھی سورۃ الجمعہ کی طرح **یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ** کے کلمات سے ہوتا ہے۔ اس سورت میں بھی اللہ تعالیٰ کی تسبیح کا ذکر فرماتے ہوئے یہ بیان کیا گیا ہے کہ زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں ہے اللہ کی تسبیح کر رہا ہے جیسا کہ سب تسبیح کرنے والوں سے بڑھ کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کی۔ پس کیسے ممکن ہے کہ اس **مُسَبِّحِ اَعْظَم** کی جو بھی اہانت کرے اس کو وہ اپنے غضب کا مورد نہ بنائے۔

سورۃ **الجمعة** میں آخری دَور میں جس جمع کا ذکر ہے اس کے متعلق یہاں یہ پیشگوئی بھی فرما دی گئی کہ وہ **تَغَابُن** یعنی کھرے کھوٹے کے درمیان تمیز کا دن ہوگا۔

اس دَور میں جو دین کی اعانت کے لئے کثرت سے مالی قربانی کا دَور ہوگا، تمام مالی قربانی کرنے والوں کو یہ خوشخبری دی جا رہی ہے کہ جو کچھ بھی وہ اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں گے اس کو اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہوئے اس کا بہت عظیم اجر عطا فرمائے گا۔

☆☆☆

سُوْرَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿١﴾

ا۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۫ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢﴾

۲۔ اللہ ہی کی تسبیح کر رہا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ اُسی کی بادشاہت ہے اور اُسی کی سب حمد ہے اور وہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٣﴾

۳۔ وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا۔ پس تم میں سے کافر بھی ہیں اور مومن بھی۔ اور اللہ، جو تم کرتے ہو، اُس پر گہری نظر رکھنے والا ہے۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿٤﴾

۴۔ اس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا اور تمہاری تصویر کشی کی اور تمہاری صورتیں بہت اچھی بنائیں اور اُسی کی طرف لَوٹ کر جانا ہے۔

يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ ۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٥﴾

۵۔ وہ جانتا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو۔ اور اللہ سینوں کی باتوں کو ہمیشہ جانتا ہے۔

اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۫ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦﴾

۶۔ کیا تم تک ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جنہوں نے پہلے کفر کیا تھا۔ پس انہوں نے اپنے فیصلے کا وبال چکھ لیا اور ان کیلئے بہت دردناک عذاب (مقدّر) ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ۫ فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝۷

۷۔ یہ اس لئے ہے کہ ان کے پاس ان کے رسول کھلے کھلے نشانوں کے ساتھ آیا کرتے تھے تو وہ کہتے تھے کہ کیا ہمیں بشر ہدایت دیں گے؟ پس انہوں نے انکار کیا اور مُنہ پھیر لیا اور اللہ بھی بے نیاز ہوگیا اور اللہ غنی (اور) صاحبِ حمد ہے۔

زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ؕ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝۸

۸۔ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا گمان کر بیٹھے کہ وہ ہرگز اُٹھائے نہیں جائیں گے۔ تو کہہ دے کیوں نہیں۔ میرے ربّ کی قسم! تم ضرور اُٹھائے جاؤ گے پھر ضرور تم خبر دیئے جاؤ گے اس کی جو تم کرتے تھے اور اللہ پر یہ بہت آسان ہے۔

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۹

۹۔ پس اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ اور اس نُور پر جو ہم نے اُتارا ہے۔ اور اللہ اُس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۱۰

۱۰۔ جس دن وہ تمہیں جمع ہونے کے دن (حاضر کرنے) کے لئے اکٹھا کرے گا۔ یہ وہی ہار جیت کا دن ہے۔ اور جو اللہ پر ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے وہ اُس سے اس کی بُرائیاں دور کر دے گا اور اسے ایسی جنّتوں میں داخل کرے گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔ یہ بہت عظیم کامیابی ہے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۱۱ ع ۱۱/۱۵

۱۱۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھٹلا دیا یہی آگ والے ہیں۔ وہ لمبے عرصہ تک اس میں رہیں گے اور (وہ) بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے۔

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۲﴾

۱۲۔ کوئی مصیبت نہیں پہنچتی مگر اللہ کے اِذن کے ساتھ۔ اور جو اللہ پر ایمان لائے وہ اُس کے دل کو ہدایت دیتا ہے اور اللہ دائماً ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ اور اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔ پس اگر تم مُنہ موڑ لو تو (جان لو کہ) ہمارے رسول پر محض پیغام کا صاف صاف پہنچا دینا ہے۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۴﴾

۱۴۔ اللہ (وہ ہے کہ اس) کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس چاہئے کہ مومن اللہ ہی پر توکّل کریں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! یقیناً تمہارے اَزواج میں سے اور تمہاری اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں۔ پس ان سے بچ کر رہو۔ اور اگر تم عفو سے کام لو اور درگزر کرو اور معاف کر دو تو یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ تمہارے اموال اور تمہاری اولاد محض آزمائش ہیں۔ اور وہ اللہ ہی ہے جس کے پاس بہت بڑا اَجر ہے۔ ①

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ

۱۷۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جس حد تک تمہیں توفیق ہے اور سنو اور اطاعت کرو اور خرچ کرو (یہ) تمہارے لئے بہتر ہوگا۔

① اس آیت میں جو اولاد کے فتنہ کا ذکر ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ علی الاعلان فتنہ پیدا کریں گے بلکہ اپنے اہل وعیال کے ذریعہ انسان آزمایا جاتا ہے اور جو اس آزمائش میں ناکام ہوجائے وہ فتنہ میں مبتلا ہوجاتا ہے۔

وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿١٧﴾

اور جو نفس کی کنجوسی سے بچائے جائیں تو یہی ہیں وہ لوگ جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿١٨﴾ۙ

۱۸۔ اگر تم اللہ کو قرضۂ حسنہ دو گے (تو) وہ اُسے تمہارے لئے بڑھا دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت قدر شناس (اور) بردبار ہے۔

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١٩﴾ ع

۱۹۔ غیب اور حاضر کا دائمی علم رکھنے والا، کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

۶۵۔ الطّلاق

یہ سورت مدنی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی تیرہ آیات ہیں۔

اس کا نام سورۃ الطلاق ہے اور اس میں آغاز سے لے کر آخر تک طلاق کے متعلق مختلف مسائل کا بیان ہے۔

پچھلی سورت سے اس سورت کا مرکزی نقطۂ اتّصال یہ ہے کہ اس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ایسے نور کے طور پر پیش فرمایا گیا ہے جو اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے اور یہی وہ نور ہے جو آخَرِین کے زمانہ میں ایک دفعہ پھر آپؐ کی امّت کے ان لوگوں کو اندھیروں سے نکالے گا جو دنیا کے اندھیروں میں بھٹکتے پھر رہے ہوں گے۔ اور اندھیروں سے نکلنے کے مضمون میں فسق و فجور کی زندگی سے نکل کر پاکبازی کی زندگی میں داخل ہونے کا مفہوم بہت اہمیت رکھتا ہے۔ یعنی اعتقادی اندھیروں سے بھی وہ نکالے گا اور عمل کے اندھیروں سے بھی نکالے گا۔ چنانچہ سورۃ الطّلاق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا کہ یہ رسول تو سراپا ذکر ہے اور ذکر ہی کے نتیجہ میں نور عطا ہوتا ہے اور ذکرِ الٰہی کے نتیجہ میں ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ عظیم فضیلت عطا فرمائی کہ آپؐ سراپا نور ہو گئے اور اپنے سچے غلاموں کو بھی ہر اندھیرے سے نور کی طرف نکالا۔

اس سورت میں ایک اور ایسی آیت ہے جو زمین و آسمان کے اسرار سے حیرت انگیز طور پر پردہ اٹھاتی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جیسے بذاتِ خود اندھیروں سے نکالنے والے تھے، اسی طرح آپؐ پر وہ کلام نازل فرمایا گیا جو کائنات کے اندھیروں سے اور اَسرار سے پردے اٹھا رہا ہے۔ جہاں قرآنِ کریم میں بارہا سات آسمانوں کا ذکر ہے وہاں یہ بھی فرما دیا گیا کہ سات آسمانوں کی طرح زمینیں بھی سات پیدا فرمائی گئی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ کس طرح ان زمینوں پر بسنے والوں پر وحی کا نزول ہوا اور کن کن اندھیروں سے ان کو نجات بخشی گئی۔ سردست کائنات میں جستجو کرنے والے سائنسدانوں کی اس مضمون کے آغاز تک بھی رسائی نہیں ہوئی لیکن جیسا کہ بارہا ثابت ہو چکا ہے قرآنی علوم ایک کوثر کی طرح لامتناہی ہیں اور آئندہ زمانہ کے سائنسدان یقیناً ان علوم کی کسی حد تک اطلاع پائیں گے۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝١

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۝٢

۲۔ اے نبی! جب تم (لوگ) اپنی بیویوں کو طلاق دیا کرو تو ان کو ان کی (طلاق کی) عدت کے مطابق طلاق دو اور عدت کا شمار رکھو اور اللہ، اپنے ربّ سے ڈرو۔ انہیں اُن کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں سوائے اس کے کہ وہ کھلی کھلی بے حیائی کی مرتکب ہوئی ہوں۔ اور یہ اللہ کی حدود ہیں اور جو بھی اللہ کی حدود سے تجاوز کرے تو یقیناً اس نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ تُو نہیں جانتا کہ شاید اس کے بعد اللہ کوئی (نیا) فیصلہ ظاہر کردے۔

فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۬ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝٣

۳۔ پس جب وہ اپنی مقررہ میعاد کو پہنچ جائیں تو پھر انہیں معروف طریق پر روک لو یا انہیں معروف طریق پر جدا کردو اور اپنے میں سے دو صاحبِ انصاف (شخصوں) کو گواہ ٹھہرا لو اور اللہ کے لئے شہادت کو قائم کرو۔ یہ وہ امر ہے جس کی نصیحت کی جاتی ہے ہر اس شخص کو، جو اللہ اور یومِ آخر پر ایمان لاتا ہے۔ اور جو اللہ سے ڈرے اُس کے لئے وہ نجات کی کوئی راہ بنا دیتا ہے۔

وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ﴿٤﴾

۴۔ اور وہ اُسے وہاں سے رزق عطا کرتا ہے جہاں سے وہ گمان بھی نہیں کرسکتا۔ اور جو اللہ پر توکّل کرے تو وہ اُس کے لئے کافی ہے۔ یقیناً اللہ اپنے فیصلہ کو مکمل کرکے رہتا ہے۔ اللہ نے ہر چیز کا ایک منصوبہ بنا رکھا ہے۔

وَالّٰٓـِٔىْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰٓـِٔىْ لَمْ يَحِضْنَ ؕ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ﴿٥﴾

۵۔ اور تمہاری عورتوں میں سے جو حیض سے مایوس ہوچکی ہوں اگر تمہیں شک ہو تو ان کی عدّت تین مہینے ہے اور اُن کی بھی جو حائضہ نہیں ہوئیں۔ اور جہاں تک حمل والیوں کا تعلق ہے اُن کی عدّت وضعِ حمل ہے۔ اور جو اللہ کا تقویٰ اختیار کرے اللہ اپنے حکم سے اس کے لئے آسانی پیدا کردے گا۔

ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَيْكُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا ﴿٦﴾

۶۔ یہ اللہ کا حکم ہے جو اُس نے تمہاری طرف اُتارا۔ اور جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ اُس سے اس کی بُرائیاں دور کردیتا ہے اور اُس کے اَجر کو بہت بڑھا دیتا ہے۔

اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ؕ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ

۷۔ اُن کو سکونت مہیا کرو جہاں تم (خود) اپنی حیثیت کے مطابق رہتے ہو اور انہیں تکلیف نہ پہنچاؤ تاکہ ان پر زندگی تنگ کردو۔ اور اگر وہ حمل والیاں ہوں تو ان پر خرچ کرتے رہو یہاں تک کہ وہ اپنے حمل سے فارغ ہوجائیں۔ پھر اگر وہ تمہاری خاطر دودھ پلائیں تو ان کی اُجرت انہیں دو اور اپنے درمیان معروف کے مطابق موافقت کا ماحول پیدا کرو اور اگر تم ایک دوسرے سے (معاملہ فہمی میں) تنگی محسوس

تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗٓ اُخْرٰى ۝٧

کرو تو اُس (باپ) کے لئے کوئی دوسری (دودھ پلانے والی) دودھ پلائے۔

لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا ؕ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۝٨ ع ٨/١٧

۸۔ چاہئے کہ صاحبِ حیثیت اپنی حیثیت کے مطابق خرچ کرے اور جس پر اُس کا رزق تھوڑا کر دیا گیا ہو تو جو بھی اُسے اللہ نے دیا ہے وہ اس میں سے خرچ کرے۔ اللہ ہرگز کسی جان کو اس سے بڑھ کر جو اُس نے اُسے دیا ہو تکلیف نہیں دیتا۔ اللہ ضرور ہر تنگی کے بعد ایک آسانی پیدا کر دیتا ہے۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝٩

۹۔ اور کتنی ہی ایسی بستیاں ہیں جنہوں نے اپنے ربّ کے حکم کی نافرمانی کی اور اس کے رسولوں کی بھی تو ہم نے ان سے ایک بہت سخت حساب لیا اور انہیں بہت تکلیف دِہ عذاب میں مبتلا کیا۔

فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ۝١٠

۱۰۔ پس انہوں نے اپنے فیصلہ کا وبال چکھ لیا اور ان کے کاموں کا انجام گھاٹا تھا۔

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۛۚ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۛ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۙ۝١١

معانقة ۱۴ عند المتقدمين

۱۱۔ اللہ نے ان کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اے عقل والو جو ایمان لائے ہو! اللہ نے تمہاری طرف ایک عظیم ذکر نازل کیا ہے۔

رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ

۱۲۔ ایک رسول کے طور پر جو تم پر اللہ کی روشن کر دینے والی آیات تلاوت کرتا ہے تاکہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل بجالائے اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالے۔ اور جو اللہ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے وہ اُسے (ایسی) جنّتوں میں داخل کرے گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ ہمیش رہنے والے ہیں۔ اُس کے

اَبَدًا ؕ قَدۡ اَحۡسَنَ اللّٰہُ لَہٗ رِزۡقًا ﴿۱۲﴾

اَللّٰہُ الَّذِیۡ خَلَقَ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ وَّ مِنَ الۡاَرۡضِ مِثۡلَہُنَّ ؕ یَتَنَزَّلُ الۡاَمۡرُ بَیۡنَہُنَّ لِتَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ۬ۙ وَّ اَنَّ اللّٰہَ قَدۡ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عِلۡمًا ﴿۱۳﴾ ع ۲ ۱۸

لئے (جو نیک اعمال بجالاتا ہے) اللہ نے یقیناً بہت اچھا رزق بنایا ہے۔ ①

۱۳۔ اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان پیدا کئے اور زمینوں میں سے بھی اُن کی طرح ہی۔ (اس کا) حکم اُن کے درمیان بکثرت اُترتا ہے تا کہ تم جان لو کہ اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے اور یہ کہ اللہ علم کے لحاظ سے ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

---

① آیات ۱۱ و ۱۲: ان آیات سے قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ نزول سے مراد یہ نہیں کہ کوئی انسان جسم عنصری کے ساتھ آسمان سے اُترتا ہے۔ نزول کا مطلب خدا تعالیٰ کی طرف سے بہترین نعمت کا عطا ہونا ہے۔ اس پہلو سے آنحضرت ﷺ کو مجسم ذکر رسول بیان فرما کر آپؐ کی فضیلت دیگر تمام انبیاء پر ثابت فرما دی گئی ہے۔

٦٦۔ التّحریم

یہ مدنی سورت ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی تیرہ آیات ہیں۔

گزشتہ سورت میں جن عظیم الشان اَسرارِ کائنات کا ذکر ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی کتاب میں کھولے گئے اب اس سورت میں بعض چھوٹے چھوٹے اَسرار کا بھی ذکر ہے۔ گویا بڑے اَسرار بھی حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر عالم الغیب کی طرف سے کھولے گئے اور چھوٹے چھوٹے اَسرار بھی عالم الغیب کی طرف سے آپؐ پر کھولے گئے۔ پس ان معنوں میں اِس سورت کا پچھلی سورت سے یہ تعلق قائم ہوتا ہے کہ **مَا لِهٰذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَلَا كَبِيْرَةً اِلَّا اَحْصٰهَا** کہ یہ عجیب کتاب ہے کہ چھوٹے سے چھوٹے رازوں کا بھی احاطہ کئے ہوئے ہے اور بڑے سے بڑے اَسرار کا بھی۔

اس سورت میں **توبۃ النّصوح** کا ذکر فرما کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کو یہ تاکید فرمائی گئی ہے کہ اگر وہ سچے دل سے توبہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ ان کے تمام صغیرہ اور کبیرہ گناہوں کو معاف فرمادے۔ اس توبہ کے قبول ہونے کی یہ علامت بیان فرمائی گئی ہے کہ ایسی توبہ کرنے والوں کی اصلاح کا آغاز ہو جائے گا اور دن بدن وہ گناہ ترک کرنے کی صلاحیت محسوس کریں گے اور ان کی تمام برائیاں اللہ تعالیٰ اُن سے دُور فرمادے گا۔ یہ برائیوں کو دُور کرنے کا دَور دراصل اس نور کے نتیجہ میں حاصل ہوگا جو انہیں عطا کیا جائے گا جیسے اندھیروں میں چلنے والا روشنی سے معلوم کر لیتا ہے کہ کیا کیا خطرات درپیش ہیں۔ پس **نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ** سے مراد یہ ہے کہ وہ ان کی رہنمائی فرماتا چلا جائے گا۔ اور **وَبِاَيْمَانِهِمْ** کے الفاظ میں یہ اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ ان برائیوں والے لوگوں کو کوئی نور عطا نہیں کیا جاتا جو بائیں ہاتھ والے لوگ کہلاتے ہیں۔ صرف انہی کو نور عطا ہوتا ہے جو ہمیشہ ہر بدی کے مقابل پر نیکی کو ترجیح دیتے ہیں اور یہی لوگ ہیں جن کو نیکی پر قائم رہنے کے لئے وہ نور ملے گا جو انہیں استقامت عطا فرمائے گا۔

اس سورت کے آخر میں ان دو بدقسمت عورتوں کی مثال بیان کی گئی ہے جو انبیاء کے اہل میں بظاہر داخل تھیں مگر عملاً وہ اپنی ذمہّ داریاں ادا کرنے میں خیانت سے کام لیتی رہیں۔ پھر ان دونوں کے برعکس دو انتہائی پاکدامن عورتوں کا بھی ذکر ہے۔ ان میں سے ایک اللہ کے انتہائی ظالم اور سفاک دشمن کی بیوی تھی۔ پھر بھی اس نے اپنے ایمان کی حفاظت کی۔ اور دوسرے حضرت مریم علیہا السلام کا ذکر ہے کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام

کی صورت میں جو اعجازی وجود بخشا وہ کسی نفسانی خواہش کی بنا پر نہیں تھا۔ پھر آخری آیت میں فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ امّت محمدیہ میں پیدا ہونے والے ایک سچے اور پاکباز وجود کو بھی یہی اعجاز دکھائے گا کہ باوجود اس کے کہ اس کو اعلیٰ درجہ کے روحانی مناصب حاصل کرنے کا کوئی شوق نہیں ہوگا بلکہ وہ انکسار کا پتلا ہوگا، اللہ تعالیٰ اس میں اپنی روح پھونکے گا اور اس کے نتیجہ میں اسے ایک اَور روحانی وجود بخشا جائے گا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مشابہ ہوگا۔ چنانچہ فرمایا فَنَفَخْنَا فِیْهِ مِنْ رُّوْحِنَا کہ اللہ تعالیٰ اس مردِ مومن میں اپنی روح پھونکے گا۔

☆☆☆

سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ مَدَنِيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ ثَلاَ ثَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

ا۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ②

٢۔ اے نبی! تُو کیوں حرام کررہا ہے جسے اللہ نے تیرے لئے حلال قرار دیا ہے۔ تُو اپنی بیویوں کی رضا چاہتا ہے اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ (١)

قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ③

٣۔ اللہ نے تم پر اپنی قسمیں کھولنا لازم کردیا ہے۔ اور اللہ تمہارا مولا ہے اور وہ صاحبِ علم (اور) صاحبِ حکمت ہے۔ (٢)

وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ۭ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ④

٤۔ اور جب نبی نے اپنی بیویوں میں سے کسی سے بصیغۂ راز ایک بات کہی۔ پھر جب اس نے وہ بات (آگے) بتا دی اور اللہ نے اُس (یعنی نبی) پر وہ (معاملہ) ظاہر کردیا تو اُس نے کچھ حصہ سے تو اُس (بیوی) کو آگاہ کردیا اور کچھ سے چشم پوشی کی۔ پس جب اُس نے اُس (بیوی) کو اِس کی خبر دی تو اُس نے پوچھا کہ آپ کو کس نے بتایا ہے؟ تو اس نے کہا کہ علیم وخبیر نے مجھے بتایا ہے۔

---

(١) اس بحث میں پڑنے کی تو ضرورت نہیں کہ بیویوں کو کیا چیز ناپسند تھی جو اللہ کے رسولؐ نے ان کی خاطر اپنے اوپر حرام کرلی۔ تاہم وہ جو چیز بھی تھی اللہ تعالیٰ اسے حلال قرار دے رہا ہے۔ گویا یہ ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں بھی واضح طور پر حرام یا حلال کردی ہیں ان کو تبدیل کرنے کا بندے کو حق نہیں۔ عام انسانوں کو تو یہ حق ہے کہ اپنی پسند ناپسند کے مطابق بعض چیزیں اپنے اوپر حرام کی طرح کرلیں مگر وہ دوسروں کے لئے اُسوہ نہیں ہوتے۔ رسول اللہ ﷺ کو بالخصوص یہ ارشاد اس لئے فرمایا گیا ہے کہ آپؐ اُمّت کے لئے اُسوہ ہیں۔

(٢) یہاں قسموں کو توڑنے سے یہ مراد نہیں کہ جو سنجیدگی سے کسی سے وعدہ کی خاطر جائز قسم کھائی جائے اس کو بھی تم بے شک توڑ دیا کرو۔ صرف یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرمودہ حلال وحرام میں سے اگر تم کسی کو تبدیل کرنے کی قسم کھا بیٹھو تو اسے توڑ دیا کرو مگر اس کا بھی فدیہ دینا ہوگا۔

اِنۡ تَتُوۡبَاۤ اِلَى اللّٰهِ فَقَدۡ صَغَتۡ قُلُوۡبُكُمَا ۚ وَاِنۡ تَظٰهَرَا عَلَيۡهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوۡلٰٮهُ وَجِبۡرِيۡلُ وَصَالِحُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۚ وَالۡمَلٰٓٮِٕكَةُ بَعۡدَ ذٰلِكَ ظَهِيۡرٌ ۝

۵۔ اگر تم دونوں اللہ کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھکو تو (یہی زیبا ہے کیونکہ) تم دونوں کے دل مائل (بہ گناہ) ہو چکے تھے اور اگر تم دونوں اُس کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرو تو یقیناً اللہ ہی اس کا مولیٰ ہے اور جبرائیل بھی اور مومنوں میں سے ہر صالح شخص بھی اور مزید برآں فرشتے بھی اس کے پشت پناہ ہیں۔ ①

عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنۡ طَلَّقَكُنَّ اَنۡ يُّبۡدِلَهٗۤ اَزۡوَاجًا خَيۡرًا مِّنۡكُنَّ مُسۡلِمٰتٍ مُّؤۡمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓٮِٕبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓٮِٕحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبۡكَارًا ۝

٦۔ قریب ہے کہ اگر وہ تمہیں طلاق دیدے (تو) اس کا ربّ تمہارے بدلے اُس کے لئے تم سے بہتر ازواج لے آئے، مسلمان، ایمان والیاں، فرمانبردار، توبہ کرنے والیاں، عبادت کرنے والیاں، روزے رکھنے والیاں، بیوائیں اور کنواریاں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا قُوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ وَاَهۡلِيۡكُمۡ نَارًا وَّقُوۡدُهَا النَّاسُ وَالۡحِجَارَةُ عَلَيۡهَا مَلٰٓٮِٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعۡصُوۡنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمۡ وَيَفۡعَلُوۡنَ مَا يُؤۡمَرُوۡنَ ۝

۷۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔ اُس پر بہت سخت گیر قوی فرشتے (مسلط) ہیں۔ وہ اللہ کی، اُس بارہ میں جو وہ انہیں حکم دے، نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جو وہ حکم دیئے جاتے ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَا تَعۡتَذِرُوا الۡيَوۡمَ ؕ اِنَّمَا تُجۡزَوۡنَ مَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ۝ ع ۱/۱۹

۸۔ اے وہ لوگو جنہوں نے کفر کیا! آج عذر پیش نہ کرو۔ یقیناً تمہیں صرف اُسی کی جزا دی جائے گی جو تم کیا کرتے تھے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا تُوۡبُوۡۤا اِلَى اللّٰهِ تَوۡبَةً

۹۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی طرف خالص

① اس آیت میں ان دو امہات المومنین کا نام نہیں بتایا گیا جن سے رسول اللہ ﷺ نے ایک راز کی بات بیان فرمائی تھی اور انہوں نے آگے بیان کردی۔ جس بات کو اللہ تعالیٰ نے راز میں رکھا ہے بندے کا کام نہیں کہ اس معاملہ میں خیال آرائیاں کرے۔

نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ⑨

توبہ کرتے ہوئے جھکو۔ بعید نہیں کہ تمہارا ربّ تم سے تمہاری بُرائیاں دور کردے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں، جس دن اللہ نبی کو اور ان کو رُسوا نہیں کرے گا جو اس کے ساتھ ایمان لائے۔ ان کا نُور ان کے آگے بھی تیزی سے چلے گا اور ان کے دائیں بھی۔ وہ کہیں گے اے ہمارے ربّ! ہمارے لئے ہمارے نُور کو مکمل کردے اور ہمیں بخش دے۔ یقیناً تو ہر چیز پر جسے تُو چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ⑩

۱۰۔ اے نبی! کفّار سے اور منافقین سے جہاد کر اور ان کے مقابلہ پر سختی کر۔ اور اُن کا ٹھکانا جہنّم ہے اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے۔ (۱)

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ؕ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ⑪

۱۱۔ اللہ نے اُن لوگوں کے لئے جنہوں نے کفر کیا نوح کی بیوی اور لُوط کی بیوی کی مثال بیان کی ہے۔ وہ دونوں ہمارے دو صالح بندوں کے ماتحت تھیں۔ پس ان دونوں نے ان سے خیانت کی تو وہ اُن کو اللہ کی پکڑ سے ذرا بھی بچا نہ سکے اور کہا گیا کہ تم دونوں داخل ہونے والوں کے ساتھ آگ میں داخل ہو جاؤ۔

---

(۱) جو جہاد نفس کی خاطر نہیں بلکہ محض اللہ تعالیٰ کی خاطر کیا جا رہا ہو اس میں دشمنوں سے قتال کے مقابلہ پر سختی کرنے کا حکم ہے خواہ دل کتنا ہی نرم ہو۔ ایک دوسری آیت سے اس سختی کا فائدہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کے نتیجہ میں، جو قتال میں شامل ہونے والے لوگ نہیں ہیں، وہ بھی ڈر جائیں گے اور ناحق مسلمانوں سے قتال نہیں کریں گے جیسا کہ فرمایا: فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ (الانفال:۵۸)

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۙ﴿۱۲﴾

۱۲۔ اور اللہ نے اُن لوگوں کے لئے جو ایمان لائے فرعون کی بیوی کی مثال دی ہے۔ جب اس نے کہا اے میرے ربّ! میرے لئے اپنے حضور جنّت میں ایک گھر بنا دے اور مجھے فرعون سے اور اس کے عمل سے بچا لے اور مجھے ان ظالم لوگوں سے نجات بخش۔

وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ اور عمران کی بیٹی مریم کی (مثال دی ہے) جس نے اپنی عصمت کو اچھی طرح بچائے رکھا تو ہم نے اس (بچے) میں اپنی رُوح میں سے کچھ پھونکا اور اس (کی ماں) نے اپنے ربّ کے کلمات کی تصدیق کی اور اس کی کتابوں کی بھی اور وہ فرمانبرداروں میں سے تھی۔ ﴿۱﴾

﴿۱﴾ اسی مضمون کی ایک اور آیت میں فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا (الانبیاء:۹۲) فرمایا گیا ہے۔ یہاں فِیْهِ کہہ کر اس طرف اشارہ مقصود ہے کہ مومن جو روحانی طور پر مریمی حالت میں سے گزریں گے ان کے اندر بھی نَفْخِ رُوح ہوگا۔ گویا وہ تمثیلاً اپنے وقت کے عیسیٰ بنائے جائیں گے۔

۶۷۔ الملک

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی اکتیس آیات ہیں۔

اس سورت کا آغاز اس آیت سے ہوتا ہے تَبٰرَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ کہ اللہ تعالیٰ مالکِ کُل ہے اور جو چاہتا ہے اس پر قادر ہے۔ پس گزشتہ سورت میں جو انتہائی تعجب انگیز مضمون بیان ہوا ہے اسی کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کے بعد موت سے زندگی پیدا کرنے کا مضمون شروع ہوا ہے اور یہ اعلان ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ جسمانی مُردوں سے زندہ پیدا کردے، اِسی طرح قادر ہے کہ روحانی مُردوں کو بھی دوبارہ زندہ کردے۔ اس میں امّتِ محمدیہ کے لئے ایک عظیم الشان خوشخبری ہے۔

اس کے معاً بعد فرمایا کہ ساری کائنات پر غور کرکے دیکھ لو وہ ایک ہی خالق کی گواہی دے گی اور اس میں کوئی نقص دکھائی نہیں دے گا۔ اگر یہ کائنات ازخود پیدا ہوئی ہوتی تو کہیں کسی رخنہ کے آثار دکھائی دینے چاہئے تھے بلکہ اکثر فتور ہی دکھائی دینا چاہئے تھا۔ اگر اللہ تعالیٰ کے علاوہ اس کے کسی مزعومہ شریک نے یہ کائنات بنائی ہوتی تو لازماً اس کے بنائے ہوئے قوانین کا اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے قوانین سے ٹکراؤ ہونا چاہئے تھا۔ پس اس پہلو سے تمام بنی نوع انسان کو دعوتِ فکر دی گئی ہے کہ کائنات کے اَسرار پر نظر ڈالیں اور پھر نظر ڈالیں تو اُن کی نظر تھکی ماندی اور حسرت زدہ ہوکر ان کی طرف واپس لوٹے گی مگر وہ کائنات میں کہیں بھی کوئی خامی دریافت نہیں کرسکیں گے۔

اس سورت میں ایسے روحانی پرندوں کا بھی ذکر ہے جو آسمان کی وسیع اور بسیط فضا میں بلند پروازی کا شرف پاتے ہیں۔ جس طرح ظاہری پرندوں کو اللہ تعالیٰ ہی نے قوتِ پرواز بخشی ہے اور زمین و آسمان کے درمیان مسخر کردیا ہے اسی طرح اپنے مومن بندوں کو بھی وہی قوت پرواز عطا فرماتا ہے۔ اس کے مقابل پر اوندھے منہ چلنے والے جانوروں کو کوئی روحانی بلندی عطا نہیں ہوتی، نہ ظاہری معنوں میں، نہ روحانی معنوں میں۔

اس سورت کی آخری آیت میں فرمایا گیا کہ زندگی کا پانی جو آسمان سے اترتا ہے اس سے تم ہمیشہ استفادہ کرتے ہو مگر کبھی یہ بھی غور کیا کہ اگر وہ مسلسل خشک سالیوں کے نتیجہ میں تمہاری پہنچ سے دُور زمین کی گہرائیوں میں ڈوب جائے تو تم شفاف پانی کہاں سے لاؤ گے؟ پس جسمانی پانی کی طرح روحانی پانی بھی اللہ تعالیٰ کے خاص فضل ہی سے انسان کی رسائی میں رہتا ہے۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اِحْدٰى وَ ثَلاثُوْنَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۨ ۝۲

۲۔ بس ایک وہی برکت والا ثابت ہوا جس کے قبضۂ قدرت میں تمام بادشاہت ہے اور وہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۝۳

۳۔ وہی جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تا کہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون عمل کے اعتبار سے بہترین ہے۔ اور وہ کامل غلبہ والا (اور) بہت بخشنے والا ہے۔

الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۭ مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ۭ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝۴

۴۔ وہی جس نے سات آسمانوں کو طبقہ در طبقہ پیدا کیا۔ تُو رحمان کی تخلیق میں کوئی تضاد نہیں دیکھتا۔ پس نظر دوڑا۔ کیا تو کوئی رخنہ دیکھ سکتا ہے؟ ۱

ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ۝۵

۵۔ نظر پھر دوسری مرتبہ دوڑا، تیری طرف نظر ناکام لَوٹ آئے گی اور وہ تھکی ہاری ہوگی۔

وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ۝۶

۶۔ اور یقیناً ہم نے نزدیک کے آسمان کو چراغوں سے زینت بخشی اور انہیں شیطانوں کو دھتکارنے کا ذریعہ بنایا اور اُن کے لئے ہم نے بھڑکتی ہوئی آگ کا عذاب تیار کیا۔

---

۱ اس آیت کریمہ میں انسان کو یہ چیلنج دیا گیا ہے کہ تمام کائنات پر جتنا چاہے غور کرلے اسے اس کائنات میں ایک ہی صانع کی صنعت ہونے کی وجہ سے کوئی تضاد نہیں ملے گا۔

وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۞

۷۔ اور ان لوگوں کے لئے جنہوں نے اپنے ربّ کا انکار کیا جہنّم کا عذاب ہے اور وہ بہت بُرا لوٹنے کا مقام ہے۔

اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ ۞

۸۔ جب وہ اُس میں جھونکے جائیں گے، وہ اس کی ایک چیخنے کی سی آواز سنیں گے اور وہ جوش مار رہی ہوگی۔

تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۖ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ۞

۹۔ قریب ہے کہ وہ غیظ سے پھٹ جائے۔ جب بھی اس میں کوئی گروہ جھونکا جائے گا اس کے داروغے ان سے پوچھیں گے، کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا؟

قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۚ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ۞

۱۰۔ وہ کہیں گے کیوں نہیں، ہمارے پاس ڈرانے والا ضرور آیا تھا پس ہم نے (اُسے) جھٹلا دیا اور ہم نے کہا اللہ نے کوئی چیز نہیں اتاری، تم محض ایک بڑی گمراہی میں (مبتلا) ہو۔

وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۞

۱۱۔ اور وہ کہیں گے اگر ہم (غور سے) سُنتے یا عقل سے کام لیتے تو ہم آگ میں پڑنے والوں میں شامل نہ ہوتے۔

فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۞

۱۲۔ پس انہوں نے اپنے گناہ کا اعتراف کرلیا۔ سو ہلاکت ہو آگ میں پڑنے والوں کے لئے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۞

۱۳۔ یقیناً وہ لوگ جو اپنے ربّ سے غیب میں ڈرتے ہیں ان کے لئے مغفرت اور بہت بڑا اجر ہے۔

وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ۖ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ ۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۞

۱۴۔ اور تم اپنی بات کو چھپاؤ یا اسے ظاہر کرو یقیناً وہ سینے کی باتوں کا دائماً علم رکھتا ہے۔

اَلَا یَعۡلَمُ مَنۡ خَلَقَ ؕ وَ ہُوَ اللَّطِیۡفُ الۡخَبِیۡرُ ﴿۱۵﴾ ع

۱۵۔ کیا وہ جس نے پیدا کیا نہیں جانتا؟ جبکہ وہ باریک در باریک باتوں پر نظر رکھنے والا (اور) ہمیشہ باخبر ہے۔

ہُوَ الَّذِیۡ جَعَلَ لَکُمُ الۡاَرۡضَ ذَلُوۡلًا فَامۡشُوۡا فِیۡ مَنَاکِبِہَا وَ کُلُوۡا مِنۡ رِّزۡقِہٖ ؕ وَ اِلَیۡہِ النُّشُوۡرُ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ وہی ہے جس نے زمین کو تمہارے ماتحت کر دیا پس اس کے راستوں پر چلو اور اس (یعنی اللہ) کے رزق میں سے کھاؤ اور اسی کی طرف اُٹھایا جانا ہے۔

ءَاَمِنۡتُمۡ مَّنۡ فِی السَّمَآءِ اَنۡ یَّخۡسِفَ بِکُمُ الۡاَرۡضَ فَاِذَا ہِیَ تَمُوۡرُ ﴿ۙ۱۷﴾

۱۷۔ کیا تُم اُس سے جو آسمان میں ہے محفوظ ہو کہ وہ تمہیں زمین میں دھنسا دے۔ پس وہ اچانک تھرانے لگے۔

اَمۡ اَمِنۡتُمۡ مَّنۡ فِی السَّمَآءِ اَنۡ یُّرۡسِلَ عَلَیۡکُمۡ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعۡلَمُوۡنَ کَیۡفَ نَذِیۡرِ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ یا کیا تم اس سے جو آسمان میں ہے محفوظ ہو کہ وہ تم پر پتھر برسانے والے جھکّڑ چلائے؟ پس ضرور تم جان لو گے کہ میرا ڈرانا کیسا تھا۔

وَ لَقَدۡ کَذَّبَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ فَکَیۡفَ کَانَ نَکِیۡرِ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ اور یقیناً ان لوگوں نے بھی جھٹلا دیا تھا جو اُن سے پہلے تھے۔ پس کیسی سخت تھی میری سزا!

اَوَ لَمۡ یَرَوۡا اِلَی الطَّیۡرِ فَوۡقَہُمۡ صٰٓفّٰتٍ وَّ یَقۡبِضۡنَ ؕۘ مَا یُمۡسِکُہُنَّ اِلَّا الرَّحۡمٰنُ ؕ اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیۡءٍۭ بَصِیۡرٌ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ کیا انہوں نے پرندوں کو اپنے اوپر پَر پھیلاتے اور سمیٹتے ہوئے نہیں دیکھا۔ رحمان کے سوا کوئی نہیں جو انہیں روکے رکھے۔ یقیناً وہ ہر چیز پر گہری نظر رکھتا ہے۔ ①

① طیور کے آسمان میں اُڑنے اور جوّ میں مسخّر ہونے سے متعلق یہ آیت گہرے معانی رکھتی ہے۔ پرندوں کی ساخت خصوصیت کے ساتھ ایسے اصولوں کے مطابق کی گئی ہے کہ وہ فضا میں اُڑسکیں اور یہ محض اتفاقی حادثہ نہیں۔ بعض شکاری پرندوں کی رفتار ہوا میں دوسو میل فی گھنٹہ تک پہنچ جاتی ہے اور ان کی ساخت ایسی ہے کہ اس رفتار کا ان کو کوئی بھی نقصان نہیں پہنچتا کیونکہ ہوا چونچ اور سر سے ٹکرا کر چاروں طرف پھیل جاتی ہے اور اسی تیز رفتاری کے ساتھ وہ اُڑتے ہوئے پرندوں کا شکار بھی کر لیتے ہیں۔

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ یَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِیْ غُرُوْرٍ ۚ﴿۲۱﴾

۲۱۔ یا یہ کون ہوتے ہیں جو تمہارا لشکر بن کر رحمان کے مقابل پر تمہاری مدد کریں۔ کفار محض ایک بڑے دھوکے میں ہیں۔

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ یَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَّ نُفُوْرٍ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ یا یہ ہیں کیا چیز جو تمہیں رزق دیں اگر وہ اپنا رزق روک لے؟ بلکہ وہ تو سرکشی اور نفرت میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔

اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُكِبًّا عَلٰی وَجْهِهٖۤ اَهْدٰۤی اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ پس کیا وہ جو اپنی جہالت اور حیرت میں سرگرداں پھرتا ہے، زیادہ ہدایت یافتہ ہے یا وہ جو صراطِ مستقیم پر سیدھا چلتا ہے؟

قُلْ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَكُمْ وَ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ کہہ دے کہ وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور دل بنائے۔ بہت کم ہے جو تم شکر کرتے ہو۔

قُلْ هُوَ الَّذِیْ ذَرَاَكُمْ فِی الْاَرْضِ وَ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ کہہ دے کہ وہی ہے جس نے زمین میں تمہاری تخم ریزی کی اور اسی کی طرف تم اکٹھے کئے جاؤ گے۔

وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۲۶﴾

۲۶۔ اور وہ پوچھتے ہیں یہ وعدہ کب (پورا) ہوگا؟ اگر تم سچے ہو۔

قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۪ وَ اِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ تُو کہہ دے کہ کامل علم تو اللہ کے پاس ہے اور میں تو محض کھلا کھلا ڈرانے والا ہوں۔

فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ پس جب وہ اسے نزدیک دیکھیں گے تو وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا ان کے چہرے بگڑ جائیں گے اور کہا جائے گا یہی ہے وہ جو تم طلب کیا کرتے تھے۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ کہہ دے بتلاؤ تو سہی کہ اگر اللہ مجھے ہلاک کر دے اور اُسے بھی جو میرے ساتھ ہے یا ہم پر رحم کرے تو کافروں کو کون دردناک عذاب سے پناہ دے گا؟

قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۰﴾

۳۰۔ کہہ دے وہی رحمان ہے۔ ہم اُس پر ایمان لے آئے اور اُس پر ہی ہم نے توکل کیا۔ پس تم عنقریب جان لو گے کہ کون ہے جو کھلی کھلی گمراہی میں مبتلا ہے۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ﴿۳۱﴾ ع ۲ ۱۶ ۲

۳۱۔ تُو کہہ دے کہ اگر تمہارا پانی گہرائی میں اُتر جائے تو کون ہے جو تمہارے پاس چشموں کا پانی لائے گا؟

٦٨ ۔ القلم

یہ سورت ابتدائی مکی دور میں نازل ہوئی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی ترپن آیات ہیں۔

یہ سورت حروفِ مقطعات سے شروع ہونے والی آخری سورت ہے۔ یہ سورت لفظ ''**ن**'' سے شروع ہوتی ہے جس کا ایک معنی دوات کا ہے اور قلم سے لکھنے والے تمام اس کے محتاج رہتے ہیں۔ اور انسان کی تمام ترقیات کا دَور قلم کی بادشاہی سے شروع ہوتا ہے۔ اگر انسانی ترقی میں سے تحریر کو نکال دیا جائے تو انسان جہالتوں کی طرف لَوٹ جائے اور پھر کبھی اسے کوئی علمی ترقی نصیب نہیں ہوسکتی۔

دوسرا ''**ن**'' سے مراد اللہ تعالیٰ کے وہ نبی ہیں جنہیں ''**ذوالـــنـــون**'' کہا جاتا ہے یعنی حضرت یونس علیہ السلام ان کا بھی اسی سورت میں ذکر ملتا ہے کہ وہ کیا واقعہ گزرا تھا جس کے نتیجہ میں وہ اپنی قوم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل نہ ہونے کے باعث، جس کا انہیں وعید دیا گیا تھا، اپنے دل پر بہت بوجھ اٹھائے ہوئے اس نیّت سے اس بستی کو چھوڑ گئے کہ آئندہ کبھی وہ اس قوم کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے۔ تب اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کو یہ سبق سکھایا کہ اس کے وعید بسا اوقات توبہ و استغفار سے ٹل جاتے ہیں اور اس پر ان کو یہ دعا بھی سکھائی کہ **لَآ اِلٰـہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْن** (سورۃ الانبیاء:۸۸) کہ تُو تو ہر کمزوری سے پاک ہے۔ مَیں ہی ظالم تھا جو ایک توبہ کرنے والی قوم پر عذاب کا متمنّی رہا۔

اس سورت میں حرف **ن** کا تکرار کے ساتھ ذکر ہے جو اس سورت کے مضامین سے کامل مطابقت رکھتا ہے اور ایک جگہ بھی مضمون اور حرفِ **ن** میں کوئی بے جوڑی دکھائی نہیں دیتی۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ ثَلَاثٌ وَّ خَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝١

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۝٢

۲۔ ن۔ قسم ہے قلم کی اور اس کی جو وہ لکھتے ہیں۔

مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۝٣

۳۔ تُو اپنے ربّ کی نعمت کے طفیل مجنون نہیں ہے۔

وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۝٤

۴۔ اور یقیناً تیرے لئے ایک لامتناہی اجر ہے۔

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝٥

۵۔ اور یقیناً تو بہت بڑے خُلق پر فائز ہے۔

فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ۝٦

۶۔ پس تُو دیکھ لے گا اور وہ بھی دیکھیں گے۔

بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ۝٧

۷۔ کہ تم میں سے کون دیوانہ ہے۔

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝٨

۸۔ یقیناً تیرا ربّ ہی سب سے زیادہ جانتا ہے اُسے جو اُس کی راہ سے بھٹک گیا ہے اور وہی ہدایت یافتہ لوگوں کو بھی سب سے زیادہ جانتا ہے۔

فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝٩

۹۔ پس تو جھٹلانے والوں کی اطاعت نہ کر۔

وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ۝١٠

۱۰۔ وہ چاہتے ہیں کہ اگر تُو لوچ سے کام لے تو وہ بھی لوچ سے کام لیں گے۔

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۝١١

۱۱۔ اور تُو ہرگز کسی بڑھ بڑھ کر قسمیں کھانے والے ذلیل شخص کی بات نہ مان۔

هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيْمٍ ۝١٢

۱۲۔ (جو) سخت عیب جُو (اور) چغلیاں کرتے ہوئے بکثرت چلنے والا ہے۔

مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝١٣

۱۳۔ (جو) بھلائی سے بہت روکنے والا، حد سے تجاوز کرنے والا (اور) سخت گنہگار ہے۔

عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ﴿۱۴﴾

۱۴۔ بہت سخت گیر۔ اس کے علاوہ ولدِ حرام ہے۔

اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّ بَنِيْنَ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ (کیا محض اس لئے اکڑتا ہے) کہ وہ دولت مند اور (بڑی) آل اولاد والا ہے۔

اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ جب اس پر ہماری آیات تلاوت کی جاتی ہیں کہتا ہے پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔

سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ یقیناً ہم اسے تھوتھنی پر داغیں گے۔☆

اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ ہم نے ان کو آزمایا جیسے گھنے باغ والوں کو آزمایا تھا۔ جب انہوں نے قسم کھائی تھی کہ وہ ضرور پو پھٹتے ہی اس کی فصل کاٹ لیں گے۔

وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ اور وہ کوئی استثناء نہیں کرتے تھے (یعنی ان شاء اللہ نہیں کہتے تھے)۔

فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ پس تیرے ربّ کی طرف سے اُس (باغ) پر ایک گھومنے والا (عذاب) پھر گیا جبکہ وہ سوئے ہوئے تھے۔

فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ﴿۲۱﴾

۲۱۔ پس وہ (باغ) ایسا ہوگیا جیسے کاٹ دیا گیا ہو۔

فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ پس وہ صبح دم ایک دوسرے کو پکارنے لگے۔

اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ کہ سویرے سویرے اپنے زرعی رقبہ پر پہنچو اگر تم فصل کاٹنے والے ہو۔

فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ پس وہ روانہ ہوئے اور آپس میں سرگوشیاں کرتے جاتے تھے۔

☆ خرطوم بمعنی تھوتھنی (لسان العرب)

اَنۡ لَّا یَدۡخُلَنَّهَا الۡیَوۡمَ عَلَیۡکُمۡ مِّسۡکِیۡنٌ ﴿۲۵﴾	۲۵۔ کہ آج اس میں تمہارے مفاد کے خلاف ہرگز کوئی مسکین داخل نہ ہونے پائے۔
وَّ غَدَوۡا عَلٰی حَرۡدٍ قٰدِرِیۡنَ ﴿۲۶﴾	۲۶۔ وہ کسی کو کچھ نہ دینے کے منصوبے باندھتے ہوئے گئے۔
فَلَمَّا رَاَوۡهَا قَالُوۡۤا اِنَّا لَضَآلُّوۡنَ ﴿۲۷﴾	۲۷۔ پس جب انہوں نے اس کو دیکھا (تو) کہا کہ یقیناً ہم تو مارے گئے۔ ☆
بَلۡ نَحۡنُ مَحۡرُوۡمُوۡنَ ﴿۲۸﴾	۲۸۔ بلکہ ہم تو محروم (ہوگئے) ہیں۔
قَالَ اَوۡسَطُهُمۡ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّکُمۡ لَوۡ لَا تُسَبِّحُوۡنَ ﴿۲۹﴾	۲۹۔ ان میں سے بہترین شخص نے کہا کیا میں نے تمہیں کہا نہیں تھا کہ تم تسبیح کیوں نہیں کرتے؟
قَالُوۡا سُبۡحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنَّا کُنَّا ظٰلِمِیۡنَ ﴿۳۰﴾	۳۰۔ انہوں نے کہا پاک ہے ہمارا ربّ۔ یقیناً ہم ہی ظالم تھے۔
فَاَقۡبَلَ بَعۡضُهُمۡ عَلٰی بَعۡضٍ یَّتَلَاوَمُوۡنَ ﴿۳۱﴾	۳۱۔ پس وہ ایک دوسرے پر ملامت کرتے ہوئے چلے۔
قَالُوۡا یٰوَیۡلَنَاۤ اِنَّا کُنَّا طٰغِیۡنَ ﴿۳۲﴾	۳۲۔ کہنے لگے وائے ہماری ہلاکت! یقیناً ہم ہی سرکش تھے۔
عَسٰی رَبُّنَاۤ اَنۡ یُّبۡدِلَنَا خَیۡرًا مِّنۡهَاۤ اِنَّاۤ اِلٰی رَبِّنَا رٰغِبُوۡنَ ﴿۳۳﴾	۳۳۔ بعید نہیں کہ ہمارا ربّ ہمیں اس سے بہتر بدلہ میں دے۔ یقیناً ہم اپنے ربّ کی طرف ہی رغبت کرنے والے ہیں۔
کَذٰلِکَ الۡعَذَابُ ؕ وَ لَعَذَابُ الۡاٰخِرَةِ اَکۡبَرُ ۘ لَوۡ کَانُوۡا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۴﴾ ع	۳۴۔ عذاب اسی طرح ہوتا ہے اور آخرت کا عذاب یقیناً سب سے بڑا ہوگا۔ کاش وہ جانتے۔
اِنَّ لِلۡمُتَّقِیۡنَ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ جَنّٰتِ النَّعِیۡمِ ﴿۳۵﴾	۳۵۔ یقیناً متّقیوں کے لئے ان کے ربّ کے حضور نعمتوں والی جنّتیں ہیں۔

☆ ضَلَّ الرجلُ: ماتَ۔ وہ مر گیا۔ (المنجد)

اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ۟ؕ
۳٦۔ پس کیا ہم فرمانبرداروں کو مجرموں کی طرح بنالیں؟

مَا لَكُمْ ٚ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۟ۚ
۳۷۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے، کیسے فیصلے کرتے ہو؟

اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ۟ۙ
۳۸۔ کیا تمہارے لئے کوئی کتاب ہے جس میں تم پڑھتے ہو؟

اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ۟ۚ
۳۹۔ یقیناً اس میں تمہارے لئے وہ (کچھ) ہوگا جسے تم زیادہ پسند کرتے ہو۔

اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ۟ۚ
۴۰۔ کیا تمہارے حق میں ہم پر کوئی ایسی قسمیں ہیں جو ہمیں قیامت تک کے لئے پابند کرتی ہیں کہ تمہیں پورا اختیار ہے جو چاہو فیصلہ کرو؟

معانقة ۱۵ عند المتقدمین

سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ۟ۚۛ
۴۱۔ تُو ان سے پوچھ (کہ) ان میں سے کون ہے جو اس بات پر ضامن ہے؟

اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ ۚۛ فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ۟
۴۲۔ کیا ان کے حق میں کوئی شریک ہیں؟ تو وہ اپنے شریکوں کو لے آئیں اگر وہ سچے ہیں۔

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۟ۙ
۴۳۔ جس دن سخت گھبراہٹ کا سامنا ہوگا اور وہ سجدہ کرنے کی طرف بلائے جائیں گے لیکن طاقت نہ رکھتے ہوں گے۔

خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ۟
۴۴۔ اس حال میں کہ ان کی نظریں جھکی ہوئی ہوں گی۔ ان پر ذلّت چھا رہی ہوگی۔ اور یقیناً انہیں سجدوں کی طرف بلایا جاتا تھا جبکہ وہ صحیح سالم تھے۔

فَذَرْنِيْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ؕ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ۟ۙ
۴۵۔ پس تُو مجھے اور اُسے جو اُس بیان کو جھٹلاتا ہے چھوڑ دے۔ ہم انہیں رفتہ رفتہ اِس طرح پکڑ لیں گے کہ انہیں کچھ علم نہ ہو سکے گا۔

وَ اُمْلِیْ لَهُمْ ؕ اِنَّ كَیْدِیْ مَتِیْنٌ ﴿۴۶﴾

۴۶۔ اور میں انہیں ڈھیل دیتا ہوں۔ میری تدبیر یقیناً بہت مضبوط ہے۔

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۷﴾ ج

۴۷۔ کیا تُو اُن سے کوئی اجر مانگتا ہے کہ وہ چٹّی کے بوجھ تلے دبے جا رہے ہوں۔

اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَیْبُ فَهُمْ یَكْتُبُوْنَ ﴿۴۸﴾

۴۸۔ کیا ان کے پاس غیب ہے پس وہ (اسے) لکھتے ہیں؟

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَ لَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَ هُوَ مَكْظُوْمٌ ﴿۴۹﴾ ؕ وقف لازم

۴۹۔ سو اپنے ربّ کے فیصلے کے انتظار میں صبر کر اور مچھلی والے کی طرح نہ ہو جب اس نے (اپنے ربّ کو) پکارا اور وہ غم سے بھرا ہوا تھا۔

لَوْ لَاۤ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَ هُوَ مَذْمُوْمٌ ﴿۵۰﴾

۵۰۔ اگر اس کے ربّ کی طرف سے ایک خاص نعمت اسے بچا نہ لیتی تو وہ چٹیل میدان میں اس طرح پھینک دیا جاتا کہ وہ سخت ملامت زدہ ہوتا۔

فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۵۱﴾

۵۱۔ پس اس کے ربّ نے اسے چُن لیا اور اسے نیک لوگوں میں شمار کر لیا۔

وَ اِنْ یَّكَادُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَ یَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۵۲﴾ م وقف لازم

۵۲۔ یقیناً کفار سے بعید نہیں کہ جب وہ ذکر سنتے ہیں تو وہ تجھے اپنی نظروں (کے قہر) کے ذریعہ گرانے کی کوشش کریں۔ اور وہ کہتے ہیں یہ تو یقیناً ایک دیوانہ ہے۔

وَ مَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۵۳﴾ ع ۲

۵۳۔ حالانکہ وہ تو تمام جہانوں کے لئے نصیحت کے سوا کچھ نہیں۔

٦٩۔ اَلْحَاقَّة

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی ترپّن آیات ہیں۔

سورۃ القلم میں یہ مضمون بیان ہوا تھا کہ ہم جب انبیاء کے دشمنوں کو مہلت دیتے ہیں تو اس لئے دیتے ہیں کہ ان کے گناہ کا پیمانہ لبریز ہو جائے اور پھر اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے ان کو کوئی بچا نہیں سکتا۔ اس سورت میں بھی ان قوموں کا ذکر ہے جن کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بار بار مہلت دی گئی لیکن جب ان کے گناہوں کا پیمانہ بھر گیا تو اُن کی پکڑ کی گھڑی آ گئی۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جس بہت بڑے عذاب سے بنی نوع انسان کو ڈرانے کا ارشاد فرمایا ہے اس کا تعلق دنیا کی کسی خاص مذہبی جماعت سے نہیں بلکہ بحیثیت انسان ہر ایک کو متنبہ کیا گیا ہے۔ جب وہ واقعہ ہوگا تو دنیا کے لحاظ سے بھی انسان سمجھے گا کہ گویا زمین و آسمان اس پر پھٹ پڑے ہیں۔ انسان کی بعثتِ ثانیہ میں بھی یہ انتباہ ایک دفعہ پھر پورا ہوگا کہ نہ اس کا کوئی زمینی تعلق اسے بچا سکے گا، نہ آسمانی تعلق اور جہنم اس کا انجام ہوگا۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک عظیم گواہی پیش فرما رہا ہے اُن امور کے پورا ہونے کے متعلق بھی جو انسان کو کسی حد تک دکھائی دے رہے ہیں یا دکھائی دینے لگتے ہیں اور ان امور کے پورا ہونے کے متعلق بھی جن پر اس کی نظر نہیں جاتی۔ یعنی یہ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں ایک معزز اَمین رسول کی باتیں ہیں نہ وہ کسی شاعر کا بہکا ہوا کلام ہے نہ کسی کاہن کی اٹکل پچو۔ یہ تمام جہانوں کے ربّ کی طرف سے ایک تنزیل ہے۔

اس سورت کی آخری آیات میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کا ایک ایسا پیمانہ پیش فرما دیا گیا جس کا کوئی ردّ دشمن کی طرف سے نہیں ہوسکتا۔ دشمن کو متنبہ کیا کہ تمہارے نزدیک تو اس معزز کتاب کو اس رسول نے اپنے نفس سے ہی گھڑ لیا ہے حالانکہ اگر اس نے اللہ تعالیٰ پر چھوٹے سے چھوٹا افتراء بھی کیا ہوتا تو وہ یقیناً اس کو اور اس کے سلسلہ کو ہلاک کر دیتا۔ اور اگر اللہ یہ فیصلہ کرتا تو تم لوگ کسی طرح بھی اس کو بچا نہ سکتے۔ گویا تمہاری تمام قوتوں کے مقابل پر اللہ تعالیٰ اس کی نصرت فرما رہا ہے اور اس کو بچا رہا ہے جو یقینی طور پر اس کے اللہ کا رسول ہونے پر گواہ ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا یہ کلام پھر بڑی صفائی سے اس کے حق میں پورا ہوا ہے: **كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِي (المجادلة: ٢٢)**۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الْحَاقَّةِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ ثَلَاثٌ وَّ خَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اَلْحَآقَّةُ ۝۲

۲۔ لازماً واقع ہونے والی۔

مَا الْحَآقَّةُ ۝۳

۳۔ لازماً واقع ہونے والی کیا ہے؟

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ ۝۴

۴۔ اور تجھے کیا سمجھائے کہ لازماً واقع ہونے والی کیا ہے؟

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ۝۵

۵۔ ثمود اور عاد نے (دلوں کو) چونکا دینے والی آفت کا انکار کر دیا تھا۔

فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ۝۶

۶۔ پس جہاں تک ثمود کا تعلق ہے سو وہ حد سے بڑھی ہوئی آفت سے ہلاک کر دیئے گئے۔

وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۝۷

۷۔ اور جو عاد تھے تو وہ ایک تند و تیز ہوا سے ہلاک کئے گئے جو بڑھتی چلی جاتی تھی۔

سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّ ثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ ۙ حُسُوْمًا ۙ فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝۸

۸۔ اس نے اُسے اُن پر مسخر کئے رکھا سات راتوں اور آٹھ دن تک اس حال میں کہ وہ اُنہیں جڑوں سے اکھیڑ کر پھینک رہی تھی۔ پس قوم کو تُو اُس میں پچھاڑ کھا کر گرا ہوا دیکھتا ہے جیسے وہ کھجور کے گرے ہوئے درختوں کے تنے ہوں۔

فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ۝۹

۹۔ پس کیا تُو اُن میں سے کوئی باقی بچا ہوا دیکھتا ہے؟

وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ۝۱۰

۱۰۔ اور فرعون بھی آیا اور وہ بھی جو اُس سے پہلے تھے اور ایک بہت بڑے گناہ کے باعث تہ و بالا ہونے والی بستیاں بھی۔

فَعَصَوۡا رَسُوۡلَ رَبِّهِمۡ فَاَخَذَهُمۡ اَخۡذَةً رَّابِيَةً ﴿۱۱﴾

۱۱۔ پس اُنہوں نے اپنے ربّ کے رسول کی نافرمانی کی تو اُس نے انہیں ایک سخت سے سخت تر ہونے والی گرفت میں پکڑ لیا۔

اِنَّا لَمَّا طَغَا الۡمَآءُ حَمَلۡنٰكُمۡ فِى الۡجَارِيَةِ ۙ﴿۱۲﴾

۱۲۔ یقیناً جب پانی خوب طغیانی میں آ گیا، ہم نے تمہیں کشتی میں اُٹھا لیا۔

لِنَجۡعَلَهَا لَكُمۡ تَذۡكِرَةً وَّتَعِيَهَاۤ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ تاکہ ہم اُسے تمہارے لئے ایک قابل ذکر نشان بنا دیں اور محفوظ رکھنے والے کان اُسے یاد رکھیں۔

فَاِذَا نُفِخَ فِى الصُّوۡرِ نَفۡخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۙ﴿۱۴﴾

۱۴۔ پس جب صور میں ایک ہی زوردار پھونک ماری جائے گی۔

وَّحُمِلَتِ الۡاَرۡضُ وَالۡجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۙ﴿۱۵﴾

۱۵۔ اور زمین اور پہاڑ اُٹھائے جائیں گے اور یکبار ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے۔

فَيَوۡمَئِذٍ وَّقَعَتِ الۡوَاقِعَةُ ۙ﴿۱۶﴾

۱۶۔ پس اُس دن ضرور واقع ہونے والی واقع ہو جائے گی۔

وَانۡشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِىَ يَوۡمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ۙ﴿۱۷﴾

۱۷۔ اور آسمان پھٹ پڑے گا، پس اُس دن وہ بودا ہو چکا ہوگا۔

وَّالۡمَلَكُ عَلٰۤى اَرۡجَآئِهَا ؕ وَيَحۡمِلُ عَرۡشَ رَبِّكَ فَوۡقَهُمۡ يَوۡمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ؕ﴿۱۸﴾

۱۸۔ اور فرشتے اُس کے کناروں پر ہوں گے اور اُس دن تیرے ربّ کا عرش اُن سب سے اُوپر آٹھ (اوصاف) اُٹھائے ہوئے ہوں گے۔ ①

---

① اس آیت سے کسی کو یہ گمان نہ گزرے کہ فرشتوں کو گویا کوئی مادی طاقت حاصل ہے جس سے انہوں نے اللہ کے عرش کو اُٹھایا ہوا ہے۔ عرش تو کوئی مادی چیز نہیں جسے اُٹھانے کے لئے مادی طاقت کی ضرورت ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کو اُٹھائے ہوئے ہے یعنی ہر چیز اسی کے سہارے قائم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ عرش اللہ تعالیٰ کے تنزّہ اور تقدّس کے مقام کا نام ہے اور اس کے وَراء الوَراء ہونے کی حالت ہے۔ سورۃ الفاتحہ میں مذکور چار صفاتِ الٰہیہ یعنی ربّ، رحمٰن، رحیم اور مالک یوم الدین کو چار فرشتوں سے موسوم کیا گیا ہے۔ ’’یہ چاروں صفتیں ہیں جو اس کے عرش کو اُٹھائے ہوئے ہیں۔ یعنی اس کے پوشیدہ وجود کا ان صفات کے ذریعہ سے اس دنیا میں پتہ لگتا ہے اور یہ معرفت عالَمِ آخرت میں دوچند ہو جائے گی۔ گویا بجائے چار کے آٹھ فرشتے ہو جائیں گے۔‘‘
(چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۲۷۹)

يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ اُس دن تم پیش کئے جاؤ گے۔ کوئی مخفی رہنے والی تم سے مخفی نہیں رہے گی۔

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ﴿۲۰﴾ ۚ

۲۰۔ پس جس کا اعمال نامہ اُس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا آؤ میرا اعمال نامہ پکڑو اور پڑھو۔ ☆

اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ﴿۲۱﴾ ۚ

۲۱۔ یقیناً میں اُمید رکھتا تھا کہ میں اپنا حساب رُوبرو دیکھنے والا ہوں۔

فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿۲۲﴾ ۙ

۲۲۔ پس وہ پسندیدہ زندگی میں ہوگا۔

فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿۲۳﴾ ۙ

۲۳۔ ایک بلند و بالا جنت میں۔

قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ اس کے خوشے جُھکے ہوئے ہوں گے۔

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ مزے مزے کھاؤ اور پیو اُن (اعمال) کے بدلے میں جو تم گزرے ہوئے دنوں میں کیا کرتے تھے۔

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ﴿۲۶﴾ ۚ

۲۶۔ اور وہ جسے اُس کی بائیں طرف سے اُس کا اعمال نامہ دیا جائے گا، تو وہ کہے گا اے کاش! مجھے میرا اعمال نامہ نہ دیا جاتا۔

وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿۲۷﴾ ۚ

۲۷۔ اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے۔

يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿۲۸﴾ ۚ

۲۸۔ اے کاش! وہ (گھڑی) قضیہ چکانے والی ہوتی۔

مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ﴿۲۹﴾ ۚ

۲۹۔ میرا مال میرے کچھ بھی کام نہ آیا۔

هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ ﴿۳۰﴾ ۚ

۳۰۔ میرا غلبہ مجھ سے برباد ہو کر جاتا رہا۔

خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿۳۱﴾ ۙ

۳۱۔ اس کو پکڑو اور اُسے طَوق پہنا دو۔

☆ هَاؤُمُ: هَا كَلِمَةٌ فِيْ مَعْنَى الأَخْذِ، وَ يُقَالُ هَاؤُمُ وَ هَاؤُمُوا (مفردات امام راغبؒ) هَاؤُمُ کے معنی ہیں ''پکڑو''۔

ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ﴿۳۱﴾

۳۲۔ پھر اس کو جہنّم میں جھونک دو۔

ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿۳۲﴾

۳۳۔ پھر ایسی زنجیر میں جس کی پیمائش ستّر ہاتھ ہے بالآخر اُسے جکڑ دو۔

اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ﴿۳۳﴾

۳۴۔ یقیناً وہ عظمتوں والے اللہ پر ایمان نہیں لاتا تھا۔

وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۳۴﴾

۳۵۔ اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا تھا۔

فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ﴿۳۵﴾

۳۶۔ پس آج یہاں اُس کا کوئی جاں نثار دوست نہیں ہوگا۔

وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ﴿۳۶﴾

۳۷۔ اور نہ کوئی کھانا سوائے زخموں کی دھوون کے۔☆

لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِـُٔوْنَ ﴿۳۷﴾ ع ۳۸

۳۸۔ اسے خطا کاروں کے سوا کوئی نہیں کھاتا۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۸﴾

۳۹۔ پس خبردار! میں قسم کھاتا ہوں اُس کی جو تم دیکھتے ہو۔

وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾

۴۰۔ اور اُس کی بھی جو تم نہیں دیکھتے۔

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿۴۰﴾

۴۱۔ یقیناً یہ عزّت والے رسول کا قول ہے۔

وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾

۴۲۔ اور یہ کسی شاعر کی بات نہیں۔ بہت کم ہے جو تم ایمان لاتے ہو۔

وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾

۴۳۔ اور نہ (یہ) کسی کاہن کا قول ہے۔ بہت کم ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہو۔

تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۳﴾

۴۴۔ ایک تنزیل ہے تمام جہانوں کے ربّ کی طرف سے۔

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ﴿۴۴﴾

۴۵۔ اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا۔

☆ What comes forth from any wound or sore when it is washed. (E.W. Lane)

لَاَخَذۡنَا مِنۡهُ بِالۡيَمِيۡنِ ۙ﴿۴۶﴾	۴۶۔ تو ہم اُسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔
ثُمَّ لَقَطَعۡنَا مِنۡهُ الۡوَتِيۡنَ ﴿۴۷﴾	۴۷۔ پھر ہم یقیناً اُس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔
فَمَا مِنۡكُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ عَنۡهُ حٰجِزِيۡنَ ﴿۴۸﴾	۴۸۔ پھر تم میں سے کوئی ایک بھی اُس سے (ہمیں) روکنے والا نہ ہوتا۔ ①
وَاِنَّهٗ لَتَذۡكِرَةٌ لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۴۹﴾	۴۹۔ اور یقیناً یہ متقیوں کے لئے ایک بڑی نصیحت ہے۔
وَاِنَّا لَنَعۡلَمُ اَنَّ مِنۡكُمۡ مُّكَذِّبِيۡنَ ﴿۵۰﴾	۵۰۔ اور یقیناً ہم جانتے ہیں کہ تم میں جھٹلانے والے بھی ہیں۔
وَاِنَّهٗ لَحَسۡرَةٌ عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۵۱﴾	۵۱۔ اور یقیناً یہ کافروں پر ایک بڑی حسرت ہے۔
وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الۡيَقِيۡنِ ﴿۵۲﴾	۵۲۔ اور یقیناً یہ قطعیت تک پہنچا ہوا یقین ہے۔
فَسَبِّحۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الۡعَظِيۡمِ ﴿۵۳﴾ ع ۲ ۱۵ ۶	۵۳۔ پس اپنے عظیم ربّ کے نام کی تسبیح کر۔

① آیات ۴۵ تا ۴۸: ان آیات میں ان فاسد خیالات کا رڈ کیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف وحی منسوب کرنے والے کو کوئی دنیاوی طاقت بچا سکتی ہے۔ امرِ واقعہ یہ ہے کہ جھوٹے دعویداروں کے پیچھے ضرور کوئی دنیاوی طاقت ہوتی ہے اس کے باوجود وہ اور ان کے مددگار ہلاک کر دیئے جاتے ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ کی صداقت کا یہ عظیم الشان ثبوت ہے کیونکہ آپ کے دعویٰ کے بعد سارا عرب آپؐ کا مخالف ہوگیا تھا۔ اس آیت میں یہ بہت ہی لطیف نکتہ بیان فرمایا گیا ہے کہ اگر سارا عرب آپ کا مخالف نہ بھی ہوتا بلکہ تائید میں کھڑا ہو جاتا تب بھی اس رسول کو اللہ کی پکڑ سے بچا نہیں سکتا تھا اگر اس نے ایک معمولی سا جھوٹ بھی خدا پر بولا ہوتا۔

۷۰۔ المعارج

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی پینتالیس آیات ہیں۔

اس کی پہلی آیت ہی میں اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے عذاب سے متنبہ فرمایا ہے جسے کا فر روک نہیں سکتے۔

پھر اللہ تعالیٰ کو ''ذی المعارج '' قرار دیا ہے یعنی اس کی بلندی طبقہ بہ طبقہ آسمان پر غور کرنے سے کسی حد تک سمجھ آسکتی ہے ورنہ اس کی رفعتوں کو کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ یہاں جس بلندی کا ذکر فرمایا گیا ہے اس پر ایک ایسی سائنسی شہادت ملتی ہے جس کا اس سورت میں خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ والی آیت میں ذکر ہے کہ فرشتے اس کی طرف پچاس ہزار سال میں عروج کرتے ہیں۔ اب پچاس ہزار سال میں عروج کرنے کے دو معنے ہو سکتے ہیں۔ اوّل: ظاہراً پچاس ہزار سال۔ اگر یہ معنی لئے جائیں تو اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ دنیا میں ہر پچاس ہزار سال بعد ایسی موسمی تبدیلی واقع ہوتی ہے کہ ساری زمین برفانی تودوں سے ڈھک جاتی ہے اور پھر از سرِ نو تخلیق کا آغاز ہوتا ہے۔

دوسرے یہ قابلِ توجہ بات ہے کہ یہاں مِمَّا تَعُدُّوْن نہیں فرمایا۔ قرآنِ کریم کی ایک دوسری آیت جس میں ایک ہزار سال کا ذکر ہے، وہ اِس کے ساتھ ملا کر پڑھی جائے تو مطلب یہ بنے گا کہ جو تم لوگوں کی گنتی ہے اس کے اگر ایک ہزار سال شمار کئے جائیں تو اللہ تعالیٰ کا ہر دن اُس ایک ہزار سال کے برابر ہوگا۔ اور اگر ہر دن کو ایک سال کے دنوں سے ضرب دی جائے اور پھر اس کو پچاس ہزار سال کے دنوں سے ضرب دی جائے تو جو اعداد بنتے ہیں وہ اللہ کے دنوں کی مدت کی تعیین کرتے ہیں۔ پس اس حساب سے اگر پچاس ہزار سال سے جو اللہ تعالیٰ کے دن ہیں اُسے ضرب دی جائے تو اٹھارہ سے بیس بلین سال بن جائیں گے جو سائنسدانوں کے نزدیک کائنات کی عمر ہے۔

(18,250,000,000 = 365 X 50000 X 1000)

یعنی ہر کائنات اس عمر کو پہنچ کر پھر عدم میں ڈوب جاتی ہے اور اس کے بعد پھر عدم سے وجود پیدا کیا جاتا ہے۔

یہ اتنی بڑی مدت ہے کہ اسے انسان بہت دور کی بات سمجھتا ہے لیکن جب عذاب واقع ہوگا تو وہ گھڑی بالکل قریب دکھائی دے گی۔ وہ ایسا عذاب ہوگا کہ انسان اپنے قریب ترین عزیزوں کو اور اپنی جان، مال و دولت اور ہر چیز کو اس کے بدلہ فدیہ دے کر اس سے بچنا چاہے گا مگر ایسا نہیں ہو سکے گا۔ ہاں عذاب سے پہلے اگر مومنوں میں یہ صفات ہوں کہ وہ اپنی نماز پر قائم رہتے ہیں اور ہمیشہ فکر سے ادا کرتے ہیں اور علاوہ ازیں اپنی پاکیزگی کی حفاظت کے لئے ان تمام شرطوں کو پورا کرتے ہیں جو اُن پر عائد کی گئی ہیں تو یہ وہ خوش نصیب ہیں جو اس عذاب سے مستثنیٰ کئے جائیں گے۔

آیت نمبر ۴۲ میں پھر اس بات کی تنبیہ فرمائی گئی کہ اللہ تم سے مستغنی ہے۔ پس اگر تم فسق و فجور سے باز نہیں آؤ گے تو اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ تمہاری جگہ نئی مخلوق لے آئے۔ پس جس عذاب کے واقعہ ہونے کی خبر دی گئی ہے اسی کے ذکر پر یہ سورت اپنے اختتام کو پہنچتی ہے۔

سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ خَمْسٌ وَّ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ②

۲۔ کسی پوچھنے والے نے ایک لازماً واقع ہونے والے عذاب کے بارہ میں پوچھا ہے۔

لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ③

۳۔ کافروں سے اُسے کوئی چیز ٹالنے والی نہیں۔

مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ④

۴۔ سب بلندیوں کے مالک، اللہ کی طرف سے ہے۔

تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ⑤

۵۔ فرشتے اور روح اس کی طرف ایک ایسے دن میں صعود کرتے ہیں جس کی گنتی پچاس ہزار سال ہے۔

فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ⑥

۶۔ پس صبرِ جمیل اختیار کر۔

اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ⑦

۷۔ وہ یقیناً اسے بہت دور دیکھ رہے ہیں۔

وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ⑧

۸۔ اور ہم اسے قریب دیکھتے ہیں۔

يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ⑨

۹۔ جس دن آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہو جائے گا۔

وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ⑩

۱۰۔ اور پہاڑ دُھنی ہوئی اُون کی طرح ہو جائیں گے۔

وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ⑪

۱۱۔ اور کوئی گہرا دوست کسی گہرے دوست کا (حال) نہ پوچھے گا۔

يُّبَصَّرُوْنَهُمْ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيْهِ ⑫

۱۲۔ وہ اُنہیں اچھی طرح دکھلا دیئے جائیں گے۔ مجرم یہ چاہے گا کہ کاش وہ اس دن کے عذاب سے بچنے کے لئے فدیہ میں دے سکے اپنے بیٹوں کو۔

وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ⑬

۱۳۔ اور اپنی بیوی کو اور اپنے بھائی کو۔

وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـئْوِيْهِ ۝١٤

۱۴۔ اور اپنے قبیلہ کو بھی جو اُسے پناہ دیتا تھا۔

وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ ثُمَّ يُنْجِيْهِ ۝١٥

۱۵۔ اور اُن سب کو جو زمین میں ہیں۔ پھر وہ (فدیہ) اُسے اس (عذاب) سے بچالے۔

كَلَّا ۭ اِنَّهَا لَظٰى ۝١٦

۱۶۔ خبردار! یقیناً وہ ایک بے دھواں زبانِ شعلہ ہے۔

نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۝١٧

۱۷۔ چمڑی کو اُدھیڑ دینے والی۔

تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ۝١٨

۱۸۔ وہ بلاتی ہے ہر اُس شخص کو جس نے پیٹھ پھیر لی اور اِعراض کیا۔

وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ۝١٩

۱۹۔ اور جمع کیا اور ذخیرہ کیا۔

اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۝٢٠

۲۰۔ یقیناً انسان بہت زیادہ حریص پیدا کیا گیا ہے۔

اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ۝٢١

۲۱۔ جب اُسے کوئی شر پہنچتا ہے تو سخت واویلا کرنے والا ہوتا ہے۔

وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ۝٢٢

۲۲۔ اور جب اُسے کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو سخت بخیل ہوتا ہے۔

اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ۝٢٣

۲۳۔ ہاں نماز پڑھنے والوں کا معاملہ الگ ہے۔

الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ۝٢٤

۲۴۔ وہ لوگ جو اپنی نماز پر دوام اختیار کرنے والے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۝٢٥

۲۵۔ اور وہ لوگ جن کے اموال میں ایک معیّن حق ہے۔

لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝٢٦

۲۶۔ مانگنے والے کے لئے اور محروم کے لئے۔

وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝٢٧

۲۷۔ اور وہ لوگ جو جزا سزا کے دن کی تصدیق کرتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝٢٨

۲۸۔ اور وہ لوگ جو اپنے ربّ کے عذاب سے ڈرنے والے ہیں۔

اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ یقیناً اُن کے ربّ کا عذاب ایسا ہے جس سے بچا نہیں جا سکتا۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿۳۰﴾

۳۰۔ اور وہ لوگ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہوتے ہیں۔

اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ﴿۳۱﴾

۳۱۔ سوائے اپنی بیویوں کے یا اُن (عورتوں) کے جن کے مالک اُن کے داہنے ہاتھ ہوئے۔ پس یقیناً وہ قابلِ ملامت نہیں۔

فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿۳۲﴾

۳۲۔ پس جس نے اس کے سوا (کچھ) چاہا تو یہی ہیں وہ جو حد سے بڑھنے والے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ﴿۳۳﴾

۳۳۔ اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہدوں کا پاس رکھنے والے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ﴿۳۴﴾

۳۴۔ اور وہ لوگ جو اپنی شہادتوں پر قائم رہنے والے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۳۵﴾

۳۵۔ اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں پر محافظ رہتے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ ع

۳۶۔ یہی ہیں وہ جو جنتوں میں اِکرام کا سلوک کئے جائیں گے۔

فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ﴿۳۷﴾

۳۷۔ پس اُن لوگوں کو کیا ہوا تھا جنہوں نے کفر کیا کہ وہ تیری طرف تیزی سے دوڑے چلے آتے تھے۔

عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ﴿۳۸﴾

۳۸۔ دائیں طرف سے بھی اور بائیں طرف سے بھی، ٹولیوں میں بٹے ہوئے۔

اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ﴿۳۹﴾

۳۹۔ کیا ان میں سے ہر شخص یہ امید لگائے ہوئے ہے کہ وہ نعمتوں والی جنت میں داخل کیا جائے گا؟

كَلَّا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا یَعْلَمُوْنَ ۝۴۰

۴۰۔ ہرگز نہیں! یقیناً ہم نے ان کو اُس چیز سے پیدا کیا جسے وہ جانتے ہیں۔

فَلَاۤ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَ الْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ۝۴۱

۴۱۔ پس خبردار! میں مشارق اور مغارب کے ربّ کی قسم کھاتا ہوں یقیناً ہم ضرور قادر ہیں۔

عَلٰۤى اَنْ نُّبَدِّلَ خَیْرًا مِّنْهُمْ ۙ وَ مَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِیْنَ ۝۴۲

۴۲۔اس پر کہ اُنہیں تبدیل کر کے ہم اُن سے بہتر لے آئیں۔اور ہم پر سبقت نہیں لے جائی جاسکتی۔ ①

فَذَرْهُمْ یَخُوْضُوْا وَ یَلْعَبُوْا حَتّٰى یُلٰقُوْا یَوْمَهُمُ الَّذِیْ یُوْعَدُوْنَ ۝۴۳

۴۳۔ پس اُنہیں چھوڑ دے، وہ فضول باتوں میں غرق رہیں اور کھیلیں کھیلتے رہیں یہاں تک کہ وہ اپنے اُس دن کو دیکھ لیں جس کا اُنہیں وعدہ دیا جاتا ہے۔

یَوْمَ یَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ یُّوْفِضُوْنَ ۝۴۴

۴۴۔ جس دن وہ قبروں سے تیزی کرتے ہوئے نکلیں گے گویا وہ قربان گاہوں کی طرف دوڑے جا رہے ہوں۔

خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ ذٰلِكَ الْیَوْمُ الَّذِیْ كَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ۝۴۵ ع ۲ ۹ ۸

۴۵۔اس حال میں کہ اُن کی نظریں جھکی ہوئی ہوں گی۔اُن پر ذلّت چھا رہی ہوگی۔یہ وہ دن ہے جس کا وہ وعدہ دیئے جاتے تھے۔

---

① آیات ۴۱-۴۲: ان آیات کریمہ میں بھی مشارق ومغارب کے ربّ کو گواہ ٹھہرایا گیا ہے یعنی پیشگوئی ہے کہ ایک زمانہ آئے گا جب کئی قسم کے مشرق ومغرب انسانی محاوروں میں استعمال ہونے لگیں گے جیسے مشرقِ وسطیٰ، مشرقِ قریب، مشرقِ بعید وغیرہ۔

دوسرے اس میں یہ حیرت انگیز نکتہ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بات پر پوری طرح قادر ہے کہ اگر وہ چاہے تو انسانوں سے بہتر مخلوق اس دنیا میں لے آئے۔

۷۱۔ نوح

یہ سورت ابتدائی مکی دور میں نازل ہوئی اور بسم اللہ سمیت اس کی انتیس آیات ہیں۔

گزشتہ سورت کے آخر میں فرمایا تھا کہ ہم اس بات پر قادر ہیں کہ تم سے بہتر لوگ پیدا کردیں۔ اب اس سورت میں فرمایا کہ قومِ نوح کے عذاب میں چھوٹے پیمانے پر یہی صورت تھی کہ پوری کی پوری قوم غرق کردی گئی سوائے چند ایک کے جنہوں نے نوح علیہ السلام کی کشتی میں پناہ لی تھی اور پھر ان لوگوں سے جو حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ تھے ایک نئی بہتر نسل کا آغاز کیا گیا۔

آیت نمبر ۵ میں پھر اللہ کی مقرر کردہ اجل کا ذکر ہے کہ جب وہ آئے گی تو پھر تم اسے ٹال نہیں سکو گے۔ یہ گزشتہ سورت کے مضمون کا اعادہ ہے۔

اس کے بعد حضرت نوح علیہ السلام کی اُس گریہ و زاری اور ابلاغ کا ذکر فرمایا گیا ہے کہ محض پیغام پہنچا دینا کافی نہیں ہوا کرتا بلکہ اس پیغام کو سمجھانے کے لئے ایک نبی کو اپنی جان گویا ہلاک کرنی پڑتی ہے۔ کوئی ذریعہ وہ ایسا نہیں چھوڑتا جس سے قوم کے بڑوں اور چھوٹوں کو سمجھایا جاسکتا ہو۔ کبھی گریہ وزاری کے ساتھ اور کبھی چھپ چھپ کر تا کہ قوم کے متکبر لوگ، عوام الناس کے سامنے صداقت کو تسلیم کر کے شرمندگی محسوس نہ کریں۔ کبھی اعلان عام کے ساتھ تا کہ عوام الناس کو بھی براہ راست نبی سے پیغام پہنچے ورنہ ان کے سردار تو اس پیغام کو محرف کر کے پیش کریں گے۔ پھر کبھی انہیں طمع دلاتا ہے کہ دیکھو! اگر تم ایمان لے آؤ گے تو آسمان تم پر بکثرت رحمتوں کی بارش نازل فرمائے گا اور کبھی خوف دلاتا ہے کہ اگر ایمان نہیں لاؤ گے تو آسمان سے رحمت کی بارش کی بجائے انتہائی ہلاکت خیز بارش ہوگی اور زمین بھی تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکے گی بلکہ زمین سے بھی ہلاکت کے سوتے پھوٹ پڑیں گے۔ تب اس اتمامِ حجت کے بعد، اور اسی کا نام اتمامِ حجت ہے، آخر ان کی صف لپیٹ دی گئی اور ایک نئی قوم کی بِنا ڈالی گئی۔

پس حضرت نوح علیہ السلام نے جو یہ دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ کفار میں سے کوئی باقی نہ چھوڑے اور ہلاک کردے، اس بِنا پر کی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو یہ علم دیا تھا کہ اب اگر یہ زندہ رکھے گئے تو صرف فاسق و فاجر پیدا کریں گے۔ ان کی نسلوں سے مومن پیدا ہونے کی امید منقطع ہو چکی ہے۔ پس جب الٰہی جماعتیں اس طرح حجت تمام کردیا کرتی ہیں تب ان کا یہ حق بنتا ہے کہ مخالفین کی تباہی کی دعا کریں۔

علاوہ ازیں اس سورت میں یہ بھی ذکر ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو متوجہ فرمایا کہ تم اللہ تعالیٰ کو ایک باوقار ہستی کیوں تسلیم نہیں کرتے؟ اُسی نے تمہیں بھی تو طبقہ در طبقہ آگے بڑھاتے ہوئے تکمیل کی منزل تک پہنچایا ہے اور یہی چیز آسمان کے طبقہ در طبقہ بلندیوں سے ثابت ہوتی ہے۔ یہ مضمون ایک حد تک اس قوم کی سمجھ سے بالا تھا۔ نہ اسے اپنے ماضی کا پتہ تھا کہ کیسے طبقہ در طبقہ پیدا ہوئے، نہ اپنے مستقبل کا علم تھا۔ نہ وہ آسمان کی طبقہ در طبقہ بلندیوں کا علم رکھتے تھے۔ غالباً یہ ایک پیشگوئی ہے کہ آئندہ زمانہ میں جب ایک نئی ''کشتیٔ نوح'' بنائی جائے گی تو اس زمانہ کے لوگوں کو ان سب چیزوں کا علم ہو چکا ہوگا۔ پھر بھی اگر وہ شرک پھیلانے سے باز نہ آئے اور ان پر ہر قسم کی حجت پوری کر دی گئی تو آخر اُن کے حق میں **فَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا** اور **وَلَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكَافِرِيْنَ شَرِيْراً** کی دعا ضرور پوری ہو کر رہے گی۔

☆☆☆

سُوْرَۃُ نُوْحٍ مَکِّیَّۃٌ وَّ ھِیَ مَعَ الْبَسْمَلَۃِ تِسْعٌ وَّ عِشْرُوْنَ اٰیَۃً وَّ رُکُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿۱﴾

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِہٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَکَ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲﴾

۲۔ یقیناً ہم نے نوح کو اُس کی قوم کی طرف بھیجا کہ تُو اپنی قوم کو ڈرا اس سے پہلے کہ اُن کے پاس دردناک عذاب آجائے۔

قَالَ یٰقَوْمِ اِنِّیْ لَکُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۳﴾

۳۔ اُس نے کہا۔ اے میری قوم! یقیناً میں تمہارے لئے ایک کھلا کھلا ڈرانے والا ہوں۔

اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ وَاتَّقُوْہُ وَاَطِیْعُوْنِ ﴿۴﴾

۴۔ کہ اللہ کی عبادت کرو اور اُس کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔

یَغْفِرْ لَکُمْ مِّنْ ذُنُوْبِکُمْ وَیُؤَخِّرْکُمْ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ اِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ اِذَا جَآءَ لَا یُؤَخَّرُ ۘ لَوْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۵﴾ وقف لازم

۵۔ وہ تمہارے گناہ معاف کر دیگا اور ایک معیّن مدت تک مُہلت دے گا۔ یقیناً اللہ کا (مقرر کردہ) وقت جب آجاتا ہے تو وہ ٹالا نہیں جا سکتا۔ کاش تم جانتے۔

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّنَھَارًا ﴿۶﴾

۶۔ اُس نے کہا اے میرے ربّ! میں نے اپنی قوم کو رات کو بھی دعوت دی اور دن کو بھی۔

فَلَمْ یَزِدْھُمْ دُعَآءِیْٓ اِلَّا فِرَارًا ﴿۷﴾

۷۔ پس میری دعوت نے اُنہیں فرار کے سوا کسی چیز میں نہیں بڑھایا۔

وَاِنِّیْ کُلَّمَا دَعَوْتُھُمْ لِتَغْفِرَ لَھُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَھُمْ فِیْٓ اٰذَانِھِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِیَابَھُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَکْبَرُوا اسْتِکْبَارًا ﴿۸﴾

۸۔ اور یقیناً جب کبھی میں نے اُنہیں دعوت دی تاکہ تُو انہیں بخش دے اُنہوں نے اپنی اُنگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیں اور اپنے کپڑے لپیٹ لئے اور بہت ضد کی اور بڑے استکبار سے کام لیا۔

ثُمَّ اِنِّیۡ دَعَوۡتُهُمۡ جِهَارًا ۙ﴿۹﴾

۹۔ پھر میں نے اُنہیں بآواز بلند بھی دعوت دی۔

ثُمَّ اِنِّیۡۤ اَعۡلَنۡتُ لَهُمۡ وَ اَسۡرَرۡتُ لَهُمۡ اِسۡرَارًا ۙ﴿۱۰﴾

۱۰۔ پھر میں نے اُن کی خاطر اعلان بھی کئے اور بہت اِخفا سے بھی کام لیا۔

فَقُلۡتُ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّكُمۡ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ﴿۱۱﴾

۱۱۔ پس میں نے کہا اپنے ربّ سے بخشش طلب کرو یقیناً وہ بہت بخشنے والا ہے۔

یُّرۡسِلِ السَّمَآءَ عَلَیۡكُمۡ مِّدۡرَارًا ۙ﴿۱۲﴾

۱۲۔ وہ تم پر لگاتار برسنے والا بادل بھیجے گا۔

وَّ یُمۡدِدۡكُمۡ بِاَمۡوَالٍ وَّ بَنِیۡنَ وَ یَجۡعَلۡ لَّكُمۡ جَنّٰتٍ وَّ یَجۡعَلۡ لَّكُمۡ اَنۡهٰرًا ؕ﴿۱۳﴾

۱۳۔ اور وہ اموال اور اولاد کے ساتھ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لئے باغات بنائے گا اور تمہارے لئے نہریں جاری کرے گا۔

مَا لَكُمۡ لَا تَرۡجُوۡنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۚ﴿۱۴﴾

۱۴۔ تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم اللہ سے کسی وقار کی توقّع نہیں رکھتے؟

وَ قَدۡ خَلَقَكُمۡ اَطۡوَارًا ﴿۱۵﴾

۱۵۔ حالانکہ اُس نے تمہیں مختلف طریقوں پر پیدا کیا۔

اَلَمۡ تَرَوۡا كَیۡفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۙ﴿۱۶﴾

۱۶۔ کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے کیسے سات آسمانوں کو طبقہ بر طبقہ پیدا کیا؟

وَّ جَعَلَ الۡقَمَرَ فِیۡهِنَّ نُوۡرًا وَّ جَعَلَ الشَّمۡسَ سِرَاجًا ﴿۱۷﴾

۱۷۔ اور اُس نے ان میں چاند کو ایک نُور بنایا اور سُورج کو ایک روشن چراغ۔

وَ اللّٰهُ اَنۡۢبَتَكُمۡ مِّنَ الۡاَرۡضِ نَبَاتًا ۙ﴿۱۸﴾

۱۸۔ اور اللہ نے تمہیں زمین سے نبات کی طرح اُگایا۔

ثُمَّ يُعِيدُكُمْ فِيهَا وَيُخْرِجُكُمْ إِخْرَاجًا ﴿١٩﴾

۱۹۔ پھر وہ تمہیں اس میں واپس کردے گا اور تمہیں ایک نئے رنگ میں نکالے گا۔ ۱

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ بِسَاطًا ﴿٢٠﴾

۲۰۔ اور اللہ نے زمین کو تمہارے لئے بچھایا ہوا بنایا۔

لِّتَسْلُكُوا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿٢١﴾ ع

۲۱۔ تاکہ تم اس کی کشادہ راہوں پر چلو پھرو۔

قَالَ نُوحٌ رَّبِّ إِنَّهُمْ عَصَوْنِي وَاتَّبَعُوا مَن لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهُ وَوَلَدُهُ إِلَّا خَسَارًا ﴿٢٢﴾ وَمَكَرُوا مَكْرًا كُبَّارًا ﴿٢٣﴾

۲۲۔ نوح نے کہا اے میرے ربّ! یقیناً انہوں نے میری نافرمانی کی اور اُس کی پیروی کی جسے اس کے مال اور اولاد نے گھاٹے کے سوا اور کسی چیز میں نہ بڑھایا۔

۲۳۔ اور انہوں نے بہت بڑا مکر کیا۔

وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ﴿٢٤﴾

۲۴۔ اور اُنہوں نے کہا ہرگز اپنے معبودوں کو نہ چھوڑو اور نہ وَدّ کو چھوڑو اور نہ سُواع کو اور نہ ہی یغوث اور یعوق اور نسر کو۔

وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا ضَلَالًا ﴿٢٥﴾

۲۵۔ اور اُنہوں نے بہتوں کو گمراہ کردیا اور تُو ظالموں کو نامرادی کے سوا اور کسی چیز میں نہ بڑھانا۔

---

۱ آیات ۱۴ تا ۱۹ میں انسان کے درجہ بدرجہ مختلف ارتقائی ادوار سے گزر کر پیدا ہونے کا ذکر ہے۔ اور وہ لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک دم سب کچھ اسی طرح پیدا کردیا، وہ اللہ تعالیٰ کے صاحبِ وقار ہونے کا انکار کرتے ہیں کیونکہ ایک صاحبِ وقار ہستی کو کوئی افراتفری نہیں ہوتی۔ وہ ہر چیز کو درجہ بدرجہ ترقی دے کر بلند تر کرتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے آسمانوں کو بھی طبقہ در طبقہ پیدا کیا ہے۔

ان آیات کے آخر پر فرمایا ہے کہ اَنْبَتَكُمْ مِنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا۔ یہ محض محاورہ نہیں بلکہ درحقیقت انسانی پیدائش کو ایک ایسے دَور میں سے گزرنا پڑا ہے کہ وہ محض نباتات کی صورت میں تھی۔ اور دوسری آیات میں اس منظر کو اس طرح پیش کیا گیا ہے کہ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُورًا۔ (الدّھر: ۲) یعنی انسان اپنی پیدائش میں ایسی منزل سے بھی گزرا ہے کہ وہ کوئی قابل ذکر چیز نہیں تھا۔ اس میں لطیف اشارہ اس طرف بھی ہے کہ جب انسانی تخلیق نباتاتی دور میں سے گزر رہی تھی تو اس میں آواز نکالنے یا آواز سننے کے حواس پیدا ہی نہیں ہوئے تھے۔ اُس نباتاتی زندگی پر مکمل خاموشی طاری تھی۔

مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ۬ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿۲۶﴾

۲۶۔ وہ اپنی خطاؤں کے سبب غرق کئے گئے پھر آگ میں داخل کئے گئے۔ پس اُنہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے لئے کوئی مددگار نہ پائے۔

وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴿۲۷﴾

۲۷۔ اور نوح نے کہا اے میرے ربّ! کافروں میں سے کسی کو زمین پر بستا ہوا نہ رہنے دے۔

اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿۲۸﴾

۲۸۔ یقیناً اگر تُو ان کو چھوڑ دے گا تو وہ تیرے بندوں کو گمراہ کر دیں گے اور بدکار اور سخت ناشکرے کے سوا کسی کو جنم نہیں دیں گے۔ ①

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿۲۹﴾ ع ۲ / ۸

۲۹۔ اے میرے ربّ! مجھے بخش دے اور میرے والدین کو بھی اور اسے بھی جو بحیثیت مومن میرے گھر میں داخل ہوا اور سب مومن مردوں اور سب مومن عورتوں کو۔ اور تو ظالموں کو ہلاکت کے سوا کسی چیز میں نہ بڑھانا۔

① آیات ۲۷-۲۸: حضرت نوحؑ کی اپنی قوم پر جس بددعا کا ذکر ہے وہ اس بنا پر تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو متنبہ فرما دیا تھا کہ اب یہ قوم یا اس کی آئندہ نسلیں کبھی ایمان نہیں لائیں گی۔ حضرت نوحؑ کو ذاتی طور پر تو اس کا علم نہیں ہوسکتا تھا۔ لازماً اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم پا کر آپؑ نے یہ بددعا کی تھی۔

۷۲ ۔ اَلجِن

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی اور بسم اللہ سمیت اس کی انتیس آیات ہیں۔

اس سورت کا ایک تعلق تو سورت نوح سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اِس میں بھی قوم کو یہ خوشخبری دی گئی ہے کہ اگر تم اس پیغام کو قبول کرلوگے تو آسمان سے تم پر بکثرت رحمت کا پانی نازل ہوگا اور اگر نہیں کروگے تو تمہیں ایک ہمیشہ بڑھتے رہنے والے عذاب میں مبتلا کر دیا جائے گا۔ سورت نوح میں جس تباہی کے سیلاب کا ذکر ہے وہ بھی ایک مسلسل بڑھتا رہنے والا سیلاب تھا۔

اب ہم اس سورت کے مضامین پر عمومی نظر ڈالتے ہیں کہ اس میں جنّات کے حوالہ سے بعض بہت اہم مضامین چھیڑے گئے ہیں۔ عام علماء کا خیال ہے کہ یہاں جنّات سے مراد آگ سے بنی ہوئی کوئی غیر مرئی مخلوق تھی حالانکہ مستند حدیثوں سے ثابت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آنے والے وفد سے، جو اِن معنوں میں جنّات تھے کہ اپنی قوم کے بڑے لوگ تھے، جب ملاقات فرمائی تو باقاعدہ انہوں نے اپنے کھانے پکانے کا سامان کرنے کے لئے وہاں آگیں روشن کیں۔ پس یہاں ہرگز کسی فرضی جِن کا ذکر نہیں۔

علاوہ ازیں انہوں نے جن اہم امور کا تذکرہ چھیڑا ہے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ہم میں سے بعض احمق لوگ عجیب جاہلانہ باتیں اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کیا کرتے تھے۔ نیز ہم میں یہ عقیدہ بھی رائج ہوگیا تھا کہ اب اللہ تعالیٰ کبھی کسی نبی کو مبعوث نہیں کرے گا۔ انہوں نے اس عقیدہ کو اس لئے غلط قرار دیا کہ انہوں نے اپنی آنکھوں سے ایک عظیم نبی کی زیارت کی تھی۔

اس کے بعد مساجد کے متعلق فرمایا کہ وہ خالصۃً اللہ کے لئے بنائی جاتی ہیں۔ ان میں کسی اَور کی عبادت جائز نہیں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا ذکر ہے کہ عبادت کے دوران آپؐ کو کئی طرح کے غم وحزن اور تفکرات گھیر لیا کرتے تھے اور بار بار توجہ ہٹانے کی کوشش کرتے تھے مگر آپ کی توجہ اس کے باوجود کلیۃً اللہ ہی کے لئے خالص ہوا کرتی تھی جبکہ انسان روزمرہ یہ مشاہدہ کرتا ہے کہ اس کی خوشیاں، اس کے غم، اس کی توجہ کو عبادت سے ہٹانے میں اکثر کامیاب ہوجایا کرتے ہیں۔

یہاں ایک دفعہ پھر اس بات کا اعادہ فرمایا گیا ہے کہ جس عذاب کو تم بہت دُور دیکھ رہے ہو کوئی نہیں کہہ سکتا کہ وہ قریب ہے کہ دور ہے۔ جب عذاب آجائے تو پھر خواہ اسے انسان کتنا ہی دُور سمجھے اسے لازماً قریب دیکھتا ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بکثرت غیب عطا ہوا۔ آپؐ خود عالم الغیب نہیں تھے بلکہ اللہ تعالیٰ یہ غیب ہمیشہ اپنے رسولوں ہی کو عطا کیا کرتا ہے جو اپنی ذات میں غیب کا کوئی علم نہیں رکھتے مگر جو غیب ان کو بتایا جاتا ہے وہ لازماً پورا ہوکر رہتا ہے۔ اسی طرح وہ فرشتے جو رسالت کی وحی لے کر آتے ہیں وہ آگے اور پیچھے حفاظت کرتے ہوئے چلتے ہیں تاکہ شیاطین اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہ کرسکیں۔ پس اللہ کے عظیم رسولوں کے بعد بھی بہت سے ان کے تابع رسول آیا کرتے ہیں جو اس وحی کی معنوی حفاظت پر مامور ہوتے ہیں۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ تِسْعٌ وَّ عِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝۲

۲۔ تُو کہہ دے میری طرف وحی کیا گیا ہے کہ جنّوں کی ایک جماعت نے (قرآن کو) توجہ سے سُنا تو اُنہوں نے کہا یقیناً ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے۔

يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۝۳

۳۔ جو بھلائی کی طرف ہدایت دیتا ہے۔ پس ہم اُس پر ایمان لے آئے۔ اور ہم ہرگز کسی کو اپنے ربّ کا شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔

وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۝۴

۴۔ اور (کہا) کہ یقیناً ہمارے ربّ کی شان بلند ہے۔ اس نے نہ کوئی بیوی اپنائی اور نہ کوئی لڑکا۔

وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۝۵

۵۔ اور یہ کہ یقیناً ہمارا ایک بیوقوف اللہ پر بڑھ بڑھ کر باتیں کیا کرتا تھا۔

وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝۶

۶۔ اور ہم یقیناً خیال کیا کرتے تھے کہ انسان اور جنّ اللہ پر ہرگز جھوٹ نہیں بولیں گے۔

وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۝۷

۷۔ اور یقیناً عوام النّاس میں سے کئی ایسے تھے جو بڑے لوگوں کی پناہ میں آجاتے تھے پس اُنہوں نے اُن کو بداعمالی اور جہالت میں بڑھا دیا۔

وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۝۸

۸۔ اور اُنہوں نے بھی گمان کیا تھا جیسے تم نے گمان کرلیا کہ اللہ ہرگز کسی کو مبعوث نہیں کرے گا۔

وَّ اَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّ شُهُبًا ۙ﴿۹﴾

۹۔ اور یقیناً ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو اُسے کڑے محافظوں اور آگ کے شعلوں سے بھرا ہوا پایا۔

وَّ اَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۙ﴿۱۰﴾

۱۰۔ اور یقیناً ہم سننے کی خاطر اس کی رصدگاہوں پر بیٹھے رہتے تھے۔ پس جو اَب سننے کی کوشش کرتا ہے وہ ایک آگ کے شعلے کو اپنی گھات میں پاتا ہے۔﴿۱﴾

وَّ اَنَّا لَا نَدْرِيْۤ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۙ﴿۱۱﴾

۱۱۔ اور یقیناً ہم نہیں جانتے تھے کہ کیا جو بھی زمین میں ہیں اُن کے لئے شر چاہا گیا ہے یا اُن کے ربّ نے اُن سے بھلائی کا ارادہ کیا ہے؟

وَّ اَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَ مِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ۙ﴿۱۲﴾

۱۲۔ اور یقیناً ہم میں کچھ نیک لوگ تھے اور کچھ ہم میں سے ان کے علاوہ بھی تھے۔ ہم طرح طرح کے مسلکوں میں بٹے ہوئے تھے۔

وَّ اَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۙ﴿۱۳﴾

۱۳۔ اور ضرور ہم نے یقین کرلیا تھا کہ ہم ہرگز اللہ کو زمین میں عاجز نہیں کرسکیں گے اور ہم اُسے بھاگتے ہوئے بھی مات نہیں دے سکیں گے۔

وَّ اَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰۤى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ۙ﴿۱۴﴾

۱۴۔ اور یقیناً جب ہم نے ہدایت (کی بات) سُنی اُس پر ایمان لے آئے۔ پس جو بھی اپنے ربّ پر ایمان لائے تو وہ نہ کسی کمی کا خوف رکھے گا اور نہ کسی زیادتی کا۔

﴿۱﴾ آیات ۲ تا ۱۰: ان آیات میں دو باتیں خصوصیت سے قابل وضاحت ہیں۔ یہ جنّ جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے یہ اپنی قوم کے بڑے لوگ تھے اور وہ فرضی جنّ نہیں تھے جو توہمات کی پیداوار ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنا کھانا پکانے کے لئے وہاں آگ بھی جلائی اور صحابہؓ نے بعد ازاں وہاں ان کے بجھے ہوئے کوئلے اور کھانے کی تیاری کے آثار بھی دیکھے۔ ان کے متعلق غالب خیال یہی ہے کہ یہ افغانستان میں مقیم بنی اسرائیل کے ایک نمائندہ وفد کا ذکر ہے جو اپنی قوم کے سردار اور بڑے لوگ یعنی جنّ تھے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی بعثت کا ذکر سن کر خود جا کر جائزہ لینے کا فیصلہ کیا تھا۔ نہ صرف یہ کہ انہوں نے لمبی بحث کے بعد آپؐ کو دل سے سچا تسلیم کرلیا بلکہ اس فاسد عقیدے کا بھی انکار کیا کہ ہم بعض بے وقوفوں کی طرح یہ سمجھا کرتے تھے کہ اب اللہ کوئی نبی مبعوث نہیں فرمائے گا۔ بعد ازاں یہ لوگ اپنی قوم کی طرف واپس پہنچے اور اس وقت کے سارے افغانستان کو مسلمان بنالیا۔

وَّ اَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَ مِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿۱۵﴾	۱۵۔اور یقیناً ہم میں سے فرمانبردار بھی تھے اور ہم ہی میں سے ظلم کرنے والے بھی۔ پس جس نے بھی فرمانبرداری کی، تو یہی ہیں وہ جنہوں نے ہدایت کی جستجو کی۔
وَ اَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۙ﴿۱۶﴾	۱۶۔اور وہ جو ظالم تھے تو وہ جہنم کا ایندھن بن گئے۔
وَّ اَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ۙ﴿۱۷﴾	۱۷۔اور اگر وہ صحیح مسلک پر استقامت دکھاتے تو ہم اُنہیں ضرور بافراغت پانی سے سیراب کرتے۔
لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَ مَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۙ﴿۱۸﴾	۱۸۔تاکہ اس میں ان کی آزمائش کریں۔ اور جو اپنے ربّ کے ذکر سے اِعراض کرے اُسے وہ ایک ہمیشہ بڑھتے رہنے والے عذاب میں جھونک دے گا۔
وَّ اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۙ﴿۱۹﴾	۱۹۔اور یقیناً مسجدیں اللہ ہی کے لئے ہیں پس اللہ کے ساتھ کسی کو نہ پکارو۔
وَّ اَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ؕ﴿۲۰﴾ ع	۲۰۔اور یقیناً جب بھی اللہ کا بندہ اُس کو پکارتے ہوئے کھڑا ہوا تو وہ قریب ہوتے ہیں کہ اس پر غول در غول ٹُوٹ پڑیں۔☆
قُلْ اِنَّمَاۤ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَ لَاۤ اُشْرِكُ بِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۱﴾	۲۱۔تُو کہہ دے۔ میں صرف اپنے ربّ کو پکاروں گا اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤں گا۔
قُلْ اِنِّيْ لَاۤ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّ لَا رَشَدًا ﴿۲۲﴾	۲۲۔تُو کہہ دے کہ میں تمہارے لئے نہ کسی ضرر کا مالک ہوں اور نہ بھلائی کا۔
قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّ لَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۙ﴿۲۳﴾	۲۳۔تُو کہہ دے کہ مجھے اللہ کے مقابل پر ہرگز کوئی پناہ نہیں دے سکے گا اور میں ہرگز اُسے چھوڑ کر کوئی پناہ گاہ نہیں پاؤں گا۔

☆ لِبَدًا کے ان معنوں کے لئے دیکھیں مفردات امام راغبؒ۔

اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِسٰلٰتِهٖ ؕ وَ مَنۡ یَّعۡصِ اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَاۤ اَبَدًا ﴿۲۴﴾

۲۴۔ مگر اللہ کی طرف سے تبلیغ کرتے ہوئے اور اس کے پیغامات پہنچاتے ہوئے☆۔ اور جو اللہ کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا تو یقیناً اس کے لئے جہنم کی آگ ہوگی، وہ لمبے عرصہ تک اس میں رہنے والے ہوں گے۔

حَتّٰۤی اِذَا رَاَوۡا مَا یُوۡعَدُوۡنَ فَسَیَعۡلَمُوۡنَ مَنۡ اَضۡعَفُ نَاصِرًا وَّ اَقَلُّ عَدَدًا ﴿۲۵﴾

۲۵۔ یہاں تک کہ جب وہ اسے دیکھ لیں گے جس سے اُنہیں ڈرایا جاتا ہے تو وہ ضرور جان لیں گے کہ بحیثیت مددگار کون سب سے زیادہ کمزور تھا اور نفری میں سب سے تھوڑا تھا۔

قُلۡ اِنۡ اَدۡرِیۡۤ اَقَرِیۡبٌ مَّا تُوۡعَدُوۡنَ اَمۡ یَجۡعَلُ لَهٗ رَبِّیۡۤ اَمَدًا ﴿۲۶﴾

۲۶۔ تُو کہہ دے میں نہیں جانتا کہ جس سے تم ڈرائے جاتے ہو وہ قریب ہے یا میرا ربّ اس کی مدّت کو لمبا کردے گا۔

عٰلِمُ الۡغَیۡبِ فَلَا یُظۡهِرُ عَلٰی غَیۡبِهٖۤ اَحَدًا ﴿ۙ۲۷﴾

۲۷۔ وہ غیب کا جاننے والا ہے پس وہ کسی کو اپنے غیب پر غلبہ عطا نہیں کرتا۔

اِلَّا مَنِ ارۡتَضٰی مِنۡ رَّسُوۡلٍ فَاِنَّهٗ یَسۡلُكُ مِنۡۢ بَیۡنِ یَدَیۡهِ وَ مِنۡ خَلۡفِهٖ رَصَدًا ﴿ۙ۲۸﴾

۲۸۔ بجز اپنے برگزیدہ رسول کے۔ پس یقیناً وہ اس کے آگے اور اُس کے پیچھے حفاظت کرتے ہوئے چلتا ہے۔

لِّیَعۡلَمَ اَنۡ قَدۡ اَبۡلَغُوۡا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمۡ وَ اَحَاطَ بِمَا لَدَیۡهِمۡ وَ اَحۡصٰی كُلَّ شَیۡءٍ عَدَدًا ﴿ع۲۸﴾

۲۹۔ تاکہ وہ معلوم کر لے کہ وہ اپنے ربّ کے پیغامات خوب وضاحت کے ساتھ پہنچا چکے ہیں۔ اور وہ اُس کا احاطہ کئے ہوئے ہے جو اُن کے پاس ہے اور اُس نے ہر چیز کا گنتی کے لحاظ سے شمار کر رکھا ہے۔ ع ۲ ۹ ۱۲

☆ دیکھیں تفسیر کبیر الرازیؒ۔

۷۳۔ المزّمّل

یہ سورت ابتدائی مکی دور میں نازل ہوئی تھی اور بسم اللہ سمیت اس کی اکیس آیات ہیں۔

اس سے پہلی سورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کی جو کیفیت بیان کی گئی تھی اس کی تفصیل اس سورت کے آغاز ہی میں ملتی ہے جو مختصراً یہ ہے کہ آپؐ راتوں کو اٹھتے تھے۔ اس کا اکثر حصہ گریہ وزاری میں صرف کیا کرتے تھے۔ اپنی نفسانی خواہشات کو روندنے کا اس سے بہتر اور کوئی طریق نہیں کہ انسان رات کو اُٹھ کر عبادت کے ذریعہ اپنی ان خواہشات کو کچل ڈالے۔

اسی سورت میں ایک دفعہ پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ آپؐ کی مماثلت بیان فرمائی گئی ہے کہ آپؐ بھی ایک شارع رسول ہیں اور ایک صاحبِ جلال رسول ہیں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخاطبین کو تنبیہ کی جارہی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام سے بڑھ کر صاحبِ جلال رسول ظاہر ہو چکا ہے۔ اس کی مخالفت کے نتیجہ میں سوائے اس کے کہ تم ہلاکتوں میں غرق کر دیئے جاؤ کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا جیسا کہ موسیٰؑ کے مقابل پر ایک بہت بڑے جابر نے آپؑ کے پیغام کو ردّ کرنے کی جرأت کی تھی اور ہلاک کر دیا گیا تھا۔

☆☆☆

سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّلِ مَکِّیَّۃٌ وَّ ھِیَ مَعَ الْبَسْمَلَۃِ اِحْدٰی وَ عِشْرُوْنَ اٰیَۃً وَّ رُکُوْعَانِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿۱﴾

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

یٰۤاَیُّہَا الۡمُزَّمِّلُ ۙ﴿۲﴾

۲۔ اے اچھی طرح چادر میں لپٹنے والے!

قُمِ الَّیۡلَ اِلَّا قَلِیۡلًا ۙ﴿۳﴾

۳۔ رات کو قیام کیا کر مگر تھوڑا۔

نِّصۡفَہٗۤ اَوِ انۡقُصۡ مِنۡہُ قَلِیۡلًا ۙ﴿۴﴾

۴۔ اس کا نصف یا اس میں سے کچھ تھوڑا سا کم کر دے۔

اَوۡ زِدۡ عَلَیۡہِ وَ رَتِّلِ الۡقُرۡاٰنَ تَرۡتِیۡلًا ؕ﴿۵﴾

۵۔ یا اس پر (کچھ) زیادہ کر دے اور قرآن کو خوب نکھار کر پڑھا کر۔

اِنَّا سَنُلۡقِیۡ عَلَیۡکَ قَوۡلًا ثَقِیۡلًا ﴿۶﴾

۶۔ یقیناً ہم تجھ پر ایک بھاری فرمان اُتاریں گے۔

اِنَّ نَاشِئَۃَ الَّیۡلِ ہِیَ اَشَدُّ وَطۡاً وَّ اَقۡوَمُ قِیۡلًا ؕ﴿۷﴾

۷۔ رات کا اُٹھنا یقیناً (نفس کو) پاؤں تلے کچلنے کے لئے زیادہ شدید اور قول کے لحاظ سے زیادہ مضبوط ہے۔

اِنَّ لَکَ فِی النَّہَارِ سَبۡحًا طَوِیۡلًا ؕ﴿۸﴾

۸۔ یقیناً تیرے لئے دن کو بہت لمبا کام ہوتا ہے۔

وَ اذۡکُرِ اسۡمَ رَبِّکَ وَ تَبَتَّلۡ اِلَیۡہِ تَبۡتِیۡلًا ؕ﴿۹﴾

۹۔ پس اپنے ربّ کے نام کا ذکر کر اور اس کی طرف پوری طرح منقطع ہوتا ہؤا الگ ہو جا۔

رَبُّ الۡمَشۡرِقِ وَ الۡمَغۡرِبِ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ فَاتَّخِذۡہُ وَکِیۡلًا ﴿۱۰﴾

۱۰۔ وہ مشرق اور مغرب کا ربّ ہے۔ اُس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ پس اُسے بطور کارساز اپنا لے۔

وَ اصۡبِرۡ عَلٰی مَا یَقُوۡلُوۡنَ وَ اہۡجُرۡہُمۡ ہَجۡرًا جَمِیۡلًا ﴿۱۱﴾

۱۱۔ اور صبر کر اُس پر جو وہ کہتے ہیں اور اُن سے اچھے رنگ میں جدا ہو جا۔

وَذَرۡنِیۡ وَالۡمُکَذِّبِیۡنَ اُولِی النَّعۡمَۃِ وَمَهِّلۡهُمۡ قَلِیۡلًا ﴿۱۲﴾

۱۲۔ اور مجھے اور ناز و نعم میں پلنے والے مکذّبین کو (الگ) چھوڑ دے اور اُنہیں تھوڑی سی مہلت دے۔

اِنَّ لَدَیۡنَاۤ اَنۡکَالًا وَّ جَحِیۡمًا ﴿۱۳﴾

۱۳۔ یقیناً ہمارے پاس عبرت کے کئی سامان ہیں اور جہنّم بھی ہے۔

وَّ طَعَامًا ذَا غُصَّۃٍ وَّ عَذَابًا اَلِیۡمًا ﴿۱۴﴾

۱۴۔ اور گلے میں پھنس جانے والا ایک کھانا ہے اور دردناک عذاب بھی۔

یَوۡمَ تَرۡجُفُ الۡاَرۡضُ وَالۡجِبَالُ وَکَانَتِ الۡجِبَالُ کَثِیۡبًا مَّهِیۡلًا ﴿۱۵﴾

۱۵۔ جس دن زمین اور پہاڑ سخت جنبش کھائیں گے اور پہاڑ بھربھرے ٹیلوں کی طرح ہو جائیں گے۔

اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلَیۡکُمۡ رَسُوۡلًا ۬ۙ شَاهِدًا عَلَیۡکُمۡ کَمَاۤ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ رَسُوۡلًا ﴿۱۶﴾

۱۶۔ یقیناً ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے جو تم پر نگران ہے جیسا کہ ہم نے فرعون کی طرف بھی ایک رسول بھیجا تھا۔

فَعَصٰی فِرۡعَوۡنُ الرَّسُوۡلَ فَاَخَذۡنٰهُ اَخۡذًا وَّبِیۡلًا ﴿۱۷﴾

۱۷۔ پس فرعون نے اُس رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے اُسے ایک سخت گرفت میں جکڑ لیا۔

فَکَیۡفَ تَتَّقُوۡنَ اِنۡ کَفَرۡتُمۡ یَوۡمًا یَّجۡعَلُ الۡوِلۡدَانَ شِیۡبَا ﴿۱۸﴾

۱۸۔ پس اگر تم نے کفر کیا تو تم اُس دن سے کیسے بچ سکو گے جو بچوں کو بوڑھا بنا دے گا۔

السَّمَآءُ مُنۡفَطِرٌۢ بِهٖ ؕ کَانَ وَعۡدُهٗ مَفۡعُوۡلًا ﴿۱۹﴾

۱۹۔ آسمان اُس (کی دہشت) سے پھٹ جائے گا۔ اس کا (یہ) وعدہ بہرحال پورا ہونے والا ہے۔

اِنَّ هٰذِهٖ تَذۡکِرَۃٌ ۚ فَمَنۡ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّهٖ سَبِیۡلًا ﴿۲۰﴾ ع

۲۰۔ یقیناً یہ ایک بڑی سبق آموز نصیحت ہے پس جو چاہے اپنے ربّ کی طرف (جانے والی) راہ پکڑ لے۔

اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِى الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّ اَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۱﴾ ع ۲ ۱۴

۲۱۔ یقیناً تیرا ربّ جانتا ہے کہ تُو دوتہائی رات کے قریب یا اس کا نصف یا اس کا تیسرا حصہ کھڑا رہتا ہے نیز اُن لوگوں کا ایک گروہ بھی جو تیرے ساتھ ہیں۔ اور اللہ رات اور دن کو گھٹاتا بڑھاتا رہتا ہے۔ اور وہ جانتا ہے کہ تم ہرگز اس (طریق) کو نبھا نہیں سکو گے۔ پس وہ تم پر عفو کے ساتھ جھک گیا ہے۔ پس قرآن میں سے جتنا میسّر ہو پڑھ لیا کرو۔ وہ جانتا ہے کہ تم میں سے مریض بھی ہوں گے اور دوسرے بھی جو زمین میں اللہ کا فضل چاہتے ہوئے سفر کرتے ہیں اور کچھ اَور بھی جو خدا کی راہ میں قتال کریں گے۔ پس اس میں سے جو بھی میسر آئے پڑھ لیا کرو اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ کو قرضۂ حسنہ دو اور اچھی چیزوں میں سے جو بھی تم خود اپنی خاطر آگے بھیجو گے تو وہی ہے جسے تم اللہ کے حضور بہتر اور اجر کے لحاظ سے عظیم تر پاؤ گے۔ پس اللہ سے بخشش طلب کرو۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۷۴۔ المُدثّر

یہ سورت مکہ کے ابتدائی دَور میں نازل ہوئی اور بسم اللہ سمیت اس کی ستاون آیات ہیں۔

جس طرح پہلی سورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مُــزَّمِّل قرار دیا گیا، گویا اپنے آپ کو مضبوطی سے ایک کمبل میں لپیٹ لیا ہو، اس سورت میں بھی یہی مضمون ہے اور اس امر کی تشریح ہے کہ وہ کون سے کپڑے ہیں جن کو نبی مضبوطی کے ساتھ اپنے ساتھ لگا لیتا ہے اور جن کو پاک کرتا رہتا ہے۔ یہاں کوئی ظاہری کپڑے ہرگز مراد نہیں ہیں بلکہ صحابہ رضوان اللہ علیہم کا ذکر ہے کہ وہ صحابہؓ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب رہتے ہیں آپؐ کی مُــطَہِّــر صحبت کے نتیجہ میں مسلسل پاک کئے جاتے ہیں اور وہ رُجْز کو چھوڑتے چلے جاتے ہیں حالانکہ اس سے پہلے بہت سے ان میں سے ایسے تھے کہ ان کے لئے رُجْز سے اجتناب ممکن نہ تھا۔

علاوہ ازیں رُجْز سے مراد مشرکین مکّہ بھی ہو سکتے ہیں اور ان سے مکمل قطع تعلق کا ارشاد فرمایا گیا ہے۔

اس سورت میں ایسے اُنیس شدّاد ملائک کا ذکر ہے جو مجرموں کو سزا دینے میں کوئی نرمی نہیں دکھائیں گے۔ یہاں اُنیس کا عدد بعض ایسی انسانی استعدادوں کی طرف اشارہ کر رہا ہے جن کے غلط استعمال کے نتیجہ میں ان پر جہنم واجب ہو سکتی ہے۔ سر سے پاؤں تک اللہ تعالیٰ نے جو اعضاء انسان کو بخشے ہیں جن سے اگر کماحقّہٗ کام لیا جائے تو انسان گناہوں اور لغزشوں سے بچ سکتا ہے، ان اعضاء کی تعداد غالباً اُنیس ہے۔ لیکن جو بھی تعداد ہو، یہ سورت اس بات پر روشنی ڈال رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے جنود بے انتہا ہیں اور انیس کے عدد پر ٹھہر کر یہ نہ سمجھنا کہ صرف اُنیس فرشتے ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے عذاب کے فرشتے بھی بے شمار ہیں جو حسب حال انسان کی تعذیب پر مقرر کئے جاتے ہیں۔

اسی سورت میں ایک قمر کی پیشگوئی فرمائی گئی ہے جو سورج کے بعد اس کی پیروی میں نمودار ہوگا۔ یہ بھی بہت معنی خیز کلام ہے۔ یہی مضمون سورۃ الشمس میں بھی مذکور ہے۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ سَبْعٌ وَّ خَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ﴿۲﴾

۲۔ اے کپڑا اوڑھنے والے!

قُمْ فَاَنْذِرْ ﴿۳﴾

۳۔ اُٹھ کھڑا ہو اور انتباہ کر۔

وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ﴿۴﴾

۴۔ اور اپنے ربّ ہی کی بڑائی بیان کر۔

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ﴿۵﴾

۵۔ اور جہاں تک تیرے کپڑوں (یعنی قریبی ساتھیوں) کا تعلق ہے تُو (انہیں) بہت پاک کر۔

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ﴿۶﴾

۶۔ اور جہاں تک ناپاکی کا تعلق ہے تو اس سے کلیّۃً الگ رہ۔

وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ﴿۷﴾

۷۔ اور زیادہ لینے کی خاطر احسان نہ کیا کر۔

وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ﴿۸﴾

۸۔ اور اپنے ربّ ہی کی خاطر صبر کر۔

فَاِذَا نُقِرَ فِى النَّاقُوْرِ ﴿۹﴾

۹۔ پس جب ناقور میں پُھونکا جائے گا۔

فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ﴿۱۰﴾

۱۰۔ تو وہی وہ دن ہوگا جو بہت سخت دن ہوگا۔

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ﴿۱۱﴾

۱۱۔ کافروں پر نامہربان۔

ذَرْنِىْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا ﴿۱۲﴾

۱۲۔ مجھے اور اس کو جسے میں نے پیدا کیا اکیلا چھوڑ دے۔

وَّجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ﴿۱۳﴾

۱۳۔ اور میں نے اُس کے لئے بافراط مال بنایا تھا۔

وَّبَنِيْنَ شُهُوْدًا ﴿۱۴﴾

۱۴۔ اور نظر کے سامنے رہنے والے بیٹے بیٹیاں۔

وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ﴿۱۵﴾

۱۵۔ اور میں نے اُس کے لئے (زمین کو) بہترین پرورش کا گہوارہ بنایا۔

ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ ۝۱۶
۱۶۔ پھر بھی وہ طمع کرتا ہے کہ میں اور زیادہ بڑھاؤں۔

كَلَّا ؕ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ۝۱۷
۱۷۔ ہرگز نہیں! یقیناً وہ تو ہمارے نشانات کا دشمن تھا۔

سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ۝۱۸
۱۸۔ میں ضرور اُس پر ایک بڑھتی چلی جانے والی مصیبت چڑھا لاؤں گا۔

اِنَّهٗ فَكَّرَ وَ قَدَّرَ ۝۱۹
۱۹۔ یقیناً اُس نے اچھی طرح غور کیا اور ایک اندازہ لگایا۔

فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝۲۰
۲۰۔ پس ہلاکت ہو اُس پر، اُس نے کیسا اندازہ لگایا۔

ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝۲۱
۲۱۔ اُس پر پھر ہلاکت ہو، اُس نے کیسا اندازہ لگایا۔

ثُمَّ نَظَرَ ۝۲۲
۲۲۔ پھر اُس نے نظر دوڑائی۔

ثُمَّ عَبَسَ وَ بَسَرَ ۝۲۳
۲۳۔ پھر تیوری چڑھائی اور ماتھے پر بَل ڈال لئے۔

ثُمَّ اَدْبَرَ وَ اسْتَكْبَرَ ۝۲۴
۲۴۔ پھر پیٹھ پھیر لی اور استکبار کیا۔

فَقَالَ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ۝۲۵
۲۵۔ تب کہا یہ تو محض ایک جادو ہے جو اختیار کیا جا رہا ہے۔

اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ۝۲۶
۲۶۔ یہ ایک قولِ بشر کے سوا کچھ نہیں۔

سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ ۝۲۷
۲۷۔ میں یقیناً اُسے سَقَر میں ڈال دوں گا۔

وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ۝۲۸
۲۸۔ اور تجھے کیا سمجھائے کہ سَقَر کیا ہے؟

لَا تُبْقِيْ وَ لَا تَذَرُ ۝۲۹
۲۹۔ نہ وہ کچھ باقی رہنے دیتی ہے نہ (پیچھا) چھوڑتی ہے۔

لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ۝۳۰
۳۰۔ چہرے کو جُھلسا دینے والی ہے۔

عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ۝۳۱
۳۱۔ اُس پر اُنیس (نگران) ہیں۔

وَ مَا جَعَلْنَاۤ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۙ وَّ مَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً
۳۲۔ اور ہم نے فرشتوں کے سوا کسی کو جہنّم کے داروغے نہیں بنایا اور ہم نے اُن کی تعداد مقرر نہیں

لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَ يَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ۭ وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ۝ ۳۱ ع ۱۵

کی مگر اُن لوگوں کی آزمائش کی خاطر جنہوں نے کفر کیا تاکہ وہ لوگ جنہیں کتاب دی گئی وہ یقین کرلیں اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں ایمان میں بڑھ جائیں اور جن کو کتاب دی گئی وہ اور مومن کسی شک میں نہ رہیں اور تا وہ جن کے دلوں میں مرض ہے اور کفار کہیں کہ آخر اللہ کا اس تمثیل سے کیا ارادہ ہے؟ اسی طرح اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ ٹھہراتا ہے اور جسے چاہتا ہے اُسے ہدایت دیتا ہے اور تیرے ربّ کے لشکروں کو کوئی نہیں جانتا مگر وہی۔ اور یہ انسان کے لئے ایک بڑی نصیحت کے سوا اور کچھ نہیں۔

كَلَّا وَالْقَمَرِ ۝ ۳۳

۳۳۔ خبردار! قسم ہے چاند کی۔

وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ۝ ۳۴

۳۴۔ اور رات کی جب وہ پیٹھ پھیر چکی ہو۔

وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ۝ ۳۵

۳۵۔ اور صبح کی جب وہ روشن ہو جائے۔

اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ۝ ۳۶

۳۶۔ کہ یقیناً وہ بڑی باتوں میں سے ایک ہے۔

نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ۝ ۳۷

۳۷۔ بشر کو ڈرانے والی۔

لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ۝ ۳۸

۳۸۔ تاکہ تم میں سے جو چاہے آگے بڑھے اور جو چاہے پیچھے رہ جائے۔

كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ۝ ۳۹

۳۹۔ ہر جان جو کسب کرتی ہے اسی کی رہین ہوتی ہے۔

اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ۝ ۴۰

۴۰۔ سوائے دائیں طرف والوں کے۔

فِيْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۴۱﴾	۴۱۔ جو جنتوں میں ہوں گے۔ایک دوسرے سے پوچھ رہے ہوں گے۔
عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۲﴾	۴۲۔ مجرموں کے بارہ میں۔
مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ﴿۴۳﴾	۴۳۔ تمہیں کس چیز نے جہنّم میں داخل کیا؟
قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ﴿۴۴﴾	۴۴۔ وہ کہیں گے ہم نمازیوں میں سے نہیں تھے۔
وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ﴿۴۵﴾	۴۵۔ اور ہم مسکینوں کو کھانا نہیں کھلایا کرتے تھے۔
وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ﴿۴۶﴾	۴۶۔ اور ہم لغو باتوں میں مشغول رہنے والوں کے ساتھ مشغول ہو جایا کرتے تھے۔
وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴۷﴾	۴۷۔ اور ہم جزا سزا کے دن کا انکار کیا کرتے تھے۔
حَتّٰٓى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ﴿۴۸﴾	۴۸۔ یہاں تک کہ موت نے ہمیں آلیا۔
فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ﴿۴۹﴾	۴۹۔ پس ان کو شفاعت کرنے والوں کی شفاعت کوئی فائدہ نہیں دے گی۔
فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ﴿۵۰﴾	۵۰۔ پس انہیں کیا ہوا تھا کہ نصیحت آموز باتوں سے پیٹھ پھیر لیا کرتے تھے۔
كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿۵۱﴾	۵۱۔ گویا وہ بِدکے ہوئے گدھے ہوں۔
فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿۵۲﴾	۵۲۔ شیر ببر سے (ڈر کر) دوڑ رہے ہوں۔
بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿۵۳﴾	۵۳۔ بلکہ اُن میں سے ہر شخص یہی چاہتا تھا کہ وہ بکثرت پھیلائے جانے والے صحیفے (اپنے موقف کی اشاعت کے لئے) دیا جاتا۔☆
كَلَّا ۭ بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۵۴﴾	۵۴۔ ہرگز نہیں! بلکہ وہ آخرت سے نہیں ڈرتے۔
كَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ﴿۵۵﴾	۵۵۔ خبردار! یقیناً یہ ایک بڑی نصیحت ہے۔

معانقة عند المتقدمین

☆ آیتِ کریمہ وَ اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ (التکویر : ۱۱) سے اس مضمون کا تعلق ہے۔

فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿۵۶﴾

۵۶۔ پس جو چاہے اُسے یاد رکھے۔

وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿۵۷﴾ ع

۵۷۔ اور وہ نصیحت حاصل نہیں کریں گے سوائے اس کے کہ اللہ چاہے۔ وہی تقویٰ کا اہل ہے اور مغفرت کرنے کا اہل بھی۔

۷۵۔ القیامۃ

یہ سورت ابتدائی مکی دور میں نازل ہوئی اور بسم اللہ سمیت اس کی اکتالیس آیات ہیں۔

پچھلی سورت میں اہل جہنم کا اقرار ہے کہ ان کو جہنم کی سزا اس لئے ملی کہ وہ آخرت کا انکار کیا کرتے تھے۔ آخرت کے انکار کے نتیجہ میں بے انتہا جرائم پیدا ہوتے ہیں اور ساری دنیا فساد سے بھر جاتی ہے۔ پس اس سورت کے آغاز میں یومِ قیامت کو ہی گواہ ٹھہرایا گیا ہے اور اس نفس کو بھی جو بار بار اپنے آپ کو ملامت کرتا ہے اور اگر انسان اس ملامت سے فائدہ اٹھالے تو ہزار قسم کے گناہوں سے بچ سکتا ہے۔

قیامت کے متعلق منکرین کے انکار کی وجہ یہ بیان فرمائی گئی کہ وہ یہ سمجھتے تھے کہ جب ظاہری طور پر اُن کے تمام اعضاء بکھر جائیں گے تو کس طرح اُن کو اللہ تعالیٰ اکٹھا کرے گا۔ یہ محض ان کی کم فہمی تھی کیونکہ قرآنِ کریم بڑی وضاحت سے یہ بات بارہا پیش کر چکا ہے کہ تمہارے ظاہری بدن اکٹھے نہیں کئے جائیں گے بلکہ روحانی بدن جمع کئے جائیں گے۔ مگر دشمن اپنے اس اصرار پر قائم رہا تاکہ وقت کے رسول سے تمسخر کر سکے اور آخرت کے انکار کی اپنی دانست میں معقول وجہ پیش کر سکے۔

فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ وَخَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ میں جن امور کا ذکر ہے انہیں قیامت پر چسپاں کرنا درست نہیں۔ یہ امور قربِ قیامت کی علامات میں سے ہیں نہ کہ قیامت کے واقعات میں سے۔ کیونکہ قیامت کے دن تو یہ نظامِ عالم کلیۃً فنا ہو جائے گا۔ نہ یہ سورج ہوگا، نہ یہ چاند، نہ ان کا محوری نظام، نہ ان کا کسوف، نہ اسے کوئی دیکھنے والا۔

فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ یعنی جب آنکھیں پتھرا جائیں گی، سے یہ مراد ہے کہ اُن دنوں میں دنیا پر ہولناک عذاب نازل ہوں گے۔

آگے جو یہ فرمایا کہ اُس وقت مکذّب کے لئے فرار کی جگہ نہیں رہے گی تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کسوف وخسوف وغیرہ کے نشانات خدا کے ایک موعود کی صداقت کو ثابت کرنے کے لئے ظاہر ہوں گے تا منکرین پر حجت تمام ہو جائے۔

سورج اور چاند کا کسوف وخسوف کب جمع ہوگا؟ اس کی تفصیل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق یہ ہے کہ معین تاریخوں میں ایک ہی مہینہ میں جس کا نام رمضان ہے، چاند اور سورج کا خسوف اور کسوف ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق یہ واقعہ آپؐ کے مہدی کے سچا ہونے کی علامت ہے۔ پس یہ واقعہ رونما ہو چکا ہے۔ اسی مضمون کی ایک پیشگوئی حضرت مسیح ناصری علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمائی تھی۔

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک اور معجزہ کا ذکر ہے۔ اتنی بڑی کتاب قرآن کریم تئیس برسوں میں نازل ہوئی اور نزول کے وقت آپؐ اس فکر میں کہ مَیں اسے فراموش نہ کردوں، اپنی زبان کو تیزی سے حرکت دیتے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو یقین دلایا کہ ہم ہی نے یہ قرآن نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کو جمع کرنے پر قدرت رکھتے ہیں۔ پس ایک اُمّی پر تئیس سال میں نازل ہونے والا قرآن بحفاظت جمع کیا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس امر کو ایک عظیم الشان معجزہ قرار دیتے ہیں کہ اس تئیس سالہ عرصہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دشمن نے ہر طرح سے حملے کئے اور آپؐ کو ہلاک کرنے کی کوشش کی۔ اگر کچھ قرآن نازل ہونے کے بعد ہی نعوذ باللہ آپؐ کو دشمن ہلاک کرنے میں کامیاب ہوجاتا تو قرآن کے ایک کامل کتاب ہونے کا دعویٰ، نعوذ باللہ، باطل اور بالکل بے معنی ہوجاتا۔

اس کے آخر پر انسانی پیدائش کے مراحل بیان کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ وہ مسلسل ترقی پذیر ہے۔ پس کیسے ممکن ہے کہ وہ بالآخر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر نہ ہو اور اپنے اعمال کا جوابدہ نہ ٹھہرایا جائے۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الْقِیَامَةِ مَکِّیَّةٌ وَّ هِیَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اِحْدٰی وَ اَرْبَعُوْنَ اٰیَةً وَّ رُکُوْعَانِ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿۱﴾

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

لَاۤ اُقۡسِمُ بِیَوۡمِ الۡقِیٰمَةِ ﴿۲﴾

۲۔ خبردار! میں قیامت کے دن کی قسم کھاتا ہوں۔

وَلَاۤ اُقۡسِمُ بِالنَّفۡسِ اللَّوَّامَةِ ﴿۳﴾

۳۔ اور خبردار! میں سخت ملامت کرنے والے نفس کی بھی قسم کھاتا ہوں۔

اَیَحۡسَبُ الۡاِنۡسَانُ اَلَّنۡ نَّجۡمَعَ عِظَامَهٗ ﴿۴﴾

۴۔ کیا انسان گمان کرتا ہے کہ ہم ہرگز اُس کی ہڈیاں اکٹھی نہیں کریں گے؟

بَلٰی قٰدِرِیۡنَ عَلٰۤی اَنۡ نُّسَوِّیَ بَنَانَهٗ ﴿۵﴾

۵۔ کیوں نہیں! ہم اس بات پر بہت قادر ہیں کہ اُس کی پَور پَور درست کردیں۔

بَلۡ یُرِیۡدُ الۡاِنۡسَانُ لِیَفۡجُرَ اَمَامَهٗ ﴿۶﴾

۶۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان یہ چاہتا ہے کہ وہ اُس کے سامنے گناہ کرتا رہے۔

یَسۡـَٔلُ اَیَّانَ یَوۡمُ الۡقِیٰمَةِ ﴿۷﴾

۷۔ وہ پوچھتا ہے قیامت کا دن کب ہوگا؟

فَاِذَا بَرِقَ الۡبَصَرُ ﴿۸﴾

۸۔ تو (جواب دے کہ) جب نظر چُندھیا جائے گی۔

وَخَسَفَ الۡقَمَرُ ﴿۹﴾

۹۔ اور چاند گہنا جائے گا۔

وَجُمِعَ الشَّمۡسُ وَالۡقَمَرُ ﴿۱۰﴾

۱۰۔ اور سورج اور چاند اکٹھے کئے جائیں گے۔

یَقُوۡلُ الۡاِنۡسَانُ یَوۡمَئِذٍ اَیۡنَ الۡمَفَرُّ ﴿۱۱﴾

۱۱۔ اُس دن انسان کہے گا فرار کی راہ کہاں ہے؟

کَلَّا لَا وَزَرَ ﴿۱۲﴾

۱۲۔ خبردار! کوئی جائے پناہ نہیں۔

اِلٰی رَبِّكَ یَوۡمَئِذِ ۣ الۡمُسۡتَقَرُّ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ تیرے ربّ ہی کی طرف اُس دن جائے پناہ ہے۔

يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍۭ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ﴿۱۴﴾

۱۴۔ اُس دن انسان کو باخبر کیا جائے گا کہ اس نے کیا آگے بھیجا تھا اور کیا پیچھے چھوڑا۔

بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنے نفس پر بہت بصیرت رکھنے والا ہے۔

وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ اگرچہ وہ اپنے بڑے بڑے عذر پیش کرے۔

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ تُو اس کی قراءت کے وقت اپنی زبان کو اس لئے تیز حرکت نہ دے کہ تُو اسے جلد جلد یاد کرے۔

اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ یقیناً اس کا جمع کرنا اور اس کی تلاوت ہماری ذمہ داری ہے۔

فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ پس جب ہم اُسے پڑھ چکیں تو تُو اس کی قراءت کی پیروی کر۔

ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ پھر یقیناً اُس کا واضح بیان بھی ہمارے ہی ذمہ ہے۔

كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ﴿۲۱﴾

۲۱۔ خبردار! بلکہ تم دنیا کو پسند کرتے ہو۔☆

وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ اور آخرت کو نظرانداز کر دیتے ہو۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ بعض چہرے اُس دن تروتازہ ہوں گے۔

اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ اپنے ربّ کی طرف نظر لگائے ہوئے۔

وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍۭ بَاسِرَةٌ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ جبکہ بعض چہرے سخت بگڑے ہوئے ہوں گے۔

تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿۲۶﴾

۲۶۔ وہ یقین کرلیں گے کہ اُن سے کمرتوڑ سلوک کیا جائے گا۔

كَلَّاۤ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ خبردار! جب جان ہنسلیوں تک پہنچ چکی ہوگی۔

وَقِيْلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ اور کہا جائے گا کون ہے جھاڑ پھونک کرنے والا؟

☆ اَلْعَاجِلَةُ: اَلدُّنْيَا (المنجد)۔

وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿۲۹﴾	۲۹۔اور وہ اندازہ لگا لے گا کہ اب جدائی (کا وقت) ہے۔
وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿۳۰﴾	۳۰۔اور پنڈلی پنڈلی سے رگڑ کھا رہی ہوگی۔
اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ الْمَسَاقُ ﴿۳۱﴾ ع	۳۱۔اُس دن تیرے ربّ ہی کی طرف ہنکایا جانا ہے۔
فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ﴿۳۲﴾	۳۲۔پس اُس نے نہ تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی۔
وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۳۳﴾	۳۳۔ بلکہ جھٹلایا اور مُنہ پھیر لیا۔
ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ﴿۳۴﴾	۳۴۔ پھر اپنے اہل وعیال کی طرف اکڑتا ہوا گیا۔
اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۵﴾	۳۵۔تجھ پر ہلاکت ہو۔ پھر ہلاکت ہو۔
ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۶﴾	۳۶۔تجھ پر پھر ہلاکت ہو۔ پھر ہلاکت ہو۔
اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ﴿۳۷﴾	۳۷۔کیا انسان یہ گمان کرتا ہے کہ وہ بے لگام چھوڑ دیا جائے گا؟
اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ﴿۳۸﴾	۳۸۔کیا وہ محض منی کا ایک قطرہ نہیں تھا جو ڈالا گیا؟
ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ﴿۳۹﴾	۳۹۔تب وہ ایک لوتھڑا بن گیا۔ پس اُس نے اُس کی تخلیق کی پھر اُسے توازن عطا کیا۔
فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿۴۰﴾	۴۰۔پھر اُس میں سے جوڑا بنایا یعنی نَر اور مادہ۔
اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ﴿۴۱﴾ ع	۴۱۔کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ وہ مُردوں کو زندہ کر سکے؟

۷۶ ۔ الدھر

یہ سورت ابتدائی مکی دور میں نازل ہوئی اور بسم اللہ سمیت اس کی بتیس آیات ہیں۔

اس سورت میں انسان کو اس کے آغاز کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک ایسا بھی دَور اس پر گزرا ہے جب وہ کوئی قابلِ ذکر چیز نہیں تھا۔ حالانکہ انسان جب سے وجود میں آیا ہے تمام مخلوقات میں سب سے زیادہ قابل ذکر وہی تھا۔ پس یہاں انسان کی ابتدائی حالتوں کا ذکر ہے کہ انسان ایسے ابتدائی، ارتقائی دور میں سے بھی گزرا ہے کہ جب وہ ہرگز کسی ذکر کے لائق نہیں تھا۔ یہ وہ دَور معلوم ہوتا ہے جب ابھی پرندوں کو بھی قوتِ گویائی عطا نہیں ہوئی تھی اور ایک کامل خاموشی نے زمین کو ڈھانپ رکھا تھا۔ اس سے انسان کو پیدا کیا گیا اور پھر وہ **سمیعاً بصیراً** بنا دیا گیا۔ سننے والا بھی اور دیکھنے والا بھی۔ پس جس اللہ نے مٹی کو سننے اور دیکھنے کی توفیق بخشی وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ اسے دوبارہ پیدا فرمائے اور اس کی سمع اور بصر کا حساب لیا جائے۔

اس کے بعد اہلِ جنت کی خصوصی صفات کا ذکر ملتا ہے کہ وہ کسی پر اس لئے احسان نہیں کرتے کہ اس کے بدلے میں ان کے اموال بڑھیں۔ جب بھی وہ کسی سے حسن سلوک کرتے ہیں تو یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہم تو محض اللہ کی رضا کی خاطر یہ کر رہے ہیں۔ اس کے بدلہ میں ہم تم سے کسی جزا یا شکریہ کی ہرگز تمنا نہیں رکھتے۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الدَّهْرِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اثْنَتَانِ وَ ثَلَاثُوْنَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعَانِ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ﴿۱﴾

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

هَلۡ اَتٰى عَلَى الۡاِنۡسَانِ حِيۡنٌ مِّنَ الدَّهۡرِ لَمۡ يَكُنۡ شَيۡـًٔا مَّذۡكُوۡرًا ﴿۲﴾

۲۔ کیا انسان پر زمانے میں سے کوئی ایسا لمحہ بھی آیا تھا کہ وہ کوئی قابلِ ذکر چیز نہیں تھا؟

اِنَّا خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنۡ نُّطۡفَةٍ اَمۡشَاجٍ ۖ نَّبۡتَلِيۡهِ فَجَعَلۡنٰهُ سَمِيۡعًۢا بَصِيۡرًا ﴿۳﴾

۳۔ یقیناً ہم نے انسان کو ایک مرکّب نطفہ سے پیدا کیا جسے ہم طرح طرح کی شکلوں میں ڈھالتے ہیں۔ پھر اُسے ہم نے سننے (اور) دیکھنے والا بنا دیا۔

اِنَّا هَدَيۡنٰهُ السَّبِيۡلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوۡرًا ﴿۴﴾

۴۔ یقیناً ہم نے اُسے سیدھے رستے کی طرف ہدایت دی۔ خواہ (وہ) شکرگزار بنتے ہوئے (چلے) خواہ ناشکرا ہوتے ہوئے۔

اِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا لِلۡكٰفِرِيۡنَ سَلٰسِلَاۡ وَاَغۡلٰلًا وَّسَعِيۡرًا ﴿۵﴾

۵۔ یقیناً ہم نے کافروں کے لئے طرح طرح کی زنجیریں اور طوق اور ایک بھڑکتی ہوئی آگ تیار کئے ہیں۔

اِنَّ الۡاَبۡرَارَ يَشۡرَبُوۡنَ مِنۡ كَاۡسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوۡرًا ۚ﴿۶﴾

۶۔ یقیناً نیک لوگ ایک ایسے پیالے سے پئیں گے جس کا مزاج کافوری ہوگا۔

عَيۡنًا يَّشۡرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوۡنَهَا تَفۡجِيۡرًا ﴿۷﴾

۷۔ ایک ایسا چشمہ جس سے اللہ کے بندے پئیں گے جسے وہ پھاڑ پھاڑ کر کشادہ کرتے چلے جائیں گے۔

يُوۡفُوۡنَ بِالنَّذۡرِ وَيَخَافُوۡنَ يَوۡمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسۡتَطِيۡرًا ﴿۸﴾

۸۔ وہ (اپنی) منّت پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کا شر پھیل جانے والا ہے۔

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝٩

۹۔ اور وہ کھانے کو، اس کی چاہت کے ہوتے ہوئے، مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھلاتے ہیں۔

اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ۝١٠

۱۰۔ ہم تمہیں محض اللہ کی رضا کی خاطر کھلا رہے ہیں، ہم ہرگز نہ تم سے کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ کوئی شکریہ۔

اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ۝١١

۱۱۔ یقیناً ہم اپنے ربّ کی طرف سے (آنے والے) ایک تیوری چڑھائے ہوئے، نہایت سخت دن کا خوف رکھتے ہیں۔

فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ۝١٢

۱۲۔ پس اللہ نے اُنہیں اس دن کے شر سے بچا لیا اور انہیں تازگی اور لطف عطا کئے۔

وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ۝١٣

۱۳۔ اور اس نے اُن کو بسبب اس کے کہ انہوں نے صبر کیا ایک جنت اور ایک قسم کے ریشم کی جزا دی۔

مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۚ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ۝١٤

۱۴۔ وہ اس میں تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ نہ تو وہ اُس میں سخت دھوپ دیکھیں گے اور نہ سخت سردی۔

وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ۝١٥

۱۵۔ اور اُس کے سائے اُن پر جھکے ہوئے ہوں گے اور اُس کے میوے پوری طرح جھکا دیئے جائیں گے۔

وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا۠ ۝١٦

۱۶۔ اور ان پر چاندی کے برتنوں کا دور چلایا جائے گا اور ایسے کٹوروں کا جو شیشے کے ہوں گے۔

قرء حفص بغیر الالف فی الوصل فیھما ووقف علی الاول بالالف وعلی الثانی بغیر الالف

قَوَارِيْرَا۠ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ۝١٧

۱۷۔ ایسے شیشے جو چاندی سے بنے ہوں گے۔ انہوں نے اُن کو بڑی مہارت سے ترکیب دیا ہوگا۔

وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ۝١٨

۱۸۔ اور وہ اُس میں ایک ایسے پیالے سے پلائے جائیں گے جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی۔

عَيۡنًا فِيۡهَا تُسَمّٰى سَلۡسَبِيۡلًا ﴿۱۹﴾

۱۹۔ ایک ایسا عجیب چشمہ اس میں ہوگا جو سلسبیل کہلائے گا۔

وَيَطُوۡفُ عَلَيۡهِمۡ وِلۡدَانٌ مُّخَلَّدُوۡنَ ۚ اِذَا رَاَيۡتَهُمۡ حَسِبۡتَهُمۡ لُـؤۡلُـؤًا مَّنۡثُوۡرًا ﴿۲۰﴾

۲۰۔ اور ان (کی خدمت) پر ہمیشگی عطا کئے ہوئے بچے گھومیں گے۔ جب تُو انہیں دیکھے گا تو انہیں بکھیرے ہوئے موتی گمان کرے گا۔

وَ اِذَا رَاَيۡتَ ثَمَّ رَاَيۡتَ نَعِيۡمًا وَّ مُلۡكًا كَبِيۡرًا ﴿۲۱﴾

۲۱۔ اور جب تو نظر دوڑائے گا تو وہاں ایک بڑی نعمت اور ایک بہت بڑا ملک دیکھے گا۔

عٰلِيَهُمۡ ثِيَابُ سُنۡدُسٍ خُضۡرٌ وَّ اِسۡتَبۡرَقٌ ۡ وَّحُلُّوۡۤا اَسَاوِرَ مِنۡ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰٮهُمۡ رَبُّهُمۡ شَرَابًا طَهُوۡرًا ﴿۲۲﴾

۲۲۔ ان پر باریک ریشم کے سبز لباس ہوں گے اور موٹے ریشم کے بھی اور وہ چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور انہیں اُن کا ربّ شرابِ طہور پلائے گا۔

اِنَّ هٰذَا كَانَ لَـكُمۡ جَزَآءً وَّكَانَ سَعۡيُكُمۡ مَّشۡكُوۡرًا ﴿۲۳﴾ ع ۱ ۲۳ ۱۹

۲۳۔ یقیناً یہ ہے جو تمہارے لئے بدلہ کے طور پر ہوگا اور تمہاری سعی مشکور ہوگی۔

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا عَلَيۡكَ الۡقُرۡاٰنَ تَنۡزِيۡلًا ۚ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ یقیناً ہم نے ہی تجھ پر قرآن کو ایک پُرشوکت تدریج کے ساتھ اُتارا ہے۔

فَاصۡبِرۡ لِحُكۡمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعۡ مِنۡهُمۡ اٰثِمًا اَوۡ كَفُوۡرًا ۚ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ پس اپنے ربّ کے حکم (پر عمل) کے لئے مضبوطی سے قائم رہ اور ان میں سے کسی گنہگار اور سخت ناشکرے کی پیروی نہ کر۔

وَاذۡكُرِ اسۡمَ رَبِّكَ بُكۡرَةً وَّاَصِيۡلًا ۚ ﴿۲۶﴾

۲۶۔ اور اپنے ربّ کے نام کا صبح بھی ذکر کر اور شام کو بھی۔

وَمِنَ الَّيۡلِ فَاسۡجُدۡ لَهٗ وَسَبِّحۡهُ لَيۡلًا طَوِيۡلًا ﴿۲۷﴾

۲۷۔ اور رات کے ایک حصّہ میں اس کے حضور سجدہ ریز رہ۔ اور ساری ساری رات اُس کی تسبیح کرتا رہ۔

اِنَّ هٰٓؤُلَاۤءِ يُحِبُّوۡنَ الۡعَاجِلَةَ وَيَذَرُوۡنَ وَرَآءَهُمۡ يَوۡمًا ثَقِيۡلًا ﴿۲۸﴾

۲۸۔ یقیناً یہ لوگ دنیا سے محبت کرتے ہیں اور اپنے سے پرے ایک بھاری دن کو نظر انداز کر رہے ہیں۔

نَحۡنُ خَلَقۡنٰهُمۡ وَ شَدَدۡنَاۤ اَسۡرَهُمۡ ۚ وَ اِذَا شِئۡنَا بَدَّلۡنَاۤ اَمۡثَالَهُمۡ تَبۡدِيۡلًا ﴿۲۹﴾

۲۹۔ ہم نے ہی اُن کو پیدا کیا ہے اور اُن کے جوڑ بند مضبوط بنائے ہیں۔ اور جب ہم چاہیں گے ان کی صورتیں یکسر تبدیل کر دیں گے۔

اِنَّ هٰذِهٖ تَذۡكِرَةٌ ۚ فَمَنۡ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيۡلًا ﴿۳۰﴾

۳۰۔ یقیناً یہ ایک بڑی سبق آموز نصیحت ہے پس جو چاہے اپنے ربّ کی طرف (جانے والی) راہ پکڑ لے۔

وَمَا تَشَآءُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ﴿۳۱﴾

۳۱۔ اور تم کچھ بھی نہیں چاہ سکتے (کہ ہو جائے) سوائے اس کے کہ (وہی) اللہ چاہے۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

يُّدۡخِلُ مَنۡ يَّشَآءُ فِىۡ رَحۡمَتِهٖ ؕ وَالظّٰلِمِيۡنَ اَعَدَّ لَهُمۡ عَذَابًا اَلِيۡمًا ﴿۳۲﴾ ع ۲ / ۹ / ۲۰

۳۲۔ وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے۔ اور جہاں تک ظالموں کا تعلّق ہے اُن کے لئے اُس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

۷۷۔ المرسلات

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی اور بسم اللہ سمیت اس کی اکاون آیات ہیں۔

اس سورت کے آغاز ہی میں پھر مستقبل کے وہ واقعات جو دورِ آخرین سے تعلق رکھتے ہیں بیان فرمائے گئے ہیں اور اس زمانہ کی سائنسی ترقی کے ذکر کو گواہ ٹھہرایا گیا ہے کہ جس اللہ نے ان غیبی امور کی خبر دی ہے وہ ہر قسم کے انقلاب برپا کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ چنانچہ کچھ ایسے اڑنے والوں کا ذکر ہے جو آغاز میں آہستہ آہستہ اڑتے ہیں اور پھر تیز آندھیوں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ فی زمانہ تیز ترین جہازوں کا بھی یہی حال ہے کہ آہستہ آہستہ روانہ ہوتے ہیں اور پھر ان کی رفتار میں بے حد سرعت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ان جہازوں کے ذریعہ دشمن سے لڑائی کے دوران کثرت سے اشتہار پھینکے جاتے ہیں اور یہ فرق ظاہر کیا جاتا ہے کہ اگر تم ہمارے ساتھ ہو تو ہم تمہارے مددگار ہوں گے ورنہ ہماری پکڑ سے تمہیں کوئی بچا نہیں سکے گا۔

پھر فرمایا: پس جب آسمان کے ستارے ماند پڑ جائیں گے اور جب آسمان پر صعود کے لئے انسان مختلف تدابیر اختیار کرے گا۔ یہاں ستارے ماند پڑنے سے مراد یہ معلوم ہوتی ہے کہ جب صحابہ رضوان اللہ علیہم کا دَور بھی گزر چکا ہوگا اور وہ روشنی جو ان ستاروں سے آپؐ کی امّت حاصل کیا کرتی تھی وہ بھی ماند پڑ چکی ہوگی۔

پھر فرمایا جب بڑی بڑی پہاڑوں جیسی قوتیں جڑوں سے اکھیڑ دی جائیں گی اور تمام رسول مبعوث کئے جائیں گے۔ اس آیت کے متعلق علماء یہ غلط فہمی پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ قیامت کا نظارہ ہے۔ لیکن قیامت میں تو کوئی پہاڑ اکھیڑے نہیں جائیں گے اور رسول تو اس دنیا میں مبعوث کئے جاتے ہیں۔ قیامت کے دن تو مبعوث نہیں کئے جائیں گے۔ پس مراد لازماً یہی ہے کہ قرآنِ کریم کی پیشگوئی کے مطابق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل غلامی اور اطاعت کے نتیجہ میں ایک ایسا نبی برپا ہوگا جس کا آنا گزشتہ سب رسولوں کا آنا ہوگا۔ یعنی اس کی سعی سے ہر گزشتہ رسول کی امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت میں داخل ہوگی۔

جن آئندہ جنگوں کا ذکر فرمایا گیا ہے ان کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ تین شعبوں والی ہوں گی یعنی برّی بھی، بحری بھی اور فضائی بھی۔ اور آسمان سے ایسے شعلے برسیں گے جو قلعوں سے مشابہ ہوں گے، گویا وہ جو گیا رنگ کے اونٹ ہیں۔ اِن دونوں آیات نے قطعی طور پر ثابت کر دیا کہ یہ باتیں تمثیلی رنگ میں ہو رہی ہیں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کسی ایسی جنگ کا تصور موجود نہیں تھا جس میں آسمان سے شعلے برسیں۔ اس لئے لازماً یہ اُس علیم و خبیر ہستی کی طرف سے ایک پیشگوئی ہے جو مستقبل کے حالات بھی جانتا ہے۔

آسمان سے قیامت کے دن تو شعلے نہیں برسائے جائیں گے۔ اس لئے یہ خیال بھی باطل ہوا کہ یہ قیامت کے دن کی خبر ہے۔ یہاں ایک ایٹمی جنگ کی پیشگوئی معلوم ہوتی ہے جس کا ذکر سورۃ دخان میں بھی ملتا ہے کہ اس دن آسمان اُن پر ایسی ریڈیائی لہریں برسائے گا کہ اس کے سائے تلے وہ ہر اَمن سے محروم ہو جائیں گے۔

اس کے بعد پھر اُخروی زندگی کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے کہ جب ان قرآنی پیش گوئیوں کے مطابق دنیا میں یہ علامتیں ظاہر ہو جائیں تو اس بات پر بھی یقین کرو کہ ایک اُخروی زندگی بھی ہے۔ اگر اِس دنیا میں تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت نہیں کرو گے تو اُس دنیا میں سزا کے طور پر بڑا عذاب مقدر ہے۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الْمُرْسَلَاتِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اِحْدٰى وَ خَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝١	۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔
وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۝٢	۲۔ قسم ہے پے بہ پے بھیجی جانے والیوں کی۔
فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۝٣	۳۔ پھر بہت تیز رفتار ہو جانے والیوں کی۔
وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۝٤	۴۔ اور (پیغام کو) اچھی طرح نشر کرنے والیوں کی۔
فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۝٥	۵۔ پھر واضح فرق کرنے والیوں کی۔
فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۝٦	۶۔ پھر انتباہ کرتے ہوئے (صحیفے) پھینکنے والیوں کی۔
عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۝٧	۷۔ حُجّت یا تنبیہ کے طور پر۔
اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ۝٨	۸۔ یقیناً جس سے تم ڈرائے جا رہے ہو لازماً ہو کر رہنے والا ہے۔
فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۝٩	۹۔ پس جب ستارے ماند پڑ جائیں گے۔
وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۝١٠	۱۰۔ اور جب آسمان میں (طرح طرح کے) سوراخ کر دیئے جائیں گے۔
وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۝١١	۱۱۔ اور جب پہاڑ جڑوں سے اکھیڑ دیئے جائیں گے۔
وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ۝١٢	۱۲۔ اور جب رسول مقررہ وقت پر لائے جائیں گے۔
لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ ۝١٣	۱۳۔ کس دن کے لئے اُن کا وقت مقرر تھا؟
لِيَوْمِ الْفَصْلِ ۝١٤	۱۴۔ ایک فیصلہ کُن دن کے لئے۔
وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۝١٥	۱۵۔ اور تجھے کیا سمجھائے کہ فیصلہ کُن دن کیا ہے؟

وَیۡلٌ یَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُکَذِّبِیۡنَ ﴿۱۶﴾	۱۶۔ ہلاکت ہے اُس دِن جھٹلانے والوں پر۔
اَلَمۡ نُہۡلِکِ الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿ؕ۱۷﴾	۱۷۔ کیا ہم نے پہلوں کو ہلاک نہیں کیا؟
ثُمَّ نُتۡبِعُہُمُ الۡاٰخِرِیۡنَ ﴿۱۸﴾	۱۸۔ پھر ہم بعد میں آنے والوں کو اُن کے پیچھے لاتے ہیں۔
کَذٰلِکَ نَفۡعَلُ بِالۡمُجۡرِمِیۡنَ ﴿۱۹﴾	۱۹۔ اسی طرح ہم مجرموں سے سلوک کیا کرتے ہیں۔
وَیۡلٌ یَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُکَذِّبِیۡنَ ﴿۲۰﴾	۲۰۔ ہلاکت ہے اس دِن جھٹلانے والوں پر۔
اَلَمۡ نَخۡلُقۡکُّمۡ مِّنۡ مَّآءٍ مَّہِیۡنٍ ﴿ۙ۲۱﴾	۲۱۔ کیا ہم نے تمہیں ایک حقیر پانی سے نہیں پیدا کیا؟
فَجَعَلۡنٰہُ فِیۡ قَرَارٍ مَّکِیۡنٍ ﴿ۙ۲۲﴾	۲۲۔ پھر ہم نے اُسے ایک قرار پکڑنے کی محفوظ جگہ پر نہیں رکھا؟
اِلٰی قَدَرٍ مَّعۡلُوۡمٍ ﴿ۙ۲۳﴾	۲۳۔ ایک معلوم اندازے تک۔
فَقَدَرۡنَا ٭ۖ فَنِعۡمَ الۡقٰدِرُوۡنَ ﴿۲۴﴾	۲۴۔ پھر ہم نے (اُسے) ترکیب دی۔ پس ہم کیا ہی عمدہ ترکیب دینے والے ہیں۔
وَیۡلٌ یَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُکَذِّبِیۡنَ ﴿۲۵﴾	۲۵۔ ہلاکت ہے اُس دِن جھٹلانے والوں پر۔
اَلَمۡ نَجۡعَلِ الۡاَرۡضَ کِفَاتًا ﴿ۙ۲۶﴾	۲۶۔ کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے والا نہیں بنایا؟
اَحۡیَآءً وَّ اَمۡوَاتًا ﴿ۙ۲۷﴾	۲۷۔ زندوں کو بھی اور مُردوں کو بھی۔
وَّ جَعَلۡنَا فِیۡہَا رَوَاسِیَ شٰمِخٰتٍ وَّ اَسۡقَیۡنٰکُمۡ مَّآءً فُرَاتًا ﴿ؕ۲۸﴾	۲۸۔ اور ہم نے اس میں بلند و بالا پہاڑ بنائے اور تمہیں میٹھے پانی سے بافراغت سیراب کیا۔
وَیۡلٌ یَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُکَذِّبِیۡنَ ﴿۲۹﴾	۲۹۔ ہلاکت ہے اُس دِن جھٹلانے والوں پر۔
اِنۡطَلِقُوۡۤا اِلٰی مَا کُنۡتُمۡ بِہٖ تُکَذِّبُوۡنَ ﴿ۚ۳۰﴾	۳۰۔ اس کی سمت چلو جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔
اِنۡطَلِقُوۡۤا اِلٰی ظِلٍّ ذِیۡ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿ۙ۳۱﴾	۳۱۔ ایسے سائے کی طرف چلو جو تین شاخوں والا ہے۔

لَّا ظَلِيْلٍ وَّ لَا يُغْنِىْ مِنَ اللَّهَبِ ﴿۳۱﴾	۳۲۔ نہ تسکین بخش ہے نہ آگ کی لپٹوں سے بچاتا ہے۔
اِنَّهَا تَرْمِىْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿۳۲﴾	۳۳۔ یقیناً وہ ایک قلعہ کی طرح کا شعلہ پھینکتا ہے۔
كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿۳۳﴾	۳۴۔ گویا وہ جوگیا رنگ کے اُونٹوں کی طرح ہے۔
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۴﴾	۳۵۔ ہلاکت ہے اُس دِن جھٹلانے والوں پر۔
هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۳۵﴾	۳۶۔ یہ ہے وہ دن جب وہ گُنگ ہو جائیں گے۔
وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ﴿۳۶﴾	۳۷۔ اور ان کو اجازت نہیں دی جائے گی کہ وہ اپنے عذر پیش کریں۔
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۷﴾	۳۸۔ ہلاکت ہے اُس دِن جھٹلانے والوں پر۔
هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾	۳۹۔ یہ ہے فیصلہ کا دن جس کے لئے ہم نے تمہیں اکٹھا کیا اور پہلوں کو بھی۔
فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ﴿۳۹﴾	۴۰۔ پس اگر تمہارے پاس کوئی تدبیر ہے تو مجھ پر آزما دیکھو۔
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۰﴾ ع	۴۱۔ ہلاکت ہے اُس دِن جھٹلانے والوں پر۔
اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِىْ ظِلٰلٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿۴۱﴾	۴۲۔ یقیناً متقی سایوں اور چشموں (والی جنت) میں ہوں گے۔
وَّ فَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۴۲﴾	۴۳۔ اور ایسے پھلوں میں جن کی وہ خواہش رکھتے ہیں۔
كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾	۴۴۔ مزے سے کھاؤ اور پیو، اُس بِنا پر جو تم عمل کرتے تھے۔
اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۴۴﴾	۴۵۔ یقیناً ہم اسی طرح نیکی کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۵﴾	۴۶۔ ہلاکت ہے اُس دِن جھٹلانے والوں پر۔

كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۴۷﴾	۴۷۔ کھاؤ اور کچھ دیر معمولی فائدہ اٹھالو۔ یقیناً تم مجرم لوگ ہو۔
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۸﴾	۴۸۔ ہلاکت ہے اُس دِن جھٹلانے والوں پر۔
وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ﴿۴۹﴾	۴۹۔ اور جب ان سے یہ کہا جاتا تھا کہ جُھک جاؤ تو وہ جھکتے نہیں تھے۔
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۵۰﴾	۵۰۔ ہلاکت ہے اُس دِن جھٹلانے والوں پر۔
فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ ع	ع ۲/۲۲ ۵۱۔ پس اس کے بعد وہ اور کس بیان پر ایمان لائیں گے؟

۷۸۔ النّبا

یہ سورت ابتدائی مکی دور میں نازل ہوئی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی اکتالیس آیات ہیں۔

اس سے پہلے سورۃ **المرسلات** میں ایک بنیادی سوال کفار کی طرف سے یہ اٹھایا گیا تھا کہ **یومُ الفصل** کب آئے گا جو کھرے کھوٹے میں تمیز کر دے گا۔ سورۃ النبأ میں اس کے جواب میں یہ **نَبَأِ عظیم** دی جا رہی ہے کہ وہ **یومُ الفصل** آ چکا۔ اسی سورت میں فرمایا کہ **یومُ الفصل** ایک نہ ٹلنے والا قطعی وعدہ تھا جو وقت مقررہ پر ضرور پورا ہونا تھا۔

پھر **یومُ الفصل** کی مختلف صورتیں اس عظیم سورت میں بیان ہوئی ہیں۔ سب سے پہلے تو اللہ تعالیٰ کے اس نظام کا ذکر دہرایا گیا ہے جو آسمان سے پانی برساتا اور زمین سے غذا نکالتا ہے۔ پھر متوجہ کیا گیا ہے کہ اس سے بنی نوع انسان فائدہ نہیں اٹھاتے اور یہ نہیں سوچتے کہ اصل آسمانی پانی تو روحانی ہدایت کا پانی ہے۔ اس انکار کے نتیجہ میں ان پر جو آفات ٹوٹتی ہیں یا ٹوٹیں گی ان کا اس سورت میں ذکر ملتا ہے۔

اس سورت کے آخر پر ایک بہت بڑا انتباہ فرمایا گیا ہے کہ اگر انسان نے اسی طرح غافلانہ حالت میں زندگی گزار دی تو انجام کار وہ بڑے درد سے اس حسرت کا اظہار کرے گا کہ کاش میں اس سے پہلے ہی مٹی ہو جاتا اور مٹی سے انسان کی صورت میں اٹھایا نہ جاتا۔

☆☆☆

سُوْرَةُ النَّبَاِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اِحْدٰی وَ اَرْبَعُوْنَ اٰیَةً وَّ رُکُوْعَانِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ① — ۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

عَمَّ یَتَسَآءَلُوۡنَ ② — ۲۔ وہ کس کے بارہ میں ایک دوسرے سے سوال کرتے ہیں؟

عَنِ النَّبَاِ الۡعَظِیۡمِ ③ — ۳۔ ایک بہت بڑی خبر کے بارہ میں۔

الَّذِیۡ ہُمۡ فِیۡہِ مُخۡتَلِفُوۡنَ ④ — ۴۔ (یہ) وہی (خبر) ہے جس کے متعلق وہ آپس میں اختلاف کر رہے ہیں۔

کَلَّا سَیَعۡلَمُوۡنَ ⑤ — ۵۔ خبردار! وہ ضرور جان لیں گے۔

ثُمَّ کَلَّا سَیَعۡلَمُوۡنَ ⑥ — ۶۔ پھر خبردار! وہ ضرور جان لیں گے۔

اَلَمۡ نَجۡعَلِ الۡاَرۡضَ مِہٰدًا ⑦ — ۷۔ کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہیں بنایا؟

وَّ الۡجِبَالَ اَوۡتَادًا ⑧ — ۸۔ اور پہاڑوں کو پیوستہ میخوں کی طرح؟

وَّ خَلَقۡنٰکُمۡ اَزۡوَاجًا ⑨ — ۹۔ اور تمہیں ہم نے جوڑا جوڑا پیدا کیا۔

وَّ جَعَلۡنَا نَوۡمَکُمۡ سُبَاتًا ⑩ — ۱۰۔ اور تمہاری نیند کو ہم نے موجبِ تسکین بنایا۔

وَّ جَعَلۡنَا الَّیۡلَ لِبَاسًا ⑪ — ۱۱۔ اور رات کو ہم نے ایک لباس بنایا۔

وَّ جَعَلۡنَا النَّہَارَ مَعَاشًا ⑫ — ۱۲۔ اور دن کو ہم نے معاش کا ایک ذریعہ بنایا ہے۔

وَّ بَنَیۡنَا فَوۡقَکُمۡ سَبۡعًا شِدَادًا ⑬ — ۱۳۔ اور ہم نے تمہارے اُوپر سات بہت مضبوط آسمان بنائے۔ (۱)

وَّ جَعَلۡنَا سِرَاجًا وَّہَّاجًا ⑭ — ۱۴۔ اور ہم نے ایک تیز چمکتا ہوا چراغ بنایا۔

---

(۱) یہاں لفظ آسمان مضمون میں داخل ہے۔ کثرتِ استعمال کی وجہ سے محذوف کر دیا گیا ہے۔ اس لئے اگر اردو میں اسے ظاہر کر دیا جائے تو کسی بریکٹ کی ضرورت نہیں۔

وَّ اَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ﴿۱۵﴾	۱۵۔ اور ہم نے لبریز بادلوں سے موسلا دھار پانی برسایا۔
لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّ نَبَاتًا ﴿۱۶﴾	۱۶۔ تاکہ ہم اُس سے اناج اور نباتات اُگائیں۔
وَّ جَنّٰتٍ اَلْفَافًا ﴿۱۷﴾	۱۷۔ اور گھنے باغات۔
اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ﴿۱۸﴾	۱۸۔ یقیناً فیصلے کا دن ایک مقررہ وقت ہے۔
يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ﴿۱۹﴾	۱۹۔ جس دن صور میں پھونکا جائے گا اور تم فوج در فوج آؤ گے۔
وَّ فُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ﴿۲۰﴾	۲۰۔ اور آسمان کھول دیا جائے گا پس وہ کئی دروازوں والا ہو جائے گا۔
وَّ سُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿۲۱﴾	۲۱۔ اور پہاڑ چلائے جائیں گے اور وہ نشیب کی طرف متحرک ہو جائیں گے۔ ﴿۱﴾
اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿۲۲﴾	۲۲۔ یقیناً دوزخ گھات میں ہے۔
لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ﴿۲۳﴾	۲۳۔ سرکشوں کے لئے لَوٹ کر جانے کی جگہ۔
لّٰبِثِيْنَ فِيْهَاۤ اَحْقَابًا ﴿۲۴﴾	۲۴۔ وہ اس میں صدیوں (تک) رہنے والے ہوں گے۔
لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّ لَا شَرَابًا ﴿۲۵﴾	۲۵۔ نہ وہ اُس میں کوئی ٹھنڈی چیز چکھیں گے نہ کوئی مشروب۔
اِلَّا حَمِيْمًا وَّ غَسَّاقًا ﴿۲۶﴾	۲۶۔ سوائے ایک کھولتے ہوئے پانی اور زخموں کی بدبودار دھووَن کے۔ ﴿۲﴾
جَزَآءً وِّفَاقًا ﴿۲۷﴾	۲۷۔ یہ ایک مناسب حال جزا ہے۔
اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ﴿۲۸﴾	۲۸۔ وہ ہرگز کسی حساب کی توقع نہیں رکھتے تھے۔
وَّ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ﴿۲۹﴾	۲۹۔ اور اُنہوں نے ہماری آیات کو سختی سے جھٹلا دیا تھا۔

﴿۱﴾ اَلسَّرَابُ: اَلذَّهَابُ فِيْ حُدُوْرٍ ۔ کسی چیز کا اُترائی کی طرف جانا۔ (مفردات امام راغبؒ)

﴿۲﴾ اَلْغَسَّاقُ : مَا يَقْطُرُ مِنْ جُلُوْدِ اَهْلِ النَّارِ ۔ اہلِ نار کی جِلدوں سے جو مواد ٹپکتا ہے۔ (مفردات امام راغبؒ)۔

وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ۝۳۰

۳۰۔ اور ہر چیز کو ہم نے ایک کتاب کی صورت میں محفوظ کر رکھا ہے۔

فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ۝۳۱ ع ۱

۳۱۔ تو چکھو۔ پس ہم ہرگز تمہیں عذاب کے سوا کسی اور چیز میں نہیں بڑھائیں گے۔

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۝۳۲

۳۲۔ یقیناً متقیوں کے لئے ایک بہت بڑی کامیابی (مقدر) ہے۔

حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ۝۳۳

۳۳۔ باغات ہیں اور انگوروں کی بیلیں۔ (۱)

وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۝۳۴

۳۴۔ اور ہم عُمر دوشیزائیں۔

وَّكَاْسًا دِهَاقًا ۝۳۵

۳۵۔ اور چھلکتے ہوئے پیالے۔

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ۝۳۶

۳۶۔ نہ وہ اُس میں کوئی لغو (بات) سُنیں گے اور نہ کوئی ادنیٰ سا جھوٹ۔

جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ۝۳۷

۳۷۔ تیرے ربّ کی طرف سے ایک جزا ہے، ایک جچا تُلا انعام۔

رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ۝۳۸

۳۸۔ آسمانوں اور زمین اور ہر اس چیز کے ربّ کی طرف سے جو اِن دونوں کے درمیان ہے۔ یعنی رحمان کی طرف سے۔ وہ اُس سے کسی کلام کا اختیار نہیں رکھیں گے۔

يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۖ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ۝۳۹

۳۹۔ جس دن روح القدس اور فرشتے صف بصف کھڑے ہوں گے، وہ کلام نہیں کریں گے سوائے اُس کے جسے رحمان اجازت دے گا اور وہ درست بات کہے گا۔ (۲)

ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ۝۴۰

۴۰۔ وہ برحق دن ہے۔ پس جو چاہے اپنے ربّ کی طرف لوٹنے کی جگہ بنائے۔

---

(۱) مفردات امام راغبؒ، زیر لفظ عِنَبٌ۔

(۲) قیامت کے دن کسی کو اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی شفاعت کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کے رعب سے کامل خاموشی طاری ہوگی اور جو بھی کوئی بات کرے گا وہ صحیح ہوگی۔ خدا کے حضور جھوٹ بولنے کی کسی کو جرأت نہیں ہوگی۔

اِنَّآ اَنۡذَرۡنٰكُمۡ عَذَابًا قَرِيۡبًا ۚۖ يَّوۡمَ يَنۡظُرُ الۡمَرۡءُ مَا قَدَّمَتۡ يَدٰهُ وَيَقُوۡلُ الۡكٰفِرُ يٰلَيۡتَنِىۡ كُنۡتُ تُرٰبًا ﴿۴۱﴾ ع

۴۱۔ یقیناً ہم نے تمہیں ایک قریب کے عذاب سے مُتنبّہ کر دیا ہے۔ جس دن انسان وہ دیکھ لے گا جو اس کے دونوں ہاتھوں نے آگے بھیجا اور کافر کہے گا اے کاش! میں خاک ہو چکا ہوتا۔

۷۹۔ النّازعات

یہ سورت ابتدائی مکی دور میں نازل ہوئی اور بسم اللہ سمیت اس کی سینتالیس آیات ہیں۔

قرآنی اسلوب کے مطابق ایک دفعہ پھر اس سورت میں دنیاوی عذابوں اور جنگ و جدال کا تذکرہ ہے اور بڑی وضاحت کے ساتھ ایسی جنگوں کا ذکر ہے جن میں آبدوز کشتیاں استعمال ہوں گی۔ وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا کا ایک معنی یہ ہے کہ وہ لڑائی کرنے والیاں اس غرض سے ڈوب کر حملہ کرتی ہیں کہ دشمن کو غرق کردیں اور پھر اپنی ہر کامیابی پر خوشی محسوس کرتی ہیں اور اسی طرح جنگ و جدال کی یہ دوڑ ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوششوں میں صرف ہو جاتی ہے اور دونوں طرف سے دشمن بہت بڑی بڑی تدبیریں کرتا ہے۔

وَالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا سے تیرنے والیاں مراد ہیں خواہ وہ سمندر کے اندر غرق ہوکر تیریں یا سطح سمندر پر اور بسا اوقات آبدوز کشتیاں اپنی فتح کے بعد سطح سمندر پر اُبھر آتی ہیں۔

غرضیکہ ان جنگوں سے ایسا لرزہ طاری ہو جاتا ہے کہ دل اس کے خوف سے دھڑکنے لگتے ہیں اور نگاہیں جھک جاتی ہیں۔ اس دنیاوی تباہی کے بعد انسان کا ضمیر یہ سوال اٹھاتا ہے کہ کیا ہم پھر دوبارہ مُردوں سے جی اٹھیں گے جبکہ ہماری ہڈیاں گل سڑ چکی ہوں گی؟ فرمایا یقیناً ایسا ہی ہوگا اور ایک بہت بڑی تنبیہ کرنے والی آواز گونجے گی تو اچانک وہ اپنے آپ کو میدانِ حشر میں پائیں گے۔

اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر شروع فرمایا گیا ہے کیونکہ آپؑ کو فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا جو خود خدائی کا دعویدار اور آخرت کا بشدّت منکر تھا۔ جب حضرت موسیٰؑ نے اسے پیغام دیا تو اُس نے جواباً یہی تعلّی کی کہ تمہارا ربِّ اعلیٰ تو مَیں ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُس کو ایسا پکڑا کہ وہ اوّلین و آخرین کے لئے عبرت کا ایک نمونہ بن گیا۔ اوّلین نے تو اسے اور اس کی فوجوں کو غرق ہوتے دیکھا اور آخرین نے اس کے غرق شدہ جسم کو، جسے اللہ تعالیٰ نے عبرت کے لئے ظاہری موت سے اس حال میں بچایا کہ لمبی عمر تک وہ زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا رہ کر اس حال میں مرا کہ اُس کی لاش کو آئندہ نسلوں کے لئے عبرت کے طور پر ممی (Mummy) کی صورت میں محفوظ کر دیا گیا۔

اس کے بعد اس سورت کا اختتام اس سوال کے ذکر پر ہوتا ہے کہ وہ پوچھتے ہیں کہ آخر وہ قیامت کی گھڑی کب اور کیسے آئے گی؟ فرمایا جب وہ آئے گی تو خوب واضح ہو جائے گا کہ ہر چیز کا منتہٰی اس کے ربّ ہی کی طرف ہے۔ اور اے رسول! تُو تو محض اسی کو ڈرا سکتا ہے جو اس بھیانک گھڑی سے ڈرتا ہو۔ اور جس دن وہ اسے دیکھیں گے تو دنیا کی زندگی یوں محسوس ہوگی جیسے چند لمحے سے زیادہ نہیں رہی۔

سُوْرَةُ النَّازِعَاتِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ سَبْعٌ وَّ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝١	۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔
وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۝٢	۲۔ قسم ہے ڈوب کر کھینچنے والیوں کی (یا) ڈبونے کی خاطر کھینچنے والیوں کی۔
وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۝٣	۳۔ اور بہت خوشی منانے والیوں کی۔
وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۝٤	۴۔ اور خُوب تیرنے والیوں کی۔
فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۝٥	۵۔ پھر ایک دوسری پر سبقت لے جانے والیوں کی۔
فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۝٦ وقف لازم	۶۔ پھر کسی اہم کام کے منصوبے بنانے والیوں کی۔
يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝٧	۷۔ جس دن لرزہ کھانے والی سخت لرزہ کھائے گی۔
تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝٨	۸۔ ایک پیچھے آنے والی اُس کے پیچھے آئے گی۔
قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۝٩	۹۔ دل اُس دن بہت دھڑک رہے ہوں گے۔
اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝١٠ وقف لازم	۱۰۔ اُن کی نگاہیں نیچی ہوں گی۔
يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ۝١١	۱۱۔ وہ (لوگ) کہیں گے کہ کیا ہم ضرور پہلی حالت کی طرف لوٹا دیئے جائیں گے؟
ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۝١٢	۱۲۔ کیا جب ہم گلی سڑی ہڈیاں بن چکے ہوں گے؟
قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۝١٣ وقف لازم	۱۳۔ وہ کہیں گے تب تو یہ لوٹ کر جانا بہت گھاٹے کا ہوگا۔
فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝١٤	۱۴۔ پس (سنو کہ) یہ تو یقیناً محض ایک بڑی ڈانٹ (کی آواز) ہوگی۔

فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ﴿۱۴﴾	۱۵۔تب وہ اچانک ایک کھلے میدان میں ہوں گے۔
هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿۱۵﴾	۱۶۔کیا تیرے پاس موسیٰ کی خبر آئی ہے؟
اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿۱۶﴾	۱۷۔جب اس کے ربّ نے اُسے مقدس وادی طُوٰی میں پکارا۔
اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۱۷﴾	۱۸۔(کہ) فرعون کی طرف جا۔ یقیناً اس نے سرکشی کی ہے۔
فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۸﴾	۱۹۔پس پُوچھ کیا تیرے لئے ممکن ہے کہ تُو پاکیزگی اختیار کرے؟
وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ﴿۱۹﴾	۲۰۔اور میں تجھے تیرے ربّ کی طرف ہدایت دوں تاکہ تُو ڈرے؟
فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ﴿۲۰﴾	۲۱۔پھر اُس نے اُسے ایک بہت بڑا نشان دکھایا۔
فَكَذَّبَ وَعَصٰى ﴿۲۱﴾	۲۲۔تو اُس نے جھٹلا دیا اور نافرمانی کی۔
ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ﴿۲۲﴾	۲۳۔پھر جلدی کرتے ہوئے پیٹھ پھیر لی۔
فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿۲۳﴾	۲۴۔پھر اُس نے (لوگوں کو) اکٹھا کیا اور پکارا۔
فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿۲۴﴾	۲۵۔پس کہا کہ میں ہی تمہارا ربِّ اعلیٰ ہوں۔
فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾	۲۶۔پس اللہ نے اُسے آخرت اور دنیا کی ایک عبرتناک سزا کے ساتھ پکڑ لیا۔
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿۲۶﴾	۲۷۔یقیناً اِس میں اُس کے لئے ضرور ایک بڑی عبرت ہے جو ڈرتا ہے۔
ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ۚ بَنٰىهَا ﴿۲۷﴾	۲۸۔کیا تم خِلقت میں زیادہ سخت ہو یا آسمان جسے اُس نے بنایا ہے۔ ﴿۱﴾

﴿۱﴾ خدا تعالیٰ نے آسمان کی تخلیق فرمائی جو اتنی حیرت انگیز اور عظیم قدرتوں پر مبنی ہے کہ اس کے مقابل پر انسانی تخلیق کی کوئی بھی حیثیت نہیں خواہ وہ راکٹ بنالے یا جہاز یا آبدوزیں بنالے۔ اسی طرح انسان کی اپنی پیدائش ایسی حیرت انگیز صنّاعی پر مشتمل ہے کہ اس پر جتنا بھی غور کیا جائے اتنا ہی اللہ تعالیٰ کی صنعتوں اور قدرتوں کے لامتناہی مناظر کھلتے چلے جاتے ہیں۔

رَفَعَ سَمۡكَهَا فَسَوّٰىهَا ۝۲۹	۲۹۔ اُس کی رِفعت کو اس نے بہت بلند کیا۔ پھر اُسے ٹھیک ٹھاک کیا۔
وَاَغۡطَشَ لَيۡلَهَا وَاَخۡرَجَ ضُحٰٮهَا ۝۳۰	۳۰۔ اور اُس کی رات کو ڈھانپ دیا اور اُس کی صبح کو نکالا۔
وَالۡاَرۡضَ بَعۡدَ ذٰلِكَ دَحٰٮهَا ۝۳۱	۳۱۔ اور زمین کو اس کے بعد ہموار بنا دیا۔
اَخۡرَجَ مِنۡهَا مَآءَهَا وَمَرۡعٰٮهَا ۝۳۲	۳۲۔ اُس سے اُس نے اُس کا پانی اور اُس میں اُگنے والا چارہ نکالا۔ (۱)
وَالۡجِبَالَ اَرۡسٰٮهَا ۝۳۳	۳۳۔ اور پہاڑوں کو اُس نے گہرا گاڑ دیا۔
مَتَاعًا لَّكُمۡ وَلِاَنۡعَامِكُمۡ ۝۳۴	۳۴۔ تمہارے لئے اور تمہارے مویشیوں کے لئے معیشت کے سامان کے طور پر۔ (۲)
فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الۡكُبۡرٰى ۝۳۵	۳۵۔ پس جب سب سے بڑی مصیبت آئے گی۔
يَوۡمَ يَتَذَكَّرُ الۡاِنۡسَانُ مَا سَعٰى ۝۳۶	۳۶۔ اس دن انسان یاد کرے گا جو اُس نے سعی کی تھی۔
وَبُرِّزَتِ الۡجَحِيۡمُ لِمَنۡ يَّرٰى ۝۳۷	۳۷۔ اور جہنّم اُس کے لئے ظاہر کر دی جائے گی جو (اُسے ابھی صرف بچشمِ تصور) دیکھتا ہے۔
فَاَمَّا مَنۡ طَغٰى ۝۳۸	۳۸۔ پس وہ جس نے سرکشی اختیار کی۔
وَاٰثَرَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا ۝۳۹	۳۹۔ اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی۔
فَاِنَّ الۡجَحِيۡمَ هِىَ الۡمَاۡوٰى ۝۴۰	۴۰۔ تو یقیناً جہنّم ہی (اُس کا) ٹھکانا ہوگی۔
وَاَمَّا مَنۡ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفۡسَ عَنِ الۡهَوٰى ۝۴۱	۴۱۔ اور وہ جو اپنے ربّ کے مرتبہ سے خائف ہوا اور اس نے اپنے نفس کو ہَوَس سے روکا۔
فَاِنَّ الۡجَنَّةَ هِىَ الۡمَاۡوٰى ۝۴۲	۴۲۔ تو یقیناً جنّت ہی (اس کا) ٹھکانا ہوگی۔

---

(۱) مَرْعٰی کے ان معنوں کے لئے دیکھئے مفردات امام راغبؒ۔

(۲) پہاڑوں کو مضبوطی سے زمین میں راسخ کرنے کا جو ذکر ہے اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ ان پہاڑوں ہی سے انسان اور جانوروں کی معیشت وابستہ ہے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ﴿۴۳﴾	۴۳۔ وہ قیامت کی گھڑی سے متعلق تجھ سے پوچھتے ہیں کہ وہ کب برپا ہوگی۔
فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿۴۴﴾	۴۴۔ اُس کے ذکر سے تُو کس خیال میں ہے؟
اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ﴿۴۵﴾	۴۵۔ تیرے ربّ ہی کی طرف اُس کا منتہیٰ ہے۔
اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ﴿۴۶﴾	۴۶۔ تُو محض اسے تنبیہ کر سکتا ہے جو اُس سے ڈرتا ہو۔
كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْۤا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ﴿۴۷﴾ ع	۴۷۔ جب وہ اُسے دیکھیں گے (تو گمان کریں گے کہ) گویا وہ ایک شام یا اُس کی صبح کے سوا (اس دنیا میں) نہیں بسے۔

۸۰ - عبس

یہ ابتدائی دَور کی مکی سورت ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی تینتالیس آیات ہیں۔

اس سورت میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے ایک متکبر منکر کا ذکر ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرنے کے لئے آیا تھا۔ چونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بے انتہا خواہش تھی کہ کسی طرح کوئی ہدایت پا جائے اس لئے اس کے تکبر کے باوجود اس کی طرف کمال شفقت سے متوجہ رہے یہاں تک کہ ایک نابینا مومن آپؐ سے کوئی سوال کرنے کے لئے حاضر ہوا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت اس کی دخل اندازی پسند نہ فرمائی۔ لیکن اس کے نتیجہ میں اپنی ناپسندیدگی کا اظہار اس رنگ میں فرمایا کہ وہ شخص جو مباحثہ کر رہا تھا وہ تو دیکھ سکتا تھا لیکن اس نابینا کی دل شکنی نہیں ہوسکتی تھی کیونکہ اسے کچھ پتہ نہ تھا۔ اس ذکر کے بعد اللہ تعالیٰ یہ نصیحت فرماتا ہے کہ جو اخلاص اور شوق سے تیرے پاس آئے اس سے کبھی غافل نہ ہو اور جو تکبر سے کام لینے والا جستجو کے لئے حاضر ہو خواہ وہ دنیا کا بڑا آدمی ہو اس کو مفلوک الحال مخلص پر کسی نوع کی ترجیح نہ دے۔

اس کے بعد قرآن کریم کی عظمتِ شان کا بیان شروع ہو جاتا ہے کہ یہ کتاب کس طرح کائنات کی ابتدائی تخلیق کے رازوں سے بھی پردہ اٹھاتی ہے اور اس کے اختتام اور یوم آخرت میں ہونے والے عظیم واقعات کا بھی ذکر کرتی ہے۔

☆☆☆

سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ ثَلَاثٌ وَّ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ۝۲

۲۔ اُس نے تیوری چڑھائی اور مُنہ پھیر لیا۔

اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ۝۳

۳۔ کہ اُس کے پاس ایک اندھا آیا۔

وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى ۝۴

۴۔ اور تجھے کیا سمجھائے کہ ہوسکتا تھا وہ بہت پاک ہو جاتا۔

اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ۝۵

۵۔ یا نصیحت پر غور کرتا تو نصیحت اُسے فائدہ پہنچاتی۔

اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۝۶

۶۔ وہ جس نے بے پروائی کی۔

فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ۝۷

۷۔ تُو اُس کی طرف متوجہ ہے۔

وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ۝۸

۸۔ حالانکہ تُجھ پر کوئی ذمہ داری نہیں اگر وہ پاکیزگی اختیار نہ کرے۔☆

وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ۝۹

۹۔ اور وہ جو تیرے پاس بڑی کوشش سے آیا۔

وَهُوَ يَخْشٰى ۝۱۰

۱۰۔ اور وہ ڈر رہا تھا۔

فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۝۱۱

۱۱۔ پس تُو اُس سے غافل رہا۔

كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۝۱۲

۱۲۔ خبردار۔ یقیناً یہ ایک بڑی نصیحت ہے۔

فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۝۱۳

وقف لازم

۱۳۔ پس جو چاہے اسے یاد رکھے۔

فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۝۱۴

۱۴۔ معزّز صحیفوں میں ہے۔

مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۝۱۵

۱۵۔ جو بلند و بالا کئے ہوئے، بہت پاک رکھے گئے ہیں۔

☆ غریب القرآن

بِاَيْدِىْ سَفَرَةٍ ۙ﴿۱۶﴾
۱۶۔ لکھنے والوں کے ہاتھوں میں ہیں۔

كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ ؕ﴿۱۷﴾
۱۷۔ (جو) بہت معزّز (اور) بڑے نیک ہیں۔

قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَاۤ اَكْفَرَهٗ ؕ﴿۱۸﴾
۱۸۔ ہلاکت ہو انسان پر! وہ کیسا ناشکرا ہے۔

مِنْ اَىِّ شَىْءٍ خَلَقَهٗ ؕ﴿۱۹﴾
۱۹۔ اُسے اُس نے کس چیز سے پیدا کیا؟

مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ۙ﴿۲۰﴾
۲۰۔ نُطفے سے۔ اُسے پیدا کیا پھر اُسے ترکیب دی۔

ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ۙ﴿۲۱﴾
۲۱۔ پھر راستے کو اُس کے لئے آسان کر دیا۔

ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ۙ﴿۲۲﴾
۲۲۔ پھر اسے مارا اور قبر میں داخل کیا۔ ①

ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ؕ﴿۲۳﴾
۲۳۔ پھر وہ جب چاہے گا اُسے اٹھائے گا۔

كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَاۤ اَمَرَهٗ ؕ﴿۲۴﴾
۲۴۔ خبردار! وہ ابھی تک پورا نہیں کر سکا جو اُس نے اُسے حکم دیا تھا۔

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖۤ ۙ﴿۲۵﴾
۲۵۔ پس انسان اپنے کھانے کی طرف دیکھے۔

اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ۙ﴿۲۶﴾
۲۶۔ کہ ہم نے خوب پانی برسایا۔

ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۙ﴿۲۷﴾
۲۷۔ پھر ہم نے زمین کو اچھی طرح پھاڑا۔

فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۙ﴿۲۸﴾
۲۸۔ پھر اس میں ہم نے اناج اگایا۔

وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۙ﴿۲۹﴾
۲۹۔ اور انگور اور ترکاریاں۔

وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ۙ﴿۳۰﴾
۳۰۔ اور زیتون اور کھجور۔

وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ۙ﴿۳۱﴾
۳۱۔ اور گھنے باغات۔

① لازمی نہیں کہ ہر شخص کی ایک ظاہری قبر بنے۔ بکثرت لوگ غرق ہو جاتے ہیں یا وحشی جانوروں کی نذر ہو جاتے ہیں۔ پس یہاں قبر سے مراد اس کی آخری بعثت سے پہلے کا زمانہ ہے یعنی ہر انسانی روح پر ایک قبر کا سا زمانہ آئے گا۔

وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ﴿۳۲﴾	۳۲۔اور طرح طرح کے پھل اور چارہ۔
مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۳﴾	۳۳۔ جو تمہارے لئے اور تمہارے مویشیوں کے لئے فائدے کا سامان ہیں۔
فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿۳۴﴾	۳۴۔پس جب ایک کڑک دار آواز آئے گی۔
يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ﴿۳۵﴾	۳۵۔جس دن انسان اپنے بھائی سے بھی فرار اختیار کرے گا۔
وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ﴿۳۶﴾	۳۶۔اور اپنی ماں سے بھی اور اپنے باپ سے بھی۔
وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ﴿۳۷﴾	۳۷۔اور اپنی بیوی سے بھی اور اپنی اولاد سے بھی۔
لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ﴿۳۸﴾	۳۸۔اس دن ان میں سے ہر شخص کا ایک ایسا حال ہوگا جو اُسے (سب سے) بے نیاز کر دے گا۔
وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿۳۹﴾	۳۹۔بعض چہرے اُس دن روشن ہوں گے۔
ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿۴۰﴾	۴۰۔ہنستے ہوئے۔ہشّاش بشّاش۔
وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿۴۱﴾	۴۱۔اور بعض چہرے ایسے کہ اُس دن اُن پر خاک پڑی ہوگی۔
تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿۴۲﴾	۴۲۔اُن پر سیاہی چھا رہی ہوگی۔
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿۴۳﴾ ع	۴۳۔یہی ہیں وہ ناشکرے بدکار لوگ۔

۸۱۔ التّکویر

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی تیس آیات ہیں۔

ایک دفعہ پھر قرآن کریم دنیا میں رونما ہونے والے عظیم واقعات کی خبر دیتا ہے جو قیامت کی گھڑی پر گواہ ٹھہریں گے۔ اور گواہ ٹھہرایا گیا ہے سورج کو جب اسے ڈھانپ دیا جائے گا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی کو اس زمانہ کے دشمن بنی نوع انسان کی بھلائی کیلئے نہیں پہنچنے دیں گے اور ان کا مکروہ پراپیگنڈا بیچ میں حائل ہو جائے گا۔ اور جب صحابہؓ کے نور کو بھی دشمن کی طرف سے گدلا دیا جائے گا اور جس طرح سورج کے بعد ستارے کسی حد تک روشنی کا کام دیتے ہیں اسی طرح صحابہ کا نور بھی انسان کی نظر سے زائل کر دیا جائے گا۔ یہ وہ زمانہ ہوگا جبکہ بڑے بڑے پہاڑ چلائے جائیں گے یعنی پہاڑوں کی طرح بڑے بڑے سمندری جہاز بھی اور فضائی جہاز بھی سفر اور بار برداری کے لئے استعمال ہوں گے اور اونٹنیاں ان کے مقابل پر بے کار کی طرح چھوڑ دی جائیں گی۔ یہ وہ زمانہ ہوگا جب کثرت سے چڑیا گھر بنائے جائیں گے۔ ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس کا کوئی وجود نہیں تھا اور اِس زمانہ کے چڑیا گھر بھی اس بات کی گواہی دے رہے ہیں کہ اتنے بڑے بڑے جانور سمندری اور ہوائی جہازوں کے ذریعہ ان میں منتقل کئے جاتے ہیں کہ اُس زمانہ کے انسان کو اِس کا وہم و گمان بھی نہیں ہو سکتا تھا۔

پھر غالباً سمندری لڑائیوں کی طرف ہماری توجہ مبذول کرائی گئی ہے جب کثرت سے سمندروں میں جہاز رانی ہوگی اور اس کے نتیجہ میں دُور دُور کے لوگ آپس میں ملائے جائیں گے یعنی صرف جانور ہی اکٹھے نہیں کئے جائیں گے بلکہ بنی نوع انسان بھی ملائے جائیں گے۔ وہ دَور قانون کا دَور ہوگا یعنی تمام دنیا پر قانون کی حکمرانی ہوگی یہاں تک کہ انسان کو یہ بھی اختیار نہیں دیا جائے گا کہ خود اپنی اولاد کے ساتھ ظلم کا سلوک کرے۔ بظاہر تو سب دنیا پر قانون ہی کی حکومت ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے قانون کے انکار کے نتیجہ میں دنیا کا قانون بھی کسی ملک سے فتنہ و فساد دُور نہیں کر سکتا۔ یہ دَور کثرت سے کتب و رسائل کی اشاعت کا دَور ہوگا اور آسمان کے رازوں کی جستجو کرنے والے گویا آسمان کی کھال ادھیڑ دیں گے۔ اس دن دوزخ بھی بھڑکائی جائے گی جو جنگ کی دوزخ بھی ہوگی اور آسمانی غضب کی دوزخ بھی ہوگی۔ اس کے باوجود جو لوگ اللہ تعالیٰ کی تعلیم پر عمل پیرا ہوں گے اور اس پر ثابت قدم رہیں گے ان کے لئے جنت نزدیک کر دی جائے گی۔ ہر شخص کو علم ہو جائے گا کہ اس نے اپنے لئے آگے کیا بھیجا ہے۔

آیت نمبر ۱۶ اور ۱۷ میں خفیہ کارروائیاں کر کے پلٹ جانے والی ان کشتیوں کو گواہ ٹھہرایا گیا ہے جو کارروائیوں کے بعد اپنے مقررہ اڈوں میں جا چھپتی ہیں۔ اس کی تکرار اس لئے ہے کہ یہاں اب روحانی طور پر انسانی نفس پر حملے کرنے والے ایسے شیطانی خیالات کا ذکر ہے جو حملہ کر کے پھر غائب ہو جاتے ہیں۔ اور اس رات کو گواہ ٹھہرایا گیا ہے کہ جب وہ آخر دم توڑ رہی ہوگی اور طلوعِ فجر کے آثار ظاہر ہو جائیں گے۔ اور بالآخر یہ اندھیری رات اسلام کی صبح پر ضرور منتج ہوگی۔

سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ ثَلَاثُوْنَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝۲

۲۔ جب سورج لپیٹ دیا جائے گا۔

وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۝۳

۳۔ اور جب ستارے ماند پڑ جائیں گے۔

وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝۴

۴۔ اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے۔

وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝۵

۵۔ اور جب دس ماہ کی گابھن اُونٹنیاں بغیر کسی نگرانی کے چھوڑ دی جائیں گی۔

وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ۝۶

۶۔ اور جب وحشی اکٹھے کئے جائیں گے۔

وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝۷

۷۔ اور جب سمندر پھاڑے جائیں گے۔

وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۝۸

۸۔ اور جب نُفوس ملا دیئے جائیں گے۔

وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝۹

۹۔ اور جب زندہ درگور کی جانے والی (اپنے بارہ میں) پوچھی جائے گی۔

بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۝۱۰

۱۰۔ (کہ) آخر کس گناہ کی پاداش میں قتل کی گئی ہے؟ ⁽¹⁾

وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝۱۱

۱۱۔ اور جب صحیفے نشر کئے جائیں گے۔

وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ۝۱۲

۱۲۔ اور جب آسمان کی کھال اُدھیڑ دی جائے گی۔

وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ ۝۱۳

۱۳۔ اور جب جہنّم بھڑکائی جائے گی۔

---

(1) آیات ۹، ۱۰: ان آیات میں آئندہ زمانہ کی متمدن حکومتوں کا ذکر ہے جو اپنے بچوں پر بھی والدین کے اقتدار کا انکار کریں گی۔ اپنے وسیع تر معنوں میں یہ آیت اس شان سے پوری ہوئی ہے کہ قتل تو درکنار اگر یہ ثابت ہوجائے کہ ماں باپ اپنے بچوں پر کسی قسم کی زیادتی کرتے ہیں تو حکومتیں ان کے بچوں کو اپنی تحویل میں لے لیتی ہیں۔

وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ﴿١٤﴾	۱۴۔ اور جب جنّت قریب کر دی جائے گی۔
عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ ﴿١٥﴾	۱۵۔ ہر جان معلوم کر لے گی جو وہ لائی ہوگی۔
فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ﴿١٦﴾	۱۶۔ پس خبردار! میں قسم کھاتا ہوں خفیہ کارروائیاں کر کے پلٹ جانے والیوں کی۔
الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ﴿١٧﴾	۱۷۔ یعنی کشتیوں کی جو چھپنے کے وقت (یا چھپنے کی جگہوں میں) چھُپ جاتی ہیں۔
وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ﴿١٨﴾	۱۸۔ اور رات کی جب وہ آئے گی اور پیٹھ پھیر جائے گی۔ ①
وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ﴿١٩﴾	۱۹۔ اور صبح کی جب وہ سانس لینے لگے گی۔
اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿٢٠﴾	۲۰۔ یقیناً یہ ایک (ایسے) معزّز رسول کا قول ہے۔
ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ﴿٢١﴾	۲۱۔ (جو) قوّت والا ہے۔ صاحبِ عرش کے حضور بہت مرتبہ والا ہے۔
مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ﴿٢٢﴾	۲۲۔ بہت واجب الاطاعت (جو) وہاں (یعنی صاحبِ عرش کے حضور) امین بھی ہے۔
وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ﴿٢٣﴾	۲۳۔ اور (یقیناً) تمہارا ساتھی مجنون نہیں۔
وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ﴿٢٤﴾	۲۴۔ اور وہ ضرور اسے روشن اُفق پر دیکھ چکا ہے۔ ②
وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴿٢٥﴾	۲۵۔ اور وہ غیب (کے بیان) پر بخیل نہیں۔
وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿٢٦﴾	۲۶۔ اور وہ کسی دھتکارے ہوئے شیطان کا کلام نہیں۔
فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ﴿٢٧﴾	۲۷۔ پس تم کدھر جا رہے ہو؟

---

① عَسْعَسَ اللَّيلُ: أيْ أقْبَلَ وَ أدْبَرَ رات آئی اور پیٹھ پھیر گئی (مفردات امام راغبؒ)۔

② آیات ۲۳، ۲۴۔ اس سے مراد یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی طرف سے باتیں نہیں بنائیں بلکہ واقعتاً انہوں نے جبرائیل کو ایک روشن اُفق پر دیکھا تھا۔

اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِکۡرٌ لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ وہ تو تمام جہانوں کے لئے ایک بڑی نصیحت کے سوا کچھ نہیں۔

لِمَنۡ شَآءَ مِنۡکُمۡ اَنۡ یَّسۡتَقِیۡمَ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ اُس کے لئے جو تم میں سے چاہے کہ استقامت دکھائے۔

وَ مَا تَشَآءُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ یَّشَآءَ اللّٰہُ رَبُّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۳۰﴾

۳۰۔ اور تم کچھ بھی نہیں چاہ سکتے مگر وہ جو اللہ چاہے، تمام جہانوں کا ربّ۔

۸۲۔ الانفطار

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی بیس آیات ہیں۔

اس سورت کے آغاز پر بھی ستاروں کا ذکر ہے مگر ان کے ماند پڑنے کا نہیں بلکہ ٹوٹ جانے کا ذکر ہے کہ کلیۃً انسان رات کے اندھیروں میں ستاروں کے نور سے بھی محروم کر دیا جائے گا۔ اور پھر سمندر کا ذکر کرتے ہوئے یہ بات دہرائی گئی کہ صرف سمندروں میں ہی کثرت سے جہاز رانی نہیں ہوگی اور ان کے راز دریافت کرنے کے لئے ان کو پھاڑا نہیں جائے گا بلکہ خشکی پر بھی آثار قدیمہ والے گزشتہ زمانہ کی مدفون تہذیبوں کی قبریں اکھیڑیں گے۔ اُس دن انسان کو معلوم ہو جائے گا کہ اس سے پہلے بنی نوع انسان اپنے آگے کیا بھیجتے رہے ہیں اور بعد کے دَور کے آنے والے بھی کیا آگے بھیجیں گے۔

اس سورت کے آخر پر پھر یوم آخرت کے ذکر پر ایک آیت میں یہ مضمون بیان فرمایا گیا کہ اصل ملکیت دنیا میں عارضی مالکوں کی نہیں بلکہ اصل مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے جس کی طرف یوم الدین پر ہر ملکیت لَوٹ جائے گی اور ہر دوسرا وجود ملکیت سے کلیۃً عاری کر دیا جائے گا۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ عِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ②

۲۔ جب آسمان پھٹ جائے گا۔

وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ③

۳۔ اور جب ستارے جھڑ جائیں گے۔

وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ④

۴۔ اور جب سمندر پھاڑے جائیں گے۔

وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ⑤

۵۔ اور جب قبریں اکھاڑی جائیں گی۔

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ⑥

۶۔ ہر نفس کو علم ہو جائے گا کہ اُس نے کیا آگے بھیجا ہے اور کیا پیچھے چھوڑا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ⑦

۷۔ اے انسان! تجھے اپنے ربِّ کریم کے بارہ میں کس بات نے دھوکے میں ڈالا؟

الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ⑧

۸۔ وہ جس نے تجھے پیدا کیا۔ پھر تجھے ٹھیک ٹھاک کیا۔ پھر تجھے اعتدال بخشا۔

فِيْۤ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ⑨

۹۔ جس صورت میں بھی چاہا تجھے ترکیب دی۔

كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ⑩

۱۰۔ خبردار! بلکہ تم تو جزا سزا کا ہی انکار کر رہے ہو۔

وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ⑪

۱۱۔ جبکہ یقیناً تم پر ضرور نگہبان مقرر ہیں۔

كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ⑫

۱۲۔ معزّز لکھنے والے۔

يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ⑬

۱۳۔ وہ جانتے ہیں جو تم کرتے ہو۔

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ⑭

۱۴۔ یقیناً نیک لوگ ضرور آسائش میں ہوں گے۔

وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ ﴿۱۵﴾	۱۵۔ اور یقیناً بدکردار ضرور جہنّم میں ہوں گے۔
یَّصْلَوْنَهَا یَوْمَ الدِّیْنِ ﴿۱۶﴾	۱۶۔ وہ اس میں جزا سزا کے دن داخل ہوں گے۔
وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآىٕبِیْنَ ﴿۱۷﴾	۱۷۔ اور وہ ہرگز اس سے غیر حاضر نہ رہ سکیں گے۔
وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ ﴿۱۸﴾	۱۸۔ اور تجھے کیا بتائے کہ جزا سزا کا دن کیا ہے۔
ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ ﴿۱۹﴾	۱۹۔ پھر تجھے کیا بتائے کہ جزا سزا کا دن کیا ہے۔
یَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَیْـًٔا ؕ وَالْاَمْرُ یَوْمَىٕذٍ لِّلّٰهِ ﴿۲۰﴾ ع	۲۰۔ جس دن کوئی جان کسی جان کے لئے کسی چیز کی مالک نہ ہوگی اور اس دن فیصلہ کلیۃً اللہ ہی کا ہوگا۔

۸۳ ۔ اَلْمُطَفِّفِیْن

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی سینتیس آیات ہیں۔

اس سورت میں ایک دفعہ پھر میزان کی طرف انسان کو متوجہ فرمایا گیا ہے کہ تم تبھی کامیاب ہو سکتے ہو اگر عدل پر قائم ہو۔ یہ نہ ہو کہ لینے کے پیمانے اَور ہوں اور بانٹنے کے پیمانے اَور۔ اس میں اِس دور کی تجارت کا بھی تجزیہ فرما دیا گیا ہے۔ بڑی بڑی امیر قومیں جب بھی غریب قوموں سے سودا کرتی ہیں تو لازماً اس سودے میں ہمیشہ غریب قوموں کا نقصان ہوتا ہے۔ فرمایا کیا یہ لوگ سوچتے نہیں کہ ایک بہت بڑے حساب کتاب کے دن وہ اکٹھے کئے جائیں گے جس میں ان کے دنیا کے سودوں کا بھی حساب ہوگا۔ یہ وہ یَومُ الدِّین ہے جس کا ذکر پچھلی سورت کے آخر پر گزرا ہے۔

اس کے بعد کی آیات میں واضح طور پر یَومُ الدِّین کا ذکر فرما کر متنبہ کیا گیا کہ یَومُ الدِّین کے منکرین پہلے زمانوں میں بھی ہلاک کر دیئے گئے تھے اور زمانہ آخَرِین میں بھی بدانجام کو پہنچیں گے۔

اس کے بعد کی آیات میں اہلِ جہنم اور اہلِ جنت کا تقابلی جائزہ پیش فرمایا گیا ہے اور متنبہ فرمایا گیا ہے کہ اس دن وہ لوگ جن سے یہ دنیا میں تمسخر کرتے ہوئے آوازے کستے اور آنکھوں کے اشاروں سے ان کی تذلیل کرتے ہوئے انہیں کافر گردانا کرتے تھے، وہ اُن کفار پر ہنسیں گے اور اُن سے پوچھیں گے کہ بتاؤ اب تمہارا کیا حال ہے؟

☆☆☆

سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ سَبْعٌ وَّ ثَلَاثُوْنَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ﴿۲﴾

۲۔ ہلاکت ہے تول میں ناانصافی کرنے والوں کے لئے۔

الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ﴿۳﴾

۳۔ یعنی وہ لوگ کہ جب وہ لوگوں سے تول لیتے ہیں بھرپور (پیمانوں کے ساتھ) لیتے ہیں۔

وَ اِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ﴿۴﴾

۴۔ اور جب اُن کو ماپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں۔

اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ﴿۵﴾

۵۔ کیا یہ لوگ یقین نہیں کرتے کہ وہ ضرور اُٹھائے جائیں گے۔

لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۶﴾

۶۔ ایک بہت بڑے دن (پیش ہونے) کے لئے۔

يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷﴾

۷۔ جس دن لوگ تمام جہانوں کے ربّ کے حضور کھڑے ہوں گے۔

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ﴿۸﴾

۸۔ خبردار! یقیناً بدکاروں کا اعمال نامہ سِجّین میں ہے۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ﴿۹﴾

۹۔ اور تجھے کیا سمجھائے کہ سِجّین کیا ہے؟

كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿۱۰﴾

۱۰۔ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۱﴾

۱۱۔ ہلاکت ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لئے۔

الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۱۲﴾

۱۲۔ جو جزا سزا کے دن کو جھٹلاتے ہیں۔

وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ اور اُسے کوئی نہیں جھٹلاتا مگر ہر ایک حد سے بڑھا ہوا سخت گنہگار۔

اِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيۡرُ الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿۱۴﴾	۱۴۔ جب اس پر ہماری آیات پڑھی جاتی ہیں وہ کہتا ہے پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔
كَلَّا بَلۡ سکتة رَانَ عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ مَّا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ﴿۱۵﴾	۱۵۔خبردار! حقیقت یہ ہے کہ اُن کے دلوں پر زنگ لگا دیا اُن کسبوں نے جو وہ کیا کرتے تھے۔
كَلَّاۤ اِنَّهُمۡ عَنۡ رَّبِّهِمۡ يَوۡمَئِذٍ لَّمَحۡجُوۡبُوۡنَ ﴿۱۶﴾	۱۶۔خبردار! یقیناً اس دن وہ اپنے ربّ سے پردے میں کر دیئے جائیں گے (یعنی اس کی رؤیت سے محروم کر دیئے جائیں گے)۔
ثُمَّ اِنَّهُمۡ لَصَالُوا الۡجَحِيۡمِ ﴿۱۷﴾	۱۷۔ پھر ضرور وہ جہنّم میں داخل ہوں گے۔
ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِىۡ كُنۡتُمۡ بِهٖ تُكَذِّبُوۡنَ ﴿۱۸﴾	۱۸۔ پھر کہا جائے گا کہ یہی ہے وہ جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔
كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الۡاَبۡرَارِ لَفِىۡ عِلِّيِّيۡنَ ﴿۱۹﴾	۱۹۔خبردار! یقیناً نیکوں کا اعمال نامہ ضرور عِلّیِّین میں ہے۔
وَمَاۤ اَدۡرٰٮكَ مَا عِلِّيُّوۡنَ ﴿۲۰﴾	۲۰۔اور تجھے کیا سمجھائے کہ عِلّیِّین کیا ہے؟
كِتٰبٌ مَّرۡقُوۡمٌ ﴿۲۱﴾	۲۱۔ایک لکھی ہوئی کتاب ہے۔
يَّشۡهَدُهُ الۡمُقَرَّبُوۡنَ ﴿۲۲﴾	۲۲۔مقرب لوگ اُسے (اپنی آنکھوں سے) دیکھ لیں گے۔
اِنَّ الۡاَبۡرَارَ لَفِىۡ نَعِيۡمٍ ﴿۲۳﴾	۲۳۔ یقیناً نیک لوگ ضرور آسائش میں ہوں گے۔
عَلَى الۡاَرَآئِكِ يَنۡظُرُوۡنَ ﴿۲۴﴾	۲۴۔آراستہ تختوں پر متمکن نظارہ کر رہے ہوں گے۔
تَعۡرِفُ فِىۡ وُجُوۡهِهِمۡ نَضۡرَةَ النَّعِيۡمِ ﴿۲۵﴾	۲۵۔ تُو اُن کے چہروں میں ناز و نعم کی تر و تازگی پہچان لے گا۔
يُسۡقَوۡنَ مِنۡ رَّحِيۡقٍ مَّخۡتُوۡمٍ ﴿۲۶﴾	۲۶۔وہ ایک سر بمہر شراب میں سے پلائے جائیں گے۔

خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ؕ وَ فِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ؕ﴿۲۷﴾	۲۷۔ اُس کی مہر مشک ہوگی۔ پس اسی (معاملہ) میں چاہئے کہ مقابلہ کی رغبت رکھنے والے ایک دوسرے سے بڑھ کر رغبت کریں۔
وَ مِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ۙ﴿۲۸﴾	۲۸۔ اُس کا مزاج تسنیم سے (مرکّب) ہوگا۔
عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ﴿۲۹﴾	۲۹۔ ایک ایسا چشمہ جس سے مقرب لوگ پئیں گے۔
اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ۫ۖ﴿۳۰﴾	۳۰۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے جُرم کئے اُن لوگوں سے جو ایمان لائے ہنسی کیا کرتے تھے۔
وَ اِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ۫ۖ﴿۳۱﴾	۳۱۔ اور جب اُن کے پاس سے گزرتے تھے تو باہم اشارے کرتے تھے۔
وَ اِذَا انْقَلَبُوْۤا اِلٰۤى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ۫ۖ﴿۳۲﴾	۳۲۔ اور جب اپنے اہل و عیال کی طرف لَوٹتے تھے، بیہودہ باتیں بناتے ہوئے لَوٹتے تھے۔
وَ اِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْۤا اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ۙ﴿۳۳﴾	۳۳۔ اور جب کبھی اُنہیں دیکھتے تھے، کہتے تھے، یقیناً یہی ہیں جو پکّے گمراہ ہیں۔
وَ مَاۤ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ؕ﴿۳۴﴾	۳۴۔ حالانکہ وہ اُن پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے۔
فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ۙ﴿۳۵﴾	۳۵۔ پس وہ لوگ جو ایمان لائے آج کفار پر ہنسیں گے۔
عَلَى الْاَرَآئِكِ ۙ يَنْظُرُوْنَ ؕ﴿۳۶﴾	۳۶۔ آراستہ تختوں پر متمکن نظارہ کر رہے ہوں گے۔
هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۧ﴿۳۷﴾ ع ۳۷/۸	۳۷۔ کیا کفار اُس کی پوری جزا دیئے گئے ہیں جو وہ کیا کرتے تھے؟

۸۴۔ الانشقاق

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی چھبیس آیات ہیں۔

سورتوں کے گزشتہ اسلوب کو برقرار رکھتے ہوئے ایک دفعہ پھر دنیا میں رونما ہونے والی عظیم تبدیلیوں کو آخرت پر گواہ ٹھہرایا گیا ہے۔ ایک دفعہ پھر آسمان کے پھٹ جانے کا ذکر ہے جس کا ایک معنی یہ ہے کہ طرح طرح کی بلاؤں کا نزول ہوگا۔

اس کے بعد زمین کے پھیلا دیئے جانے کا ذکر ہے۔ ویسے تو زمین اس دنیا میں پھیلائی ہوئی دکھائی نہیں دیتی لیکن نزولِ قرآن کے زمانہ میں انسان کے علم میں صرف آدھی دنیا تھی اور آدھی دنیا امریکہ وغیرہ کی دریافت کے ذریعہ معنًا پھیلا دی گئی اور یہی وہ دَور ہے جس میں سب سے زیادہ زمین اپنے مدفون رازوں کو اٹھا کر باہر پھینک دے گی، گویا خالی ہو جائے گی۔ یہ نیا سائنسی ترقی کا دَور امریکہ کی دریافت سے ہی شروع ہوتا ہے۔

اس کے بعد یہ پیشگوئی ہے کہ جب دن اندھیروں میں تبدیل ہو رہا ہوگا اور پھر رات چھا جائے گی اور ایک دفعہ پھر اسلام کا چاند طلوع ہوگا، اُس دن تم درجہ بدرجہ اپنی ترقی کی آخری منازل طے کر رہے ہوگے۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الاِنْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ سِتٌّ وَّ عِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿١﴾	١۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔
اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴿٢﴾	٢۔ جب آسمان پھٹ جائے گا۔
وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿٣﴾	٣۔ اور اپنے ربّ کی طرف کان دھرے گا اور یہی اُس پر لازم کیا گیا ہے۔
وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ﴿٤﴾	٤۔ اور جب زمین کشادہ کر دی جائے گی۔
وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ﴿٥﴾	٥۔ اور جو کچھ اس میں ہے نکال پھینکے گی اور خالی ہو جائے گی۔
وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿٦﴾	٦۔ اور اپنے ربّ کی طرف کان دھرے گی اور یہی اُس پر لازم کیا گیا ہے۔
يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ﴿٧﴾	٧۔ اے انسان! تجھے ضرور اپنے ربّ کی طرف سخت مشقّت کرنے والا بننا ہوگا۔ پس (بہرحال) تُو اُسے رُوبرو ملنے والا ہے۔
فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ﴿٨﴾	٨۔ پس وہ جسے اُس کا اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔
فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ﴿٩﴾	٩۔ تو یقیناً اُس کا آسان حساب لیا جائے گا۔
وَّيَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿١٠﴾	١٠۔ اور وہ اپنے اہل و عیال کی طرف خوش و خُرّم لَوٹے گا۔
وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ﴿١١﴾	١١۔ اور وہ جسے اُس کے پسِ پردہ کئے ہوئے اعمال کا حساب دیا جائے گا۔
فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ﴿١٢﴾	١٢۔ وہ ضرور (اپنے لئے) ہلاکت کی دعا کرے گا۔
وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ﴿١٣﴾	١٣۔ اور بھڑکتی آگ میں داخل ہوگا۔

اِنَّهٗ كَانَ فِيْٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿۱۴﴾

۱۴۔ یقیناً وہ اپنے گھر والوں میں خوش و خرّم تھا۔

اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ اُس نے یقیناً یہ گمان کر رکھا تھا کہ وہ ہرگز اٹھایا نہیں جائے گا۔ ①

بَلٰٓى ۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ﴿۱۶﴾

۱۶۔ کیوں نہیں! یقیناً اُس کا ربّ اُس پر ہمیشہ گہری نظر رکھنے والا تھا۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ پس خبردار! میں شفق کو گواہ ٹھہراتا ہوں۔

وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ اور رات کو اور اُسے جو وہ سمیٹتی ہے۔

وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ اور چاند کو جب وہ نور سے بھر جائے۔

لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ یقیناً تم ضرور درجہ بدرجہ ترقی کرو گے۔ ②

فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۱﴾

۲۱۔ پس انہیں کیا ہو گیا ہے کہ ایمان نہیں لاتے؟

وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ اور جب اُن پر قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے۔

بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ بلکہ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا، جھٹلا دیتے ہیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ اور اللہ سب سے زیادہ جانتا ہے جو وہ جمع کر رہے ہیں۔

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ پس اُنہیں دردناک عذاب کی خوشخبری دے دے۔

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۲۶﴾

۲۶۔ سوائے اُن لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے اُن کے لئے ایک نہ کاٹا جانے والا اجر ہے۔

---

① لَنْ يَّحُوْرَ: اَيْ لَنْ يُّبْعَثَ (مفردات امام راغبؒ)۔

② آیات ۱۷-۲۰: فَلَا سے اس جگہ یہ مراد نہیں ہے کہ مَیں قسم نہیں کھاتا بلکہ اس سے رائج الوقت خیال کی نفی مراد ہے۔ اللہ تعالیٰ شفق کو گواہ ٹھہراتا ہے اور پھر اس کے بعد جب رات گہری ہونے لگے اس وقت بھی اللہ تعالیٰ انسان کو روشنی سے کلیۃً محروم نہیں کرتا بلکہ چاند کو سورج کی روشنی کو منعکس کرنے کے لئے بھیج دیتا ہے اور چاند بھی یکدم پوری روشنی کے ساتھ نہیں چمکتا یعنی ایک دم چودھویں کا چاند نہیں بن جاتا بلکہ رفتہ رفتہ ترقی کرتا ہے۔ اسی طرح چودھویں صدی میں آنے والا مجدد بھی مجددیت کی طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ تدریجی ترقی کے بعد بدرِ کامل کی طرح ظاہر ہوگا۔

۸۵۔ البروج

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی تئیس آیات ہیں۔

اس سورت کا گزشتہ سورت سے تعلق یہ ہے کہ اُس میں از سرِ نو اسلام کے چاند کے طلوع ہونے کا ذکر تھا۔ یہ واقعہ کب رونما ہوگا اور اس کا مقصد کیا ہوگا؟ یاد رہے کہ آسمان کے بارہ برج ہیں تو گویا بارہ سو سال کے بعد اس پیشگوئی کے ظہور کا وقت آئے گا اور جس طرح چاند سورج کی گواہی دیتا ہے اسی طرح ایک آنے والا شاہد اپنے عظیم مشہود یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی دے گا۔ اور اس گواہی میں اس کے سچے متبعین بھی شامل ہوں گے۔ ان کا اس کے سوا کوئی جرم نہیں ہوگا کہ وہ آنے والے پر ایمان لے آئے لیکن اس کے باوجود اُن کو انتہائی ظالمانہ سزائیں دی جائیں گی یہاں تک کہ آگ میں جلایا جائے گا اور دیکھنے والے آرام سے اس کا تماشہ دیکھیں گے۔ یہ تمام واقعات مِن وعَن پاکستان میں مخلص احمدیوں کے خلاف مسلسل ہو رہے ہیں۔

اس سورت کے آخر پر اس بات کی بشدت تنبیہ فرمائی گئی ہے کہ پہلی قوموں نے بھی جب اس قسم کے مظالم کئے تھے تو ان کے مظالم نے انہیں گھیر لیا تھا۔ پس اُس قرآن کی قَسم ہے جو لوحِ محفوظ میں ہے کہ تم بھی اپنے جرموں کی سزا پاؤ گے۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ ثَلَاثٌ وَّ عِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۝۲

۲۔ قسم ہے برجوں والے آسمان کی۔

وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۝۳

۳۔ اور موعود دن کی۔

وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ۝۴

۴۔ اور ایک گواہی دینے والے کی اور اُس کی جس کی گواہی دی جائے گی۔

قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۝۵

۵۔ ہلاک کردیئے جائیں گے کھائیوں والے۔

النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۝۶

۶۔ یعنی اُس آگ والے جو بہت ایندھن والی ہے۔

اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۝۷

۷۔ جب وہ اُس کے گرد بیٹھے ہوں گے۔

وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ۝۸

۸۔ اور وہ اُس پر گواہ ہوں گے جو وہ مومنوں سے کریں گے۔ (۱)

وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝۹

۹۔ اور وہ اُن سے پرخاش نہیں رکھتے مگر اس بنا پر کہ وہ اللہ، کامل غلبہ رکھنے والے، صاحبِ حمد پر ایمان لے آئے۔

الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝۱۰

۱۰۔ جس کی آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔

---

(۱) آیات ۵ تا ۸: ان آیات میں ان لوگوں کی ہلاکت کی پیشگوئی کی گئی ہے جنہوں نے کھائی میں آگ جلائی تھی اور اس میں مومنوں کو پھینک کر بیٹھے ان کا تماشا دیکھتے تھے۔ ان آیات میں یہ پیشگوئی مضمر ہے کہ یہ واقعہ آئندہ بھی رونما ہوگا اور وہ زمانہ موعود کا زمانہ ہوگا۔ پس لازماً اس کا اطلاق ان مظلوم احمدیوں پر ہوتا ہے جن کو گھروں میں زندہ جلانے کی کوشش کی گئی اور قُـعُـود کا لفظ بتاتا ہے کہ لوگ بیٹھے تماشا دیکھتے رہے اور ظالموں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ پس یہ عظیم الشان پیشگوئی اس رنگ میں کئی بار پوری ہو چکی ہے کہ پولیس کی نگرانی میں بلوائیوں نے معصوم احمدیوں کو زندہ جلانے کی کوشش کی اور کئی بار کامیاب ہوگئے اور بعض اوقات ناکام بھی ہوئے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ۝۱۱

۱۱۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو فتنہ میں ڈالا پھر توبہ نہیں کی تو اُن کے لئے جہنّم کا عذاب ہے اور اُن کے لئے آگ کا عذاب (مقدر) ہے۔☆

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۬ۚ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ۝۱۲

۱۲۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے اُن کے لئے ایسی جنّتیں ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ۝۱۳

۱۳۔ یقیناً تیرے ربّ کی پکڑ بہت سخت ہے۔

اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ۝۱۴

۱۴۔ یقیناً وہی شروع بھی کرتا ہے اور دُہراتا بھی ہے۔

وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۝۱۵

۱۵۔ باوجود اس کے کہ وہ بہت بخشنے والا اور بہت محبت کرنے والا ہے۔

ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ۝۱۶

۱۶۔ صاحبِ عرش (اور) صاحبِ مجد ہے۔

فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝۱۷

۱۷۔ جو چاہتا ہے اُسے ضرور کر کے رہتا ہے۔

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ۝۱۸

۱۸۔ کیا تجھ تک لشکروں کی خبر پہنچی ہے؟

فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ۝۱۹

۱۹۔ فرعون کی اور ثمود کی۔

بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ۝۲۰

۲۰۔ بلکہ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا وہ تکذیب ہی میں (لگے) رہتے ہیں۔

وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ۝۲۱

۲۱۔ جبکہ اللہ اُن کے آگے پیچھے سے گھیرا ڈالے ہوئے ہے۔

بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۝۲۲

۲۲۔ بلکہ وہ تو ایک صاحبِ مجد قرآن ہے۔

فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝۲۳

ع ۱ ۲۳ ۱۰

۲۳۔ ایک لوحِ محفوظ میں۔

☆ اَلْحَرِيْقُ: اَلنَّارُ (مفردات امام راغبؒ)

۸۶۔ الطّارق

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی اٹھارہ آیات ہیں۔

اس میں سورۃ البروج کے مضمون کو ہی آگے بڑھایا گیا ہے اور پیشگوئی فرمائی گئی ہے کہ اس اندھیری رات میں اللہ تعالیٰ اپنے آسمانی محافظ مقرر فرمائے گا جو اُن مظلوم بندوں کی نصرت فرمائیں گے۔ انسان اس بات پر غور کیوں نہیں کرتا کہ وہ ایک اچھلنے والا اور ڈینگیں مارنے والا وجود ہی تو ہے۔ پس بالآخر وہ ضرور اپنی شامتِ اعمال کے نتیجہ میں پکڑا جائے گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے اِس دَور کے متبعین کو یہ ہدایت ہے کہ یہ لوگ کچھ دیر اَور شرارتیں کرلیں، بالآخر یہ پکڑے جائیں گے۔ پس انتظار کرو اور ان کو کچھ مہلت دیدو۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱
۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۝۲
۲۔ قسم ہے آسمان کی اور رات کو ظاہر ہونے والے کی۔ ۝۱

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۝۳
۳۔ اور تجھے کیا بتائے کہ رات کو ظاہر ہونے والا کیا ہے؟

النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۝۴
۴۔ بہت چمکتا ہوا ستارہ۔

اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝۵
۵۔ کوئی (ایک) جان بھی نہیں جس پر کوئی محافظ نہ ہو۔

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝۶
۶۔ پس انسان غور کرے کہ اسے کس چیز سے پیدا کیا گیا۔

خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۝۷
۷۔ اُچھلنے والے پانی سے پیدا کیا گیا۔

يَّخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ۝۸
۸۔ جو پیٹھ اور پسلیوں کے درمیان سے نکلتا ہے۔

اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ۝۹
۹۔ یقیناً وہ اس کے واپس لے جانے پر ضرور قادر ہے۔

يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۝۱۰
۱۰۔ جس دن پوشیدہ باتیں ظاہر کی جائیں گی۔

فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ۝۱۱
۱۱۔ پس نہ تو اُسے کوئی قوّت حاصل ہوگی اور نہ ہی کوئی مددگار۔

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۝۱۲
۱۲۔ قسم ہے موسلا دھار بارش والے آسمان کی۔ ۝۲

۝۱ اس سورت کے آغاز ہی میں رات کو آنے والے نشان کی گواہی دی گئی ہے۔ اس کے بعد کی آیات سے یہ وضاحت ملتی ہے کہ وہ اَلنَّجْمُ الثَّاقِب ہوگا۔ اَلنَّجْمُ الثَّاقِب سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ آگ برسانے والے شعلے آسمان سے نازل ہوں گے۔

۝۲ اَلرَّجْعُ : اَلْمَطَرُ بَعْدَ الْمَطَرِ موسلا دھار بارش (المنجد،الأقرب)

وَالۡاَرۡضِ ذَاتِ الصَّدۡعِ ۝۱۳

۱۳۔ اور روئیدگی اُگانے والی زمین کی۔ ①

اِنَّهٗ لَقَوۡلٌ فَصۡلٌ ۝۱۴

۱۴۔ یقیناً وہ ضرور ایک فیصلہ کُن کلام ہے۔

وَّمَا هُوَ بِالۡهَزۡلِ ۝۱۵

۱۵۔ اور وہ ہرگز کوئی بیہودہ کلام نہیں۔

اِنَّهُمۡ يَكِيۡدُوۡنَ كَيۡدًا ۝۱۶

۱٦۔ یقیناً وہ کوئی چال چلیں گے۔

وَّاَكِيۡدُ كَيۡدًا ۝۱۷

۱۷۔ اور میں بھی ایک چال چلوں گا۔

فَمَهِّلِ الۡكٰفِرِيۡنَ اَمۡهِلۡهُمۡ رُوَيۡدًا ۝۱۸ ع

۱۸۔ پس کافروں کو ڈھیل دے۔ اُنہیں ایک مدت تک ڈھیل دیدے۔

---

① اَلصَّدۡعُ: نَبَاتُ الۡأَرۡضِ زمین کی روئیدگی (الأقرب)

۸۷ ۔ الاعلٰی

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی بیس آیات ہیں۔

اس سورت کے آغاز ہی میں یہ خوشخبری دیدی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا نام اور اللہ والوں کا نام ہی غالب ثابت ہوگا۔ پس یہ نصیحت ہے کہ نصیحت کرتے چلے جاؤ۔ یقیناً نصیحت بالآخر فائدہ دے گی گو آغاز میں بظاہر نا کام دکھائی دے۔ پھر انسان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ تم نصیحت سے بے بہرہ اس لئے ہوتے ہو کہ تم نے دنیا کی زندگی کو اُخروی زندگی پر ترجیح دیدی ہے حالانکہ آخرت ہی بھلائی اور بقا کا گھر ہے۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الْاَعْلٰى مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ عِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ﴿۲﴾

۲۔ اپنے بزرگ و بالا ربّ کے نام کا ہر عیب سے پاک ہونا بیان کر۔

الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ﴿۳﴾

۳۔ جس نے پیدا کیا پھر ٹھیک ٹھاک کیا۔

وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ﴿۴﴾

۴۔ اور جس نے (عناصر کو) ترکیب دی پھر ہدایت دی۔

وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ﴿۵﴾

۵۔ اور جس نے زندگی کی حفاظت کیلئے سبزہ نکالا۔ ①

فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ﴿۶﴾

۶۔ پھر اسے (ناقدروں کیلئے) سیاہ کوڑا کرکٹ بنا دیا۔

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ﴿۷﴾

۷۔ ہم ضرور تجھے قراءت سکھائیں گے پس تو نہیں بھولے گا۔

اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ﴿۸﴾

۸۔ سوائے اس کے جو اللہ چاہے۔ یقیناً وہ ظاہر کو بھی جانتا ہے اور اسے بھی جو مخفی ہے۔ ②

وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ﴿۹﴾

۹۔ اور ہم تجھے آسانی مہیا کریں گے۔

فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ﴿۱۰﴾

۱۰۔ پس نصیحت کر۔ نصیحت بہرحال فائدہ دیتی ہے۔

سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ﴿۱۱﴾

۱۱۔ وہ ضرور نصیحت پکڑے گا جو ڈرتا ہے۔

وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ﴿۱۲﴾

۱۲۔ اور سخت بدبخت (شخص) اُس سے اجتناب کرے گا۔

---

① اس کے معنی کے لئے دیکھئے: مفردات امام راغبؒ۔

② آیات ۷،۸: یہاں جس نسیان کا ذکر ہے اس سے مراد یہ نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو نعوذ باللہ قرآن بھول جاتا تھا بلکہ مراد وہ نسیان ہے جو نماز میں قراءت کے وقت بعض دفعہ وقتی طور پر واقع ہو جاتا ہے جس کیلئے یہ ارشاد ہے کہ اگر کوئی لفظ سہوًا غلط پڑھا جائے تو پیچھے کھڑے ہوئے نمازی اسے ٹھیک کر دیں۔

الَّذِیۡ یَصۡلَی النَّارَ الۡکُبۡرٰی ﴿۱۳﴾	۱۳۔ جو سب سے بڑی آگ میں داخل ہوگا۔
ثُمَّ لَا یَمُوۡتُ فِیۡہَا وَ لَا یَحۡیٰی ﴿۱۴﴾	۱۴۔ پھر وہ اس میں نہ مَرے گا اور نہ جئے گا۔
قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ تَزَکّٰی ﴿۱۵﴾	۱۵۔ یقیناً وہ کامیاب ہوگیا جو پاک ہوا۔
وَ ذَکَرَ اسۡمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی ﴿۱۶﴾	۱۶۔ اور اپنے ربّ کے نام کا ذکر کیا اور نماز پڑھی۔
بَلۡ تُؤۡثِرُوۡنَ الۡحَیٰوۃَ الدُّنۡیَا ﴿۱۷﴾	۱۷۔ درحقیقت تم تو دنیوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔
وَ الۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ وَّ اَبۡقٰی ﴿۱۸﴾	۱۸۔ حالانکہ آخرت بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والی ہے۔
اِنَّ ہٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الۡاُوۡلٰی ﴿۱۹﴾	۱۹۔ یقیناً یہ ضرور پہلے صحیفوں میں بھی ہے۔
صُحُفِ اِبۡرٰہِیۡمَ وَ مُوۡسٰی ﴿۲۰﴾	ع ۱۲ ۲۰۔ ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں۔ (۱)

(۱) آیات ۱۹-۲۰: یہاں قرآن کریم کے متعلق فرمایا گیا ہے کہ اس نے گزشتہ صحیفوں کی ہر بہترین تعلیم کو اپنے اندر جمع کرلیا ہے۔ صحفِ ابراہیمؑ میں سے بھی بہترین تعلیم اس میں موجود ہے اور صحفِ موسیٰ میں سے بھی۔

۸۸۔ الغاشیۃ

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی ستائیس آیات ہیں۔

اس سورت میں ایسے مسلسل آنے والے عذابوں کا ذکر ہے جو ڈھانپ دیں گے اور اس دن چہرے سخت خوفزدہ ہوں گے اور بہت مشقت میں مبتلا ہوں گے اور تھک کر چور ہو جائیں گے۔ وہ بھڑکنے والی آگ میں داخل ہوں گے اور ان کی خوراک تھوہر کے سوا کچھ نہیں ہوگی جو نہ انہیں موٹا کر سکے گا نہ ان کی بھوک مٹا سکے گا۔ یہ ایک تمثیل ہے جو من وعن تھوہر پر لگنے والے بظاہر میٹھے پھل کے اثرات کی طرف اشارہ کر رہی ہے جو کھانے والوں کو بالآخر بہت تکلیف پہنچاتے ہیں۔

اس کے بعد تمام سورت اُخروی زندگی میں ہونے والے واقعات کا ذکر فرما کر بالآخر اس حساب کا ذکر کرتی ہے جس کے لئے انسان کو ضرور اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونا ہوگا۔

اس سورت کی آخری آیت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت کے مطابق نماز میں شامل سب مقتدی نسبتاً بلند آواز سے یہ دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! ہم سے آسان حساب لینا۔

☆☆☆

سُوْرَۃُ الْغَاشِیَۃِ مَکِّیَّۃٌ وَّ ھِیَ مَعَ الْبَسْمَلَۃِ سَبْعٌ وَّ عِشْرُوْنَ اٰیَۃً وَّ رُکُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ②

۲۔ کیا تجھے مدہوش کر دینے والی (ساعت) کی خبر پہنچی ہے؟

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ③

۳۔ بعض چہرے اُس دن سخت خوفزدہ ہوں گے۔ [1]

عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ④

۴۔ (یعنی قبل ازیں دنیا کی جستجو میں) سخت مشقّت کرنے والے (اور) تھک کر چُور ہو جانے والے۔

تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ⑤

۵۔ وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے۔

تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ⑥

۶۔ ایک کھولتے ہوئے چشمے سے انہیں پلایا جائے گا۔

لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ⑦

۷۔ ان کے لئے کوئی کھانا نہ ہوگا مگر تھوہر سے بنا ہوا۔

لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ⑧

۸۔ نہ وہ موٹا کرے گا اور نہ بھوک سے نجات دے گا۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ⑨

۹۔ بعض چہرے اس دن تر و تازہ ہوں گے۔

لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ⑩

۱۰۔ اپنی کوششوں پر بہت خوش۔

فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ⑪

۱۱۔ ایک بلند و بالا جنت میں۔

لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ⑫

۱۲۔ تُو اس میں کوئی بیہودہ بات نہیں سنے گا۔

فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ⑬

۱۳۔ اس میں ایک جاری چشمہ ہوگا۔

فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ⑭

۱۴۔ اس میں اونچے بچھائے ہوئے تخت ہوں گے۔

---

[1] خَاشِعَةٌ کے ان معنوں کے لئے دیکھئے: تاج العروس۔

وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۝ۙ۱۵	۱۵۔ اور (سلیقے سے) چُنے ہوئے پیالے۔
وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۝ۙ۱۶	۱۶۔ اور صف بہ صف لگائے ہوئے تکیے۔
وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ۝ؕ۱۷	۱۷۔ اور بچھائی ہوئی مَسندیں۔
اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۝ وقفه ۱۸	۱۸۔ کیا وہ اُونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے پیدا کئے گئے؟
وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۝ وقفه ۱۹	۱۹۔ اور آسمان کی طرف کہ اُسے کیسے رِفعت دی گئی؟
وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۝ وقفه ۲۰	۲۰۔ اور پہاڑوں کی طرف کہ وہ کیسے مضبوطی سے گاڑے گئے؟
وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۝ وقفه ۲۱	۲۱۔ اور زمین کی طرف کہ وہ کیسے ہموار کی گئی؟
فَذَكِّرْ ۗ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ۝ؕ۲۲	۲۲۔ پس بکثرت نصیحت کر۔ تُو محض ایک بار بار نصیحت کرنے والا ہے۔
لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ۝ۙ۲۳	۲۳۔ تُو ان پر داروغہ نہیں۔
اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ۝ۙ۲۴	۲۴۔ ہاں وہ جو پیٹھ پھیر جائے اور انکار کر دے۔
فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ۝ؕ۲۵	۲۵۔ تو اُسے اللہ سب سے بڑا عذاب دے گا۔
اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ۝ۙ۲۶	۲۶۔ یقیناً ہماری طرف ہی اُن کا لَوٹنا ہے۔
ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۝ع ۲۷	ع ۱ ۲۷ ۱۳ ۔ ۲۷۔ پھر یقیناً ہم پر ہی اُن کا حساب ہے۔

۸۹۔ الفجر

یہ سورت ابتدائی مکی دَور میں نازل ہوئی اور بسم اللہ سمیت اس کی اکتیس آیات ہیں۔

اس سورت کا نام الفجر ہے اور فجر کے طلوع پر دس راتوں کو گواہ ٹھہرایا گیا ہے اور پھر دو اور ایک کو بھی گواہ ٹھہرایا گیا ہے جو کُل تیرہ بنتے ہیں۔ یہ تیرہ سال ابتدائی مکی دَور کی طرف اشارہ فرما رہے ہیں جس کے بعد ہجرت کی فجر طلوع ہونی تھی۔

ان آیات کی اَور بھی بہت سی تشریحات پیش کی گئی ہیں جن میں آخرین کے دَور میں طلوع ہونے والی ایک فجر کا بھی اشارہ ملتا ہے لیکن اوّل فجر جو ہے اس کا ذکر بڑی قطعیت سے ملتا ہے اس لئے اسی کے ذکر پر اکتفا کرتے ہیں۔

اس سورت کی بقیہ آیات میں بار بار بنی نوع انسان کی خدمت کی تحریص کی گئی ہے۔ فرمایا غریبوں اور مظلوم قوموں کو آزادی دلانے کے سلسلہ میں جو بھی محنت کرے گا اس کے لئے خوشخبری ہے کہ وہ عظیم جزا پائے گا۔ اور سب سے بڑی خوشخبری آخری آیت میں یہ عطا فرمائی گئی ہے کہ وہ اس حال میں مرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کی روح کو یہ فرماتے ہوئے اپنی طرف بلائے گا کہ اے وہ نفس! جو میرے بارہ میں کلیۃً مطمئن ہو چکا تھا، صرف راضی ہی نہیں بلکہ مَرْضِیَّہ بھی تھا یعنی میری رضا بھی اس کو حاصل تھی، اب میرے بندوں میں داخل ہو جا اور اس جنت میں داخل ہو جا جو میرے بندوں کی جنت ہے۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اِحْدٰى وَ ثَلَاثُوْنَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①	۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔
وَالْفَجْرِ ②	۲۔ قسم ہے فجر کی۔
وَلَيَالٍ عَشْرٍ ③	۳۔ اور دس راتوں کی۔
وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ④	۴۔ اور جُفت کی اور طاق کی۔
وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ⑤	۵۔ اور رات کی جب وہ چل پڑے۔
هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ⑥	۶۔ کیا اس میں کسی صاحبِ عقل کیلئے کوئی قسم ہے؟ (۱)
اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ⑦	۷۔ کیا تُو نے دیکھا نہیں کہ تیرے ربّ نے عاد سے کیا کیا؟
اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ⑧	۸۔ (یعنی عاد کی شاخ) اِرم کے ساتھ، جو بڑے ستونوں والے تھے۔
الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ⑨	۹۔ جن جیسی تعمیر ملکوں میں کبھی نہیں کی گئی۔
وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ⑩	۱۰۔ اور ثمود کے ساتھ، جنہوں نے وادی میں چٹانیں تراشی تھیں۔
وَفِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ ⑪	۱۱۔ اور فرعون کے ساتھ، جو کیل کانٹوں سے لیس تھا۔

(۱) آیات ۲ تا ۶: ان آیات میں صاحبِ عقل لوگوں کے لئے ایک دعویٰ پیش کیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے دعویٰ نبوت کے بعد مکّی زندگی تیرہ سال تک ممتد رہی۔ آخری دس سال، جن میں مصائب کے اندھیرے بڑھتے چلے گئے اور جن کے بعد صبح کے پھوٹنے کی خوشخبری دی گئی تھی، یہ وہ زمانہ تھا جس میں کفّارِ مکّہ رسول اللہ ﷺ پر ظلموں میں مسلسل بڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ پر ہجرت کی صبح پھوٹ پڑی۔
اسی مضمون کو بعض مفسرین نے یوں بھی بیان کیا ہے کہ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ یعنی جفت اور طاق سے پہلی تین صدیاں مراد ہیں یعنی صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کا دَور۔ اس کے بعد دس راتیں یعنی فَیْجِ اَعْوَج کا ہزار سالہ دَور، اسلام پر بہت تاریکی کا آئے گا اور پھر آنحضرت ﷺ کے بیان کے مطابق ایک غیر تشریعی امّتی نبی نے ظاہر ہونا تھا۔ یہ زمانہ چودھویں صدی ہجری کے آغاز تک پھیلا ہوا ہے جس میں مسیح موعود کا ظہور ہوا۔

الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۝۱۲

۱۲۔ (یہ) وہ لوگ (تھے) جنہوں نے ملکوں میں سرکشی کی۔

فَأَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ۝۱۳

۱۳۔ اور ان میں بہت زیادہ فساد کیا۔

فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۝۱۴

۱۴۔ پس تیرے ربّ نے عذاب کا کوڑا ان پر برسایا۔

إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ۝۱۵

۱۵۔ یقیناً تیرا ربّ ضرور گھات میں تھا۔

فَأَمَّا الْإِنْسَانُ إِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَأَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ أَكْرَمَنِ ۝۱۶

۱۶۔ پس انسان کا حال یہ ہے کہ جب اُس کا ربّ اُس کی آزمائش کرتا ہے پھر اُسے عزّت دیتا اور اُسے نعمت عطا کرتا ہے تو وہ کہتا ہے میرے ربّ نے میرا اِکرام کیا ہے۔

وَأَمَّآ إِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ أَهَانَنِ ۝۱۷

۱۷۔ اور اس کے برعکس جب وہ اُس کی آزمائش کرتا اور اس کا رزق اس پر تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہتا ہے میرے ربّ نے میری بے عزّتی کی ہے۔

كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ۝۱۸

۱۸۔ خبردار! درحقیقت تم یتیم کی عزّت نہیں کرتے۔

وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝۱۹

۱۹۔ اور نہ ہی مسکین کو کھانا کھلانے کی ایک دوسرے کو ترغیب دیتے ہو۔

وَتَأْكُلُوْنَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا ۝۲۰

۲۰۔ اور تم ورثہ تمام تر ہڑپ کر جاتے ہو۔

وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۝۲۱

۲۱۔ اور مال سے بہت زیادہ محبت کرتے ہو۔

كَلَّآ إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۝۲۲

۲۲۔ خبردار! جب زمین کُوٹ کُوٹ کر ریزہ ریزہ کر دی جائے گی۔

وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۝۲۳

۲۳۔ اور تیرا ربّ آئے گا اور صف بہ صف فرشتے بھی۔

وَجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ وَأَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ۝۲۴

۲۴۔ اور اُس دن جہنّم کو لایا جائے گا۔ اُس دن انسان نصیحت حاصل کرنا چاہے گا مگر اب نصیحت پکڑنا اُس کے لئے کہاں ممکن ہے؟

يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ۝۲۵

۲۵۔ وہ کہے گا اے کاش! میں نے اپنی زندگی کے لئے (کچھ) آگے بھیجا ہوتا۔

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ﴿۲۶﴾
۲۶۔ پس اس دن اُس جیسا عذاب کوئی اور نہ دے گا۔

وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ ﴿۲۷﴾
۲۷۔ اور کوئی اُس جیسی مُشکیں نہیں کسے گا۔

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿۲۸﴾
۲۸۔ اے نفسِ مطمئنہ!

ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿۲۹﴾
۲۹۔ اپنے ربّ کی طرف لَوٹ جا، راضی رہتے ہوئے اور رضا پاتے ہوئے۔

فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ﴿۳۰﴾
۳۰۔ پس میرے بندوں میں داخل ہو جا۔

وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿۳۱﴾
۳۱۔ اور میری جنّت میں داخل ہو جا۔ ①

---

① آیات ۲۸ تا ۳۱: ان آیات کریمہ میں ان مومنوں کو خوشخبری دی گئی ہے جن کو وفات سے قبل اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ فرمایا جائے گا کہ اے نفس مطمئنہ! اپنے ربّ کے حضور اس حال میں حاضر ہو جاؤ کہ تم اس سے راضی ہو اور وہ تم سے راضی ہو۔ اس کے بعد فَادْخُلِيْ فِيْ عِبَادِيْ فرما کر ظاہر کر دیا گیا کہ اگرچہ بظاہر تانیث کے صیغہ کے استعمال سے نفس یعنی روح کو مؤنث قرار دیا گیا ہے لیکن روح نہ مؤنث ہے نہ مذکر۔ اور اسی کو فرمایا فَادْخُلِيْ فِيْ عِبَادِيْ کہ میرے عباد میں داخل ہو جا اور میری اس جنت میں جو مَیں نے اپنے خاص بندوں کے لئے تیار کی ہوئی ہے۔

۹۰۔ البلد

یہ سورت ابتدائی مکی دَور میں نازل ہوئی اور بسم اللہ سمیت اس کی اکیس آیات ہیں۔

گزشتہ سورت میں مکہ کی جن راتوں کو گواہ ٹھہرایا گیا تھا اسی مکہ کا ذکر پھر دوبارہ شروع فرمادیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب ہوتے ہوئے فرماتا ہے کہ مَیں اس شہر کو گواہ ٹھہراتا ہوں اُس وقت تک جب تک تُو اس میں ہے کہ جب تجھے اس شہر سے نکال دیں گے تو یہ شہر پھر امن دینے والا نہیں رہے گا۔

اس کے بعد آنے والی نسلوں کو گواہ ٹھہرایا ہے کہ انسان کے مقدر میں مسلسل محنت ہے۔ جب اُسے نورِ نبوت عطا کیا جاتا ہے تو اس کے سامنے دینی اور دنیوی ترقی کے دو راستے کھولے جاتے ہیں لیکن انسان مشقت کا راستہ اختیار کرکے دینی و دنیوی بلندیوں کی طرف چڑھنے کی بجائے ڈھلوان کا آسان راستہ اختیار کرتا ہے اور تنزل کی طرف گرتا ہے۔ یہاں بلندی پر چڑھنے کے مضمون کو کھول دیا گیا کہ کسی ظاہری پہاڑی پر چڑھنا مراد نہیں بلکہ جب غریب قوموں کو بھوک ستائے اور قوموں کو غلام بنالیا جائے اس وقت اگر کوئی ان کی گردنوں کو آزاد کرانے کے لئے جدوجہد کرے اور فاقہ کشوں اور خاک بسر لوگوں کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے لئے کوشش کرے تو یہی لوگ ہیں جو بلندیوں کی طرف چڑھنے والے ہیں۔ لیکن یہ مطمحِ نظر ایسا ہے کہ ایک دو دن میں طے ہونے والا نہیں۔ اس کے لئے مسلسل صبر سے کام لیتے ہوئے صبر کی تلقین کرنی پڑے گی اور مسلسل رحمت سے کام لیتے ہوئے رحمت کی تلقین کرنی پڑے گی۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اِحْدٰى وَ عِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۲﴾

۲۔ خبردار! میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں۔

وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۳﴾

۳۔ جبکہ تو اس شہر میں (ایک دن) اُترنے والا ہے۔

وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ﴿۴﴾

۴۔ اور باپ کی اور جو اُس نے اولاد پیدا کی۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ﴿۵﴾

۵۔ یقیناً ہم نے انسان کو ایک مسلسل محنت میں (رہنے کے لئے) پیدا کیا۔

اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ﴿۶﴾

۶۔ کیا وہ گمان کرتا ہے کہ ہرگز اُس پر کوئی غلبہ نہ پا سکے گا۔

يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ﴿۷﴾

۷۔ وہ کہتا ہے میں نے ڈھیروں مال لُٹا دیا۔

اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗۤ اَحَدٌ ﴿۸﴾

۸۔ کیا وہ سمجھتا ہے کہ اسے کسی نے نہیں دیکھا؟

اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ﴿۹﴾

۹۔ کیا ہم نے اُس کے لئے دو آنکھیں نہیں بنائیں؟

وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ﴿۱۰﴾

۱۰۔ اور زبان اور دو ہونٹ؟

وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ﴿۱۱﴾

۱۱۔ اور ہم نے اُسے دو مُرتفع راستوں کی طرف ہدایت دی۔

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ﴿۱۲﴾

۱۲۔ پس وہ عَقَبہ پر نہیں چڑھا۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ اور تُجھے کیا سمجھائے کہ عَقَبہ کیا ہے؟

فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿۱۴﴾

۱۴۔ گردن کا آزاد کرنا۔

اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ یا ایک عام فاقے والے دن میں کھانا کھلانا۔

يَّتِيۡمًا ذَا مَقۡرَبَةٍ ۙ﴿۱۶﴾

۱۶۔ ایسے یتیم کو جو قرابت والا ہو۔

اَوۡ مِسۡكِيۡنًا ذَا مَتۡرَبَةٍ ؕ﴿۱۷﴾

۱۷۔ یا ایسے مسکین کو جو خاک آلودہ ہو۔

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَتَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ وَتَوَاصَوۡا بِالۡمَرۡحَمَةِ ؕ﴿۱۸﴾

۱۸۔ پھر وہ اُن میں سے ہو جائے جو ایمان لے آئے اور صبر پر قائم رہتے ہوئے ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کرتے ہیں اور رحم پر قائم رہتے ہوئے ایک دوسرے کو رحم کی نصیحت کرتے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ الۡمَيۡمَنَةِ ؕ﴿۱۹﴾

۱۹۔ یہی ہیں دائیں طرف والے۔

وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِنَا هُمۡ اَصۡحٰبُ الۡمَشۡـَٔمَةِ ؕ﴿۲۰﴾

۲۰۔ اور وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیات کا انکار کر دیا وہ بائیں طرف والے ہیں۔

عَلَيۡهِمۡ نَارٌ مُّؤۡصَدَةٌ ﴿۲۱﴾ ع

۲۱۔ اُن پر (لپکنے کے لئے) ایک بند کی ہوئی آگ (مقدّر) ہے۔

۹۱۔ الشمس

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی سولہ آیات ہیں۔

اس میں ایک دفعہ پھر یہ پیشگوئی فرمائی گئی کہ اسلام کا سورج ایک دفعہ پھر طلوع ہوگا اور وہ چاند پھر چمکے گا جو اس سورج کی روشنی سے فیض یاب ہوگا اور پھر ایک فجر طلوع ہوگی اور اس کے بعد پھر ایک اندھیری رات چھا جائے گی یعنی کوئی صبح بھی ایسی نہیں ہوا کرتی جس کے بعد غفلتوں کے اندھیرے پھر بنی نوع انسان کو گھیر نہ لیں۔

پھر یہ عظیم الشان اعلان ہے کہ ہر نفس کو اللہ تعالیٰ نے عدل کے ساتھ پیدا کیا ہے اور اسے اپنے اچھے بُرے کی تمیز الہام فرمائی ہے۔ جس نے اپنی ودیعت کردہ صلاحیتوں کو پروان چڑھایا وہ کامیاب ہو جائے گا اور جس نے اپنی ودیعت کردہ صلاحیتوں کو مٹی میں گاڑ دیا وہ ہلاک ہو جائے گا۔

اس کے بعد ثمود کی قوم اور اس کے رسول کی ناقہ کا ذکر ہے۔ ممکن ہے اس میں اس طرف بھی اشارہ ہو کہ حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام جس ناقہ پر پیغام پہنچانے کے لئے سفر کیا کرتے تھے، جب اس ناقہ کی کونچیں اُن کی قوم نے کاٹ ڈالیں تو پھر اُن پر بہت بڑی تباہی آئی۔ پس نبیوں کے دشمن جب بھی ان ذرائع اِبلاغ کو کاٹتے ہیں جن کے ذریعہ ہدایت کا پیغام پہنچایا جاتا ہے تو وہ بھی ہمیشہ ہلاک کر دیئے جاتے ہیں۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ سِتَّ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝١

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۝٢

۲۔ قسم ہے سورج کی اور اس کی دھوپ کی۔

وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۝٣

۳۔ اور چاند کی جب وہ اس کے پیچھے آئے۔

وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ۝٤

۴۔ اور دن کی جب وہ اُس (یعنی سورج) کو خوب روشن کردے۔

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ۝٥

۵۔ اور رات کی جب وہ اُسے ڈھانپ لے۔

وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ۝٦

۶۔ اور آسمان کی اور جیسے اُس نے اُسے بنایا۔

وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ۝٧

۷۔ اور زمین کی اور جیسے اُس نے اسے بچھایا۔

وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ۝٨

۸۔ اور ہر جان کی اور جیسے اس نے اسے ٹھیک ٹھاک کیا۔

فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ۝٩

۹۔ پس اُس کی بے اعتدالیوں اور اس کی پرہیزگاریوں (کی تمیز کرنے کی صلاحیت) کو اس کی فطرت میں ودیعت کیا۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ۝١٠

۱۰۔ یقیناً وہ کامیاب ہوگیا جس نے اُس (تقویٰ) کو پروان چڑھایا۔

وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۝١١

۱۱۔ اور نامراد ہوگیا جس نے اُسے مٹی میں گاڑ دیا۔

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰهَآ ۝١٢

۱۲۔ ثمود نے اپنی سرکشی کے باعث جھٹلا دیا۔

اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰهَا ۝١٣

۱۳۔ جب اُن میں سے سب سے بدبخت شخص اُٹھ کھڑا ہوا۔

فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ﴿۱۴﴾

۱۴۔ تب اللہ کے رسول نے اُن سے کہا اللہ کی اونٹنی اور اُس کے پانی پینے کا حق (یاد رکھنا)۔

فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ﴿۱۵﴾

۱۵۔ پھر بھی انہوں نے اُسے جھٹلا دیا اور اُس (اونٹنی) کی کونچیں کاٹ ڈالیں۔ تب اُن کے گناہ کے سبب اُن کے ربّ نے اُن پر پے بہ پے ضربیں لگائیں اور اس (بستی) کو ہموار کردیا۔

وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ﴿۱۶﴾ ع

۱۶۔ جبکہ وہ اُس کے انجام کی کوئی پروا نہیں کررہا تھا۔

۹۲۔ الّیل

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی بائیس آیات ہیں۔

سورۃ الشمس کے بعد سورۃ الیل آتی ہے جیسے دن کے بعد رات آیا کرتی ہے اور یہ کوئی دنیاوی رات نہیں بلکہ اس ساری سورت میں رات کے روحانی پہلو احسن طریق پر پیش فرمائے گئے ہیں اور ساتھ ہی یہ خوشخبری بھی ہے کہ جب رات آئے گی تو پھر دن بھی ضرور چڑھے گا۔ فرمایا جیسے دن اور رات کے اثرات الگ الگ ہوتے ہیں اسی طرح انسان کی کوششیں بھی یا رات کی طرح تاریک ہوتی ہیں یا دن کی طرح روشن۔ ہر انسان کو اس کے اپنے اعمال اور نظریات کے مطابق جزا دی جاتی ہے۔ پس وہ لوگ جو اللہ کا تقویٰ اختیار کرکے اس کی راہ میں اور غریبوں کی بہبود میں خرچ کرتے ہیں اور اچھی بات کی، جب وہ ان کے پاس پہنچے تصدیق کرتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ ان کی راہیں آسان فرمادے گا۔ اس کے مقابل پر وہ شخص جو کنجوسی سے کام لے اور اس سے بے پروا ہو کہ اس کے کیا نتائج نکلیں گے اور بھلائی کی بات جب اس کے پاس پہنچے تو اس کی تکذیب کردے تو ہم اس کا سفر مشکل بنادیں گے۔

پس آخر پر بداعمال شخص کو جس کی صفات اوپر گزری ہیں بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈرایا جارہا ہے جب وہ اس میں داخل ہوگا اور وہ شخص اس آگ سے ضرور بچایا جائے گا جس نے اپنا مال نیک کاموں پر خرچ کیا اور تقویٰ اختیار کیا۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الَّيْلِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اثْنَتَانِ وَ عِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ﴿۲﴾

۲۔ قسم ہے رات کی جب وہ ڈھانپ لے۔

وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ﴿۳﴾

۳۔ اور دن کی جب وہ روشن ہو جائے۔

وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰٓى ﴿۴﴾

۴۔ اور اس کی جو اُس نے نر اور مادہ پیدا کئے۔

اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ﴿۵﴾

۵۔ تمہاری کوشش یقیناً الگ الگ ہے۔

فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ﴿۶﴾

۶۔ پس وہ جس نے (راہِ حق میں) دیا اور تقویٰ اختیار کیا۔

وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ﴿۷﴾

۷۔ اور بہترین نیکی کی تصدیق کی۔

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ﴿۸﴾

۸۔ تو ہم اسے ضرور کشادگی عطا کریں گے۔

وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ﴿۹﴾

۹۔ اور جہاں تک اس کا تعلق ہے جس نے بخل کیا اور بے پروائی کی۔

وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ﴿۱۰﴾

۱۰۔ اور بہترین نیکی کی تکذیب کی۔

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ﴿۱۱﴾

۱۱۔ تو ہم اُسے ضرور تنگی میں ڈال دیں گے۔

وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى ﴿۱۲﴾

۱۲۔ اور اس کا مال جب تباہ ہو جائے گا اس کے کسی کام نہ آئے گا۔

اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ﴿۱۳﴾

۱۳۔ یقیناً ہدایت دینا ہم پر بہر حال فرض ہے۔

وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ﴿۱۴﴾

۱۴۔ اور یقیناً انجام بھی لازماً ہمارے تصرف میں ہے اور آغاز بھی۔

فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ﴿١٥﴾	۱۵۔ پس میں تمہیں اس آگ سے ڈراتا ہوں جو شعلہ زن ہے۔
لَا يَصْلٰهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ﴿١٦﴾	۱۶۔ اس میں کوئی داخل نہیں ہوگا مگر سخت بدبخت۔
الَّذِىْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿١٧﴾	۱۷۔ وہ جس نے جھٹلایا اور پیٹھ پھیر لی۔
وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ﴿١٨﴾	۱۸۔ جبکہ سب سے بڑھ کر متّقی اس سے ضرور بچایا جائے گا۔
الَّذِىْ يُؤْتِىْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ﴿١٩﴾	۱۹۔ جو اپنا مال دیتا ہے پاکیزگی چاہتے ہوئے۔
وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ﴿٢٠﴾	۲۰۔ اور اس پر کسی کا احسان نہیں ہے کہ جس کا (اس کی طرف سے) بدلہ دیا جا رہا ہو۔
اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿٢١﴾	۲۱۔ (یہ) محض اپنے ربِّ اعلیٰ کی خوشنودی چاہتے ہوئے (خرچ کرتا ہے)۔
وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ﴿٢٢﴾	ع ۱ ۲۲ ۱۷ ۲۲۔ اور وہ ضرور راضی ہو جائے گا۔

۹۳۔ الضّحٰی

یہ مکی سورت ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی بارہ آیات ہیں۔

اس سورت میں پھر ایک ایسے دن کی خوشخبری دی گئی ہے جو خوب روشن ہو چکا ہوگا اور پھر ایک رات کی جو اس کے بعد پھر آئے گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے یہ فرمایا گیا ہے کہ سخت اندھیروں اور مشکلات کے وقت میں اللہ تعالیٰ تجھے اکیلا نہیں چھوڑے گا اور تیری ہر بعد میں آنے والی گھڑی پہلی گھڑی سے بہتر ہوگی اور پھر یہ خوشخبری ہے کہ تجھے اللہ تعالیٰ بہت کچھ عطا فرمائے گا۔ پس یتامیٰ سے حسن سلوک کر اور سوالی کو جھڑکا نہ کر اور نعوذ باللہ اس ڈر سے کہ گویا تیری نعمتیں ختم ہو جائیں گی ان کو بنی نوع انسان سے چھپا نہیں۔ جتنا تُو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا چلا جائے گا اللہ تعالیٰ اُسے اَور بھی زیادہ بڑھاتا چلا جائے گا۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الضُّحٰی مَکِّیَّةٌ وَّ هِیَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اثْنَتَا عَشْرَةَ اٰیَةً وَّ رُکُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَالضُّحٰى ②

۲۔ قسم ہے دن کی جب وہ خوب روشن ہو چکا ہو۔

وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ③

۳۔ اور رات کی جب وہ خوب تاریک ہو جائے۔

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ④

۴۔ تجھے تیرے ربّ نے نہ چھوڑا ہے اور نہ نفرت کی ہے۔

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ⑤

۵۔ اور یقیناً آخرت تیرے لئے (ہر) پہلی (حالت) سے بہتر ہے۔ [۱]

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ⑥

۶۔ اور تیرا ربّ ضرور تجھے عطا کرے گا۔ پس تُو راضی ہو جائے گا۔

اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ⑦

۷۔ کیا اُس نے تجھے یتیم نہیں پایا تھا؟ پس پناہ دی۔

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ⑧

۸۔ اور تجھے تلاش میں سرگرداں (نہیں) پایا، پس ہدایت دی۔ [۲]

وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ⑨

۹۔ اور تجھے ایک بڑے کنبہ والا (نہیں) پایا، پس غنی کر دیا۔

فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ⑩

۱۰۔ پس جہاں تک یتیم کا تعلق ہے تو اُس پر سختی نہ کر۔

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ⑪

۱۱۔ اور جہاں تک سوالی کا تعلق ہے تو اُسے مت جھڑک۔

---

[۱] یہاں جس آخرۃ کے اُولیٰ سے بہتر ہونے کا ذکر فرمایا گیا ہے اس سے مراد رسول اللہ ﷺ کی زندگی کا ہر آنے والا لمحہ ہے جو ہر گزرے ہوئے لمحہ سے بہتر تھا کیونکہ آپؐ ہر آن اللہ تعالیٰ کی طرف محوِ سفر تھے۔

[۲] آیات ۸-۹: ان آیات میں ضَآلًّا کا لفظ گمراہی کے معنوں میں نہیں آیا بلکہ یہ معنی رکھتا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی محبت اور عشق میں گویا اپنے وجود سے کھویا گیا۔ اور عَآئِلًا آپؐ کو آپؐ کی وسیع امّت کی بناء پر کہا گیا ہے۔ کسی نبی کو اتنی وسیع امّت نصیب نہیں ہوئی جتنی رسول اللہ ﷺ کو ہوئی۔

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿۱۲﴾ ع

۱۲۔ اور جہاں تک تیرے ربّ کی نعمت کا تعلق ہے تو (اسے) بکثرت بیان کیا کر۔ ①

① آنحضرت ﷺ کی احادیث سے بکثرت پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو احسانات اور دنیاوی فضل آپؐ پر نازل فرمائے تھے ان کو بنی نوع انسان سے چھپایا نہیں بلکہ کھل کر ظاہر کیا۔ جو روحانی فضل آپؐ پر نازل فرمائے گئے اگر اللہ کا آپ کو یہ حکم نہ ہوتا تو آپؐ اپنی ذات میں ہی پوشیدہ رکھتے۔ جو دنیاوی فضل آپؐ پر فرمائے گئے اس کا بیان اس لئے ضروری تھا کہ ضرورت منداس کے ذکر سے آپؐ کی طرف لپکیں اور ان کی ضرورتیں پوری ہوسکیں۔ اور ان سے جو احسان کا معاملہ ہوگا وہ ایسا ہی ہے جیسے اپنے اہل وعیال سے کیا جاتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں انسان کوئی شکریہ نہیں چاہتا۔

۹۴۔ الم نشرح

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی نو آیات ہیں۔

اس عظیم سورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفاتِ حسنہ کے بیان کے بعد فرمایا گیا کہ کیا ہم نے تیرا سینہ پوری طرح کھول نہیں دیا اور امانت کا جو بوجھ تُو نے اٹھایا ہوا تھا، اللہ نے اپنے فضل سے اسے ادا کرنے کی تجھے توفیق نہیں بخشی اور تیرا ذکر بلند نہیں کر دیا؟ پس یہ دائمی صداقت یاد رکھ کہ ہر مشکل کے بعد آسانی پیدا ہوتی ہے۔ ہر مشکل کے بعد ایک آسانی پیدا ہوتی ہے۔ یعنی دنیاوی لحاظ سے بھی یہی اصول ہے اور روحانی لحاظ سے بھی یہی۔ پس جب تُو دن بھر کی مصروفیات سے فارغ ہو تو رات کو اپنے ربّ کے حضور کھڑا ہو جایا کر اور اس کی محبت سے تسکینِ دل پایا کر۔

☆☆☆

سُوْرَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ تِسْعُ اٰيَاتٍ وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝١

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝٢

۲- کیا ہم نے تیری خاطر تیرا سینہ کھول نہیں دیا؟

وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝٣

۳- اور تجھ سے ہم نے تیرا بوجھ اتار نہیں دیا؟

الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝٤

۴- جس نے تیری کمر توڑ رکھی تھی۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝٥

۵- اور ہم نے تیرے لئے تیرا ذکر بلند کردیا۔

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝٦

۶- پس یقیناً تنگی کے ساتھ آسائش ہے۔

اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝٧

۷- یقیناً تنگی کے ساتھ آسائش ہے۔

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝٨

۸- پس جب تُو فارغ ہو جائے تو کمرِ ہمت کس لے۔

وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝٩ ع

۹- اور اپنے ربّ ہی کی طرف رغبت کر۔

۹۵۔ التّین

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی نو آیات ہیں۔

سورۃ الانشراح کے بعد سورۃ التین آتی ہے جو دراصل اس بات کی تشریح ہے کہ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًاO اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًاO

اس میں ایک لامتناہی ارتقاء کی خبر دی گئی ہے۔ اس میں تِیْن اور زَیتُون کو گواہ ٹھہرایا گیا یعنی آدم اور نوح علیہما الصلوٰۃ والسلام کو اور طُوْرِ سِیْنِیْن یعنی حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اُس پہاڑ کو جس پر اللہ تعالیٰ کی تجلی ہوئی اور پھر اس بَلَدِ اَمین کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آماجگاہ تھا۔ اس تدریجی روحانی ترقی کے ساتھ یہ اعلان فرمادیا کہ اسی طرح ہم نے انسان کو ادنیٰ حالتوں سے ترقی دیتے ہوئے انسان کی آخری ارتقائی منزلوں تک پہنچایا ہے۔ لیکن جو بدنصیب اس سے استفادہ نہ کرے اسے ہم نچلے درجہ کی طرف لَوٹنے والوں میں سب سے نیچے لَوٹا دیا کرتے ہیں۔ گویا ایک لامتناہی ترقیٔ معکوس کا ذکر ہے۔ لیکن وہ جو ایمان لائیں اور نیک اعمال بجا لائیں اُن کی روحانی ترقیات لامحدود ہوں گی۔ پس جو اس کے بعد بھی دین کے معاملہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلائے تو اللہ تعالیٰ اس کے معاملہ میں سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

☆☆☆

سُوْرَةُ التِّيْنِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ تِسْعُ اٰيَاتٍ وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ②

۲۔ قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی۔

وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ③

۳۔ اور طورِ سینین کی۔

وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ④

۴۔ اور اس امن والے شہر کی۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ⑤

۵۔ یقیناً ہم نے انسان کو بہترین ارتقائی حالت میں پیدا کیا۔ (۱)

ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ⑥

۶۔ پھر ہم نے اُسے نچلے درجے کی طرف لوٹنے والوں میں سب سے نیچے لوٹا دیا۔ (۲)

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ⑦

۷۔ سوائے اُن کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے۔ پس اُن کے لئے غیر منقطع اجر ہے۔

فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ⑧

۸۔ پس اس کے بعد وہ کیا ہے جو تجھے دین کے معاملہ میں جھٹلائے؟

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ⑨ ع

۹۔ کیا اللہ سب فیصلہ کرنے والوں میں سے سب سے زیادہ اچھا فیصلہ کرنے والا نہیں؟ ۹/۲۰

---

(۱) تقویم کے اس معنی کے لئے دیکھیں: مفردات امام راغب اور المنجد.

(۲) آیت ۶،۵: ان آیات میں انسان کے مسلسل ارتقاء کا ذکر ہے کہ کس طرح انسان کو ادنیٰ حالتوں سے اٹھا کر بلند ترین منصب پر فائز کیا گیا۔ تَقْوِیم کا لغوی معنے یہی ہے کہ کسی چیز کو ٹھیک ٹھاک کرتے ہوئے بہتر کرتے چلے جانا۔ اس کے بعد فرمایا کہ پھر ہم نے اس کو اس انتہائی ذلیل حالت کی طرف لوٹا دیا جہاں سے اس نے ترقی شروع کی تھی۔ اس سے مراد صرف اللہ تعالیٰ کے ناشکرے اور فاسق بندے ہیں۔ وہ انسان ہوتے ہوئے بھی مخلوق میں سے بدترین ہو جاتے ہیں۔ سوائے مومنوں کے جن کے لئے اسی سورت میں لامتناہی ترقیات کی خوشخبری دی گئی ہے۔

اس امر کی دلیل کہ انسان بہترین ہونے کے باوجود بدترین مخلوق بھی بن سکتا ہے، رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث ہے کہ آنے والے بدترین دور میں ان لوگوں کے علماء ''شَرٌّ مَنْ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَآءِ'' ہوں گے یعنی آسمان کے پردے کے نیچے بدترین مخلوق۔ (مشکوٰۃ کتاب العلم)

۹۶۔ العلق

یہ سورت مکی ہے اور سب سے پہلے نازل ہونے والی سورت ہے۔ بسم اللہ سمیت اس کی بیس آیات ہیں۔

نزولِ وحی کا آغاز اس سورت سے ہوا جس میں اللہ تعالیٰ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس ربّ کے نام سے قراءت کا حکم دیتا ہے جس نے ہر چیز کو تخلیق کی خلعت بخشی ہے۔ اور پھر دوبارہ اِقْـرَاْ فرما کر یہ اعلان فرمایا گیا کہ اس سب سے زیادہ معزز ربّ کا نام لے کر قراءت کر جس نے تمام انسانی ترقی کا راز قلم میں رکھ دیا ہے۔ اگر قلم اور تحریر کا ملکہ انسان کو عطا نہ کیا جاتا تو کوئی ترقی ممکن نہیں تھی۔

اس کے بعد ہر اُس انسان کو خبردار کیا گیا ہے جو عبادت کی راہ میں روکیں ڈالتا ہے۔ اُس کو اس انجام سے ڈرایا گیا ہے کہ اگر وہ باز نہ آیا تو ہم اسے اس کی جھوٹی خطا کار پیشانی کے بالوں سے پکڑ لیں گے۔ پھر وہ اپنے جس مددگار کو چاہے بلائے۔ ہمارے پاس بھی سخت سزا دینے والے دوزخ کے فرشتے ہیں۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِیَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ عِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ②

۲۔ پڑھ اپنے ربّ کے نام کے ساتھ جس نے پیدا کیا۔

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ③

۳۔ اُس نے انسان کو ایک چمٹ جانے والے لوتھڑے سے پیدا کیا۔

اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ④

۴۔ پڑھ، اور تیرا ربّ سب سے زیادہ معزّز ہے۔

الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ⑤

۵۔ جس نے قلم کے ذریعہ سکھایا۔

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ⑥

۶۔ انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

كَلَّاۤ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰۤى ⑦

۷۔ خبردار! انسان یقیناً سرکشی کرتا ہے۔

اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ⑧

۸۔ (اس لئے) کہ اس نے اپنے آپ کو بے نیاز سمجھا۔

اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ⑨

۹۔ یقیناً تیرے ربّ ہی کی طرف لَوٹ کر جانا ہے۔

اَرَءَيْتَ الَّذِیْ يَنْهٰى ⑩

۱۰۔ کیا تُو نے اُس شخص پر غور کیا جو روکتا ہے؟

عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ⑪

۱۱۔ ایک عظیم بندے کو جب وہ نماز پڑھتا ہے۔ [1]

اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰۤى ⑫

۱۲۔ کیا تُو نے غور کیا کہ اگر وہ (عظیم بندہ) ہدایت پر ہو؟

اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ⑬

۱۳۔ یا تقویٰ کی تلقین کرتا ہو؟

---

[1] آیات ۱۰-۱۱: ان آیات میں اسلام کے آغاز کے زمانہ کا ذکر ہے کہ کس طرح بعض بدبخت لوگ رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھنے سے روکا کرتے تھے اور آپؐ پر طرح طرح کے مظالم توڑتے تھے۔

اَرَءَيۡتَ اِنۡ كَذَّبَ وَتَوَلّٰىؕ‏ ﴿١٤﴾	۱۴۔ کیا تُو نے غور کیا کہ اگر اس (نماز سے روکنے والے) نے (پھر بھی) جھٹلا دیا اور پیٹھ پھیر لی؟
اَلَمۡ يَعۡلَمۡ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰىؕ‏ ﴿١٥﴾	۱۵۔ (تو) کیا وہ نہیں جانتا کہ یقیناً اللہ دیکھ رہا ہے؟
كَلَّا لَٮِٕنۡ لَّمۡ يَنۡتَهِ ۙ لَنَسۡفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِۙ‏ ﴿١٦﴾	۱۶۔ خبردار! اگر وہ باز نہ آیا تو ہم یقیناً اُسے پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر کھینچیں گے۔
نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍۚ‏ ﴿١٧﴾	۱۷۔ جھوٹی خطا کار پیشانی کے بالوں سے۔
فَلۡيَدۡعُ نَادِيَهٗۙ‏ ﴿١٨﴾	۱۸۔ پس چاہئے کہ وہ اپنی مجلس والوں کو بُلا دیکھے۔
سَنَدۡعُ الزَّبَانِيَةَۙ‏ ﴿١٩﴾	۱۹۔ ہم ضرور دوزخ کے فرشتے بلائیں گے۔
كَلَّا ؕ لَا تُطِعۡهُ وَاسۡجُدۡ وَاقۡتَرِبْ ۩ ﴿٢٠﴾	۲۰۔ خبردار! اُس کی پیروی نہ کر اور سجدہ ریز ہو جا اور قرب (حاصل کرنے) کی کوشش کر۔

۹۷۔ القدر

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی چھ آیات ہیں۔

اس سورت میں یہ خوشخبری دی گئی ہے کہ جس قرآن کی وحی کا آغاز کیا گیا ہے وہ ہر قسم کی اندھیری راتوں کو روشن کرنے کی طاقت رکھتی ہے۔ پس یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی انتہائی تاریک رات کا ذکر فرمایا جس میں بحر و برّ میں فساد پھیل چکا تھا۔ مگر اس فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعاؤں کے نتیجہ میں ایک ایسی صبح طلوع ہوئی، یعنی قرآن کریم کا نزول ہوا، جس کا نور قیامت تک رہنے والا تھا۔ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ سے مراد یہ ہے کہ وحی اس وقت تک نازل ہوتی رہے گی جب تک پوری طرح سے فجر نہ پھوٹ پڑے۔ اور پھر یہ اعلان فرمایا گیا کہ ایک شخص کی ساری عمر کی جدوجہد سے بہتر یہ ایک لیلۃ القدر کی گھڑی ہے اگر کسی کو نصیب ہو جائے۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ سِتُّ اٰيَاتٍ وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ②

۲۔ یقیناً ہم نے اسے قدر کی رات میں اتارا ہے۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ③

۳۔ اور تجھے کیا سمجھائے کہ قدر کی رات کیا ہے۔

لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ④

۴۔ قدر کی رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ⑤

۵۔ بکثرت نازل ہوتے ہیں اُس میں فرشتے اور روح القدس اپنے ربّ کے حکم سے۔ ہر معاملہ میں۔

سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ⑥

۶۔ سلام ہے۔ یہ (سلسلہ) طلوعِ فجر تک جاری رہتا ہے۔

۹۸۔ البیّنۃ

یہ سورت مدنی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی نو آیات ہیں۔

گزشتہ سورت میں ذکر فرمایا گیا تھا کہ لیلۃ القدر میں نازل ہونے والی وحی ہر چیز کو خوب کھول کھول کر بیان فرمادے گی جیسے صبح روشن ہو چکی ہو اب اس سورت میں ذکر ہے کہ اسی طرح ہم نے نسبتاً چھوٹے پیمانے پر گزشتہ انبیاء کو بھی ایک لیلۃ القدر عطا کی تھی ورنہ وہ محض اپنی کوششوں سے وقت کے اندھیرے کو صبح میں تبدیل نہیں کر سکتے تھے۔

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بیان فرمایا گیا کہ گزشتہ تمام انبیاء پر جو کتب نازل کی گئی تھیں ان تمام کا خلاصہ تیری تعلیم میں شامل فرما دیا گیا ہے اور ان کی تعلیمات کا خلاصہ یہ تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر اس کے دین کو خالص کرتے ہوئے اس کی عبادت کریں اور نماز کو قائم کریں اور زکوٰۃ دیں۔ یہ ایسا دین ہے جو خود بھی ہمیشہ قائم رہے گا اور بنی نوع انسان کو بھی صراط مستقیم پر قائم کرتا رہے گا۔

اس کے بعد کافروں اور مومنوں دونوں کے بد اور نیک انجام کی خبر دی گئی ہے کہ جب دینِ قَیِّم آ جائے تو پھر ہر شخص اس امر میں آزاد ہے کہ چاہے تو اس کی پیروی کرے اور نیک انجام کو پہنچے اور چاہے تو اس کا انکار کر کے بد انجام کو پہنچے۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ تِسْعُ ايَاتٍ وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ﴿۲﴾

۲۔ وہ لوگ جنہوں نے اہلِ کتاب اور مشرکین میں سے کفر کیا، ہرگز باز آنے والے نہ تھے باوجود اس کے کہ اُن کے پاس کھلی کھلی دلیل آ چکی تھی۔

رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ﴿۳﴾

۳۔ اللہ کا رسول مُطَهَّر صحیفے پڑھتا تھا۔

فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ﴿۴﴾

۴۔ اُن میں قائم رہنے والی اور قائم رکھنے والی تعلیمات تھیں۔

وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ﴿۵﴾

۵۔ اور وہ لوگ جنہیں کتاب دی گئی، اُنہوں نے تفرقہ نہیں کیا مگر بعد اس کے کہ اُن کے پاس روشن دلیل آ چکی تھی۔

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَ يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ﴿۶﴾

۶۔ اور وہ کوئی حکم نہیں دیئے گئے سوائے اس کے کہ وہ اللہ کی عبادت کریں، دین کو اُس کے لئے خالص کرتے ہوئے، ہمیشہ اس کی طرف جھکتے ہوئے، اور نماز کو قائم کریں اور زکوٰۃ دیں۔ اور یہی قائم رہنے والی اور قائم رکھنے والی تعلیمات کا دین ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ﴿۷﴾

۷۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے اہلِ کتاب اور مشرکین میں سے کفر کیا جہنّم کی آگ میں ہوں گے۔ وہ اُس میں ایک لمبے عرصہ تک رہنے والے ہوں گے۔ یہی ہیں وہ جو بدترین مخلوق ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝۸

۸۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے، یہی ہیں وہ جو بہترین مخلوق ہیں۔

جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۝۹

۹۔اُن کی جزا اُن کے ربّ کے پاس ہمیشہ کی جنّتیں ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ وہ ابدالآباد تک ان میں رہنے والے ہوں گے۔ اللہ اُن سے راضی ہوا اور وہ اُس سے راضی ہوگئے۔ یہ اُس کے لئے ہے جو اپنے ربّ سے خائف رہا۔

۹۹۔ الزلزال

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی نو آیات ہیں۔

اس سورت میں آخری زمانہ میں رونما ہونے والی ان تبدیلیوں کا ذکر ہے جن کے نتیجہ میں انسان سمجھے گا کہ اس نے قانون قدرت پر عظیم فتح پا لی ہے حالانکہ اُس زمانہ میں جو کچھ زمین اپنے راز اُگلے گی وہ تیرے ربّ کے حکم سے ایسا کرے گی۔ اس دن انسانوں کی دنیاوی جزا سزا کا بھی ایک وقت آئے گا جب وہ دیکھیں گے کہ ان کی دنیاوی ترقیات نے ان کو کچھ بھی نہ دیا سوائے اس کے کہ باہم جنگ و جدال میں مبتلا ہوکر پراگندہ حال ہوگئے۔ پس اس دن ہر انسان اپنی چھوٹی سے چھوٹی نیکی کی بھی جزا پائے گا اور چھوٹی سے چھوٹی بدی کی بھی۔

اس سورت کے آغاز میں ذکر فرمایا گیا ہے کہ زمین اپنے بوجھ باہر نکال پھینکے گی اور اسی تسلسل میں آخر پر فرمایا کہ محض بوجھل نیکیوں یا بدیوں کا ہی حساب نہیں لیا جائے گا بلکہ اگر کسی نے نیکی کا چھوٹے سے چھوٹا ذرّہ بھی سرانجام دیا ہو تو وہ اُس کی جزا دیکھے گا اور چھوٹے سے چھوٹا ذرّہ بدی کا اگر کیا ہو تو وہ اُس کی سزا بھی دیکھے گا۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ تِسْعُ اٰيَاتٍ وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱	۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔
اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝۲	۲۔ جب زمین اپنے بھونچال سے جنبش دی جائے گی۔
وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝۳	۳۔ اور زمین اپنے بوجھ نکال پھینکے گی۔
وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۝۴	۴۔ اور انسان کہے گا کہ اسے کیا ہو گیا ہے۔
يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۝۵	۵۔ اُس دن وہ اپنی خبریں بیان کرے گی۔
بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۝۶	۶۔ کیونکہ تیرے ربّ نے اسے وحی کی ہوگی۔
يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝۷	۷۔ اس دن لوگ پراگندہ حال نکل کھڑے ہوں گے تاکہ اُنہیں اُن کے اعمال دکھا دیئے جائیں۔
فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝۸	۸۔ پس جو کوئی ذرّہ بھر بھی نیکی کرے گا وہ اُسے دیکھ لے گا۔
وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝۹ ع ۱	۹۔ اور جو کوئی ذرّہ بھر بھی بدی کرے گا وہ اُسے دیکھ لے گا۔ [1]

[1] آیات ۸-۹: ان دو آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کوئی چھوٹی سے چھوٹی نیکی یا چھوٹی سے چھوٹی بدی بھی کرے گا تو اُسے اُن کا بدلہ دیا جائے گا۔ لیکن مغفرت کا مضمون اس سے بالا ہے۔ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ اگر اللہ چاہے تو بڑے سے بڑے گناہ کو بھی معاف فرما سکتا ہے کیونکہ وہ دلوں کا حال جانتا ہے اور جانتا ہے کہ کون اس لائق ہے کہ اس کے گناہ معاف کئے جائیں۔

۱۰۰۔ العادیات

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی بارہ آیات ہیں۔

ان جنگوں کے ذکر کے بعد جو دنیا کی خاطر رونما ہونے والی ہیں اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم کی دفاعی جنگوں کا ذکر فرمایا گیا جو ہر شان میں دنیاوی جنگوں سے مختلف اور نیک انجام ہیں۔ ان تیز رفتار گھوڑوں کو گواہ ٹھہرایا گیا جو تیزی سے سانس لیتے ہوئے اس طرح دشمن پر لپکتے ہیں کہ ان کے سموں سے چنگاریاں نکلتی ہیں اور صبح کے وقت حملہ آور ہوتے ہیں، شبخون نہیں مارتے۔ یہ اعلیٰ درجے کی بہادری کی علامت ہے ورنہ دنیاوی قوموں کی لڑائی میں ہر جگہ یہی بیان ہوا ہے کہ وہ چھپ کر حملہ کرتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ انسان اپنے ربّ کی سخت ناشکری کرتا ہے اور وہ خود اس بات پر گواہ ہے۔ اموال کی محبت میں وہ نہایت سخت ہوتا ہے۔ یہاں اشارہ اس طرف ہے کہ دنیا کی تمام جنگیں اموال کی خاطر کی جاتی ہیں۔ پس کیا وہ نہیں جانتا کہ جب زمین کے تمام راز اُگلے جائیں گے اور لوگوں کے سینوں میں جو کچھ چھپی ہوئی باتیں ہیں وہ کھول دی جائیں گی اس دن اللہ تعالیٰ ان کے حالات سے خوب باخبر ہوگا۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الْعَادِيَاتِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعٌ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿۱﴾	۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔
وَ الۡعٰدِیٰتِ ضَبۡحًا ﴿۲﴾	۲۔ سینے سے آواز نکالتے ہوئے تیز رفتار گھوڑوں کی قسم۔
فَالۡمُوۡرِیٰتِ قَدۡحًا ﴿۳﴾	۳۔ پھر چنگاریاں اُڑاتے ہوئے شعلے اُگلنے والوں کی۔
فَالۡمُغِیۡرٰتِ صُبۡحًا ﴿۴﴾	۴۔ پھر ان کی جو صبح دم چھاپہ مارتے ہیں۔
فَاَثَرۡنَ بِہٖ نَقۡعًا ﴿۵﴾	۵۔ پھر وہ اس (حملے) کے ساتھ غبار اُڑاتے ہیں۔
فَوَسَطۡنَ بِہٖ جَمۡعًا ﴿۶﴾	۶۔ پھر وہ اُس (غبار) کے ساتھ ایک جمعیّت کے بیچوں بیچ جا پہنچتے ہیں۔
اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لِرَبِّہٖ لَکَنُوۡدٌ ﴿۷﴾	۷۔ یقیناً انسان اپنے ربّ کا سخت ناشکرا ہے۔
وَ اِنَّہٗ عَلٰی ذٰلِکَ لَشَہِیۡدٌ ﴿۸﴾	۸۔ اور یقیناً وہ اس پر ضرور گواہ ہے۔
وَ اِنَّہٗ لِحُبِّ الۡخَیۡرِ لَشَدِیۡدٌ ﴿۹﴾	۹۔ اور یقیناً مال کی محبت میں وہ بہت شدید ہے۔
اَفَلَا یَعۡلَمُ اِذَا بُعۡثِرَ مَا فِی الۡقُبُوۡرِ ﴿۱۰﴾	۱۰۔ پس کیا وہ نہیں جانتا کہ جب اُسے نکالا جائے گا جو قبروں میں ہے؟
وَ حُصِّلَ مَا فِی الصُّدُوۡرِ ﴿۱۱﴾	۱۱۔ اور وہ حاصل کیا جائے گا جو سینوں میں ہے۔ ﴿۱﴾
اِنَّ رَبَّہُمۡ بِہِمۡ یَوۡمَئِذٍ لَّخَبِیۡرٌ ﴿۱۲﴾ ع ۱ ۱۲ ۲۵	۱۲۔ یقیناً اُن کا ربّ اُس دن ان سے پوری طرح باخبر ہوگا۔

﴿۱﴾ آیات ۱۰-۱۱: ان آیات میں آخری زمانہ کی ترقیات کی پیشگوئیاں ہیں۔ بُعۡثِرَ مَا فِی الۡقُبُوۡرِ سے مراد یہ ہے کہ زیرِ زمین دفن شدہ قوموں کے حالات معلوم کئے جائیں گے۔ اس میں علم آثارِ قدیمہ (Archaeology) کی غیر معمولی ترقی کی پیشگوئی ہے جو فی زمانہ ہماری آنکھوں کے سامنے پوری ہو رہی ہے۔ ماہرین آثارِ قدیمہ ہزاروں سال پہلے گزری ہوئی قوموں کے حالات اُن کے آثار کے ذریعہ حیرت انگیز طور پر دریافت کر لیتے ہیں۔

حُصِّلَ مَا فِی الصُّدُوۡرِ اس زمانہ میں سائیکاٹری میں اس بات پر بہت زور دیا گیا ہے کہ نفسیاتی مریض تب تک ٹھیک نہیں ہوسکتا جب تک اس کے دل کے حالات معلوم نہ کئے جائیں۔ اسے نیم بیہوشی کا ٹیکہ دے کر ڈاکٹر جو سوال کرتا ہے اس سے اس کے سینہ کے سارے راز اُگلوا لئے جاتے ہیں۔

۱۰۱۔ القارعۃ

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی بارہ آیات ہیں۔

یہ سورت گزشتہ سورت کی تنبیہ کا ہی اعادہ کر رہی ہے کہ کبھی کبھی انسان کو خوابِ غفلت سے جگانے کے لئے ایک ہولناک آواز اس کے دروازے کھٹکھٹائے گی۔ یہ کھٹکھٹانے والی آواز کیا ہے؟ پھر غور کرو کہ یہ آواز کیا ہے؟ جب ہولناک جنگوں کی تباہ کاری کے نتیجہ میں انسان ٹڈی دل کی طرح پراگندہ ہو جائے گا اور گویا پہاڑ بھی دُھنی ہوئی اون کی طرح ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے۔ یہاں پہاڑوں سے مراد بڑی بڑی دنیاوی طاقتیں ہیں اور یقیناً کوئی اُخروی قیامت کا ذکر نہیں کیونکہ اس میں تو کوئی پہاڑ ریزہ ریزہ نہیں کئے جائیں گے۔ اس وقت جن قوموں کے پاس زیادہ بھاری جنگی سامان ہوں گے وہ فتحیاب ہوں گی اور جن کے جنگی سامان نسبتاً ہلکے ہوں گے وہ جنگ کی ھاویہ میں گرائی جائیں گی۔ یہ ایک بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱	۱۔اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔
اَلْقَارِعَةُ ۝۲	۲۔(خوابِ غفلت سے جگانے والی) ہولناک آواز۔
مَا الْقَارِعَةُ ۝۳	۳۔وہ ہولناک آواز کیا ہے؟
وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝۴	۴۔اور تجھے کیا سمجھائے کہ وہ ہولناک آواز کیا ہے؟
يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝۵	۵۔جس دن لوگ پراگندہ ٹڈیوں کی طرح ہو جائیں گے۔
وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝۶	۶۔اور پہاڑ دُھنکی ہوئی اُون کی طرح ہو جائیں گے۔
فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝۷	۷۔پس وہ جس کے وزن بھاری ہوں گے۔
فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝۸	۸۔تو وہ ضرور ایک پسندیدہ زندگی میں ہوگا۔
وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝۹	۹۔اور وہ جس کے وزن ہلکے ہوں گے۔
فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۝۱۰	۱۰۔تو اُس کی ماں ہاویہ ہوگی۔
وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۝۱۱	۱۱۔اور تجھے کیا سمجھائے کہ یہ کیا ہے؟
نَارٌ حَامِيَةٌ ۝۱۲ ع	۱۲۔ایک بھڑکتی ہوئی آگ۔ (۱)

(۱) اس سورت کے مضامین کا اس دنیا پر بھی اطلاق ہوتا ہے۔جنگوں کے دوران جن قوموں کا جنگی آلات کے لحاظ سے پلڑا بھاری ہو وہی جیتتی ہیں اور اپنی فتح کے ذریعہ عیش وعشرت کے سامان حاصل کرتی ہیں اور جو قومیں آلات کے لحاظ سے ہلکی ہوں ان کا انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ جنگ کی آگ میں بھونی جاتی ہیں۔

اس مضمون کا قیامت پر اطلاق کریں تو مراد یہ ہوگی کہ جن لوگوں کے نیک اعمال کا پلڑا بھاری ہوگا وہ جنّت میں مزے کریں گے اور جن کے بداعمال کا پلڑا بھاری ہوگا وہ دوزخ کی آگ کا مزا چکھیں گے۔

۱۰۲۔ التّکاثر

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی نو آیات ہیں۔

اس سورت میں انسان کو متنبہ کیا گیا ہے کہ وہ دولت کی محبت کے نتیجہ میں قبروں تک پہنچ جائے گا۔ اس میں ایک طرف تو بڑی قوموں کو خبر دار کیا گیا ہے کہ اس دوڑ کا نتیجہ سوائے ہلاکت کے اَور کچھ نہیں ہوگا اور بعض کمزور قوموں کا حال بھی بیان ہوا ہے کہ وہ اپنی مال و دولت کی طلب اور آرزوؤں کو پورا کرنے کے لئے قبروں کی زیارت سے بھی باز نہیں آئیں گے۔ اس کے نتیجہ میں انسان کو دو دفعہ خبر دار کیا گیا ہے، دنیاوی قوموں کو بھی اور توہم پرست مذہبی قوموں کو بھی کہ اس کا آخری انجام یہ ہوگا کہ تم اس آگ کا علم پالو گے جو تمہارے لئے بھڑکائی گئی ہے۔ اور پھر تم اسے اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ لو گے۔ پھر جب اس میں جھونکے جاؤ گے تو تم سے پوچھا جائے گا کہ اب بتاؤ کہ دنیا کی نعمتوں کی اندھا دھند طلب نے تمہیں کیا دیا؟

☆☆☆

سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ تِسْعُ اٰيَاتٍ وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ②

۲۔ تمہیں غافل کر دیا ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی دوڑ نے۔

حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ③

۳۔ یہاں تک کہ تم نے مقبروں کی بھی زیارت کی۔

كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ④

۴۔ خبردار! تم ضرور جان لوگے۔

ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ⑤

۵۔ پھر خبردار! تم ضرور جان لوگے۔

كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ⑥

۶۔ خبردار! اگر تم یقینی علم کی حد تک جان لو۔

لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ⑦

۷۔ تو ضرور تم جہنّم کو دیکھ لوگے۔

ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ⑧

۸۔ پھر تم ضرور اُسے آنکھوں دیکھے یقین کی طرح دیکھو گے۔

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ⑨ ع ۱ ۹ ۲۷

۹۔ پھر اس دن تم ناز و نعم کے متعلق ضرور پوچھے جاؤ گے۔

۱۰۳۔ العصر

یہ ابتدائی مکی سورت ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی چار آیات ہیں۔

اس سورت میں یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ گزشتہ سورتوں میں جس قسم کے انسانوں کا ذکر ہے اور جس دنیا طلبی سے ڈرایا گیا ہے اس کے نتیجہ میں ایک ایسا وقت آئے گا کہ جب سارا زمانہ گواہ ہوگا کہ وہ انسان گھاٹے میں ہے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اور انہوں نے حق پر قائم رہتے ہوئے حق کی نصیحت کی اور صبر پر قائم رہتے ہوئے صبر کی نصیحت کی۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَالْعَصْرِ ②

۲۔ زمانے کی قَسم۔

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ③

۳۔ یقیناً انسان ایک بڑے گھاٹے میں ہے۔

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ④ ع ۱ / ۲۸

۴۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اور حق پر قائم رہتے ہوئے ایک دوسرے کو حق کی نصیحت کی اور صبر پر قائم رہتے ہوئے ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کی۔

۱۰۴۔ الھمزۃ

یہ مکی سورت ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی دس آیات ہیں۔

سورۃ **العصر** کے بعد **سُوْرَۃُ الْھُمَزَۃ** آتی ہے جو اموال کی حریص قوموں کے لئے اب تک بیان فرمودہ انتباہات میں سے سب سے بڑا انتباہ ہے۔ فرمایا کیا اس زمانہ کا بڑا انسان یہ گمان کرے گا کہ اس کے پاس اس کثرت سے دولت اکٹھی ہو چکی ہے اور وہ اسے بے دریغ اپنے دفاع میں خرچ کر رہا ہے گویا اب اسے اس دنیا میں ابدی برتری حاصل ہو گئی ہے؟ خبردار وہ ایک ایسی آگ میں جھونکا جائے گا جو چھوٹے سے چھوٹے ذرّوں میں بند کی گئی ہے اور تجھے کیا پتہ کہ وہ کونسی آگ ہے؟

یہ سوال طبعی طور پر اٹھتا ہے کہ چھوٹے سے ذرّہ میں آگ کیسے بند کی جاسکتی ہے؟ لازماً اس میں اس آگ کا ذکر ہے جو ایٹم میں بند ہوتی ہے اور لفظ **حُطَمة** اور ایٹم (ATOM) میں صوتی مشابہت ہے۔ یہ وہ آگ ہے جو دلوں پر لپکے گی اور ان پر لپکنے کے لئے ایسے ستونوں میں بند کی گئی ہے جو کھنچ کر لمبے ہو جائیں گے۔

یہ ساری سورت انسان کو سمجھ آ ہی نہیں سکتی جب تک اس ایٹمی دَور کے حالات اس پر روشن نہ ہوں۔ وہ ایٹمی مادہ جس میں یہ آگ بند ہے وہ پھٹنے سے پہلے **عَمَدٍ مُّمَدَّدَة** کی شکل اختیار کرتا ہے یعنی بڑھتے ہوئے اندرونی دباؤ کی وجہ سے پھیلنے لگتا ہے اور اس کی آگ انسانوں کے بدن جلانے سے پہلے ان کے دلوں پر لپکتی ہے اور انسانوں کی حرکتِ قلب بند ہو جاتی ہے۔ تمام سائنسدان گواہ ہیں کہ بالکل یہی واقعہ ایٹم بم پھٹنے سے رونما ہوتا ہے۔ اس کے آتش گیر مادہ کے پہنچنے سے پہلے پہلے نہایت طاقتور ریڈیائی لہریں دلوں کی حرکت بند کر دیتی ہیں۔

اس کا ایک اور معنی یہ بھی ہے کہ انسانی جسم کے ذرّات میں بھی ایک آگ مخفی ہے۔ جب وہ ظاہر ہو گی تو پھر انسانی دل پر لپکے گی اور اسے ناکارہ بنا دے گی۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ عَشْرُ اٰيَاتٍ وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

ا۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ ②

۲۔ ہلاکت ہو ہر غیبت کرنے والے سخت عیب جُو کیلئے۔

الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۙ ③

۳۔ جس نے مال جمع کیا اور اس کا شمار کرتا رہا۔

يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ۚ ④

۴۔ وہ گُمان کیا کرتا تھا کہ اُس کا مال اُسے دوام بخش دے گا۔

كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۡ ⑤

۵۔ خبردار! وہ ضرور حُطَمَہ میں گرایا جائے گا۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۭ ⑥

۶۔ اور تجھے کیا بتائے کہ حُطَمَہ کیا ہے۔

نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۙ ⑦

۷۔ وہ اللہ کی آگ ہے بھڑکائی ہوئی۔

الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۭ ⑧

۸۔ جو دلوں پر لپکے گی۔

اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۙ ⑨

۹۔ یقیناً وہ اُن کے خلاف بند رکھی گئی ہے۔

فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۧ ⑩

ع ۱ ۱۰ ۲۹ ۱۰۔ ایسے ستونوں میں جو کھینچ کر لمبے کئے گئے ہیں۔

۱۰۵۔ الفیل

یہ ابتدائی مکی سورت ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی چھ آیات ہیں۔

دنیاوی قوموں کی ترقی آخر اس نقطۂ عروج پر ختم ہو گی کہ وہ ساری عظیم طاقتیں اسلام کو نیست و نابود کرنے کے درپے ہو چکی ہوں گی۔ قرآن کریم ماضی کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ اس سے پہلے بھی **اُمُّ الْقُریٰ** یعنی مکہ کو بڑی بڑی ظاہری حشمت والی قوموں نے تباہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ وہ **اصحاب الفیل** یعنی بڑے بڑے ہاتھیوں والے تھے لیکن پیشتر اس سے کہ وہ ان بڑے بڑے ہاتھیوں پر مکہ تک پہنچتے، ان پر ابابیل نے جو سمندری چٹانوں کی کھوہوں میں گھر بناتی ہیں، ایسے کنکر برسائے جن میں چیچک کے جراثیم تھے اور ساری فوج میں وہ خوفناک بیماری پھیل گئی اور آناً فاناً وہ ایسی لاشوں کے ڈھیر ہو گئے جیسے کھایا ہوا بُھوسا ہو۔ ان کے جسموں کو مُردار خور پرندے پٹک پٹک کر زمین پر مارتے تھے۔ پس آئندہ بھی اگر کسی قوم نے طاقت کے بر تے پر اسلام کی یا مکہ کی بے حرمتی کا اور تباہی کا ارادہ کیا تو وہ بھی اسی طرح تباہ کر دی جائے گی۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الْفِيْلِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِىَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ سِتُّ اٰيَاتٍ وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①	۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔
اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ②	۲۔ کیا تُو نہیں جانتا کہ تیرے ربّ نے ہاتھی والوں سے کیا سلوک کیا؟
اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ③	۳۔ کیا اُس نے اُن کی تدبیر کو رائیگاں نہیں کر دیا؟
وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ④	۴۔ اور اُن پر غول در غول پرندے (نہیں) بھیجے؟
تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ⑤	۵۔ وہ اُن پر کنکر ملی خشک مٹی کے ڈھیلوں سے پتھراؤ کر رہے تھے۔
فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ⑥ ع	۶۔ پس اس نے اُنہیں کھائے ہوئے بُھوسے کی طرح کر دیا۔

۱۰۶۔ قریش

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی پانچ آیات ہیں۔

سورۃ الفیل کے معاً بعد اس سورت میں یہ خوشخبری دی گئی ہے کہ جس طرح اس واقعہ سے پہلے اہل مکہ کے تجارتی قافلے گرمیوں اور سردیوں میں سفر کرتے تھے اور ہر قسم کے پھلوں کے ذریعہ ان کو بھوک اور خوف سے امن عطا کیا کرتے تھے، یہی سلسلہ آئندہ بھی جاری رہے گا۔

☆☆☆

سُوْرَةُ قُرَيْشٍ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ خَمْسُ اٰيَاتٍ وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝١

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۝٢

۲۔ قریش میں باہم ربط پیدا کرنے کے لئے۔

اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۝٣

۳۔ (ہاں) اُن میں ربط بڑھانے کے لئے (ہم نے) سردیوں اور گرمیوں کے سفر بنائے ہیں۔

فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۝٤

۴۔ پس وہ عبادت کریں اس گھر کے ربّ کی۔

الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝٥

۵۔ جس نے اُنہیں بھوک سے (نجات دیتے ہوئے) کھانا کھلایا اور انہیں خوف سے امن دیا۔

ع ۱ / ۳۱

۱۰۷۔ الماعون

یہ ابتدائی مکی سورت ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی آٹھ آیات ہیں۔

اس سورت کا گزشتہ سورت سے بظاہر یہ تعلق معلوم ہوتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو کثرت سے نعمتیں عطا فرمائے گا تو وہ اس کی راہ میں خرچ کرنے سے گریز نہیں کریں گے اور وہ عبادت جو ربِّ کعبہ نے سکھائی اس میں ہرگز دکھاوے سے کام نہیں لیں گے ورنہ ان کی نمازیں ان کے لئے ہلاکت کا موجب بن جائیں گی کیونکہ ایسی نمازیں دکھاوے کی ہوں گی۔ اسی طرح ان کا خرچ بھی دکھاوے کا ہوا کرے گا۔ حال یہ ہوگا کہ وہ بڑے بڑے خرچ کریں گے جس کے نتیجہ میں ان کو شہرت حاصل ہو لیکن غرباء کو ادنیٰ ادنیٰ ضرورت کی چیزیں دینے میں بھی تردّد کریں گے۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ ثَمَانِيَ اٰيَاتٍ وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿١﴾	۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔
اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ﴿٢﴾	۲۔ کیا تُو نے اس شخص پر غور کیا جو دین کو جھٹلاتا ہے؟
فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ﴿٣﴾	۳۔ پس وہی شخص ہے جو یتیم کو دھتکارتا ہے۔
وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿٤﴾	۴۔ اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا۔
فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ﴿٥﴾	۵۔ پس اُن نماز پڑھنے والوں پر ہلاکت ہو۔
الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ﴿٦﴾	۶۔ جو اپنی نماز سے غافل رہتے ہیں۔
الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ﴿٧﴾	۷۔ وہ لوگ جو دکھاوا کرتے ہیں۔
وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ﴿٨﴾ ع ۱/۸/۳۲	۸۔ اور روزمرہ کی ضروریات کی چیزیں بھی (لوگوں سے) روکے رکھتے ہیں۔

۱۰۸۔ الکوثر

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی چار آیات ہیں۔

سورۃ الماعون کے معاً بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی کوثر عطا کرنے کی خوشخبری دی گئی ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگی۔ ایک تو یہ معنی ہے کہ وہ اموال جو وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں گے اگر وہ انہیں بے دریغ بھی خرچ کریں تو پھر بھی اللہ تعالیٰ مزید اموال عطا فرماتا چلا جائے گا۔ اور سب سے بڑی خوشخبری یہ ہے کہ آپؐ کو قرآن عطا ہوا جس کے مضامین کبھی نہ ختم ہونے والے خزانہ کی طرح قیامت تک بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے جاری وساری رہیں گے۔ اس کے مضامین کا کوئی احاطہ نہیں کر سکے گا۔

اس کے بعد یہ فرمایا گیا ہے کہ تُو اِس عظیم انعام کے شکرانے کے طور پر عبادت کر اور قربانی دے۔ یقیناً تیرا دشمن ہی ابتر رہے گا اور تیرا فیض کبھی ختم ہونے والا نہیں۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ وَّ رُكُوْعٌ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿۱﴾
۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اِنَّاۤ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ؕ﴿۲﴾
۲۔ یقیناً ہم نے تجھے کوثر عطا کی ہے۔

فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَ انۡحَرۡ ؕ﴿۳﴾
۳۔ پس اپنے ربّ کے لئے نماز پڑھ اور قربانی دے۔

اِنَّ شَانِئَکَ ہُوَ الۡاَبۡتَرُ ٪﴿۴﴾
۴۔ یقیناً تیرا دشمن ہی ہے جو اَبتر رہے گا۔ ①

ع ۱ / ۳۳

① آنحضرت ﷺ کو کفارِ مکہ ابتر ہونے کا طعنہ دیا کرتے تھے یعنی ایسا شخص جس کی کوئی نرینہ اولاد نہیں۔ آپ کو یہ خوشخبری دی گئی کہ وہ جو نرینہ اولاد کے دعویدار ہیں اُن کی اولاد بھی روحانی طور پر آپؐ کی طرف منسوب ہونا باعثِ فخر سمجھے گی اور اپنے بدبخت والدین سے اپنا تعلق کاٹ لے گی۔ چنانچہ ابوجہل کے بیٹے عِکرمہؓ کے متعلق یہ روایت آتی ہے کہ اس کے قبولِ اسلام کے بعد کسی مسلمان نے اُسے ابوجہل کا بیٹا ہونے کا طعنہ دیا تو اس نے رسول اللہ ﷺ کے پاس اس کی شکایت کی اور آپؐ نے اس مسلمان کو منع فرما دیا کہ آئندہ اسے ابوجہل کا بیٹا نہ کہا جائے (اسد الغابۃ۔ زیرلفظ عِکرمۃ)۔ تو گویا ابوجہل خود ہی ابتر ہو کر مرا اور اس کی اولاد روحانی لحاظ سے رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب ہونے لگی۔

۱۰۹۔ الکافرون

یہ مکی سورت ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی سات آیات ہیں۔

اس سورت میں کفار کو مکرر متنبہ فرمایا گیا ہے کہ نہ کبھی مَیں تمہارے دین کی پیروی کروں گا، نہ کبھی تم میرے دین کی۔ پس تم اپنے دین پر چلتے رہو اور مَیں اپنے دین پر گامزن رہوں گا۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الْكَافِرُوْنِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ سَبْعُ اٰيَاتٍ وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝١

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝٢

۲۔ کہہ دے کہ اے کافرو!

لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝٣

۳۔ میں اُس کی عبادت نہیں کروں گا جس کی تم عبادت کرتے ہو۔

وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝٤

۴۔ اور نہ تم اُس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔

وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝٥

۵۔ اور میں کبھی اُس کی عبادت کرنے والا نہیں بنوں گا جس کی تم نے عبادت کی ہے۔

وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝٦

۶۔ اور نہ تم اُس کی عبادت کرنے والے بنو گے جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔

لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝٧ ع

۷۔ تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین۔

۱۱۰۔ النّصر

یہ سورت مدنی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی چار آیات ہیں۔

اس سورت میں دراصل کوثر ہی کی ایک دوسری شکل بیان فرمائی گئی یعنی جیسا کہ قرآنی انعامات کبھی ختم ہونے والے نہیں اسی طرح اسلامی فتوحات کا سلسلہ بھی لامتناہی سلسلہ ہوگا اور لازماً وہ وقت آئے گا جب فوج در فوج قومیں اسلام میں داخل ہوں گی۔ یہ وقت فتح کے شادیانے بجانے کا نہیں بلکہ استغفار کا ہوگا کیونکہ ان فتوحات کے نتیجہ میں تکبر نہیں پیدا ہونا چاہئے بلکہ اور بھی زیادہ انکساری کے ساتھ اس یقین پر قائم رہنا چاہئے کہ یہ محض اللہ کے فضل کے ساتھ نصیب ہوا ہے۔ پس ایسے موقع پر پہلے سے بڑھ کر اِستغفار میں مشغول رہنا چاہئے اور پہلے سے بڑھ کر حمدِ باری تعالیٰ کے ترانے گانے چاہئیں۔

☆☆☆

سُوْرَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ ②

۲۔ جب اللہ کی مدد اور فتح آئے گی۔

وَ رَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ③

۳۔ اور تُو لوگوں کو دیکھے گا کہ وہ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں۔

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ④

۴۔ پس اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ (اس کی) تسبیح کر اور اُس سے مغفرت مانگ۔ یقیناً وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔

وقف لازم ع ۱ / ۳۵

۱۱۱ - اللّھب

یہ ابتدائی مکی سورتوں میں سے ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی چھ آیات ہیں۔

ابولہب، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک چچا کا نام تھا جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہر جگہ نفرت کی آگ بھڑکاتا پھرتا تھا اور اس کی بیوی بھی اس میں ممد تھی۔ فرمایا: اس کے دونوں ہاتھ کاٹے جائیں گے یعنی اسلام کے خلاف آئندہ بھی جنگ کے شعلے بھڑکانے والوں کو، خواہ وہ دائیں بازو کے ہوں یا بائیں بازو کے، ذلّت اور رسوائی کے سوا کچھ نصیب نہیں ہوگا۔ اور وہ مطیع قومیں جو جنگ کا ایندھن مہیا کرنے میں ان کی مدد کریں گی ان کے نصیب میں تو پھانسی کے پھندے کے سوا کچھ نہیں۔

☆☆☆

سُوْرَۃُ اللَّھَبِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ سِتُّ اٰيَاتٍ وَّ رُكُوْعٌ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿۱﴾

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

تَبَّتۡ یَدَاۤ اَبِیۡ لَہَبٍ وَّ تَبَّ ؕ﴿۲﴾

۲۔ ابولہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہوئے اور وہ بھی ہلاک ہوگیا۔

مَاۤ اَغۡنٰی عَنۡہُ مَالُہٗ وَ مَا کَسَبَ ؕ﴿۳﴾

۳۔ اُس کے کچھ کام نہ آیا اُس کا مال اور جو کچھ اُس نے کمایا۔

سَیَصۡلٰی نَارًا ذَاتَ لَہَبٍ ۚ﴿۴﴾

۴۔ وہ ضرور ایک بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوگا۔

وَّ امۡرَاَتُہٗ ؕ حَمَّالَۃَ الۡحَطَبِ ۚ﴿۵﴾

۵۔ اور اُس کی عورت بھی، اس حال میں کہ وہ بہت ایندھن اٹھائے ہوئے ہوگی۔

فِیۡ جِیۡدِہَا حَبۡلٌ مِّنۡ مَّسَدٍ ٪﴿۶﴾

ع ۱ ۶ ۲۶

۶۔ اس کی گردن میں کھجور کی چھال کا مضبوطی سے بٹا ہوا رسّہ ہوگا۔

۱۱۲۔ الاخلاص

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی پانچ آیات ہیں۔

یہ ایک بہت چھوٹی سی سورت ہے لیکن اس میں عظیم الشان فتوحات کا وعدہ دیا گیا ہے جو عیسائیت کے خلاف اسلام کو نصیب ہوں گی اور یہ خبر دی گئی ہے کہ نہ اللہ کا کوئی باپ تھا نہ اُس کا کوئی بیٹا ہوگا۔ اس ایک جملہ سے عیسائیت کی تمام عمارت منہدم ہو جاتی ہے یعنی اگر اللہ تعالیٰ کا باپ نہیں تو اس میں بیٹا پیدا کرنے کی صفات کیسے آ ئیں؟ اور عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جو اللہ تعالیٰ کا فرضی بیٹا بیان کئے جاتے ہیں، انہوں نے باپ سے صفات کا حصہ کیوں نہ لیا؟ اور اگر باپ نے بیٹا پیدا کیا تھا تو پھر آگے ان کے بیٹے کیوں پیدا نہ ہوئے؟ اس کے بعد یہ فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی کُفُو نہیں ہے۔ اس لئے اس قسم کی لغو باتیں اللہ جَلَّ شانہٗ کی گستاخی کے سوا کوئی نتیجہ پیدا نہیں کریں گی۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِىَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ خَمْسُ اٰيَاتٍ وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۲

۲۔ تُو کہہ دے کہ وہ اللہ ایک ہی ہے۔

اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۳

۳۔ اللہ بے احتیاج ہے۔

لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝۴

۴۔ نہ اُس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا۔

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۵

ع ۱ ۵ ۳۷

۵۔ اور اُس کا کبھی کوئی ہمسر نہیں ہوا۔

۱۱۳۔ الفلق

یہ مدنی سورت ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی چھ آیات ہیں۔

اس سورت میں خبردار کیا گیا ہے کہ ہر تخلیق کے نتیجہ میں خیر کے علاوہ شرّ بھی پیدا ہوتا ہے پس ان کے شرّ سے اللہ کی پناہ مانگتے رہو۔ اور اس اندھیری رات کے شرّ سے بھی اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو جو ایک دفعہ پھر دنیا پر چھا جانے والی ہے۔ اور ان قوموں کے شرّ سے پناہ مانگو جو انسان کو انسان سے اور قوموں کو قوموں سے پھاڑ کر الگ کر دیتی ہیں۔ گویا ان کا اصول ہی یہ ہے Divide and Rule کہ اگر حکومت کرنا چاہتے ہو تو قوموں میں افتراق پیدا کردو۔ یہ تمام Imperialism کا خلاصہ ہے جس نے دنیا پر قبضہ کرنا تھا۔ اس کے باوجود اسلام ضرور ترقی کرے گا ورنہ ایسی حالت میں کہ وہ نیست و نابود ہو جائے اس پر حسد تو پیدا نہیں ہوسکتا۔ حسد کا مضمون بتاتا ہے کہ اسلام نے ترقی کرنی ہے اور جب بھی وہ ترقی کرے گا دشمن اس سے حسد کرے گا۔

☆☆☆

سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَدَنِيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ سِتُّ اٰيَاتٍ وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿۲﴾

۲۔ تُو کہہ دے کہ میں (چیزوں کو) پھاڑ کر (نئی چیز) پیدا کرنے والے ربّ کی پناہ مانگتا ہوں۔

مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿۳﴾

۳۔ اُس کے شرّ سے جو اس نے پیدا کیا۔

وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ﴿۴﴾

۴۔ اور اندھیرا کرنے والے کے شرّ سے جب وہ چھا چکا ہو۔

وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ﴿۵﴾

۵۔ اور گرہوں میں پھونکنے والیوں کے شرّ سے۔ ﴿۱﴾

وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۶﴾

ع ۱ ۶ ۲۸

۶۔ اور حاسد کے شرّ سے جب وہ حسد کرے۔

﴿۱﴾ اس کے ایک معنے تو یہ کئے جاتے ہیں: جادو ٹونوں کے ذریعہ باہمی تعلقات کی گانٹھوں میں پھونکنے والیاں۔ مگر دراصل یہ ایک بہت ہی عظیم پیشگوئی ہے اور ایسی قوموں کے متعلق ہے جن کا اقتدار Divide & Rule کے اصول پر ہوگا یعنی جن قوموں پر انہوں نے فتح حاصل کرنی ہو اُن کو آپس میں لڑا کر بے طاقت کر دیں گے اور خود حاکم بن بیٹھیں گے۔ خصوصاً اہلِ مغرب نے ساری دنیا پر اسی اصول کے تحت حکومت کی ہے۔

۱۱۴۔ النّاس

یہ مدنی سورت ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی سات آیات ہیں۔

یہ سورت یہودیت اور عیسائیت کی ان تمام مجموعی کوششوں کو خلاصۃً پیش کرتی ہے جن کے خدّ و خال یہ ہوں گے کہ وہ بنی نوع انسان کی ربوبیت کا دعویٰ کریں گے یعنی ان کی اقتصادیات کے بھی مالک بن بیٹھیں گے۔ اور اسی طرح ملوکیت کا بھی دعویٰ کریں گے یعنی ان کی سیاست پر قبضہ کرلیں گے۔ اور پھر گویا خود معبود بن جائیں گے اور جو اُن کی عبادت کرے اس کو تو وہ عطا کریں گے اور جو اُن کی عبادت کا انکار کرے اس کو وہ رُسوا کردیں گے۔

اُن کا سب سے خطرناک ہتھیار یہ ہوگا کہ ایسے وسوسے پیدا کرنے والے کی طرح ہوں گے جو خنّاس ہوگا یعنی دلوں میں وسوسہ پیدا کرکے پھر آپ غائب ہوجائیں گے۔ یہی حال اس زمانہ کی بڑی طاقتوں یعنی Capitalism کا بھی ہوگا اور عوامی طاقتوں یعنی اشتراکیت (Communism) کا بھی ہوگا۔ پس جو بھی ان تمام امور سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آئے گا اللہ تعالیٰ اسے بچالے گا۔

☆☆☆

سُوْرَةُ النَّاسِ مَدَنِيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ سَبْعُ اٰيَاتٍ وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝۲

۲۔ تُو کہہ دے کہ میں انسانوں کے ربّ کی پناہ مانگتا ہوں۔

مَلِكِ النَّاسِ ۝۳

۳۔ انسانوں کے بادشاہ کی۔

اِلٰهِ النَّاسِ ۝۴

۴۔ انسانوں کے معبود کی۔

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۝۵

۵۔ بکثرت وسوسے پیدا کرنے والے کے شرّ سے، جو وسوسہ ڈال کر پیچھے ہٹ جاتا ہے۔

الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝۶

۶۔ وہ جو انسانوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝۷

ع ۱/۷ ۳۹

۷۔ (خواہ) وہ جنّوں میں سے ہو (یعنی بڑے لوگوں میں سے) یا عوام النّاس میں سے۔ ۝۱

۝۱ آیات ۵ تا ۷: یہاں آخری زمانہ میں یہود اور عیسائی قوموں کی طرف سے دوسروں کے دلوں میں وسوسے ڈالنے کی پیشگوئی فرمائی گئی ہے۔ اَلْجِنّة و النَّاس سے مراد ایک تو یہ ہے کہ بڑے لوگوں کے دلوں میں بھی وسوسے ڈالے جائیں گے اور چھوٹے لوگوں یعنی عوام النّاس کے دلوں میں بھی۔ پس سرمایہ دار قوموں اور اشتراکی قوموں کے دلوں میں جو وسوسے شیطان نے ڈالے ان کی وجہ سے دونوں ہی دہریت کی طرف چلی گئیں ایک تو یہ مراد ہے۔ دوسرے یہود اور عیسائی دونوں وسوسہ ڈالنے والے ہیں اور جن لوگوں پر حکومت کرتے ہیں ان کے ایمان میں وساوس ڈال کر ان کو کمزور کر دیتے ہیں۔

دُعاءِ ختم القرآن

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَاجْعَلْهُ لِیْ اِمَامًا وَّ نُوْرًا وَّ هُدًی وَّرَحْمَةً.
اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِیْ مِنْهُ مَانَسِیْتُ وَعَلِّمْنِیْ مِنْهُ مَاجَهِلْتُ وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَهٗ
اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِیْ حُجَّةً یَّارَبَّ الْعَالَمِیْنَ

اے میرے اللہ ! مجھ پر قرآن عظیم کی برکت سے رحم فرما اور اسے میرے لئے امام ،نور، ہدایت اور رحمت بنا۔ اے میرے اللہ! جو کچھ میں قرآن مجید میں سے بھول چکا ہوں وہ مجھے یاد دلا دے،اور جو مجھے نہیں آتا وہ مجھے سکھا دے اور دن رات مجھے اس کی تلاوت کی توفیق عطا فرما، اور اے رب العالمین! اسے میرے فائدہ کے لئے حجت کے طور پر بنا دے۔

انڈیکس

مضامین

آخرین کے دور میں اسلام کی حالت

اطاعت

انسان

تخلیق انسان اور ارتقاء

عنوان	حوالہ	صفحہ

عنوان	حوالہ	صفحہ

تجارت

تخلیق کائنات

زمین و آسمان

عنوان	حوالہ	صفحہ
قرآن فصیح و بلیغ زبان میں نازل ہوا		۸۴۷
	یوسف : ۳	۳۷۹
	الرعد: ۳۸	۳۰۹
قرآن کی شعری فصاحت و بلاغت سے متاثر		
ہوکر بہت سے شعراء نے شعر کہنے چھوڑ دیے		۹۳۶
فصاحت و بلاغت کا مرقع		۹۴۳
آداب تلاوت		
تلاوت سے پہلے استعاذہ	النحل : ۹۹	۳۵۵
خاموشی سے سننا چاہیے	الاعراف:۲۰۵	۲۷۹
پاک ہوکر اسے چھونا چاہیے	الواقعہ: ۸۰	۹۹۰
صبح کی تلاوت کا خاص مقام ہے	بنی اسرائیل:۷۹	۴۷۶
ایک زمانہ میں مسلمانوں کے قرآن کریم کو		
چھوڑ دینے کی پیشگوئی	الفرقان: ۳۱	۶۱۷
مقطعات قرآن کریم		
الٓمٓ	البقرہ: ۲	۹
	آل عمران:۳	۸۱
	العنکبوت: ۲	۶۸۵
	الروم : ۲	۶۹۹
	لقمان : ۲	۷۱۳
	السجدہ : ۲	۷۲۱
الٓمٓرٰ	الرعد : ۲	۳۰۱
الٓمٓصٓ	الاعراف : ۲	۲۳۱
الٓرٰ	یونس: ۲	۳۳۳
	ہود : ۲	۳۵۵
	یوسف : ۲	۳۷۹
حٰمٓ	المؤمن : ۲	۸۳۱

عنوان	حوالہ	صفحہ
	حٰم السجدہ:۲	۸۴۹
	الزخرف: ۲	۸۷۵
	الدخان : ۲	۸۸۷
	الجاثیہ : ۲	۸۹۵
	الاحقاف: ۲	۹۰۳
	الشوریٰ : ۲	۸۶۳
عٓسٓقٓ	الشوریٰ : ۳	۸۶۳
کٓھٰیٰعٓصٓ	مریم : ۲	۵۰۷
طٰسٓ	النمل : ۲	۶۵۱
طٰسٓمٓ	الشعراء : ۲	۶۲۷
	القصص : ۲	۶۶۷
صٓ	ص : ۲	۸۰۱
قٓ	ق : ۲	۹۳۷
		۹۳۶
نٓ	القلم : ۲	۱۰۶۱
		۱۰۶۰
امثال القرآن		
مچھر کی مثال بیان کرنے کی حقیقت	البقرہ :۲۷	۱۳
منافقوں کی مثال	البقرہ: ۱۸	۱۱
اسلام اور دیگر مذاہب کی مثال	ابراہیم:۲۵تا۲۷	۳۱۸
مشرک اور مومن کی مثال	النحل : ۷۶	۳۵۰
	الزمر : ۳۰	۸۲۰
مریم اور فرعون کی بیوی سے مومنوں کی مثال	التحریم:۱۲،۱۳	۱۰۵۲
نوح اور لوط کی بیویوں سے کافر کی مثال	التحریم : ۱۱	۱۰۵۱
ابن مریم کی دوبارہ آمد کی مثال	الزخرف:۵۸	۸۸۳
معبودان باطلہ کی مثال	الحج : ۷۳	۵۷۳

اسماء

مقامات

کتابیات

نام کتب	مصنف

کتب تفسیر

نام کتب	مصنف
روح المعانی	علامہ ابوالفضل شہاب الدین السید محمود الالوسی البغدادی
التفسیر الکبیر	الامام فخر الدین الرازی
فتح البیان	صدیق بن حسن بن علی الحسین القنوجی البخاری
القرطبی	علامہ ابو عبداللہ القرطبی
املاء ما من بہ الرحمن	ابوالبقاء العکبری

کتب حدیث

نام کتب	مصنف
صحیح البخاری	الامام ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری
کنز العمال	علاء الدین الہندی
صحیح مسلم	ابوالحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم
مشکوۃ المصابیح	محمد بن عبداللہ الخطیب التبریزی

کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اربعین نمبر۳ روحانی خزائن جلد ۱۷
سر الخلافہ روحانی خزائن جلد ۸
منن الرحمٰن روحانی خزائن جلد ۹
تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد ۱۵
چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد ۲۳
ملفوظات جلد اول

کتب لغات

نام کتب	مصنف
اقرب الموارد فی فصیح العربیۃ والشوارد	سعید الشرتونی
تاج العروس من شرح جواہر القاموس	الامام محب الدین المرتضی الزبیدی
لسان العرب	علامہ ابن منظور
المفردات فی غریب القرآن	الحسین بن محمد بن المفضل الراغب الاصفہانی
غریب القران فی لغات الفرقان	میرزا ابوالفضل بن فیاض
المنجد	لویس معلوف
ARABIC-ENGLISH LEXICON	WILLIAM LANE
جامع اللغات	خواجہ عبدالمجید بی۔اے

کتب تاریخ

نام کتب	مصنف
اسد الغابہ	عزالدین ابن الاثیر الجزری
کشف الغمہ فی معرفۃ الائمۃ	ابوالحسن علی بن عیسی بن ابی الفتح الاربلی

کتب فقہ

نام کتب	مصنف
الفقہ الاسلامی وادلتہ	الدکتور وھبۃ الزحیلی

انسائیکلوپیڈیاز

جیوئش انسائیکلوپیڈیا

متفرق

نام کتب	مصنف
بائبل	
زبور	
مکاشفہ	
EXODUS ENIGMA 1985	IAN WILSON